۷۸۶

ورق ورق روشن

مرتبہ
سید شاہ قطب الدین
حسن، صابری و چشتی و گنگوہی
المعروف فہیم عابدی۔

۶---۱۱
اعتقاد پبلشنگ ہاؤس سوئیوالان دہلی

سرورق ــــــــــ رحمان آرٹسٹ

طباعت ــــــــــ اُردو ٹائمز پریس بمبئی ۔ ۸

کتابت ــــــــــ ایم رفیع ۔ عبدالحفیظ

قیمت پچاس روپے

سول ایجنٹ :

شیخ غلام محمد بک سیلر، مائی سوما بازار سرینگر کشمیر

بحرمتِ سیّدُ المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وعلیٰ جمیع الانبیاءِ والاولیاء اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ہ

ورق ورق روشن

مرتبہ:-

سیّد شاہ قطب الدین حسن صابری و چشتی گنگوہی المعروف بہ فہیم عابدی

احکام خداوندی، قرآن کریم، توریت مقدس، انجیل مقدس، زبور مقدس، ارشادات رسالت مآب، اکابرین اسلام کے فرمودات، شریمد بھگوت گیتا، مہا بھارت، پوتر رامائن، دھمپد و گرو گرنتھ صاحب کی اخلاقی و روحانی تعلیمات، رشیوں منیوں، سنتوں، بھگتوں کی بانیوں، مشاہیر عالم کے زرّیں و بیش بہا اقوال، طبّی ماہرین کی بے بہا نصائح و نیز دنیائے عالم کے مشہور و مستند فلسفیوں اور دانشوروں، ادباء و شعراء کی قیمتی باتوں کا نادر الوجود مجموعہ بے مثال جو — تمام تر شخصی، اخلاقی، خاندانی تعلقات، انسانی حقوق، معاشرہ تہذیب اور قومی فرائض کے لئے سرچشمۂ ہدایت ہے۔ جس کے آئینہ میں انسانی اتحاد اور قومی یک جہتی کی بہ آسانی تشکیل ممکن ہے۔!

"ورق ورق روشن" دریائے علم کے پیاسوں کیلئے آبحیات اور سکولوں تعلیم کے کورس کے لئے ایک کارآمد مفید ترین نسخہ کیمیا ہے!

اپنی بات!

شمع اُردو لائبریری عروس البلاد بمبئی میں گذشتہ پچیس [25] سال سے اُردو زبان و اَدب کی مسلسل خدمت انجام دے رہی ہے۔ ہزاروں باذوق اور اُردو نواز قارئین اس سرکولیٹنگ لائبریری کی سرپرستی فرما چکے ہیں۔ اور بحمداللہ یہ سلسلہ بلطف و کرم ہنوز جاری ہے۔

لائبریری کے منتظمین نے محسوس کیا کہ زیادہ پرخلوص اور زیادہ بڑے پیمانے پر اُردو کی خدمت کرنے کے لئے کوئی اور موثر طریقہ بھی اپنانا ضروری ہے۔

اسی مقصد سے ۱۹۷۲ء میں "دانش کدہ" کا وجود عمل میں آیا۔ یہ ادارہ ایسی کتابیں طبع کرکے پیش کرنا چاہتا ہے جو ادب کی ہر مقبول صنف سے تعلق رکھتی ہوں ہمارا میدانِ عمل مذہب۔ سیاست۔ تاریخ۔ سیرت اور معاشیات وغیرہ سبھی کو احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اور وقت کے تقاضوں کا خیال رکھتے ہوئے ہم اس میدان کو اور وسعت دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

"ورق ورق روشن" دانشکدہ کی پہلی اور وقیع معیاری کوشش ہے۔ کاغذ کی نایابی اور طباعت کی گوناگوں دشواریوں کے اس دَور میں اتنی ضخیم اور خوبصورت مفید کتاب پیش کردینا یقیناً ایک بڑی جرأت ہے۔ جس کی داد انصاف پسند قارئین ضرور دیں گے۔ اس ضمن میں یہ بھی عرض کردیں۔ کہ دانشکدہ ہر قسم کی چندہ بازی یا فرقہ پروری سے پاک ہے۔ اس کی رُوح بنیادی طور پر مناسب قیمت پر عمدہ قسم کی کتابیں چھپوا کر عوام تک پہنچانے میں مضمر ہے۔

کتاب "ورق ورق روشن" کو دیکھ کر آپ ہمارے طریقۂ عمل کی پاکیزگی کو محسوس کر سکیں گے اور اسی لئے ہم انتہائی انکسار سے اپنے ملک کے اہل علم، وزارت تعلیم نیز تعلیمی اداروں سے اِس کی سرپرستی کرنے کی پُرزور سفارش کرتے ہیں۔

"ورق ورق روشن" کی تالیف۔ ترتیب اور طباعت کے سلسلے میں ہمیں جو مشکلات پیش آئی ہیں۔ اُنھیں پیش کر کے ہم آپ کو بدمزہ کرنا نہیں چاہتے۔ بس اتنی ہی عرض ہے کہ آپ اس ادارہ سے عملی ہمدردی رکھیں۔ تاکہ ہمارے حوصلے بڑھتے رہیں۔ آخر میں ہم اپنے خاص احباب اور کرم فرما خصوصاً جناب شیخ نذیر احمد صاحب (مالک اُردو ٹائمز) منظور احمد صاحب (ابن شیخ نذیر احمد صاحب) طیب بھائی امرادتی والا اور جناب ایس۔ ایم۔ زیدی صاحب جوائنٹ سکریٹری بی۔ پی۔ سی سی کے بطور خاص ممنون ہیں۔ جن کے پُرخلوص تعاون سے یہ کتاب منظر عام پر آسکی۔

(اظہار حسین)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف آغاز

تمام حمد اُس خدائے پاک و برتر کیلئے زیبا ہے جو اوّل و آخر ظاہر و باطن اور ازل سے ابد تک تمام عالموں کا پالنے والا ہے۔ اور وہی تمام مخلوقات و کلمات اور اس کے عرش کے برابر اور ذات اقدس کی رضا، برطاق و جفت، خشک و تر اور تمام پیدا کی ہوئی اور پھیلائی ہوئی چیزوں کے برابر بزرگی کا سزاوار ہے۔ اور جس نے پیدا کیا اور صحیح اندازے سے بنایا علم کی روشنی اور ہدایت کامل عطا فرمائی۔ مارا اور جلایا۔ ہنسایا اور رُلایا۔ قریب کیا اور زیادہ قریب کیا۔ رحم پر رحم کیا۔ بخشش کی اور محروم رکھا۔ اسی کے حکم سے ہفت آسمان قائم و برقرار ہیں۔ پہاڑ میخوں کی طرح اپنی جگہ ایستادہ ہیں۔ اور زمین چاند کے گرد گردش میں ہے۔ اور وہی محمود اور قادر مطلق ہے۔

بعد حمد و صلوٰۃ و درود اس کے نبی معظم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جن کے لائے اور بتائے ہوئے دین پر چلنے والے نے ہدایت پائی۔ اور روگردانی کرنے والا گمراہ اور ہلاک ہوا۔ وہ نبی ہیں صادق و مصدوق۔ دین حق آپ کی تشریف آوری سے پھیلا اور باطل آپ کے ظہور سے مٹ گیا۔ اور تمام عالم آپ کے ظہور سے منوّر ہو گیا۔ آپؐ پر اور آپؐ کے تمام آل و اصحاب پر اور اُن پر جنھوں نے نیکی کے ساتھ آپؐ کی پیروی کی۔ کامل و اکمل رحمتیں اور برکتیں زیادہ سے زیادہ نازل ہوں۔ بعد حمد و صلوٰۃ اور دُعا کے یہ بھی بتایا جانا ضروری ہے کہ دن و رات کی ہر ساعت و ہر لحظہ اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں پے درپے بندوں پر نازل ہوتی رہتی ہیں۔ تو بس نہ مجھ میں طاقت ہے اور نہ دل و زبان میں یہ قدرت کہ خدا کی نعمتوں کا شمار و احاطہ کر سکوں۔ اور نہ عقل و ذہن میں یہ قوت ہے کہ ان نعمتوں کا ضبط و ادراک اور شمار کر سکے۔ اور نہ زبان میں اتنی گویائی کہ ان کو بیان کر سکے۔ پس منجملہ ان نعمتوں کے جن اوصاف بہ زبان کو اور جن کو ظاہر کرنے پر

کلام کو اور حسن کے لکھنے پر انگلیوں کو اور حسن کی ترتیب پر ذہن کو قدرت دی گئی ہے۔ غیبی فتوحات بن کر مجھ پر ظاہر ہوئے۔ اور دل میں اُتر گئے۔ اور پھر رضائے الٰہی نے ان کو باہر لا کر ظاہر کر دینے میں میری رہنمائی کی۔

اخلاقی تنزل اور لادینی و آزادروی کے اس پُر آشوب دور میں جب کہ ہر کس و ناکس نئی روشنی کے مخربِ اخلاق اور نام نہاد "ترقی پسند" ادب کے بے پناہ سیلاب میں بے اختیار خس و خاشاک کی طرح بہا جا رہا ہو "ورق ورق روشن" ان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے یقیناً ایک تیر بہدف نسخہ ہے۔ زندگی بغیر کسی پابندی اور ہدایت کے یقیناً ایک مصیبت ہے۔ اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی۔ انسان ایک معاشرہ کا جزو ہے۔ کوئی انفرادی زندگی بسر کرنے والا جانور نہیں ہے۔ اِس لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی زندگی میں کسی نہ کسی ضابطۂ حیات کی پابندی قبول کر کے اپنے افکار اور اپنے کردار کو مسرت اور سکون سے ہم آہنگ کرے۔ ورنہ بڑھتی ہوئی انفرادیت اور شترِ بے مہار کی سی آزادی حیات انسانی کو اتنی دردناک بنا دینے کیلئے کافی ہے جس کا انجام قتل نفس اور خودکشی پر ہوتا ہے۔

انسانی زندگی کا یہ سلیقہ اور زندہ رہنے کا یہ وطیرہ جس کی پابندی کر کے کوئی آدمی اپنی زندگی کو اپنے لئے اور دوسروں کیلئے خوشگوار اور باعث رحمت بنا سکتا ہے وہ صرف علم اور ہدایت کے ذریعے ہی ہو سکتا ہے۔ صدیوں تک انگریزوں کی غلامی نے ہماری تعلیم کو جس راہ پر ڈالا ہے اس میں اخلاق و آداب۔ تہذیب و شائستگی اور بڑوں کی تعظیم کے لئے کتنی گنجائش ہے؟

کیا ایسی تعلیم سے آپ اپنی اولاد کو مزین و بہرہ ور کر کے اُن کو جنیدؒ و شبلیؒ۔ مہاتما بدھ اور سوامی سارشیدانند جی، گرو نانک و بھگت کبیر بنانے کی اُمید رکھ سکتے ہیں؟ یقیناً نہیں۔ اِس وجہ سے میرے افکار نے اس بے راہ روی اور جہالت کے خلاف جو ہماری اخلاقی زندگی کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہی ہے۔ دعوت فکر دی۔ اور میں بالآخر اس نتیجہ پر پہونچا کہ آسمانی اور نبوی علم جو کہ ہماری ہدایت کیلئے جاری ہوا۔ اس کے فیض عام کو پھر سے جاری و ساری کر دیا جائے۔ تا کہ گمراہ ہو جانے والوں کو راہِ صداقت مل سکے۔ اور

آنے والی نسلیں جہالت کے اندھیروں میں ٹھوکریں نہ کھاتی پھریں اور پھر اس سیکولر دورِ حکومت میں جہاں کئی قومیں ایک ہی معاشرہ کی کڑیاں ہیں۔ یک جہتی اور اتحاد کو اپنا نصب العین بنالیں۔ آج ہمارے لئے باہمی اتحاد و اتفاق ضروری ہے۔ جو ہمیں پُروقار زندگی کے گذارنے کے مواقع عطا کرسکتا ہے۔ اس کتاب کو شروع سے آخر تک پڑھ کر دیکھ لیجئے ہر مکتبِ خیال اور ہر ذی رُوح و احساس مفکّر، دانشور جو کسی بھی مذہب قوم یا فرقہ سے تعلق رکھتا ہو کس قدر تخیلاتی میلان میں ایک دوسرے کا ہم خیال اور ایک دوسرے کے نظریہ کا آئینہ دار ہے۔ جس طرح کہ ہر جاندار ایک ہی انداز سے سانس لیتا ہے۔
ہم یقین کرتے ہیں کہ یہ کتاب طبقات میں شعور ادراک و فہم پیدا کرے گی۔ اور ہمیں اخلاقی زندگی گذارنے کی تلقین کرے گی۔ اسے حتی الامکان خوب سے خوب تر اور جامع سے جامع تر مفید اور معتبر بنانے کی سعی کی ہے۔ اور ہر طرح اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ گویا ایک حباب میں پورے دریا کو سمو دیا گیا ہے۔ اور ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ کتاب ہمارے معاشرے کی گرتی ہوئی دیوار کو سنبھالنے اور نئی نسلوں کے اخلاق کی تعمیر میں ممد و معاون ثابت ہوگی اور ہمارے دلوں سے ان فتنوں کو دُور کردے گی۔ جو ہماری ہلاکتوں کا باعث ہیں۔

واضح رہے کہ علم و دولت ہر دو فائدہ ہیں جب تک ان کو مناسب طریق پر نہ پھیلایا جائے علم و دولت وہ نہیں ہے جسے ہم اپنے سینے یا دفینے میں ڈال چکے ہیں بلکہ علم و دولت وہ ہے جو خلقِ خدا کے فائدے کے لئے اپنے سینے یا دفینے سے نکال چکے ہوں۔ لہٰذا اس فرض کو بقدر اپنے علم و فہم ناقص میں نے پورا کردیا ہے۔ جس سے ہر کوئی فائدہ اُٹھائے تو میری محنت و سعی رائیگاں نہ جائے گی۔ اور توقع ہے کہ اس کتاب کو درس و تدریس کے نقطۂ نظر سے پورے ملک میں دستوری زبان کے ذریعے رائج کرنے اور آ سے سررشتہ تعلیمات کی منظوری کے بعد کورس کی کتابوں میں شامل کرلیا جائیگا۔ تاکہ ہر دور اور ہر زمانہ میں اس کی روشنی سے گمراہ نسلیں بہت ہدایت پا سکیں اور دُعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت دیتا رہے۔ تاکہ آئندہ بھی عوام الناس کی خدمت میں ایسی ہی کتابیں پیش کرسکوں۔ اس کے سوا ایک بندۂ بے نوا اور کیا تدبیر لا سکتا ہے۔

خادمِ علم و ادب بندۂ اخلاص: سیّد شاہ قطب الدین حسین صابری چشتی گنگوہی المعروف بہ فہیم عابدی

الف

اللہ باری تعالیٰ

- میں وہ "خدا" ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے میری قضا کو تسلیم کیا اور میری بلا پر صبر کیا اور میری نعمتوں پر شکر ادا کیا میں اس کو اپنے پاس صدیق لکھتا ہوں اور جس نے ایسا نہیں کیا پس اسے چاہئے کہ وہ میرے سوا کسی اور رب کو تلاش کر لے (قرآن کریم)
- احکام خدا کو ہنسی کھیل نہ سمجھو اور "خدا" نے تم پر جو احسان کئے ہیں ان کو یاد کرو (قرآن کریم)
- "اللہ" کی نافرمانی سے ڈرتے رہو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (قرآن کریم)
- دوزخ کے عذاب سے ڈرتے رہو جو نافرمانوں اور منکروں کے لئے تیار ہے۔ "اللہ" اور رسول کا حکم مانو، عجب نہیں کہ تم پر رحم کیا جائے۔ (قرآن کریم)
- جنھوں نے "اللہ" کی راہ میں کوشش کی اللہ ان کو اپنا راستہ بتاتا ہے۔ (قرآن کریم)
- اگر "اللہ" تم کو کسی قسم کی تکلیف پہونچانی چاہے تو اس کے سوا کوئی اس تکلیف کو دور کرنیوالا نہیں اور اگر تم کو کسی قسم کا فائدہ پہونچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (قرآن کریم)
- "اللہ" کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں۔ (قرآن کریم)
- "اللہ" کسی اترانے والے شیخی خور کو پسند نہیں کرتا۔ (قرآن کریم)
- کیا تمہارا خیال ہے کہ تم بے فائدہ پیدا کئے گئے ہو اور تم "اللہ" کی طرف نہ پھرو گے۔ (قرآن کریم)
- جو "اللہ" سے ڈرتا ہے، خدا اس کے لئے وجہ خروج بنا دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق پہونچاتا ہے جو اس کے خواب وخیال میں بھی نہ تھی۔ (قرآن کریم)
- "خدا" سے تو اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو خدا کے آثار قدرت کا علم رکھتے ہیں۔ (قرآن کریم)
- جب تک "خدا" کی راہ میں وہ چیزیں خرچ نہیں کرو گے جو تم کو عزیز ہیں۔ نیکی کے درجہ کو ہرگز نہ پہونچو گے۔ (قرآن کریم)

- "خدا" کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو (قرآن کریم)
- ظالموں پر "خدا" کی لعنت جو اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں اور ان کے دلوں میں شبہے ڈال کر ان میں کجی پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ (قرآن کریم)
- خبردار ہو کہ دلوں کا چین "اللہ" ہی کے ذکر میں ہے۔ (قرآن کریم)
- "اللہ" سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ (قرآن کریم)
- گمراہوں کے سوا اپنے "رب" کی رحمت سے کون محروم ہو گا۔ (قرآن کریم)
- جب عزم کر چکو تو "خدا" پر بھروسہ کرو۔ (قرآن کریم)
- "اللہ" کی یاد سے غافل نہ بنو۔ (قرآن کریم)
- "اللہ" ہی توبہ قبول کرتا ہے مگر ان ہی لوگوں کی جو نادانی سے کوئی بری حرکت کر بیٹھتے ہیں اور جلدی سے توبہ کر لیتے ہیں۔ (قرآن کریم)
- جو "اللہ" سے ڈرتا رہے گا، خدا اس کے سب کام آسان کر دے گا۔ اور جو خدا پر بھروسہ رکھے خدا اس کے لئے کافی ہے۔ (قرآن کریم)
- گمراہوں کے سوا کون ایسا ہے جو اپنے "خدا" کی رحمت سے ناامید ہو۔ (قرآن کریم)
- اگر تم "خدا" سے محبت کرنا چاہتے ہو تو اپنے نبی کی پیروی کرو، خدا تم کو دوست بنا لے گا (قرآن کریم)
- اے نبی! کہہ دے کہ میں خالص "اللہ" کی عبادت کرتا ہوں۔ پس تم عبادت کرو جس کی تم چاہو اس کے سوا۔ (قرآن کریم)
- "خدا" ان ظالموں کے اعمال سے غافل نہیں اور یہ جو فوراً ان پر عتاب نازل نہیں ہوتا اس کی وجہ بس یہ ہے کہ خدا ان کو اسی حد تک مہلت دے رہا ہے جس دن کہ مارے خوف کے ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ (قرآن کریم)
- اگر تم "اللہ" پر ایمان رکھتے ہو تو شرطِ فرمانبرداری یہی ہے کہ اس پر بھروسہ رکھو۔ (قرآن کریم)
- لوگوں نے "خدا" کی جیسی قدر جاننی چاہئے تھی جانی ہی نہیں، بے شک اللہ تو زبردست اور سب پر غالب ہے۔ (قرآن کریم)
- "خدا" جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے تنگ، مگر اکثر

لوگ تقسیم رزق کی مصلحتوں سے واقف نہیں۔ (قرآن کریم)

- جو شخص "خدا" کے لئے محنت اٹھاتا ہے دراصل وہ اپنے ہی بھلے کے لئے اٹھاتا ہے ورنہ خدا تو جہاں کے سب لوگوں سے بے نیاز ہے۔ (قرآن کریم)
- بے شک "اللہ" ہر چیز کا حساب کرنے والا ہے۔ (قرآن کریم)
- اگر "خدا" پر ایمان رکھو گے اور پرہیز گاری کرتے رہو گے تو وہ تم کو تمہارا اجر دے گا اور اپنے لئے تمہارے مال سے کچھ طلب نہ کرے گا۔ (قرآن کریم)
- جو اپنی بُری حرکات سے باز نہ آئیں وہی "خدا" کے نزدیک ظالم ہیں۔ (قرآن کریم)
- ہر معاملہ "خدا" کے حضور پیش ہے اور ان کو ان کے افعال سے خبر دے گا۔ (قرآن کریم)
- کہیں انسان کو من مانی مُراد ملی ہے سو آخرت اور دُنیا سب کچھ "اللہ" ہی کے اختیار میں ہے (قرآن کریم)
- جو لوگ "خدا" کی راہ میں مشقتیں جھیلتے ہیں "خدا" انھیں اپنے قرب و رضا کے راستے ضرور دکھائیگا۔ (قرآن کریم)
- ہر متنفس جو کچھ کر رہا ہے "اللہ" کو معلوم ہے۔ (قرآن کریم)
- "اللہ" کسی فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ (قرآن کریم)
- ایسی بات منہ سے کیوں کہتے ہو جسے کر نہیں سکتے "اللہ" کو یہ بات پسند نہیں۔ (قرآن کریم)
- "اللہ" کریم ہے اور کرم اسے محبوب ہے، سخی ہے اور سخاوت اسے محبوب ہے۔ (قرآن کریم)
- "اللہ" کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ (قرآن کریم)
- نفع ہو یا نقصان! سب "اللہ" ہی کی طرف سے ہے۔ (قرآن کریم)
- "اللہ تعالیٰ" لوگوں پر ظلم نہیں کرتا، لیکن لوگ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ (قرآن کریم)
- "خدا" نے مومنین سے ان کے نفس اور مال جنّت کے بدلے میں خرید لئے ہیں۔ (قرآن کریم)
- اگر تم "اللہ" کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا، اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہ ہو گا۔ (قرآن کریم)
- نہیں طاقت بدی کو چھوڑنے کی اور نہ قوت نیکی کرنے کی مگر "اللہ" بلند و بزرگ کی مدد سے (قرآن کریم)
- "اللہ" بے نیاز اور بُردبار ہے۔ (قرآن کریم)
- "خدا" کے سوا بندوں کے گناہوں کو معاف کرنے والا ہے بھی کون؟ (قرآن کریم)

- ہدایت اور نصیحت انہیں لوگوں کیلئے ہے جن کے دل میں "خدا" کا خوف ہے۔ (قرآن کریم)
- ہمیشہ کا اچھا ٹھکانہ تو "اللہ" کے ہاں ہے۔ (قرآن کریم)
- "اللہ" انصاف کرنے والوں کو ہی اپنا دوست رکھتا ہے۔ (قرآن کریم)
- "خدا" کے علاوہ تم جن کو پکارتے ہو وہ تمہاری مصیبت کو ہٹانے یا بدلنے کا کچھ اختیار نہیں رکھتے۔ (قرآن کریم)
- اگر "خدا" بندوں کو ان کی نافرمانیوں کی سزائیں پکڑتا تو روئے زمین پر کسی ایک آدمی کو بھی باقی نہ چھوڑتا مگر وہ وقت مقررہ یعنی موت تک ان کو مہلت دئیے ہوئے ہے۔ پھر جب ان کا وقت آ پہونچتا ہے تو اس سے نہ ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ (قرآن کریم)
- جس شخص نے "اللہ" کی باندھی ہوئی حدوں سے باہر قدم رکھا اس نے آپ ہی اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔ (قرآن کریم)
- "خدا" جب آدمی پر اپنا فضل و کرم کرتا ہے تو وہ اس سے منہ پھیر لیتا ہے اور اس سے کنارہ کش ہو جاتا ہے۔ پھر جب اس کو تکلیف پہونچتی ہے تو اسے گڑگڑا کر پکارنے لگتا ہے۔ (قرآن کریم)
- لوگوں پر جب مصیبت پڑتی ہے تو ان کے اپنی ہی کرتوت سے اور "اللہ" تو ان کے بہت سے قصور درگذر فرماتا ہے۔ (قرآن کریم)
- اگر تم "اللہ" ہی کی بندگی کا دم بھرتے ہو تو اس کا شکر بھی ادا کرو۔ (قرآن کریم)
- جو "خدا" کو خوش دلی کے ساتھ قرض دیتا ہے تو خدا اس کے قرض کو اس کے لئے کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔ (قرآن کریم)
- نیکی کی توفیق "خدا" ہی کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔ (قرآن کریم)
- "خدا" نے کسی کو اس کے مقدور سے زیادہ کوئی حکم نہیں دیا۔ (قرآن کریم)
- تم "خدا" سے کیوں کر انکار کر سکتے ہو۔ تم بے جان تھے تو اس نے تم میں جان ڈالی پھر وہی تم کو مارتا ہے پھر وہی تم کو قیامت کے روز دوبارہ زندہ کرے گا (قرآن کریم)

- "خدا" کی راہ میں اپنی حاجت سے زیادہ خرچ کرو۔ (قرآن کریم)
- جو راہِ "خدا" میں خرچ نہ کر کے نعمتِ خداوندی کی ناشکری کرتے ہیں وہ ظالم ہیں یعنی اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔ (قرآن کریم)
- اگر تم "اللہ" کی راہ میں مارے جاؤ یا اپنی موت مرجاؤ تو خدا کی بخشش اور مہربانی اس پر ہو گی۔ (قرآن کریم)
- "اللہ" ہی قادرِ مطلق ہر جو ماں کے پیٹ میں جیسی چاہتا ہے تمہاری صورت بناتا ہے (قرآن کریم)
- "اللہ" کی راہ میں جو قتل ہوا اسے مُردہ نہ کہو وہ زندہ ہے لیکن ان کی زندگی کو کوئی سمجھ نہیں سکتا۔ (قرآن کریم)
- عزّت "خدا" کی دین ہے۔ (قرآن کریم)
- "خدا" وہ ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا۔ تاکہ تمام ادیانِ سابق پر اس کو غالب کریں۔ (قرآن کریم)
- "اللہ" کے نزدیک اس سے زیادہ کوئی عبادت نہیں کہ کوئی مسلمان کا دل خوش کر دے (حضرت محمدؐ)
- کسی کی حاجت برآری کرنیوالا ایسا ہے کہ گویا تمام عمر "خدا" کی خدمت میں گذار دی۔ (حضرت محمدؐ)
- جو "خدا" اور رسول پر ایمان رکھتا ہو اس سے کہدو کہ پڑوسی کی تکریم کیا کرے۔ (حضرت محمدؐ)
- "اللہ" سے وہ شخص دور ہے جو بخیل ہے، اور وہی دوزخ سے بہت نزدیک ہے (حضرت محمدؐ)
- جو شخص دولت مند کے قریب ہوتا ہے وہ "اللہ" سے اتنا ہی دور رہتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "خدا" کے نزدیک سب سے زیادہ کینہ اس شخص کے دل میں ہے جو بہت جھگڑے اور مباحثے کرتا رہتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو چیز لوگوں کو جنت میں داخل کرے گی وہ "اللہ" سے ڈرنا اور خوش خلقی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "اللہ تعالیٰ" بدگو زبان کو بہت بُرا سمجھتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- مظلوم اور "خدا" کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- "اللہ" سے اس کا فضل طلب کیا کرو۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ تو یہ پسند ہے کہ اس سے مانگا جائے۔ (حضرت محمدؐ)

- اپنی ساری حاجتیں " اللہ " سے ہی مانگو، یہاں تک کہ چپل کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو اس سے مانگو۔ (حضرت محمدؐ)
- "خدا" اس شخص پر مہربان ہوتا ہے جو خرید و فروخت اور قیمت وصول کرنے کے تقاضے میں نرمی اور سہولت اختیار کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "اللہ" کے بندوں میں بھائی بھائی بن کر رہو۔ (حضرت محمدؐ)
- "اللہ" پاکیزہ ہے اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- حسن خلق "خدا" کا سب سے بڑا انعام ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- سخی وہ ہے جو اپنی دولت کو "خدا" کی راہ میں خرچ کرے اور غریبوں سے ہمدردی کرے (حضرت محمدؐ)
- مشکلات میں ڈانواڈول نہ ہو "اللہ" پر بھروسہ رکھو، وہی مددگار ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "خداوند عالم" غیور ہے، اس لئے اس نے غیرت کی بنا پر بری باتوں کو حرام قرار دیا ہے (حضرت محمدؐ)
- "خدا" کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اس کو دیکھتے ہو اور وہ تم کو دیکھتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- لوگ "خدا" کے عیال ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- جس نے جہالت سے "اللہ" کی عبادت کی اس کا فساد اصلاح سے زیادہ ہوتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- وہ شخص جو "اللہ" سے ڈرتا ہے وہ بدلہ نہیں لیتا۔ (حضرت محمدؐ)
- بندے کیلئے دنیا میں "اللہ" کا سخت ترین عذاب غیر معصوم کا طلب کرنا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو شخص اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ وہ کہاں سے مال کماتا ہے " اللہ تعالیٰ " بھی اس کی پرواہ نہیں کرے گا کہ اس کو کہاں سے دوزخ میں داخل کرے۔ (حضرت محمدؐ)
- "خدا" کے نزدیک ایک سخی گناہ گار بخیل عابد سے بہتر ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جب "خدا" کو کسی کی ہلاکت منظور ہوتی ہے تو سب سے پہلے خود رائے کی خود رائی اس کو برباد کرتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو شخص "خدا" کی ناراضی لوگوں کی رضامندی میں چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کے ہی حوالے کر دیتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "اللہ" کے نزدیک دو قطروں سے زیادہ کوئی قطرہ پسند نہیں، ایک آنسو

کا قطرہ جو اللہ کے خوف سے نکلا ہو اور دوسرا خون کا قطرہ جو اللہ کے راستہ میں گرا ہو (حضرت محمدؐ)

- جب تم کسی کو دیکھو کہ "اللہ تعالیٰ" اس کی مُراد دئے جاتا ہے اور وہ اپنی خطا پر مُصر ہے تو جان لو کہ یہ امر اس کو مہلت دئے جانے کے لئے ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جب کسی بندے پر "خدا تعالیٰ" کی نعمت زیادہ ہوتی ہے تو اس کی طرف لوگوں کی حاجتیں بھی زیادہ ہوتی ہیں، اگر وہ اُن سے سُستی برتتا ہے تو اس نعمت کے کھونے کے درپے ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "اللہ تعالیٰ" فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں۔ (حضرت محمدؐ)
- انصاف پسند حاکم کی تعظیم کرنا "خدا" کی تعظیم میں داخل ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- حلال چیزوں میں "خدا" کے نزدیک ایسی بُری نہیں جتنی کہ طلاق۔ (حضرت محمدؐ)
- "خدا" نے مجھے خاکسار بندہ بنایا ہے جبّار و سرکش نہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- "خدا" ایک ہے اور وہ اتحاد کو پسند کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "اللہ" فساد کو پسند نہیں کرتا، اس لئے زمین پر فساد نہ کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- تم "خدا" کو فراغت و عیش میں یاد رکھو، خدا تمہیں تمہاری مصیبت اور سختی میں یاد رکھے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- اپنا ہر کام "خدا" کی خوشنودی کے لئے کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- اس دُنیا میں سوائے "خدا" کے ذکر کے تمام چیزیں قابل نفرت اور لعنت ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- "خدا تعالیٰ" کی رضامندی باپ کی رضامندی میں ہے اور باپ کی رضامندی میں خدا کی ناراضی ہے بشرطیکہ باپ کی رضامندی یا نارضامندی احکام خدا کے خلاف نہ ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- "خدا" حلیم ہے اور حلیم کو دوست رکھتا ہے اور حلیم کو وہ چیز دیتا ہے جو سنگدل کو نہیں دیتا۔ (حضرت محمدؐ)
- "خدا" کو میانہ روی پسند ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو شخص "خدا" کی خوشنودی کے لئے دوسروں سے انکساری کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کا مرتبہ بڑھا دیتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- وہ شخص "خدا" کے نزدیک بہت ہی معزز ہے جو خدا کی خوشنودی کے لئے اس شخص کو معاف کر دے جس نے اسے ضرر پہونچایا ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- زمین و آسمان کے یہ عجائبات "خدا" کی طرف سے ہیں اور ان میں لوگوں کے لئے بصیرتیں ہیں۔ (حضرت موسیٰؑ)

- "اللہ" خیانت کرنے والوں کا پردہ چاک کر دیتا ہے۔ (حضرت یوسف علیہ السلام)
- میرا "خدا" مجھے ہدایت نہ کرتا رہے تو میں گمراہ ہو جاؤں۔ (حضرت ابراہیمؑ)
- "خداوند تعالیٰ" کی تنبیہہ کو حقیر مت جانو اور اس کی تادیب سے بیزار مت ہو۔ کیوں کہ خداوند تعالیٰ جس کو پیدا کرتا ہے اسے تنبیہہ کر دیتا ہے۔ جس طرح باپ اپنے بیٹے کو جس سے وہ خوش ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- اپنی نگاہ میں خود کو دانشمند مت جانو "خداوند تعالیٰ" سے ڈرو اور برائی سے باز رہو۔ (حضرت سلیمانؑ)
- "خداوند تعالیٰ" ان چھ چیزوں کو ناپسند کرتا ہے، اونچی آنکھیں، جھوٹی زبان، وہ ہاتھ جو بے گناہ کو آزار پہنچاتے ہیں، وہ دل جو برے منصوبے باندھتا ہے، وہ پاؤں جو جلد برائی کی طرف دوڑتے ہیں، وہ گواہ جو جھوٹ بولتا ہے اور جو بھائیوں کے درمیان نفاق پیدا کرتا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- "خداوند تعالیٰ" کی سیدھی راہ لوگوں کے لئے توانائی اور بدکرداروں کیلئے ہلاکت ہو (حضرت سلیمانؑ)
- "خداوند تعالیٰ" کا خوف عمر کو دراز کرتا ہے لیکن شریروں کی زندگی گھٹائی جاتی ہے (حضرت سلیمانؑ)
- تھوڑا جو "خداوند تعالیٰ" کے خوف کے ساتھ ہو اس بڑے گنج سے جو رنج کے ساتھ ہو بہتر ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- جب انسان کی روش "خداوند کریم" کی مرضی کے مطابق ہوتی ہے تو وہ دشمنوں کو بھی دوست بنا لیتا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- "خداوند تعالیٰ" کا نام ایک محکم برج ہے، صادق اس میں دوڑتا اور امن میں رہتا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- "خدا" کا ہر ایک سخن پاک ہے، وہ ان کے لئے جن کا توکل اس پر ہے ایک سپر ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ میں "خدا" سے محبت کرتا ہوں اور اپنے بھائی سے نفرت کرتا ہے تو وہ جھوٹا اور ریاکار ہے۔ اصل میں مخلوق کی محبت ہی خالق کی محبت ہے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- مفلس "خدا" کے نزدیک سب سے زیادہ دولت مند ہے اور جو اپنے لئے خزانے جمع کرتا ہے وہ سب سے زیادہ غریب ہے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- اگر تم لوگوں کے قصور معاف نہیں کرو گے تو "خدا تعالیٰ" تمہارے قصور کبھی معاف نہیں کرے گا۔ (حضرت عیسیٰؑ)

- "خدا" کے ساتھ اپنے سارے دل، اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت اور ساری عقل سے محبت رکھو اور انسانوں سے اپنے برابر محبت رکھو۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- تم بیک وقت "خدا" اور نفس دونوں کو راضی نہیں رکھ سکتے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- زیادہ مبارک ہیں وہ لوگ جو "خدا" کا کلام سنتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- اے "خدا" ہمارے گناہوں کو معاف کر اور ہمیں آزمائش میں نہ ڈال۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- "اللہ" کی عبادت میں سستی عام لوگوں سے بد ہے لیکن عالموں اور طالب علموں سے بدتر ہے (حضرت ابوبکر صدیقؓ)
- "اللہ" سے خوف بقدرِ علم ہوتا ہے اور بے خوفی بقدرِ جہالت۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)
- آخرت کو "اللہ" کو چھوڑ دو۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)
- اپنے اعمال و افعال میں "خدا" کو حاضر و ناظر جان کر ڈرتے اور شرم کرتے رہو۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)
- جس نے غور و فکر کی عادت ڈالی اور اپنے نفس کو نصیحت کرتا رہا وہ سمجھ لے کہ "خدا" نے اس پر رحم کیا۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)
- "خدا" سے ڈرو، کیونکہ خدا باطن کو بھی اسی طرح دیکھتا ہے جس طرح ظاہر کو (حضرت ابوبکر صدیقؓ)
- بندے کو جب کسی زینتِ دنیا سے گھمنڈ ہو جاتا ہے تو "اللہ" اس کو دشمن رکھتا ہے۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)
- جو "اللہ" کے کاموں میں لگ جاتا ہے، اللہ اس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)
- مومن کا اتنا علم کافی ہے کہ وہ "اللہ" سے ڈرتا رہے۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)
- "اللہ" نے اپنی مخلوق کے لیے سوائے عجز کے کوئی راستہ نہیں بنایا۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)
- میں کسی چیز کو نہیں دیکھتا مگر اس کے ساتھ "اللہ" کو دیکھتا ہوں۔ (حضرت عمر فاروقؓ)
- "خدا" اس شخص پر رحمت کی بارش کرے جو مجھے میرے عیبوں سے مطلع کرتا ہے۔ (حضرت عمر فاروقؓ)
- "خدا" اس پر رحم نہیں کرتا جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا۔ (حضرت عمر فاروقؓ)
- مجھے "خدا" کی راہ میں غازی ہو کر مرنا پسند ہے بہ نسبت اس کے کہ میں روزی تلاش کرتا مروں۔ (حضرت عمر فاروقؓ)
- سخی "حبیبِ خدا" ہے اگرچہ فاسق ہو اور بخیل دشمن خدا اگرچہ زاہد ہو۔ (حضرت عمر فاروقؓ)

- تعجب ہے اس پر جو "اللہ" کو حق جانتا ہے اور پھر غیروں کا ذکر کرتا اور ان پر بھروسہ کرتا ہے۔ (حضرت عثمان غنی رضا)
- جو شخص مصیبت کے وقت خلق خدا کی امداد سے عاجز ہو کر "خدا" کی جانب رجوع کرتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی اس کی طرف سے منہ پھیر لیتا ہے۔ (حضرت عثمان غنی رضا)
- "اللہ" کے چاہنے والے کو تنہائی محبوب ہوتی ہے۔ (حضرت عثمان غنی رضا)
- مت رکھ امید کسی سے مگر اپنے "خدا" سے۔ (حضرت عثمان غنی رضا)
- اگر تو گناہ پر آمادہ ہے تو ایسی جگہ تلاش کر جہاں "خدا" نہ ہو۔ (حضرت عثمان غنی رضا)
- بہتر ہے کہ دنیا تجھے گناہ گار جانے بہ نسبت اس کے کہ تو "خدا" کے نزدیک ریاکار ہو۔ (حضرت عثمان غنی رضا)
- "اللہ" کو ہر وقت اپنے ساتھ سمجھنا افضل ترین ایمان ہے۔ (حضرت عثمان غنی رضا)
- جو لوگ "خدا" سے صدق اور خلوص کے ساتھ معاملہ کرتے ہیں وہ اس کے ماسوا سے ہر حالت میں نفرت کرتے ہیں۔ (حضرت عثمان غنی رضا)
- جانور اپنے مالک کو پہچانتا ہے لیکن انسان اپنے "خدا" کو نہیں پہچانتا۔ (حضرت عثمان غنی رضا)
- حاجت مند غربا کا تمہارے پاس آنا "خدائے پاک" کا انعام ہے۔ (حضرت عثمان غنی رضا)
- یادِ "خدا" سے دل کو راحت ہوتی ہے۔ (حضرت عثمان غنی رضا)
- اس نے "خدا" کا حق نہیں جانا جس نے لوگوں کا حق نہیں پہچانا۔ (حضرت عثمان غنی رضا)
- جس شخص کو سال بھر تک کوئی تکلیف یا رنج نہ پہونچے وہ جان لے کہ اس سے اس کا "خدا" ناراض ہے۔ (حضرت عثمان غنی رضا)
- "خدا" کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہو۔ (حضرت علیؑ)
- اشیائے عالم اسباب "خدا" کے حکم سے مہیا ہوتے ہیں نہ کہ ہمارے انتظام سے (حضرت علیؑ)
- "خدا" کا شکر ادا کرنے سے نعمت میں زیادتی ہوتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر تم "خدا" کی عنایت کے خواہشمند ہو تو اس کی اطاعت دل سے کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- جو شخص "خدا تعالیٰ" کو بھول جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی جان بھی بھلا دیتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

- جس شخص کے دل میں جتنی زیادہ حرص ہوتی ہے اس کو "اللہ تعالیٰ" پر اتنا ہی کم یقین ہوتا ہے۔ (حضرت علیؑ)
- جو شخص بندوں کے حقوق ادا کرتا ہے وہ "خدا تعالیٰ" کے حقوق بھی ادا کر دے گا۔ (حضرت علیؑ)
- جو شخص حق کے خلاف کرتا ہے "اللہ تعالیٰ" خود اس کا مقابلہ کرتا ہے۔ (حضرت علیؑ)
- جو شخص چھوٹی مصیبتوں کو بڑا سمجھتا ہے "خدا تعالیٰ" اس کو بڑی مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (حضرت علیؑ)
- "خدا" کی اطاعت جان پر جبر کئے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ (حضرت علیؑ)
- "خدا تعالیٰ" سے صلح رکھ کر آخرت سلامت رہے۔ اور لوگوں سے صلح رکھ کہ دُنیا برباد نہ ہو۔ (حضرت علیؑ)
- "خدا تعالیٰ" کے راضی ہونے کی یہ علامت ہے کہ بندہ اس کی تقدیر پر راضی ہو۔ (حضرت علیؑ)
- بیشک "خدا تعالیٰ" کی یہ بہت بڑی نعمت ہے کہ انسانوں پر گناہوں کا کرنا دشوار ہو (حضرت علیؑ)
- جب تجھے "خدا" کا خوف آئے تو بھاگ کر اس کی بارگاہ میں پناہ لے اور جب مخلوق کا ڈر ہو تو اس سے دور بھاگ جا۔ (حضرت علیؑ)
- "خدا" کی فرمانبرداری ہر آفت سے بچاتی ہے۔ (حضرت علیؑ)
- جب "اللہ تعالیٰ" کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے یہ توفیق بخشتا ہے کہ وہ زمانہ کے عبرتناک واقعات سے عبرت کا سبق لیتا ہے۔ (حضرت علیؑ)
- جب کسی کام میں "اللہ تعالیٰ" کی حکمت معلوم نہ ہو تو اپنے خیالات کو آگے نہ بڑھا۔ (حضرت علیؑ)
- جس شخص نے بندوں کا شکریہ ادا نہیں کیا وہ "خدا تعالیٰ" کے شکر سے بھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ (حضرت علیؑ)
- آدمی کا چہرے کا حسن "خدا تعالیٰ" کی عمدہ عنایت ہے۔ (حضرت علیؑ)
- جو کوئی "خدا تعالیٰ" سے اُنس رکھتا ہے اس کو خلق سے وحشت ہو جاتی ہے۔ (حضرت علیؑ)
- اپنے تئیں "اللہ تعالیٰ" کے محارم سے بچاؤ تاکہ عابد ہو۔ (حضرت امام جعفر صادقؓ)
- جو "خدا" کی اطاعت خوب کرتے ہوں ان سے مشورت کیا کرو۔ (حضرت امام جعفر صادقؓ)

- بہت سی ایسی نیکیاں ہیں کہ جن سے بندہ "اللہ تعالےٰ" سے دور ہو جاتا ہے کیوں کہ مطیع مغرور، گنہ گار اور گنہ گار نادم مطیع ہوتا ہے۔ (حضرت امام جعفر صادق رضؓ)
- تونگر کا دل کینہ میں اٹکا رہتا ہے۔ اور درویش کا "اللہ تعالےٰ" میں۔ (حضرت امام جعفر صادق رضؓ)
- "اللہ تعالیٰ" نے توبہ کو عبادت پر مقدم کیا ہے۔ (حضرت امام جعفر صادق رضؓ)
- نفس "اللہ تعالیٰ" کا مخالف ہے۔ اور نفس کی مخالفت اللہ تعالےٰ کی دوستی ہے۔ (حضرت امام جعفر صادق رضؓ)
- جو "خدا" سے واقف ہو جاتا ہے وہ مخلوق کے سامنے متواضع ہو جاتا ہے۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- شروع کرنا تیرا کام ہے اور تکمیل کرنا "خدا" کا۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- "خدا" کے دشمنوں کو راضی رکھنا عقل و دانش سے دور ہے۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- جس نے مخلوق سے کچھ مانگا وہ "خدا" کے دروازے سے اندھا ہے۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- "خدا" کا دوست وہی ہے جو مخلوق پر شفقت کرتا ہے۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- مستحق سائل "خدا" کا ہدیہ ہے جو بندے کی طرف بھیجا جاتا ہے۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- اپنے دل کو صرف "خدا" کے لئے خالی رکھ۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- "اللہ" اپنے بندوں سے قرض طلب کرتا ہے۔ اور اس کے قاصد سائل ہیں۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- "خدا" کے سوا ہر چیز جو دل میں جاگزیں ہے تصویر اور بت ہے۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- "اللہ" کی اطاعت قلب سے ہوتی ہے قالب سے نہیں۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- مخلوق کی طرف منہ کرنا "خدا تعالیٰ" کی طرف پشت کرنا ہے۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- بلا کے سبب سے "اللہ تعالےٰ" سے رو گرداں نہ ہو کہ وہ اس میں تمہاری آزمائش فرماتا ہے۔ (حضرت غوث پاکؒ)

- موت سے پہلے "خدا" کی یاد میں عزت ہے۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- مومن اپنے اہل و عیال کو "اللہ" پر چھوڑتا ہے اور منافق اپنے درہم و دینار پر۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- اگر تم "خدا" کے ساتھ ہو تو اس کے بندے ہو اور مخلوق کے ساتھ ہو تو مخلوق کے بندے ہو۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- مساکین کو ناخوش رکھ کر "خدا" کی خوشنودی ناممکن ہے۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- "خدا" کے ساتھ ادب کا دعویٰ غلط ہے۔ جب تک تم مخلوق کے ادب کا خیال نہ رکھو۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- "اللہ تعالےٰ" سے دوستی کی غایت یہ ہے کہ جب منع و عطا اس کے سامنے برابر ہوں۔ (حضرت فضیل بن عیاضؒ)
- جو "اللہ تعالےٰ" سے ڈرتا ہے اس سے ہر چیز ڈرتی ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا کوئی سے اس سے نہیں ڈرتی۔ (حضرت فضیل بن عیاضؒ)
- "خدا" کا خوف ہی خیر کی طرف رہبری کرتا ہے۔ (حضرت فضیل بن عیاضؒ)
- اگر کوئی تم سے پوچھے کہ تم "اللہ تعالےٰ" کو دوست رکھتے ہو تو چپ رہو کیوں کہ اگر تم کہو گے "نہیں" تو کافر ہو گے اور اگر تم کہو گے کہ۔ ہاں۔ دوست رکھتا ہوں تو تمہارے افعال دوستوں جیسے نہ ہوں گے اور یہ محض جھوٹ ہو گا۔ (حضرت فضیل بن عیاضؒ)
- "خدا" کا ذکر کثرتِ عدد سے نہیں ہے بلکہ حضورِ بے غفلت کا نام ہے۔ (حضرت بایزید بسطامیؒ)
- "اللہ تعالےٰ" کی محبت یہ ہے کہ دنیا و آخرت ہر دو کو دوست نہ رکھے۔ (حضرت بایزید بسطامیؒ)
- "اللہ تعالےٰ" کے نزدیک سب سے زیادہ مقبول وہ شخص ہے کہ بارِ خلق کھینچے اور خوئے خوش رکھے۔ (حضرت بایزید بسطامیؒ)

- اندھا، بہرہ اور لنگڑا بن کر "اللہ تعالیٰ" تک پہونچنا چاہیئے۔
(حضرت بایزید بسطامیؒ)
- "اللہ تعالیٰ" کے پہچاننے کی یہی نشانی ہے کہ خلق سے بھاگے (حضرت بایزید بسطامیؒ)
- برے اعمال" اللہ تعالیٰ" کے ساتھ صریح دشمنی کے مترادف ہیں۔ (حضرت بایزید بسطامیؒ)
- جس گناہ کے بعد فوراً "اللہ" کا خوف اور توبہ میسر آجائے اس کو گناہ نہ گنو۔
(حضرت بایزید بسطامیؒ)
- جس کو "خدا" مقبول کرتا ہے اس پر ظالم کو مسلط کرتا ہے جو اس کو رنج دیتا ہے۔
(حضرت بایزید بسطامیؒ)
- جیسا تم "خدا" کو کل کیلئے چاہتے ہو تم آج اس کے لئے ویسے بن جاؤ۔ (حضرت بایزید بسطامیؒ)
- جمعیت خاطر سے "اللہ تعالیٰ" کی عبادت میں مشغول رہو اور متعلقین کا غم اللہ کے سپرد کرو۔ (حضرت مجدد الف ثانیؒ)
- "خدا" کے دشمنوں کے ساتھ الفت کرنا اللہ کے ساتھ دشمنی ہے (حضرت مجدد الف ثانیؒ)
- اہل اللہ کو تجارت خرید و فروخت "ذکر اللہ" سے غافل نہیں کرتی۔ (حضرت مجدد الف ثانیؒ)
- "خدا" کو جاننا یہ ہے کہ شرک نہ کرے۔ (حضرت مجدد الف ثانیؒ)
- "خدا" کے کرم پر مغرور ہونا اور عفو کی امید پر گناہ کرنا شیطان کا کھلا فریب ہے۔
(حضرت مجدد الف ثانیؒ)
- "اللہ تعالیٰ" کو حق تعالیٰ سے ہی پا سکتے ہیں نہ کہ تشکر و تخیل سے (حضرت مجدد الف ثانیؒ)
- ہر ایک تعلق "خدا" کی طرف سے روگردانی کا باعث ہے (حضرت مجدد الف ثانیؒ)
- ہمارا ایمان ہے کہ "اللہ تعالیٰ" ہمارے قریب اور ساتھ ہے لیکن یہ قرب و معیت ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ (حضرت مجدد الف ثانیؒ)
- جو کچھ "اللہ تعالیٰ" کے واسطے تم کرو وہ اخلاص ہے اور جو خلق کے واسطے کرو وہ ریا ہے۔ (حضرت مجدد الف ثانیؒ)
- ایسے آدمی کے پاس مت بیٹھو کہ تم "اللہ تعالیٰ" کہو اور وہ کچھ اور کہے (حضرت ابو الحسن خرقانیؒ)

- "اللہ تعالیٰ" کی دوستی اس شخص کے دل میں نہیں ہوتی جس کی خلق پر شفقت نہیں ہوتی۔ (حضرت ابوالحسن خرقانیؒ)
- "اللہ تعالیٰ" کے تمام نام بزرگ ہیں لیکن بندے کا سب سے بزرگ نام نیستی ہے۔ (حضرت ابوالحسن خرقانیؒ)
- ایک لمحہ کے لئے "اللہ تعالیٰ" کا ہو رہنا خلائق زمین و آسمان کے اعمال سے بہتر ہے۔ (حضرت ابوالحسن خرقانیؒ)
- "اللہ تعالیٰ" چشم گریاں رکھنے والے کو دوست رکھتا ہے (حضرت ابوالحسن خرقانیؒ)
- جتنی مدت کوئی "اللہ تعالیٰ" کا ہو رہے گا اتنی مدت میں ایک وقت بھی نفس کی مراد پوری نہ ہوئیگی۔ (حضرت ابوالحسن خرقانیؒ)
- اپنے آپ کو بڑا جاننا بُرا ہے حقیقت میں یہ "اللہ پاک" کے ساتھ خصومت ہے کیوں کہ در اصل بڑائی اسی کو سزاوار ہے۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- سب سے پہلے جو خیال دل میں آئے یا زبان سے نکلے وہ "اللہ تعالیٰ" کا ذکر ہونا چاہئے۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- "خدا" کا نام خدا ہی کے واسطے لیا کرو۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- "اللہ" سے ایسا معاملہ کرو جیسا کہ تم اپنے غلام سے اپنے لئے کرنا چاہتے ہو۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- جو کوئی ہم کو "اللہ" کے نام سے دھوکہ دے گا ہم اس کا دھوکہ کھالیں گے۔ (حضرت معروف کرخیؒ)
- بلا اور فقر میں ثابت قدم رہنا "خدا" کی سچی محبت کی علامت ہے (حضرت معروف کرخیؒ)
- "اللہ تعالیٰ" جب کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو حُسنِ عمل کا دروازہ اس پر کھول دیتا ہے۔ (حضرت معروف کرخیؒ)
- جس کا باطن ظاہر سے افضل ہے وہ "اللہ" کا ولی ہے۔ (حضرت شفیق بلخیؒ)
- اگر دوست چاہتے ہو تو "اللہ تعالیٰ" کی ذات کافی ہے۔ (حضرت شفیق بلخیؒ)

- "خدا" کے روبرو بلائے جانے سے پہلے اس کی خوشنودی حاصل کرلو۔
(حضرت شفیق بلخیؒ)
- بندگی کرو "اللہ" کی بقدر اپنی حاجت کے۔ گناہ کرو "اللہ" کا بقدر عذاب سہنے کے۔
(حضرت شفیق بلخیؒ)
- جب تک آدمی کا دل "اللہ" کی یاد میں ہے وہ نماز میں ہے۔ (حضرت شفیق بلخیؒ)
- دولت مند وہ ہے جو "خدا" کی تقسیم پر راضی ہو۔ (حضرت شفیق بلخیؒ)
- لوگ چار باتوں میں "اللہ تعالیٰ" کی موافقت کرتے ہیں اور عمل میں خلاف۔
(۱) کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بندے ہیں اور عمل میں آزادوں جیسا کرتے ہیں۔
(۲) کہتے ہیں کہ اللہ ہمارے رزق کا کفیل ہے۔ مگر دل ان کے مطمئن نہیں مگر دنیا کی چیز سے (۳) کہتے ہیں کہ آخرت دنیا سے بہتر ہے لیکن دنیا کے لئے مال جمع کرتے ہیں اور آخرت کے لئے گناہ کو۔ (۴) کہتے ہیں کہ ہم بالضرور مرنے والے ہیں لیکن عمل ایسے کرتے ہیں کہ گویا کبھی مرنا ہی نہیں۔
(حضرت شفیق بلخیؒ)
- "خدا" رزاق ہے بندہ قزاق ہے۔ (فیثا غورث)
- "خدا تعالیٰ" کے نزدیک افعال حکماء معتبر ہیں نہ کہ اقوال۔ (فیثا غورث)
- جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے "خدا" کو پہچان لیا۔ یہی اصل حکمت ہے۔
(حکیم جالینوس)
- "اللہ تعالیٰ" کی اطاعت اتنی کرو جتنی زیادہ تمہیں اس سے احتیاج ہے۔
(خلیفہ مامون الرشیدؒ)
- سب کو خوش رکھنا بہت مشکل ہے۔ اس لئے بس "خدا" سے اپنا معاملہ صاف رکھو۔
(حضرت امام شافعیؒ)
- جس نے "خدا" کو پہچان لیا اس پر سب کچھ روشن ہوگیا۔
(حضرت اویس قرنیؒ)

- خوش خوئی "خدا" کی ناراضگی دور کرتی ہے۔ (سفیان ثوریؒ)
- "خدا" نے جنت و دوزخ دنیا میں ہی بنا دی ہے۔ عافیت جنت ہے مصیبت دوزخ۔ (حضرت امام جعفر صادقؒ)
- "خدا" تم پر رحم کرے اور تم اس کی مخلوق پر۔ (کے، خسرو)
- کسی کام کا قصد کرو یا کوئی فیصلہ کرنے بیٹھو تو پہلے خدا کو یاد کر لو۔ (حضرت سلمان فارسیؓ)
- جو "خدا" کی طرف سچے دل سے رجوع ہوتا خدا اس کی مدد فرماتا ہے۔ (حضرت خواجہ حسن بصریؒ)
- محنت مزدوری کرنیوالا "اللہ" کا دوست ہے۔ (حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ)
- والدین کے چہروں پر محبت سے نظر کرنا بھی "خدا" کی خوشنودی کا موجب ہے۔ (حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ)
- "خدائے عزوجل" سے ڈرتے رہو، جو خدا سے ڈرتا ہے خدا اس کا محافظ ہو جاتا ہے۔ (حضرت معاویہؓ)
- "خدا" کی نافرمانی سے بڑھ کر کوئی قاتل بیماری نہیں (بزرجمہر)
- "خدا" کے فضل اور اس کی تائید کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ (بوعلی سینا)
- کسی ذکر میں بجز "خدا" کوئی خوبی نہیں۔ (حضرت لقمانؑ)
- جو کام کرو برائے "خدا" کرو (حضرت لقمانؑ)
- اگر تم "خدا" سے ڈرتے ہو تو اس کے تصرفات میں کلام مت کرو۔ (حسن بصریؒ)
- "خدا" کے سامنے خدا کے گناہ کے ساتھ جانا زیادہ آسان ہے بہ نسبت اس کے کہ ایسے گناہ کے جاؤ جس کا تعلق بندوں سے ہو۔ (سفیان ثوریؒ)
- "خدائے پاک" کی رضا میرے لیے آنکھوں کے بینا ہونے سے اچھا

ہے۔ (ایک بزرگ) (ایکیشنگ)

•• میں پوری ایک رات ایک ایسا لفظ تلاش کرتا رہا جس سے بادشاہ راضی ہو اور "اللہ تعالیٰ" خفا نہ ہو، لیکن نہ ملا۔ (حضرت ضحاک بن مزاحمؒ)

•• لوگوں کا "اللہ تعالیٰ" سے ڈرنا اتنا ہی کافی ہے مشتبہات سے بچتے رہیں (سفیان ثوریؒ)

•• "اللہ تعالیٰ" کی نافرمانی میں بڑھتے جانا اور پھر اس سے مغفرت کی امید رکھنا اللہ پر مغرور ہونے کے برابر ہے۔ (حضرت سعید بن جبیرؓ)

•• مصیبت کی شکایت سے پرہیز کرو اس سے "خدا" ناراض ہوتا ہے۔ (محمد بن حنیفہؒ)

•• جسے کوئی مصیبت پہونچے اور وہ اپنے کپڑے پھاڑے یا منہ کو پیٹے تو گویا اس نے "اللہ تعالیٰ" کے ساتھ جنگ کیلئے ہاتھ میں نیزہ اٹھا لیا ہے۔ (ابو سعید بلخیؒ)

•• جس شخص نے دعا مانگی" اے اللہ" مجھ سے راضی ہو جا وہ "اللہ" سے راضی نہیں۔ (سلیمان خواصؒ)

•• تمہارا شکر کرنا یہ ہے کہ تم انعاماتِ خداوندی کے ذریعہ سے "خدا" کی نافرمانی نہ کرو، کیوں کہ تمہارے اعضاء بھی اللہ تعالیٰ کے انعام ہیں۔ (سہل بن تستریؒ)

•• جس نے "اللہ" کا شکر سوائے دیگر اعضاء کے صرف زبان سے ادا کیا۔ اس کا شکر کم ہے۔ (بشر حافیؒ)

•• جو شخص گوشہ نشین ہو اور "اللہ تعالیٰ" کو مونس نہ بنائے وہ ٹھیک راستہ پر نہیں ہے اور نہ اس کی گوشہ نشینی درست ہے (حضرت داؤد طائیؒ)

•• وہ گناہ جس میں "اللہ" سے معافی کی ضرورت پڑے اس نیکی سے اچھا ہے جس سے تم لوگوں پر فخر کرو۔ (یحییٰ بن معاذؒ)

- اپنے افعال سے "اللہ" کے بندے اسی طرح بنو جیسا تم اپنے اقوال سے دکھائی دیتے ہو۔ (یحییٰ بن معاذؒ)
- اگر تم "اللہ تعالیٰ" سے راضی ہو تو یہ نشانی اس بات کی ہے کہ وہ تم سے راضی ہے۔ (یحییٰ بن معاذؒ)
- "خدا" کے قوانین سے انحراف کرنے والا کبھی محفوظ نہیں رہ سکتا۔ (یحییٰ برمکیؒ)
- جو "خدا" سے نہیں ڈرتا وہ سب سے ڈرتا ہے اور جو خدا سے ڈرتا وہ کسی سے نہیں ڈرتا۔ (سقراط)
- "خدا" سے ایسی چیزیں مت طلب کرو جن کا نفع دیرپا نہ ہو۔ (افلاطون)
- "خدا" کا بندے سے انتقام لینے کا یہ مطلب ہے کہ خدا اسے ادب سکھاتا ہے نہ کہ اپنا غصہ نکالتا ہے۔ (افلاطون)
- جوانی میں "خدا" کے وجود سے انکار کرنے والوں میں سے آج تک میں نے ایک بھی ایسا نہیں دیکھا جو بڑھاپے میں اپنی بات پر قائم رہا ہو۔ (افلاطون)
- "خدا" کے تمام عطیوں میں سے حکمت سب سے بڑھ کر عطیہ ہے۔ (افلاطون)
- جو "خدا" کا سہارا لیتا ہے خدا اسے اپنی شرن میں رکھتا ہے۔ (گیتا)
- جو "خدا" کو ہر جگہ دیکھتا ہے اور ہر جگہ اس کے اندر دیکھتا ہے وہ خدا سے دور نہیں اور نہ ہی خدا اس سے دور ہے۔ (گیتا)
- جو "خدا" کو ڈھونڈتا ہے وہ اسے ضرور پا لیتا ہے۔ (گیتا)
- "ایشور" (خدا) کی یاد میں جب دل نہ لگے تو آنکھوں کے جاگنے سے کچھ نہیں ملتا۔ (گیتا)
- سب کا ایک ہی خالق (خدا) ہے۔ یہ ہرگز نہ بھولنا چاہیئے۔ (گرو نانک جی)

- جو "خدا" کو ڈھونڈھتا ہے وہ اسے ضرور پالیتا ہے۔ (گیتا)
- "ایشور" (خدا) کی یاد میں جب دل نہ جاگے تو آنکھوں کے جاگنے سے کچھ نہیں ملتا۔ (گیتا)
- سب کا ایک ہی خالق (خدا) ہے۔ یہ ہرگز نہ بھولنا چاہیے۔ (گرو نانک جی)
- درویش کی صحبت میں "خدا" یاد آتا ہے، نیک لوگ کے کام کے ہیں باقی سب بے کار۔ (گرو نانک جی)
- "خدا" کی حقیقت، انسان کی محدود عقل اور تجربہ و قیاس سے بالاتر ہے۔ (گرو نانک جی)
- حقیقت میں پاک وہ ہیں جن کے دل میں "خدا" کا خوف ہے اور باطن میں پاکیزگی (گرو نانک جی)
- آدمی کے سامنے ہاتھ کیوں پھیلاتا ہے مانگتا ہے تو "خدا" سے مانگ۔ (گرو نانک جی)
- خالق خلق میں ہے۔ "خدا" کو پانا ہو تو خلق کی خدمت کرو۔ (گرو نانک جی)
- پرماتما (خدا) سے پریم کر لیکن ایسا جیسا مچھلی پانی سے کرتی ہے۔ (گرو گرنتھ صاحب)
- گلے میں بھگوان کی مورتی لٹکانے والے بیوقوف انسان! بھگوان (خدا) تو تیری آتما کے اندر موجود ہے۔ اسے پہچان۔ (گرو گرنتھ صاحب)
- اے "خدا" مجھے طاقت دے کہ میں بھلے کام کرنے، غریبوں کی مدد کرنے اور ظالموں کو ختم کرنے میں کبھی پیچھے نہ ہٹوں۔ (گرو گوبند سنگھ جی)
- صرف اچھے اعمال ہی انسان کو "خدا" سے ملاتے ہیں۔ (گرو گوبند سنگھ جی)
- "خدا" ایک ہے نام بے شمار۔ (گرو گوبند سنگھ جی)
- صرف ایک "خدا" کی پرستش کرو اور اپنے بچوں کو بھی پرستش کرنا سکھاؤ (گرو گوبند سنگھ جی)
- جس کے ساتھ "خدا" ہے اسے کسی کی کیا پرواہ۔ (سوامی ستیارتھ شیو آنند جی)
- حیرت ہے کہ تو ہاتھ دنیا کے سامنے پھیلاتا ہے اور گلہ خدا سے کرتا ہے۔ (سوامی ستیارتھ شیو آنند جی)
- جب ہر تصویر اپنے مصور کی عظمتوں کا آئینہ ہوتی ہے تو پھر "خدا" جس نے کائنات بنائی کتنا عظیم ہے۔ (سوامی ستیارتھ شیو آنند جی)
- اے بھولے انسان! "خدا" تیرے ہی اندر ہے تو اسے باہر کہاں ڈھونڈتا ہے (سوامی ستیارتھ شیو آنند جی)
- جس طرح لہریں ہوا کا ساتھ دیتی ہیں اسی طرح "ایشور (خدا) کی رحمت محنتی اور صابر لوگوں

(سوامی سار شبدانندجی)

کا ساتھ دیتی ہے۔

- کسی کی مدد کر کے ظاہر نہ کرو، یقین رکھو تمہاری مصیبت میں غیبی ہاتھ "خدا" خود بخود مدد کرنے پہنچ جائیں گے۔ (سوامی سار شبدانندجی)
- دکھاوے کی عبادت سے ہم لوگوں کو بہکا سکتے ہیں لیکن "خدا" جو ہماری نیتوں سے واقف ہے اس کو اچھی طرح جانتا ہے۔ (بھگت کبیرجی)
- فقیر کی صحبت میں "خدا" کی یاد آتی ہے۔ (بھگت کبیرجی)
- جو "خدا" بے مانگے تجھے اتنی نعمتیں دے رہا ہے وہ تجھے روزی سے مایوس نہ رکھے گا۔ (بھرتری ہری)
- ہم سب ایک "خدا" کے بندے ہیں اور ایک باپ کی اولاد۔ (گوروبانی)
- پرماتما (خدا) سے بڑی کوئی صداقت نہیں، اس کے قانون سے بڑی کوئی طاقت نہیں، خدا اور اس کے قانون کے سامنے یہ دنیا ہیچ ہے۔ (سوامی رام تیرتھ)
- بندہ وہی ہے جو ایشور (خدا) کی رضا میں راضی ہے۔ (ماتا ریحانہ جی)
- جو انسان ایشور (خدا) سے اپنا تعلق مضبوط بنا لیتا ہے اس کا دل ہمیشہ مسرور رہتا ہے۔ (سوامی آتم آنندجی)
- "خدا" کی زمین پر کوئی کمتر ہے نہ کوئی برتر۔ (مہاتما گاندھی)
- عوام کی آواز "خدا" کی آواز ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- غریبوں کی خدمت ہی "خدا" کی خدمت ہے۔ (سردار پٹیل)
- سچ بول، صبر کو اپنا شعار بنا۔ پرائی عورت کو محترم سمجھو۔ جب بھی "خدا" نہ ملے تو تلسی کا دامن پکڑ۔ (گوسوامی تلسی داس)
- لوگ مذہب کے ہوتے ہوئے اس قدر بے راہ ہیں۔ مذہب نہ ہوتا تو "خدا" جانے کیا ہوتا۔ (فرینکلن)
- موجودات ایک کتاب ہے اور اس کا ہر ایک صفحہ "خدا" کے نور سے معمور ہے (ڈاکٹر جارنز)
- "خدا" کے قانون کی خلاف ورزی کے برے نتیجہ سے کوئی محفوظ نہیں رہ سکتا خواہ دانستہ ہو یا نادانستہ۔ بچہ آگ میں ہاتھ ڈالے گا ضرور جلے گا۔ (پیٹر بارنم)

- صرف "خدا" ہی پر بھروسہ نہ رکھو بلکہ بارود کو بھی خشک رکھو۔ (کرامویل)
- "خدا" خوشحالی بخشے تو اپنی آرزوؤں کو بھی وسیع نہ کرتے جاؤ۔ (براؤن)
- "خدا" کی نیک ہدایات کی پوری پابندی پر انسان دنیا کو بہشت کی مانند پائیگا۔ (پوپ پال)
- موجودہ حال میں "خدا" پر بھروسہ رکھتے ہوئے قوی دل کے ساتھ سرگرم عمل رہو۔ اسی میں عافیت ہے۔ (لانگ فیلو)
- شکایت "خدا" کے حضور میں بہترین اظہار تشکر اور پرخلوص انہماک کا حصہ ہے (سوفٹ)
- بنی نوع انسان کیلئے یہ بات موجب مسرت ہے کہ "خدا" نے بہت تھوڑے لوگوں کو شاعری کی لعنت میں گرفتار کیا ہے۔
- "خدا" نے انسان کو فرشتوں سے کچھ ہی کم درجہ عطا فرمایا تھا لیکن انسان روز ازل ہی سے اپنے درجہ کو کم کرتا آیا ہے۔ (سینکا)
- "خدا" کی طرف ایک شخص بھی ہو جائے تو ادھر اکثریت ہو جائے گی۔ (سینکا)
- جوں جوں دنیا پر سے اعتماد اٹھتا جاتا ہے "خدا" پر بھروسہ زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ جتنا انسان زیادہ خوش ہوتا ہے اتنا ہی خدا سے زیادہ دور ہوتا ہے (جارج مین)
- انکساری ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعہ ہم اپنے آپکو صحیح پوزیشن میں "خدا" کے سامنے پیش کر سکتے ہیں (نرینک ولسن)
- "خدا" نے تمہیں ایک چہرہ دیا ہے تم اپنے لئے دوسرا چہرہ بنا لیتے ہو۔ ظاہر و باطن میں یکسانیت ہونی چاہئے لیکن لوگوں نے دونوں کو الگ الگ کر دیا ہے۔ (شکسپیئر)
- جو اپنا تحفظ خود نہیں کرتا اس کی حفاظت "خدا" بھی نہیں کرتا۔ (روسو)
- اگر مجھ سے "خدا" کا تصور چھین لیا جائے تو میں پاگل ہو جاؤں گا۔ (ولسن)
- میں چاہتا ہوں کہ "خدا" کی طرف ہو جاؤں اسلئے کہ خدائی امور ہمیشہ سچائی اور حقیقت پر مبنی ہوتے ہیں۔ (لنکن)
- "خدا" کے سامنے جھکنا میرا مذہب ہے۔ (والیٹر)
- "خدا" کی عظیم طاقت تیز و تند طوفان میں نہیں بلکہ نسیم میں ہے۔ (ٹیگور)

اللہ باری تعالیٰ

- خدا کی مرضی سب سے بہتر و خوشتر! (فارسی مثل)
- اپنے تمام معاملات خدا کو سونپ دو۔ (عربی ادب)
- خدا سے یوں دل لگاؤ جیسے چراغ سے پروانے کی لو لگی رہتی ہے (ہندی ادب)
- خدا اپنے بندوں پر مہربان ہوتا ہے (ہندی ادب)
- بد قسمتی محض بہتان ہے جو کاہلوں کی طرف سے خدا پر لگایا جاتا ہے (مشرقی حکم)

القرآن المجید

- خدا کا یہ احسان نہ بھولو کہ اس نے تم پر "قرآن" اتارا اور عقل کی باتیں بھیجیں۔ منظور یہ ہے کہ تمہیں ان حکموں کے یا کتاب کے ذریعہ سے نصیحت کرے (قرآن کریم)
- اے ایمان والوں کہیں تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا کہ جن پر تم سے پہلے کتاب اتری لیکن زمانہ دراز گزر جانے پر ان کے دل سخت ہو گئے اور وہ اس کو فراموش کر بیٹھے۔ خبردار! قرآن کے ساتھ ایسا نہ کرنا۔ (قرآن کریم)
- اے نبیؐ! ہم نے "قرآن" میں تمہارے پاس ایسی آیتیں بھیجی ہیں جن کا مطلب صاف اور واضح ہے اور ان سے انکار وہی لوگ کرتے ہیں جو نافرمان ہیں (قرآن کریم)
- اور میں حکم دیا گیا ہوں کہ "قرآن" پڑھ کر سناؤں پس! جو ہدایت پا گیا اس کا فائدہ اس کے ہی نفس کو پہونچے گا اور جو گمراہ ہو گیا اس کا نقصان بھی وہی اٹھائے گا۔ (قرآن کریم)
- "قرآن" کا مقصود لوگوں کو سمجھانا ہے لیکن ہدایت اور نصیحت تو اس سے وہی لوگ پکڑتے ہیں جن کے دل میں خدا کا خوف ہے (قرآن کریم)
- ہم نے "قرآن" کو آسان کر دیا ہے تاکہ اس سے لوگ نصیحت پکڑ سکیں۔ (قرآن کریم)
- "قرآن" سے پہلے تو اے پیغمبر! نہ تو آپؐ کسی کتاب میں سے پڑھ کر سنا سکتے تھے اور نہ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھ ہی سکتے تھے اگر ایسا ہوتا تو البتہ باطل پرست شک کرتے بلکہ یہ تو کھلی ہوئی آیات ہیں جو ان لوگوں کے سینے میں محفوظ ہیں جن کو علم دیا گیا ہے اور ہماری آیتوں سے صرف گنہ گار ہی انکار کرتے ہیں۔ (قرآنِ کریم)

- یہ نشانیاں کافی نہیں ہیں کہ ہم نے آپ پر معجزانہ کتاب قرآن اتاری جو پڑھ کر ان کو سنائی جاتی ہے اس میں ایمان والوں کیلئے رحمت اور نصیحت ہے۔ (قرآن کریم)
- جو بات کو حضورِ قلب سے سنتا ہے اس کیلئے تو "قرآن" میں کافی نصیحت ہے۔ (قرآن کریم)
- جن لوگوں نے ہماری کتاب (قرآن) سے انکار کیا ہم عنقریب ان کو آگ میں جلائیں گے تاکہ وہ عذاب کا مزہ چکھیں۔ (قرآن کریم)
- "قرآن" کا پڑھنا کارِ ثواب اور اس پر عمل کرنا موجب خیر و برکت اور ذریعہ نجات ہے (قرآن کریم)
- "قرآن" اربابِ عقل کیلئے ایک ایسا ضابطہ حیات ہے جو بنی نوع انسان کی دنیاوی و آخری فلاح کا ضامن ہے۔ (قرآن کریم)
- خدائے تعالیٰ کا جو تخیل بہ لحاظ صفات، قدرت، علم، ابویت اور وحدانیت "قرآن" میں ہے ایسا کہیں نہیں۔ (ڈاکٹر راڈ ویل)
- "قرآن" میں وہ اصول ہیں جو علمی قوتوں کا سرچشمہ ہیں (ڈاکٹر راڈ ویل)
- "قرآن" تحریف سے محفوظ ہے۔ (ڈاکٹر راڈ ویل)
- عربوں نے اس "قرآن" کی مدد سے اس وقت جبکہ دنیا میں چاروں اندھیرا چھایا ہوا تھا بنی نوع انسان کو روشنی دکھائی۔ (ڈاکٹر ڈاکٹر عمانوئیل ڈیوس)
- "قرآن" ایک مذہبی، تمدنی، ملکی، تجارتی، دیوانی، فوجداری کا ضابطہ ہے (ڈاکٹر ڈیون پورٹ)
- "قرآن" ایک بے نظیر قانونِ ہدایت ہے۔ (ڈاکٹر ڈیون پورٹ)
- "قرآن" کی تعلیمات انسانی فطرت کے موافق ہیں۔ (ڈاکٹر ڈیون پورٹ)
- "قرآن" کی دلفریبی بہ تدریج فریفتہ کرتی ہے اور پھر ایک رقت آمیز تحیر میں ڈال دیتی ہے۔ (گوئٹے)
- وہ آداب و اصول جو فلسفہ و حکمت پر قائم ہیں جو دنیا کو عدل و انصاف نیکی اور صلح کی تعلیم دیتے ہیں۔ وہ سب "قرآن" میں موجود ہیں (موسیو سیدیو)
- "قرآن" احتیاط اور میانہ روی کا راستہ دکھاتا ہے۔ (موسیو سیدیو)
- "قرآن" اخلاقی کمزوریوں سے نکال کر فضائل کی روشنی میں لاتا ہے (موسیو سیدیو)

- "قرآن" ایسے وقت میں نازل ہوا جبکہ دنیا میں ہر طرف تاریکی اور جہل کی عملداری تھی انسانی اخلاق کا جنازہ نکل چکا تھا۔ "قرآن" نے ان تمام گمراہیوں کو مٹایا جن کو دنیا پر چھائے ہوئے چھ صدیاں گذر چکی تھیں۔ (آسٹین لی لین پول)
- "قرآن نے اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دی۔ اصول مدنیت، علوم اور حقائق سکھائے۔ (آسٹین لالین پول)
- انسان کو رحمدل اور وحشیوں کو پرہیزگار بنایا۔ اگر یہ کتاب شائع نہ ہوتی تو اخلاقِ انسانی تباہ ہو جاتے اور دنیا کے باشندے برائے نام انسان رہ جاتے۔ (آسٹین لی لین پول)
- "قرآن" عالمِ انسانیت کا بہترین راہبر ہے۔ اگر صرف یہی کتاب دنیا کے سامنے ہوتی اور کوئی ریفارمر نہ ہوتا تو یہی عالمِ انسانیت کی رہنمائی کیلئے کافی تھی۔ (ٹالسٹائے)
- "قرآن" نے امن و سکون الفت و محبت کے جذبات کو نشو و نما دیا۔ بادۂ عیش کے متوالوں کو پرہیزگار بنا دیا۔ (طامس کارلائل)
- "قرآن" اخلاقی ہدایتوں اور دانائیوں سے معمور ہے، وہ اخلاق جو شرف انسانیت ہوں قرآن میں موجود ہیں۔ وہ اخلاق بھی جن کا تعلق دنیاوی ترقی سے ہے ان سے بھی قرآن کا دامن بھرپور ہے بہر کیف قرآن ایک حیرت انگیز قانونِ ہدایت و اخلاق ہے۔ (پروفیسر ہربرٹ رائل)
- کوئی انسان "قرآن" کا مثل نہیں لا سکتا۔ یہ وہ لازوال معجزہ ہے جو احیائے موتی سے بڑھ کر ہے۔ (ڈاکٹر سیل)
- "قرآن" نے صفائی، طہارت اور پاکیزگی کی وہ تعلیم دی کہ اگر اس پر عمل کیا جائے تو دنیا [illegible] بن جائے۔ (حکیم جی یوسف)
- "قرآن" وحدانیت کا سب سے بڑا نقیب ہے۔ اگر ایک جدید فلسفی کوئی مذہب قبول کر سکتا ہے تو وہ قرآن کا مذہب ہے۔ (ڈاکٹر گبن)
- "قرآن" مذہبی قواعد و احکام ہی کا مجموعہ نہیں اس میں اجتماعی اور معاشرتی احکام بھی ہیں اور وہ عالم انسانیت کیلئے نفع بخش ہیں۔ (موسیو اوجین)
- تمام اہلِ علم اس پر متفق ہیں کہ قرآن اپنی گوناگوں لحاظ سے ایک حیرت انگیز کتاب ہے۔ (جرجے بول)

- قرآن کی فصاحت و بلاغت نئے نئے مسلمان پیدا کرتی رہتی ہے۔ (ڈاکٹر لیبان)
- اس زمانہ میں کوئی کتاب کام آئے تو وہ "قرآن" ہے۔ اس کے آگے پوتھی، پران کچھ بھی نہیں۔ (شری گرنتھ)
- توراۃ، زبور اور انجیل کو ہم نے بغور پڑھا اور ویدوں کو بھی۔ مگر دنیا کے لئے جو کتاب ہدایت کامل بن سکتی ہے وہ ہے "قرآن"۔ (جنم ساکھی)
- اب وہ وقت دور نہیں جب "قرآن" اپنی مسلم صداقتوں اور روحانی کرشموں سے دنیا کو اپنا لے۔ (رابندر ناتھ ٹیگور)
- "قرآن" انسان کا کلام نہیں ہے۔ (ایک عربی شاعر)
- "قرآن کریم" کی تعلیم نے بت پرستی مٹائی۔ جنات اور مادیات کا شرک مٹایا۔ اللہ کی عبادت قائم کی۔ بچوں کے قتل کی رسم نیست و نابود کی۔ ام الخبائث شراب کو حرام مطلق ٹھہرایا۔ چوری، زناکاری، جوا، قتل وغیرہ کی ایسی سخت سزائیں مقرر کیں کہ کوئی شخص ارتکاب جرم کی جرأت ہی نہ کر سکے۔ (پادری ریورینڈ جی ایم ایڈویل)
- "قرآن" الہامات کا مجموعہ ہے اس میں اسلام کے قوانین، اصول اور اخلاق کی تعلیم اور روز مرہ کے کاروبار کی نسبت صاف ہدایات ہیں اس میں مذہبی تعلیم اور قانون علیحدہ چیزیں نہیں ہیں۔ (ریورنڈ میکیسویل کنگ)
- "قرآن" مذہبی قواعد اور احکام ہی کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ اس میں اجتماعی اور سوشیل احکام بھی ہیں۔ جو انسانی زندگی کیلئے ہر حالت میں مفید ہیں۔ (موسیو داجین کلاحسل)
- میرے نزدیک "قرآن" میں خلوص اور سچائی کا وصف ہر پہلو سے موجود ہے (پروفیسر کارلائل)
- "قرآن" کو دیکھکر عقل حیرت میں آتی ہے اس کا بے عیب اور لاثانی کلام اس شخص کی زبان سے کیوں کر ادا ہوا جو محض امی تھا۔ (کونٹ ہنری دی کاسٹری)
- "قرآن" ہی کے قوانین نے حقوق اللہ اور حقوق العباد پورے طور سے بتائے ہیں اس کو یہودیوں اور عیسائیوں نے بھی مان لیا ہے۔ (مسٹر مارماڈیوک پکتھال)

- "قرآن" ایک روشن اور پرحکمت کتاب ہے۔ (ایکس لیوزون)
- زمین سے اگر حکومتِ "قرآنی" جاتی رہے تو دنیا کا امن کبھی قائم نہ رہ سکے۔ (موسیو کاسٹن)
- "قرآن" کو الہامی کتاب تسلیم کرنے میں مجھے ذرا بھی تامل نہیں۔ اسھتلی قرآن کریم۔ ایمان وایقان کا سرچشمہ، رشد و ہدایت کا منبع، نسخۂ کیمیا، سفینۂ نجات، عقل و دانش، حکمت و معنی کے سوتے الکتاب کے اطراف و جوانب سے پھوٹتے ہیں۔ (مہاتما گاندھی)
- مستقبل میں جو مذہب دنیا کا ہوگا وہ "قرآن" کا لایا ہوا مذہب اسلام یا اسلام سے قریب قریب ہوگا۔ (جارج برناڈ شا)
- اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو جو معجزے عطا فرمائے ان میں سب سے زیادہ عظیم الشان معجزہ "قرآن" ہی ہے۔ یہ وہ صحیفۂ ربانی ہے جس نے عرب کی کایا پلٹ دی۔ رحمتِ خداوندی کا یہ بادل جہاں برسا ایمان وایقان کی دنیا میں بہار آگئی۔ (مشرقی دانشور)
- "قرآن" آسمانی کتابوں میں سب سے بڑا اعجاز اور سب سے بڑی برھان ہے۔ (مغربی مفکر)
- "قرآن" کسی بشر کا کلام نہیں بلکہ کسی مافوق ہستی کے فرمودات ہیں۔ (چینی مفکر)

انسان

- جس "انسان" کو میرا ذکر سوال کرنے سے روک لے، میں اس کو سوال کرنے والوں سے زیادہ دیتا ہوں۔ (قرآن کریم)
- جس "انسان" نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم ان کو اپنا راستہ بتا دینگے (قرآن کریم)
- تمام "انسانوں" کے لئے خدا کے پیغمبر عمدہ نمونہ ہیں۔ (قرآن کریم)
- ہر "انسان" اپنے عمل کے بدلے میں گروی ہے۔ (قرآن کریم)
- ہم کسی "انسان" پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے (قرآن کریم)
- جب ہم "انسان" کو کوئی نعمت عطا فرماتے ہیں تو وہ اُلٹا ہم سے منہ پھیر لیتا ہے اور جب اس کو کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو آس توڑ بیٹھتا ہے (قرآن کریم)
- جس "انسان" نے خدا کی حدود سے باہر قدم رکھا، اس نے اپنے ہی اوپر ظلم کیا (قرآن کریم)
- جو "انسان" راہِ ہدایت پر چلے گا، اس کیلئے نہ دنیا میں کوئی ڈر ہے اور نہ ہی آخرت میں (قرآن کریم)
- جو "انسان" خدا سے ڈرتا ہے، خدا اس کے سب کام آسان کر دیتا ہے (قرآن کریم)
- کہیں "انسان" کو من مانی مُراد ملی ہے، سو سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے (قرآن کریم)
- "انسان" بہتری کی دُعا مانگنے سے کبھی نہیں اُکتاتا۔ (قرآن کریم)
- کسی "انسان" پر ظلم و زیادتی نہ کرو۔ اور کسی سے ناپسندیدہ بات نہ کرو (قرآن کریم)
- جو "انسان" گمراہ ہو گیا اس کا نقصان وہ خود ہی اُٹھائے گا (قرآن کریم)
- سب سے اچھا "انسان" وہ ہے جس سے دوسروں کو فائدہ پہونچے (حضرت محمدؐ)
- خدا نے "انسان" کو جو کچھ دیا ہے اس میں سب سے بہتر خوش خلقی ہے (حضرت محمدؐ)
- وہ "انسان" بے دین ہے جس میں دیانتداری نہیں اور وہ بھی جس میں عہد کی پابندی نہیں (حضرت محمدؐ)
- وہ "انسان" ہم میں سے نہیں جس نے بڑوں کی عزت نہ کی اور چھوٹوں پہ رحم نہ کیا (حضرت محمدؐ)

- جو "انسان" رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا (حضرت محمدؐ)
- قابلِ رشک ہے وہ "انسان" جسے مال دیا گیا ہو اور مال کو مناسب طریقہ پر خرچ کرنے کی توفیق بھی عطا ہوئی ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- جو "انسان" قدرتِ انتقام کے باوجود ضبط کر جائے، خدا اس کے قلب کو طمانیت سے معمور کر دیتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- وہ "انسان" کامل نہیں ہو سکتا جو خود تو سیر ہو کر کھائے لیکن اس کا ہمسایہ بھوکا رہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو "انسان" میانہ روی اختیار کرتے ہیں وہ کسی کے محتاج نہیں رہتے (حضرت محمدؐ)
- جو "انسان" عقل سے محروم ہے وہ دین سے بھی محروم ہے (حضرت محمدؐ)
- وہ "انسان" جنتی نہیں جو اپنے ماتحتوں کے ساتھ افسری کرے (حضرت محمدؐ)
- جس "انسان" پر خدا کی رحمت ہوتی ہے وہی ہمسایہ کا حق ادا کرتا ہے (حضرت محمدؐ)
- جھوٹ اور غیبت سے بچنے والا "انسان" بسلامت رہے گا (حضرت محمدؐ)
- رنجش کی حالت میں بہتر "انسان" وہ ہے جو صلح میں سبقت کرے (حضرت محمدؐ)
- ایسا اشارہ بھی حرام ہے جس سے کسی "انسان" کو رنج ہو چہ جائیکہ کلام (حضرت محمدؐ)
- جو "انسان" قصور کرے گا اسی سے اس کا مواخذہ کیا جائے گا، باپ کا بیٹے سے اور نہ بیٹے کا باپ سے۔ (حضرت محمدؐ)
- جس "انسان" نے کسی ظالم کی مدد کی اس نے گویا خود ہی غضب الٰہی اپنے سر لیا (حضرت محمدؐ)
- "انسان" جب بوڑھا ہو جاتا ہے تو اس میں دو چیزیں جوان ہو جاتی ہیں ایک مال کی حرص اور دوسری عمر کی۔ (حضرت محمدؐ)
- "انسان" کی دولت اور مرتبہ کی حرص دین میں فساد ڈالتے ہیں (حضرت محمدؐ)
- جس "انسان" کے دل میں ذرہ بھر ایمان ہو وہ دوزخ سے نکالا جائے گا (حضرت محمدؐ)
- بہتر "انسان" وہ ہے جو دیر میں خفا ہو اور جلدی من جائے، بدتر وہ ہے کہ جلد غصہ میں آئے اور دیر میں راضی ہو۔ (حضرت محمدؐ)

- زیادہ گوئی سے بڑھ کر "انسان" کے لئے کوئی بری چیز نہیں (حضرت محمدؐ)
- جو انسان، کسی قوم سے مشابہت پیدا کرتا ہے، وہ اسی میں سے ہو جاتا ہے (حضرت محمدؐ)
- سب سے اچھا "انسان" وہ ہے جس کی عمر لمبی ہو اور اعمال نیک ہوں (حضرت محمدؐ)
- اللہ کے نزدیک سب سے محبوب "انسان" وہ ہے جو اس کی مخلوق کے ساتھ بہتر سلوک کرے (حضرت محمدؐ)
- "انسان" کی عزت و عافیت اسی میں ہے کہ وہ جنگ و جدل سے دور رہے (حضرت سلیمانؑ)
- کوئی "انسان" شرارت سے پائدار نہیں رہ سکتا۔ (حضرت سلیمانؑ)
- وہ "انسان" جس کے دل میں برائی ہے۔ بھلائی نہ پائے گا، اور جس کی زبان میں نکتہ چینی ہے آفت میں گرفتار ہے گا۔ (حضرت سلیمانؑ)
- جو "انسان" مسکین کا نالہ سُن کر اپنے کان بند کر لیتا ہے، وہ خود بھی نالہ کرے گا، اس کی کبھی نہ سُنی جائے گی۔ (حضرت سلیمانؑ)
- ہوشیار "انسان" بلا کو پیش بینی سے دیکھتا ہے اور اپنے آپ کو بچاتا ہے مگر نادان اس کے پاس سے گزرتا ہے اور سزا پاتا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- اے "انسان" اپنی نگاہ میں خود کو دانشمند مت جان، بدی سے باز رہ اور خدا سے ڈر (حضرت سلیمانؑ)
- جب "انسان" کی روش خداوند کریم کی مرضی کے مطابق ہوتی ہے تو وہ دشمنوں کو بھی دوست بنا لیتا ہے (حضرت سلیمانؑ)
- شکستہ خاطر "انسان" کے سب دن بُرے ہیں، مگر وہ جو خوش دل ہے ہمیشہ شکر گزار ہوتا ہے (حضرت سلیمانؑ)
- وہ "انسان"، جو اپنی جان کی نگہبانی کرتا ہے، ہر جا محفوظ رہتا ہے (حضرت سلیمانؑ)
- زمین و آسمان کے یہ عجائبات پروردگار کی طرف سے ہیں اور ان میں "انسانوں" کے لئے بصیرتیں ہیں۔ (حضرت موسیٰؑ)
- جھوٹے "انسان" کو قسم نہ دو، ورنہ اس کے برابر تم بھی گنہگار ہو گے (حضرت ادریسؑ)
- ہر "انسان" سے اپنے برابر محبت رکھو (حضرت عیسیٰؑ)
- جو آنکھوں سے نظر آنے والے "انسانوں" کے ساتھ بُرا سلوک کرتا ہے وہ نادیدہ

خدا کی محبت کس طرح کر سکتا ہے۔ (حضرت عیسیٰؑ)

- مصیبت کی جڑ "انسان" کی گفتگو ہے (حضرت ابوبکرؓ)
- جوانمردی اور حقیقی سخاوت یہ ہے کہ آدمی دوسرے "انسانوں" کی تکلیف اپنے سر لے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- "انسان" ضعیف ہے تعجب ہے کہ وہ کیونکر خدائے قوی کی نافرمانی کرتا ہے (حضرت ابوبکرؓ)
- بدبخت ہے وہ "انسان" جو خود تو مر جائے مگر اس کا گناہ نہ مرے (حضرت ابوبکرؓ)
- علم شریف "انسانوں" کو متواضع بناتا ہے اور رذیلوں کو متکبر (حضرت ابوبکرؓ)
- جس "انسان" نے غور و فکر کی عادت ڈالی اور اپنے نفس پر قابو پا لیا تو وہ سمجھ لے کہ اس پر خدا نے بہت رحم کیا۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- اسراف اس کا بھی نام ہے کہ جس چیز کو "انسان" کی طبیعت چاہے کھائے (حضرت عمرؓ)
- جو "انسان" اپنا راز پوشیدہ رکھتا ہے وہ گویا اپنی سلامتی کو اپنے قبضہ میں رکھتا ہے (حضرت عمرؓ)
- "انسان" کے لئے کم کھانا صحت ہے کم بولنا حکمت اور کم سونا عبادت میں داخل ہے (حضرت عمرؓ)
- اے "انسان" خدا نے تجھے اپنے لئے پیدا کیا ہے اور تو دوسروں کا ہونا چاہتا ہے (حضرت عثمانؓ)
- اے "انسان" اگر تو معبودِ حقیقی کی پرستش نہیں کرنا چاہتا تو اس کی بنائی ہوئی چیزوں کو بھی استعمال نہ کر۔ (حضرت عثمانؓ)
- جانور اپنے مالک کو پہچانتا ہے مگر "انسان" اپنے رب کو نہیں جانتا (حضرت عثمانؓ)
- "انسان" کتنا ہی مغلوب الحال ہو لیکن مغلوب الحال نہ ہو (حضرت عثمانؓ)
- ہوشیاری اس کا نام ہے کہ "انسان" اپنے تجربے کو محفوظ رکھے اور اس کے مطابق کام کرے۔ (حضرت علیؓ)
- غریب "انسان" وہ ہے جس کا کوئی دوست نہ ہو (حضرت علیؓ)
- "انسان" جو حالت اپنے لئے پسند کرتا ہے اسی حالت میں رہتا ہے (حضرت علیؓ)
- عقلمند "انسان" اگر خاموش رہے تو قدرت الٰہی میں فکر کرتا اور جب نگاہ اٹھا کر دیکھے تو عبرت حاصل کرتا ہے۔ (حضرت علیؓ)

- جو "انسان" بندوں کے حقوق ادا کرتا ہے وہ اللہ کے حقوق بھی ادا کریگا (حضرت علیؓ)
- جو "انسان" زیادہ ناخوش رہتا ہے۔ اس کی خوشنودی اور رضامندی معلوم نہیں ہو سکتی۔ (حضرت علیؓ)
- جو "انسان" خود اپنے نفس کی اصلاح نہیں کرسکتا وہ دوسروں کے حق میں کبھی مصلح نہیں بن سکتا۔ (حضرت علیؓ)
- جو "انسان" اپنی بے داری سے مدد نہیں لیتا وہ محافظوں کی نگہبانی سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ (حضرت علیؓ)
- وجو "انسان" کسی کے احسان کا شکر گزار نہیں ہے وہ آئندہ ضرور اس سے محروم ہو جاتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جو "انسان" برائی کا نقصان نہیں جانتا وہ اس کے واقع ہونے سے نہیں بچ سکتا (حضرت علیؓ)
- جو "انسان" بھلائی کا فائدہ معلوم نہیں کرتا وہ اسکے کرنے پر قادر نہیں ہوتا (حضرت علیؓ)
- جو "انسان" گناہوں سے پاک اور بری ہو وہ نہایت دلیر ہوتا ہے (حضرت علیؓ)
- جو "انسان" کل کو اپنی موت کا دن سمجھتا ہے موت کے آنے سے اسے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ (حضرت علیؓ)
- جس "انسان" کا علم اس کی عقل سے زیادہ ہو جاتا ہے وہ اس کے لئے وبال بن جاتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جب تک کسی "انسان" کا پوری طرح حال معلوم نہ ہو اس کی نسبت بزرگی کا اعتقاد نہ رکھو۔ (حضرت علیؓ)
- جب تک کسی "انسان" سے بات چیت نہ ہو اسے حقیر نہ سمجھو (حضرت علیؓ)
- اگر کوئی قابل "انسان" دوستی کے لائق نہ ملے تو کسی نااہل سے دوستی نہ کرو (حضرت علیؓ)
- جلد باز "انسان" نقصان اٹھاتا ہے اور صبر کرنے والا کامیاب ہوجاتا ہے (حضرت علیؓ)
- سچا "انسان" سچائی کی بدولت اس مرتبہ کو پہونچ جاتا ہے جسے جھوٹا آدمی مکر و فریب سے نہیں پا سکتا۔ (حضرت علیؓ)

- اگر دنیا صرف ایک ہی "انسان" کے پاس ہمیشہ رہتی تو اب جن کے پاس ہے ان کو ہرگز نہ ملتی۔ (حضرت علیؓ)
- جب تک کوئی "انسان" نحوست کا مزہ نہ چکھے تب تک سعادت کی لذت محسوس نہیں ہو سکتی۔ (حضرت علیؓ)
- عیب کی بات یہ ہے کہ "انسان" اپنے وطن میں دوسروں کا محتاج ہو (حضرت علیؓ)
- "انسان" اس عمر پر کس طرح خوش ہوتا ہے جو گھنٹوں کے گذرنے پر گھٹتی جاتی ہے اور اس جسم پر کیوں ناز کرتا ہے جو جہاں بھر کی آفتوں کا نشانہ ہے (حضرت علیؓ)
- زیادہ تر دشوار یہ ہے کہ جو چیز کمینوں کے ہاتھ میں ہو "انسان" اسکا طلبگار بنے (حضرت علیؓ)
- سب سے زیادہ بلیغ اور موثر وعظ یہ ہے کہ "انسان" قبرستان کو دیکھ کر عبرت حاصل کرے۔ (حضرت علیؓ)
- بیشک یہ بڑی نعمت ہے کہ "انسانوں" پر گناہوں کا کرنا دشوار ہو (حضرت علیؓ)
- "انسان" کے چہرے کا حُسن خدا تعالیٰ کی عمدہ عنایت ہے (حضرت علیؓ)
- "انسان" کے لئے کتنا بُرا ہے کہ باطن بیمار اور ظاہر حسین رہے (حضرت علیؓ)
- "انسانوں" سے محبت کرنا ہی دراصل خدا سے محبت کرنا ہے۔ اور انسانوں کی خدمت ہی دراصل خدا کی خدمت ہے۔ (حضرت علیؓ)
- "انسان" تو وہ ہیں جو صاحبِ علم یا طالبِ علم ہوں۔ (حضرت علیؓ)
- جو "انسان" اپنی ضرورتیں بڑھا لیتا ہے اسے اکثر محرومی کا غم ہوتا ہے (حضرت علیؓ)
- "انسان" کو چھپ کر بھی وہ کام نہ کرنا چاہئے جس کے ظاہر ہونے پر اسے شرمندہ ہونا پڑے۔ (حضرت علیؓ)
- "انسان" کو چاہئے کہ اس بات کا وعدہ نہ کرے جسے وہ پورا نہیں کر سکتا (حضرت علیؓ)
- "انسان" کو چاہئے کہ راست گو رہے اور جھوٹ سے بچے (حضرت علیؓ)
- زیادہ ہنسنا "انسان" کے وقار کو کم کر دیتا ہے (حضرت علیؓ)
- "انسان" اگر خدا کی حرام کردہ روزی سے بچتا رہے گا تو عابد ہو جائے گا۔

اور خدا کی تقسیم کی ہوئی روزی پر قانع اور راضی ہو جائے گا تو غنی ہو جائے گا۔ اور اگر اپنے پڑوسی سے ہمیشہ نیکی اور احسان کرتا رہے گا تو ہمیشہ سلامت اور مطمئن رہے گا۔ اور اگر دوسرے لوگوں کے ساتھ بہتر سلوک کرے گا تو منصف ہو جائے گا (حضرت امام حسن رضہ)

- حرص اور طمع "انسان" کے دشمن ہیں۔ (حضرت امام حسن رضہ)
- رشک و حسد "انسان" کے لئے تمام برائیوں کی جڑ ہے (حضرت امام حسن رضہ)
- "انسان" کی یہ بھی خوش قسمتی ہے کہ اس کا دشمن دانا ہو۔ (حضرت جعفر صادق رضہ)
- منافق "انسان" کی دوستی سے کھلی ہوئی عداوت بہتر ہے (حضرت جعفر صادق رضہ)
- جو "انسان" خدا سے انس رکھتا ہے اسکو خلق سے وحشت ہو جاتی ہے (حضرت جعفر صادق رضہ)
- کامل "انسان" وہ ہے جسکا دل عالم ہو، بدن صابر اور موجودہ پر قانع رہے (حضرت جعفر صادق رضہ)
- وہ کیا بدنصیب "انسان" ہے جس کے دل میں خدا نے جانداروں پر رحم کرنے کی عادت پیدا نہیں کی۔ (غوث پاک رح)
- اے "انسان" خدا سے اتنا تو شرما جتنا تو اپنے دیندار پڑوسی سے شرماتا ہے (غوث پاک رح)
- "انسان" مخلوط ہے جو خیر بھی رکھتا ہے اور شر بھی، جس پر خیر غالب ہو وہ فرشتوں سے جا لاحق ہوتا ہے اور جس پر شر غالب ہو وہ شیطان ہے (غوث پاک رح)
- جو "انسان" اپنے نفس کا اچھی طرح سے حاکم نہیں ہو سکتا وہ دوسروں کا کس طرح ہوگا (غوث پاک رح)
- جو "انسان" حکم کی تعمیل نہ کرے، لازمی ہے کہ وہ خوشنودیٔ آقا سے محروم رہے۔ (غوث پاک رح)

216.85

- مجھے اس "انسان" پر حیرت ہوتی ہے جو دوسروں کے عیب نکالتا ہے اور اپنے عیبوں سے غفلت برتتا ہے۔ (غوث پاک رح)
- اے "انسان" تو خلقت کو راضی کرنے میں خالق کی ناراضگی کی پرواہ نہیں کرتا، دنیا کی امارت کے عوض آخرت کو برباد کرتا ہے، جلد ہی تو پکڑا جائے گا اور تجھے وہ پکڑے گا جس کی گرفت حد درجہ دردناک ہے۔ (غوث پاک رح)

- جو "انسان" اللہ سے ڈرتا ہے، تمام چیزیں اس سے ڈرتی ہیں اور جو اللہ سے نہیں ڈرتا اس سے کوئی شے نہیں ڈرتی۔ (حضرت فضیلؒ)
- جب شیطان "انسان" سے چار باتوں میں سے ایک حاصل کر لیتا ہے تو کہتا ہے کہ مجھے اور کی ضرورت نہیں (۱) اس کا تکبر کرنا (۲) اپنے اعمال کو زیادہ سمجھنا (۳) اپنے گناہوں کو بھول جانا (۴) پیٹ بھر کھانا۔ یہ سب فساد کی جڑیں ہیں۔ کیوں کہ باقی تینوں باتیں اسی سے پیدا ہوتی ہیں (حضرت فضیلؒ)
- اگر "انسان" چالیس سال کی عمر تک پہونچ کر بھی گناہ نہ چھوڑے اور اپنی سرکشی سے باز نہ آئے تو شیطان اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتا اور کہتا ہے کہ نجات نہ پانے والے پر میں فدا ہوں۔ (حضرت فضیلؒ)
- جو "انسان" اچھے کام کو اچھا نہ جانے وہ برے کو بھی برا نہیں سمجھتا (حضرت فضیلؒ)
- "انسان" کو دنیا میں کوئی شے نہیں دی گئی۔ جب تک کہ آخرت کے تو شے اس کے لئے کم نہیں کر لئے گئے۔ (حضرت فضیلؒ)
- خدا کا خوف ہی خیر کی طرف "انسان" کی رہبری کرتا ہے۔ (حضرت فضیلؒ)
- اے "انسان" اپنے آپ کو اتنا ہی ظاہر کر جتنا کہ تو ہے یا پھر ویسا ہو جا جیسا اپنے آپ کو ظاہر کرے۔ (حضرت بایزید بسطامیؒ)
- جو "انسان" کثرت خواہشات سے اپنے دل کو مردہ بنائے اس کو لعنت کے کفن میں لپیٹو اور ندامت کی زمین میں دفن کرو۔ (حضرت بایزید بسطامیؒ)
- نیک "انسان" وہ ہے جو نیکی کرے اور ڈرے اور بدبخت انسان وہ ہے جو بدی کرے اور مقبولیت کی امید رکھے۔ (حضرت بایزید بسطامیؒ)
- جس "انسان" میں محبت غالب ہوگی، اس میں درد و حزن زیادہ تر ہوگا (حضرت مجدد الف ثانیؒ)
- جس "انسان" کے پاس بیوی، گھر، نوکر اور سواری ہو وہ بادشاہ ہے (حضرت مجدد الف ثانیؒ)
- بے وقوف اور عقل سے دور "انسان" دنیا میں آرام کا خواہاں ہے (حضرت مجدد الف ثانیؒ)
- کسی کامل "انسان" سے عجز و احتیاج زائل نہیں ہوتی۔ (حضرت مجدد الف ثانیؒ)

- تمام مخلوقات میں زیادہ محتاج حضرتِ "انسان" ہے (حضرت مجدد الف ثانیؒ)
- سہو و نسیان بنی نوعِ "انسان" کا لازمہ اور خطا و غلطی اس جہاں کا خاصہ ہے۔ (حضرت مجدد الف ثانیؒ)
- جو "انسان" زمین کا سفر کرتا ہے اس کے پاؤں میں آبلے پڑتے ہیں اور جو آسمان کا سفر کرے اس کے دل میں آبلے پڑتے ہیں۔ (حضرت ابوالحسن خرقانیؒ)
- جس "انسان" کی رات اور دن بلا کسی مومن کے آزار دینے سے ختم ہوئی گویا اس نے وہ رات سرورِ کائنات کے حضور میں بسر کی۔ (حضرت ابوالحسن خرقانیؒ)
- وہ "انسان" بڑا گنہگار ہے جو ماحضر کو روبرو لانا حقیر سمجھے یا جس کے روبرو لائیں اسے وہ حقیر جانے۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- اگر کوئی "انسان" کسی کی جائے نماز پہ پڑھنا یا اس کے لوٹے سے وضو کرنا یا اس کے برتن سے پانی پینا چاہے تو اس کو منع کرنا یا کراہت ظاہر کرنا بد خلقی ہے (حضرت امام غزالیؒ)
- اگر کوئی "انسان" قرض لے اور دینے کی نیت نہ ہو تو وہ چور ہے (حضرت امام غزالیؒ)
- جب تک "انسان" اپنے نفس سے برنہ آئے، دوسرے نفس کا ذمہ نہ اٹھائے (حضرت امام غزالیؒ)
- ہر وہ ملکہ جو "انسان" حاصل کرتا ہے کسی فرشتے یا شیطان کی پیدائش کا سبب بنتا ہے جو بعد میں اس کا مصاحب بن جاتا ہے، اگر ملکہ اچھا ہے تو اچھا مصاحب ہوگا بُرا ہے تو بُرا ہوگا۔ (حکیم فیثا غورث)
- "انسان" برسوں میں جوان ہوتا ہے، لیکن اگر وہ اپنے وقت کو بہترین طریقے پر صرف کرے تو گھنٹوں میں بوڑھا ہو جاتا ہے یعنی تجربہ کار۔ (حکیم فیثا غورث)
- "انسان" کی زندگی دنیا میں اس شمع کی مانند ہے جو ہوا میں رکھی گئی ہو (بطلیموس)
- جب تک کہ تیری رائے تیرے غصہ سے مغلوب اور تو متابعت شہوات کرتا ہے اپنے آپ کو "انسان" نہ سمجھ (بطلیموس)
- "انسان" کی سرشت میں دانائی کی نسبت حماقت زیادہ بھری ہے (حکیم اقلیدس)
- جو "انسان" راست گوئی میں مشہور ہو گیا اگر وہ مصلحت کی بنا پر کسی وقت

جھوٹ بھی بولے تو سچ سمجھا جاتا ہے۔ برخلاف دروغ گو کے کہ اگر سچ بھی بولے تو جھوٹ خیال کیا جاتا ہے۔ (مامون الرشید رحمہ)

- دنیا کے حوادث و مصائب "انسان" کی آزمائش کے موقع ہیں۔ ایسے وقت میں جو دل کو جگہ سے ہلنے نہ دے وہی عقلمند انسان ہے (کے، خسرو)
- جس "انسان" کی دوستی سے کچھ نفع نہ پہونچے اس کی دشمنی سے کچھ نقصان نہ ہو گا۔ (کے، خسرو)
- بسا اوقات "انسان" کی موت اس بات میں ہوتی ہے جس کی وہ خواہش کرتا ہے (حکیم بزرجمہر)
- کم گو، کم خور اور بے آزار "انسان" ہمیشہ سلامت، خورش اور مصیبتوں سے محفوظ رہتا ہے۔ (حکیم بزرجمہر)
- کسی "انسان" کی نسبت برا خیال بھی دل میں نہ لاؤ، یاد رکھو کہ اس کا عکس اس کے دل پر بھی ضرور پڑے گا۔ (حکیم بوعلی سینا)
- شہوت طبعی انسان و حیوان کو مساوی ہوتی ہے، لیکن وضعی شہوت فقط "انسان" کو جو بے ترتیبی اور بد صحبت سے نشو و نما پاتی ہے۔ (حکیم بوعلی سینا)
- میں نے کوئی "انسان" ایسا نہیں دیکھا کہ گفتگو کرنے سے پہلے جس کی ہیبت مجھ پر چھا گئی ہو البتہ اگر وہ شخص فصیح ہے تو میرے دل میں اس کی عظمت ہوتی ہے ورنہ وہ میری نظروں سے گر جاتا ہے۔ (یحییٰ برمکی رحمہ)
- بدترین "انسان" وہ ہے جو توبہ کی امید پر گناہ کرے اور زندگی کی امید پر توبہ (معروف کرخیؒ)
- اے جھوٹے "انسان"، تو نعمت کی حالت میں خدا کو محبوب سمجھتا ہے اور جب بلا آتی ہے تو بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ بلا اور فقر میں ثابت قدم رہنا ہی خدا اور رسول کی سچی محبت ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- "انسان" اپنے نفس کے ساتھ افراطِ محبت کی وجہ سے خود یہ گمان رکھتا ہے کہ جو صفات جمیلہ اس میں نہیں اُن صفات سے اس کا نفس آراستہ ہے (حکیم جالینوس)
- وہ "انسان" تعریف کا مستحق ہے جو کہ قوتِ حلم کے ساتھ شدتِ غضب کو

زائل کر سکے۔ (حکیم جالینوس)

- "انسان" اپنے نفس کو پہچان لے تو اپنی اصلاح کرے گا۔ جس نے ایسا کیا اس نے خدا کو پہچان لیا۔ (حکیم جالینوس)
- بُری بات "انسان" کی حالت کو تباہ کر دیتی ہے۔ (حکیم لقمان)
- نیک "انسان" کو زندگی میں یا موت کے بعد کوئی ضرر نہیں پہونچ سکتا (حکیم سقراط)
- جب "انسان" کسی کے ساتھ کسی طرح کی نیکی نہ کر سکے تو اس کی بُرائیوں ہی سے اسے مطلع کرتا ہے۔ (حکیم سقراط)
- "انسان" کا فخر اس میں ہے کہ فخر نہ کرے اور باوجود بڑا ہونے کے خود کو کمتر خیال کرے۔ (حکیم افلاطون)
- عزت اور آثار دونوں سے انسان کی استعداد کار میں کمی آجاتی ہے (حکیم افلاطون)
- "انسان" کو بہت سے نقصانات محض اس وجہ سے پہونچتے ہیں کہ وہ لوگوں سے مشورہ نہیں لیتا۔ (حکیم افلاطون)
- "انسان" کی طبیعت کا حال اس کے چھوٹے چھوٹے کاموں سے معلوم ہوتا ہے، بڑے کاموں سے نہیں، کیوں کہ ان کو بہت سوچ بچار کے کرتا ہے اور بعض اوقات اس کے میلانِ طبع کے بالکل خلاف ہوتے ہیں (حکیم افلاطون)
- "انسان" حالتِ پیری میں اس لئے زیادہ حریص ہو جاتا ہے کہ مر جانا اور دشمنوں کے واسطے چھوڑ جانا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ حالتِ حیات میں دوستوں کا محتاج ہو (حکیم افلاطون)
- "انسان" کا لفظ صرف مردوں کے لئے مخصوص کر دینا ہماری تہذیب کا شرمناک جرم ہے (فیروز آفشید)
- حسن سے زیادہ کوئی سفارش نامہ "انسان" کے واسطے نہیں ہے (ارسطا طالیس)
- "انسان" کے اسبابِ ظاہری میں عزت کا مرتبہ سب سے افضل ہے (ارسطا طالیس)
- "انسان" کی تمام خوشیوں میں وہ خوشیاں سب سے بدتر اور نفرت کے

قابل ہیں جو اوروں کی پسند پر موقوف ہوں۔ (حکیم بقراط)

- "انسان" کی احتیاج اس کی عقل سے زیادہ ہے (دیوجانس کلبی)
- "انسان" تھوڑی سی نفسانی خواہش کے لئے طویل رنج و کلفت کا شکار ہو جاتا ہے۔ (حضرت حذیفہ بن الیمانی رض)
- جب تک "انسان" کلام نہیں کرتا اس کے عیب و ہنر پوشیدہ رہتے ہیں (حضرت سعدیؒ)
- مال پر غرور کرنے والا "انسان" اپنے نفس کا فریب خوردہ ہے (حضرت عبداللہ بن مبارکؒ)
- طمع "انسان" کو بدبختی پر آمادہ کرتی ہے (حضرت ابراہیم بن یزید تیمیؒ)
- کوئی زمین کسی کو مقدس نہیں بنا سکتی "انسان" کے نیک اعمال ہی اسے مقدس بنا سکتے ہیں۔ (حضرت سلمان فارسی رض)
- "انسان" نہ جانے کیا کیا کرتا ہے مگر روح کی بھوک کے لئے کچھ نہیں کرتا (سوامی رشیدانند جی)
- "انسان" کو اپنے کرموں کا پھل ضرور ملتا ہے۔ (رتنا ریحانہ جی)
- اگر "انسان" سے گناہ ہو بھی جائے تو اسے دہرائے نہیں اور نہ اسے چھپائے (مہاتما بدھ)
- جس طرح کیڑا کپڑوں کو کھا جاتا ہے اسی طرح "انسان" حسد سے ختم ہو جاتا ہے۔ (رامائن)
- "انسان" ہو کر ایسے کام نہ کرو، جس سے انسانیت کا دامن داغدار ہو جائے۔ (ٹھاکر سری چند جی)
- سچے "انسان" ذات پات، اونچ نیچ اور امیر و غریب کے فرق کو نہیں مانتے۔ (گورو گوبند سنگھ جی)
- "انسان" کو گنہگار کہنا بذات خود گناہ ہے۔ (سوامی ویویکانند جی)
- "انسان" دوسروں کے تجربے سے فائدہ اٹھانا نہیں چاہتا (ونوبا جی)
- اگر کسی "انسان" کا دل پاک ہے تو مصیبتوں کی آمد کے ساتھ ساتھ ان کی مزاحمت کی طاقت بھی اس میں پیدا ہو جاتی ہے (مہاتما گاندھی)
- جو "انسان" ایشور سے اپنا تعلق مضبوط کر لیتا ہے، اس کا دل ہمیشہ مسرور رہتا ہے۔ (سوامی آتم جی)

- جو انسان مرنے سے پہلے توبہ کرلے اس کے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں (بھاگوت)
- دنیا دلدل کی طرح ہے۔ لیکن "انسانوں" کو اس میں کنول کی طرح پاکیزہ رہنا چاہئے۔ (شری کرشن جی)
- "انسان" کا شیطان بن جانا اس کی شکست ہے، انسان کا عظیم ہونا اس کا معجزہ ہے اور انسان کا انسان بننا اس کی فتح ہے۔ (ڈاکٹر رادھا کرشنن)
- ہمیں "انسانوں" کی طرح زمین پر رہنا سیکھنا ہے (ڈاکٹر رادھا کرشنن)
- "انسان" جب حیوان بن جاتا ہے تو اس وقت وہ حیوان سے بھی بدتر ہوتا ہے (ٹیگور)
- "انسان" سے برتر و اعلیٰ چیز کائنات میں نہیں ہے (گورکی)
- دنیا عجائبات سے بھری پڑی ہے لیکن "انسان" سے بڑا عجوبہ اور کوئی نہیں (سوفوکلس)
- اس خیال سے میں بے حد غمگین ہوں کہ "انسان" نے انسان کو کیا بنا ڈالا ہے۔ (ورڈز ورتھ)
- صرف "انسان" ہی روتا ہوا پیدا ہوتا ہے، شکایتیں کرتا ہوا جیتا ہے اور ناکام مرتا ہے۔ (واٹر ٹمپل)
- "انسان" کی عظمت کو تسلیم کرنے کے لئے خدا کی کوئی ضرورت نہیں (پلیخونوف)
- "انسان" آنسوؤں اور مسکراہٹوں کے درمیان لٹکا ہوا پنڈولم ہے (بائرن)
- "انسان" انسانیت سے کمتر ہے۔ (ڈھیڈ وریارکر)
- ہر "انسان" کی زندگی کا ایک خاص مقصد ہے۔ (لانگ فیلو)
- بزدل "انسان" موت آنے سے پہلے ہی کئی مرتبہ مر چکتا ہے۔ لیکن بہادر ایک ہی بار۔ (شیکسپیئر)
- "انسان" حالات کا غلام نہیں بلکہ حالات اس کے غلام ہیں (ڈزرائلی)
- خواہش "انسان" کی ہر کامیابی کا نقطۂ آغاز ہے۔ (ڈاکٹر نپولین ہل)
- مصروف "انسان" کے لئے عشق کرنا کاہلی ہے۔ (بل ورلٹن)
- صحیح معنوں میں "انسان" بننے کے لئے سب سے پہلی اور ضروری چیز ہے

رفیق حیات کا انتخاب۔ (شوپنہار)

- جب "انسان" خود اپنے نفس سے جنگ کرتا ہے تو اسکی قدر و قیمت بڑھتی ہے (ہارڈنگ)
- کسی "انسان" کی زندگی بیوی بچوں کے بغیر مکمل نہیں ہوتی (برنارڈشا)
- مشکلات "انسان" کی عقل کو اسی طرح تیز بنا دیتی ہیں۔ جس طرح محنت کرنے سے جسم میں پھرتی آجاتی ہے۔ (برٹرنڈرسل)
- "انسان" اصول کو وسعت دے سکتا ہے، اصول انسانیت کو وسعت نہیں دے سکتے۔ (کنفیوشس)
- بچپن میں ہی "انسان" کی سیرت کے خدوخال نظر آجاتے ہیں۔ (ملٹن)
- "انسان" اس وقت تک بوڑھا نہیں ہوتا جب تک اس کی زندگی میں مٹھاس اور امنگ ہے۔ (سویٹ مارڈین)
- وہی "انسان" دنیا میں کچھ کرسکتا ہے۔ جس میں قربانی کا جذبہ زیادہ ہو (کنفیوشس)
- دنیا میں صرف دو "انسان" ہی ایسے ہیں جو انسان کہلانے کے حقدار ہیں۔ ایک وہ جو مر چکا ہے اور دوسرا وہ جو ابھی پیدا نہیں ہوا (چینی کہاوت)
- سارے "انسان" ایک جسم کے مختلف حصے ہیں۔ (فارسی ادب)

- ہم نے تمہارے لئے "اسلام" کا دین ہونا پسند فرمایا ہے۔ (قرآن کریم)
- لوگو! "اسلام" میں پورے پورے آجاؤ، اور شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو وہ تمہارا دشمن ہے۔ (قرآن کریم)
- ہر اک دین کے واسطے خلق ہے اور "اسلام" کا خلق حیا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "اسلام" کی خوبی امور بے فائدہ چھوڑ دینا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "اسلام" کا منشا یہ ہے کہ تمام لوگ ایک معتدل اور مساوی زندگی بسر کریں۔ (حضرت محمدؐ)
- مسکینوں کو کھانا کھلانا اور واقف نا واقف ہر دو کو سلام کہنا بہترین "اسلام" ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- لایعنی باتوں کا ترک کرنا "اسلام" کی بڑی خوبیوں میں سے ہے (حضرت محمدؐ)
- جو شخص ابتدائے "اسلام" میں مر گیا۔ وہ بہت خوش نصیب تھا۔ (حضرت ابو بکرؓ)
- تم نے "اسلام" کو کھیل سمجھ رکھا ہے۔ یاد رکھو! ابو بکرؓ جیسی حقیر چیز کے لئے بھی تم سے جنگ کرے گا۔ (حضرت ابو بکرؓ)
- "اسلام" اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کوئی مسلمان تلاشِ رزق میں بیٹھ جائے۔ (حضرت عمرؓ)
- "اسلام" سراپا ادب ہے، جو اس کو محفوظ نہیں رکھے گا، وہ حرماں نصیب ہے۔ (امام جعفرؒ)
- وہ زمانہ غربتِ "اسلام" کا ہے جس میں علمار مفتونِ دنیا ہوں (حضرت بایزید بسطامیؒ)
- "اسلام" غریبوں میں ہی ظاہر ہوا اور عنقریب غریبوں ہی میں رہ جائیگا۔ (مجدد الف ثانیؒ)

- جس گناہ کے بعد ندامت نہ ہو۔ اندیشہ ہے کہ اسے "اسلام" سے باہر کر دے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- جو ظالم کو خندہ پیشانی سے ملے، یا مجلس میں جگہ دے یا اس کی دی ہوئی چیز لے لے تو اس نے "اسلام" کی زنجیر توڑ دی۔ (سفیان ثوریؒ)
- "اسلام" کی بقا کی خاطر اپنے نفع و نقصان سے درگذر کیا کرو۔ (سفیان ثوریؒ)
- "اسلام"، وہ سیدھا سادا دین ہے جس کی عام فہم تعلیم ہر ایک کی سمجھ میں بآسانی آجاتی ہے۔ (بایزید بسطامیؒ)
- "اسلام"، وہ دین ہے، جو انسان کی سرشت کو بیان کرتا ہے اور اسے ایسے اصول بتاتا ہے، جن میں تبدیلی ناممکن ہے (سلک مروارید)
- "اسلام" اللہ تعالے کا وہ آخری پیغام ہے جو ترقی یافتہ دنیا کی طرف بھیجا گیا ہے۔ (مغربی دانشور)

ایمان

- "ایمان" والوں کے دل اللہ کی یاد سے سکون پاتے ہیں۔ (قرآن کریم)
- "ایمان" لانے کے بعد بدتہذیبی بُری بات ہے۔ (قرآن کریم)
- اگر تم اللہ پر "ایمان" رکھتے ہو تو شرطِ فرمانبرداری یہ ہے کہ اسی پر بھروسہ رکھو۔ (قرآن کریم)
- جو لوگ ہم پر "ایمان" رکھتے ہیں، ہم انہیں سیدھی راہ پر لگا دیتے ہیں (قرآن کریم)
- قرآن میں "ایمان" والوں کے لئے رحمت اور نصیحت ہے (قرآن کریم)
- نصیحت وہی لوگ پکڑتے ہیں، جن کے دل میں خدا کا خوف اور "ایمان" ہے۔ (قرآن کریم)
- "ایمان والو! صبر کرو اور صبر دلاؤ، تا کہ تم نجات پا سکو۔ (قرآن کریم)
- سچا "ایمان" اگر ایک لمحہ کا بھی ہو، ایسی روحانی طاقت پیدا کر دیتا ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اسے مرعوب نہیں کر سکتی۔ (قرآن کریم)
- جو "ایمان" رکھے گا تو اس کی زندگی دنیا میں بھی اچھی بسر ہوگی اور آخرت میں ان اعمال کا اسے ضرور صلہ ملے گا۔ (قرآن کریم)
- اے "ایمان والو!" کہیں تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جن پر کہ تم سے پہلے کتاب اُتری، لیکن زمانۂ دراز گذر جانے پر ان کے دل سخت ہو گئے۔ اور وہ اس کو فراموش کر بیٹھے۔ (قرآن کریم)
- کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ صرف زبان سے اتنا کہنے پر چھوٹ جائیں گے کہ ہم "ایمان" لے آئے۔ اور ان کو آزمایا نہ جائے گا۔ (قرآن کریم)
- سادگی "ایمان" کی علامت ہے (حضرت محمدؐ)
- "ایمان" دو نصف ہیں، نصف صبر اور نصف شکر۔! (حضرت محمدؐ)

- "ایمان" تحمل اور فراخدلی کا نام ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اہلِ "ایمان" کے خیالات نیک ہوتے ہیں (حضرت محمدؐ)
- جس کے اخلاق و عادات سنور گئے اس کا "ایمان" مکمل ہو گیا (حضرت محمدؐ)
- جھوٹ "ایمان" کو زائل کر دیتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "ایمان" کے بعد افضل ترین نیکی خلق کو آرام دینا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو خدا اور رسول پر "ایمان" رکھتا ہے اس سے کہدو کہ وہ پڑوسی کا احترام کرے۔ (حضرت محمدؐ)
- "ایماندار" آدمی کو شایان نہیں کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔ یعنی اس بلا میں ہاتھ ڈالے جس کے مقابلہ کی اس میں طاقت نہ ہو (حضرت محمدؐ)
- "ایمان" سے صبر اس طرح ملا ہوا ہے جیسے سر جسم سے۔ (حضرت محمدؐ)
- جس شخص کے دل میں ذرہ بھر "ایمان" ہو گا وہ دوزخ سے نکالا جائے گا (حضرت محمدؐ)
- خدا پر "ایمان" رکھنے کی حالت میں کسی کو قتل کرنا واجب نہیں ہے (حضرت محمدؐ)
- اس کا "ایمان" ناقص ہے جو خود تو شکم سیر ہو کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "ایماندار" تاجر قیامت کے دن نیکوں اور شہیدوں کے ساتھ ہو گا (حضرت محمدؐ)
- "ایماندار" آدمی کا ہر ایک کام اس کے لئے اچھا ہے۔ اسے جب خوشی حاصل ہوتی ہے تو شکر ادا کرتا ہے اور جب کوئی دکھ اسے پہونچتا ہے تو صبر کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- کسی شخص کے دل میں "ایمان" اور حسد جمع نہیں ہو سکتے۔ (حضرت محمدؐ)
- "ایمان" والا وہ ہے جس سے لوگ اپنی جان و مال کو محفوظ سمجھیں۔ (حضرت محمدؐ)
- کوئی اس وقت تک تم میں سے "ایمان" والا نہیں ہو سکتا، جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے

لئے پسند کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)

- دو خصلتیں کسی "ایماندار" میں جمع نہیں ہو سکتیں، ایک بخل دوسری بد خلقی۔ (حضرت محمدؐ)
- "ایماندار" اپنی بیوی سے ناراض نہ رہا کرے۔ کیوں کہ اس کی کوئی عادت اسے ناپسند ہو تو کوئی قابلِ پسند بھی ہو گی (حضرت محمدؐ)
- "ایماندار" آدمی کا غصہ بھی جلد ہوا کرتا ہے اور راضی بھی جلد ہو جاتا ہے (حضرت محمدؐ)
- "ایمان" والوں کے لئے یہ واجب نہیں کہ وہ مشرکین کے واسطے مغفرت مانگیں۔ خواہ وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر تم صاحبِ "ایمان" ہو تو مشکلات میں ڈانواڈول نہ ہو (حضرت موسیٰؑ)
- "ایمان" کا یہی شیوہ ہے کہ صرف اللہ ہی پر بھروسہ رکھو (حضرت موسیٰؑ)
- جس پر نصیحت اثر نہ کرے وہ جان لے کہ اس کا دل 'ایمان' سے خالی ہے۔ (حضرت ابو بکر رضؓ)
- پورا کرتا ہے "ایمان" کو جہاد۔ (حضرت ابو بکر رضؓ)
- "ایمان" اس کا نام ہے کہ خدائے واحد کو دل سے پہچانے، زبان سے اس کا اقرار کرے اور حکم شرع پر عمل کرے۔ (حضرت عمر رضؓ)
- "ایمان" کے بعد بڑی نعمت عورت ہے (حضرت عمر رضؓ)
- اللہ کو ہر وقت اپنے ساتھ سمجھنا افضل ترین 'ایمان' ہے (حضرت عثمان رضؓ)
- بندہ اس وقت تک حقیقی 'ایمان' کو نہیں پہچانتا جب تک کہ اس کو فقر محبوب نہ ہو جائے۔ (حضرت عثمان رضؓ)
- تعجب ہے اس پر جو جنت پر "ایمان" رکھتا ہے۔ اور پھر دنیا کے ساتھ آرام پکڑتا ہے۔ (حضرت عثمان رضؓ)
- "ایمان" کی علامت یہ ہے کہ جہاں سچ بولنے سے ضرر اور نقصان کا اندیشہ ہو وہاں بھی سچ ہی بولے۔ (حضرت علیؓ)

- "ایمان" کی نعمت کے بعد کوئی نعمت طولِ عمر اور صحتِ جسم سے بڑھ کر نہیں۔ (حضرت علیؓ)
- کوئی مومن "ایمان" کا مزہ اس وقت تک نہیں چکھ سکتا جب تک کہ اس میں تین خصلتیں نہ ہوں۔ (۱) دین کا علم (۲) مصیبتوں پر صبر (۳) معاش کا عمدہ انتظام۔ (حضرت علیؓ)
- جب تک کہ سطح زمین پر ایک شخص بھی ایسا ہے جس کا تیرے دل میں خوف ہو یا اس سے کسی قسم کی توقع ہو اس وقت تک تیرا "ایمان" کامل نہیں ہوا۔ (غوث پاکؒ)
- حسنِ اخلاق نصف "ایمان" ہے۔ (غوث پاکؒ)
- مومن جس قدر بوڑھا ہوتا ہے اتنا ہی اس کا "ایمان" طاقتور ہوتا ہے۔ (غوث پاکؒ)
- "ایمان" اصل اور اعمال فرع ہیں۔ (غوث پاکؒ)
- "ایمان" میں شرک سے بچو اور اعمال میں معصیت سے (غوث پاکؒ)
- گوشہ نشینی اپنی عادت، گمنامی اپنا لباس، اور مخلوق سے گریز اپنا مقصود بنا لے اور اگر تجھ سے ہو سکے تو زمین میں سرنگ کھود کے اس میں بیٹھ جا، اس وقت تک جب تک کہ تیرا "ایمان" پختہ اور بالغ نہ ہو جائے (غوث پاکؒ)
- جو دوسروں کے افلاس پر خوش ہو اس کا "ایمان" ضعیف ہے (حضرت امام غزالیؒ)
- جو "ایمان" رکھتا ہے کہ آخرت دنیا سے بہتر ہے، وہ سب احتیاطیں کر سکتا ہے۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- ہمارا "ایمان" ہے کہ حق تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اور قریب بھی، لیکن یہ قربت اور معیت ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ (حضرت مجدد الف ثانیؒ)
- اعمالِ صالحہ "ایمان" کو زیادہ نہیں کرتے بلکہ روشن کرتے ہیں اور اعمالِ مذمومہ ایمان کو کم نہیں کرتے بلکہ مکدر کر دیتے ہیں۔ (حضرت مجدد الف ثانیؒ)

- دولت مندی سے زیادہ کوئی چیز "ایمان" میں خلل انداز نہیں ہے (حضرت مجدد الف ثانیؒ)
- ظالموں اور فاسقوں کے ظلم و فسق کی وجہ سے ان کو دشمن نہ رکھنا —— ضعفِ "ایمان" کی نشانی ہے۔ (حضرت شفیق بلخیؒ)
- دنیا کے خزانے سونے سے بھرے جاتے ہیں، تم اپنا خزانہ "ایمان" اور نیکی سے بھرو۔ (حضرت امام شافعیؒ)
- "ایماندار" تاجر کا درجہ عابد سے بلند ہے (حضرت امام شافعیؒ)
- جہاں کرم ہے وہاں "ایمان" ہے۔ (گوسوامی تلسی داس)
- قرض نہ لو، اگر مجبوری سے لے لو تو "ایمانداری" سے واپس کرنے کی کوشش کرو۔ (گورو گوبند سنگھ جی)
- محنت اور "ایمانداری" سے کماؤ، اکیلے نہیں، بانٹ کر کھاؤ (گورو نانک دیو جی)
- صبر اور "ایمان" دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ (ماتا ریحانہ جی)
- انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ نیک چلن اور "ایماندار" ہو (بیکن)
- دولت "ایمانداری" کے بغیر نہیں آسکتی (ہربرٹ سپنسر)
- غریب آدمی کو امیر بننے کے لیے "ایمانداری" اور دیانتداری سے بڑھ کر کوئی عمدہ ذریعہ نہیں۔ (فرینکلن)
- مفلس و محتاج کا "ایماندار" رہنا نہایت مشکل ہے (فرینکلن)
- "ایمان" زندگی کو خوش حال بناتا ہے۔ (فرینکلن)
- سچائی اور "ایمانداری" سگی بہنیں ہیں۔ (ایمرسن)
- "ایمانداری" محنت اور آہنی استقلال کامیابی کے بہترین ذرائع ہیں۔ (جے۔ ایچ سٹینلے)
- "ایمانداری" اور مسلسل پیش قدمی کامیابی کا زینہ ہیں۔ (تھیوڈر روز ویلٹ)
- جو شخص "ایمانداری" کے وجود میں یقین نہیں رکھتا وہ خود بے ایمان ہے۔ (مغربی کہاوت)

اخلاق

- اے محمد! تم "اخلاق" کے بڑے درجے پر ہو، خدا کی عنایت سے تم لوگوں سے نرمی سے پیش آتے ہو۔ اگر تم کہیں کج خلق اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ تمہارے آس پاس سے ہٹ جاتے۔ (قرآن کریم)
- "اخلاق" اور معاشرتی حیثیت سے عورتوں اور مردوں کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ (قرآن کریم)
- اچھا وہی ہے جس کا "اخلاق" اچھا ہے۔ اس کا دین بھی اچھا ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- بد خلقی "اخلاق" کو ایسا تباہ کرتی ہے جیسے سرکہ شہد کو۔ (حضرت محمدؐ)
- سب سے برا وہ ہے جس کے "اخلاق" اچھے نہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- دین کیا ہے ؟ "اخلاق" اخلاق !! اور پھر اخلاق !!! (حضرت محمدؐ)
- فضائل "اخلاق" میں اعلیٰ فضیلت یہ ہے کہ تم ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو، جو تم سے بدسلوکی کرتے ہیں۔ انہیں دو جو تمہیں نہیں دیتے۔ اور انہیں معاف کر دو، جو تمہیں ستاتے ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ مکارم "اخلاق" کی تکمیل کروں (حضرت محمدؐ)
- بچوں کو بہلانے کے لئے جھوٹ بول دینا بھی اسلامی "اخلاق" کی رو سے قابلِ احتراز ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر دنیا اپنے "اخلاق" کا خراب نمونہ پیش کرے تب بھی انسان کو اپنے اخلاقِ حسنہ نہ چھوڑنے چاہئیں۔ (حضرت محمدؐ)
- بہت سے جاہل میرے "اخلاق" اور عادات سے قائل بن گئے (حضرت عیسیٰؑ)
- مسئول پر سائل کا حق جواب ہے۔ اور عمدہ جواب حسنِ "اخلاق" ہے (حضرت ابوبکرؓ)

- "اخلاق" کا پھل رضا ہے۔ (حضرت عثمان رضؓ)
- یتیم وہ نہیں جو والدین کے سائے سے محروم ہیں بلکہ یتیم وہ ہیں جو "اخلاق" کی نگرانی سے محروم ہیں۔ (حضرت علیؓ)
- تحسین "اخلاق" نصف ایمان ہے۔ (غوث پاکؒ)
- بُرے "اخلاق" سے زندگی راحت اور آرام سے بسر ہوتی تو اس کو سب شعائر پر مقدم رکھنا چاہئے۔ (ارسطو)
- برے "اخلاق" سے ایسے بچو جیسے لقمۂ حرام سے بچتے ہو۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)
- میں نے بصرہ میں ابن عون کی خدمت میں حاضر ہوکر ان سے اخلاق سیکھے۔ (عبداللہ بن مبارکؒ)
- میں نے بیس سال تک امام مالکؒ کی خدمت کی، ان میں اٹھارہ سال آداب اور "اخلاق" کی تعلیم میں خرچ ہوئے۔ اور صرف دو سال علم کی تحصیل کی (عبدالرحمٰن بن قاسمؒ)
- ہر حال میں اپنے آپ کو بلند "اخلاق"، بلند خیال ثابت کرو۔ (سوامی ویویکانند جی)
- "اخلاق" سے درندوں اور رقابتوں کو بھی مطیع کر لیا جاتا ہے۔ (سوامی ساردانند جی)
- "اخلاق" اس روحانی صلاحیت کا نام ہے، جو دروازے کی شکستگی کو نظر انداز کرکے اس کے پار کھلے ہوئے صحن میں پھولوں کو دیکھ لیتی ہے (ہنری کلے ورنر)
- سربلندی وعظمت کے شہ نشین پر چڑھتے ہوئے لوگوں کے ساتھ "اخلاق" اور محبت سے پیش آؤ، کیونکہ اترتے وقت انہی سے ملنا پڑے گا۔ (ولسن نزنر)
- اگر زندگی میں نہیں کہنا ضروری ہے تو اسے بھی "خوش اخلاقی" سے ادا کرنا بہت ضروری ہے۔ (ڈیلو ٹارک)
- ہر شخص اگر چاہے تو اپنے آپ کو خوش "اخلاق" بنا سکتا ہے۔ (لارڈ چیسٹر فیلڈ)
- مال و دولت تلف ہو جائے تو اس کا غم نہ ہونا چاہئے کہ اس سے تمہارا کوئی نقصان نہیں ہوا، صحت گر جائے تو البتہ فکر و تردد کی بات ہے اور اگر کہیں "اخلاق" بگڑ جائے تو سمجھ لو کہ تم بالکل دیوالیہ ہو گئے ہو۔ (تھورو)

- "اخلاق، جسمانی حسن کی کمی کو پورا کر دیتا ہے۔ (سو بیٹ بارڈین)
- "اخلاق" ہی سب سے کار آمد چیز ہے۔ (نطشے)
- صرف اچھے مت بنو، کسی مقصد کے لئے اچھے بنو۔ (تھوریو)
- جو کچھ بھی چاہئے "اخلاق" سے حاصل کرو نہ کہ تلوار سے۔ (شکسپیئر)
- اگر کسی کام کو کرنے کے بعد خوشی محسوس ہو تو سمجھو تم نے 'اخلاقی' فرض ادا کیا ہے۔ اور اگر کام کرنے کے بعد کوفت محسوس ہو تو سمجھو تم نے اخلاقی حد توڑ دی ہے۔ (ہیمنگ وے)
- دوسروں کو اپنے جذبہ "اخلاق" سے متعارف کرانے کا نام ہی اخلاق ہے (بائرن)
- آخر زمانہ میں لوگوں میں مروت اور "اخلاقِ حمیدہ" بہت کم رہ جائیں گے (حدیثِ نبوی)
- تنگ حالی میں "خوش اخلاقی" مشکل ہے۔ (ضرب المثل)
- سب کے "اخلاق" اور اطوار ایک جیسے ہیں۔ (شوپنہار)
- انسان "اخلاق" ہی سے بنتا ہے اور عمدہ سیرت سب سے بڑی سفارش ہے۔ (چیخوف)
- جب آدمی اپنے "اخلاق" کو جان لیتا ہے، اس کو جاہلوں کی ملامت سے کوئی رنج یا کسی طرح کا افسوس نہیں ہوتا۔ (والٹیئر)
- "خوش اخلاقی" بہترین عبادت ہے (سوفوکلس)
- "خوش اخلاقی" ہی سب کچھ ہے۔ (لانگ فیلو)
- جو "اخلاق" سے محروم ہے۔ اس کے لئے سب کچھ ہیچ ہے (ڈزرائلی)
- اپنا بنانے کے لئے "خوش اخلاقی" کا سہارا لو۔ (بل ورلٹن)
- خالق کی خوشنودی اور مخلوق میں ہر دل عزیزی حاصل کرنے کے لئے "اخلاق"، سب سے بہتر، سب سے آسان ذریعہ ہے (براؤننگ)
- ہر ایک چاہتا ہے کہ اس کے ساتھ مہربانی اور "اخلاق" سے

پیش آیا جائے۔ (برنارڈ شا)

- حصولِ "اخلاق" کے لئے کسی جد وجہد کی ضرورت نہیں۔ (برٹرنڈرسل)
- مریضِ 'اخلاق' کا سب سے اچھا علاج نیک صحبت کی آب وہوا میں رہنا ہے۔ (کنفیوشس)
- علم کا ثمر "حسنِ اخلاق" ہے۔ (ملٹن)
- کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو محض 'خوش اخلاقی' کی وجہ سے دوسروں سے آگے نکل گئے۔ (فارسی ادب)

اطاعت و فرمانبرداری

- کہہ دو بس میں خالصاً اللہ ہی کی "اطاعت" کرتے ہوئے اس کی عبادت کرتا ہوں اور بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ (قرآن کریم)
- جو شخص عزت کا خواہاں ہے اس کو چاہیئے کہ خدا کی "اطاعت" کرے (قرآن کریم)
- شرط "فرمانبرداری" یہ ہے کہ اسی پر (یعنی خدا) پر بھروسہ رکھو (قرآن کریم)
- اے نبی! کہدو کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں سب سے پہلے "فرمانبردار" بنوں (قرآن کریم)
- "اطاعت"، الٰہی میرا حسب و نسب ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اپنے فرائض ادا کرتے رہو گے تو "اطاعت گذاروں" میں شمار ہوگا (حضرت محمدؐ)
- اولیائے امور کی "اطاعت" کرو جس کی جزا یہ ہے کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے (حضرت محمدؐ)
- تعجب ہے اس پر جو شیطان کو دشمن جانتا ہے۔ اور پھر اس کی "اطاعت" کرتا ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- خدا کی "اطاعت" اپنی جان پر جبر کرنے کے بغیر حاصل نہیں ہوتی (حضرت علیؓ)
- اس دشمن کا دفعیہ سخت مشکل ہے جو "اطاعت" کی راہ سے آئے (مجدد الف ثانیؒ)
- اللہ کی "اطاعت" قلب سے ہوتی ہے نہ کہ قالب سے۔ (غوث پاکؒ)
- خدا کی "اطاعت" اتنی کر جتنی کہ تجھے اس سے احتیاج ہے۔ (مامون الرشید)
- ایک گناہ بہت ہے اور ہزار "اطاعتیں"، قلیل۔ (امام جعفرؓ)
- متکبر "اطاعت" کرنے والا عاصی ہے اور عاصی عذر کے سبب طاعت کرنے والا ہے۔ (امام جعفرؓ)
- بغیر "فرمانبرداری" کے امیدوار رحمت ہونا محض حماقت ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- کون سی قاتل بیماری ہے۔ اور کہاں سے آتی ہے۔ معلوم کیا کہ وہ خدا کی

ٔ نافرمانی سے آتی ہے۔ (بزرجمہر)

- علم فضول ہے اگر "اطاعت" اور خوف کا جذبہ نہ ہو۔ (انا قہ)
- "اطاعت" کے لئے صرف گردن جھکانا کافی نہیں ہے۔ اس کے ساتھ بخشش کا بھی ہاتھ شریک کر۔ (داؤد طائیؒ)
- ماں باپ کی "اطاعت" اولاد پر لازم ہے۔ (عربی کہاوت)

اعمال

- بڑے بڑے گناہوں سے بچتے رہو تو تمہارے چھوٹے قصور نامۂ اعمال سے محو کردئے جائیں گے اور تم کو مقام عزت میں لے جاکر جگہ دیں گے (قرآن کریم)
- جن لوگوں نے تفرقہ کیا۔ ان کا معاملہ خدا کے حضور پیش ہے اور ان کو ان کے "اعمال" سے خبردے گا۔ (قرآن کریم)
- مال و اولاد دنیا کی چند روزہ زندگی کے بناؤ سنگار ہیں اور نیک "اعمال" جن کا اثر دیر تک باقی رہنے والا ہے۔ تمہارے پروردگار کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں اور توقعات آئندہ کے اعتبار سے بھی بہتر (قرآن کریم)
- خدا ظالموں کے "اعمال" سے غافل نہیں ہے (قرآن کریم)
- تمہارے "اعمال" ہی تمہارے حاکم ہیں (حضرت محمدؐ)
- تم میرے پاس حسب نسب لے کر نہ آؤ بلکہ "اعمال" لے کر آؤ۔ (حضرت محمدؐ)
- لوگ ہرگز ہلاک نہ ہونگے جب تک کہ ان کے "اعمال" بد کی وجہ سے ان کی جانوں پر حجت قائم نہ ہو جائے۔ (حضرت محمدؐ)
- انسان کے "اعمال" قیامت تک اس کے ساتھ ہی رہتے ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- سب سے اچھا وہ ہے جس کی عمر لمبی ہو اور "اعمال" نیک اور بُرا وہ ہے جس کی عمر لمبی ہو اور "اعمال" بد ہوں۔ (حضرت محمدؐ)
- قیامت کے دن مومن کے "اعمال" کی ترازو میں کوئی چیز خوش خلقی سے زیادہ وزنی نہ ہوگی۔ (حضرت محمدؐ)
- دکھ دینے والی چیز کا راستے سے ہٹادینا بھی میں نے اچھے "اعمال" میں سے پایا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "اعمال" کا اعتبار نیتوں کے مطابق ہوا کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)

- خدا تعالیٰ عنقریب تم سے تمہارے "اعمال" کی بابت سوال کرے گا (حضرت محمدؐ)
- اللہ کے پاس بہترین سفارش بہترین 'اعمال' ہیں۔ (حضرت ادریسؑ)
- مجھے میرے "اعمال" نے ہی خلیل اللہ بنایا ہے (حضرت ابراہیمؑ)
- اخلاص یہ ہے کہ "اعمال" کا عوض نہ چاہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- دنیا کی عزت مال سے ہے اور آخرت کی "اعمال" سے (حضرت عمرؓ)
- عیالدار کے "اعمال" مجاہدین کے اعمال کے ساتھ آسمان پر جاتے ہیں (حضرت عثمانؓ)
- "اعمال" علم کا پھل ہیں۔ (حضرت عثمانؓ)
- میزان "اعمال" کو خیرات کے وزن سے بھاری کرو۔ (حضرت علیؓ)
- ان کے "اعمال" درست ہوتے ہیں۔ جن کی امیدیں کم ہوتی ہیں۔ (حضرت علیؓ)
- جو شخص اپنے اقوال میں حیا کا ساتھ رکھتا ہے وہ اپنے "اعمال" میں بھی اس سے دور نہیں ہوتا۔ (حضرت علیؓ)
- شرافت "اعمال" اور افعال کی عمدگی سے ظاہر ہوتی ہے (حضرت علیؓ)
- "اعمال" خلوتوں میں ہی ہوتے ہیں نہ کہ جلوتوں میں بجز فرائض کے ان کا ظاہر کرنا ضروری ہے۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- "اعمال" فرع ہیں۔ لہٰذا اعمال میں معصیت سے بچو۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- غیبت کرنے والے اپنے نیک "اعمال" ہمارے اعمال نامہ میں منتقل کر دیتے ہیں۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- جو شخص اپنے "اعمال" میں جادوگر سے زیادہ ہوشیار نہ ہو وہ ضرور ریاکار ہوگا۔ (حضرت فضیلؒ)
- اپنے "اعمال" کو زیادہ بہتر سمجھنا شیطانیت ہے (حضرت فضیلؒ)
- میرے "اعمال" اللہ کے ساتھ صریح دشمنی کے مترادف ہیں (بایزید بسطامیؒ)
- نیک "اعمال" ایمان کو زیادہ نہیں کرتے بلکہ روشن کرتے ہیں۔ اور برے اعمال ایمان کو کم نہیں کرتے بلکہ مکدر کر دیتے ہیں۔ (مجدد الف ثانیؒ)

- بلا یہ ہے کہ اپنے "اعمال" ہیں اپنی نظر میں پسندیدہ دکھائی دیں۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- آخرت کی رغبت نیک "اعمال" کے بجا لانے پر وابستہ ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- برے "اعمال" سے اجتناب ضروری ہے۔ (امام غزالیؒ)
- ایک لمحہ کے واسطے اللہ کا ہو رہنا خلائق زمین و آسمان کے "اعمال" سے بہتر ہے۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- ہوا ایک کتب خانہ ہے جس میں ہر انسان کے الفاظ اور "اعمال" درج ہیں۔ (جالینوس)
- خدا کے نزدیک حکماء کے "اعمال" معتبر ہیں نہ کہ اقوال۔ (فیثا غورث)
- گر انسان کے تمام "اعمال" نیک ہوتے تو اس بات کا تکبر انہیں ہلاک کر دیتا۔ (خواجہ حسن بصریؒ)
- باوجود قلت کے تمہارے "اعمال" میں تکبر گھس آیا ہے۔ (محمد بن واسعؒ)
- دل ہنڈیا کی طرح اور زبان چشمہ کے مانند، پس تم اپنے "اعمال" سے بھی اسی طرح اللہ کے بندے بنے رہو جیسا تم اپنے اقوال سے بندگانِ خدا کو دکھائی دیتے ہو۔ (یحییٰ بن معاذؒ)
- کوئی زمین کسی کو مقدس نہیں بنا سکتی، انسان کے نزدیک "اعمال" ہی اسے مقدس بنا سکتے ہیں۔ (سلمان فارسیؓ)
- تمہارے "اعمال" ہی تم پر ظلم ہونے کا سبب ہیں۔ (حضرت ابن سماکؒ)
- نیک "اعمال" کو کم خیال کرنے سے ثواب کی امید ہو جاتی ہے۔ (حضرت رابعہؒ)
- تمام لوگوں کے "اعمال" تقریباً ایک ہی جیسے ہو گئے ہیں۔ (سفیان ثوریؒ)
- نیک "اعمال" جو شیریں زبانی سے نہیں کئے جاتے وہ اپنی قدر کھو دیتے ہیں۔ (عربی دانشور)
- جن لوگوں کے "اعمال" کی پیروی ہوتی تھی اور جو بری بات کو برا سمجھتے تھے وہ سب گذر گئے۔ ان کے بعد ایسے لوگ رہ گئے ہیں جو ایک دوسرے کی صفائی کرتے ہیں تاکہ ایک بد باطن دوسرے سے محفوظ رہے۔ (حضرت مالک بن دینارؒ)

- برے "اعمال" پر اظہارِ ندامت نہ کرنا دوسری برائی ہے (سقراط)
- ایسے شخص کی فریاد رسی کرو کہ جو گرفتارِ بلا ہو۔ بشرطیکہ وہ اپنے برے "اعمال" کے نتیجہ میں گرفتارِ بلا نہ ہوا ہو۔ (افلاطون)
- "بد اعمالیوں" کے داغ ندامت سے دھلتے ہیں۔ (سوامی سار شبدانند جی)
- "بد اعمالیوں" کا پھل ناگزیر طور پر بھگتنا پڑتا ہے۔ اس سے بچنا ناممکن ہے۔ (ماتا ریحانہ جی)
- سامعین کو ناصحین کے اقوال پر نظر ثانی کرنا چاہئے نہ کہ "اعمال" پر (لارڈ بیکن)
- صرف اچھے "اعمال" ہی انسان کو خدا سے ملاتے ہیں (شوپنہار)
- نیک آدمی برے "اعمال" کا مرتکب ہو کر بھی اپنی نظروں میں ذلیل ہونا گوارا نہیں کرتا۔ (لانگ فیلو)
- تمہارے "اعمال" ہی تمہاری بربادی کا باعث ہیں (بلور ولٹن)
- کچھ لوگ اپنے "اعمال" میں تعصب اور غصہ سے کام لیتے ہیں (براؤننگ)
- "اعمال" کی خرابیوں کی مرمت خیال کے ہاتھوں سے نہیں ہوتی (برٹرنڈ رسل)
- "اعمال" کی آواز ایسی ہے جیسی الفاظ کی۔ (ملٹن)
- آدمی کی اصلیت اس کے "اعمال" سے معلوم ہوتی ہے (کنفیوشس)

اعتبار، اعتماد

- ملعون ہے وہ شخص جس کا "اعتماد" اپنے جیسی مخلوق پر ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اعمال کا "اعتبار" نیتوں کے مطابق ہوتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- کسی کے خلق پر "اعتماد" نہ کرو تاوقتیکہ غصہ کے وقت اسے نہ دیکھ لو، کسی کی دینداری پر اعتماد نہ کرو تاوقتیکہ طمع کے وقت اسے آزما نہ لو۔ (حضرت عمرؓ)
- کسی فقیہہ نے کسی زمانہ میں سماع و رقص کے جواز کا فتویٰ نہیں دیا ہے جو اس کو جائز بتلائے، ہرگز اس کا "اعتبار" نہ کرو۔ (حضرت مجدد الف ثانیؒ)
- دوستی میں شک اور "بے اعتمادی" زہر ہے۔ (حکیم فیثاغورث)
- جب تک معاملہ نہ پڑے "اعتماد" ہرگز نہ کرو (سقراط)
- اپنی قوت پر "اعتماد" کر کے دشمن سے معترض نہ ہونا چاہیئے۔ (سقراط)
- ثواب کی امید اس وقت ہوتی ہے جب نیک اعمال اور عبادات کو کم خیال کیا جائے کیوں کہ اس وقت تمہارا "اعتماد" محض اللہ کے فضل پر ہوگا نہ کہ اعمال پر۔ (رابعہ بصریؒ)
- جو مجھ سے واسطہ نہیں رکھتا وہ میرے لئے دوست ہے کیونکہ اس طرح وہ مجھے "خود اعتباری" سکھاتا ہے۔ (بطلیموس)
- "اعتماد" زندگی ہے اور بے اعتمادی موت۔ (رام کرشن پرم ہنس)
- جسے خود پر "اعتماد" نہیں اسے خدا پر اعتماد نہیں ہو سکتا۔ (سوامی ویویکانندجی)
- "بے اعتمادی" سے کام کرنا اندھے کنویں میں گرنا ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- "اعتماد" اس پرندے کی طرح ہے جو صبح کاذب میں ہی روشنی کے احساس سے چہچہانے لگتا ہے۔ (ٹیگور)
- "اعتماد" محبت کی پہلی سیڑھی ہے۔ (پریم چند)

- ہم "اعتماد" کے سہارے چلتے ہیں، بینائی کے سہارے نہیں۔ (بائبل مقدس)
- جس شے کا وجود نہیں اسے ہم "اعتماد" سے پیدا نہیں کر سکتے۔ (ٹینی سن)
- "خود اعتمادی" انسانی زندگی کو کامل بناتی ہے۔ (ٹینی سن)
- "اعتماد" ہی زندگی کی متحرک قوت ہے۔ (ٹالسٹائی)
- صرف "اعتماد" ہی ہمارا حقیقی رہنما ہے جو ہمیں اپنی منزل پر پہنچا دیتا ہے۔ (سویٹ ماڈرن)
- جو ایک بار "اعتماد" شکنی کر چکا ہو پھر اس پر کبھی اعتماد نہ کرو۔ (شیکسپیئر)
- دیانت دار ہونے سے بس یہی ایک نقصان ہے کہ ایسا شخص ہر بات پر "اعتماد" کر لیتا ہے۔ (فلپ)
- ظاہراً صورت پر "اعتبار" کر لینا بسا اوقات پشیمانی کا باعث ہوتا ہے۔ (ہکسلے)
- اگر آپکو اپنے "اعتماد" پر یقین ہے تو دوسروں کے اعتماد پر بھی یقین کر لینا چاہئے (دکنل)
- کسی کو "اعتماد" میں لینے کیلئے اس پر اعتماد کیجئے۔ اگر اس پر اعتماد نہ کیا جائے تو وہ کبھی قابل بھروسہ نہ ہوگا۔ (ہنری لوٹس)
- "اعتماد" اٹھتا جاتا ہے خدا پر بھروسہ زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ جتنا انسان زیادہ خوش ہوتا ہے اتنا ہی خدا سے دور ہوتا ہے۔ (جارج ہین)
- اگر لوگوں کو ایکدوسرے پر "اعتماد" نہ ہوتا تو ہر ایک کو صرف اپنی ہی آمدنی پر گذارا کرنا پڑتا۔ (بلنگز)
- "اعتماد" کے بغیر زندگی اجیرن ہو کر رہ جاتی ہے۔ (بلنگز)
- رازداری سے "اعتماد" بنا رہتا ہے۔ (ملٹن)
- مفلس کا کوئی "اعتبار" نہیں کرتا۔ (برٹرینڈ رسل)
- بغیر آزمائش کے "اعتبار" نہیں۔ (ریمنڈ ہچکاک)
- زمانہ ساز ابن الوقت کے قول و فعل کا کچھ "اعتبار" نہیں۔ (ایمرسن)
- "خود اعتمادی" کامیابی کا سب سے بڑا راز ہے۔ (ایمرسن)
- جس کے سر ہتھیار اس کا کیا "اعتبار"؟ (تھیوگنس)

- نیک چلنی۔ اعتبار" بڑھا دیتی ہے۔ (آسکر وائلڈ)
- جب کسی پر "اعتماد" کرو تو پوری طرح کرو۔ (سوفوکلس)
- وہ "اعتماد" جس سے پہاڑوں کو اپنی جگہ ہٹا دیا جا سکتا ہے' انسان کا اپنی ذات پر بھروسہ کرنا ہے۔ (ورڈزورتھ)
- بغیر کافی ذریعہ اطمینان کے کسی کی قسم پر "اعتبار" کر لینا خطرناک غلطی ہے۔ (والٹر ٹمپل)
- دولت یا منصب سے آدمی قابلِ "اعتبار" نہیں ہوتا بلکہ چال چلن سے ہوتا ہے۔ (گلیڈسٹون)
- اگر تم سچی خوشی اور حقیقی راحت سے زندگی گزارنا چاہتے ہو تو اپنی ذات میں خودداری اور "خود اعتمادی" اور خود مختاری کی قابلیت پیدا کرو۔ (ڈکسن)
- مجھے سخت کام پر بیحد "اعتماد" ہے جتنا سخت کام کرتا ہوں اتنا ہی کامیاب ہوتا جاتا ہوں۔ (وینڈے فلپس)
- جن کے ساتھ تمہارا معاملہ ہے ان کے ساتھ دیانتداری اور اپنا "اعتبار" قائم رکھو۔ (فیروز آنشید)
- جب کوئی اپنی دوستی محبت اور اخلاص کا زبان سے اظہار کرے تو اس پر زیادہ "اعتبار" نہ کرو۔ (سائرس)
- اکثر شک کرنیوالوں نسبت بھروسہ اور "اعتبار" آنیوالے راستی پر ہوتے ہیں۔ (لارڈ شِن فوکو)
- اندھا دھند بھروسہ اور "اعتبار" بعض عقلمند بھی کر لیتے ہیں اور اپنی عزت و ناموس بلکہ بعض اوقات اپنی جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ (ڈبلیو سیکر)
- اندیشے سے اندیشہ بڑھتا ہے اور "اعتماد" سے اعتماد۔ (ونوباجی)
- جب سے مجھے پتہ چلا ہے کہ مخمل کے گدے پر سونے والوں کے خواب ننگی زمین پر سونے والوں کے خوابوں سے مختلف نہیں ہوتے تب سے مجھے خدائی انصاف پر پورا "اعتماد" ہو گیا ہے۔ (خلیل جبران)
- کسی مسئلے کو زیرِ بحث لاتے وقت مجرد تعریفوں کے بجائے امورِ واقعی پر "اعتماد" کرنا چاہیئے۔ (ماؤزے تنگ)

- "خود اعتمادی" سے بہادری یقینی طور پر کامیاب ہوتی ہے۔ (چرچل)
- مجھے کرنا ہے اسلئے میں کر سکتا ہوں۔ (کانٹ)
- دعا۔ اعتماد کی آواز ہے۔ (ہورن)
- وہ شخص قابل "اعتبار" نہیں جو خود اپنا اصلاح کار نہیں۔ (ہنری فورڈ)
- ہمارے شبہات۔ "اعتماد" شکن ہیں۔ (گرامویل)
- عقیدت کا مطلب ہے "خود اعتمادی" اور خود اعتمادی کا مطلب ہے خدا پر بھروسہ۔ (مہاتما گاندھی)

انصاف

- جب بھی فیصلہ کرنے لگو تو "عدل و انصاف" کو ہاتھ سے جانے نہ دو۔ (قرآن کریم)
- "انصاف" پر قائم رہو اور اللہ کیلئے سچی گواہی دو۔ (قرآن کریم)
- تم خواہش نفس کے پیچھے "انصاف" کو نہ چھوڑو۔ (قرآن کریم)
- ناپ تول میں "انصاف" سے کام لو اور ہر حالت میں انصاف کرو۔ (قرآن کریم)
- اللہ۔ انصاف کرنیوالوں کو ہی دوست رکھتا ہے۔ (قرآن کریم)
- ایک گھڑی "انصاف" کی برسہا برس کی عبادت سے بہتر ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- بڑا جہاد یہ ہے کہ "انصاف" کی بات ظالم حاکم کے روبرو کہدی جلئے۔ (حضرت محمدؐ)
- اس نے سراسر نقصان اور خسارہ پایا جس نے "انصاف" نہ کیا۔ (حضرت محمدؐ)
- "انصاف" عبادت سے بڑھکر ہے، کیوں کہ عبادت کا فائدہ صرف عابد کو پہونچتا ہے اور انصاف کا ہر خاص و عام کو۔ (حضرت محمدؐ)
- دو آدمیوں کے درمیان "انصاف" کرنا صدقہ و خیرات کی طرح اجر و ثواب کا موجب ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- راستی اور "انصاف" خدا کے نزدیک قربانی سے بہتر ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- عدل اور "انصاف" ہر ایک سے بہتر ہے لیکن امیروں سے بہتر ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)

- "انصاف" پسند منصف کو چاہیئے کہ مقدمات کا جلد فیصلہ کرے تاکہ دعویٰ کرنے والے کو دیر کے سبب سے کہیں اپنے دعوے سے مجبوراً دست بردار نہ ہونا پڑے۔ (حضرت عمرؓ)
- "انصاف" وہیں حاصل ہوتا ہے جہاں طالبِ انصاف اپنے بازوؤں میں حصولِ انصاف کی طاقت رکھتا ہو۔ (حضرت عثمانؓ)
- اعتراض کی آگ سے "انصاف" کا پودا مرجھا جاتا ہے۔ (حضرت علیؑ)
- محتاج کو مہلت دینے میں کوئی احسان نہیں ہے بلکہ "عدل و انصاف" ہے۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- وہ بنیاد جو کبھی ویران نہ ہو "انصاف" ہے (معروف کرخیؒ)
- غیر "انصاف" پسند بادشاہ پر تاسف کرنا چاہیئے۔ کہ عن قریب اس کا کام تباہ ہو جائیگا۔ (حکیم اقلیدس)
- "بے انصافی" برداشت کرنے سے خود بے انصافی کرنا زیادہ اچھا ہے۔ (ارسطو)
- کاش لوگ اپنے حق پر راضی رہیں اور "انصاف" انکے عزیز ہو جائے۔ (کے خسرو)
- "انصاف" کی ایک ہی صورت ہے اور جور کی بہت سی صورتیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہ نسبت عدل کے جور آسانی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ (افلاطون)
- سکون و عافیت وہیں ہے جہاں "انصاف" اور اخلاق کی حکمرانی ہو۔ (مہاتما بدھ)
- جو چیز "بے انصافی" سے حاصل ہو وہ زہریلی غذا کی مانند ہے۔ (مہاتما بدھ)
- یہ عجیب "انصاف" ہے کہ آج کل محنتِ شاقہ اور گندے کام کرنے والوں کو بہت کم مزدوری ملتی ہے اور آسان کام کرنیوالوں کو خاصی اجرت دی جاتی ہے مگر سب سے زیادہ ان ہی کو ملتا ہے جو کچھ کام نہیں کرتے۔ (برنارڈ شا)
- جب انسان شیر کو مارنے کی نیت سے جنگل کو جاتا ہے تو اسے شکار کھیلنا کہتے ہیں، لیکن جب شیر انسان پر حملہ کرتا ہے تو اسے درندگی کے نام سے پکارتے ہیں۔ جرم اور "انصاف" میں بس اتنا ہی فرق ہے۔ (برنارڈ شا)
- منصف مزاج وہ جو اپنے بیٹے کی غلطی بھی درگذر نہ کرے۔ (ٹوڈر)

خواہ کچھ بھی ہو جائے "انصاف" کے دروازہ پر دستک نہ ہو۔ ظلم برداشت کرنا مشکلات

میں گھر جانا بہتر ہے اس سے کہ عدالتوں کے چکر میں پڑ کر صحت، وقت اور دولت تباہ کی جائے۔ (سرجان ویڈ)

- لائق آدمیوں کی حق تلفی کر کے نالائق آدمیوں کی پرورش کرنا "انصاف" کے گلے پر چھری پھیرنا بلکہ دیدہ و دانستہ آئندہ نسلوں کے راستے میں کانٹے بونا ہے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- بغیر "انصاف" پسندی اور عدم مساوات کو خاموشی سے کوئی برداشت نہیں کر سکتا (افرو ڈور)
- ہر چھوٹے بڑے کے لئے "انصاف" موجود ہے۔ (ترکی محاورہ)
- جو "انصاف" کرتے ہیں بے خوف سوتے ہیں اور جو ظلم کرتے ہیں وہ خائف اور بے دار رہتے ہیں۔ (رومی کہاوت)
- عدالتوں سے "انصاف" حاصل کرنے کے لئے تین چیزیں درکار ہیں (۱) عمر نوحؑ (۲) گنج قارون (۳) صبر ایوبؑ۔ (عربی کہاوت)
- حاکم کے منہ سے جو نکلے وہی "انصاف" ہے۔ (عام کہاوت)
- "انصاف" راحت ہے۔ (ضرب المثل)
- جب چاروں طرف "ناانصافی" کا بول بالا ہو تو انسانیت منہ دیکھتی رہ جاتی ہے۔ (ناتھ جی)
- تندرست آدمی کو بھیک دینا "ناانصافی" ہے۔ (ونوبا جی)
- "بے انصافی" کو مٹاؤ، مگر اپنے آپ کو مٹا کر نہیں۔ (مہاتما گاندھی)
- "انصاف" نہیں بلکہ قربانی ہی دوستی کا اصول ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- کثرت رائے "انصاف" کا ہرگز اصول نہیں۔ (شیلر)
- سزا ظالم کے لئے "انصاف" ہے۔ (آگسٹائن)
- بغیر کتابوں کے "انصاف" سویا ہوا ہے۔ (بارٹفولن)
- برابری اور "انصاف" کے ساتھ دولت کی تقسیم اسی وقت ممکن ہے جب نجی ملکیت ختم ہو جائے۔ (تھامس صدر)
- "انصاف" کی خواہش ایک طرح کا نظریہ ہے۔ (ہیزلٹ)

آزادی

- دین میں "آزادی" کا اصول تسلیم کیا گیا ہے۔ (قرآن کریم)
- خدا کے تمام بندوں کی "آزادی" ہمارا مقصدِ اولین ہے (حضرت محمدؐ)
- جو شخص مرنے کے وقت غلام کو "آزاد" کر دے، وہ گویا پیٹ بھر کر کسی کے ہاں کھانا بطور تحفہ بھیجنے کے مانند ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- تم نے لوگوں کو غلام کیوں بنا رکھا ہے حالانکہ ماؤں نے تو انہیں "آزاد" جنا تھا۔ (حضرت عمرؓ)
- دنیا کی خواہش کم کر لو تو "آزادی" کی زندگی بسر ہو گی۔ (حضرت عمرؓ)
- جو شخص عذابِ قبر سے "آزاد" رہنا چاہتا ہے وہ دنیا سے صرف اتنا تعلق رکھے جتنا کہ بیت الخلاء سے رفع حاجت کے وقت رکھتا ہے۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- میں "آزادوں" اور غلاموں کا مالک رہا۔ مگر سوائے میری خواہش کے کوئی اور میرا مالک مجھ پر غالب نہ ہوا۔ (بزرجمہر)
- خواہشِ نفس تجھے طائر فی القفس بناتی ہے۔ اس کو مٹا کر حقیقی "آزادی" کا لطف اُٹھا۔ (بو علی سینا)
- "آزادی" دنیا کی بہترین چیزوں میں سے ہے۔ (بو علی سینا)
- جو قناعت کی زندگی گذارتے ہیں وہ ہر طرح سے آزاد رہتے ہیں۔ (خواجہ حسن بصریؒ)
- مجھے حیرت ہے کہ لوگ، مال دے کر غلام خریدتے ہیں اور اچھے کام کر کے "آزاد" لوگوں کو نہیں خریدتے۔ (مہلب بن ابی صفیرہؓ)
- "آزادی" ارتقار کا پہلا زینہ ہے۔ (سوامی و ویکانند جی)
- "آزادی" اور غلامی دل کے کھیل ہیں۔ جس کا دل آزاد ہے وہ گندگی کا ٹوکرا اُٹھائے ہوئے بھی راجہ ہے۔ (مہاتما گاندھی)

- "آزادی" ہمارا پیدائشی حق ہے۔ (لوکمانیہ تلک)
- "آزادی" کی دیوی کے پجاری طوطے کو پنجرے میں نہیں رکھا جاسکتا۔ (ونوبا بھاوے)
- انسانیت کا سنگیت صرف "آزادی" کے ساز سے پھوٹتا ہے۔ (سبھاش چندر بوس)
- جہاں تشدد ہے وہاں "آزادی" زیادہ عرصہ تک برقرار نہیں رہتی۔ (جواہر لال نہرو)
- اس دنیا میں سب سے مہنگی اور قیمتی چیز "آزادی" ہے جس کی انسان نے ہر موڑ پر اس کی پوری قیمت ادا کی ہے۔ (کرشن چندر)
- "آزادی" اس کا نام نہیں کہ اخلاق یا مذہب کی پابندی نہ کی جائے۔ (پوپ)
- بھوکے عوام کو سیاسی آزادی کی بڑی سے بڑی مقدار بھی مطمئن نہیں کر سکتی۔ (لینن)
- لوگوں کی "آزادی" وہاں تک برداشت کرو جہاں تک اس کو واجبی جانتے ہو۔ (فرینکلن)
- مجھ سے سب کچھ چھین لو، لیکن دو چیزیں میرے پاس رہنے دو۔ ایک "آزادی" اور دوسرا جو کچھ میں سوچوں وہی کہہ سکوں۔ (لومبر)
- لوگ پہلے تو "آزادی" کے لئے جنگ کرتے ہیں پھر قانون کو آواز دیتے ہیں اور آزادی اس کی نذر کر دیتے ہیں۔ (برنارڈ شا)
- جب کسی مقام سے "آزادی" رخصت ہونے لگتی ہے تو وہ دفعتہً نہیں جاتی بلکہ سب خوبیوں کے چلے جانے کے بعد آخر میں کوچ کر جاتی ہے۔ (نپولین)
- سچائی اور "آزادی" بہتر سماج کے دو اہم ستون ہیں۔ (ہنری ابیس)
- درختوں کی شاخوں پر "آزادی" سے بیٹھے والے بندروں نے نیچے زمین پر غلام قوموں میں خوں ریزی کا بازار گرم دیکھا تو بے اختیار ان کے منہ سے نکلا کہ خدا کا شکر ہے کہ ہم غلامی سے بچ گئے۔ (ڈانٹے)
- ان سے زیادہ قابلِ رحم غلام کوئی نہیں جو اس وہم میں مبتلا رہیں کہ وہ آزاد ہیں۔ (گیٹے)
- "آزادی" ملک و قوم کی دائمی جوانی کا نام ہے۔ (فائے)
- جس خدا نے ہمیں زندگی دی ہے اس نے اسی وقت ہمیں "آزادی" بھی دی ہے۔ (جیفرسن)
- تحفظ کے لئے "آزادی" کی بھی حد ہونی چاہئے۔ (برک)

- انسان "آزاد" پیدا ہوتا ہے لیکن جدھر دیکھو وہ پابہ زنجیر ہے۔ (روسو)
- ناداری "آزادی" کی قاتل ہے۔ (ملٹن)
- اگر انسان دنیا میں "آزادی" سے سانس نہیں لے سکتا تو یہ زندگی کس کام کی۔ (گوئٹے)
- آزادی کی تکلیف غلامی کے آرام سے بہتر ہے۔ (عربی کہاوت)
- اس میں شک نہیں کہ "آزادی" کی بھوک سیری کی اسیری سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ (جرمن کہاوت)

آنسو

- اللہ کے نزدیک دو قطروں سے زیادہ کوئی قطرہ پسند نہیں، ایک "آنسو" کا قطرہ جو اللہ کے خوف سے نکلا ہو اور دوسرا خون کا قطرہ جو اس کے راستہ میں گرا ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- اندوہ پیدا کر کہ تیری آنکھ سے "آنسو" نکلے کہ اللہ تعالیٰ چشم گریاں رکھنے والے کو دوست رکھتا ہے۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- خائف وہ نہیں جو رو کر اپنے "آنسو" پونچھ ڈالے، حالاں کہ پھر گناہ کا مرتکب ہو بلکہ حقیقی خائف وہ ہے جو خوفِ الٰہی سے گناہ ترک کر دے۔ (اسحٰق بن خلفؒ)
- جس نے زندگی میں تمہارے ساتھ کوئی نیکی نہیں کی اس کی موت پر "آنسو" مت بہاؤ۔ (امام شافعیؒ)
- برائی ہنستی ہوئی آتی ہے اور نیکی "آنسو" بہاتی چلی جاتی ہے۔ (مالک بن دینارؒ)
- زیادہ "آنسو" بہانے سے آنکھیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ (بقراط)
- سات سمندروں کے پانی کے مقابلہ میں انسان کی آنکھوں سے کہیں زیادہ "آنسو" بہہ چکے ہیں۔ (مہاتما بدھ)
- میری سب سے بڑی تمنّا یہ ہے کہ میں ہر آنکھ کا "آنسو" پونچھ دوں۔ (مہاتما گاندھی)
- بداعمالیوں کے داغ ندامت کے "آنسوؤں" سے دُھلتے ہیں۔ (سوامی سَماشبدانندجی)
- اے عورت! تو نے اپنے اتھاہ "آنسوؤں" سے دنیا کے دل کو اس طرح گھیر رکھا ہے جس

طرح سمندر زمین کو گھیرے ہوئے ہے۔ (ٹیگور)

- "آنسو" غم کو نا امیدی میں تبدیل ہونے سے روکتے ہیں۔ (ہے ہنٹ)
- "آنسوؤں" سے چھلچھلاتی محبت نہایت دل کش ہوتی ہے۔ (والٹر سکاٹ)
- اگر تم ہنستے ہو تو دنیا تمہارے ساتھ ہنسے گی، اور اگر تم روتے ہو تو اکیلے ہی "آنسو" بہاؤ گے۔ (بیکن)
- محبت کا ماتم اور محبت کی خوشیاں دونوں "آنسوؤں" ہی سے کی جاتی ہیں۔ ایک زہر ہلاہل کا قطرہ ہے اور دوسرا سلسبیل کا۔ (کرامویل)
- ہماری زندگی اس پنڈولم کی مانند ہے جو کہ "آنسوؤں" اور قہقہوں کے مابین جھولتا رہتا ہے۔ (بائرن)
- دنیا میں سب سے بڑی آبی قوت عورت کے "آنسو" ہیں۔ (سموئیل جانسن)
- ایسے خوش نصیب شوہر بہت کم ہیں جو دن میں کم از کم ایک بار اپنی بیوی کی جان کو نہ روئیں اور اپنی بے بسی پر "آنسو" نہ بہائیں۔ (لابرن)
- غریب ہو کر جو اپنے حقوق کی خاطر جد وجہد کرنے والا نہیں ہے وہ ہمیشہ ذلالت کے گڑھے میں پڑا اپنی قسمت پر "آنسو" بہاتا رہے گا۔ (آسکر وائلڈ)
- مرے ہوؤں پر مت رو، بلکہ بے وقوفوں پر "آنسو" بہاؤ۔ (کہاوت)
- خون کی ندیاں بہانے کے بجائے ایک "آنسو" پونچھنے کی شہرت زیادہ ممتاز ہے۔ (بائرن)
- مصروف آدمی کے پاس "آنسو" بہانے کا وقت نہیں ہوتا۔ (بائرن)

احساس

- ابہام کا طریقہ اس لئے استعمال کرو کہ شخص مخصوص کی توہین نہ ہو اور اس کے "احساس" میں کمی نہ آ جائے۔ (حضرت محمدؐ)
- گناہ گار کا دل بُرے عمل کی کثرت سے اس کا عادی ہو جاتا ہے اسے اس کا "احساس" بہت کم ہوتا ہے۔ اس لئے بلا روک ٹوک بد عمل کئے جاتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جب تک نحوست کا مزہ نہ چکھے تب تک سعادت کی لذت کا "احساس" نہیں ہوتا (حضرت علیؓ)
- "احساس" دعوتِ عمل ہے (فیثا غورث)
- صرف انسان ہی وہ مخلوق ہے جسے شرم و حیا کا "احساس" دامنگیر رہتا ہے۔ (مارک ٹوین)
- کسی کے ساتھ وسیع القلبی سے کام لیا جائے تو نہ صرف اسے خوشی ہوتی ہے بلکہ خود اپنے آپ کو بھی خوشی کا "احساس" ہوتا ہے۔ (برٹرنڈ رسل)
- ہم حسن کی حقیقت سے اس وقت واقف ہو سکتے ہیں جب ہم اپنے اندر خدا کے ہر کام میں حسن و جمال کا "احساس" کرنے لگیں۔ (رسکن)
- روشنی کا "احساس" صبح کاذب میں بھی پرندوں کو چہچہانے پر مجبور کر دیتا۔ (ٹیگور)
- تمہیں ہمیشہ معلوم ہوتا رہے گا کہ آگے اور بھی کچھ ہے بس یہی "احساس" تمہیں پُر امید بنائے رکھے گا۔ (برنارڈ شا)
- میرے دوست کسی چیز کو بد صورت نہ کہو سوا اس "احساس" کے جس کی ماری ہوئی روح خود اپنی یادوں سے ڈرنے لگے۔ (خلیل جبران)
- "احساس" نہایت مشکل کام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت کم لوگوں کا احساس زندہ رہتا ہے۔ (ہنری فورڈ)
- جو ہمارے اندرونی "احساس" کو بیدار کرے وہی شاعر ہے۔ (مہاتما گاندھی)

- "احساس" خدا کا اعلیٰ ترین عطیہ ہے۔ (والٹیر)
- سچا عشق وصال میں بھی ہجر کے لطیف درد کا "احساس" کرتا ہے۔ (پریم چند)
- محبت انسان کے اندر ایک جیتے جاگتے "احساس" کا نام ہے۔ (برٹرنڈ رسل)

امانت

- اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ "امانتیں" امانت رکھنے والوں کے حوالے کر دیا کرو۔ (قرآن کریم)
- مجلسیں "امانت" کے ساتھ وابستہ ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- جس شخص سے مشورہ لیا جائے وہ "امانت دار" بن جاتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- امین بن کر "امانت" میں خیانت کرنا بڑا گناہ ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جب رشوت دروازے سے داخل ہوتی ہے تو "امانت" کھڑکی کی راہ سے نکل جاتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- حفظِ "امانت" تیرے پاس ہو تو تجھے ضرر نہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- بلاشبہ صدق "امانت" ہے اور کذب خیانت۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- دُنیا میں جو چیز بہت کم ہے وہ سچائی ہے اور "امانت" جو سب سے زیادہ ہے وہ جھوٹ اور خیانت ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جس شخص نے "امانت" میں خیانت کی ہو یا فرض سے سبکدوشی نہ پائی اس کی خیرات ثواب حاصل نہیں کر سکتی۔ (عربی کہاوت)

ادب

- ہر قوم کے معزز آدمی کا "ادب" کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- جو بڑوں کا "ادب" اور چھوٹوں پر شفقت نہیں کرے گا وہ میری امّت میں سے نہیں ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- کسی باپ نے اپنی اولاد کو عمدہ "ادب" سے بہتر کوئی عطیہ نہیں دیا ہے (حضرت محمدؐ)
- صدقہ بھی دو تو "ادب" کے ساتھ۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- نہیں حاصل ہوتی اچھی خصلت بغیر "ادب" کے۔ (حضرت عمرؓ)
- "ادب" بہترین کمالات میں سے ہے۔ (حضرت علیؓ)
- شرافت عقل اور "ادب" سے ہے نہ کہ حسب و مال سے۔ (حضرت علیؓ)
- حسنِ "ادب" کی لگام دے کر اپنے نفس کی اصلاح کرو (غوث پاکؒ)
- بے "ادب" خالق و مخلوق دونوں کا معتوب و مغضوب ہے (غوث پاکؒ)
- خالق کے ساتھ "ادب" کا دعویٰ غلط ہے جب تک تو مخلوق کے ادب کا خیال نہ رکھے۔ (غوث پاکؒ)
- اہل وعیال کو "ادب" سکھانا بھی جہاد سے افضل ہے۔ (امام غزالیؒ)
- ہمارا دین سراپا "ادب" ہے۔ (امام جعفرؓ)
- انسانوں کو "ادب" سکھانا حیوانوں کو ادب سکھانے سے دشوار تر ہے (امام شافعیؒ)
- آدمی کسی قسم کے علم سے باعظمت نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے عمل کو "ادب" سے مزیّن نہ کرے۔ (امام ابن المبارکؒ)
- ہم بہت ساری حدیثوں کے سُننے اور پڑھنے سے زیادہ محتاج "ادب" سیکھنے کے ہیں۔ (مخلد بن الحسینؒ)

- جس میں "ادب" نہیں اس میں سب برائیاں ہی برائیاں ہیں۔ (مولانا رومؒ)
- اے وارثانِ انبیاء تم پر "ادب" لازم ہے۔ (حضرت فضیلؒ)
- انسان زینتِ "ادب" سے آراستہ ہو تو کوئی برا کام نہ کرے (ارسطو)
- تیس برس تک میں نے اپنے استاد ابو زید دبوسی کا کھانا پکایا اور "ادب" کے پاس سے کبھی اس میں سے نہ کھایا۔ (قاضی فخر الدینؒ)
- جو دوسروں کا "ادب" نہیں کرتا اس کا بھی ادب نہیں کیا جاتا۔ (ہربرٹ سپنسر)
- جسے والدین "ادب" نہیں سکھاتے اسے زمانے کے تلخ تجربات ادب سکھاتے ہیں۔ (ہربرٹ سپنسر)
- ایک کامیاب نا شر کردہ "ادب" میں زندگی کی روح پھونک دیتا ہے۔ (فارمن ڈوگلس)
- زیورِ "ادب" سے آراستہ بچے اپنے والدین کی خوش سلیقگی کا بہترین اشتہار ہیں۔ (نکلسن)
- "ادب" اور انشار کی غائت یہ ہے کہ ہم اپنا مفہوم ادا کر سکیں۔ (کنفوشیس)
- کسوتِ "ادب" سے آراستہ ہونا دیبا و حریر پہننے سے ہزارہا درجہ بہتر ہے۔ (جیلے)
- "ادب" سونے سے اچھا ہے۔ (الفاقہ)
- تھوڑا "ادب" اچھا ہے اس علم و عمل سے جس کے ساتھ ادب نہ ہو (مشرقی دانشور)
- پہلی صف میں جگہ ہونے پر دوسری میں بیٹھنا مسجد کی "بے ادبی" ہے (عربی دانشور)
- "ادب" فی الاصل اپنے میں نقص اور دوسرے کو باکمال سمجھنے کا نام ہے برعکس بے ادب کے کہ دوسروں میں نقص اور اپنے میں کمال دیکھتا ہے۔ (جرمن کہاوت)
- "ادب" لوگوں کے لئے ڈھال ہے۔ (عربی کہاوت)

اصلاح

- جو لوگ قصور ہو جانے کے بعد توبہ کرتے ہیں اور آئندہ اپنی "اصلاح" کر لیتے ہیں تو اللہ ان کے سب قصور معاف کر دیتا ہے (قرآن کریم)
- کیا اس وجہ سے تم لوگ حدِ عبودیت سے باہر ہو گئے ہو کہ ہم تمہاری "اصلاح" سے بے تعلق ہو کر نصیحت کرنا چھوڑ دیں گے۔ (قرآن کریم)
- جس نے جہالت سے اللہ کی عبادت کی، اس کا فساد "اصلاح" سے زیادہ ہوتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جب زبان کی "اصلاح" ہو جاتی ہے تو قلب بھی صالح ہو جاتا ہے۔ (حضرت عثمان رضؓ)
- جو شخص خود اپنے نفس کی "اصلاح" نہیں کرتا وہ دوسروں کے حق میں کبھی مصلح نہیں بن سکتا۔ (حضرت علیؓ)
- جہاں تک ہو سکے اپنے لقمہ کی "اصلاح" کر عمل صالح کی بنیاد یہی ہے (غوث پاکؒ)
- "اصلاح" بچوں کی مکتب میں اور عورت کی گھر میں ہوتی ہے۔ (امام غزالیؒ)
- اگر مجھے خبر دیں کہ تیری ایک دُعا قبول ہو گی جو کچھ تو چاہتا ہے طلب کر تو میں دُعا بادشاہ کے حق میں دوں گا، کیوں کہ بادشاہ کی "اصلاح" تمام مخلوق کی اصلاح ہو گی۔ (حضرت فضیلؒ)
- "اصلاحِ" نفس کی فکر میں مشغول رہ۔ تاکہ بجائے صفاتِ بد کے صفاتِ نیک پیدا ہوں۔ (لقمان)
- تحریر و تقریر سے اپنی زندگی میں "اصلاح" پیدا کرو۔ (سقراط)
- جس رشک سے "اصلاح" کی اُمید ہو اسے بالضرور اختیار کرنا چاہئے۔ (ارسطو)
- اپنی "اصلاح" سب سے مشکل کام ہے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- ضروریاتِ زندگی اور اسبابِ راحت ان ہر دو مدوں کا روزانہ علیحدہ علیحدہ

خوب لکھتے رہو، چند روز میں بڑی "اصلاح" ہو گی۔ (بارنم)

- "اصلاح" کے بغیر بچوں کا مستقبل محفوظ نہیں۔ (پیٹرسن)
- انسان کے قانون اور سماج میں "اصلاح" کی سخت ضرورت ہے۔ ہمارے قانون سے لاقانونیت جنم لے رہی ہے اور سماج کی برائیوں سے گندہ عناصر۔ (فے مین)
- "اصلاح" خامیوں کی ہی ہوتی ہے۔ (ولورلٹن)
- "اصلاح" کے بغیر ندامت ایسی ہی ہے جیسے سوراخ بند کئے جہاز میں سے پانی نکالنا۔ (پامر)
- ترقی نام ہے غلطیوں کی "اصلاح" کا۔ (لالہ لاجپت رائے)
- مجرم کی سزا میں "اصلاح" کا عنصر ہونا چاہیئے (والیٹر)

اِمداد

- اگر تم اللہ کی "مدد" کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔ (قرآن کریم)
- نیکی اور پرہیزگاری کے کام میں ایک دوسرے کی "مدد" کرو۔ اور گناہ و ظلم کی باتوں میں مدد نہ دیا کرو۔ (قرآن کریم)
- حکومت طلب مت کرو، کیوں کہ وہ اگر تجھے مانگنے سے ملی تو اس کا سب بوجھ تجھ پر ہوگا اور اگر بن مانگے ملی تو تیری ہر طرح سے "امداد" ہو گی (حضرت محمدؐ)
- تم اپنے بھائی کی "مدد" کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ (حضرت محمدؐ)
- مظلوم کی "مدد" ظالم کو اس سے چھڑانا اور ظالم کی مدد اس کو ظلم سے باز رکھنا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جس کسی نے ظالم کی "مدد" کی گویا اس نے غضب الٰہی خود اپنے سر لے لیا۔ (حضرت محمدؐ)

- خدانے ہمیں دولت اس لئے نہیں دی کہ اینٹ پتھر کو کپڑے پہنائیں۔ بلکہ غربا کی "امداد" کے لئے دی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر تم اپنے دوست کی "امداد" کرنا نہیں چاہتے تو اس سے اس کی حالت ہرگز دریافت نہ کرو۔ کیونکہ یہ منافقت ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جو خدا کی طرف سچے دل سے رجوع ہوتا ہے، خدا اس کی "مدد" فرماتا ہے۔ (خواجہ حسن بصریؒ)
- جس نے بدمعاشی پر انعام دیا۔ اس نے بدمعاشی کی "مدد" کی۔ (حضرت فضیلؒ)
- زبردست گناہوں کا کفارہ زیردستوں کی "امداد" اور ماندگان کی دستگیری ہے۔ (شفیق بلخیؒ)
- کسی کی "مدد" کر کے ظاہر نہ کرو۔ یقین رکھو تمہاری مصیبت میں غیبی ہاتھ خود بخود تمہاری مدد کو پہنچ جائیں گے۔ (سوامی سارشبدانندجی)
- ہر شخص صرف اپنے لئے پیدا نہیں کیا گیا، بلکہ ایک دوسرے کی "مدد" کے لئے۔ (مہاتما بدھ)
- دوسروں کی "مدد" سے خاطر خواہ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے خود ہی اپنی مدد آپ کیجئے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- کوئی شخص کسی دوسرے کی "مدد" کرنے کا خواہشمند نظر نہیں آتا (ورجل)
- جب تم اپنے کام آپ نہیں کر سکتے تو غیروں سے "مدد" کی امید کیسے رکھ سکتے ہو۔ (عربی کہاوت)

امید

- اللہ کی رحمت سے "ناامید" ہونا کفر ہے۔ (قرآن کریم)
- گمراہوں کے سوا کون ایسا ہوگا جو اپنے پروردگار کی رحمت سے 'ناامید' ہو۔ (قرآن کریم)
- جن پر لوگوں کو تمنا کی "امید" نہ ہو، صالح عمل وہی ہوتا ہے (حضرت عیسیٰ)
- رحمتِ خداوندی سے اس قدر "ناامید" بھی نہ ہونا چاہیئے کہ ہر وقت روتے ہی رہو۔ (حضرت عیسیٰ)
- مت رکھ "اُمید" کسی سے مگر اپنے رب سے۔ (حضرت عثمانؓ)
- جس میں ثواب کی "اُمید" ہو، وہ مصیبت اس نعمت سے بہتر ہے جس کا شکر ادا نہ ہو۔ (حضرت علیؓ)
- تمہارے دلوں سے اگر موت کا یقین دور نہ ہوتا تو فضول "امیدوں" کا غرور و فریب تم پر غالب نہ آتا۔ (حضرت علیؓ)
- جب تم "اُمیدیں" باندھتے باندھتے دور تک جا پہنچو تو موت کی ناگہانی آمد کو یاد کر لیا کرو۔ (حضرت علیؓ)
- لوگوں سے "امید" نہ رکھنا اُن کے سامنے عاجزی کرنے سے بہتر ہے۔ (حضرت علیؓ)
- تعجب ہے جو اپنی اجل کا مالک نہیں پھر وہ اپنی 'امیدیں' کس طرح بڑھاتا ہے (حضرت علیؓ)
- جس شخص کی 'امیدیں' چھوٹی ہوتی ہیں اس کے عمل بھی درست ہوتے ہیں (حضرت علیؓ)
- لمبی لمبی "امیدیں" باندھنے سے پرہیز کرو۔ کیوں کہ وہ خدا کی عطا کردہ موجودہ نعمتوں کی خوشی کو دور کرتی اور تمہاری نظروں میں ان کو حقیر بناتی ہیں۔ (حضرت علیؓ)
- "امید" سے بڑھ کر کوئی جھوٹی اور موت سے بڑھ کر کوئی سچی چیز نہیں (حضرت علیؓ)

- "امیدیں" بہت کم پوری ہوتی ہیں اور ادبار بہت کم مبدل بہ اقبال ہوتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- فضول "امیدوں" سے بچو کہ یہ احمقوں کا سرمایہ ہے۔ (حضرت علیؓ)
- کسی چیز سے بالکل "نا امید" ہو جانا اس کی طلب میں ذلت اٹھانے سے بہتر ہے۔ (حضرت علیؓ)
- عفو کی "امید" پر گناہ کرنا شیطان کا کھلا فریب ہے (مجدد الف ثانیؒ)
- عمل کی سستی پر مغفرت کی "امید" ہے (مجدد الف ثانیؒ)
- اگر تم کسی مردِ خدا کو پہچاننا چاہتے ہو تو دیکھو کہ وہ حق تعالیٰ کے وعدہ پر زیادہ بے خوف ہے یا مخلوق کی "امید" پر۔ (شفیق بلخیؒ)
- بدترین شخص وہ ہے جو توبہ کی "امید" پر گناہ کرے اور زندگی کی امید پر توبہ! (شفیق بلخیؒ)
- اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں بڑھتے جانا اور پھر اس سے مغفرت کی "امید" رکھنا غرور کرنے میں شامل ہے۔ (سعید بن جبیرؓ)
- مغفرت کی "امید" اس وقت تک نہ رکھو جب تک کہ نیک اعمال کو تھوڑا نہ جانو۔ (حضرت رابعہؒ)
- زاہدوں کی لڑائی خواہشات اور "امید" سے ہوتی ہے (یحییٰ بن معاذؒ)
- تم نے ایک مضبوط عمارت بنوائی اور پھر ایک لمبی عمر کی "امید" باندھی، حالانکہ تم چند روز بعد مر جاؤ گے۔ (خواجہ حسن بصریؒ)
- ہمیں لوگوں سے بھلائی کی "امید" نہیں ہے، بس اتنا کافی ہے کہ وہ ہمارے ساتھ برائی نہ کریں۔ (شیخ سعدیؒ)
- یہ شقاوت اور بدبختی کی نشانی ہے کہ انسان گناہ کرے اور پھر "امید" رکھے کہ بخش دیا جاؤں گا۔ (خواجہ معین الدین چشتیؒ)
- خواہ تریاق ہی کیوں نہ ہو، اس کی "امید" پر زہر ہلاہل نہ کھانا چاہیے۔ (سقراط)

- "ناامید" نہ ہو کہ اس کا نتیجہ کم عمری ہے (ارسطو)
- "امید" زندگی کا لنگر ہے۔ اس کا سہارا چھوڑ دینے سے انسانی کشتی گہرے پانی میں ڈوب جاتی ہے۔ (لقمان)
- جاہل اور کاہل کسی کامرانی کی "امید" نہ رکھیں۔ (سوامی سار شبدانند جی)
- "امید" کی دیوی کی پوجا کبھی لا حاصل نہیں جاتی۔ (مہاتما گاندھی)
- "امید" ایک ندی ہے اور خواہش اس ندی کا پانی ہے۔ (بھرتری ہری)
- جھوٹی "امید" سے بندھا آدمی اپنا دل سکھا ڈالتا ہے۔ اور امید کی کڑی ٹوٹتے ہی وہ کوچ کر جاتا ہے۔ (رابندر ناتھ ٹیگور)
- بے حد زیادہ کی "امید" مت کرو، کم کی امید کرنا اور اسے بھی زیادہ خیال کرنا کامیابی کی کلید ہے۔ (گیٹے)
- "امید" باعمل انسان کی کنیز ہے۔ (گیٹے)
- حافظہ پیچھے نظر ڈالتا ہے "امید" آگے۔ (رام چندر ٹنڈن)
- "امید" کا دوسرا نام غریبوں کی قوت ہے۔ (بیکن)
- تجربہ پر "امید" کا غلبہ عاجلانہ نکاح ثانی ہے۔ (سموئل جانسن)
- "امیدوں" کے سہارے جینا خود کو فریب دینا ہے۔ (سینکا)
- تمہیں اپنی زندگی کا سفر اکیلے ہی طے کرنا ہوگا۔ کسی ہمراہ کی "امید" پر بھروسہ نہ کرو۔ (ڈابسن)
- پر "امید" ہو کر سفر کرنا منزل پر پہنچنے سے بہتر ہے۔ (سٹیونسن)
- اگر تم بیس برس میں خوبصورت نہیں، تیس برس میں طاقتور نہیں، چالیس میں دانا نہیں اور پچاس برس کی عمر میں دولت مند نہیں تو کبھی خوبصورت، طاقتور، دانا اور دولت مند ہونے کی "امید" نہ کرو۔ (ڈاکٹر جارز)
- میری رائے مانو۔ اپنی ناک سے آگے نہ دیکھا کرو۔ یہ احساس تمہیں پر "امید" رکھے گا۔ (برنارڈ شا)

- صرف خدا ہی پر "امید" باندھے رہنے سے کچھ حاصل نہیں، اپنی بارود کو بھی خشک رکھو۔ (کرامویل)
- "امید" کا کوتاہ کرنا زہد ہے نہ کہ کملی پہننا اور کھانا۔
- جتنی زیادہ "امید" اتنی زیادہ مایوسی! (مشرقی مفکر)
- موجودہ کو چھوڑ کر موہوم کی "امید" ادھار کے بھروسہ نقد کھونا ہے (ضرب المثل)
- "امید" غذا سے بہتر ہے۔ (عربی کہاوت)

احسان

- خبردار! نیک کام میں خرچ کئے ہوئے روپے کو "احسان" جتا جتا کر دکھ دینے والے کلمات کہہ کر احسان ضائع نہ کرو۔ (قرآن کریم)
- خدا کا یہ "احسان" نہ بھولو کہ اس نے تم پر عقل کی باتیں اتاری ہیں۔ (قرآن کریم)
- خیرات کر کے کسی پر "احسان" نہ جتاؤ۔ (قرآن کریم)
- جس طرح اللہ نے تم پر "احسان" کیا ہے اسی طرح تم بھی لوگوں پر احسان کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- "احسان" کرنے والا وہ ہے جو اس طرح نماز پڑھے کہ گویا نماز میں وہ اللہ کو دیکھ رہا ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- جو لوگوں کا ممنونِ "احسان" نہیں، وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ (حضرت محمدؐ)
- ہمسایہ کا حق صرف یہی نہیں کہ ان کو ستائے نہیں بلکہ اُن کے ساتھ "احسان" کرنا بھی ضروری ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- لوگوں کے ساتھ انصاف اور "احسان" کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- برا "احسان" یہ ہے کہ سائل کو تیرے پاس سوال کرنے کی ضرورت ہو۔ ایسی

صورت میں تمہارا احسان اس کی شرمندگی کی مکافات نہیں کرے گا (حضرت عمرؓ)

- بدی کے عوض نیکی کرنا "احسان" ہے۔ (حضرت عمرؓ)
- سخاوت کے ساتھ "احسان" رکھنا نہایت کمینگی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- اگر تم کسی کے ساتھ "احسان" کرو تو اسے ظاہر مت کرو۔ اور جب تمہارے ساتھ کوئی احسان کرے تو اسے مت چھپاؤ۔ (حضرت علیؓ)
- جو شخص کسی کے "احسان" کا شکر گزار نہیں ہے وہ آئندہ ضرور اس سے محروم ہو جاتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- "احسان" کی خوبی اس کے نہ جتلانے پر منحصر ہے۔ (حضرت علیؓ)
- شکریہ میں کمی کرنے سے "احسان" کرنے والے لوگ نیکی کرنے میں بے رغبت ہو جاتے ہیں۔ (حضرت علیؓ)
- جب کسی "احسان" کا بدلہ ادا کرنے سے تمہارے ہاتھ قاصر ہوں تو زبان سے اس کا شکریہ ضرور ادا کرو۔ (حضرت علیؓ)
- "احسان" کرو خواہ ناشکرے پر ہو، کیوں کہ وزن میں شکر گزار کے احسان سے بڑھ کر ہو گا۔ (حضرت علیؓ)
- "احسان" تین باتوں کے بغیر کامل نہیں ہوتا، اوّل یہ کہ اس کو صغیر سمجھے تو عظیم ہو جائے، دوم یہ کہ اس کو مستور رکھے تو پورا ہو جائے۔ سوم اس میں جلدی کرنے سے خوشگوار ہو جائے۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- فقیر کو صدقہ دے کر "احسان" نہ جتلا بلکہ اس کے قبول کرنے کا خود احسانمند ہو۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- محتاج کو مہلت میں دینے میں کوئی "احسان" نہیں ہے، بلکہ عدل و انصاف ہے۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- قرض بغیر تقاضوں کے ادا کر دینا قرض دار کی طرف سے "احسان" ہے (حضرت امام غزالیؒ)
- محتاجوں سے مہنگا مال خریدنا "احسان" میں ہے اور صدقہ سے بہتر (حضرت امام غزالیؒ)

- جس نے ناشکر گذار پر "احسان" کیا اس نے اپنی نیکی ضائع کی (حضرت فضیلؒ)
- "احسان" یہ ہے کہ تو دوست کا احسان مند ہو۔ اگر اس نے تجھ سے کچھ لیا ہے، کیوں کہ اگر وہ نہ لیتا تو تجھے ثواب نہ ہوتا۔ (حضرت فضیلؒ)
- میں اس شخص کا "احسان مند" ہوں کہ میرے پاس سے گذرے اور مجھے سلام نہ کرے۔ اور جب بیمار ہو جاؤں تو میری عیادت کو نہ آئے (حضرت فضیلؒ)
- جو "احسان" فی الفور کسی نور یا علم کا پھل نہ دے، اس کو "احسان" نہ گنو۔ (بایزید بسطامیؒ)
- "احسان" سب جگہ بہتر ہے، لیکن ہمسایہ کے ساتھ بہترین ہے (مجدد الف ثانیؒ)
- توبہ کا طریق یہ ہے کہ ان بندوں کے حقوق مناسب طریقے پر ادا کئے جائیں۔ اور ان سے معافی مانگ کر اُن پر "احسان" کریں۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- جو شخص "احسان" کرتا ہے اسے چُپ رہنا چاہیئے۔ اور جس پر احسان کیا گیا ہو اسے بولنا چاہیئے۔ (شقیق بلخیؒ)
- جس طرح دشمن "احسان" کے ساتھ دوست ہو جاتے ہیں، اسی طرح سے دوست جور و جفا سے دشمن بن جاتے ہیں۔ (حکیم لقمان)
- جو اپنی کمائی کا رزق کھاتا ہے وہ حاتم طائی کا منت کش "احسان" نہیں ہوتا۔ (شیخ سعدیؒ)
- تم ایسی عبادت کرتے ہو جس کا بدل کچھ بھی نہیں اور پھر اللہ پر اپنا "احسان" رکھتے ہو۔ (یزید بن ہارونؒ)
- جب کوئی انسان کسی کے ساتھ نیکی نہ کر سکے تو اس کی برائیوں سے اسے مطلع کر کے اس پر "احسان" کرے۔ (سقراط)
- دوست کے ساتھ "احسان" کرو کہ حاکم تک نوبت نہ پہونچے اور دشمن کے ساتھ اس طرح احسان کرو کہ اگر حاکم تک نوبت پہونچے تو تم کو کامیابی ہو (افلاطون)
- اگر کوئی تمہارے ساتھ بدسلوکی کرے اور تم کسی کے ساتھ "احسان" کرو، ان

دونوں باتوں کو بھول جانا چاہئے۔ (ارسطو)

- یہ بھی "احسان" میں داخل ہے کہ لوگوں پر ظلم نہ کیا جائے اور ان کے عیبوں کو معلوم کرنے کی خواہش نہ کی جائے۔ (ارسطو)
- کسی کی مدد یا احسان کر کے ظاہر نہ کرو۔ یقین رکھو تمہاری مصیبت میں غیبی ہاتھ خود بخود مدد کرنے کو پہونچ جائیں گے۔ (سوامی سارشبدانند جی)
- جس نے تم پر ایک بار "احسان" کیا ہو، اگر کبھی وہ تمہیں نقصان پہونچائے تو اس احسان کو یاد کر کے اُسے معاف کر دو۔ (مہابھارت)
- جو دوسروں پر "احسان" جتانے کا خواہش مند ہے وہ دروازہ کھٹکھٹاتا ہے، جس کے دل میں محبت ہے اس کے لئے دروازے کھلے ہیں۔ (ٹیگور)
- پیڑ اپنے سر پر گرمی سہہ لیتا ہے، لیکن اپنی چھایا سے دوسروں کو گرمی سے بچاتا ہے اور تم کسی پر "احسان" نہیں کر سکتے۔ (کالیداس)
- دوسروں کی بہتری کے لئے اگر کچھ حیل سازی بھی کرنی پڑے تو اس سے روح پراگندہ نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ بھی "احسان" میں داخل ہے (پریم چند)
- دنیا میں سب سے اچھا سوال یہ ہے کہ میں تمہارے ساتھ کیا "احسان" کر سکتا ہوں۔ (فرینکلن)
- دوسروں کے ساتھ وہی "احسان" کر سکتا ہے جس نے تکلیفیں اٹھائی ہیں (آلیور رستم)
- انسان کو اپنے دشمن پر بھی "احسان" کرنا چاہئے، تاکہ وہ دوبارہ دوست بن سکے۔ (لسپٹلے)
- بدوں کے ساتھ جتنا احسان کرو گے وہ اتنے ہی بُرے ثابت ہوں گے (عربی کہاوت)
- "احسان" کرو مگر یہ پرواہ نہ کرو کہ کس کے ساتھ کرتے ہو۔ (مشرقی مفکر)
- "احسانات" سے دبی ہوئی زندگی انسان کے لئے شایانِ شان نہیں۔ (چینی کہاوت)
- جو شخص کسی پر "احسان" کر کے جتلاتا ہے۔ اس کا گناہ اس کے ثواب سے بڑھ جاتا ہے۔ (ہندی کہاوت)

اخلاص

- "اخلاص" یہ ہے کہ اعمال کا عوض نہ چاہے۔ (حضرت ابو بکر رضؓ)
- خدا کی خوشنودی "اخلاص" کا پھل ہے۔ (حضرت عثمان رضؓ)
- "اخلاص" کے بغیر علم بے کار ہے۔ (حضرت علیؓ)
- اے عامل "اخلاص" پیدا کر ورنہ فضول مشقت ہے۔ (غوث پاکؒ)
- "اخلاص" کی علامت یہ ہے کہ تم خلقت کی تعریف اور مذمت کی طرف توجہ نہ کرو۔ اور ان کے مال میں طمع نہ کرو۔ (غوث پاکؒ)
- نخوت کا پاؤں آسمان پہ نہ رکھو "اخلاص" کا سر زمین پر رکھو (شیخ سعدیؒ)
- اس کی ہمت پر قربان جو نیک کام "اخلاص" سے کرتا ہے۔ (شیخ سعدیؒ)
- جس کا "اخلاص" عمل کے موافق ہو ایسا عامل نہ ملے گا۔ (حضرت فضیلؒ)
- جو کچھ اللہ کے واسطے تم کرو وہ "اخلاص" ہے۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- مجھے اپنے اندر "اخلاص" نظر نہیں آتا۔ (بشر حافیؒ)
- جب لوگ ہمارے نیک عمل کو دیکھ لیتے ہیں تو ہم حبیبوں سے "اخلاص" نہیں ہوتا۔ (سفیان ثوریؒ)
- دوسروں کو اپنے جذبۂ احترام سے متعارف کرانے کا نام ہی "اخلاص" ہے۔ (چیپل)
- زبان کا "اخلاص" ناقابلِ اعتبار ہوتا ہے۔ (امیرسن)
- "اخلاص" اس کو کہتے ہیں کہ نیک اعمال کے عوض دنیا و دین دونوں سے کچھ طلب نہ کرے۔ (عربی کہاوت)

اُمّت

- کوئی "اُمت" ایسی نہیں گذری کہ اس میں کوئی ڈرانے والا نہ گذرا ہو۔ (قرآن کریم)
- جس کو مسلمانوں کا غم نہ ہو وہ میری "اُمت" میں سے نہیں ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو شخص بڑوں کی تعظیم اور چھوٹوں پر شفقت نہیں کرے گا، وہ میری "اُمت" میں نہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- مجھے اپنی "اُمت" پر زیادہ خوف منافق اور زبان دراز کا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- میں اور میری "اُمت" کے پرہیز گار لوگ تکلف سے بری ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- خدائے تعالےٰ نے میری "اُمت" کے لئے مال غنیمت کو حلال کیا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اے خدا! میں تیرے سامنے اقرار کرتا ہوں کہ اگر غصہ میں آکر میں نے اپنی "اُمت" کے کسی آدمی کو برا بھلا کہا ہو یا لعنت کی ہو تو قیامت کے دن میری لعنت کو اس پر رحمت کرنا۔ (حضرت محمدؐ)
- اے لوگو! نہ میرے بعد کوئی پیغمبر ہے اور نہ کوئی نئی "اُمت" آنیوالی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- مجھے ڈر ہے کہ تو دنیا کی محبت اور فتنہ سامانیوں میں گرفتار ہو کر کہیں ہلاک نہ ہو جاؤ جیسے کہ پہلی "اُمتیں" ہلاک ہوئی ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- میں اپنی "اُمت" کا درد مند ہوں اور اپنے رب کی ملاقات کے شوق میں زندگی بسر کرتا ہوں۔ (حضرت محمدؐ)
- جو شخص چیزوں میں ملاوٹ کرے وہ میری "اُمت" میں سے نہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- عنقریب میری "اُمت" پر ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگوں کا نام سُننا ان کے دیکھنے سے اچھا ہوگا۔ اور اُن کی ملاقات اُن کے آزمانے سے بہتر ہوگی۔ کیونکہ اگر تم اُن کو آزماؤ گے۔ تو اُن کے عمل کو اور اُن کو برا جانو گے۔ (حضرت محمدؐ)

استقلال

- "استقلال" اور صبر میری چادر ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- صبر اور "استقلال" میں کوئی مصیبت نہیں بے صبری اور رونے میں کوئی فائدہ نہیں۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- مرد کا کمال "استقلال" ہے۔ اور استقلال کا ثبوت حقوق العباد اور فرائض کی انجام دہی میں ہے۔ (حضرت علیؓ)
- حرام کاموں سے نفس کو روکنا بھی صبر اور "استقلال" کی دوسری قسم ہے (حضرت علیؓ)
- اگر صبر اور "استقلال" نہ ہو تو تنگ دستی یا بیماری وغیرہ ایک عذاب ہیں۔ اور اگر صبر و استقلال ہو تو کرامت اور عزت ہے۔ (غوث پاکؒ)
- اپنی موجودہ حالت پر قانع رہ کر صبر اور "استقلال" کی زندگی اختیار کرو (اطلیموس)
- شکایت کا ترک کرنا صبر اور "استقلال" ہے (امام جعفرؒ)
- صبر اور "استقلال" سے کام لے کر تمام حفاظتی قوتوں سے اپنی حفاظت کرو۔ (ویدبانی)
- عزم اور "استقلال" سے بڑی بڑی الجھنیں سلجھ جاتی ہیں۔ (بیکن)
- کامیاب زندگی ذہانت اور موقع سے فائدہ اٹھانے سے کہیں زیادہ "استقلال" اور ہمت کا نتیجہ ہوتی ہے۔ (ڈبلیو ونیڈی)
- "استقلال" سے انسانیت کی تکمیل ہوتی ہے۔ (گوئٹے)
- "استقلال" کو برے معنوں میں ضد کہتے ہیں۔ (سٹرن)
- "استقلال" ایسے شخص کی آخری پناہ گاہ ہے۔ جو بے فکر اور صاحب تخیل نہ ہو۔ (آسکر وائلڈ)
- صبر مایوسی کی وہ قسم ہے۔ جسے "استقلال" کا نام دیا گیا ہے۔ (بیئرس)

- صبر اور "استقلال" کی زندگی اختیار کر۔ (قرآن کریم)
- "استقلال" میں کوئی اندیشہ نہیں۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- ہر حالت میں ثابت قدم رہنا "استقلال" کی عمدہ حالت ہے۔ (حضرت عمرؓ)
- شکایت کا ترک کرنا "استقلال" میں ثابت قدم رہنا ہے۔ (امام جعفرؒ)
- بڑے کاموں سے نفس کو روکنا بھی "استقلال" کی نشانی ہے۔ (ابوالحسن خرقانی)
- اپنی موجودہ حالت پر قانع رہ کر "استقلال" کی زندگی اختیار کر۔ (بطلیموس)
- "استقلال" سے زندگی آرام سے گذرتی ہے۔ (گوئٹے)
- کامیاب زندگی "استقلال" اور توجہ کا نتیجہ ہوتی ہے۔ (سی ڈبلیو ویڈی)
- "استقلال" ایسے شخص کی آخری پناہ گاہ ہے جو پرشکر اور صاحب تخیل نہ ہو۔ (آسکر وائلڈ)
- "استقلال" کو برے معنوں میں ضد کہتے ہیں۔ (سٹرن)
- مشکل کام انجام دینے کے لئے "استقلال" کی ضرورت ہے۔ (شکسپیئر)
- "استقلال" سے کئے جانے والے کام بے اثر نہیں ہوتے۔ (کنڈ ورسٹ)
- دنیا کی دوڑ دھوپ میں وہی شخص آگے نکل سکتا ہے جو محنت اور "استقلال" کے گھوڑے پر سوار ہو اور عقلِ سالم کا تازیانہ ہاتھ میں رکھتا ہو۔ (ڈبلیو مون)
- "استقلال" صبر کرنے کے ساتھ ہی پیدا ہوتا ہے۔ (سفے عین)
- "استقلال" عقلمند آدمی کا وہ صبر ہے جس کا مظاہرہ وہ جاہل کی باتیں سنتے وقت کرتا ہے۔ (ہاسکتر)
- ہمت اور "استقلال" کامیابی کا بہترین ذریعہ ہے۔ (جے۔ ایچ سٹینلے)
- عقل "استقلال" اور تحمل کا نام ہے۔ (لقمن)

اعتقاد

- جب تک کسی شخص کا پوری طرح حال معلوم نہ ہو اس کی نسبت بزرگی کا "اعتقاد" نہ رکھ۔ (حضرت علیؓ)
- بے حد "اعتقاد" بربادی ہے۔ (امام جعفرؒ)
- عمل کی سستی پر مغفرت کی امید ہے۔ لیکن "بد اعتقادی" پر نہیں۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- "اعتقاد" سالم نہ ہو تو عبادت بھی بے کار ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- منصور کی نسبت مجھے سزا دینے والوں پر زیادہ "اعتقاد" ہے۔ (عبدالجلیلؒ)
- میرا "اعتقاد" ہے کہ ہر بار جب بھی کوئی شخص مسکراتا ہے یا زیادہ ہنستا ہے تو وہ اپنی زندگی میں اضافہ کرتا ہے۔ (سٹرن)
- دعا میں "اعتقاد" ہے۔ (جورن)
- جس کا "اعتقاد" کچا اس کے اعمال بھی برے۔ (کولٹن)
- "اعتقاد" نصف ایمان ہے۔ (غے عیل)
- قسمت آزمائی کی پوئے "اعتقاد" کے ساتھ حفاظت کی جائے۔ (بیکن)
- دنیا کے ہر حصے میں خدا کا "اعتقاد" موجود ہے۔ (میکس مولر)
- دنیا میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں خدا اور اس پر "اعتقاد" نہ ہو۔ (پلوٹارک)
- سائنس جاننے والا کبھی "اعتقاد" نہیں لا سکتا۔ (ملین ایڈورڈ)
- جاہلوں کے دل میں جس "اعتقاد" کا وزن رکھو گے ادھر ہی جھک جائیگا۔ (جرمنی کہاوت)
- "اعتقاد" دوا کو بھی زیادہ متاثر کر دیتا ہے۔ (انگریزی مثل)
- تنگدستی "اعتقاد" کو متزلزل کر دیتی ہے (فارسی کہاوت)
- جو دور تک دیکھ نہیں سکتے ان کا "اعتقاد" بھی اندھا ہوتا ہے۔ (عربی کہاوت)

اجر

- ایمان رکھو گے اور پرہیزگاری کرو گے۔ تو اللہ تم کو اس کا "اجر" دے گا اور اپنے لئے تم سے کچھ مال طلب نہ کرے گا۔ (قرآن کریم)
- جو شخص نیک بات کی سفارش کرے۔ قیامت کے دن اس نیک کام کے "اجر" میں سے اس کو بھی حصہ ملے گا۔ اور جو بُری بات کی سفارش کرے اس کے وبال میں وہ بھی شریک ہو گا۔ (قرآن کریم)
- دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا صدقہ و خیرات کی طرح "اجر" کا موجب ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- غریبوں کی خدمت کرنے والا "اجر" اور ثواب میں صائم النہار اور قائم اللیل کے برابر ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- لوگوں سے شگفتہ خاطری سے ملنا۔ انھیں اچھی بات بتانا۔ بُری باتوں سے روکنا۔ بھولے بھٹکوں کو راہ پر لگا دینا۔ راستہ سے کانٹا یا پتھر ہٹا دینا۔ یہ سب کام "اجر" میں صدقہ و خیرات جیسے ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- جب کوئی حاکم تجسس و تحقیقات کرے اور حق بات پر آ جائے تو اسے دو "اجر" ملیں گے۔ اور اگر تجسس کرے اور غلطی کھا جائے تو اس کیلئے تجسس کا ایک ہی "اجر" ملے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- تم ریاکاروں کی صورت نہ بناؤ۔ جو ایسا کرتے ہیں اپنا "اجر" پاتے ہیں۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- خبردار! اپنے راست بازی کے کام آدمیوں کے سامنے دکھانے کے لئے یہ نہ کرو ورنہ درگاہ ایزدی میں تمہارے لئے کچھ "اجر" نہیں۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- دنیائے فانی کی لذتیں لینے سے عالم باقی کے "اجر" اور ثواب میں کمی ہو جاتی ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- بے قراری کچھ تقدیر الٰہی کو نہیں مٹا سکتی لیکن "اجر" اور ثواب کو ضائع کر دیتی ہے۔ (حضرت علیؓ)

اہل وعیال

تمہارے "اہل وعیال" کا تم پر حق ہے۔ (حضرت محمدؐ)

جو شخص اپنے "اہل وعیال" کیلئے مارا جائے وہ شہید ہے۔ (حضرت محمدؐ)

لوگ خدا کے "عیال" ہیں اور خدا کے نزدیک زیادہ پیارا اس کے عیال کو زیادہ فائدہ پہونچانیوالا ہے اور جو حسن وسلوک سے پیش آئے۔ (حضرت محمدؐ)

بہتر صدقہ وہ ہے جو صاحبِ توفیق دے اور اپنے عیال سے شروع کرے۔ (حضرت محمدؐ)

وہ محتاج جو "عیال دار" مگر صابر ہیں، جنتی ہیں۔ (حضرت عمر فاروقؓ)

ہر متقی شخص محمدؐ کی "آل" ہے۔ (غوث پاکؒ)

اپنے دل کو صرف خدا کیلئے خالی رکھو اور اعضاء کے ساتھ "اہل وعیال" کیلئے معاش میں مصروف رہو کہ یہ بھی تعمیل حکم ہے۔ (غوث پاکؒ)

اہل اللہ کے نزدیک مخلوق بمنزلہ "عیال" کے ہے۔ (غوث پاکؒ)

"اہل وعیال" کا غم خدا کے سپرد کر دو۔ (مجدد الف ثانیؒ)

"اہل وعیال" کے ساتھ حد سے زیادہ محبت نہ کرو کہ ضروری کام میں فتور آئے (مجدد الف ثانیؒ)

"اہل وعیال تمہاری رعیت ہیں ان کی نسبت تم سے سوال کیا جائے گا۔ (مجدد الف ثانیؒ)

مہمان کے آگے کھانا رکھنے سے پہلے اپنے "اہل وعیال" کا حصہ رکھ لیا کرو۔ (امام غزالیؒ)

"اہل وعیال" کیلئے کسب حلال کرنا ابدالوں کا کام ہے ان کو صلاحیت سے رکھنا اور ادب سکھانا جہاد سے افضل ہے۔ (امام غزالیؒ)

اپنے "عیال" کے لئے ایکسال کا سامان کیا کرو کہ سنتِ رسول ہے۔ (امام غزالیؒ)

اللہ تعالےٰ نے مجھ پر رحمت فرمائی مگران لوگوں سے کم درجہ ملا جو رنج وغم میں اپنے "اہل وعیال" کی پرورش کرتے ہیں۔ (محمد سماک)

جو شخص اپنے گھر میں "اہل وعیال" کے ساتھ اچھا ہے وہ ہر جگہ اچھا ہے۔ (عربی کہاوت)

آرزو (تمنا)

اگر کوئی ایک آرزوۓ نفس کی پوری کرے اس کے سیکڑوں خرخشے اللہ کی راہ میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)

"آرزو" رکھتے ہو ایسی چیزوں کی جو تم کبھی نہ پا سکو گے۔ (خوش باکسؒ)

اپنی "آرزوؤں" کو دل ہی میں مار ڈالو اور دلوں کو ان میں مرنے نہ دو۔ (عمر بن عبدالعزیزؒ)

ہر دل ایک تمنا رکھتا ہے اور میری تمنا یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ اور اس کے نبی کے دشمنوں کے ساتھ سختی کی جائے۔ (مجدد الف ثانیؒ)

بغیر عمل کئے ہوئے بہشت کی "آرزو" کرنا گناہ ہے اور بغیر ادائے سنت کے امید شفاعت محض غرور اور دھوکہ ہے۔ (حضرت معروف کرخیؒ)

تمام لوگوں کو دیکھا کہ فضیلت کی "تمنا" ضرور رکھتے ہیں مگر اس کے حاصل کرنے کے لئے کسی کو راغب پاتا ہوں۔ (جالینوس)

"آرزو" نصف زندگی ہے اور بے حسی نصف موت۔ (خلیل جبران)

خدا اگر خوش حالی بخشے تو اپنی "آرزوؤں" کو بھی وسیع نہ کرتے جاؤ۔ (براؤن)

خواہش کی موت ہماری موت ہے۔ "آرزو" کی زندگی سے ہماری زندگی ہے۔ (نپولین ال)

انسان کی ایک "آرزو" پوری ہو جاتی ہے تو اس کے بعد بہت سی آرزوئیں اس کی جگہ آ جاتی ہیں۔ (کشکول اخلاق)

ماضی کی حسرتیں کیا کم ہیں جو حال و مستقبل کے متعلق "آرزوئیں" وابستہ کریں۔ (عمر بن عبادتؒ)

اپنے آپ کو آرزوؤں سے بچاؤ کہ وہ بے وقوفوں کی کھیتی ہے۔ (حضرت علیؓ)

کوئی فقیر اور غنی ایسا نہیں جس کو قیامت میں یہ "تمنا" نہ ہو کہ دنیا میں اس کو بقدر قوت ہستی گذارہ کے لائق دیا جاتا۔ (حضرت علیؓ)

ہرگز کوئی شخص موت کی "تمنا" نہیں کرے گا سوائے اس کے جس کو اپنے عمل پر وثوق ہوگا۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)

انسانیت

- کسی کی مصیبت پر ہنسنا "انسانیت" کے منافی ہے۔ (قرآن کریم)
- بردباری اور حلم "انسانیت" کو آراستہ کرتے ہیں۔ (حضرت امام حسینؓ)
- "انسانیت" نور کا دریا ہے۔ جو ازل کی وادیوں سے نکل کر ابد کی راہوں میں بہتا ہے۔ (خلیل جبران)
- محبت "انسانیت" کا دوسرا نام ہے۔ (مہاتما بدھ)
- "انسانیت" جسم کی ساخت کا نام نہیں مزاج کی خوبیوں کا نام ہے۔ (سوامی رام تیرتھ آنند جی)
- انسان ہو کر ایسے کام نہ کرو جس سے "انسانیت" کا دامن داغدار ہو جائے (سری چند)
- "انسانیت" کا سنگیت صرف آزادی کے ساز سے پھوٹتا ہے (سبھاش چندر بوس)
- دُنیا کو بھول کر صرف خدا کی عبادت میں مصروف ہو جانے سے "انسانیت" منہ دیکھتی رہ جاتی ہے۔ (نانک جی)
- بدخواہی کو میں "انسانیت" کا کلنک سمجھتا ہوں۔ (مہاتما گاندھی)
- حیوانیت سکھ کی طرف کھینچتی ہے۔ اور "انسانیت" آزادی کی طرف (ونوبا جی)
- "انسانیت" اسی بات میں ہے کہ انسان زمین پر صحیح طریقہ سے رہنا سیکھ لے۔ (رادھا کرشنن)
- "انسانیت" کو ناک کے بل چلانے کے تمام ذرائع میں سے اخلاقیات سب سے کارآمد ذریعہ ہے۔ (نطشے)
- ہمارا رجحان ہماری زندگی کی کسوٹی اور ہماری "انسانیت" کی پہچان ہے (رسکن)
- مذہب ایک توہمات سورج ہے۔ جو انسان کے گرد گھومتا رہتا ہے۔ جب تک کہ انسان "انسانیت" کے گرد نہیں گھومتا۔ (کارل مارکس)

- انسان "انسانیت" سے کمتر ہے۔ (تھیڈور پارکر)
- انسان اصول کو وسعت دے سکتا ہے، اصول "انسانیت" کو وسعت نہیں دے سکتے۔ (کنفیوشس)
- محنت، صبر، اور استقلال سے "انسانیت" کی تکمیل ہوتی ہے (گوئٹے)
- "انسانیت" کی آزمائش تحمل سے ہے۔ (ڈاکٹر ہیوگو)
- "انسانیت" کا نشوونما مذہب سے ہوا اور اسی سے قوت پائے گا (بسپٹر)
- قومیں "انسانیت" کے شہری ہیں۔ (مازینی)
- نباندانی کی بدولت ہی انسان شرفِ "انسانیت" سے فیض یاب ہوتے ہیں (فرینکلن)
- جن کے پاس ضرورت سے کم دولت ہے وہ "انسانیت" کے درجے سے گر جاتے ہیں۔ اور جن کے پاس ضرورت سے زیادہ ہے وہ بھی۔ (سوفلسٹ)

- تم میں سے ہر ایک اپنے بھائی کا "آئینہ" ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- ہر روز "آئینہ" دیکھا کرو۔ اگر بری صورت ہو تو برا فعل نہ کرو۔ تاکہ وہ برائیاں تمہارے اندر جمع نہ ہونے پائیں۔ اور صورت اچھی ہے تو برا کر کے اس کی خوب صورتی کو تباہ نہ کرو۔ (سقراط)
- جب ہر تصویر اپنے مصوّر کی عظمتوں کا "آئینہ" ہوتی ہے تو پھر کائنات کا خالق کتنا عظیم ہوگا۔ (سوامی سار شبدانند جی)
- کوئی "آئینہ" انسان کی اتنی حقیقی تصویر پیش نہیں کر سکتا جتنی اسکی بات چیت (بین جونسن)
- کوئی "آئینہ" ایسا نہیں جس نے عورت سے کہا ہو کہ تو بد صورت ہے۔ (کوپر)
- اچھا وہ ہے جس کے دل کا "آئینہ" صاف ہو۔ (پشتو ادب)
- دوسروں کی زندگی کے "آئینہ" میں اپنے لئے راہِ عمل تلاش کرو۔ (مشرقی ادب)
- برتاؤ ایک "آئینہ" ہے جس میں ہر شخص اپنا عکس دیکھ سکتا ہے۔ (گیٹے)

انتقام

- غصہ کے وقت اپنے قصور وار سے "انتقام" لینے سے اوّل یہ ضرور خیال کر لیا کرو کہ تم اپنے رب کے اس کی نسبت زیادہ قصور وار ہو یا کم، پھر جو معاملہ اپنے رب کی طرف سے اپنے لئے تم کو پسند آئے وہی فیصلہ اس کے لئے تجویز کرو۔ (قرآن کریم)
- باپ کا "انتقام" بیٹے سے نہیں لیا جا سکتا۔ (حضرت محمدؐ)
- جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے وہ "انتقام" نہیں لیا کرتا۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر تیرا دشمن تیز ہے اور تم قدرتِ "انتقام" کے باوجود غصہ ضبط کر جاؤ تو خدا تعالیٰ تمہارے قلب کو طمانیت سے معمور کرے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- بہترین "انتقام" یہ ہے کہ اگر تمہارا دشمن بھوکا ہے تو اسے کھانا کھلاؤ پیاسا ہے تو اسے پانی پلاؤ۔ یوں تم اس کے سر پر جلتے ہوئے انگارے رکھ دو گے۔ (بائبل مقدس)
- "انتقام" میں جلدی کرنا انتہائے رذالت ہے۔ (حضرت علیؓ)
- عفو و درگذر نہایت عمدہ "انتقام" ہے۔ (حضرت علیؓ)
- حلم اور بردباری یہ نہیں ہے کہ جب عاجز ہو تو کچھ نہ کہے اور جب قدرت پائے تو "انتقام" لینے میں ہاتھ دکھائے۔ (حضرت علیؓ)
- زیادہ معاف کرنے والا وہ ہے جو "انتقام" کی قدرت رکھتا ہو اور پھر بھی معاف کر دے۔ (امام حسینؓ)
- کسی سے "انتقام" لینے میں جلدی نہ کرو۔ اور کسی کے ساتھ نیکی کرنے میں تاخیر نہ کرو۔ (شفیق بلخیؒ)
- زیر دستوں پر اس قدر کم جفا کرو کہ اگر روزگار ان کو تم سے زبردست بنا دے

تاآن کے "انتقام" کی تاب لا سکے۔ (مامون الرشید)

- سب سے بہتر جہاد یہ ہے کہ تم "انتقام" کی قدرت رکھتے ہوئے بھی غصّہ کو پی جاؤ۔ (جعفر صادق رض)
- جو شخص "انتقام" کے طریقے سوچتا رہے گا۔ اس کے زخم ہمیشہ تازہ رہیں گے۔ (حکیم سینکا)
- "انتقام" کسی غیر انسانی زبان کا لفظ ہے۔ (حکیم سینکا)
- صاحبِ حکمت وہ ہے جو قدرت واختیار رکھے باوجود "انتقام" نہ لے (حکیم جالینوس)
- خدا کا بندے سے "انتقام" لینے کا مطلب یہ ہے کہ خدا اسے ادب سکھاتا ہے نہ کہ اپنا غصّہ نکالتا ہے۔ (حکیم افلاطون)
- "انتقام" کے لئے اپنی بھٹی کو اتنا گرم نہ کرو کہ وہ تمھیں ہی بھون ڈالے (شیکسپیئر)
- "انتقام" لینے والا اپنے دشمنوں کی ہی سطح پر رہتا ہے۔ اور معاف کرنے والا اس سے بلند ہو جاتا ہے۔ (بیکن)
- جو آدمی "انتقام" اور کینہ کی یاد کو دل میں لئے رہتا ہے وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے دل کے زخم تازہ رکھتا ہے، جو بخلاف اس کے آسانی سے بھر جاتے (بیکن)
- جو "انتقام" نہیں لیتا وہ اپنے دشمن سے بدرجہا بہتر ہو جاتا ہے (بیکن)
- "انتقام" کا جذبہ حواس کو باطل کر دیتا ہے۔ (عربی کہاوت)
- "انتقام" کا بھی انتقام لیا جائے گا۔ (جرمن کہاوت)
- "انتقام" کی پلیٹ ٹھنڈی کر کے کھاؤ۔ (انگریزی کہاوت)
- "انتقام" لینے سے نہ لینا بہتر ہے۔ (چینی کہاوت)
- "انتقام" کی عمر سو برس کی ہو جائے تو بھی اس کے دانت دودھ کے ہی رہتے ہیں۔ (اطالوی کہاوت)
- دشمن کو معاف کر دینا ہی سب سے بڑا انتقام ہے۔ (عام کہاوت)
- انسان کے ساتھ کوئی نیکی کی جائے تو اس کے معاوضہ کے لئے سالہا سال

تک تیار نہیں ہوتا لیکن اگر اس کے ساتھ برائی کی جائے تو جلد از جلد وہ انتقام لینے کو دوڑتا ہے۔ (نا معلوم)

امن و امان

- زمین پر فتنہ و فساد نہ پھیلاؤ۔ امن اور چین سے رہو، سلامتی میں داخل ہو جاؤ گے۔ (قرآن کریم)
- اگر کوئی پناہ مانگے تو ان کو "امن" کی جگہ پہونچا دو خواہ مشرک ہی کیوں نہ ہوں۔ (قرآن کریم)
- خدا خود "امن" کا بانی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جنّت "امن" کی جگہ کا نام ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- قیام "امن" کے لئے انسانی زندگی کو جو بہت ہی مقدّس ہے قربان کرنے میں دریغ نہ کر۔ (حضرت محمدؐ)
- مسلم وہ ہے جس نے خدا اور انسان کے ساتھ سلامتی اور "امن" کا رشتہ قائم کیا۔ (حضرت محمدؐ)
- خدا کا نام ایک محکم برج ہے، صادق اس میں دوڑتا اور "امن" میں رہتا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- "امن" کے بغیر خوشی حاصل نہیں ہوتی۔ (حضرت عمرؓ)
- "امن" کی طرف راستہ مل جانے کی صورت میں خوف کی حالت میں مقیم رہنا نادانی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- گمنامی کو پسند کر کہ اس میں ناموری کی نسبت بڑا "امن" ہے (حضرت پاکؒ)
- "امن" سے زیادہ لذیذ کسی چیز کو نہ پایا۔ (بزرجمہر)

- جب کوئی مجھ سے ناراض ہوا تو مجھے اس سے اپنی جان پر "امن" نہ ہوا۔ (وہب بن ورد)
- نیک خو ہونا حکمت کا خلاصہ ہے۔ اس سے "امن" اور سلامتی حاصل ہوتی ہے (سقراط)
- اس زمانے میں گمنام "امن" میں نہیں رہ سکتا تو مشہور کا کیا ٹھکانہ۔ (سفیان ثوری)
- "امن" کے تصور میں رہنا . . . جنگ لازم ہو۔ یقینی طور پر امن کو ختم کرنا ہے۔ (ویدویاس)
- انسانی "امن" کی پرکھ سماج میں ہی ہو سکتی ہے۔ ہمالیہ کی چوٹی پر نہیں (مہاتما گاندھی)
- اپنے اپنے حق پر اصرار کرنے کی بجائے ہم میں سے ہر ایک اپنا فرض ادا کرے تو بنی نوع انسان کے درمیان فوری طور پر "امن و اماں" قائم ہو جائیگا (مہاتما گاندھی)
- مبارک ہیں وہ جو "امن" پسند ہیں۔ (مہاتما بدھ)
- "امن و اماں" ہمیشہ ایک خوبصورت خواب رہے گا۔ (ویکرنی)
- "امن" دو جنگوں کے درمیانی وقفہ میں ایک دوسرے کو فریب دینے کا نام ہے۔ (ٹیبرس)
- "امن" کی فتح جنگی فتوحات سے کم اہم نہیں۔ (ملٹن)
- جب تک آپ نسلِ انسانی کو جذبۂ حب الوطنی سے نجات نہیں دلائیں گے "امن" کا خواب خواب ہی رہے گا۔ (برنارڈ شا)
- "امن" انسان کی آرام دہ اور فطری حالت ہے، جنگ اس کا زوال ہے (ٹامسن)
- اگر "امن" با عزت نہیں تو وہ امن نہیں کہلا سکتا۔ (برٹرینڈ رسل)
- اونچی قیمت پر تو "امن" بھی خریدا جا سکتا ہے۔ (فرینکلن)
- قیامِ "امن" کے لئے جنگ کار آمد حربہ ہے۔ (جارج واشنگٹن)
- "امن" چاہتے ہو تو کان اور آنکھ استعمال کرو لیکن زبان بند رکھو (ہربرٹ سپنسر)
- پُر فریب "امن" کھلی جنگ سے زیادہ خطرناک ہے (سیٹی لش)
- وہ دانا ہے جو جنگ و جدل کو "امن و اماں" میں بدل دے (لپشتو ادب)
- تنہائی سے زیادہ کسی حال میں "امن" نہیں۔ (عربی کہاوت)

آخرت

- جو شخص راہِ ہدایت پر چلے گا۔ اس کے لئے دنیا میں کوئی ڈر ہے اور نہ "آخرت" میں۔ (قرآن کریم)
- "آخرت" اور دنیا سب کچھ اللہ ہی کے اختیار میں ہے (قرآن کریم)
- جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے وہ دنیا بھی کھوتے ہیں اور "آخرت" بھی (قرآن کریم)
- "آخرت" کا بہترین توشہ پرہیزگاری ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- کارہائے "آخرت" کے وقت یہ خیال کرو کہ کل ہی موت کا سامنا ہے (حضرت محمدؐ)
- بے شک! دنیا تمہارے لئے پیدا کی گئی ہے اور تم "آخرت" کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- شاندار لباس وہ پہنے جس کا "آخرت" میں کوئی حصہ نہیں (حضرت محمدؐ)
- اپنے مال کی خاطر یہاں تک لڑو کہ "آخرت" میں تم شہیدوں میں شامل ہو سکو یا جیت کر اپنا مال بچا لو۔ (حضرت محمدؐ)
- کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ لوگ دنیا سنبھالیں اور ہم "آخرت" (حضرت محمدؐ)
- "آخرت" کا وِرد میرا رفیق ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اپنی شرمگاہ کی حفاظت کروگے تو خدا تمہیں "آخرت" میں رسوائی سے بچائے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- "آخرت" کا گھر اسی کے لئے ہے جو سرِ غرور اونچا کر کے نہ چلے اور فساد برپا نہ کرے۔ (حضرت محمدؐ)
- سفر دو قسم کا ہے۔ دنیا اور "آخرت" کا۔ دنیا کے سفر میں توشہ ہمراہ رکھنا چاہیے اور آخرت کے سفر میں روانگی سے پہلے بھیج دینا چاہیے (حضرت عیسیٰؑ)
- دنیا کو "آخرت" کے لئے اور آخرت کو اللہ کے لئے چھوڑ دو۔ (حضرت ابوبکرؓ)

- وہ لوگ بہتر نہیں ہیں جو دنیا کو "آخرت" کے لئے ترک کر دیتے ہیں، بلکہ بہتر وہ ہیں جو دنیا و آخرت دونوں کو لیتے ہیں۔ (حضرت ابو بکرؓ)
- "آخرت" کی عزت اعمال سے ہے۔ (حضرت عمر فاروقؓ)
- دنیا کا ہر وہ کام جس سے "آخرت" مقصود نہ ہو بے فیض ہے (حضرت عثمانؓ)
- دنیا خدا کی سرائے ہے جو "آخرت" کے مسافروں کے لئے وقف ہے۔ اپنا توشہ لو اور جو کچھ سرائے میں ہے اس کا لالچ نہ کرو (حضرت عثمانؓ)
- آنکھیں اگر روشن ہیں تو ہر روز، روزِ "آخرت" ہے (حضرت عثمانؓ)
- تواضع کرنے والا دنیا و "آخرت" میں جو چیز چاہے گا پوری ہو گی۔ (حضرت عثمانؓ)
- تیرے مال میں سے تیرا حصّہ تو صرف اتنا ہے جسے تو نے "آخرت" کے لئے بھیج دیا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- خدا تعالیٰ سے صلح رکھو کہ "آخرت" سلامت رہے۔ اور لوگوں سے صلح رکھو کہ دنیا برباد نہ ہو۔ (حضرت علیؓ)
- بیشک، دنیا اور "آخرت" کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کی دو بیویاں ہوں کہ ایک کو جب راضی کرتا ہے تو دوسری ناخوش ہو جاتی ہے (حضرت علیؓ)
- ظالم مظلوم کی دنیا بگاڑتا ہے اور اپنی "آخرت" (حضرت غوث پاکؒ)
- وہ جلد پکڑے جائیں گے جو دنیا کے عوض اپنی "آخرت" برباد کرتے ہیں۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- اگر تم دنیا اور "آخرت" میں خدا کی صحبت کے خواہش مند ہو تو سکون، خاموشی اور گونگا رہنا لازم جانو۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- "آخرت" کو دنیا پر مقدم رکھو، دونوں میں فائدہ ہو گا۔ اور جب دنیا کو آخرت پر مقدم رکھو گے تو دونوں میں نقصان ہو گا۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- دنیا مٹی کی ہے اور فانی ہے "آخرت" سونے کی ہے اور باقی ہے۔ لہذا

رغبت آخرت کے ساتھ ہونی چاہیئے نہ کہ دنیا کے ساتھ (حضرت فضیلؒ)

- انسان کو دنیا میں کوئی شے اس وقت تک نہیں دی گئی جب تک کہ "آخرت" کے توشے اس کے لئے کم نہیں کر لئے گئے۔ (حضرت فضیلؒ)
- جن کے پاس فردائے "آخرت" کوئی عذر نہ ہوگا وہ سزا پائیں گے (حضرت فضیلؒ)
- اللہ تعالےٰ کی محبت یہ ہے کہ دنیا اور "آخرت"، ہر دو کو دوست نہ رکھے۔ (حضرت بایزید بسطامیؒ)
- اگر میدانِ "آخرت" میں یہ کہیں کہ تو نے کیوں نہ کیا؟ تو میں اس کو پسند کرتا ہوں کہ یہ کہیں کہ تو نے کیوں کیا؟ (حضرت بایزید بسطامیؒ)
- ناقص پیشوا "آخرت" کی کھیتی کا ناقص تخم ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- دنیا کی محبت "آخرت" کی رغبت سے دور ہوتی ہے۔ اور آخرت کی رغبت اعمال صالحہ کے بجا لانے پر وابستہ ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- امیروں کی صحبت "آخرت" کی موت ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- جسے نرمی عطا ہوئی اسے دنیا اور "آخرت" نصیب ہوئی (مجدد الف ثانیؒ)
- شریعت دنیا اور "آخرت" کی سعادتوں کی ضامن ہے (مجدد الف ثانیؒ)
- "آخرت" کا کام آج کرو۔ دنیا کا کام کل پر چھوڑ دو۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- جو ایمان رکھتا ہے کہ "آخرت" کی طرف چلنے والا ایک مسافر ہو۔ تمہارے سفر کی ابتدا مہد اور انتہا لحد ہے۔ تمہاری عمر کا ہر برس منزل اور ہر مہینہ فرسنگ، ہر دن میل اور ہر سانس قدم ہے۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- نیک عورت اسباب "آخرت" سے ہے نہ کہ امورِ دنیا سے۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- جو "آخرت" کو دنیا سے بہتر جانے وہ ایمان والا ہے (حضرت امام غزالیؒ)
- بیشک دنیا میں جو امیر ہیں وہ "آخرت" میں فقیر ہوں گے (حضرت ادہمؒ)
- جو شخص کہ دنیا کی ذلت سے خوش کرے وہ "آخرت" کی سعادت حاصل کرنے سے محروم رہتا ہے۔ (حکیم جالینوس)

- غور و فکر کا مراقبہ مرتبہ رکھتا ہے اور اس کی ضرورت دین و دنیا اور "آخرت" کے ہر ایک پہلو میں لاحق ہوتی ہے۔ (بطلیموس)
- کوئی چیز تمہارے نزدیک حصولِ نعمت "آخرت" سے زیادہ محبوب تر نہ ہو۔ (حکیم لقمان)
- زندگی کے ہر دور کو امتحان جان کر جو بسر اوقات کرتا ہے "آخرت" میں سرخرو ہوتا ہے۔ (سوامی سارشید انندجی)
- دنیا "آخرت" کی کھیتی ہے۔ (عربی کہاوت)

امیری

- غریبوں کے ساتھ دوستی رکھ اور "امیروں" کی مجلس سے دور رہ۔ (حضرت محمدؐ)
- جو "امیروں" کے دروازے پر آیا وہ فتنہ میں پڑا جس قدر اس کے نزدیک ہوا اتنا ہی خدا سے دور ہوا۔ (حضرت محمدؐ)
- جو شخص کسی لباس کو شہرت حاصل کرنے یا "امیری" ظاہر کرنے کی غرض سے پہنے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ذلت کا لباس پہنائے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- "امیروں" کی صورت ایسی نہ ہو کہ غریبوں کی توہین اور حقارت سے دیکھنا ان کے لیے لازمی ہو جائے۔ اور غریبوں کی دل آزاری کا موجب ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- فقیر مہاجر "امیروں" سے پہلے جنّت میں جائیں گے۔ اور تمام دنیا کے امیروں سے ایک غریب بہتر ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "امیروں" سے زکوٰۃ لے کر اسی شہر کے غریبوں میں تقسیم کر دیا کرو (حضرت محمدؐ)
- بنی اسرائیل اس لئے تباہ ہوئے کہ وہ غریبوں کو سزا دیتے تھے اور "امیروں" کو چھوڑ دیتے تھے۔ (حضرت محمدؐ)

- "امیری" دل کی امیری ہے نہ کہ دولت کی۔ (حضرت محمدؐ)
- جس کسی نے "امیر" کے سامنے اس کی امارت کی وجہ سے فروتنی کی اگرچہ وہ ظالم نہ ہو تب بھی اس کے دین کا ایک حصہ ضائع ہو جاتا ہے (حضرت محمدؐ)
- ان "امیروں" کے مقابلہ میں جو کہ اپنے مال کی بہتات سے تھوڑا سا حصہ بیت المال میں ڈال دیتے ہیں وہ غریب بیوہ افضل ہے جس نے دو دمڑیاں اس میں ڈالی ہوں۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- عدل و انصاف ہر ایک سے بہتر ہے مگر "امیروں" سے بہتر تر ہے (حضرت ابوبکرؓ)
- تکبر کرنا "امیروں" کا بد ہے لیکن محتاجوں کا بدتر ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- تواضع غریبوں سے خوب ہے لیکن "امیروں" سے خوب تر ہے (حضرت ابوبکرؓ)
- وہ علماء حق تعالیٰ کے دشمن ہیں جو "امیروں" کے پاس جائیں اور وہ امیر حق تعالیٰ کے دوست ہیں جو علماء کے پاس جائیں۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- بخشش کرنا "امیر" سے خوب ہے لیکن محتاجوں سے خوب تر ہے (حضرت ابوبکرؓ)
- بے غرض ہونا "امیری" کی دلیل ہے۔ (حضرت عمرؓ)
- "امیروں" کے ساتھ عالموں اور زاہدوں کی دوستی ریاکاری کی دلیل ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- "امیروں" کی تعریف کرنے سے بچ کہ ظالم کی تعریف سے غضب الٰہی نازل ہوتا ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- تنگ دست آدمی جو اپنے رشتہ داروں سے میل ملاپ رکھے اس "امیر" سے اچھا ہے جو ان سے قطع تعلق کرے۔ (حضرت علیؓ)
- "امیروں" سے میل جول نہ رکھو جو کہ دین سے نفور اور شریعت سے دور رہیں بلکہ ان کو دیکھو بھی نہیں۔ (امام غزالیؒ)
- وہ دعوت سب سے بدتر ہے جس میں "امیر" بلائے جائیں اور مسکین محروم رکھے جائیں۔ (امام غزالیؒ)

- تواضع یہ ہے کہ درویشوں سے تواضع کرے اور "امیروں" سے تکبّر۔ (بایزید بسطامیؒ)
- قانون شریعت میں "امیر" اور غریب کا امتیاز نہیں۔ (سلطان احمد شاہؒ)
- جب تم کسی عالم کو بادشاہ یا کسی "امیر" کے پاس جاتا دیکھو تو جان لو کہ وہ چور ہے۔ (سعید بن مسیّبؒ)
- "امیروں" میں سے بڑے وہ ہیں جو عالموں سے دور رہیں۔ (حضرت اصمعیؒ)
- جس کے پاس گھر ہو، بیوی ہو وہ "امیر" ہے۔ (عبداللہ بن عباسؓ)
- جو شخص کہ "امیروں" کی خدمت و قربت اختیار کرے اسے چاہیے کہ ان کی طرف سے جو ذلت و اہانت اس کو حاصل ہو اس پر فریاد نہ کرے۔ (لبقراط)
- قانونِ قدرت "امیر" اور غریب سب پر یکساں حاوی ہے (سوامی ساردھا نند جی)
- "امیر" ہو کر مغرور نہ ہونا آسان اور غریب ہو کر شاکی نہ ہونا مشکل ہے۔ (گورو گوبند سنگھ جی)
- "امیری" دولت کو سمیٹنے سے حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ ضروریات گھٹانے اور کفایت شعاری کو مدِ نظر رکھنے سے حاصل ہوتی ہے (مہاتما گاندھی)
- جس شخص کو "امیر" بننا مقصود ہو پہلے اپنی بیوی سے پوچھ لے (رام سہائے)
- "امیر" دکھائی دینے کی خواہش امیر بننے کی سدِ راہ ہے (پریم چند)
- "امیروں" کا یہ خیال کہ غریب مسرت و شادمانی کی دولت سے مالا مال ہیں اتنا ہی احمقانہ ہے جتنا غریبوں کا یہ یقین کہ امیر خوش ہیں (مغربی مفکر)
- استخوان فروشی کو ذریعہ "امارت" نہ بناؤ۔ بلکہ اپنے گوشت و پوست کی قربانی سے یہ اعزاز حاصل کرو۔ (مشرقی دانشور)
- ہمارا "امیر" و غریب ہونا ہماری روح پر منحصر ہے (جارج واشنگٹن)
- "امیر" کا بڑھاپا رحمت کا باعث ہے۔ (کارلائل)
- دل میں "امارت"، مگر اقبال یاور نہیں۔ (جانسن)

- شریف کنگال بھی کمینے "امیر" سے بہتر ہے۔ (عربی کہاوت)
- اگر لوگ عقل اور سمجھ سے کام لیتے تو خود سر اور سرکش "امیروں" کے سامنے کوئی سر نہ جھکاتا بلکہ ان کو امیر ہی بننے نہ دیتے۔ (وکٹر ہیوگو)
- تمام آفات "سرمایہ دارانہ" نظام کا نتیجہ ہیں۔ (جارج ہیرن)
- میں غریبوں اور مفلسوں کے ساتھ دوزخ میں جانا پسند کروں گا، بہ نسبت اس جنت کے جس میں "امیر" اور ظالم و بے فیض سرمایہ دار شامل ہوں۔ (جارج ہیرن)
- اگر مزدور نہ ہوتے تو "سرمایہ دار" کبھی جنم نہ لیتا، یہ صرف انہی کی محنت کا نتیجہ ہے۔ (ابراہیم لنکن)
- "امیر" زندگی بھر غریبوں کا خون چوستے رہتے ہیں۔ پھر بھی وہ مجرم نہیں کہلاتے۔ (لوئس بلاک)

افلاس

- "افلاس" میرا فخر ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو "مفلس" پر رحم کرتا ہے وہ اپنے عمل سے خدا کو مقروض بناتا ہے۔ (بائبل مقدس)
- حکمت تونگری کے ساتھ بیدار ہے اور "افلاس" کے عالم میں اور حالتِ خواب میں۔ (حضرت سلیمانؑ)
- ایسے بھی لوگ ہیں جو اپنے پاس سب کچھ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن ان کے پاس کچھ نہیں اور ایسے بھی ہیں جو خود کو "مفلس" بتاتے ہیں لیکن ان کے پاس بیش بہا دولت ہے۔ (بائبل مقدس)

- طمع کرنا "مفلسی" ہے۔ (حضرت عمرؓ)
- "افلاس" گناہوں سے بچاتا ہے۔ (غوث پاکؒ)
- "افلاس" پر رضامندی بے حد ثواب کا موجب ہے (غوث پاکؒ)
- لوگوں کے سامنے مت ظاہر کرنا۔ ورنہ "افلاس" کے ظاہر کرنے سے لوگوں کی نظروں سے گر جائے گا۔ (غوث پاکؒ)
- ایسے "مفلس" کو غرق کر دینا چاہیے جو "افلاس" کے باوجود خدا کی عبادت نہ کرے۔ (یحییٰ برمکیؒ)
- "افلاس" تونگری سے اشرف ہے۔ (حضرت فضیلؒ)
- پڑوسی کے "افلاس" پر خوش ہونا ایمانی کمزوری ہے۔ (امام غزالیؒ)
- اگر انسان کے سر پر "افلاس" مرض اور موت نہ ہو تو شدتِ کبر کے باعث یہ کبھی سرِ تسلیم خم نہ کرتا۔ باوجود ان کے وہ پھر گناہ کا مرتکب ہوتا ہے (خواجہ حسن بصریؒ)
- "افلاس" کی وجہ سے آدمی شرمندہ ہوتا ہے۔ (ہتو پدیش)
- "افلاس" ہی تمام مصائب کی جڑ ہے۔ (ہتو پدیش)
- "افلاس" خدائی قہر نہیں انسانی اُپج ہے (مہاتما گاندھی)
- جو ہنس سکتا ہے وہ "مفلس" نہیں۔ (رسینڈ ہچکاک)
- تاریخ کی سب سے عظیم شخصیت "مفلس" تھی۔ (ایمرسن)
- دولت برائیوں پر پردہ ڈال سکتی ہے، لیکن اعلیٰ اوصاف "افلاس" میں ہی پناہ لیتے ہیں۔ (ڈکنز)
- غریب آدمی امیر کا اتنا محتاج نہیں جتنا امیر آدمی غریب کا، کیوں کہ امیر کا کوئی کام "مفلس" کے بغیر چل ہی نہیں سکتا۔ (آسکر وائلڈ)
- "مفلس" ہو کر جو جد وجہد کرنے والا نہیں ہے وہ ابدالآباد تک چاہِ ضلالت میں پڑا اپنے نصیبوں کو روتا رہے گا۔ (آسکر وائلڈ)

- دنیا کا سب سے بدترین گناہ "افلاس" ہے۔ (برنارڈشا)
- دنیا کی تمام برائیاں اور گناہ "افلاس" کے مقابلہ میں مجسم نیکیاں ہیں (برنارڈشا)
- جو شخص نفس کا غلام نہیں وہ "افلاس" کو مصیبت نہیں سمجھتا۔ (سٹیکا)
- جو بندۂ شکم نہیں ہے اس کو "مفلسی" کا خوف نہیں ہوتا۔ (سنیکا)
- "افلاس" بے عزتی کا موجب نہیں۔ لیکن اس سے کوفت ضرور ہوتی ہے (ولیم پٹ)
- اس عجیب "افلاس" کا اثر ہماری صحت اور رعب پر پڑ رہا ہے۔ (کارلائل)
- بھوک اور "افلاس" کی وجہ پیداوار کی کمی نہیں بلکہ اس کی غلط تقسیم ہے (آرنلڈ)
- دولت حاصل کرنا چاہتے ہو تو "افلاس" کے متعلق سوچنا ترک کردو (ڈاکٹر مارڈن)
- کفایت شعاری "افلاس" کی لعنت سے بچاتی ہے (سموئل جانسن)
- انسان بوقت دسترس مبتلائے گناہ اور بوقت "افلاس" مبتلائے آہ ہوتا ہے۔ (برٹرینڈرسل)
- کاہلی کے ساتھ "مفلسی" لازم ہے۔ (ملٹن)
- "مفلس" اگر ڈوب رہا ہوتا ہے تو اسے کوئی نہیں بچاتا۔ (واشنگٹن)
- "افلاس" آزادی کا قاتل ہے۔ (گیٹے)
- قرض اور "افلاس" کی ترشی سارے نشے اتار دیتی ہے (سوفوکلس)
- "مفلسی" کی خوشی بھی آلائشوں سے خالی نہیں ہوتی۔ (ورڈزورتھ)
- امیر "مفلسوں" سے بات تک نہیں کرتے۔ (ورڈزورتھ)
- "مفلسی" ہر دو جہاں میں باعث روسیاہی ہے۔ (والٹر ٹمپل)
- "مفلس" ناداری کے عادی ہوجاتے ہیں۔ (والٹر ٹمپل)
- "مفلسی" بدمعاشی کا آغاز ہے۔ (فیروز آفشید)
- باورچی خانہ کی فضول خرچی "مفلسی" کو دعوت دیتی ہے۔ (ڈکنس)
- تمام دنیا میں گھوم کر دیکھ لو، کوئی دروازہ بھی "مفلس" کے لیے کھلا نظر نہیں آتا۔ (لینن)

- دولت تمہیں شکست نہ بنا دے اور ”افلاس“ تمہارا حوصلہ نہ گرا دے۔
(نپولین ہل)
- دولتِ دنیا نہ ہونے کی وجہ سے ”مفلس“ دولتِ دین بھی حاصل نہیں کر سکتا۔
(تھیوڈور پارکر)
- ”مفلسی“ انسان کی تمام خوشیوں کا گلا گھونٹ دیتی ہے۔ (ڈیکر)
- ”افلاس“ ہمت کی کمر توڑ کر رکھ دیتا ہے۔ (لاروش فوکو)
- جو ”مفلس“ ہے وہ مُردے سے بدتر ہے۔ (ڈی سیگر)
- ”مفلسی“ کا فوری علاج ہوتا ہے۔ (ایلیٹ)
- ”افلاس“ ہمدردی اور فیاضی کے وسائل دور کر دیتا ہے (زرتشت)
- ”افلاس“ کمینے اوصاف پیدا کر دیتا ہے۔ (یوروپڈیز)
- ”مفلس“ اگر مجلس میں بات کرے تو گستاخ ہے، چپ رہے تو بے وقوف ہے سچ کہے تو مفسد اور عاجزی کرے تو خوشامدی کہلاتا ہے (السپ)
- ”مفلس“ کے تمام ہنر عیب اور نیکیاں بدی خیال کی جاتی ہیں (ڈینش کہاوت)
- زر آزادی ہے اور ”افلاس“ غلامی۔ (جرمن کہاوت)
- ”مفلس“ کے دماغ میں بہت سی دانائیوں کا گلا گھٹ جاتا ہے (کہاوت)
- ”مفلسی“ برباد کرنے کے طریقے بتلاتی ہے (فارسی کہاوت)
- خواہشات نفسانی کی تکمیل کا لازمی نتیجہ ”افلاس“ ہے۔ (سائرس)
- مفلس کو ”افلاس“ سے جو تکلیف پہونچتی ہے، دولت مندوں کو دولت کی حرص اس سے زیادہ تکلیف پہونچاتی ہے۔ (چینی کہاوت)
- ”افلاس“ کفر کے قریب لے جاتا ہے۔ (عربی کہاوت)
- اس انسان سے زیادہ کوئی ”مفلس“ نہیں ہے جس کے پاس صرف دولت ہے۔ (مشرقی کہاوت)

احمق

- دانش مند بلا کو پیش بینی سے دیکھتا ہے اور اپنے آپ کو اس سے بچاتا ہے۔ لیکن "احمق" لوگ اس کے پاس سے گذرتے اور سزا پاتے ہیں۔ (حضرت سلیمانؑ)
- میں مُردہ کو زندہ کرنے سے عاجز نہیں ہوا۔ لیکن "احمق" کی اصلاح سے عاجز آ گیا۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- فضول امیدوں پر بھروسہ کرنے سے بچا رہ کہ یہ "احمقوں" کا سرمایہ ہے (حضرت علیؓ)
- "احمق" کی عقل اس کی زبان کے پیچھے ہوتی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- سب سے زیادہ "احمق" وہ شخص ہے جو فتنہ بیدار کرے اور جو کام آسانی سے سرانجام پا سکے اس میں رخنہ ڈالے۔ (سقراط)
- دانش مندوں کو ختم کر دیا جائے تو "احمق" ان کا بدل نہیں بن سکتے (مولانا رومؒ)
- جب بادشاہ یا کسی امیر کی صحبت میسّر ہو تو اس کے ساتھ ایسا برتاؤ کرو، جس طرح عاقل عورت "احمق" شوہر سے کرتی ہے۔ (یحییٰ برمکیؒ)
- "احمق" کو دم دے کر ہی راضی کر لیتے ہیں۔ (آذر)
- "احمق" وہی نہیں ہے جو جاہل ہے بلکہ وہ بھی ہے جو روپے کے لیے جان دیتا ہے اور اپنی جان کے لیے روپیہ صرف نہیں کرتا (ہیرا دیلیش)
- ایک عالم ہزار "احمقوں" سے بہتر ہے۔ (چانکیہ)
- عالم میں خوبیاں ہوتی ہیں اور "احمق" میں خامیاں ہی خامیاں (چانکیہ)
- جو مر چکے ہیں ان پر آنسو نہ بہاؤ بلکہ "احمقوں" کے لیے گریہ و زاری کرو۔ (گرونانک دیو جی)
- ایک "احمق" اس سے بھی زیادہ سوال پوچھ سکتا ہے جس کا کہ سات عقلمند آدمی بھی جواب نہ دے سکیں۔ (سوامی سار شبدانند جی)

- خدا "احمقوں" کو سلامت رکھے، کیوں کہ ان کے بغیر عقلمندوں کو روٹی بھی نہ ملے گی۔ (مہاتما گاندھی)
- اس دنیا میں بدمعاشوں کی بہ نسبت "احمق" زیادہ گزرتے ہیں (برٹرینڈ رسل)
- پانچ باتیں "احمق پن" کی علامت ہیں۔ (۱) جاہلوں کو مونس و دمساز کرنا (۲) عقلمندوں سے پرواز کرنا (۳) عورت کو ہمراز کرنا (۴) دوسروں کی کمائی پر ناز کرنا۔ (۵) بے تمیز کو ممتاز کرنا۔ (سوفوکلس)
- "احمق" کو احمق پن سے جواب نہ دو کہ تم بھی ان کی طرح بن جاؤ گے۔ (ڈاکٹر چارنر)
- شراب اور عورت سب کو "احمق" بنا دیتے ہیں۔ (بٹلر)
- ہر بات کا کوئی نہ کوئی جواب ہے مگر "احمقوں" کی حماقت کسی طرح دور نہیں ہو سکتی۔ (فرینکلن)
- "احمق" وہ ہے جو منطق کی بات کرنے کی جرأت نہ رکھتا ہو (فرینکلن)
- "احمق" وہ نہیں جو ہل چلاتا ہے بلکہ وہ ہے جو حماقت بھرے کام کرے۔ (فرینکلن)
- پڑھا لکھا بے وقوف اپنی حماقت کو خوش نما الفاظ کا جامہ پہنا دیتا ہے لیکن پھر بھی وہ "احمق" کا احمق ہی رہتا ہے۔ (فرینکلن)
- "احمق" اور بے وقوف کے افراد و نتیجوں سے انسان کو پناہ دینے کا آخری نتیجہ گویا دنیا کو بے وقوفوں سے بھر دینا ہے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- عقلمند ہمیشہ معتدل چال چلتا ہے لیکن "احمق" ہر وقت اور ہر حال میں مکر کا دام بچھانے کی فکر میں لگا رہتا ہے۔ (بیکن)
- سب سے بڑا خطرہ اس وقت ہوتا ہے جب نصف عاقل ایک طرف اور نصف "احمق" دوسری طرف ہوں۔ (گوئٹے)
- بدقسمتوں کو دیکھو، تم انھیں "احمق" پاؤ گے۔ (ینگ)

- ایک "احمق" کی حماقت دوسروں کی تقدیر بن جاتی ہے (جرمن کہاوت)
- ایک ہزار قابل انسانوں کے مر جانے سے اتنا نقصان نہیں ہوتا جتنا ایک "احمق" کے صاحب اختیار ہونے سے۔ (عربی کہاوت)
- "احمق" سے دوستی کرنا ریچھ کو گلے لگانا ہے۔ (افغانی کہاوت)
- "احمق" لوگ عالموں سے جتنا سیکھتے ہیں اس سے کہیں زیادہ عالم لوگ احمقوں سے سیکھتے ہیں۔ (مشرقی دانشور)

- "آنکھیں" اندھی نہیں بلکہ وہ دل جو سینے میں ہیں اندھے ہیں (قرآن کریم)
- کان اور دل کی طرح "آنکھ" سے بھی باز پرس ہوگی۔ (قرآن کریم)
- مسلمان عورتوں سے کہہ دو کہ "آنکھیں" نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کو محفوظ رکھیں۔ (قرآن کریم)
- جن پر عتاب فوراً نازل نہیں ہوتا ایک دن خوف سے اُن کی "آنکھیں" پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ (قرآن کریم)
- کیا تم اندھوں کو راستہ دکھا سکتے ہو؟ اگرچہ کہ وہ "آنکھیں" رکھتے ہوں۔ (قرآن کریم)
- نماز میری "آنکھوں" کی ٹھنڈک ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- تمہارا کسی چیز کو چاہنا تمہیں "آنکھوں" سے اندھا اور کانوں سے بہرہ کر دیتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- دو "آنکھوں" کو دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی۔ ایک وہ آنکھ جو خدا کے خوف سے روئی ہو اور دوسری وہ جس نے خدا کی راہ یعنی میدانِ جہاد میں نگہبانی کرتے شب گذاری ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- کوئی مرد دوسرے مرد کے مقام ستر کی طرف "آنکھ" اٹھا کر نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت کسی دوسری عورت کے مقامِ ستر کی طرف دیکھے (حضرت محمدؐ)
- جو شخص اپنی "آنکھوں" کو اللہ کی حرام کردہ چیزوں کی دید سے محفوظ رکھے گا۔ جنت میں اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں کو ٹھنڈک عطا فرمائے گا۔ اور ایسی نعمتیں حاصل ہوں گی جن کی بدولت اس کی آنکھوں کو نور اور دل کو سرور حاصل ہوگا۔ (توریت مقدس)

- اپنی "نگاہ" میں خود کو دانش مند مت جانو۔ (حضرت سلیمانؑ)
- خداوند تعالیٰ اونچی "آنکھوں" کو پسند نہیں کرتا۔ (حضرت سلیمانؑ)
- مئے لعل فام کا عکس جب جام پر پڑے تو اس پر نظر مت کرو کہ انجام کار وہ سانپ کی مانند ڈستی ہے۔ اور بچھو کی طرح ڈنک مارتی ہے، تمہاری "آنکھیں" بیگانہ عورتوں سے لڑیں گی جو انجام کار تمہاری ہلاکت کا باعث ہوگا۔ (حضرت سلیمانؑ)
- جس کسی نے بُری خواہش سے عورت پر "نگاہ" کی وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- جو انسان "آنکھوں" سے نظر آنے والے انسان سے بُرا سلوک کرتا ہے تو پھر وہ نظر نہ آنے والے خدا کی محبت کس طرح کر سکتا ہے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- بدن کا چراغ "آنکھ" ہے پس اگر تمہاری آنکھ درست ہو تو سارا بدن روشن ہوگا۔ اور اگر تمہاری آنکھ تاریک ہو تو تمہارا سارا بدن تاریک ہوگا۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- اے ریاکار! پہلے تو اپنی "آنکھ" سے شہتیر تو نکال، پھر اپنے بھائی کی آنکھ میں سے تنکے کو اچھی طرح دیکھ کر نکال سکے گا۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- پس اگر تمہاری دائیں "آنکھ" تمہیں ٹھوکر کھلائے تو اسے نکال کر اپنے پاس سے پھینک دو، کیوں کہ تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ تمہارے اعضاء میں سے ایک عضو جاتا ہے اور تمہارا سارا بدن جہنّم میں ڈالے جانے سے محفوظ ہو جائے گا۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- "آنکھ" کا سہ دل کا دروازہ ہے کہ قلب کی تمام آفتیں اسی راستے سے آتی ہیں اور شہوات ولذات پیدا ہوتی ہیں۔ آنکھ بند کر لو تمام آفتوں سے محفوظ ہو جاؤ گے۔ (حضرت ابو بکرؓ)
- میں کسی چیز کو اپنی "آنکھ" سے اس وقت تک نہیں دیکھتا جب تک اس

کے ساتھ اللہ کو نہ دیکھ لوں۔ (حضرت عمرؓ)

- جو شخص اپنی آنکھوں کو آوارہ نگاہی سے بچاتا ہے اس کے دل کو نیاز مندی و سوز کی نعمت عطا کی جاتی ہے۔ (حضرت عمرؓ)
- اگر "آنکھیں" روشن ہیں تو ہر روز، روزِ حشر ہے (حضرت عثمان رضؓ)
- جو شخص التجائے "نگاہ" کو نہیں سمجھ سکتا۔ اس کے سامنے اپنی زبان کو شرمندہ نہ کرو۔ (حضرت عثمان رضؓ)
- عقلمند جب خاموش رہے تو قدرتِ الٰہی میں فکر کرتا ہے اور جب "نگاہ" اٹھا کر دیکھے تو عبرت حاصل کرتا ہے (حضرت علی رضؓ)
- لمبی لمبی امیدیں باندھنے سے پرہیز کرو، کیوں کہ وہ خدا کی عطا کردہ موجود نعمتوں کی خوشی کو دور کرتی اور تمھاری "نظروں" میں اس کو حقیر بناتی ہیں۔ (حضرت علیؓ)
- جو شخص تجربوں سے بے پروائی اختیار کرتا ہے، وہ انجام کار کے سوچنے سے "اندھا" ہو جاتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- اہلِ بصیرت کے لئے ہر ایک "نگاہ" میں عبرت اور ہر ایک تجربے میں نصیحت ہے۔ (حضرت علیؓ)
- سب سے زیادہ سخت گناہ وہ ہے جو اس کے کرنے والے کی "نگاہ" میں چھوٹا ہو۔ (حضرت علیؓ)
- اس کو خوشی ہو کہ جس کی "آنکھ" شہوات دیکھتی ہے اور اس کا دل ان شہوات کو نہیں چاہتا۔ (حضرت امام جعفرؓ)
- دنیا کی محبت سے خاصانِ خدا کو پہچاننے والی "آنکھ" اندھی رہتی ہے۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- جس نے مخلوق سے کچھ مانگا وہ خالق کے دروازے سے "اندھا" ہے (حضرت غوث پاکؒ)
- اے مذاق اڑانے والے! جلد ہی تجھ کو اس کا جواب بھی "نظر" آجائیگا (حضرت غوث پاکؒ)

- اے منافقو! عنقریب تم عذاب خداوندی کو دنیا و آخرت میں دیکھو گے، زمانہ حاملہ جلد ہی تم کو "نظر" آجائے گا کہ اس سے کیا پیدا ہوتا ہے (حضرت غوث پاکؒ)
- بعض "آنکھ" زبان سے زیادہ فصیح ہوتی ہے، یعنی دل کی بات آنکھ صاف طور سے بتا دیتی ہے۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- دل "آنکھ" کے تابع ہے۔ آنکھ کے بگڑنے کے بعد دل کی حفاظت مشکل ہے اور دل کے بگڑنے پر شرمگاہ کی حفاظت مشکل تر ہے (حضرت مجدد الف ثانیؒ)
- عجب یہ ہے کہ اپنے اعمال اپنی "نظر" میں پسندیدہ دکھائی دیں (حضرت مجدد الف ثانیؒ)
- ماکولات میں اعتدال کو "نگاہ" میں رکھنا منزل مقصود پر پہونچنے کے لئے کافی ہے۔ (حضرت مجدد الف ثانیؒ)
- دوسری "نگاہ" تمھارے لئے وبال ہے، پہلی نگاہ وہ ہے جو بلا قصد ہو اور دوسری وہ جو قصداً اٹھائی جائے۔ (حضرت مجدد الف ثانیؒ)
- فسق و فجور سے بچنا، تاوقتیکہ "نظر" کی حفاظت نہ کی جائے دشوار ہے۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- اپنے آپ کو عظمت اور دوسروں کو حقارت کی "نگاہ" سے دیکھنا انتہائی بُرا ہے۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- حاسد اس شخص کی طرح ہے جو اپنی دونوں "آنکھیں" پھوڑ لے (حضرت امام غزالیؒ)
- بُرائیوں سے "چشم پوشی" لازم ہے۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- جو دین سے نفور اور شریعت سے دور ہیں انھیں اپنی "آنکھ" سے مت دیکھو۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- نکاح کرنے والا گو شرمگاہ کو بچائے مگر "نگاہ" اور دل کا بچانا اس کے لئے محال ہے۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- جب غیر محرم پر "نگاہ" پڑے تو بند کر لو، زیادہ ثواب ہوگا (حضرت امام غزالیؒ)
- حریصوں کی "آنکھ" کا کوزہ کبھی نہ بھرا۔ جب تک سیپ نے قناعت نہ کی

موتیوں سے مالامال نہ ہوئی۔ (حضرت مولانا رومیؒ)

- "آنکھ"، تمام دنیا کے عجائبات کا نظارہ کرتی ہے۔ لیکن اپنے آپ کو نہیں دیکھ سکتی۔ (علامہ قرطبیؒ)
- جو کوئی "آنکھ" کو حرام سے بچائے گا، اُس کی آنکھ کو کبھی صدمہ نہیں پہونچے گا۔ (یحییٰ معاذ رازیؒ)
- اندوہ پیدا کرو کہ تمہاری "آنکھ" سے پانی نکلے کہ اللہ تعالیٰ چشم گریاں رکھنے والے کو دوست رکھتا ہے۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- "آنکھ"، سب کی طرف سے بند کر لو خصوصاً بُری نگاہ سے کبھی نہ دیکھو (معروف کرخیؒ)
- دنیا کی تحریص و ترغیب اور خواہشات کی تحریک کا سب سے بڑا ذریعہ "آنکھ" ہے۔ (ابوبکر وراقؒ)
- دل کی صفائی چاہتے ہو تو "آنکھ" جہاں سے بند کر لو۔ یہی وہ رخنہ ہے جہاں سے غبار اُٹھتا ہے۔ (حضرت شفیق بلخیؒ)
- "آنکھوں" کو جھکانے اور دل کو سوچنے کی عادت ڈالو (حضرت ابوسلیمان دارانیؒ)
- "آنکھ" میں کوئی خوبی ہی نہیں اگر وہ روئے نہیں۔ (حضرت ثابت بنانیؒ)
- "آنکھوں" اور دل کی روشنی کے لئے اسم باری تعالیٰ "یا مُبینُ" روزانہ ۱۰۲ مرتبہ پڑھنا چاہیئے۔ (حضرت امام شافعیؒ)
- اگر خدا "آنکھ"، دے تو ہر راہ میں اس کے سوا کچھ نہ دیکھے۔ جہاں میں جس کو دیکھے اس میں اس کی حقیقت دیکھے، کیوں کہ ہر ذرّہ خاک جہاں نُما ہے اگر دیکھا جائے تو۔ (خواجہ معین الدین چشتیؒ)
- "آنکھوں" کے سامنے مچھر ایسی شکلوں کا دکھائی دینا آنکھ میں پانی اترنے کی خبر دیتا ہے۔ بشرطیکہ یہ شکایت فوری طور پر پیدا نہ ہوئی ہو بلکہ ہمیشہ سے موجود ہو۔ اور اس کے ساتھ ساتھ بینائی میں بھی کمزوری پیدا ہونے لگی ہو۔ (شیخ بوعلی سیناؒ)

- سبزے کی طرف نگاہ کرنے سے "آنکھ" کی روشنی بڑھتی ہے، آنکھ کی ورزش یہ ہے کہ آنکھ کو نیچے اوپر، دائیں اور بائیں جلد جلد گھمایا جائے۔
(حکیم علی بن سہیل بن طبری)
- چھ چیزیں "آنکھوں" کے نور کو نقصان پہونچاتی ہیں (۱) زیادہ گرم کھانا (۲) گرم پانی سر پر ڈالنا (۳) سورج کی طرف دیکھنا (۴)، دشمن کا منہ تکنا (۵) کثرتِ گریہ اور (۶) طشیات کا استعمال۔
(بقراط)
- "آنکھیں" تین قسم کی ہوتی ہیں، جسمانی آنکھ جو انسان وحیوان دونوں کو حاصل ہے، اس کا فعل صرف دیکھنا ہے۔ عقلی آنکھ بصیرت کہلاتی ہے۔ جو صرف انسان کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور ایمانی آنکھ خدا پرستوں کی ملکیت ہے جو دنیا کے علاوہ عالمِ بالا کا بھی نظارہ کرتی ہے
(سقراط)
- ہر روز آئینہ دیکھا کرو۔ اگر صورت بُری ہو تو بُرا فعل نہ کرو۔ اور اگر صورت اچھی ہے تو بُرا کام کر کے اس کی خوبصورتی کو تباہ نہ کرو۔
(سقراط)
- اگر میزبان تمہارے جانے سے خوش نہ ہو جائے، اس کی "آنکھوں" سے محبت نہ چھلک پڑے تو تم کبھی اُدھر کا رُخ نہ کرو۔ چاہے وہاں دھن برستا ہو۔
(گوسوامی تلسی داس)
- اندر کی "آنکھ" روشن کرنا چاہتے ہو تو باہر کی آنکھوں کو بُرائی دیکھنے سے روک لو۔
(سوامی سارشبدانند جی)
- انسان کے پاس سب کچھ ہے۔ دیکھنے کے لیے "آنکھیں" سننے کے لیے کان اور اپنا مستقبل سنوارنے کے لئے طاقتور ہاتھ۔
(ایلیٹ)
- خواہ اس "آنکھ" کے سوا جو آسمان پر ہے کوئی میرے نیک کام نہ دیکھ سکے۔ لیکن پھر بھی اے میرے دل! میں نے تماشہ گاہِ عالم میں اپنا فرض خوش اسلوبی سے ادا کیا ہے۔
(ایمرسن)
- جب "آنکھیں" کچھ کہتی ہوں اور زبان کچھ تو تجربہ کار لوگ آنکھوں کی

زبان کو زیادہ معتبر سمجھے گا۔ (ایمرسن)

• ہماری چند روزہ زندگی کا وہ حصّہ جو دنیا کی چہل پہل سے علیحدہ صرف ہوتا ہے، بصیرت کے نئے نئے باب ہماری دیکھنے والی "آنکھ" کے سامنے کھول دیتا ہے اور کائنات کی ہر شے میں ہمیں بھلائی نظر آنے لگتی ہے۔ (شیکسپیر)

• "آنکھوں" سے متعلق ان باتوں کو ذہن میں رکھو (۱) جب پڑھو یا کوئی کام ایسا کرو۔ جس میں نظر سے کام لینا پڑے تو اس کا خیال رہے کہ روشنی تمہارے بائیں شانے کے اوپر رہے، (۲) کتاب کو آنکھوں سے تقریباً پندرہ انچ فاصلہ پر رکھو۔ اور پڑھتے وقت سر اوپر اٹھا ہوا ہو (۳) آنکھوں کو کبھی میلے ہاتھوں سے نہ ملو۔ اور عینک کو ہمیشہ صاف رکھو۔ اور اس کو صحیح ترتیب سے اور ٹھیک طور سے لگاؤ۔ (ڈاکٹر جے لیڈیرر)

• بیرونی "آنکھوں" سے انسان موجودات کو دیکھ سکتا ہے مگر بغیر تعلیم کی روشنی کے اس کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتا۔ (ہربرٹ سپنسر)

• کبھی کسی چیز کو نگاہ جما کر مسلسل نہ دیکھو۔ ورنہ آپ کی "آنکھ" کا پردہ کھنچاؤ کا شکار ہو جائے گا۔ یہ بات نگاہ کو کمزور کرتی ہے۔ ہر شے کو آہستہ آہستہ آنکھ جھپک کر دیکھیے۔ یہی نہیں بلکہ اس کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک بتدریج دیکھیے۔ اس طرح آپ کی آنکھوں کے پردے کی مرکزیت متاثر نہ ہوگی۔ (ڈاکٹر ولیم ایچ، بیٹیس)

• آپ کی "آنکھیں" آپ کے خیالات کا آئینہ ہوتی ہیں۔ اگر آپ کچھ دیر تک سوچتے رہنے کے عادی ہیں تو آپ کی نظریں اس کی عکاسی کریں گی (جان ایف یومینس)

• دل کی "آنکھوں" کو دماغ نہیں سمجھ سکتا۔ (سی، ایچ، پکرسٹ)

• خوبصورت عورت کو دیکھ کر "آنکھیں" خوش ہو جاتی ہیں (سموئیل جانسن)

• یہ ہماری "آنکھیں" نہیں بلکہ دوسروں کی آنکھیں ہیں جو ہمیں برباد کرتی

ہیں ۔اگر سوائے میرے تمام لوگ اندھے ہوتے تو میں کبھی عمدہ لباس اور خوشنما سامان کی پرواہ نہ کرتا۔
(فرینکلن)

- یہ کتنی بڑی نعمت ہوتی اگر ہم "آنکھوں" کی طرح کانوں کو بھی بند کر لیتے یا کھول لیتے۔
(جارج کرسٹوفر)

- "آنکھوں" کی زبان ہر جگہ ایک ہوتی ہے۔ (جارج ہربرٹ)

- مالک کی ایک "آنکھ" ملازم کی دس آنکھوں سے زیادہ دیکھتی ہے (جارج ہربرٹ)

- مردوں کی "آنکھوں" میں عورت کا چہرہ ہی ننگا نہیں بلکہ وہ مادرزاد ننگی نظر آتی ہیں اور چشم زدن میں تصوّر ان تمام مراحل کو طے کر لیتا ہے جس کو آنکھ کا زنا کہا جاتا ہے۔ اسی لئے عورت پر قصداً نظر ڈالنا حرام ہے (نامعلوم)

- صنعتِ صانع پر "آنکھ" کھولو۔ اور لب بند کرو۔ کیونکہ استاد کے خط کو دیکھنا پڑھنے کی نسبت زیادہ مفید ہے۔ (نکاتِ دانش)

- اپنی "آنکھ" کو قابو میں رکھو کہ یہ ایسا دُزدِ تیز دست ہے کہ جوہری کے ہاتھ سے بزور طاقت گوہر کو اڑا کر لے جاتا ہے (نکاتِ دانش)

- ہم جس قدر "آنکھ" سے سیکھتے ہیں اس قدر کان سے نہیں سیکھ سکتے۔ (نکاتِ دانش)

- بُرا کام کرتے وقت یا بُرا کلام کہتے وقت ہر دیوار کو کان اور ہر دروازے کو "آنکھ" سمجھنا غلطی ہے۔ (نکاتِ دانش)

- جب کہ تم "آنکھ" رکھتے ہو اور ایک عالم تمہارے سامنے جلوہ گر ہے تو پھر تمہیں کسی معلّم یا کتاب کی کیا ضرورت ہے؟ (نکاتِ دانش)

- ہزاروں بڑے بڑے حکام اور عہدہ دار ایسی ایسی بدکاریوں میں مبتلا ہیں کہ "آنکھیں" دیکھنے کی تاب نہیں لاسکتیں۔ (مشرقی دانشور)

- خدائے پاک کی رضا میرے نزدیک "آنکھوں" کے بینا ہونے سے بہتر ہے۔
(عربی مفکر)

ارادہ

- جو چیزیں تم نے تجارت وغیرہ سے آپ کمائی ہوں یا ہم نے تمھارے لئے زمین سے پیدا کی ہوں اور ناکارہ چیز کے دینے کا "ارادہ" تک بھی نہ کرنا کر اس میں سے خرچ کرنے لگو۔ (قرآن کریم)
- جس نے لڑنے کی غرض سے تلوار اُٹھائی اور پھر اپنے "ارادہ" سے بازہ آکر میان میں رکھ لی اس پر مواخذہ نہیں ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- پہچانا خدا کو میں نے اپنے "ارادوں" میں ناکامی سے۔ (حضرت علیؓ)
- جو شخص "ارادہ" کسی قضائے حاجت یا دفع مصیبت کا کرے تو چاہیے اس امر کے لئے اللہ پاک کی طرف رجوع کرے، لوگوں کو علم ہونے سے پہلے (خواجہ حسن بصریؒ)
- مصمم "ارادہ" ایک قلعہ کے مانند ہے، جو خوفناک لالچوں سے ہماری حفاظت کرتا ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- تجربہ شاہد ہے کہ ضرورت کے وقت مستحکم "ارادہ" پوری طرح مدد کرتا ہے۔ (شکسپیئر)
- جس کا "ارادہ" مستحکم اور اٹل ہے، وہ دنیا کو اپنے سانچے میں ڈھال سکتا ہے (گیٹے)
- سچی سے سچی اور اچھی سے اچھی عقلمندی "ارادہ" ہے (نپولین)
- اچھے کام کرنے کے لئے پیسے کی ضرورت کم پڑتی ہے اچھے دل اور "ارادہ" کی زیادہ۔ (طامس مور)
- جو آدمی "ارادہ" کرسکتا ہے اس کے لئے کچھ بھی ناممکن نہیں ہے (ایمرسن)
- اس دنیا کی ہر چیز "ارادہ" کی قوت پر منحصر ہے۔ (ڈزرائیلی)
- انسان کے پست "ارادے" کامیابی میں رکاوٹ ڈالتے ہیں (ہربرٹ سپنسر)
- اکثر لوگوں کا اظہارِ شکر زیادہ فوائد حاصل کرنے کا پوشیدہ "ارادہ" ہے (ونچلی)

- بڑے "ارادہ" سے یہ بولا جائے تو وہ ہر قسم کے جھوٹ پر سبقت لے جاتا ہے (بلیک)
- جس کے "ارادے" میں قوت ہے اسے خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ (ٹینی سن)
- جس کسی کام کا "ارادہ" کرو، تو یہ سمجھو کہ تم سب کچھ کر سکتے ہو۔ (سیل مین)
- لوگوں میں طاقت کی اتنی کمی نہیں جتنی مستقل "ارادہ" کی کمی ہے۔ (وکڑ ہیوگو)
- اٹل "ارادہ" ایک دفعہ قائم ہو کر یا تو موت حاصل کرتا ہے یا فتح۔ (فویل لبٹن)
- دنیا میں کوئی چیز ناممکن نہیں ہے صرف مصمم "ارادہ" چاہیئے۔ (کہاوت)
- اگر پہاڑ کو سرکانے کا "ارادہ" ہے تو پہلے ذروں کو سرکانا سیکھو (مغربی کہاوت)
- انسان جب کوئی "ارادہ" کرتا ہے تو غیب سے فی الفور تمیز اور نفس دو صلاح کار اس کے سامنے آموجود ہوتے ہیں (مشرقی دانشور)
- قوتِ "ارادہ" تمام ترقیوں کا راز ہے۔ (چینی ادب)
- سب سے خوبصورت جذبہ انسان کا "ارادہ" ہے۔ (لاطینی ادب)
- عالی ہمت اپنے "ارادہ" کو کامیاب بناتے ہیں۔ (ہندی ادب)

اختیار

- کہیں انسان کو من مانی مراد ملی ہے؟ سو آخرت اور دنیا سب اللہ ہی کے "اختیار" میں ہے۔ (قرآن کریم)
- خدا کے علاوہ تم جن کو پکارتے ہو، وہ تمہاری مصیبت کو ہٹانے یا بدلنے کا کچھ "اختیار" نہیں رکھتے۔ (قرآن کریم)
- صرف اس خدا سے ڈرو، جو تمہیں قتل کرنے کے بعد جہنم میں ڈالنے کا "اختیار" بھی رکھتا ہے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- صاحبِ اختیار کے فرائض بھی اتنے ہی سخت ہیں جتنا کہ ان کو "اختیار" ہے۔ (واٹر فیلڈ)
- دو دفعہ پوچھنا ایک دفعہ غلط راہ "اختیار" کرنے سے بہتر ہے۔ (دخیل)
- جو معاملہ "اختیار" سے باہر ہو جائے اسے جیسے بن پڑے نپٹانا چاہیئے (ہربرٹ سپنسر)
- صاحبِ فہم صاحبِ "اختیار" ہوتا ہے۔ (کہاوت)

انتظار

- کتنے ایسے ہیں جو آنے والے دن کا "انتظار" کرتے رہتے ہیں مگر اس تک نہیں پہونچتے۔ (حضرت محمدؐ)
- بخشش کا کمال یہ ہے کہ جو چیز کسی کو دینی ہو جلدی سے اُسے دے دی جائے اُسے "انتظار" میں نہ رکھا جائے۔ (حضرت علیؓ)
- میزبان کو "انتظار" کی زحمت نہ دو۔ وقت مقررہ پر جلد پہونچا کرو۔ (امام غزالیؒ)

- مجلسِ طعام میں اگر بہت لوگ حاضر ہیں اور ایک دو شخصوں کا " انتظار" ہے تو حاضرین کی رعایت اولیٰ ہے۔ لیکن اگر وہ شخص جس کا انتظار کیا جائے فقیر یا مسکین ہے تو انتظار اولیٰ ہے (امام غزالیؒ)
- ضیافت کے کھانے میں " انتظار" نہیں ہے۔ (امام غزالیؒ)
- تو خود کو نصیحت کر، اور کسی دوست کے سمجھانے کا " انتظار" نہ کر (حضرت ربیع بن خیثمؒ)
- تاریخ دانی بغیر کسی " انتظار" کے طالب علم کو تجربہ کار، پختہ مغز اور خردمند بنا دیتی ہے۔ (سمائلز)
- جو لوگ کسی رہ گزر پر کشمکشِ " انتظار" رہتے ہیں ہم انھیں کبھی بے کار نہیں کہہ سکتے۔ (ملٹن)
- جلدی کے ساتھ دوزخ میں جانا جنّت کے زیادہ " انتظار" سے بہتر ہے۔ (عربی کہاوت)
- موت اور وقت کسی کا " انتظار" نہیں کرتے۔ (فارسی کہاوت)

اشتراکیت

- " اشتراکیت" دو ہی جگہوں پر قائم ہے، شہد کی مکھیوں کے چھتّے میں اور چیونٹیوں کے بل میں۔ (ہیچکاک)
- انفرادی ملکیت کو اجتماعی ملکیت بنا دینا ہی " اشتراکیت" کا بنیادی جذبہ ہے (شینل)
- " اشتراکیت" کا دوسرا نام محبت ہے۔ (ولیم مورس)

آگ

- جو کوئی زور و ظلم سے کسی کا مال خورد برد کرے گا تو ہم اس کو قیامت کے دن دوزخ کی "آگ" میں جھونک دیں گے۔ (قرآن کریم)
- جس شخص کے دل میں ذرہ بھر ایمان ہو گا وہ "آگ" سے نکالا جائے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- "آگ" سے بچو! خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی خیرات کر کے سہی۔ (حضرت محمدؐ)
- مکر، دھوکہ اور خیانت کرنے والا "آگ" میں جھونکا جائے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- سخی "آگ" سے دور ہے اور بخیل آگ سے قریب (حضرت محمدؐ)
- جو شخص اجازت کے بغیر اپنے بھائی کے خط کو دیکھے گا وہ "آگ" کو دیکھے گا (حضرت محمدؐ)
- جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ لوگ اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوں تو وہ اپنا ٹھکانہ "آگ" میں سمجھے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو شخص اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ وہ کہاں سے مال کماتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس کی پروا نہیں کرے گا۔ کہ اس کو کہاں سے "آگ" میں داخل کرے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو آدمی خود کو جنتی ظاہر کرتا ہے وہ ضرور "آگ" میں ڈالا جائے گا۔ (حضرت عمرؓ)
- تعجب ہے اس پر جو دوزخ کی "آگ" کو برحق جانتا ہے اور پھر گناہ کرتا ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- پانی کو "آگ" سے کتنا ہی گرم کیا جائے، پھر بھی وہ اس کے بجھانے کو کافی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- اگر دنیا کی محبت کے سوا اور کوئی ہمارا گناہ نہ ہو تب بھی ہم "آگ" کے مستحق ہیں۔ (غوث پاکؒ)
- جو شخص عمل خیر دوزخ کی "آگ" کے خوف سے کرتا ہے، وہ غلام ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- دولت کا امتحان "آگ" سے ہوتا ہے۔ (فیثا غورث)
- جو شخص علانیہ جرموں کے باعث "آگ" میں جھونکا جائے گا وہ ریاکار کی نسبت آرام میں ہو گا۔ (عبداللہ بن مبارکؒ)

- اگر زبان کو "آگ" جلا دے تو میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ ایک چیز جو واقع ہو گئی ہو اس کو کہوں کہ ایسا کیوں ہوا؟ (عبداللہ بن مسعودؓ)
- لوگوں کو "آگ" سمجھو۔ اور بلا ضرورت ان کے پاس نہ جاؤ۔ اور جب ان کے قریب جاؤ تو آگ کی طرح ان سے ڈرو۔ (حذیفہ بن الیمانؓ)
- جو اپنے آپ کو "آگ" سے بچانا چاہے اس کو اپنی تمام آرزوئیں اور خواہشات چھوڑ دینی ضروری ہیں۔ (یحییٰ بن معاذؒ)
- پانی سے "آگ" بجھ سکتی ہے لیکن احمقوں کی حماقت دور نہیں ہو سکتی۔ (فرینکلن)
- غصّہ کی "آگ" پہلے غصہ کرنے والے ہی پر پڑتی ہے۔ بعد میں دشمن پر پڑے یا نہ پڑے۔ (شیخ سعدیؒ)
- اگر تم طویل زندگی چاہتے ہو تو غصّہ کی "آگ" سے بچو۔ (سقراط)
- جس طرح "آگ" کا ایک ذرہ عالم کو تباہ کر دیتا ہے۔ اسی طرح ایک بد کلمہ انسان کی حالت کو تباہ کر دیتا ہے۔ (لقمان)
- ظاہر پر نہ جاؤ۔ "آگ" سرخ نظر آتی ہے لیکن اس کا جلایا ہوا خاک سیاہ ہو جاتا ہے۔ (پرم ہنس رام کرشن دیو)
- غریبوں کی حاجت روائی کرنے سے "آگ" سے انسان بچ سکتا ہے۔ (سوامی سار شیدانند جی)
- جو کوئی "آگ" میں ہاتھ ڈالے گا ضرور جلے گا۔ (پیٹر بارنم)
- دو تین دفعہ مکان بدلنا "آگ" لگ جانے سے زیادہ بُرا ہے۔ (کرامویل)
- جب تک دُھواں ہے "آگ" بجھی ہے۔ (واشنگٹن)
- دنیا کی خوشیاں "آگ" میں کاغذ کا جلنا ہے۔ (مشرقی کہاوت)
- "آگ" آتش پرست کو بھی جلائے بغیر نہیں چھوڑتی۔ (فارسی کہاوت)
- دھوئیں سے بچنے کے لئے اپنے آپ کو "آگ" میں مت پھینکو۔ (یونانی کہاوت)
- "آگ" اور پانی دو کارآمد غلام ہیں لیکن اپنے وقت پر خوفناک آقا (فارسی ادب)
- اس شخص کے گھر کو کیوں "آگ" لگاتے ہو جس کے پاس دو عورتیں ہیں۔ (عربی کہاوت)
- جیسے کوئلے اٹھانے میں شرم آتی ہو ایسے "آگ" تاپنے میں بھی شرم آنی چاہئے (فرانسیسی کہاوت)

- جب تمہارے پڑوسی کے گھر میں "آگ" لگی ہو تو تمہاری جائداد بھی خطرے میں ہے۔ (ہیورلیس)
- "آگ" روح کو جلا نہیں سکتی۔ (گیتا)
- میں تنہی "آگ" ہوں اور میں ہی کوڑا کرکٹ، میری آگ میرے کوڑے کو جلا کر بھسم کر دے تو میں اچھی زندگی پاؤں گا۔ (خلیل جبران)
- ادھورا کام اور غیر مفتوح دشمن دونوں "آگ" کے مترادف ہیں۔ (ترودلور)
- "آگ" آگ کو ختم نہیں کر سکتی۔ (ٹالسٹائی)
- نفسانی خواہشات بناوٹی سونے کی طرح چمکتی ہے لیکن امتحان کی "آگ" میں پڑنے سے وہ کافور ہو جاتی ہے۔ (سدرشن)

- آگے چل کر تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کس پر کیسی "آفت" آتی ہے، جو اس کو دنیا میں بھی رُسوا کر دے گی اور آخرت میں بھی اس پر دائمی عذاب نازل ہو گا۔ (قرآن کریم)
- جس کی زبان میں نکتہ چینی ہے وہ "آفت" میں پڑے گا۔ (حضرت سلیمانؑ)
- آنکھ کا کاسہ دل کا دروازہ ہے کہ قلب کی تمام "آفتیں" اسی راستے سے آتی ہیں۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- آنکھ بند کر لو تمام "آفتوں" سے محفوظ ہو جاؤ گے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- زمانہ کے پل پل کے اندر "آفات" پوشیدہ ہیں۔ (حضرت علیؓ)
- کلام کرنے پر کئی "آفتیں" پیش آتی ہیں، متکلم کو وقت اور موقع کا پاس رکھنا ضروری ہے۔ (حضرت علیؓ)
- دنیا تمام تر "آفات" و مصائب کا مجموعہ ہے۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- دنیا کی "آفتیں" بظاہر زخم ہیں مگر درحقیقت ترقیوں کا موجب ہے (مجدد الف ثانیؒ)

- "آفات" زمانہ کو بُرا کہنا خدا کو گالی دینا ہے۔ (امام غزالیؒ)
- "آفت" اور فقر میں ثابت القدم رہنا خدا اور رسول کی سچی محبت ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- حیوانات پر بیشتر "آفات" بے زبانی کے باعث لاحق ہوتی ہیں۔ اور انسانوں کے لئے زبان کے باعث۔ (فیثاغورث)
- دنیا کی "آفتیں" اور مصائب انسان کی آزمائش کے موقعے ہیں۔ (سکے خسرو)
- ہماری "آفتوں" پر خوش ہونے والوں سے کہدو کہ آفتیں دنیا کا چکر لگاتی ہیں۔ (اویس قرنیؒ)
- جو محتاج ہوتا ہے اس پر تین "آفتیں" آتی ہیں۔ دین میں ضعف، عقل میں کمی اور مروت میں معدومی۔ (حکیم لقمان)
- جو کوئی "آفت" میں مبتلا ہے وہ اسی کے گناہ کی شامت ہے۔ (امام ابو حنیفہؒ)
- جو سلامتی تلاش کرتا ہے وہ "آفت" کو خوشی برداشت کرتا ہے۔ (یحییٰ بن حسینؒ)
- حقیقی صبر اس کو کہتے ہیں کہ آفت آنے کو ایسا سمجھے جیسا اس کے جانے کو سمجھتا ہے (ابو الحسین النوریؒ)
- مومن وہ ہے جو نفس کی "آفت" سے محفوظ رہے۔ (ابو الحسین النوریؒ)
- موت دنیا کی "آفتوں" سے نجات دلاتی ہے۔ (سقراط)
- ایسے شخص کی فریاد رسی کرو جو "آفت" میں گھرا ہو، بشرطیکہ وہ اپنے فعلِ بد کے نتیجے میں گرفتار بلا نہ ہوا ہو۔ (افلاطون)
- عورتوں کے کہنے پر کبھی عمل نہ کرو، تمام "آفاتِ" زمانہ سے محفوظ رہو گے۔ (بقراط)
- قوتِ حیات کی کمی دنیا کے مصائب، آلام اور "آفتوں" کا سبب ہے۔ (ڈاکٹر ماوڈن)
- تمام "آفات" سرمایہ دارانہ نظام کا نتیجہ ہیں۔ (جارج ہیرن)
- تمام برائیوں اور "آفتوں" کی پیداوار تنہائی سے نفرت ہے۔ (سموئل جانسن)
- "آفات" اور مصائب کسی وقت بھی یورش کر سکتے ہیں۔ (سموئل جانسن)
- "آفات" اور آلام کی دو قسمیں ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ ہم خود اپنے لئے آفت مول لیں اور دوسروں کا بھلا چاہیں (برس)
- "آفتیں" بے دار کرنے کے لئے آتی ہیں نہ کہ پریشان کرنے کے لئے۔ (ڈالبس)

- جو زیادہ تر "آفتوں" میں گھرا رہتا ہے وہی دوسروں سے نیک سلوک کرسکتا ہے۔ (ٹیلی انڈ)
- آئندہ اولاد کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی "آفت" نہیں ہوسکتی کہ ورثہ میں ان کو مجرموں اور گناہ گاروں کی روز افزوں آبادی دی جائے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- کسی "آفت" کے آنے سے زیادہ اس کا خطرہ سخت ہے۔ (والٹیل)
- اس زندگی کی "آفت" بنیادی کش مکش سے نجات حاصل کر، جبکہ مرنا ابھی باقی ہے۔ (عربی کہاوت)
- "آفاتِ" زمانہ سے دگھبراؤ، کیونکہ احمق شخص ہی حوادثِ زمانہ پر بے صبری کرتا ہے (عربی دانشور)
- اگر آج کا رزق تجھ پر تنگ ہو جائے تو کل تک صبر کر، شاید کہ زمانہ کی آفتیں تجھ سے دُور ہوجائیں۔ (ایک عربی حکیم)

آواز

- اونچی "آواز" سے تکبیر نہ پڑھو، کیوں کہ تم بہرے یا غیر حاضر شخص کو نہیں پکار رہے ہو بلکہ تم اس کو پکار رہے ہو جو سنتا ہے اور دیکھتا ہے اور وہ (خدا) ہر وقت تمھارے ساتھ ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- بدترین "آوازیں" دو ہیں راگ کی اور رونے کی (حضرت محمدؐ)
- بلند "آواز" سے رونا بے صبری ہے اور قہقہہ مار کر ہنسنا بے وقوفی کی دلیل ہے (امام غزالیؒ)
- اذان اور قرآن کا الحان سے زیادہ "آواز" میں پڑھنا راگ کے طور پر پڑھنا ہے (امام غزالیؒ)
- اگر تو نے بلند "آواز" سے بھی اللہ کہا ہے تو اس کی بھی تجھ سے باز پرس ہوگی کہ غالباً کیا یا ریا سے۔ (غوث پاکؒ)
- عورت کی "آواز" بھی عورت ہی ہے، یعنی آواز کا پردہ۔ (عربی حکیم)

- عام کی "آواز" خدا کی آواز ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- یہ ہم پر منحصر ہے کہ زندگی کی راہ طے کرتے ہوئے فطرت کی کُل "آوازوں" کو ایک دلکش نغمے میں مرتبط کرلیں یا اس کی شفقت و ہمدردی کو ٹھکرا کر اس کی مترنم آواز کو ایک بھیانک اور خاموشی میں تبدیل کرلیں۔ (رسکن)
- ضمیر ہمارے اندر اس "آواز" کا نام ہے جو ہمیں تنبیہ کرتی ہے کہ کوئی دیکھ رہا ہے۔ (میکلن)
- دلائل کو مضبوط کرنے کے بجائے "آواز" کو بلند نہیں کرنا چاہئے۔ (سموئیل جانسن)
- دلی جذبات کے اظہار کے لئے "آواز" اور الفاظ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (خلیل جبران)
- عوام کی "آواز" انقلاب پیدا کرتی ہے۔ (سفیعین)
- فقیر کی "آواز" سخی کے لئے نغمہ اور بخیل کے لئے نوحہ ہے۔ (عربی کہاوت)
- ہماری روح کے اندر خدا کی ایک "آواز" ہے جو ہمیں نیک کام کرنے کی ہدایت دیتی رہتی ہے اور بدی سے روکتی ہے۔ (فارسی ادب)
- "آواز" دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک وہ جو گلے سے نکلے۔ اور دوسری وہ جو دل سے نکلے۔ (عام کہاوت)

آزمائش

- نعمت کا عطا "آزمائش" ہے کہ تم شکر کرتے ہو یا ناشکری۔ (قرآن کریم)
- ہم تم کو ایک شے سے "آزمائیں" گے، ڈر سے، بھوک سے، مال سے، جانوں اور پھلوں سے۔ (قرآن کریم)
- اے خدا، ہمارے گناہوں کو معاف کر اور ہمیں "آزمائش" میں نہ ڈال (حضرت عیسیٰؑ)
- جب تک "آزمائش" نہ کر لو، ہرگز کسی کی دینداری پر اعتماد نہ کرو (حضرت عمرؓ)
- لوگوں کو جس طرح چاہے "آزماؤ" سانپ بچھوؤں سے کم نہ پاؤ گے (حضرت عثمانؓ)
- مصیبت کے سبب سے حق تعالیٰ کی طرف سے روگردانی مت کرو کہ وہ تمہاری "آزمائش" کرتا ہے۔ (غوث پاکؒ)
- آدمی کا حال دریافت کرنا سخت مشکل ہے۔ جب تک بار ہا اس کی "آزمائش" نہ کر لی جائے۔ (سقراط)
- بلا کا نزول ہلاکت کے لئے ہی نہیں بلکہ "آزمائش" کے لئے بھی ہوتا ہے (امام جعفرؒ)
- مرد کی "آزمائش" عورت سے ہے۔ اور عورت کی روپے پیسے سے اور روپے کی آگ سے ہوتی ہے (فیثا غورث)
- میں اپنے نفس کی "آزمائش" چاہتا ہوں کہ یہ کسی کام میں خلل انداز تو نہیں ہوتا۔ (حضرت ابن سلامؓ)
- اہلِ علم کی "آزمائش" اس کے کثرتِ علم سے نہیں ہوتی، بلکہ یہ دیکھنا چاہئے کہ فتنہ انگیزیوں سے کس طرح بچتا ہے۔ (افلاطون)
- "آزمائش" کے موقعوں پر نیک و پارسا انسانوں کی نسبت چالاک اور چست آدمی زیادہ مفید ثابت ہوتے ہیں۔ (بیکن)
- بہادر کی "آزمائش"، میدانِ جنگ میں، دوست کی مصیبت کے وقت اور

عقلمند کی غیض و غضب میں ہوتی ہے۔ (عربی کہاوت)

- آزمائے ہوئے کی دوبارہ "آزمائش" کرنا اور ہر ایک شیریں زبان کو دوست سمجھ لینا خطرناک غلطی ہے۔ (فارسی کہاوت)
- ہر بات میں "آزمائش" شرط ہے۔ (ہندی کہاوت)

آرام (آسائش)

- ایمان کے بعد افضل ترین نیکی خلق کو "آرام" دینا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- غم کے دُور ہونے اور "آسائش" کے حاصل ہونے کا انتظار کرنا بہت اچھی عبادت ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اپنے بھائی کی تکلیف پر خوش نہ ہو، کیونکہ اللہ اسے "آرام" دے گا اور تمہیں دُکھ۔ (حضرت محمدؐ)
- گلے شکوے سے زبان بند رکھ "آرام" و راحت نصیب ہو گی۔ (حضرت ابو بکرؓ)
- جس نے اللہ کے دیئے پر رضامندی ظاہر کی اس نے دنیا و آخرت میں "آرام" پایا۔ (توراتِ مقدس)
- تعجب ہے اس پر جو جنّت پر ایمان رکھتا ہے اور پھر دنیا کے ساتھ "آرام" پکڑتا ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- مصیبت میں "آرام" کا خواہاں مصیبت کو بڑھا لیتا ہے۔ (امام جعفرؒ)
- دنیا میں "آرام" کا طلبگار بے وقوف اور عقل سے دور ہے (مجدد الف ثانیؒ)
- جو شخص علانیہ جرموں کے باعث دوزخ میں جائے گا وہ ریاکار کی بہ نسبت زیادہ "آرام" میں ہو گا۔ (عبداللہ بن مبارکؒ)
- اہلِ مروّت کے لئے دنیا میں "آرام" کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ (امام شافعیؒ)

- "آسائشِ خلق" میں کوشش کر اور خلق سے مت ڈر۔ (لقمان)
- حُسنِ اخلاق سے زندگی "آرام" اور راحت سے بسر ہوتی ہے (ارسطو)
- میرا "آرام" اس میں ہے کہ میرا گھر نہیں ہے۔ (دیو جانس کلبی)
- صوفی درجۂ اعلیٰ میں حق تعالیٰ کے ساتھ "آرام" کرتا ہے۔ (ابوالحسن النوریؒ)
- اگر کوئی شخص فراغت اور "آرام" سے زندگی گذارنا چاہتا ہے تو اسے لازم ہے کہ اپنا خرچ آمدنی سے نصف رکھے۔ (بیکن)
- دماغ کی قوت مشق ہے "آرام" نہیں۔ (پوپ)
- زینے اس لئے نہیں بنائے گئے کہ ان پر ٹھہر کر "آرام" کیا جائے، بلکہ ہر ایک زینہ کا مقصد ایک پاؤں کو اس لئے سہارا دینا ہے کہ دوسرا قدم اوپر جا سکے۔ (جارج واشنگٹن)

ایذا

- اگر اللہ تم کو کسی قسم کی "ایذا" پہونچانا چاہے تو اس کے سوا اس تکلیف کو دور کرنیوالا کوئی اور نہیں۔ (قرآن کریم)
- سائل کو نرمی سے جواب دینا اور سائل کے اصرار سے درگذر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے، جس کے دینے کے بعد سائل کو کسی طرح کی "ایذا" ہو اور اللہ بے نیاز بُرد بار ہے (قرآن کریم)
- شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ لوگوں کو "ایذا" پہونچانا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- کوئی تمہارے ہاتھ اور زبان سے "ایذا" نہ پائے، ورنہ عذاب الٰہی میں گرفتار ہوگا۔ (حضرت محمدؐ)
- جس نے پڑوسی کے کُتے کو مارا اس نے پڑوسی کو "ایذا" دی۔ (حضرت محمدؐ)

- کسی کے غضب پر صبر کرنے اور "ایذا" رسانی سے درگذر کرنے کے رویے کو جو لوگ اختیار کریں گے۔ خدا انہیں محفوظ رکھے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- راستے میں کسی کو "ایذا" پہونچانے سے باز رہنا راستے کا حق ادا کرنا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- مومن کو "ایذا" پہونچانا خدا کے نزدیک کعبہ اور بیت المعمور گرانے سے پندرہ گنا برا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جس کی زبان پڑوسیوں کو "ایذا" پہونچائے بے شک وہ جہنمی ہے (حضرت محمدؐ)
- خلقت کو "ایذا" پہونچائے بغیر ان کی تکلیف خود اٹھا لینا حقیقی سخاوت ہے (حضرت ابو بکرؓ)
- جو شخص "ایذا" پہونچنے کے وقت پہلے اپنی تدبیروں اور پھر خلق خدا کی امداد سے عاجز ہو کر خدا کی جانب رجوع کرتا ہے، خدا تعالےٰ ابھی اس کی طرف سے منہ پھیر لیتا ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- "ایذا" میں گھبرانا نہایت کمال درجہ کی مصیبت ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جسے کوئی "ایذا" نہ پہونچے، اس میں کوئی خوبی نہیں۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- مخلوق سے "ایذا" پہونچنے پر صبر کرنا منجملہ علاماتِ ولایت ہے (ابو الحسن خرقانیؒ)
- جس شخص کی رات بلا کسی مومن کو "ایذا" دینے سے ختم ہوئی گویا اس نے وہ رات حضرت محمدؐ کے حضور میں بسر کی۔ (ابو الحسن خرقانیؒ)
- جانوروں کو "ایذا" دینے والا خود ایذا پائے گا۔ (شری گرنتھ)
- کسی جاندار کو "ایذا" نہ دو۔ (مہاتما بدھ)

انجام

- جنھوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ان کا "انجام" بخیر ہو گا۔ (قرآن کریم)

- جس چیز میں فحش ہوگا اس کا "انجام" اس کے سوا کچھ نہیں کرتا ہی ہو اور جس میں حیا ہے اس کا انجام اس کی زینت ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا "انجام" ہوگا۔ (حضرت محمدؐ)
- ہو سکتا ہے کوئی ملکیت ابتدا میں یک لخت حاصل ہو جائے مگر اس کا "انجام" نامبارک ہوگا۔ (حضرت سلیمانؑ)
- جب تیری آنکھ بیگانہ عورتوں سے لڑیں گی تو تیرا دل برے منصوبے باندھے گا جو "انجام کار" تیری ہلاکت کا باعث ہوں گے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- شراب کو للچائی ہوئی نظروں سے نہ دیکھ کہ "انجام کار" وہ سانپ کی مانند ڈس لے گی۔ (حضرت سلیمانؑ)
- آخر تم نے اسی کام کی طرف توجہ کی جس سے تم برے انجام کو پہونچے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- اوّل عمر میں جو وقت ضائع کیا ہے آخر عمر میں اس کا تدارک کر کہ "انجام" بخیر ہو۔ (حضرت علیؓ)
- جو شخص تجربوں سے لاپرواہی برتتا ہے وہ "انجام کار" کے سوچنے سے اندھا ہو جاتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جس کا "انجام" موت ہے اس کے لیے کون سی خوشی ہے۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- "انجام" کی خرابی ابتدا کی برائی سے ہوئی۔ لہٰذا ابتدا کو اچھی بنا۔ (حضرت فضیلؒ)
- سب سے اچھا وہ ہے جس کا "انجام" اچھا ہے۔ (بیکن)
- بروں کا "انجام" ضرور برا ہوگا۔ (ولسن)
- غصہ کا "انجام" خطرناک نتائج پیدا کرتا ہے۔ (وکیل)
- شراکت کے کام کا "انجام" ناتمام رہتا ہے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- کوئی صورت اختیار کرو۔ "انجام" ایک ہی ہے۔ (ولیم مورس)
- ہر شخص اپنے "انجام" کی فکر کر لیتا ہے۔ (فارسی کہاوت)
- جنگ کا "انجام" ہلاکت اور بربادی کے سوا کچھ نہیں۔ (لاطینی کہاوت)

- خاموشی کا "انجام" نیک ہے۔ (عربی کہاوت)
- صبر کا "انجام" میٹھا ہوتا ہے۔ (عربی کہاوت)

انکار

- جب گواہ ادائے شہادت کے لئے بلائے جائیں تو حاضر ہونے سے "انکار" نہ کریں۔ (قرآن کریم)
- ہماری باتوں سے "انکار" وہی لوگ کرتے ہیں جو نافرمان ہیں۔ (قرآن کریم)
- لوگو! تم خدا سے کیونکر "انکار" کرتے ہو، تم بےجان تھے تو اس نے تم میں جان ڈالی، پھر وہی تم کو مارتا ہے اور پھر وہی تم کو دوبارہ قیامت کے دن زندہ کرے گا۔ (قرآن کریم)
- دعویٰ کی شہادت پیش کرنا مدعی کے ذمہ ہے اور اس کے "انکار" کی صورت میں قسم کھانا مدعا علیہ کے ذمے ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- بشریت "انکار" کرتی ہے، رجوع الی اللہ ہونے سے مگر مصیبت کے وقت (ابوالحسن خرقانیؒ)
- جوانی میں خدا کے وجود سے "انکار" کرنے والوں میں سے آج تک میں نے ایسا نہیں دیکھا جو بڑھاپے میں اپنی بات پر قائم رہا ہو (افلاطون)
- جو بات تحریر میں آجائے، اس سے "انکار" ناممکن ہے۔ (فرینکلن)
- سنہرا قاعدہ یہ ہے کہ جو لاکھوں کو حاصل نہیں ہے، ہم اسے حاصل کرنے سے مضبوطی سے "انکار" کریں۔ (مہاتما گاندھی)

- جو آدمی ہنسی مذاق میں جھوٹ سے بچا، میں اس کے جنتی ہونے کا ضامن ہوں (حضرت محمدؐ)
- کسی آدمی کا بھید تلاش نہ کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- جو آدمی سلام سے پہلے بات کرے اس کا جواب مت دو جب تک سلام نہ کر لے۔ (حضرت محمدؐ)
- ہر قوم کے معزز آدمی کی تعظیم کیا کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- ایسا کوئی کلام حلال نہیں جس سے کوئی آدمی گھبرائے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو آدمی نرمی سے محروم ہے وہ نیکی سے بھی محروم ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جب تین آدمی سفر کو جائیں تو ایک کو اپنا سردار بنالیں۔ (حضرت محمدؐ)
- جو آدمی کسی برائی میں حاضر ہوا اور اس سے راضی ہوا تو اس نے خود وہ برائی کی۔ (حضرت محمدؐ)
- ایمان دار آدمی کو شایاں نہیں کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے، یعنی اس بلا میں ہاتھ ڈالے جس کے مقابلہ کی اسے طاقت نہ ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- تم میں سے بہتر آدمی وہ ہے جس سے نیکی کی توقع ہو اور بدی کی نسبت اطمینان ہو کہ وہ نہیں کرے گا اور بدتر وہ ہے کہ جس سے نہ نیکی کی توقع ہو اور نہ ہی بدی کرنے کی نسبت سے اطمینان ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- چار آدمی مرفوع القلم ہیں، لڑکا جب تک بالغ نہ ہو۔ سویا ہوا جب تک بیدار نہ ہو۔ دیوانہ جب تک ہوش میں نہ آئے، بوڑھا جس کی عقل زائل ہو گئی ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- ایمان دار آدمی کا ہر ایک کام اس لئے اچھا ہے، اسے جب خوشی حاصل ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے، اگر اسے دکھ پہنچتا ہے تو صبر کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- کوئی آدمی تم میں سے ایمان والا نہیں ہو سکتا، جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)

آدمی

- جو آدمی خدا سے ڈرتا ہے، خدا اس کے سب کام آسان کر دیتا ہے۔ (قرآن کریم)
- جو آدمی، ہدایت پاگیا اس کا فائدہ اس کے نفس ہی کو پہونچے گا۔ (قرآن کریم)
- جو آدمی، سیدھے راستے پر چلے وہ اپنے ہی ذاتی فائدے کے لئے چلا، اور جو بھٹکا تو اس کے بھٹکنے کا خمیازہ بھی اس کو بھگتنا پڑے گا۔ (قرآن کریم)
- کوئی آدمی، دوسرے کے بار گناہ کو اپنے اوپر نہیں لے گا۔ (قرآن کریم)
- جو آدمی نیک بات کی سفارش کرے قیامت کے دن اس نیک کام کے اجر میں سے اس کو بھی حصہ ملے گا اور جو بُری بات کی سفارش کرے۔ وبال میں وہ بھی شریک ہوگا، ——— (قرآن کریم)
- ہم موت کے وقت۔ آدمی۔ کو جتا دیں گے کہ یہی وہ حالت ہے، جس سے تو بھاگتا تھا۔ ——— (قرآن کریم)
- جو، آدمی، بُرے کام کر رہے ہیں ان کی وجہ سے روئے زمین پر خرابی پھیل گئی ہے ——— (قرآن کریم)
- اگر کوئی آدمی نادانی سے بُرا کام کرے اور پھر توبہ کر لے تو اللہ اس کو بخش دے گا، ——— (قرآن کریم)
- کسی آدمی سے بے رخی نہ کرو اور نہ ہی زمین پر اترا کر چلو۔ (قرآن کریم)
- دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا، صدقہ دخیرات کی طرح اجر و ثواب کا موجب ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- قابلِ رشک ہے وہ آدمی جسے عقل بخشی گئی ہو اور وہ اس کے تقاضوں پر عمل پیرا ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- جو آدمی وعدہ کا پابند نہیں اس کا کوئی دین نہیں (حضرت محمدؐ)

- میری کمر دو آدمیوں نے توڑی، ایک جاہل زاہد وعابد نے دوسرے دین کی ہتک کرنے والے ظالم نے۔ (حضرت محمدؐ)
- ایمان دار آدمی اپنی بیوی سے ناراض نہ رہا کرے۔ کیوں کہ اس کی کوئی عادت اسے ناپسند ہو تو کوئی قابلِ پسند بھی ہوگی۔ (حضرت محمدؐ)
- دو خصلتیں کسی ایمان دار آدمی میں جمع نہیں ہو سکتیں ایک بخل دوسری بدخلقی (حضرت محمدؐ)
- اگر تین آدمی ایک ساتھ بیٹھے ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں کہ تیسرا اس سے آزردہ ہو جائے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- جس آدمی کے دونوں دن یعنی آج اور کل گذشتہ برابر ہو جائیں وہ نقصان زدہ ہے اور جس کا گذشتہ کل آج سے اچھا تھا وہ محروم ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو آدمی اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ وہ مال کہاں سے کماتا ہے تو اللہ بھی اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ اسے کہاں سے دوزخ میں داخل کرے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو آدمی ایک کپڑا دس درم کو مول لے اور اس کی قیمت میں ایک درم حرام ہو تو وہ کپڑا جب تک اس کے بدن پر ہے اللہ تعالیٰ اس کی عبادت قبول نہیں کریگا۔ (حضرت محمدؐ)
- آدمی کے لئے اتنی ہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے بھائی کو حقیر سمجھے۔ (حضرت محمدؐ)
- نیک آدمی صائم الدہر اور قائم اللیل کا درجہ پاتا ہے (حضرت محمدؐ)
- جس آدمی کو سلامت رہنا اچھا لگے وہ سکوت لازم پکڑے۔۔۔ (حضرت محمدؐ)
- آدمی کے دوست تین ہیں، ایک تو قبض روح تک ساتھ رہنا ہے، دوسرا قبر تک اور تیسرا قیامت تک قبض روح تک کا ساتھی تو مال ہے۔ قبر تک کے ساتھی اس کے گھر والے اور قیامت تک کے ساتھی اس کے اعمال۔ (حضرت محمدؐ)
- آدمی کے اسلام کی خوبی امور بے فائدہ کو چھوڑ دینا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جب دو آدمی ایک ہی وقت میں دعوت دیں تو ان میں سے نزدیک تر دروازے والے کی دعوت قبول کرو۔ اگر ان میں سے کوئی پہل کرے تو اس کی دعوت قبول کرو۔ (حضرت محمدؐ)

جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ اس کو دولت اور حسن تم سے زیادہ دیا گیا ہے تو اس شخص پر بھی نظر کرو، جس کو تم سے کم دیا گیا ہے تاکہ ناشکری کرنے کی بجائے تم میں جذبۂ شکر پیدا ہو
(حضرت محمدؐ)

- آدمی، آپس میں ایسے ہیں جیسے کنگھی کے دانے۔ (حضرت محمدؐ)
- آدمی، اس شخص کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- شریر آدمی کی بدکاریاں اس کو پکڑ لیں گی اور وہ اپنے ہی گناہوں کی رسیوں میں جکڑا جائے گا۔
(حضرت سلیمانؑ)
- اے کاہل آدمی، چیونٹی کے پاس جا، اس کی روش دیکھ اور دانشمندی حاصل کر۔
(حضرت سلیمانؑ)
- ہوشیار آدمی، کا ہاتھ حکمراں ہوگا، سست آدمی کا خراج گذار۔ (حضرت سلیمانؑ)
- وہ آدمی جو مسکین پر ہنستا ہے گویا اس کے بنانے والے پر ہنستا اور اس کی حقارت کرتا ہے، اور جو اوروں کی مصیبت سے خوش ہوتا ہے بے گناہ نہ ٹھہرے گا (حضرت سلیمانؑ)
- دغا کی روٹی آدمی کو میٹھی لگتی ہے۔ مگر آخر کو اس کا منہ کنکروں سے بھرا جاتا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- سچا آدمی، سات بار گرتا ہے اور پھر اٹھتا ہے مگر شریر بلا میں گر کر پڑا رہتا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- وہ آدمی جو کہ ایک بے وقوف کے ہاتھ پیغام بھیجتا ہے۔ اپنے پاؤں آپ کاٹتا ہے۔
(حضرت سلیمانؑ)
- جاہل آدمی، اپنے دل میں جو کچھ ہے ظاہر کر دیتا ہے اور دانشمند اسے آخر موقع تک چھپائے رکھتا ہے۔
(حضرت سلیمانؑ)
- جس آدمی نے قناعت کو چھوڑا وہ کبھی غنی نہ ہوا (حضرت ادریسؑ)
- جو آدمی اپنے لئے خزانے جمع کرتا ہے وہ خدا کے نزدیک ہے اور ایک مفلس اس کے نزدیک دولت مند ہے
(حضرت عیسیٰؑ)
- جو آدمی، تم سے قرض چاہے اس سے منہ نہ موڑو (حضرت عیسیٰؑ)
- جس آدمی نے بری خواہش سے عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دل میں اس

کے ساتھ زنا کر چکا۔ (حضرت عیسیٰؑ)

- جو چیز باہر سے "آدمی" کے اندر جاتی ہے وہ ناپاک نہیں کر سکتی اس لئے کہ وہ اس کے دل میں نہیں بلکہ پیٹ میں جاتی ہے اور پاخانہ میں نکل جاتی ہے۔ بلکہ جو آدمی کے اندر سے نکلتا ہے وہی آدمی کو ناپاک کرتا ہے، کیونکہ اندر سے یعنی آدمی کے دل سے بُرے خیالات نکلتے ہیں جو اسے ناپاک کر دیتے ہیں (حضرت عیسیٰؑ)
- ہرگز کوئی "آدمی" موت کی تمنا نہیں کرے گا، سوائے اس کے جس کو اپنے عمل پر وثوق ہو گا۔ (حضرت ابو بکرؓ)
- جو "آدمی" اللہ کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔ اللہ اس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔ (حضرت ابو بکرؓ)
- جو "آدمی" خود کو عالم ظاہر کرے وہ جاہل ہے، اور جو خود کو جنتی بتائے وہ جہنمی ہے۔ (حضرت عمرؓ)
- یہ پانچ "آدمی" جنتی ہیں۔ (۱) وہ محتاج جو عیال دار ہو مگر صابر ہو۔ (۲) وہ عورت جس کا خاوند اس سے راضی و خوش رہے (۳) وہ عورت جس نے اپنے شوہر کا حق مہر معاف کر دیا ہو۔ (۴) وہ جس کے والدین اس سے خوش ہوں (۵) وہ جو اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرے۔ (حضرت عمرؓ)
- جس "آدمی" نے دنیا کو جس قدر پہچانا اس سے اسی قدر بے رغبت ہوا۔ (حضرت عثمانؓ)
- "آدمی" کو جس طرح چاہے آزما کر دیکھو، سانپ بچھو سے کم نہ پاؤ گے۔ (حضرت عثمانؓ)
- بدگو تین "آدمیوں" کو مجروح کرتا ہے۔ اول اپنے آپ کو، دوم جس کی برائی کرتا ہے اور سوم جو اس کی برائی سنتا ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- "آدمی" کی قابلیت زبان کے نیچے پوشیدہ ہے۔ (حضرت علیؑ)
- "آدمی" عاجزانہ اور نیک کام کرتا رہے تو اس سے اچھا ہے کہ قوت رکھے اور بُرے کام نہ چھوڑے۔ (حضرت علیؑ)
- جلد باز "آدمی" اکثر اپنے کیے پر نادم ہوتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

- ہر ایک آدمی کی رائے اس کے ذاتی تجربے کے مطابق ہوا کرتی ہے۔ (حضرت علیؑ)
- اس آدمی کی نسبت تعجب ہے جو اپنی اجل کا مالک نہیں پھر وہ اپنی امیدیں کس طرح بڑھاتا ہے۔ (حضرت علیؑ)
- "آدمی" وہ ہے جو اپنے آپ سے حیا کرے۔ (حضرت علیؑ)
- جو آدمی خدا کو بھول جاتا ہے۔ خدا اس کو اپنی جان بھی بھلا دیتا ہے۔ (حضرت علیؑ)
- غیبت کے سننے والا آدمی، غیبت کرنے والوں میں داخل اور بُرے کام پر راضی ہونے والا گویا اس کا فاعل۔ (حضرت علیؑ)
- جو آدمی نیک سلوک سے درست نہ ہو وہ بدسلوکی سے درست ہو جاتا ہے۔ (حضرت علیؑ)
- جس آدمی کی زبان اس پر حکمراں ہو تو وہی اس کی ہلاکت اور موت کا فیصلہ کرتی ہے۔ (حضرت علیؑ)
- جس آدمی کی بُرائی کرنے پر اس کی شکرگذاری کی جائے وہ شکرگذاری نہیں بلکہ تمسخر ہے۔ (حضرت علیؑ)
- جو آدمی جلدی سے ہر ایک بات کا جواب دے دیتا ہے وہ ٹھیک جواب نہیں دے سکتا۔ (حضرت علیؑ)
- جو آدمی کسی بُرے کام کی بنیاد ڈالتا ہے وہ اس بنیاد کو اپنی جان پر قائم کرتا ہے۔ (حضرت علیؑ)
- جو آدمی اپنے اقوال کے ساتھ حیا رکھتا ہے وہ اپنے افعال میں بھی اس سے دُور نہیں رہتا۔ (حضرت علیؑ)
- جو آدمی کو علم غنی اور بے پروا نہیں کرتا وہ مال سے کبھی مستغنی نہیں ہو سکتا۔ (حضرت علیؑ)
- کسی دوسرے آدمی کے گرنے پر خوشی مت کرو۔ کیا معلوم کہ کل کو تمہارے ساتھ کیا پیش آئے۔ (حضرت علیؑ)
- جس آدمی نے تمہاری تعریف و تکریم کی گو درحقیقت تم اس کے لائق ہو مگر اس نے تمہیں نقصان پہنچایا۔ (حضرت علیؑ)
- جس آدمی نے تمہیں ذلیل سمجھا ہے اگر تمہیں عقل ہے تو بیشک اس نے تمہیں فائدہ پہنچایا ہے۔ حضرت علیؑ

- وہ آدمی تمہارا بھائی نہیں ہے جس کی خاطر مدارات کی تمہیں حاجت ہو۔ (حضرت علیؑ)
- شریف آدمی کی کوئی اچھی بات دیکھکر دھوکے میں نہ آجاؤ۔ اور شریف آدمی کی سختی یا غلطی سے متنفر نہ ہو جاؤ۔ (حضرت علیؑ)
- سب سے زیادہ مصیبت اس آدمی پر ہے جس کی ہمت بلند، مروت زیادہ اور مقدرت کم ہے۔ (حضرت علیؑ)
- سب سے زیادہ احمق وہ آدمی ہے جو دوسروں کی رذیل صفات کو تو بُرا سمجھے اور خود ان پر جما رہے۔ (حضرت علیؑ)
- جب کلام کم ہو جائے تو آدمی اکثر صحیح بات کہتا ہے۔ (حضرت علیؑ)
- جب آدمی کا خلق اچھا ہو تو کلام لطیف ہو جاتا ہے۔ (حضرت علیؑ)
- جب کسی آدمی میں نیڑھی خصلت معلوم ہو تو اس بات کے منتظر رہو کہ اس میں اس قسم کی اور بھی خصلتیں موجود ہوں گی۔ (حضرت علیؑ)
- ہر ایک آدمی سے اس کی فہم کے مطابق کلام کرو۔ (حضرت علیؑ)
- جو آدمی، چھوٹے ہاتھ سے دیتا ہے، وہ لمبے ہاتھ سے پاتا ہے۔ (حضرت علیؑ)
- رحمت کے زیادہ مستحق یہ تین آدمی ہیں (۱) وہ عالم جس پر جاہل کا حکم چلے، (۲) وہ شریف جس پر کمینہ حاکم ہو۔ (۳) وہ نیکو کار جس پر کوئی بدکار مسلط ہو۔ (حضرت علیؑ)
- اس آدمی سے کبھی نہ اُلجھنا جس پر قابو نہیں پا سکتے۔ (حضرت علیؑ)
- ہر آدمی کی قدر اتنی ہی ہے، جتنا اس کے پاس علم ہے۔ (حضرت علیؑ)
- کبر و غرور سے آدمی کا اصل دین ضائع ہو جاتا ہے۔ (حضرت امام حسنؑ)
- جھوٹے آدمی کو مروت اور حاسد کو راحت نہیں۔ بد خلق کو سرداری، اور ملوک کو اخوت نہیں۔ (حضرت جعفر صادقؑ)
- آدمی کے سب سے بڑے دشمن اس کے بُرے ہم نشیں ہیں۔ (غوث پاکؒ)
- جب تک کہ سطح زمین پر ایک آدمی بھی ایسا ہے جس کا تیرے دل میں خوف ہو یا اس سے کسی قسم کی توقع ہو اس وقت تک تمہارا ایمان کامل نہیں ہوا۔ (غوث پاکؒ)

- سمجھدار آدمی کسی چیز میں خوشی نہیں پاتا کیوں کہ اس کا حلال حساب ہے۔ اور حرام عذاب ہے (غوث پاک ؒ)
- جس آدمی نے مخلوق سے کچھ مانگا وہ خالق کے دروازے سے اندھا ہے (غوث پاک ؒ)
- جو آدمی اپنے نفس کو درست چاہے اسے لازم ہے کہ اسے سکوت اور حسن ادب کی لگام دے (غوث پاک ؒ)
- بے کار آدمی، زمین پر بار ہوتا ہے۔ (غوث پاک ؒ)
- جس آدمی کا حسد زیادہ ہے اس کے دوست کم ہوتے ہیں۔ (حضرت فضیل ؒ)
- میں اس آدمی کا نہایت احسان مند ہوں کہ میرے پاس سے گذرے اور مجھے سلام نہ کرے اور جب بیمار ہو جاؤں تو میری عیادت کو نہ آئے (حضرت فضیل ؒ)
- جس آدمی کو تنہائی سے وحشت اور مخلوق سے موانست ہے وہ سلامتی سے بعید ہے۔ (حضرت فضیل ؒ)
- جس آدمی نے ناشکرے پر احسان کیا اس نے نیکی ضائع کی۔ (حضرت فضیل ؒ)
- جو آدمی اپنے نفس کو خواہشات سے باز رکھتا ہے، اس کو رحمت کے کفن میں لپیٹو اور سلامتی کی زمین میں دفن کرو۔ (حضرت بایزید بسطامی ؒ)
- جس آدمی کو خدا مقبول کرتا ہے اس پر ظالم کو مسلط کرتا ہے (حضرت بایزید بسطامی ؒ)
- جس آدمی نے دولت مند کی تواضع اس کی دولت مندی کے سبب کی اس نے دو حصہ دین برباد کر ڈالا۔ (حضرت مجدد الف ثانی ؒ)
- اللہ کی دوستی اس آدمی کے دل میں نہیں ہوتی جس کی خلق پر شفقت نہیں۔ (حضرت ابوالحسن خرقانی ؒ)
- اپنے آپ کو بہتر سمجھ لینا جہالت ہے بلکہ ہر آدمی کو اپنے سے بہتر سمجھنا چاہیئے۔ (حضرت امام غزالی ؒ)
- جب آدمی کی نادانی ایسے کام میں ہو جو اس کی طبیعت کے موافق ہو تو اس گمراہی کا زائل ہونا دشوار ہے۔ (حضرت امام غزالی ؒ)

- اپنے آپ کو بہتر سمجھ لینا جہالت ہے بلکہ ہر آدمی کو اپنے سے بہتر سمجھنا چاہیئے۔ (حضرت امام غزالی رح)
- جب آدمی کی عادات ایسے کام میں ہو جو اس کی طبیعت کے موافق ہو تو گمراہی کا زائل ہونا دشوار ہے۔ (حضرت امام غزالی رح)
- جو آدمی، صدقہ کے ثواب کا فقیر کی حاجت کی نسبت اپنے آپ کو زیادہ محتاج نہ جانے اس کا صدقہ قبول نہیں ہوتا۔ (حضرت امام غزالی رح)
- جو آدمی، عذاب قبر سے آزاد رہنا چاہتا ہے وہ دنیا سے صرف اتنا تعلق رکھے جتنا بیت الخلاء سے رفع حاجت کے وقت رکھتا ہے۔ (حضرت امام غزالی رح)
- تین آدمی میرے دوست ہیں، ایک وہ جو مجھ سے محبت کرتا ہے، دوسرا وہ جو مجھ سے نفرت کرتا ہے اور تیسرا وہ جو مجھ سے کوئی واسطہ نہیں رکھتا، کیوں کہ پہلا محبت کا سبق، دوسرا احتیاط کا اور تیسرا خود اعتباری سکھاتا ہے۔ (بطلیموس)
- لائق آدمی، نسبی فضیلت کی ضرورت نہیں۔ اور نالائق کو اس سے کوئی نفع نہیں پہنچ سکتا۔ (بطلیموس)
- جو آدمی، علم رکھے اور اس پر عمل نہ کرے وہ بیمار ہے، جس کے پاس دوا ہے اور علاج نہیں کرتا۔ (حکیم اقلیدس)
- جب کسی آدمی کو دوسروں کی عیب جوئی کرتے ہوئے پاؤ تو اسے اپنے دوستوں کے زمرے سے خارج کر دو۔ (مامون الرشید)

چار آدمیوں کو بدخوئی سے معذور سمجھو (۱) روزہ دار (۲) مریض (۳) مسافر اور تنگ دست قرضدار (کیخسرو)

- جو کوئی آدمی، بے عیب دوست تلاش کریگا وہ ہمیشہ بے یار رہے گا۔ (کیخسرو)
- کمینے آدمی سے حاجت طلب کرنا بیابان میں مچھلی طلب کرنے کے برابر ہے۔ (حکیم بزرجمہر)
- وہ آدمی، حکیم ہے جس سے ترش کلامی کی جائے تو وہ شیریں سخن ثابت ہو اسے غصہ آئے تو وہ خاموش رہے۔ (حکیم بزرجمہر)

- جو "آدمی" اپنے دوستوں کی ہر خطا پر عتاب کرے اس کے دشمن بہت ہو جائیں گے۔ (حکیم بو علی سینا)
- جو آدمی، انتقام کے طریقوں پر غور کرتا رہتا ہے اس کے زخم ہمیشہ تازہ رہیں گے۔ (حکیم بو علی سینا)
- آدمی کے جسم میں خون خارج کرنے کے لئے دو نشتر ہیں جن میں پہلا نشتر مفلس کو دولت کثیر کی خواہش ہے اور دوسرا نشتر باوجود کمزوری کے دوسروں پر بدنامی ہے (یحییٰ برمکی ع)
- نفسانی خواہشوں کو ترقی دینے والا "آدمی" ہرگز کسی دوسری ترقی کا بوجھ اپنے کندھوں پر نہیں اٹھا سکتا۔ (یحییٰ برمکی رح)
- "آدمی" پانی کا بلبلہ ہے۔ ابھی اٹھا، ابھی بیٹھ گیا۔ (معروف کرخی رح)
- جو آدمی، عمل خیر حصول ثواب کے خیال سے کرتا ہے وہ تاجر ہے، جو خوف دوزخ سے کرتا ہے وہ غلام ہے اور جو شخص صرف خدا کے واسطے کرتا ہے وہ مختار ہے۔ (معروف کرخی رح)
- "آدمی" کے عقل کی دلیل اس کا قول ہے اور اصل کی دلیل اس کا فعل ہے۔ (حکیم جالینوس)
- کمینے "آدمیوں" کے مقابلہ میں خاموشی سے مدد و معاونت طلب کرو۔ (حکیم لقمان ع)
- ہر آدمی کو اس کے ہنر اور جوہر کے مطابق جگہ دینی چاہیئے۔ (حکیم لقمان ع)
- جو آدمی، اچھے یا برے میں تمیز نہ کر سکے اس کا شمار مردوں میں ہے۔ (حکیم سقراط)
- اگر کوئی "آدمی" اپنی دولت پر فخر کرے تو اس کی تعریف نہ کرو۔ جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ وہ دولت کو کس طرح کام میں لاتا ہے۔ (حکیم سقراط)
- بدنفس "آدمی" وہ ہے جو لوگوں کی بدی ظاہر کرے اور نیکی چھپانے کی کوشش کرے۔ (حکیم افلاطون)
- جو آدمی "لوگوں کو عمل صالح کی ہدایت کرے اور خود اس پر عمل نہ کرے اس کی مثال اس اندھے کی سی ہے جس نے دوسروں کو روشنی دکھلانے کے لئے چراغ کو اپنے ہاتھ میں رکھا ہو۔ (حکیم افلاطون)
- ایسے آدمی کی فریاد رسی کرو کہ جو گرفتار بلا ہو۔ بشرطیکہ وہ اپنے عمل بد کے نتیجے میں گرفتار بلا نہ ہوا ہو۔ (حکیم افلاطون)
- کسی آدمی کی رائے جو علم و سنت میں تجارب سادی ہو تمہارے حق میں تم سے اچھی ہوگی۔ (حکیم افلاطون)

- ایسے آدمی کی صحبت کے لیے رغبت ظاہر کرنا جو کہ تم سے پہلو تہی کرے ذلتِ نفس کا موجب ہے۔ (ارسطا طالیس)
- آدمی کو لازم ہے کہ وہ اپنے دل کو سخت پتھر بنالے جس پر رنج و اندوہ کی جونک نہ لگ سکے۔ (بقراط)
- آدمی پر اپنی اولاد کی تربیت واجب ہے۔ (سقراط)
- جس آدمی نے خدا کو پہچان لیا اس پر بہت کچھ روشن ہو گیا (حضرت اویس قرنی رض)
- کسی آدمی کے معاملات کی کرید نہ کرو۔ (حضرت حسان بن ثابت رض)
- اگر آدمی کی نیت میلی ہے تو تیرتھوں پر جا کر تن صاف کرنے سے کوئی فائدہ نہیں (گرو نانک دیو جی)
- کمینے آدمی سے کبھی دوستی نہ کرو۔ (بیواڈلیشی)
- جو آدمی صرف اپنے لیے جیتا ہے وہ مُردے کے برابر ہے۔ (سوامی وویکا نند جی)
- وہ آدمی، جو تضیع اوقات کا عادی ہے، ایسی گھڑی کی مثل ہے جس کی دونوں سوئیاں نہیں ہیں۔ (کاؤپر)
- جو آدمی زبان بند رکھتا ہے اور صرف آنکھ اور کان سے کام لیتا ہے وہ آرام سے رہتا ہے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- جو آدمی، مجھ سے ملتا ہے وہ کسی نہ کسی طرح مجھ سے بہتر ہوتا ہے۔ (ایمرسن)
- آدمی، نہ کچھ اپنے ساتھ لایا ہے نہ لے جائے گا۔ (چینی ادب)
- جو آدمی ہوا بوئے گا وہ آندھی کاٹے گا۔ (انگریزی مثل)

اعتدال

- دُنیا کی تمام نعمتیں کام میں لاؤ۔ لیکن بے اعتدالی سے بچو۔ مصیبت کا سرچشمہ دُنیا نہیں دُنیا کا بے اعتدالانہ استعمال ہے۔ (قرآن کریم)
- دوست کے ساتھ محبت "اعتدال" کے ساتھ رکھو۔ کیونکہ ممکن ہے تمہارا بگاڑ ہو جائے۔ اسی طرح دشمن کے ساتھ دشمنی حد سے زیادہ نہ کرو۔ کیونکہ ممکن ہے کبھی تمہاری محبت ہو جائے۔ (حضرت عمرؓ)
- بہترین کام وہ ہے جو "اعتدال" کے ساتھ کیا جائے۔ (حضرت محمدؐ)
- بولنے سے پہلے اپنی بات کو میزان "اعتدال" میں تول لیا کرو (حضرت یوسف اسباطؒ)
- معمولات میں حدِ اعتدال کو نگاہ میں رکھنا منزلِ مقصود پر پہونچنے کے لئے کافی ہے اس رعایت کے ہوتے ہوئے زیادہ فکر کی حاجت نہیں۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- جوانی میں "اعتدال" قائم رکھنا بہت بڑی خوبی ہے۔ (حکیم لقمان)
- بد عادات میں اگر زوال نہ ہو سکے تو "اعتدال" ہی غنیمت ہے۔ (نکات سنائی)
- افراط و تفریط سے الگ رہو "اعتدال" کو اپنا شیوہ بناؤ۔ (ابن یمین)
- پٹیوہ آدمی ہے جو بدبختی پیدا کر سکے "اعتدال" کی خوبیوں سے محروم رہتا ہے۔ (الفریس پیریس)
- "اعتدال" کا ہی راستہ درست اور مفید ہے۔ (برنارڈ شا)
- انسان پر جو افتاد پڑتی ہے۔ وہ اکثر حالات میں اسی کی "بے اعتدالیوں" اور بدعنوانیوں کا نتیجہ ہے۔ (تھامس لنفی)
- دُنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جن کے قصرِ حیات کے بام و در شکستہ ہو چکے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اِن کی خوبصورتی میں فرق نہیں آیا۔ وجہ صرف یہ ہے کہ انھوں نے عمر کے ہر حصہ میں "اعتدال" قائم رکھا۔ (رہر ل سمتھ)
- حدودِ "اعتدال" سے تجاوز نہ کرو۔ لوگوں کی آزادی وہاں تک برداشت کرو جہاں تک

اس کو داجبی ہے۔ (فرینکلن)

- بہت کم لوگ ہیں جو دولت مل جانے پر "اعتدال" کو قائم رکھ سکتے ہیں۔ (دنجیل)
- "اعتدال ایک ڈورا ہے جس میں تمام نیکیاں پروئی ہوئی ہیں۔ (عربی کہاوت)

اَولاد (بچّے)

- اپنی "اولاد" کو جان سے مت مارو کہ تمہیں مفلسی کا خوف ہو، کیونکہ ان کو اور تم کو ہم ہی رزق دیتے ہیں۔ ان کا مارڈالنا سخت گناہ ہے۔ (قرآن کریم)
- مال اور "اولاد" دنیا کی چندروزہ زندگی کے بناؤ سنگھار ہیں۔ (قرآن کریم)
- نیک "اولاد" جنت کے پھولوں میں سے ایک پھول ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- ماں باپ کا عطیہ اس سے بہتر کچھ اور نہیں ہے کہ وہ "اولاد کی بہترین تربیت کرے۔ (حضرت محمدؐ)
- اپنی "اولاد" کو بددعا نہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ ممکن ہے ایسا نہ ہو جائے کہ وہ گھڑی اجابت کی ہو، اور بددعا قبول ہو جائے۔ (حضرت محمدؐ)
- کافروں کو بھی بددعا نہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ ممکن ہے۔ ان کی "اولاد" دولت اسلام سے بہرہ ور ہو سکے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو چیز "اولاد" کے لئے بازار سے لائے۔ پہلے لڑکی کو دے پھر لڑکے کو (حضرت محمدؐ)
- "اولاد" کی تادیب سے دستبردار نہ ہو، مارنے سے وہ مر نہیں جائے گی، لیکن جہنم سے اُن کی جان بچ جائے گی۔ (حضرت سلیمانؑ)
- اپنے ماں باپ کی خدمت کرو "اولاد" تمہاری خدمت کرے گی۔ (حضرت علیؓ)
- "اولاد" کے لئے کچھ مت چھوڑو، اگر وہ صالح ہو گی خدا خود ان کا کفیل ہو گا۔ اگر بدہو گی گناہوں کی امداد کے مجرم نہ ہو گے (عمر بن عبدالعزیزؒ)

- آدمی پر اپنی "اولاد" کی تربیت واجب ہے۔ (حضرت معاویہ)
- اہل اللہ کے نزدیک مخلوق بمنزلہ "اولاد" کے ہے۔ (غوث پاک رحم)
- ہم سب ایک باپ کی "اولاد" ہیں۔ (گرودبانی)
- صرف ایک خدا کی پرستش کرو۔ اور اپنی "اولاد" کو بھی پرستش کرنا سکھاؤ (گرو گوبند سنگھ جی)
- "بچے" اپنے والدین کے اوصاف ورثے میں پاتے ہیں اور جسمانی خصوصیات بھی (مہاتما گاندھی)
- "بچوں" کے لئے دولت چھوڑ کے جانا چاہتے ہو تو ان کے لئے سدا چار کی دولت چھوڑ دو
- بدکار "اولاد" سے لاولد رہنا ہزار درجہ بہتر ہے۔ (مشرقی دانشور)
- وہ شخص قابل تعریف ہے جس نے "اولاد" کے لئے مال و دولت چھوڑا لیکن اس سے زیادہ قابل تعریف وہ ہے جس نے "اولاد" کو کمانے اور بچانے کی تعلیم دی۔ (ہربرٹ سپنسر)
- "اولاد" کی جدائی ناگزیر ہے (کالیداس)
- جس کی "اولاد" فرمانبردار ہو وہ زندگی میں ہی سورگ پا جاتا ہے۔ (ویدویاس)
- غلطی اگرچہ اندھی ہے لیکن وہ ایسی "اولاد" پیدا کرتی ہے جو دیکھتی ہے (گلیڈسٹون)

اصول

- اگر تم صاحب ایمان ہو تو مشکلات میں ڈانوا ڈول نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ پر بھروسہ رکھو۔ اہل ایمان کا یہی "اصول" اور شیوہ ہے۔ (حضرت موسیٰ)
- افراط و تفریط سے الگ رہو۔ اعتدال کو اپنا "اصول" بناؤ۔ (ابن یمین)
- سیاست میں افراد سے نہیں "اصولوں" سے دوستی ہوتی ہے (مولانا ہجا شانی)
- جہاں "اصول" ہیں وہاں عشق نہیں۔ جہاں عشق ہے وہاں اصول نہیں (سنت شاہنشاہ)
- زندگی کی کامیابی کا "اصول" یہ ہے کہ پریشانیوں کے باوجود پریشان نہ ہوں۔ (مہابھارت)
- نظر میں وسعتیں پیدا ہو جائیں تو "اصول" زندگی بھی بلند ہو جاتے ہیں (سوامی سارشبدانند جی)
- جو اپنے لئے "اصول" وضع نہیں کرتا۔ اسے دوسروں کے وضع کردہ اصولوں پر چلنا پڑتا ہے۔ (ہری بھاؤ اپادھیائے)
- موت کسی کو شہادت کا درجہ نہیں دیتی۔ تا وقتیکہ وہ کسی "اصول" یا نصب العین کی خاطر اپنی جان قربان نہ کر دے۔ (چھبیل داس)
- سماج کے مروجہ "اصولوں" کی خلاف ورزی کا دکھ صرف کردار کی مضبوطی کے بل بوتے پر ہی برداشت کیا جا سکتا ہے۔ (شرت چندر)
- برداشت زندگی کا "اصول" ہے (مہاتما گاندھی)
- صرف قربانی ہی دوستی کا "اصول" ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- "اصول" اگر لمحہ بھر کے لئے بھی ختم ہو جائے تو سارا نظامِ شمسی تہ و بالا ہو جائے (مہاتما گاندھی)
- سنہرا "اصول" یہ ہے کہ جو لاکھوں کو حاصل نہیں ہے ہم اسے حاصل کرنے سے مضبوطی سے انکار کر دیں (مہاتما گاندھی)
- جو بات "اصولاً" غلط ہے۔ وہ عملی طور پر کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتی۔ (راجندر پرشاد)

- ضبط ہمارے وجود کا "اصول" ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- عمل کے بغیر "اصول" دماغی عیاشی ہے اور بغیر اصول کے عمل اندھے کی ٹٹول ہے (پنڈت جواہر لال نہرو)
- وقت کی قدر کرو اور باقاعدگی کا اپنا "اصول" بناؤ۔ (جواہر لال نہرو)
- مرد "اصول" بنایا کرتے ہیں۔ اور عورتیں انھیں توڑ دیتی ہیں۔ (ٹی سیگر)
- غلامی سماج کے تمام بنیادی "اصولوں" کے خلاف ہے۔ (مانٹسکیو)
- قوتوں کا بھی ایک "اصول" ہے جس کی وجہ سے چیزیں سمندر میں ڈوبنے کے بعد ایک خاص گہرائی سے نیچے نہیں جا سکتیں۔ لیکن کمینگی کے سمندر میں جتنا گہرا ہم چاہیں ڈوبنا اتنا ہی آسان ہے۔ (لاویل)
- قدرت کا یہ ایک عام سا "اصول" ہے جو کبھی نہیں بدلے گا۔ کہ قابل اشخاص ناقابل اشخاص پر حکومت کرتے رہیں گے۔ (ڈائنونٹیس)
- اگر آپ کے کچھ "اصول" ہیں تو ان پر قائم رہیے کبھی نہ کبھی بات ضرور سنی جائے گی (ڈبلیو مون)
- انسان "اصول" کو وسعت دے سکتا ہے اصول انسانیت کو وسعت نہیں دے سکتے۔ (کنیفوشیس)
- ہر وقت مسکراتے رہنے کا "اصول" کامیابی عطا کر سکتا ہے۔ (ڈاکٹر مارڈن)
- اگر آپ خزانہ کی تلاش میں ہیں تو اپنی زندگی کا ایک "اصول" بنائیے۔ اس سے بہتر آپ کو کوئی خزانہ نہ مل سکے گا۔ (نپولین ہل)
- دنیا میں کوئی اچھا برا کام نہیں جو انگریز لوگ نہ کرتے ہوں۔ لیکن آپ انھیں کبھی غلطی پر نہ پائیں گے۔ وہ ہر کام کسی "اصول" کی بنا پر کرتے ہیں۔ وہ آپ سے جنگ کرتے ہیں تو وطن پرستی کے اصولوں پر۔ آپ کو لوٹتے ہیں۔ تو کاروباری اصولوں کی بنا پر۔ آپ کو غلام بناتے ہیں۔ تو سلطنت کے اصولوں پر۔ (برنارڈ شا)

آج، کل

- جو شخص "کل" کو اپنی موت کا دن سمجھتا ہے اسے موت کے آنے سے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ (حضرت علیؓ)
- کسی دوسرے کے گرنے پر خوشی مت کر، کیا معلوم؟ "کل" کو تیرے ساتھ کیا ہو؟ (حضرت علیؓ)
- کیا عجب ہے کہ "کل" کا دن ایسی حالت میں آئے کہ تو سطح زمین سے گم اور قبر کے اندر موجود ہو۔ یا اگلی ساعت میں ہی ایسا ہو جائے۔ (غوث پاکؒ)
- توکل یہ ہے کہ زندگی کو "آج" کے لئے جانے اور "کل" کی فکر نہ کرے (بایزید بسطامیؒ)
- جیسا تم خدا کو "کل" کے لئے چاہتے ہو۔ تم "آج" اس کے لئے ویسے ہی بن جاؤ۔ (بایزید بسطامیؒ)
-
- آخرت کا کام "آج" کر اور دنیا کا کام "کل" پر چھوڑ دے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- "آجکل" کے دوست اظہار ضرورت پر فوراً پلٹ جاتے ہیں۔ (حضرت سعد بن خالدؓ)
- "آج" کا کام "کل" پر مت رکھو۔ بلکہ برعکس اس کے کل کی فکر آج کرو (فرینکلن)
- "آج" کا دن ہی سب سے بڑا راز کا دن ہے۔ (ڈیل کارنیگی)
- قدیم زمانے کے گرجوں میں پیالے تو لکڑی کے ہوتے تھے اور پادری سونے کے۔ مگر "آجکل" یہ حالت ہے کہ پیالے تو سونے کے ہو گئے اور پادری لکڑی کے (لوکن)
- وقت ان مسائل کو بھی حل کر سکتا ہے جن کے متعلق آپ "آج" پریشان ہیں (ڈیل کارنیگی)
- میں اس طرح زندگی گزارتا ہوں جیسے "آج" کا دن میری زندگی کا پہلا دن ہے اور یہی آخری دن ہے۔ (فلپس)
- "کل" وہی اچھی ماں بن سکتی ہے۔ جو "آج" اچھی لڑکی ہے۔ (ہورس)

آمدنی

- اگر کوئی شخص فراغت اور سنجیدگی سے زندگی گذارنا چاہتا ہے تو اُسے چاہیئے کہ اپنا خرچ اپنی "آمدنی" سے نصف رکھے۔ اگر اس کی خواہش دولتمند بننے کی ہے تو اُس کا خرچ اُس کی "آمدنی" سے تہائی ہونا چاہیئے۔ (بیکن)
- دولتمند بننے کا راز صرف اتنی سی بات میں ہے کہ اپنی "آمدنی" سے کم خرچ کرے (فرینکلن)
- زندگی اور صحت تھوڑی "آمدنی" پر بھی قائم رکھی جا سکتی ہے (فرینکلن)
- اگر لوگوں کو ایک دوسرے پر اعتماد نہ ہوتا۔ تو ہر ایک کو صرف اپنی ہی "آمدنی" پر گزارہ کرنا پڑتا۔ (بلنگز)
- قرض کے دریا میں اترنے سے پہلے آپ اپنی "آمدنی" میں اضافہ کر لیجئے۔ (روسیو)
- اگر میں دُنیا کا ڈکٹیٹر بن جاؤں تو ایسا قانون بنا دوں کہ تمام اشخاص کو جن کی روزانہ آمدنی " ایک پونڈ سے کم ہو انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جائے (برنارڈ شا)
- خوش سلیقگی کا تعلق طبیعت سے ہے۔ "آمدنی" کی کمی بیشی سے نہیں۔ (جوش بلنگس)
- غریب وہ ہے جس کا خرچ اس کی "آمدنی" سے زیادہ ہے (بروائیر)

احتیاط

- جس "احتیاط" اور پرہیز سے کسی کو رنج پہونچے اس کو چھوڑ دو۔ (امام غزالیؒ)
- نادا جب "احتیاط" باعث تکبر اور نشان غرور ہے۔ (امام غزالیؒ)
- "بے احتیاطی" سے کوئی بات منھ سے نکل جائے تو بعد میں اس کی تردید ہو سکتی ہے لیکن تحریر میں آجانے کے بعد اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ (فرینکلن)
- شکستہ کشتیوں کو ساحل کے قریب ہی رہنا چاہیئے "احتیاط" یہی ہے (فرینکلن)
- "احتیاط" سے گفتگو کرنا فصاحت سے بہتر ہے۔ (بیکن)
- عقلمند آدمی اپنے سارے انڈے کبھی ایک ٹوکری میں نہیں رکھے گا۔ اس کے لئے "احتیاط" ضروری ہے۔ (سروینٹس)
- "محتاط" لوگ عموماً کم غلطیاں کرتے ہیں۔ (کنفوشس)
- دوسروں کی بدقسمتی سے "احتیاط" کا درس لو۔ (سائرس)
- بغیر دیکھے کوئی چیز منھ میں نہ ڈالو اور نہ بغیر پڑھے کبھی دستخط کرو۔ جس نے یہ "احتیاط" نہیں برتی اس سے نقصان اٹھایا۔ (اسپینی کہاوت)

اندیشہ

- مجھے "اندیشہ" ہے۔ کہ شیطان تمہارے دلوں میں میرے متعلق کوئی بُرا خیال نہ ڈال دے۔ (حضرت محمدؐ)
- مومن وہ ہے جس سے لوگوں کو اپنی جان و مال کا "اندیشہ" نہ ہو (حضرت محمدؐ)

- ایمان کی علامت یہ ہے کہ جہاں سچ بولنے سے ضرر اور نقصان کا "اندیشہ" ہو وہاں بھی سچ بولے۔ (حضرت علیؓ)
- سب سے بہتر وہ کام ہے کہ اس میں "اندیشہ" مخلوق کا نہ ہو۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- جو کام کہ چارۂ کار سے گزر جائے اس کا "اندیشہ" نہ کرنا چاہیئے (کیخسرو)
- سیدھے راستوں کی دشواری سے "اندیشہ" نہ کر۔ (سقراط)
- "اندیشہ" سے اندیشہ بڑھتا ہے۔ (دفو باجی)
- جو شخص پہلے ہی سے نشیب میں ہو اُسے زوال کا کیا "اندیشہ"؟ (جان برنیل)
- ہمارے "اندیشے" پرفریب ہیں۔ اور ہمیں ان اچھائیوں سے محروم رکھتے ہیں جنھیں ہم کوشش کر کے حاصل کر لیتے ہیں۔ (شکسپیئر)

اندھا

- آنکھیں "اندھی" نہیں بلکہ وہ دل جو سینے میں ہیں اندھے ہیں۔ (قرآن کریم)
- کیا تو "اندھوں" کو راہ دکھا سکتا ہے۔ اگرچہ وہ بصیرت رکھتے ہوں (قرآن کریم)
- تیرا کسی چیز کو چاہنا تجھے "اندھا" اور بہرہ کر دیتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو شخص تجربوں سے بے پروائی اختیار کرتا ہے۔ وہ انجام کار کو سوچنے سے "اندھا" ہوتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- دُنیا کی محبت سے خاصان خدا کو پہچاننے والی آنکھ "اندھی" رہتی ہے۔ (غوث پاکؒ)
- جس نے مخلوق سے کچھ مانگا وہ خالق کے دروازے سے "اندھا" ہے (غوث پاکؒ)
- "اندھا" بہرہ اور لنگڑا بن کر ہی حق کو پہنچ سکتے ہو۔ (بایزید بسطامیؒ)
- اگر دنیا کے سبھی لوگ "اندھے" ہوتے تو کوئی بھی شخص خوشنما لباس یا مکان بنوانے کا خواہاں نہ ہوتا۔

- شادی اسی وقت کامیاب ہو سکتی ہے جب خاوند بہرہ اور بیوی "اندھی" ہو۔ (ستلی سمتھ)
- شادی محبت ہے اور محبت "اندھی" ہوتی ہے۔ لہذا شادی ایک ایسا ادارہ ہے جو اندھوں کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ (آسکر وائلڈ)

اتحاد، اتفاق

- خدا ایک ہے اور وہ "اتحاد" کو پسند کرتا ہے (حضرت محمدؐ)
- گناہ کو چھوڑ کر باقی تمام معاملات میں لوگوں سے "اتفاق" کرنے کا نام حسنِ خلق ہے۔ (حضرت علیؓ)
- علماء کا "اتفاق" ہے کہ علو مرتبت زیادتی ادب پر موقوف ہے (سعید ابن مسیبؒ)
- اگر چڑیاں متحد ہو جائیں تو شیر کی کھال کھینچ سکتی ہیں۔ (شیخ سعدی)
- "اتحاد و اتفاق" دنیا کو تسخیر کرنے والی قوتیں ہیں۔ (ابن یمین خراسانی)
- "اتحاد" چاپلوسی سے قائم نہیں کیا جا سکتا۔ (مہاتما گاندھی)
- جن کے ساتھ "اتفاق" پڑے ان سے کبھی لگائی نہ کرو۔ (فرینکلین)
- آپ ضرور اس بات سے "اتفاق" کریں گے۔ جہاں ہر شخص بزعم خود "کچھ" ہوتا ہے وہاں دوسرا کچھ نہیں ہوتا۔ (لگبرگ)
- لکڑیاں ایک ایک کرکے جلاؤ تو دھواں دیتی ہیں اور اکٹھی جلاؤ تو روشنی پیدا ہوتی ہے۔ یعنی "اتحاد" میں بڑی طاقت ہے (کاؤپر)

اُستاد

- اپنے "استادوں" کی توقیر کیا کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- عقل سے زیادہ دستگیر اور مہربان تر کوئی "استاد" نہیں ہے۔ (کے خسرو)
- مجھے بڑھاپے جیسا وعظ اور عقل جیسی نصیحت کسی اور "استاد" نے نہیں کی۔ (بزرجمہر)
- فارغ التحصیل شاگرد اپنے "استاد کی وقعت اور پروا نہیں کرتے (یحیٰی برمکی)
- تجربہ انسان کا بہترین "استاد" اور زندگی کی ٹھوکریں اس کا ذریعۂ تعلیم ہیں۔ (بیکن)
- تجربہ ہی سب سے سچا "استاد" ہے۔ (سوامی ودلکانندجی)
- شاگرد کے علم پر صحیح کرنا یہی "استاد" کا کام ہے۔ باقی کے لئے شاگرد خود جواب دہ ہے۔ (ونوباجی)
- تجربہ ایک اچھا "استاد" ہے۔ لیکن اس کی اُجرت گراں ہے (فرینکلن)
- تجربہ ایک فصیح و اثرانداز "استاد" ہے۔ مگر افسوس کہ بہت تھوڑے لوگ اس کے درس کو توجہ سے سنتے ہیں۔ (کارلائل)
- سوسائٹی کا اثر بے شک بڑا "استاد" ہے۔ لیکن بچپن کی جبلی برائیوں کے دفع کرنے سے قاصر ہے۔ لہٰذا بچپن میں تربیت کا خاص خیال رکھنا چاہیئے (نطشے)
- تمہاری عقل ہی تمہاری "استاد" ہے۔ (شکسپیر)
- مصیبت سے بڑھ کر انسان کو سکھانے والا کوئی "استاد" نہیں (ڈزرائیلی)
- کتاب ایسے "استاد" ہیں جو بنا بید مارے، بنا تلخ کلامی کئے اور بنا غصہ دکھائے ہمیں تعلیم دیتے ہیں۔ (رودارول)

اطمینان

- تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جس سے اس بات کا "اطمینان" ہو۔ کہ وہ بُرائی نہیں کرے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- جھوٹ میں گو "اطمینان" ہو۔ مگر موجب ہلاکت ہے۔ (حضرت علیؓ)
- بے اطمینانی سے بڑا دُکھ ہے۔ اور "اطمینان" سب سے بڑا سُکھ۔ اس لئے ہمیشہ مطمئن رہنا چاہیئے۔ (مہاتما بدھ)
- "اطمینان" جدوجہد میں ہے۔ حصول میں نہیں۔ (مہاتما گاندھی)
- بُرے خیالات ہماری مسرت اور "اطمینان" کے دشمن ہیں۔ (سویٹ ماردین)
- "اطمینان" رکھ۔ تیرا گناہ تجھے ڈھونڈھ نکالے گا۔ (موزیز)
- اپنے نصب العین کو مت بھولو۔ ورنہ جو کچھ ملے گا۔ اس سے "مطمئن" ہوجاؤ گے۔ (برنارڈ شا)
- مفلس عوام کو بڑی سے بڑی سیاسی آزادی "مطمئن" نہیں کرسکتی ہے۔ (لینن)
- سب سے زیادہ اسی کو ملتا ہے۔ جو "مطمئن" ہے۔ (شیکسپیر)
- بغیر کسی سے مقابلہ یا موازنہ کئے اپنی زندگی بسر کرو۔ یہی اعلیٰ "اطمینان" کی علامت ہے۔ (کنڈورسٹے)
- انسان کو تندرست رکھنے کے لئے "اطمینان" بہترین غذا بھی ہے اور بہترین دوا بھی۔ (ڈبلیو سیکر)
- "اطمینان" قدرتی دولت ہے۔ اور بے اطمینانی جعلی سکّے۔ (کہاوت)

انقلاب

- "انقلابات" چھوٹی چھوٹی باتوں سے تعلق نہیں ہوتے بلکہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ (ارسطو)
- ہم ایسا "انقلاب" چاہتے ہیں۔ جس میں ضرورت کی چیز صرف اس کو ملے گی جس کو اس کی ضرورت ہوگی۔ (دادا دھرما دھیکاری)
- انسان سے حال میں ایسے "انقلابات" وقوع پذیر ہوتے رہتے ہیں کہ جن کا پہلے سے شان و گمان بھی نہیں ہوتا۔ (سولن)
- بڑی سوسائٹیاں غریبوں کو صبر و تحمل کی تلقین و تبلیغ سے ان کے "انقلابی" جذبات کو ٹھنڈا کرتی رہتی ہیں۔ تاکہ سرمایہ دار بے خوف و خطر ان کا خون چوستے رہیں۔ (برنارڈ شا)
- دشمن کی طاقت کا تصور اس کی اصل سے زیادہ اور "انقلابی" قوتوں کا تصور ان کی اصلی حالت سے کم کرنا ایک زبردست غلطی ہوگی۔ (ماؤزے تنگ)
- "انقلاب" کی ناکامی کوئی جرم نہیں۔ لیکن اس ناکامی کے اسباب عوام سے چھپانا ناقابل معافی جرم ہے۔ (لینن)
- "انقلابات" لائے نہیں جاتے بلکہ وہ از خود وقوع پذیر ہوتے ہیں (ونڈل فلیس)
- اصلاح تو خامیوں کی ہوتی ہے "انقلاب" کا مطلب ہے تبدیلی قوت (دلورلٹن)
- "انقلاب" تو کھاد اور کوڑے کے اس بدبودار ڈھیر کی طرح ہے۔ جس میں سے اعلیٰ ترین پھول اور سبزیاں نکلتی ہیں۔ (نپولین)
- مصائب و رشدائد سے نہ گھبراؤ۔ زمانے میں "انقلاب" تو آتے ہی رہتے ہیں۔ (عربی ادب)
- ذہنی یکسوئی انسانی زندگی کی تمام طاقتوں کو مرکوز کر کے ذہنی "انقلاب" پیدا کرتی ہے (کہاوت)

بھلائی

- "بھلائی" کی خواہش بُرائی کی طاقت کو دبا دیتی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- پاپ نہ کرنا دنیا کی "بھلائی" کرنا ہے۔ (دیانند)
- اگر ہم "بھلے" ہیں تو ساری دنیا ہمارے لئے بھلی ہے۔ (رام داس)
- جو دوسروں کی "بھلائی" کرنا چاہتا ہے، اس نے کرنے سے پہلے ہی اپنی بھلائی کر لی۔ (کنفیوشیس)
- "بھلائی" میں ہر قسم کے علوم مضمر ہیں۔ (یوروپڈیز)
- "بھلائی" کرنا فرض نہیں راحت ہے۔ (زرتشت)
- اس بری دنیا میں "بھلائی" دور تک چمک سکتی ہے۔ (شیکسپیئر)

بھیک

- صحت مند اور توانا آدمی کو "بھیک" دینا ناانصافی ہے۔ (ونوبا جی)
- حقیر سے حقیر پیشہ اختیار کرنا ہاتھ پھیلانے سے بدرجہا بہتر ہے (عثمانؓ)
- "بھیک" کی زندگی سے عزت کی موت بہتر ہے۔ (سفے عین)
- جو "بھیک" دیتے وقت فخر سے اپنا سینہ پھیلائے وہ ایک دن خود کسی کے آگے جُھک جاتا ہے۔ (سفے عین)
- "بھیک" اپاہجوں، اندھوں اور بے بس لوگوں کی روزی ہے۔ (سفے عین)

بندھن

- دیکھ کوئی تجھے "بندھن" میں نہ ڈال سکے۔ (الفر دوید)
- عزیز چیزوں سے ہی غم پیدا ہوتا ہے اور جو ان کے "بندھن" سے آزاد ہے۔ اسے نہ غم ہے اور نہ خوف۔ (مہاتما بدھ)
- انسان خود اپنے آپ کو "بندھن" میں ڈالتا ہے۔ (ٹیگور)
- اگر جیتے جی تمہارے "بندھن" نہ ٹوٹے تو مرنے پر مکتی کی کیا اُمید؟ (کبیر داس)
- ارباب ستم ابھی تک ایسی بیڑیاں ایجاد نہ کر سکے جو انسانی دماغ کو جکڑ سکیں۔ (کال ٹن)

بہادری

- "بہادری" کیا ہے؟ نڈر ہو کر بڑی سے بڑی مشکل یا مصیبت کا سامنا کرنے کیلئے خود کو تیار رکھنا۔ (مہری بھاؤ)
- "بہادری" مارنے میں نہیں مرنے میں ہے۔ کسی کی عزت بچانے میں ہے۔ عزت گنوانے میں نہیں۔ (مہاتما گاندھی)
- خوف پر مدح کی شاندار فتح کا نام "بہادری" ہے۔ (ایمیٹیل)
- خود اعتمادی سے "بہادری" یقینی طور پر کامیاب ہوتی ہے۔ (رسکن)
- "بہادر" وہ ہے جو خود پر قابو پا سکے۔ (برٹرینڈ رسل)
- جو طاقت ور ہے وہ "بہادر" نہیں۔ مظلوم کا صبر سب سے بڑی بہادری ہے۔ (فینن)

- تو اپنے رب کی طرف سے بلا ساتھ حکمت اور مواعظت کے ایسی "بحث" کر جو خوبی سے بھری ہو۔ (قرآن کریم)
- خدا کے نزدیک سب سے زیادہ کینہ اس شخص کے دل میں ہے جو "بحث" کرتا رہتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- مخالفوں سے "بحث" مت کیا کرو۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- تا بمقدور کسی سے "بحث" اور مناظرہ مت کرو، کیونکہ اس میں منفعت کی نسبت مضرت زیادہ ہے۔ (امام غزالیؒ)
- "بحث" عقل کی صیقل ہے اور جاہلوں کے لئے تخم عداوت۔ (بو علی سینا)
- خاموشی سے یہی کیا کم فائدہ ہے کہ "بحث" اور مجادلہ کی تکلیف سے نجات مل جاتی ہے (بیکن)
- "بحث" گفتگو کی موت ہے۔ (لڈوک)
- کسی مسئلہ کو زیر "بحث" لاتے وقت مجرد تعریفوں کی بجائے امور واقعی پر اعتماد کرنا چاہیئے۔ (ماؤزے تنگ)
- بحث و مباحثہ، عام گفتگو میں اظہار غیظ و غضب تو درکنار پیشانی کو شکن آلودہ نہ کرنا چاہیئے۔ (نیوٹن)
- شکم کے ساتھ "بحث" کرنا مشکل ہے، کیونکہ اس کے کان نہیں ہوتے۔ (کیٹو)
- "بحث" میں دلائل کو مضبوط کرنے کی بجائے آواز کو بلند نہیں کرنا چاہیئے۔ (سموئل جانسن)
- دلائل جتنے کمزور ہوں گے "بحث" میں الفاظ اتنے ہی سخت ہوں گے۔ (سموئل جانسن)
- صداقت کے وجود کے لیے عقل مند لوگ "بحث" نہیں کرتے۔ (مہاتما بدھ)
- اگر تمہیں بے مقصد منطق بازی میں لطف آتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ تم نادان ہو

بات

- بے شرمی کی "باتیں" کھلی ہوں یا چھپی ان کے پاس تک نہ پھٹکو (قرآن کریم)
- وہ "بات" کیوں کہتے ہو؟ جو کر نہیں سکتے۔ (قرآن کریم)
- کسی سے ناپسندیدہ "بات" نہ کرو، جس سے اوروں کو تکلیف ہو (قرآن کریم)
- جو لوگ بری "بات" کی سفارش کریں گے اس کے وبال میں وہ بھی شریک ہوں گے۔ (قرآن کریم)
- اے پیغمبر! ان کو بے ہودہ "باتیں" بنانے اور کھیل کود کرنے دو، یہاں تک کہ آخر کار وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے ان کے سامنے آ موجود ہو۔ (قرآن کریم)
- جو شخص سلام سے پہلے "بات" کرے اس کا جواب مت دو جب تک کہ وہ سلام نہ کر لے۔ (حضرت محمدؐ)
- تین "باتوں" سے توقف مت کرو۔ نماز میں جب اس کا وقت ہو جائے، جنازہ میں، جب تیار ہو جائے اور بیوہ کے نکاح میں جب اس کا جوڑ مل جائے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو کام سب سے زیادہ سببِ مغفرت ہو گا۔ وہ شیریں بیانی "اور کشادہ روی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- زیادہ "بات" کرنے سے بڑھ کر انسان کے لئے کوئی چیز بری نہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- حرام "باتوں" سے بچتے رہو گے تو مستجاب الدعوات بن جاؤ گے (حضرت محمدؐ)
- سخت "بات" کرنے والے کو میں پسند نہیں کرتا۔ (حضرت محمدؐ)

- میں نے کوئی بھلائی کی "بات" نہ چھوڑی جس کا میں نے تم کو امر نہ کیا ہو اور کوئی بُری بات ایسی نہیں چھوڑی کہ میں نے تم سے اس کو روک نہ دیا ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- جاہلیت کی ہر ایک "بات" کو میں اپنے قدموں کے نیچے پامال کرتا ہوں۔ (حضرت محمدؐ)
- "بلا" "بات" کرنے پر مسلط ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- بے شک! بعض اشعار میں دانائی کی "بات" ہوتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو گواہ جھوٹ "بات" کی گواہی دے، اللہ کی نظر میں وہ ناپسندیدہ ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- نرم "بات" غصہ کو دباتی ہے۔ اور کرخت باتیں غضب انگیز ہوتی ہیں۔ (حضرت سلیمانؑ)
- خوشامد کی "باتیں" کر کے جو پھسلا کرتے ہیں وہ دوستی کے اہل نہیں۔ (حضرت سلیمانؑ)
- خدا کا ہر ایک "سخن" (بات) پاک ہے۔ وہ ان کے لئے جن کا توکل اس پر ہی ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- وہ "بات" جو موقع سے کہی جائے سونے کے سیبوں کی مانند ہے جو روپہلی ٹوکریوں میں ہوں۔ (حضرت سلیمانؑ)
- "بات" کی کثرت میں کچھ نہ کچھ نقصان ضرور ہوگا، مگر وہ جو اپنے لبوں کو روکے رہتا ہے بڑا دانا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- قسم بالکل نہ کھاؤ، بلکہ تمہاری "بات" ہاں ہاں یا نہیں نہیں ہو۔ اس سے زیادہ جو ہے وہ برائی ہے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- جو "باتیں" آدمی کے اندر یعنی دل سے نکلتی ہیں وہی سب برائیوں کی جڑ ہوتی ہیں۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- مصیبت کی جڑ انسان کی "بات چیت" ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)

- بات چیت ' میں اختصار سے کام لو، کلام اتنا ہی مفید ہے، جتنا آسانی سے سنا جا سکے۔ طول کلامی گفتگو کا کچھ حصہ ذہنوں سے ضائع کر دیتی ہے۔ (حضرت ابوبکر رض)
- کوئی مشورہ طلب کرے تو سچی 'بات' کہو اور مخلصانہ سچا مشورہ دو۔ (حضرت ابوبکر رض)
- 'بات' کم کرنا حکمت ہے۔ (حضرت عمر رض)
- دوزخ سے بچو اگرچہ آدھے خرما ہی کی بدولت، اگر یہ بھی نہ ہو تو میٹھی 'بات' ہی سہی۔ (حضرت عمر رض)
- تلوار کا زخم جسم پر ہوتا ہے اور بری 'بات' کا روح پر۔ (حضرت عثمان رض)
- ایسی 'بات' مت کہو کہ جو مخاطب کی سمجھ سے باہر ہو۔ (حضرت عثمان رض)
- حق 'بات' پر قائم رہنے والے مقدار میں کم ہوتے ہیں، مگر منزلت و اقتدار میں زیادہ۔ (حضرت عثمان رض)
- جب تک کوئی 'بات' تیرے منہ میں بند ہے، تب تک تو اس کا مالک ہے اور جب زبان سے نکل چکے تو وہ تیری مالک ہو چکی۔ (حضرت علی ع)
- جتنی کم 'باتیں' کرو گے، ملامتوں سے محفوظ رہو گے۔ (حضرت علی ع)
- 'بات' کرنے پر کئی آفتیں پیش آتی ہیں۔ متکلم کو وقت اور شرح کا پاس ضروری ہے۔ (حضرت علی ع)
- بہترین 'بات' وہ ہے جس سے سننے والے کو گرانی اور ملال نہ ہو۔ (حضرت علی ع)
- جس 'بات' کو تو اچھا سمجھتا ہے اسے مختصر کر دے کہ یہ تیرے حق میں نہایت بہتر ہے۔ اور تیرے فضل و کمال کی نشانی ہے۔ (حضرت علی ع)
- ہر ایک شخص سے اس کی فہم کے مطابق 'بات' کیا کرو۔ (حضرت علی ع)
- بہت سے سکوت 'بات' سے زیادہ موثر، بہت سے کلام تیر سے زیادہ تیز اور بہت سی لذتیں ہلاک کرنے والی ہیں۔ (حضرت علی ع)

- "بات" کا اختصار صاحب کلام کے حق میں خوشتر اور اس کے فضل و کلام کا طرۂ امتیاز ہے (حضرت علیؓ)
- شریر کی کوئی اچھی "بات" دیکھو تو اس سے دھوکہ نہ کھاؤ، شریف سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس سے متنفر نہ ہو (حضرت علیؓ)
- جب تم بری "بات" سنو اس کا جواب نہ دو۔ کیونکہ اس کے پاس اور بھی ایسی باتیں ہیں جو وہ جواب میں تمہیں کہے گا۔ (حضرت علیؓ)
- تیری "بات" بتا دے گی کہ تیرے دل میں کیا ہے؟ (حضرت غوث پاکؒ)
- کلام "خالصاً للہ کر ورنہ تیرا گونگا پن ہی بہتر ہے۔ (حضرت غوث الاعظم پاکؒ)
- کوشش کر کہ "بات" کی ابتدا تیری طرف سے نہ ہوا کرے اور تیری بات جواب بنا کرے۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- غیر ضروری "بات" کا جواب دینے سے بھی زبان کو بند رکھ چہ جائیکہ تو خود کوئی فضول بات کرے۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- عاقل پہلے قلب سے پوچھتا ہے پھر منہ سے "بات" کہتا ہے۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- جب کوئی تم سے کوئی "بات" تمہاری بے آبروئی یا رنج دینے والی کسی شخص کی طرف سے منتقل کرے تو اس کو جھڑک دو۔ اور کہہ دو کہ تو اس سے بھی بدتر ہے کہ اس نے ہمارا پس پشت یہ بات کہی اور تو ہمارے منہ پر کہتا ہے۔ اس نے ہم کو سنائی نہیں تھی، لیکن تو نے سنا دی (حضرت غوث پاکؒ)
- "بات" میں نرمی اختیار کر، کیونکہ الفاظ کی نسبت لہجہ کا زیادہ اثر پڑتا ہے۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- نیک "بات" دوستوں کو پہنچا دے اور مخالفوں سے بحث نہ کر (مجدد الف ثانیؒ)
- اہل خسران کی پریشان کن "باتوں" سے رنجیدہ خاطر نہ ہو، بلکہ حق کا متلاشی رہ (مجدد الف ثانیؒ)
- صدق یہ ہے کہ دل کی "باتیں" کرے یعنی وہ بات کہو جو دل میں ہو۔ (ابو الحسن خرقانیؒ)

- بہت خاموش رہو اور "بات" مت کرو۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- ایسی "بات" کرنا جس میں کسی کا فائدہ ہو علامتِ ضلالت و گمراہی ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- اشیائے نفیس میں سب سے زیادہ فائدہ مند چیز جلیل القدر "بات" ہے۔ مگر اس کی قوت نہ ہو تو کہنے والوں سے سننا چاہیئے (حکیم فیثا غورثؒ)
- عالم سے ایک گھنٹہ کی "بات چیت" دس برس کے مطالعہ سے زیادہ مفید ہوتی ہے۔ (بطلیموس)
- جاہل کے لئے سب سے زیادہ اچھی "بات" خاموشی ہے۔ (بطلیموس)
- ہم کو اس خدا کی "باتیں" کم کرنا چاہئیں جسے ہم سمجھ نہیں سکتے اور انسانوں کی باتیں زیادہ کرنا چاہئیں جنھیں ہم سمجھ سکتے ہیں۔ (خلیل جبران)
- میں نے اس بری "بات" سے جو حق بات کو طلب کرنے والے کے منہ سے نکلتی ہے کسی کو زیادہ اثر کرنے والا نہیں دیکھا۔ (بزرجمہر)
- ہر ایک "بات" جو ذکر سے خالی ہے لغو ہے۔ (بوعلی سینا)
- قلتِ عقل کا اندازہ "بات" کی کثرت سے ہوتا ہے۔ (بوعلی سینا)
- جو اچھی "بات" سنو لکھ لو اور جو لکھو اسے حفظ کر لو اور جو حفظ ہیں ان کو بیان کرو۔ (یحییٰ برمکیؒ)
- جس طرح آگ کا ایک ذرّہ عالم کو تباہ کر دیتا ہے اسی طرح ایک "بری "بات" انسان کی حالت کو تباہ کر دیتی ہے۔ (حکیم لقمانؑ)
- اچھی "بات" غور سے سنو، کہنے والا کوئی ہو۔ (سقراط)
- اچھی "بات" کہنا اور سننا بہترین عبادت میں سے ہے۔ (سقراط)
- اچھی "بات" کے حاصل کرنے میں بری بات کو وسیلہ نہ بناؤ۔ (افلاطون)
- کہنے والے کی "بات" جب اس کی نیت کے مطابق ہو سننے والے کو حرکت میں لاتا ہے اگر مخالف نیت ہو تو کان تو سنتا ہے

لیکن دماغ اسے قبول نہیں کرتا۔ (افلاطون)

- "بات" کو دیر تک سوچو، پھر منہ سے نکالو اور اس کے بعد اس پر عمل کرو۔ (افلاطون)
- زیادہ "باتیں" کرنا ہر چند کہ اچھی ہوں دیوانگی کی دلیل ہے۔ (ارسطو)
- جو بات "معلوم نہ ہو اس کے اظہار میں شرم نہ ہونا چاہئیے۔ (ارسطو)
- "بات چیت" ہی سے انسان کی شناخت ہوتی ہے (ارسطو)
- لوگوں کو ہر وہ "بات" سیکھنی چاہیئے جس کے نہ جاننے سے شرمندگی حاصل ہوتی ہو (بقراط)
- "بات" کہنا اس شخص کے لئے سزاوار ہے کہ اس کی خاموشی سے دین باطل ہوتا ہو اور جب وہ کہے تو یہ باطل ہوتا جاتا رہے۔ (حمدون قصار رح)
- اگر تو خدا سے ڈرتا ہے تو اس کے تصرفات میں "بات" مت کر (خواجہ حسن بصری رح)
- جن "باتوں" کی طرف دینی اور دنیوی حاجت نہ ہو وہ غیر مفید ہیں۔ (اکثم بن صیفی رح)
- ایک لغو "بات" کو چھوڑنا نفس کے لئے ایک دن کے روزے سے زیادہ مشکل ہے کیونکہ انسان سخت گرمی میں روزہ رکھ لیتا ہے مگر بُرے کلمہ سے نہیں رک سکتا۔ (یونس بن عبید رح)
- تعجب ہے کہ انسان جس کے پاس کراماً کاتبین ہیں بیہودہ "باتیں" کرتا ہے۔ (خواجہ حسن بصری رح)
- جو "بات" خلوص دل سے خالی ہو کر زبان پر آئے، اس کی مثال کوڑے کرکٹ کے سبزے کی ہے جس میں گندگی کی آمیزش ہو۔ (مولانا رومی رح)
- "بات" میں ایسی تاثیر پیدا کرو کہ دلوں میں اتر جائے نہیں تو چپ رہو۔ (اپنشد)
- جس سے میٹھی "بات" سننا چاہتے ہو اس سے تم بھی میٹھا بولو۔ (چانکیہ)
- فضول "باتوں" کا سننا خطرات نفسانی کا تخم ہے۔ (مہاتما بدھ)
- سچی "بات" آدھی لڑائی ہے حتیٰ کہ اندھے کو بھی اندھا کہو تو

تو وہ سر کو آتا ہے (سری کرشن جی)

- پوشیدہ "بات" کی دوسروں کو کیا خبر؟ (گرو گرنتھ صاحب)
- "بات" کرنے کا سلیقہ بھی ایک زبردست فن ہے۔ (ماتا ریحانہ جی)
- جو زیادہ "باتونی" ہوتے ہیں وہ زیادہ بیوقوف ہوتے ہیں۔ (بھگت کبیر)
- شریف کی پہلی شرافت شریفانہ "بات چیت" ہے۔ (گرو گوبند سنگھ جی)
- حقیر شخص کو "بات" تم سے کہلے حقیر نہ سمجھو۔ (گورو نانک دیو جی)
- چھوٹی "باتوں" میں ہی بڑا پن ہے۔ (ڈاکٹر جانسن)
- چھوٹی چھوٹی "باتوں" سے ہی تکمیل ہوتی ہے اور تکمیل چھوٹی موٹی بات نہیں۔ (مائیکل اینجلو)
- سچی "بات" کے راستے میں نشیب و فراز بھی ہوتے ہیں۔ (شیکسپیئر)
- جب دوسرے "بات" کر رہے ہوں تو ہرگز بیچ میں نہ بولو۔ (جارج واشنگٹن)
- سچی "بات" سے نقصان بہت تھوڑا ہوتا ہے مگر فائدہ بہت۔ (لارڈ میکالے)
- "باتیں" اکثر کیجئے، لیکن انھیں طول نہ دیجئے۔ (ہیرا چیناؤ)
- نخمی سے نخمی "بات" کی پرکھ کے لئے بھی کوئی نہ کوئی حکایتی نکل ہی آتا ہے۔ (گولڈ سمتھ)
- "بات" ختم کرنے کا وقت وہ ہوتا ہے، جب دوسرا کچھ کہے بغیر اثبات میں سر ہلا رہا ہو۔ (ہاسکنز)
- خاموشی "گفتگو" کا بہت بڑا فن ہے۔ (ہیزلٹ)
- جو اچھا سننے والا اور کم "بات" کرنے والا ہے اس کا ہر جگہ اور ہر وقت استقبال ہوتا ہے (کوبرج)
- بے ہودہ "باتیں" نہ کرو۔ مگر وہ جو تم کو اور دوسروں کو فائدہ پہونچائیں ضرور کیا کرو۔ (فرینکلن)
- اگر تم اپنے "کلام" میں مقبول عام ہو سکتے ہو تو تمہارے

لیے کاروبار میں کامیاب ہونا مشکل نہیں ہے۔ (بیکن)

- احتیاط سے "بات" کرنا فصاحت سے بہتر ہے۔ (بیکن)
- افسانوں میں ادنیٰ سے ادنیٰ ایک چرواہا جو لنگڑے گدھے کو ہانک کر لے جارہا ہے وہ بھی تمہیں ایسی "باتیں" بتا سکتا ہے جن سے تم واقف نہیں ہوتے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- یہ چار الفاظ "بات" کو طوالت دیتے ہیں (۱) کیا (۲) کیوں (۳) کیسے (۴) کہاں۔ (مشرقی کہاوت)
- بچہ، راجہ اور عورت جس "بات" پر اڑ جاتے ہیں کر کے چھوڑتے ہیں (ضرب المثل)
- بری "بات" جانوروں کو تک پسند نہیں آتی۔ (مہاتما بدھ)
- بری "بات" کا مقابلہ میں قوت برداشت سے کرنا چاہیے۔ (مہاتما گاندھی)
- بری "بات" کہنے والا شخص تمہاری بے عزتی نہیں کرتا بلکہ بدکلامی کے تئیں تمہارے دل میں پیدا شدہ جذبہ تمہاری بے عزتی کرتا ہے (ایپی کٹیٹس)
- اگر لوگ ہمارے بارے میں کچھ اوٹ پٹانگ "باتیں" کرتے ہیں تو ہمیں اس کا برا نہیں ماننا چاہیے جس طرح گرجا گھر کا مینار نیچے گرد چلاتی ہوئی چیلوں کی پروا نہیں کرتا۔ (ایلیٹ)
- ہر کسی کی بری "بات" سن لو مگر اپنا فیصلہ محفوظ رکھو۔ (شکسپیئر)
- بڑے لوگوں کو بری "بات" میں لطف آتا ہے۔ اچھی سے اچھی چیز بھی چکھنے کے بعد کو آغا ظلمت سے ہی سیر ہوتا ہے۔ (مہاجارت)
- اگر آپ کے کچھ اصول ہیں تو ان پر قائم رہیے، آپ کی "بات" کبھی نہ کبھی ضرور سنی جائے گی۔ (ڈبلیو موِن)
- انصاف کی "بات" کہنے کے لیے کوئی وقت بھی نامناسب نہیں۔ (سرفوکلیس)
- چھوٹی چھوٹی "باتوں" سے ہی اختلافات پیدا ہوتے ہیں۔ (ارسطو)

بھائی

- ـــ فضول خرچی کرنے والے شیطان کے "بھائی" ہیں۔ (قرآن کریم)
- ـــ کتمانِ شہادت سے اجتناب کرو اور سچی شہادت بے روک ٹوک دو، خواہ اپنے باپ یا "بھائی" کے خلاف دینی پڑے۔ (قرآن کریم)
- ـــ کسی "بھائی" کی حاجت برآری کرنے والا ایسا ہے کہ گویا تمام عمر خدا کی خدمت میں گذار دی۔ (حضرت محمدؐ)
- ـــ تم اپنے "بھائی" کی مدد کرو، خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔ (حضرت محمدؐ)
- ـــ اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ کوئی عبادت نہیں کہ تم کسی مسلمان "بھائی" کا دل خوش کر دو۔ (حضرت محمدؐ)
- ـــ جب دو "بھائی" مصافحہ کرتے ہوں تو ان میں ستّر رحمتیں تقسیم ہوتی ہیں، انہتّر رحمتیں اس کو ملتی ہیں جو ان دونوں میں خندہ رو کشادہ پیشانی ہوتا ہے اور ایک رحمت دوسرے کو (حضرت محمدؐ)
- ـــ جو شخص اجازت کے بغیر اپنے "بھائی" کے خط کو دیکھے گا، وہ آگ کو دیکھے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- ـــ ایمان والا وہ ہے جو اپنے "بھائی" کے لئے وہی چیز پسند کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- ـــ تم سب آپس میں اللہ کے بندے اور "بھائی بھائی" بنے رہو۔ (حضرت محمدؐ)
- ـــ آدمی کے لئے اتنی ہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے "بھائی" کو حقیر سمجھے۔ (حضرت محمدؐ)

- اپنے "بھائی" کی تکلیف پر خوشی ظاہر نہ کرو کہ خدا اسے آرام دیگا اور تمہیں دکھ۔ (حضرت محمدؐ)
- تم میں سے ہر ایک اپنے "بھائی" کا آئینہ ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر تم اپنے "بھائی" میں کوئی برائی دیکھو تو چاہئے کہ اسے بتا دو یا ہٹا دو۔ (حضرت محمدؐ)
- جب تم میں سے کوئی اپنے "بھائی" سے محبت رکھے تو چاہئے کہ اسے بتا دو کہ میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔ (حضرت محمدؐ)
- کسی مومن کے لئے جائز نہیں کہ اپنے "بھائی" سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔ (حضرت محمدؐ)
- جس نے اپنے بھائی کی حاجت برآری نہ کی، قیامت کے دن خدا اس کی حاجتیں بر لائے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ میں خدا سے محبت کرتا ہوں اور وہ اپنے "بھائی" سے نفرت کرتا ہے تو وہ جھوٹا اور مکار ہے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- اگر تم قربان گاہ پر اپنی نذر گذار رہے ہو اور وہاں تمہیں یاد آئے کہ میرے "بھائی" کو مجھ سے کچھ شکایت ہے تو وہیں قربان گاہ کے آگے اپنی نذر چھوڑ دو اور جاکر پہلے اپنے بھائی سے ملاپ کرو۔ تب آکر اپنی نذر گذارو۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- تم فقط اپنے "بھائیوں" سے سلام کرو تو کیا زیادہ کرتے ہو، کیا غیر قوموں کے لوگ بھی ایسا نہیں کرتے بس چاہیئے کہ کامل خلیق بنو۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- اے ریاکار۔ پہلے اپنی آنکھ سے تو شہتیر نکال، پھر دوسروں کی آنکھ کا ذرہ نکال سکتا "بھائی" کی آنکھ میں سے تنکے کو اچھی طرح سمجھ کر نکال سکیگا۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- اگر تمہارا "بھائی" کوئی گناہ کرے تو ملامت اور نرمی سے اسے

ملامت کرو۔ اگر توبہ کرے تو اسے معاف کردو۔ اگر وہ ایک دن میں سات مرتبہ تمہارا گناہ کرے اور ساتوں بار تمہارے پاس آ کر کہے کہ توبہ کرتا ہوں تو اسے معاف کردو۔ (حضرت عیسیٰؑ)

- اپنے "بھائی" سے بلا وجہ خفا نہ ہو۔ (حضرت عیسیٰؑ)

- اے لوگو! آپس میں "بھائی بھائی" بن جاؤ۔ اور ایک دوسرے سے نفرت نہ کرو۔ (حضرت ابوبکرؓ)

- دنیا ایک مردار ہے جو لوگ اس کی بدولت "بھائی" بنے رہتے ہیں۔ ان کے بھائی دراصل تاریخ میں ایک دوسرے پر حملہ کرنے سے مانع نہیں ہوتے (حضرت علیؓ)

- وہ شخص تمہارا "بھائی" نہیں ہے جس کی خاطر مدارات کی تمہیں حاجت ہو۔ (حضرت علیؓ)

- اگر نجات چاہتے ہو تو بوڑھوں کو اپنا باپ، جوانوں کو اپنا "بھائی" چھوٹوں کو اپنا فرزند اور عورتوں کو ماں بہن سمجھو۔ (حضرت فضیلؒ)

- دنیا میں کسی ایسے "بھائی" کی تلاش مت کرو جو بے عیب ہو۔ کیونکہ اسے نہ پاسکو گے اور بغیر بھائی کے رہو گے۔ (حضرت فضیلؒ)

- "بھائی" کا حق اس جگہ معاف کرا لو، ورنہ وہاں نیکیاں دینی پڑیں گی۔ (مجدد الف ثانیؒ)

- اے "بھائیو"! میں تم دشمنی نہ کرو اگر وہ معمولی بات پر صلح کریں گے اور تمہیں ہمیشہ کی بقا حاصل ہوگی۔ (حکیم اقلیدس)

- میرے "بھائی"! اتنی دولت جمع نہ کر کہ تجھ سے اس کا شکر ادا نہ ہو (حضرت یحییٰ بن معاذؒ)

- "بھائی" اگر دوست بھی ہو سکے تو وہ زیادہ بہتر ہے۔ (حکیم بو علی سینا)

- مصافقت نیک انسانوں کی ماں، علم باپ، یقین "بھائی" اور شانتی بہن ہے۔ (مہاتما بدھ)

- سچے انسان ذات پات اونچ نیچ امیر غریب کے فرق کو نہیں

ماننے ان کے لئے سب "بھائی" ہیں۔ (گورو گوبند سنگھ جی)

- پرایا ہو یا اپنا "بھائی" اس کی مصیبت میں مدد کرنے اور اس کی حفاظت کرنے کا نام دیا اور رحم ہے۔ (منو سمرتی)
- برائی سے بچو، دوسروں کو برائی سے بچاؤ، کوئی دشمن اور بیگانہ نہیں۔ سب اپنے "بھائی" ہیں۔ (گورو گرنتھ صاحب)
- جب کہ بعض اسباب دشمن کو "بھائی" چارہ کی طرف منعطف کرتے ہیں تو ان اسباب کے ختم ہوتے ہی اس پر پھر عداوت عود کر آتی ہے۔ (عربی قول)

بڑھاپا

- انسان جب "بوڑھا" ہو جاتا ہے تو اس میں دو چیزیں جوان ہو جاتی ہیں۔ ایک مال کی حرص اور دوسری عمر کی۔ (حضرت محمدؐ)
- مجھے سورۂ ہود نے "بوڑھا" کر دیا کیونکہ اس میں صراط مستقیم پر چلنے کا حکم ہے جو بال سے باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- بوڑھوں میں بدترین "بوڑھا" وہ ہے جو سیاہ خضاب سے جوانوں کی مشابہت کرتا ہے کیونکہ سیاہ خضاب فریب ہے، اور فریب دینے والا ہم میں سے نہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- کسی "بوڑھے" شخص کو مارنا عذاب مول لینا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جب کسی قوم کا "بزرگ" تمہارے پاس آئے تو اس کی عزت کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- توبہ "بوڑھے" سے خوب ہے لیکن جوانوں سے خوب تر ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- گناہ جوان کا بھی اگرچہ بد ہے لیکن "بوڑھے" کا اس سے بھی بدتر ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- "بڑھاپے" سے پہلے فراغت اور موت سے پہلے بڑھاپا غنیمت جانو۔ (حضرت عمرؓ)

- "بوڑھے" کی رائے جوان کی قوتِ وزر سے زیادہ اچھی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- کسی "بوڑھے" سے گناہ کا سرزد ہو جانا اس کو مباح نہیں کرتا۔ (معروف کرخیؒ)
- انسان برسوں میں جوان ہوتا ہے، لیکن اگر وہ اپنے وقت کو بہترین طریقہ پر صرف کرے تو گھنٹوں میں "بوڑھا" یعنی تجربہ کار ہوتا ہے۔ (فتیا غورث)
- جو جوانی میں کام نہ کرے اور فضول تضیع اوقات کرے خداوند کریم اسے "بڑھاپے" میں ذلیل کرتا ہے۔ (حضرت عبداللہ ترمذی)
- میں نے بہتوں سے نصیحت پائی، لیکن بڑھاپے سے زیادہ کسی کا سبق مجھ پر اثر انداز نہ ہوا۔ (بزرجمہر)
- جوانی میں خدا کے وجود سے انکار کرنے والوں میں سے آج تک میں نے ایک بھی ایسا نہیں دیکھا جو "بڑھاپے" میں اپنی بات پر قائم رہا ہو۔ (افلاطون)
- انسان "بڑھاپے" میں حریص اس لیے بن جاتا ہے کہ مر جانا اور دشمنوں کے واسطے چھوڑ جانا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ حالتِ حیات میں دوستوں کا محتاج ہو۔ (افلاطون)
- "بڑھاپا" مزار زندگی کا کتبہ ہوتا ہے۔
- "بوڑھے" کتے بلا وجہ نہیں بھونکتے۔ (شیلے)
- ہر شخص "بوڑھا" ہونا چاہتا ہے، لیکن اپنے آپ کو بوڑھا ماننے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ (ڈارون)
- "بوڑھے" آدمی بڑے خطرناک ہوتے ہیں، ان کی بلا سے کہ دنیا کے حالات بہتر ہوں یا بدتر۔ (برنارڈ شا)
- ہر شخص کی خواہش یہ ہے کہ طویل عمر پائے لیکن "بڑھاپے" سے ہر ایک کی جان جاتی ہے۔ (سویفٹ)

- "بڑھاپا" نہایت ہولناک مرض ہے اس کی زد سے کوئی نہیں بچ سکتا۔ (فورڈ جمیس)
- ہر خرابی کا تدارک ہو سکتا ہے لیکن "بڑھاپے" کا کوئی تدارک نہیں۔ (فورڈ جمیس)
- "بڑھاپے" کی سب سے بڑی نشانی تن آسانی ہے جو اس سے مبرا ہے وہ بوڑھا نہیں ہوتا۔ (فورڈ جمیس)
- اگر کسی عورت سے انتقام لینا ہو تو اکثر اس کے کان میں یہ بھنک ڈالتے رہو کہ وہ "بوڑھی" ہو رہی ہے۔ گویا تم نے اس سے انتقام لے لیا۔ (ہیر سس)
- جوانی میں ہم تمام مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہیں لیکن "بڑھاپا" آتا ہے تو یہی مشکلات ہم کو شکنجوں میں کس لیتی ہیں۔ (بلنگز)

- "بخل" اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ (حضرت محمدؐ)
- سخی گناہگار خدا کے نزدیک "بخیل" عابد سے اچھا ہے (حضرت محمدؐ)
- سخی کا کھانا دوا ہے اور "بخیل" کا مرض۔ (حضرت محمدؐ)
- دو خصلتیں کسی ایماندار کے دل میں جمع نہیں ہو سکتیں ایک "بخل" دوسری بد خلقی۔ (حضرت محمدؐ)
- "بخیل" اللہ سے دور ہے، جنت سے دور اور دوزخ سے نزدیک (حضرت عمرؓ)
- "بخیل" دشمن خدا ہے اگرچہ زاہد ہو۔ (حضرت عمرؓ)
- "بخیل" دنیا میں فقیروں کی سی زندگی بسر کرے گا اور عاقبت

میں امیروں کا سا بھگتے گا۔ (حضرت علیؓ)

- صاحب مال اکثر "بخیل" ہوتا ہے (حضرت علیؓ)
- شیطان کو سب سے پیارا "بخیل" مسلمان اور ناپسند گنہگار سخی ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- "بخیل" اپنے آپ کو کریم شمار کرتے ہیں (جالینوس)
- "بخل" اور اسراف ہر دو مذموم ہیں، لیکن اسراف نسبتاً اس لئے بہتر ہے کہ اس سے دوسروں کو فائدہ پہونچتا ہے۔ (فیثاغورث)
- "بخیل" ہمیشہ ذلیل ہوتا ہے۔ (حضرت امام حسینؓ)
- جس چیز کا دینا تجویز کر لیا گیا ہو، پھر اس کے دینے میں توقف کرنا غایت درجے کا "بخل" ہے۔ (یحییٰ برمکیؒ)
- جس میں فیاضی اور علم تکبر کے ساتھ ہو اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے کہ اس میں "بخل" اور جہل حلم کے ساتھ ہو۔ (یحییٰ برمکیؒ)
- "بخیل" خواہ دولت مند ہو اسے ذلت ہوگی۔ (ارسطو)
- "بخیل" شیطان کا مددگار ہوتا ہے۔ (حضرت نوحؑ)
- اے "بخل"! میں تجھے جانتا ہوں تو تباہ کرنے والا اور غم دینے والا ہے (لاتھروپ)
- "بخیل" کو برائی کے نظریئے نہیں اس کے مزاج کی سطح سے پرکھنا چاہیئے۔ (ایڈیسن)

بھوک

- البتہ ہم تم کو ایک نہ ایک شے سے آزمائیں گے اور وہ ہے "بھوک" (قرآن کریم)
- وہ بھوکے بھیڑیئے جو بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں اس قدر

فساد نہیں کرتے جس قدر (انسان) کی دولت اور مرتبہ کی "بھوک"
اس کے دین میں فساد ڈال دیتے ہیں۔ (حضرت محمدؐ)

- جس شخص پر "فاقہ" اترے اور وہ اسے لوگوں پر اتارے یعنی بھیک مانگے اس کا فاقہ دور نہیں ہوتا۔ اور جو اپنا فاقہ خدا پر اتارے یعنی اس سے مانگے تو اسے جلدی یا قدرے توقف سے رزق ملے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- زیادہ شکم سیری اور "بھوک" دونوں مانع عبادت ہیں۔ (امام جعفرؓ)
- تمام سلطنت میں اگر کسی رات ایک بے نوا بڑھیا کسی گھر میں "بھوکی" سوئی ہوگی تو قیامت کے دن اپنے حاکم کا دامن پکڑے گی (حضرت فضیلؒ)
- اگر فرعون "بھوکا" ہوتا تو ہرگز خدائی کا دعویٰ نہ کرتا۔ (بایزید بسطامیؒ)
- "بھوک" سے پہلے کھانا مکروہ بھی ہے اور مذموم بھی۔ (امام غزالیؒ)
- خوراک "بھوک" سے کم کھائے تاکہ قوتِ عبادت اور صحت میسر آئے، زیادہ کھائے تو خواہشِ نفس کے لیے ہو جائے گا اور اس طرح عبادت سے غافل ہو جائے گا۔ اور یہی نفس کی خواہش ہے (امام غزالیؒ)
- دولت کی "بھوک" حقیقی راحت نہیں پہنچا سکتی۔ (معروف کرخیؒ)
- جب پیٹ خالی ہوتا ہے تو جسم روح بن جاتا ہے اور جب وہ بھرا ہوتا ہے تو روح جسم بن جاتی ہے۔ (شیخ سعدیؒ)
- دوسروں کی روٹی پر آنکھ مت ڈال، کھانے سے "بھوکا" اور حکمت سے سیر رہ (لقمان)
- وہ وقت سب سے بہتر ہے جبکہ لوگوں کو دسترس ہو اور اسباب مہیا ہیں۔ ان کو جب "بھوک" لگے کھائے۔ جنکو یہ حاصل نہیں ان کو جس وقت مل جائے کھائے۔ (دیوجانس حکمی)
- جب شکم سیر ہو جاتا ہے تو جسم کے تمام اعضا شہوت کے "بھوکے"

- ہوتے ہیں اور جب شکم بھوکا ہوتا ہے تو اعضاء شہوت سے سیر ہوتے ہیں (محمد بن سماکؒ)
- "بھوکا" رہنا آداب صالحین سے ہے۔ (خواجہ حسن بصریؒ)
- "بھوکا" پیٹ شیطان کا قید خانہ اور بھرا پیٹ اس کا کارخانہ ہے یعنی اکھاڑا۔ (خواجہ حسن بصریؒ)
- "بھوکے" کو روٹی اور گرتے کو سہارا دو۔ (گورو گوبند سنگھ جی)
- اقتدار کی "بھوک" کی خاطر انسان کیا نہیں کرتا لیکن روح کی خاطر کچھ نہیں کرتا۔ (سوامی سار شیدا نند جی)
- "بھوکوں" کو روٹی دینے اور غریبوں کی حاجت روائی کرنے سے انسان نرک سے بچ سکتا ہے (سوامی سار شیدا نند جی)
- "بھوکوں" اور فاقہ کشوں کی سازش بہت بڑی ہوتی ہے (بیکن)
- سوسائٹی دو قسم کے لوگوں کا مجموعہ ہے اولاً وہ لوگ جنہیں "بھوک" کم ہوتی ہے، لیکن ان کے پاس سامان خورد و نوش وافر ہوتا ہے، ثانیاً وہ لوگ جنہیں بھوک زیادہ ہوتی ہے لیکن ان کے پاس سامان کم ہوتا ہے۔ (تھورلو)
- اگر فیشن کی سرپرستی عورت نہ کرتی تو ہزاروں درزی "بھوکوں" مر جاتے۔ (آسکر وائلڈ)
- جو محنت اور مشقت کا عادی ہے وہ کبھی "بھوک" اور فاقہ میں مبتلا نہ ہوگا (والیئر)
- جو کھاتے کھاتے بیمار پڑ جائے وہ "بھوک" سے اپنا علاج کرے (رابرٹ بی لون)
- "بھوک" کو عقل کا غم ماننا چاہیے۔ (رسو)
- "بھوک" اور افلاس کی وجہ پیداوار کی کمی نہیں بلکہ اس کی غلط تقسیم ہے (آرنلڈ)
- "بھوک" سے مرنے کی بہ نسبت تلوار سے مرنا ہزار درجہ بہتر ہے (السیب)
- انسان کو ناامیدی سے کہیں زیادہ "بھوک" نامرد بنا دیتی ہے (میری رینالڈ)

- بھوکا، ننگا مزدور جبر او ظلم کے خلاف جب اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو بڑے بڑے تاج اس کی ٹھوکروں میں ہوتے ہیں۔ (لبز بنیڈسل)
- طمع ایسی "بھوک" ہے جس کا پیٹ کسی فیاضی سے نہیں بھرا جا سکتا (مشہور مثل)
- محنت سے "بھوک" تیز ہوتی ہے اور ضبط زیادہ کھانے سے روکتا ہے (روسو)
- اگر "بھوک" پیاس نہ ہوتی تو مہمان نوازی کا موقع کیسے ملتا (دنوباجائے)

بھروسہ

- جب عزم کر چکو تو خدا پر "بھروسہ" رکھو (قرآن کریم)
- جو خدا پر "بھروسہ" رکھے، خدا اس کے لئے کافی ہے۔ (قرآن کریم)
- اللہ پر اگر ایمان رکھتے ہو تو شرطِ فرمانبرداری یہ ہے کہ فقط اسی پر "بھروسہ" رکھو۔ (قرآن کریم)
- اگر تمہارا اللہ پر "بھروسہ" ہے تو کوڑھی کے ساتھ بھی بلا تامل کھاؤ (حضرت عمرؓ)
- تعجب ہے اس پر جو اللہ کو حق جانتا ہے اور پھر غیر دنیا کا ذکر کرتا اور ان پر "بھروسہ" رکھتا ہے۔ (حضرت عثمان غنیؓ)
- دشمن کے حسنِ سلوک پر "بھروسہ" مت کرو۔ (حضرت علیؓ)
- عقل پر "بھروسہ" کرنے سے ضرور غلطی ہو جاتی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- فضول امیدوں پر "بھروسہ" کرنے سے بچا رہ۔ (حضرت علیؓ)
- اپنے مال و اسباب کو شریکِ خدا نہ سمجھو کہ ان پر "بھروسہ" کر بیٹھو (غوث الاعظمؒ)
- ہر وہ چیز جس پر کہ تیرا "بھروسہ" ہے یا ہر وہ شخص جس سے تو کچھ توقع رکھتا ہے وہی تیرا معبود ہے۔ (غوث الاعظمؒ)
- ساری حاجتیں حق تعالیٰ کے حوالے کر۔ اسی سے مانگ اور اس کے سوا

کسی اور پہ "بھروسہ" نہ کر۔ (غوث الاعظمؒ)

- شرک باطن مخلوق پر "بھروسہ" کرنا ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- اگر تم کسی مردِ خدا کو پہچاننا چاہتے ہو تو دیکھو کہ وہ حق تعالیٰ کے وعدہ پر زیادہ بے خوف ہے یا مخلوق کے وعدوں پر زیادہ "بھروسہ" کرتا ہے۔ (شفیق بلخیؒ)
- جو اپنا تمام اثاثہ حسنِ اتفاق کے "بھروسہ" پر لگا دیتا ہے اکثر اوقات مفلس اور محتاج ہو جاتا ہے۔ (بیکن)
- جو شخص اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتا ہے، وہ اس شخص کی نسبت زیادہ کامیاب رہتا ہے جو دوسروں کی امداد کے "بھروسہ" پر اپنا کام کرنے سے پہلوتہی کرتا ہے۔ (بیکن)
- امیروں کے "بھروسہ" جینا خود کو دھوکہ دینا ہے۔ (سموئل جانسن)
- تمہیں اپنی زندگی کا سفر اکیلے ہی طے کرنا ہے۔ کسی ہمراہ کی امید پہ "بھروسہ" نہ رکھو۔ (ڈالسن)
- صرف خدا پر ہی "بھروسہ" نہ رکھو بارود کو بھی خشک رکھو۔ (کرامویل)
- مستقبل خواہ کتنا ہی دلفریب کیوں نہ ہو۔ اس پر کبھی "بھروسہ" نہ کرو۔ (لانگ فیلو)
- موجودہ حال میں خدا پر "بھروسہ" رکھتے ہوئے قوی دل کے ساتھ سرگرم عمل رہو۔ (لانگ فیلو)
- جوں جوں دنیا پر سے "بھروسہ" اٹھتا جاتا ہے، خدا پر اعتماد زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ (جارج ہیں)
- "بھروسہ" کے بغیر زندگی ناممکن ہے۔ (بلنگز)
- اگر آپ کو اپنے اعتماد پر "بھروسہ" ہے تو دوسروں کے اعتماد پر بھی یقین کیجئے۔ (ونچیل)
- سب لوگوں سے محبت کرو۔ بہت کم لوگوں پر "بھروسہ" کرو لیکن کسی کی برائی مت کرو۔ (شکسپیئر)

- "اگر تمام انسانوں کی "بدبختیاں" ایک ہی جگہ ڈھیر کر دی جائیں اور پھر سب سے کہا جائے کہ اپنی "بدبختی" کے بدلے میں کوئی دوسری بدبختی منتخب کر لو تو ہر کوئی اپنی بدبختی ہی واپس لینا چاہے گا۔ (سقراط)
- دوسروں کی "بدبختی" سے عقل مند لوگ یہ سبق لیتے ہیں کہ انھیں کس چیز سے بچنا چاہیے۔ (سائرس)
- دوسروں کی "بدبختیاں" جھیلنے کے لئے بھی ہم سب میں مناسب قوت موجود ہے۔ (لاروشفوکو)
- "بدبختی" ہمیشہ اس دروازہ سے داخل ہوتی ہے جو ہم خود اس کے لئے کھلا چھوڑ دیتے ہیں۔ (چیک کہاوت)

- "بدخواہی" کو میں انسانیت کا کلنک سمجھتا ہوں۔ (مہاتما گاندھی)
- "بدخواہی" اپنے زہر کا نصف حصہ خود پیتی ہے۔ (سینیکا)
- "بدخواہی" بُرے لوگوں کی سب سے بُری عادت ہے۔ (چانکیہ)
- "بدخواہ" کبھی خوش نہیں رہ سکتا۔ (ماؤزے تنگ)
- "بدخواہی" سے بڑھ کر انسان کے لئے اور کوئی بُرائی نہیں۔ (کہاوت)

بدصورتی

- میرے دوست کسی چیز کو "بدصورت" نہ کہو۔ سوا اس خوف کے جس کی ماری ہوئی روح خود اپنی یادوں سے ڈرنے لگے۔ (خلیل جبران)
- "بدصورتی" انسان کا علمِ حُسن ہے۔ (چانکیہ)
- "بدصورت" یقیناً اندر سے خوبصورت ہو گا۔ (سائرس)
- سونے کا گھونگھٹ ساری "بدصورتی" چھپا دیتا ہے۔ (ڈیکر)

بدکلامی

- "بدکلامی" جانوروں تک کو پسند نہیں آتی۔ (مہاتما بدھ)
- "بدکلامی" کا مقابلہ ہمیں قوتِ برداشت سے کرنا چاہئے۔ (مہاتما گاندھی)
- "بدکلام" شخص تمہاری بے عزتی نہیں کرتا بلکہ بدکلامی کے تئیں تمہارے دل میں پیدا شدہ جذبہ تمہاری بے عزتی کرتا ہے۔ اس لئے جب کوئی شخص تمہارے دل کو دکھاتا ہے تو یہ تمہارے اندر کا تمہارا ہی جذبہ ہے جو تمہیں بھڑکاتا ہے۔ (ایپی کٹیٹس)
- "بدکلامی" سے انسان کا رعب و دبدبہ کم ہو جاتا ہے۔ (ڈینش کہاوت)

برداشت

- جس میں برداشت کی قوت نہیں وہ سب سے زیادہ کمزور اور سب سے زیادہ بے وقوف ہے۔ (شیخ سعدیؒ)
- "برداشت" انسان کا بہترین وصف ہے۔ (حکیم سینیکا)
- "برداشت" زندگی کا عمدہ اصول ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- جو لوگ چپ چاپ سب کچھ "برداشت" کر لیتے ہیں، ان کے بارے میں طے ہے کہ ان کا دل زخم خوردہ ہوتا ہے۔ (ٹیگور)

بزدلی

- ظلم اور خوف دونوں "بزدلی" کی علامتیں ہیں۔ (امیئیل)
- میں "بزدلی" کو کسی حالت میں برداشت نہیں کر سکتا۔ آپ بزدلی سے مریں اس کے بجائے بہادری سے حملہ کرتے ہوئے اور حملہ سہتے ہوئے مرنا میں کہیں زیادہ بہتر سمجھوں گا۔ (مہاتما گاندھی)
- ظالم اور مظلوموں میں تمیز کرنے سے انکار کرنا "بزدلی" اور امن عامہ کے منافی ہے۔ (برٹرینڈ رسل)
- "بزدل" کو ہمیشہ موت کا گمان پریشان کیے رہتا ہے۔ (رضی عین)

برائی

- ان لوگوں کی خرابیاں ہیں جو ایک دوسرے کے پیٹھ پیچھے "برائیاں" کرتے ہیں، چغل خوریاں کرتے ہیں اور طعن آمیز اشارات کرتے ہیں، خدا انہیں کبھی معاف نہیں کرتا۔ (قرآن کریم)
- جو لوگ "برائیاں" کرتے ہیں، ان کی وجہ سے خشکی اور تری میں خرابی پھیل گئی ہے۔ (قرآن کریم)
- نہیں طاقت "برائی" چھوڑنے کی، مگر اللہ بلند و بزرگ کی مدد سے (قرآن کریم)
- لوگوں میں "برا" وہ ہے جس کی بدگوئی سے بچنے کے لیے لوگ اسے چھوڑ دیں (حضرت [illegible])
- اخلاق کی "برائی" عمل کو برباد کر دیتی ہے اس طرح جیسے شہد کو سرکا خراب کرتا ہے (حضرت [illegible])
- بروں سے نیکی کرنا اچھوں کا کام ہے اور اچھوں سے برائی کرنا بروں کا کام ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو دل "برائی" کے منصوبوں کو باندھتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے ناپسند رکھتا ہے (حضرت سلیمانؑ)
- وہ پاؤں جو "برائی" کی طرف دوڑتے ہیں وہ خدا کے نافرمان ہیں۔ (حضرت سلیمانؑ)
- خداوند تعالیٰ کا خوف عمر کو دراز کرتا ہے لیکن "برائی" کرنے والوں کی زندگی گھٹائی جاتی ہے۔
- وہ جس کے دل میں "برائی" ہے بھلائی نہ کر پائے گا (حضرت سلیمانؑ)
- ظاہری "برائی" کا چھپانا ناگفتنی بات پر رسوا کرنے سے اولیٰ ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- خدا سے ڈر اور "برائی" سے باز رہ (حضرت سلیمانؑ)
- شریر کی "برائیاں" اس کو پکڑ لیں گی اور وہ اپنے ہی گناہوں کی رسیوں سے پکڑا جائے گا (حضرت سلیمانؑ)

"برائی"

- کسی انسان سے جھگڑا مت کر کہ اس نے تیرے ساتھ کوئی "برائی" نہیں کی۔ (حضرت سلیمانؑ)
- خداوند تعالیٰ کی سیدھی راہ نیک لوگوں کے لئے توانائی اور "برائی" کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- "برے" کا مقابلہ نہ کرو۔ جو کوئی تمہارے داہنے گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا گال بھی اس کی طرف پھیر دو۔ (حضرت عیسیٰ)
- تم سے جو "برائی" ہوتی ہے اس کے لئے تم اپنے آپ کو معذور جانتے ہو اور دوسرے کا عذر ہونے پر بھی اسے معذور نہیں جانتے۔ (حضرت ایوبؑ)
- "برائی" کرنے والوں کی ہم نشینی سے تنہائی بدرجہا بہتر ہے، اور تنہائی سے صلحاء کی صحبت بدرجہا بہتر ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- بدگو آدمی تین اشخاص کو مجروح کرتا ہے۔ اول اپنے آپ کو، دوم جس کی "برائی" کرتا ہے اور سوم جو اس کی برائی سنتا ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- سب سے بڑا خطاکار وہ ہے جو لوگوں کی "برائیاں" بیان کرتا پھرے۔ (حضرت عثمانؓ)
- "برائی" کرنے والا کسی کے ساتھ نیک گمان نہیں رہ سکتا کیونکہ وہ ہر ایک کو اپنے جیسا خیال کرتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- دوسروں کی "برائی" دور کرو جبکہ تم اپنے دل کی صفائی کر لو۔ (حضرت علیؓ)
- جو شخص "برائی" کی بنیاد ڈالتا ہے۔ وہ اس بنیاد کو اپنی جان پر قائم کر لیتا ہے (حضرت علیؓ)
- جس کے اپنے خیالات میں "برائی" ہوتی ہے اس میں دوسروں کی نسبت بدظنی زیادہ ہوتی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جو شخص "برائی" کا نقصان نہیں جانتا وہ اس کے واقع ہونے سے بچ نہیں سکتا (حضرت علیؓ)
- بدکاروں کی صحبت سے بچے رہو۔ کیونکہ "برائی" "برائی" سے جلد مل جاتی ہے (حضرت علیؓ)
- "برائی" سے مُردوں کو یاد نہ کرو کہ وہ اپنے کیفرِ کردار تک پہنچ چکے ہیں (ابوالحسن خرقانیؒ)
- جس طرح تم "برائی" سننے کو ناپسند کرتے ہو اسی طرح اپنے آپ کو مدح سرائی سے بھی بچاؤ۔ (معروف کرخیؒ)

- "برائی" کرنے والوں کے سوا میں کسی اور سے نہیں گھبرایا (بزرجمہر)
- نہایت خوشحالی اور نہایت بدحالی "برائی" کی طرف لے جاتی ہے (بوعلی سینا)
- سب سے "برا" کون ہے؟ بگڑا ہوا عالم۔ (مالک بن مغول رح)
- "برائی" ہنستی ہوئی آتی ہے اور نیکی روتی ہوئی جاتی ہے (مالک بن دینار رح)
- خود نیکی لے کر کسی کو تکلیف میں چھوڑ جانا اس سے بہتر ہے کہ اپنے ساتھ "برائی" لے جائے۔ (سالم بن ابی الجعد رض)
- مخلص وہ ہے جو اپنی نیکیوں کو "برائی" کی طرح مخفی رکھے (حضرت ابراہیم تیمی رح)
- بری اور شریر عورتوں سے "برائیاں" پیدا ہوتی ہیں (لقمان ع)
- خود بھی "برائی" سے دور رہو اور دوسروں کو بھی برائی سے دور رکھنے کی کوشش کرو۔ (لقمان ع)
- یہ غلط ہے کہ "برائی" کا ازالہ برائی سے ہوتا ہے، نیکی سے بھی ہوتا ہے (لقمان ع)
- کسی انسان کے ساتھ جب کوئی نیکی نہ کر سکو تو اس کی "برائیوں" ہی سے اسے مطلع کرتے رہو۔ (سقراط)
- جو لوگ بیری برائی کرتے ہیں وہ دراصل مجھے پر وہاں تازیانہ زنی کرتے ہیں جہاں میں نہیں ہوتا۔ (ارسطو)
- سچ تمام "برائیوں" کا علاج ہے۔ (بقراط)
- جو تمہارے سامنے اوروں کی "برائی" کرتا ہے، وہ اوروں کے سامنے تمہاری بھی برائی کرے گا۔ (شیخ سعدی رح)
- "برائی" اپنے زہر کا نصف حصہ خود پیتی ہے۔ (حکیم سنیکا)
- "برائی" سے برائی پیدا ہوتی ہے۔ اس شخص سے بچو جو اپنی "برائیاں" لوگوں میں بڑے فخر سے بیان کرتا پھرتا ہے۔ (ذبکی)
- "برائی" کے خاتمہ کے لیے ہمیشہ لڑتے رہو۔ (گرو گوبند سنگھ جی)
- "برائی" سے بچو اور دوسروں کو بھی برائی سے بچاؤ۔ (گورو گرنتھ صاحب)

- "برائی" کو میں انسانیت کا کلنک سمجھتا ہوں۔ (مہاتما گاندھی)
- "برائی" کو بھلائی سے رفع کرو۔ (مہاکوی تلسی داس)
- اگر کوئی تمہاری "برائی" کرے تو دل ہی دل میں خوش ہو کیونکہ وہ تمہارا گناہ اپنے اوپر لے رہا ہے۔ (دیانند سرسوتی)
- ہم خود اپنا "برا" کئے بغیر دوسروں کا برا نہیں کر سکتے۔ (ڈیس ایس)
- دقیانوسی مدبر وہ ہوتا ہے جو یہ چاہتا ہے کہ پہلی خرابیاں موجود رہیں اور آزاد خیال مدبر چاہتا ہے کہ نئی "برائیاں" پرانی برائیوں کی جگہ لے لیں۔ (میرا چینا)
- شہری آبادیوں کی افزائش کا مطلب زیادہ سے زیادہ "برائی" کا اجتماع ہے (گیڈس)
- ہم اپنے ملنے جلنے والوں سے خوبیوں کی نسبت "برائیاں" زیادہ اخذ کرتے ہیں (بنیامن)
- تمام عالم کی "برائیوں" میں جھوٹ عام طور پر نہایت کثرت سے ملتا ہے (سمائلز)
- جس "برائی" کو تم دور نہیں کر سکتے اس کے لیے فکر فضول ہے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- دو "برائیوں" میں سے چھوٹی برائی کو پسند کرو۔ (یورپین کہاوت)
- "بری" آنکھ برائی کے سوا اچھا نہیں دیکھ سکتی۔ (ڈینش کہاوت)
- "دولت" "برائیوں" پر پردہ ڈال سکتی ہے۔ (خینو گس)
- خوف سے ہی "برائیاں" پیدا ہوتی ہیں۔ (سوامی ویویکانند)

بے انصافی

- "بے انصافی" برداشت کرنے سے خود بے انصافی کرنا زیادہ اچھا ہے، کوئی بھی شخص اس بات کو قبول نہیں کرے گا۔ (ارسطو)
- "بے انصافی" برداشت کرنے والا بھی مجرم ہوتا ہے اور اگر اسے برداشت نہ کیا جائے تو پھر کوئی بھی شخص کسی سے بے انصافی نہیں کر سکے گا۔ (مہاتما گاندھی)
- "بے انصافی کو مٹاؤ، لیکن اپنے آپ کو مٹا کر نہیں۔ (رسکن)
- انصاف انہیں کے ہاتھ میں رہ گیا ہے جو "بے انصافی" کرتے ہیں۔ (نفے عین)

بے داری

- "بے داری" ضمیر کی آواز ہے۔ (شیخ سعدیؒ)
- "بے دار" رہنے والا کبھی چوٹ نہیں کھاتا۔ (ارسطو)
- جو "بے دار" نہیں، اس سے ہر کوئی فائدہ اُٹھاتا ہے۔ (سقراط)
- "بے داری" غلامی کے جوے کو اپنے کندھے سے اتار پھینکتی ہے۔ (نفے عین)
- بھوکا ننگا مزدور جب جبر اور ظلم کے خلاف اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو بڑے بڑے کج کلاہوں کے تاج اس کی ٹھوکروں کی زد میں ہوتے ہیں۔ (برٹرینڈ رسل)

بندہ

- خدا سے تو اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو آثارِ قدرت کا علم رکھتے ہیں۔ (قرآن کریم)
- جب تم میں سے کسی کی موت آموجود ہو تو اس وقت کہنے لگے کہ میرا پروردگار مجھ کو تھوڑی سی مہلت اور دیتا اور میں خیرات کرتا اور "نیک" "بندوں" میں سے میں بھی ایک بندہ ہوتا۔ (قرآن کریم)
- خدا کے سوا "بندوں" کے گناہوں کو معاف کرنے والا ہے بھی کون؟ (قرآن کریم)
- جب ہمارے "بندے" تم سے ہمارے بارے میں دریافت کریں تو ان کو بتا دو کہ ہم ان کے ہی پاس ہیں۔ (قرآن کریم)
- کسی سے منہ نہ موڑو۔ اور اللہ کے "بندے" بنے رہو۔ (قرآن کریم)
- اگر کوئی "بندہ" مشرق میں مارا جائے اور دوسرا شخص مغرب میں اس کے قتل سے راضی ہو تو وہ بھی اس کے قتل میں شریک ہوگا۔ (حضرت محمدؐ)
- "بندے" کے لئے دنیا میں اللہ کا سخت ترین عذاب غیر مقسوم کا طلب کرنا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جب کسی "بندے" پر خدائے تعالیٰ کی نعمت زیادہ ہوتی ہے تو اس کی طرف لوگوں کی حاجتیں بھی زیادہ ہوتی ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے "بندے" کے گمان کے ساتھ ہوں۔ (حضرت محمدؐ)
- جو "بندوں" کا شکر گزار نہیں وہ اللہ کا بھی ناشکرا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "بندے" کے اندر جب کسی زینتِ دنیا سے محبت آجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دشمن رکھتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)

- اللہ کے "بندو"! آپس میں قطع تعلق نہ کرو۔ اور حسد چھوڑ دو (حضرت ابوبکرؓ)
- کوئی بندہ۔ حقیقی ایمان کو نہیں پہنچتا جب تک کہ اس کو فقر محبوب نہ ہو جائے غنا سے (حضرت عثمانؓ)
- اس نے خدا کا حق نہیں جانا جس نے "بندوں کا حق نہیں پہچانا۔ (حضرت عثمانؓ)
- خدا تعالیٰ کے راضی ہونے کی یہ علامت ہے کہ "بندہ" اس کی تقدیر پر راضی ہو۔ (حضرت علیؓ)
- جس شخص نے "بندوں" کا شکر ادا نہیں کیا وہ خدا تعالیٰ کے شکر سے بھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ (حضرت علیؓ)
- مستحق سائل خدا کا ہدیہ ہے جو "بندے" کی طرف بھیجا جاتا ہو۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- اللہ اپنے "بندوں" سے قرض طلب کرتا ہے۔ اور اس کے قاصد سائل ہیں۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- جب ذکر قلب میں جگہ پکڑ جاتا ہے تو "بندے" کا اللہ کا یاد رکھنا دائمی بن جاتا ہے۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- جب کوئی بندہ۔ گناہ کے وقت اپنے دروازوں کو بند کر لیتا ہو اور پردے ڈال کر مخلوق سے چھپ جاتا ہے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! تو نے اپنی طرف دیکھنے والوں میں سے سب سے زیادہ مجھ ہی کو کمتر سمجھا ہے کہ سب سے پردہ کرتا ہے اور مجھسے مخلوق کے برابر بھی شرم نہیں کرتا۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- اگر تو خالق کے ساتھ ہے تو اس کا "بندہ" ہے اور اگر مخلوق کے ساتھ ہے تو مخلوق کا بندہ ہے۔ (حضرت غوث پاکؒ)
- ساری خلقت اس کے "بندے" ہیں۔ وہ تیرا اور ان کا منتظم ہے (حضرت غوث پاکؒ)
- جب حق تعالیٰ "بندے" کو اپنا دوست بنا لیتا ہے تو اس کو بہت سی تکلیف دیتا ہے اور جب اپنا دشمن بناتا ہے تو اس

پر دنیا فراخ کر دیتا ہے۔ (حضرت فضیلؒ)

- اگر گناہ اس قسم کے ہیں جو "بندوں" پر مظالم اور ان کے حقوق کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں تو ان سے توبہ کا طریق یہ ہے کہ ان بندوں کے حقوق اور مظالم مناسب طریقے پر ادا کئے جائیں۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- حق تعالیٰ کے تمام نام بزرگ ہیں اور "بندہ" کا سب سے بزرگ نام نیستی ہے۔ (حضرت ابوالحسن خرقانیؒ)
- حق تعالیٰ جب کسی "بندہ" کی بھلائی چاہتا ہے تو حسنِ عمل کا دروازہ اس پر کھول دیتا ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- اگر بندہ "اپنی ہر ایک خطا پر ایک کنکر گھر میں ڈال دیا کرے تو اس کا گھر تھوڑے ہی دنوں میں کنکروں سے بھر جائیگا۔ (شفیق بلخیؒ)
- خدا رزّاق ہے اور "بندہ" قزاق (فیثا غورث)
- مومن نفس کی خواہش کا "بندہ" نہیں ہوتا (شمس تبریزؒ)
- جو کام کہ برائے خدا کیا جا سکے اس میں "بندوں" کا خوف نہ کر (حکیم لقمانؒ)
- عقل روزگار کو تیرا "بندہ" بناتی ہے اور ہوائے نفس تجھکو بندۂ روزگار۔ (افلاطون)
- خدا کے سامنے اس کے گناہ کے ساتھ جانا زیادہ آسان ہے بہ نسبت اس کے کہ ایسے گناہ کے ساتھ جاؤ جس کا تعلق "بندوں" کے ساتھ ہو۔ (سفیان ثوریؒ)
- "بندہ" وہی ہے جو اللہ کی رضا میں راضی رہے۔ (رابعہ ریحانہؒ)
- جو بندۂ شکم نہیں اس کو مفلسی کا خوف نہیں (سموئل جانسن)

بدگوئی

- اے ایمان والو۔ نہ ہی کسی کے پیٹھ پیچھے "بُرائی" کر، اور نہ ہی دوسرے کی بُرائیاں ڈھونڈو۔ (قرآن کریم)
- جو تیرے سامنے اوروں کی "بُرائی" کرتا ہے، وہ اوروں کے سامنے تیری بُرائی کرے گا۔ (شیخ سعدیؒ)
- بُرے لوگوں کو "بدگوئی" میں ہی لطف آتا ہے۔ (مہابھارت)
- اگر کوئی تمہاری "بُرائی" کرے تو دل ہی دل میں خوش ہو کیوں کہ بُرائی کر کے وہ تمہارا گناہ اپنے اوپر لے رہا ہے۔ (برہمانند سرسوتی)
- ہر کسی کی "بدگوئی" سن لو لیکن اپنا فیصلہ محفوظ رکھو۔ (شکسپیر)

برتاؤ

- "برتاؤ" ایک آئینہ ہے۔ جس میں ہر شخص اپنا عکس دیکھ سکتا ہے۔ (گیٹے)
- دوسروں کے ساتھ ویسا "برتاؤ" ہرگز نہ کرو۔ جیسا کہ تم چاہتے ہو کہ کوئی تمہارے ساتھ نہ کرے۔ (کنفیوسیش)
- "برتاؤ" لباس کے مانند ہونا چاہئے۔ جو تنگ نہ ہو، بلکہ ایسا ہو جس میں آسانی سے حرکت اور کسرت ہو سکے۔ (بیکن)
- مرد اصول بنایا کرتے ہیں اور عورتیں "برتاؤ" (ڈی، سیگر)
- جو بات اصولاً غلط ہے وہ عملی طور پر کبھی صحیح نہیں ہو سکتی۔ (راجندر پرشاد)

بَلا

● جس نے میری قضا کو تسلیم کیا اور میری "بلا" پر صبر کیا میں اسکو اپنے پاس صدیق لکھتا ہوں۔ اور جس نے میری بلا پر صبر نہ کیا۔ پس چاہیئے کہ میرے سوا کوئی اور رب تلاش کر لے۔ (قرآن کریم)

● کہہ دو کہ اے محمدؐ! کہ خدا کے علاوہ تم جن کو پکارتے ہو وہ تمہاری "بلا" کو ٹالنے کا کچھ اختیار نہیں رکھتے۔ (قرآن کریم)

دروغ گو لوگوں سے "بحث" کرنے کے قابل ہو۔ (سقراط)

● "بحث" مخالفین پیدا کرتا ہے۔ (ڈکنز، ہیوگو)

● ہر مسئلہ پر "بحث" کرنا انہی لوگوں کا کام ہے جو خود کچھ نہیں جانتے اور ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ انکا علم زیادہ ہے۔ (ابرسن)

● اگر آپ "بحث" کرنا نہیں چاہتے اور اس مصیبت سے نجات چاہتے ہیں تو بحث کرنے والوں کے جھوٹے دلائل بھی قبول کر لیجیئے۔ اس طرح آپ اس عذاب سے بچ جائیں گے۔ (آلبو درستی)

● ہم جب آدمی پر اپنا فضل و کرم کرتے ہیں تو وہ ہم سے منہ پھیر لیتا ہے اور جب کوئی "بلا" اس پر نازل ہوتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں مانگنے لگتا ہے۔ (قرآن کریم)

● "بلا" کے وقت شکایت نہ کرو۔ سب سے بزرگ تر ہو جاؤ گے۔ (حضرت محمدؐ)

● تم خدا کو فراغت و عیش میں یاد رکھو۔ وہ تمہیں تمہاری "بلا" میں یاد رکھے گا۔ (حضرت محمدؐ)

● صبر میں کوئی "بلا" نہیں اور رونے میں کوئی فائدہ نہیں۔ (حضرت ابو بکرؓ)

● جو "بلا" کے وقت اوّل اپنی تدبیروں اور پھر خلقِ خدا کی امداد سے

عاجز ہو کر خدا کی جانب رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف سے منہ پھیر لیتا ہے۔ (حضرت عثمانؓ)

- بلا میں گھبرانا کمال درجے کی مصیبت ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جو شخص چھوٹی "بلاؤں" کو بڑا سمجھتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو بڑی مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- شریفوں کے واسطے یہ بڑی "بلا" ہے کہ ان کو شریروں کی خاطر مدارات کی ضرورت پیش آئے۔ (حضرت علیؓ)
- دنیا "بلاؤں" کا گھر ہے۔ جو شخص جلدی کے ساتھ اس سے رخصت ہو جاتا ہے اس کی اپنی جان پر مصیبت آتی ہے اور جسے کچھ مہلت ملتی ہے، وہ فکر معاش میں مبتلا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- کمینوں کی دولت تمام مخلوق کے لئے ایک "بلا" ہے۔ (حضرت علیؓ)
- نزول "بلا" ہلاکت کے لئے نہیں بلکہ امتحان کے لئے ہوتا ہے۔ (امام جعفرؒ)
- "بلا" کے سبب سے حق تعالیٰ کی طرف سے روگردان مت ہو کہ وہ اس میں تیری آزمائش فرماتا ہے۔ (حضرت غوث الاعظمؒ)
- "بلا" کے لئے جاہ دنیا، اللہ اور رسول کی محبت فقر و فاقہ اور بلا سے ملی جلی ہوتی ہے (غوث الاعظمؒ)
- دنیا کی "بلاؤں" اور مصائب کو آسان خیال کر اور موت کو ہر وقت پیش نظر رکھ۔ (لقمانؑ)
- اگر ہم اپنی "بلاؤں" کا تبادلہ کر سکتے تو ہر شخص اپنی پہلی مصیبت کو غنیمت جانتا۔ (سقراط)
- ایسے شخص کی فریاد رسی کرو جو کہ گرفتار "بلا" ہو بشرطیکہ وہ اپنے فعل بد کے نتیجہ میں گرفتار بلا نہ ہوا ہو (افلاطون)
- عورتوں کے کہنے پر کبھی عمل نہ کر۔ تمام "بلاؤں" سے محفوظ رہیگا۔ (بقراط)
- جسے کوئی "بلا" درپیش ہو اور وہ اپنے کپڑے پھاڑے یا منہ پیٹے تو گویا اس نے اللہ سے جنگ کا اعلان کر دیا ہو۔ (ابو سعید بلخیؒ)

- صبر کر کیونکہ تمام تر دُنیا "بلا" اور مصائب کا مجموعہ ہے (حضرت غوث پاکؒ)
- دنیا دار اور دولت مند بڑی "بلا" میں گرفتار ہیں کہ دنیا کی عارضی شہرت کو دیکھتے ہیں اور دائمی مغفرت ان سے پوشیدہ ہے (مجدد الف ثانیؒ)
- خلوت میں شہرت شر ہے اور شہرت میں "بلا" (مجدد الف ثانیؒ)
- علامت اس "بلا" کی جو واسطے بلندی درجات کے ہوتی ہو رضا و موافقت طمانیت نفس ہے۔ (ابو الحسن خرقانیؒ)
- بشریت انکار کرتی ہے رجوع الی اللہ ہونے سے مگر "بلا" کے وقت (ابو الحسن خرقانیؒ)
- "بلا" اور آفاتِ زمانہ کو بُرا نہ کہو یہ خدا کو گالی دینا ہے۔ (امام غزالیؒ)
- عقلمند وہ ہے کہ جب اس پر کوئی "بلا" نازل ہو تو اوّل روز وہی کرے جو وہ تیسرے روز کریگا۔ (معروف کرخیؒ)
- "بلا" اور فقر میں ثابت قدم رہنا رضائے خدا اور رسول کی سچی محبت ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- جو شخص "بلا" میں گھرنے کے بعد فریاد کرتا ہے وہ ایسا ہے جیسے اس نے نیزہ پکڑا ہوا ہے اور حق تعالیٰ سے جنگ کرتا ہے۔ (شفیق بلخیؒ)
- انسان کے لیے اکثر "بلا" کا نزول زبان کے باعث ہوتا ہے (فیثا غورث)
- جو شخص کہ بقائے حیات کو دوست رکھتا ہے۔ اسے چاہیئے کہ "بلا" اور آلام کے تحمل کے لئے اپنے دل کو آمادہ رکھے۔ (بطلیموس)
- زندگی بغیر محنت کے "بلا" سے کم نہیں ہے (بطلیموس)
- دوست اسکو سمجھ جو "بلا" کے وقت تیرے ہمراہی ہو۔ (کے خسروؒ)
- بہادر وہ ہے جو نزولِ "بلا" کے وقت صبر و تحمل سے کام لے۔ (حضرت امام حسینؓ)
- انسان تھوڑی سی نفسانی خواہش کے لئے ایک اذیت ناک "بلا" میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ (حضرت حذیفہ بن الیمانیؒ)
- کم گو اور کم خور ہمیشہ "بلا" سے محفوظ رہتا ہے۔ (بزرجمہر)

بے وقوف

- بے وقوف "جب تک خاموش رہتا ہے، عقلمند شمار ہوتا ہے (حضرت سلیمانؑ)
- جو کسی "بے وقوف" کے ہاتھ پیغام بھیجتا ہے وہ اپنے پاؤں آپ کاٹتا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- "بے وقوفوں" کے کانوں میں باتیں مت ڈال کیونکہ بجائے عمل کے وہ تیرے دانشمندانہ کلام کی تحقیر کرے گا۔ (حضرت سلیمانؑ)
- سب سے زیادہ "بے وقوف" وہ شخص ہے جو دوسروں کی رذیل صفات کو تو برا سمجھے اور خود ان پر جما رہے۔ (حضرت علیؓ)
- جو "بے وقوف" کے ساتھ رہتا ہے، حقیر ہو جاتا ہے۔ (امام جعفرؒ)
- اگر روزی عقل سے حاصل کی جاتی تو دنیا کے تمام "بے وقوف" بھوکے مر جاتے۔ (شیخ سعدیؒ)
- وہ "بے وقوف" ہے جو دن کو کافوری شمعیں روشن کرتا ہے، عنقریب دیکھتا ہوں کہ اس کے یہاں رات کو جلانے کے لئے تیل نہ ہوگا۔
- کا خیال ہے کہ نوجوان بے وقوف ہوتے ہیں۔ (ڈیل کارنیگی)
- ہر گدھا دیوار پھاندنے سے پہلے خود کو ہرن تصور کرتا ہے (گیرین)
- محبت کے معاملہ میں سب یکساں طور پر "بے وقوف" ہوتے ہیں۔ (گیٹے)
- کامل "مسرور" ہونے کے لیے انسان کو تمام "بے وقوف" ہونا چاہیے (برنارڈ شا)
- اگر "بے وقوف" بازار نہ جائیں تو خراب چیزیں کون خریدے (ریبیز بارنم)
- "بے وقوف" آبیاشی کے بغیر ہی پھولتے اور پھلتے ہیں۔ (ضرب المثل)
- "بے وقوف" دوسروں کی طرف دیکھتا ہے۔ (جین پال)
- شاستر پڑھ کر بھی لوگ "بے وقوف" ہوتے ہیں جو ان کی ہدایات پر عمل کرتا ہے۔ وہی دانشمند ہے۔ (ہتوپدیش)

بیل بھی نہیں سوتا۔ (شیخ سعدی)

- وہ شخص صد درجہ کا "بے وقوف" ہے جو دنیاوی لذتوں سے خوشی اور مصیبتوں سے مضطرب ہے۔ (افلاطون)
- بے وقوف جس کا کہ اپنے عیب پر نظر نہیں پڑتی وہ کسی کی نصیحت نہیں سُن سکتا۔ (بقراط)
- ایک دو نہیں سب "بے وقوف" ہیں۔ (شنکراچاریہ)
- صرف ایک "بے وقوف" ہی ایک گدھے میں دو مرتبہ گرتا ہے۔ (متھوا پدیشن)
- کوئی خوبصورت سادھ عورت ایک "بے وقوف" کو باندھ لینے کے لیے کافی ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- "بے وقوف" فائدے سے نقصان کر لیتا ہے۔ (رابندرناتھ ٹیگور)
- ایک "بے وقوف" اور اس کا روپیہ جلد ہی جُدا ہو جاتے ہیں (سوفوکلس)
- کبھی کبھی "بے وقوف" بھی عقل مندوں کو صلاح دے سکتے ہیں۔ (گوئٹے)
- "بے وقوف" اپنے عیوب کو آپ نہیں دیکھتا، دنیا دیکھتی ہے۔ (ڈاکٹر جارنر)
- "بے وقوف" دعوتیں اور عقل مند کھاتے ہیں۔ (فرینکلن)
- نوجوانوں کا خیال ہے کہ بوڑھے "بے وقوف" ہیں اور بوڑھوں کا

پردہ

- عورتوں سے کہو کہ اپنی چادریں اپنے اوپر لیں اور "پردہ" کریں۔ یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ پہچانی جائیں اور ان سے خواہ مخواہ چھیڑ چھاڑ کی جائے۔ (قرآن کریم)
- مظلوم اور خدا کے درمیان کوئی "پردہ" نہیں ہے (حضرت محمدؐ)
- اس چھت پر مت سویا کرو جس پر "پردے" نہ ہوں۔ (حضرت محمدؐ)
- نابینا سے بھی "پردہ" کرو اس لئے کہ تم بینا ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- خاموشی جاہل کے لئے جہالت کا "پردہ" ہے۔ (حضرت علیؓ)
- یہ کتنی عجیب بات ہے کہ گناہ کرتے وقت مخلوق سے تو "پردہ" کرے اور خالق کا خوف نہ کھائے۔ (غوث پاکؒ)
- عورتوں کو ضعیف اور ستر سے پیدا کیا ہے، ضعف کا علاج خاموشی اور ستر کا علاج "پردہ" ہے۔ (امام غزالیؒ)
- جو چیز "پردہ" میں ہوگی اس کی قیمت بڑھ جائے گی۔ (نفے عین)
- "پردہ" کے معنی ہیں آنکھ کی شرم! (نفے عین)
- "پردہ" کرو اس سے جس میں برائی ہو۔ (نفے عین)
- یہ بھی بے "پردگی" ہے کہ تم لوگوں کے عیب تاکتے پھرو۔ (نفے عین)
- "پردہ" حفظ و امان کو آواز دیتا ہے۔ (نفے عین)
- "پردہ" کرو اس لئے کہ ہمارا خدا بھی پردہ میں ہے۔ (گیتا)
- "پردہ" حسن اور عفت کا محافظ ہوتا ہے (مہاتما بدھ)
- بری بات کی "پردہ پوشی" ضروری ہے۔ (وید)
- بزدل سے نہیں اپنے آپ سے بھی "پردہ" کر۔ (رامائن)
- اچھے اخلاق کو "پردہ" سے باہر نکالو اور برے اخلاق کو پردہ میں رکھو۔ (منوسمرتی)

- عورتوں سے کہو کہ "پردہ" کریں کہ یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ پہچانی جائیں اور ان سے خواہ مخواہ چھیڑ چھاڑ کی جائے۔ (قرآن کریم)
- مظلوم کی دعا سے ڈرو، کیونکہ اس کے اور خدا کے درمیان کوئی "پردہ" نہیں ہے (حضرت محمدؐ)
- اس چھت پر مت سویا کرو، جس پر "پردے" نہ ہوں۔ (حضرت محمدؐ)
- نابینا سے بھی "پردہ" کرو اس لئے کہ تم بینا ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- خاموشی عالم کا زیور ہے اور جاہل کی جہالت کا "پردہ" (حضرت علیؓ)
- یہ کتنی عجیب بات ہے کہ گناہ کرتے وقت مخلوق سے تو "پردہ" کرے اور خالق کا خوف نہ کھائے۔ (حضرت غوث الاعظمؒ)
- عورتوں کو ضعف اور ستر سے پیدا کیا ہے، ضعف کا علاج خاموشی اور ستر کا علاج "پردہ" (حضرت امام غزالیؒ)
- عورت کی آواز بھی عورت ہی ہے یعنی آواز کا "پردہ" بھی رکھے (عربی کہاوت)
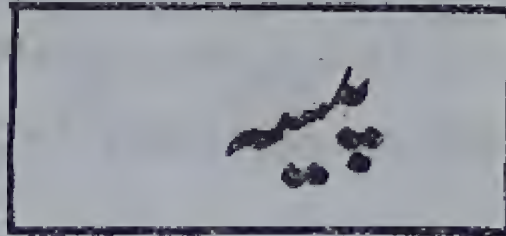
- جو زیادہ "پیسہ" والا ہے وہ زیادہ محتاج ہے۔ (شیخ سعدیؒ)
- امیر اور غریب کا فرق کس درجہ غیر فطری ہے، ایک ہی دن کی بھوک اور ایک گھنٹہ کی پیاس دونوں کو برابر کر دیتی ہے۔ (خلیل جبران)
- مشکل وقت کے لئے "پیسہ" بچانا چاہئے۔ پیسے سے عورت کو بچانا چاہئے۔ اور عورت اور پیسہ سے اپنے آپ کو بچانا چاہئے۔ (وِدُر)
- سنسکرت میں "دھن" یعنی پیسہ کو درویہ کہتے ہیں، یعنی بہنے والا۔ اگر وہ ساکن رہا تو رکے ہوئے پانی کی طرح اس میں سے بدبو آنے لگے گی۔ (ونوبا جی)

- تم خدا اور "پیسہ" کی پرستش ایک ساتھ نہیں کر سکتے۔ (بائبل)
- جس شخص پر "پیسہ" کا لالچ چھا گیا۔ اس نے اپنی زندگی کے کھلیان کو ہوا میں اُڑا دیا۔ (شیخ سعدیؒ)
- جو زیادہ "پیسہ" والا ہوتا ہے وہ زیادہ محتاج ہوتا ہے۔ (شیخ سعدیؒ)
- سنسکرت میں "پیسہ" کو دھن یعنی درویہ کہا ہے، بہنے والا۔ اگر وہ ساکن رہا تو رُکے ہوئے پانی کی طرح اس میں سے بدبو آنے لگے گی۔ (ونوبا جی)
- مشکل وقت کے لئے "پیسہ" بچانا چاہئے۔ پیسے سے عورت کو اور ان دونوں سے اپنے آپ کو۔ (بدھ)
- جس کے دل میں "پیسہ" کا لالچ نہ ہو، وہ زندگی میں ہی سورگ پالیتا ہے۔ (وید ویاس)
- "پیسہ" کا موہ چھوڑ دو، پھر دیکھو کہ خوف کہاں رہتا ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- نہ قرض دو اور نہ لو، قرض سے "پیسہ" اور دوست دونوں چلے جاتے ہیں۔ (شکسپیئر)
- جو میرا "پیسہ" چراتا ہے وہ میری سب سے حقیر چیز لے جاتا ہے۔ (شکسپیئر)
- اچھے کام کرنے کے لئے "پیسہ" کی ضرورت کم پڑتی ہے، اچھے دل اور ارادہ کی زیادہ۔ (مور)
- روح یا ضمیر کی کسی بھی ضروری چیز کو خریدنے کے لئے "پیسہ" کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (تھورو)
- کتنی افسوسناک بات ہے کہ انسان کے سب سے حسین جذبات بھی "پیسہ" سے وابستہ ہیں۔ (بالزاک)
- کیا تم جاننا چاہتے ہو؟ "پیسہ" کیا ہے۔؟ جاؤ کچھ قرض لے آؤ۔ (فارسی کہاوت)

- جو شخص اپنی زبان کو قابو میں نہیں رکھتا وہ "پشیمان" ہوتا ہے۔ (امام جعفرؓ)
- جس گناہ کے بعد "پشیمانی" نہ ہو، اندیشہ ہے کہ اسلام سے خارج کر دے (مجدد الف ثانیؒ)
- افعال بد پر "پشیمانی" کا اظہار نہ کرنا دوسری برائی ہے۔ (سقراط)
- اگر میں رات کو سوتا رہوں اور صبح کو اپنے سونے پر "پشیمان" اٹھوں تو یہ مجھے بہت پسند ہے کہ رات بھر قیام کروں اور صبح سونے والوں پر اپنی فضیلت جتاؤں۔ (مطرف بن عبداللہؒ)
- مجھے کسی بات کی "پشیمانی" نہیں ہے، کیونکہ میں نے کبھی کسی کا بھی برا نہیں چاہا (گاندھی)
- ظاہری صورت پر اعتبار کرلینا بسا اوقات "پشیمانی" کا باعث ہوتا ہے (ہکسلے)
- اصلاح کے بغیر "پشیمانی" ایسی ہے جیسے سوراخ بند کئے بغیر جہاز میں سے پانی نکالنا۔ (شکسپیر)

پچھتاوا

- مجھے کسی بات کا "پچھتاوا" نہیں ہے، کیونکہ میں نے کبھی کسی کا برا نہیں کیا ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- برائی کرکے "پچھتانا" بے وقوفی کی علامت ہے۔ (کبیرداس)
- "پچھتاوا" دل کا درد ہے اور پاک وصاف زندگی کا طلوع۔ (شکسپیر)
- اصلاح کے بغیر "پچھتاوا" ایسا ہی ہے جیسے سوراخ بند کئے بغیر جہاز میں سے پانی کا نکالنا۔ (پامر)

پڑوسی

- اپنے "پڑوسی" سے بھی اُسی طرح پیار کرو جسطرح تم اپنی ذات سے کرتے ہو۔ (قرآن کریم)
- "پڑوسی" کا حق درجہ دار چالیس گھروں تک ہے یعنی چاروں طرف چالیس گھر۔ (حضرت محمدؐ)
- "پڑوسی" کا حق صرف یہی نہیں کہ ان کو ستائے نہیں، بلکہ ان کے ساتھ احسان کرنا بھی ضروری ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- قیامت کے دن غریب "پڑوسی" امیر ہمسایہ کا دامن گیر ہوگا (حضرت محمدؐ)
- کافر "پڑوسی" کا ایک حصہ حق ہے، مسلمان ہمسایہ کا دو چند اور رشتہ دار ہمسایہ کا سہ چند۔ (حضرت محمدؐ)
- جو ایمان رکھتا ہے اس سے کہدو "پڑوسی" کی تکریم کرے۔ (حضرت محمدؐ)
- جس نے "پڑوسی" کے کتے کو مارا اس نے پڑوسی کو ایذا دی۔ (حضرت محمدؐ)
- "پڑوسی" کو ستانے والا دوزخی ہے۔ اگرچہ تمام رات عبادت کرے اور تمام دن روزہ دار رہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جس کے شر سے "پڑوسی" بے خوف نہ ہوں۔ وہ مسلمان نہیں، خواہ وہ پڑوسی کافر ہو یا مسلمان۔ (حضرت محمدؐ)
- حقِ ہمسایہ اسی سے ادا ہوتا ہے جس پر خدا رحمت کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جب سالن پکاؤ تو اس میں پانی ذرا زیادہ ڈال لیا کرو اور اپنے "پڑوسی" کی بھی ہانڈی میں سے ایک دو چمچے ڈال دیا کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- تمہارا "پڑوسی" اگر تم سے مدد چاہے تو اس کی مدد کرو۔ قرض مانگے تو قرض دو۔ اگر تم سے کوئی کام پڑے تو پورا کردو، بیمار ہو تو عیادت کو جاؤ۔ مر جائے تو جنازے

کے ہمراہ جاؤ، اس کو خوشی حاصل ہو تو مبارکباد کہو۔ مصیبت پڑے تو تعزیت کرو۔ بغیر اس کی اجازت کے اپنی دیوار اونچی مت کرو کہ اس کی ہوا رُکے، اگر کوئی میوہ خریدو تو اس کو ہدیہ دو۔ ورنہ چھپا کر گھر میں لاؤ۔ اور اپنے بچّے کو میوہ لے کر باہر جانے نہ دو کہ اس کے بچّہ کو رنج ہو۔ اپنی ہنڈیا کے خوشبودار بگھار سے اس کو ایذا مت دو۔ مگر اس صورت میں کہ ایک چمچہ اس کے ہاں بھی بھیجدو (حضرت محمدؐ)

- تین بیٹیاں جس کی ہوں اس کی مدد کرو، کہ وہ جنت میں میرا "پڑوسی" ہوگا (حضرت محمدؐ)
- جو خود شکم سیر ہو کر کھائے اور اس کا "پڑوسی" بھوکا رہے۔ اس کا ایمان ناقص ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اپنے "پڑوسی" پر بدی کا منصوبہ مت باندھو جس حال میں کہ وہ بے فکر ہو کر تیرے پاس رہتا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- "پڑوسی" کی بدخواہی اور نیکوں کے ساتھ برائی انتہائے شقاوت ہے۔ (حضرت علیؓ)
- گھر لینے سے پہلے اس گھر کے "پڑوسیوں" سے متعلق معلومات حاصل کرو (حضرت علیؓ)
- اے انسان! خدا سے تو اتنا شرما کہ جتنا تو اپنے دیندار "پڑوسی" سے شرماتا ہے۔ (حضرت غوث الاعظمؒ)
- طالب صادق نہیں، جب تک کہ تو اپنی خوراک میں سے اپنے "پڑوسی" کو اپنے نفس پہ ترجیح نہ دے۔ (حضرت غوث الاعظمؒ)
- احسان سب جگہ بہتر ہے لیکن "پڑوسی" کے ساتھ بہترین ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- تیرا "پڑوسی" غریب ہے اور متعلقین حاجت مند۔ اور تیرے پاس ضرورت سے زیادہ مال۔ تجھ پر زکوٰۃ لازم ہے۔ (امام غزالیؒ)
- بہادری یہ ہے کہ آڑے وقت میں "پڑوسی" کا ساتھ دیا جائے۔ اور مصیبت کے وقت صبر سے کام لیا جائے۔ (حضرت امام حسنؓ)
- کسی گھر کا "پڑوسی" خوش خو اور شیریں کلام ہے تو اس گھر کی قدر و قیمت بڑھ جاتی ہے (حضرت عبداللہ بن عمرؓ)

- میں نے نئے کپڑے پہننا اس لیے چھوڑ دیے کہ میرے "پڑوسی" کو صدمہ ہو۔ (سفیان ثوریؒ)
- جب تم کسی شخص کو "پڑوسیوں" کا محبوب اور لوگوں کے نزدیک نیک معلوم کرو تو جان لو کہ وہ مداہن یعنی دین میں سستی کرنے والا ہے (سفیان ثوریؒ)
- تمام لوگوں میں زیادہ حسد کرنے والے "پڑوسی" اور رشتہ دار ہیں (حضرت ابن سماکؒ)
- مصیبت آنے پر آدمی کو اپنی حفاظت کے لیے "پڑوسی" دشمن سے بھی ملاپ کر لینا چاہیے۔ (دیدویاس)
- سچا "پڑوسی" وہ نہیں ہے جو تمہارے ساتھ اسی مکان میں رہتا ہے بلکہ وہ ہے جو تمہارے خیالات کی سطح پر رہتا ہے۔ (رام تیرتھ)
- اگر آپ بیٹھے بٹھائے پریشانیاں سر لینے کے عادی ہیں تو انھیں مہربانی کر کے "پڑوسیوں" میں نہ بانٹیے۔ (شنکر آچاریہ)
- ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے، جو اپنے "پڑوسی" کا بوجھ برداشت کر سکے (نوکالڈ)
- "پڑوسی" سے کبھی بگاڑنا نہیں چاہیے۔ (فرینکلن)
- ہم اپنے دوستوں کے بغیر رہ سکتے ہیں لیکن "پڑوسی" کے بغیر نہیں۔ (ٹامس فلر)
- حاسد اپنے "پڑوسی" کی کامیابی پر دبلا ہو جاتا ہے۔ (ہورلیس)
- جب تمہارے "پڑوسی" کے گھر میں آگ لگی ہو تو تمہاری اپنی جائیداد بھی خطرے میں ہے۔ (ہورلیس)
- کوئی بھی اتنا امیر نہیں ہے کہ "پڑوسی" کے بغیر اپنا کام چلالے (ڈینش کہاوت)

پرہیزگاری

- "پرہیزگاری" نہ جتلایا کرو۔ پرہیزگاروں کو وہی خوب جانتا ہے (قرآن کریم)
- اگر ایمان رکھتے ہو تو "پرہیزگاری" کرتے رہو تو تم کو اس کا اجر ملیگا (قرآن کریم)
- اللہ کے نزدیک تم میں شریف وہی ہے جو زیادہ "پرہیزگار" ہے (قرآن کریم)
- "پرہیزگاری" کے کام میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔ (قرآن کریم)
- آپس میں بدگمانی سے "پرہیز" کیا کرو اور نہ ایک دوسرے کے حالات کی ٹوہ میں رہو۔ (قرآن کریم)

- اللہ سے ڈرنے والے "پرہیزگار" کہلانے کے مستحق ہیں۔ (قرآن کریم)
- "پرہیزگار" وہ لوگ ہیں جو خوشحالی اور تنگدستی دونوں حالتوں میں خدا کی راہ میں خرچ کرتے اور غصے کو روکتے ہیں۔ (قرآن کریم)
- بدظنی سے "پرہیز" کرو۔ ظن سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- راستوں میں بیٹھنے سے "پرہیزگاری" کرتے رہو۔ یا پھر راستہ کا حق ادا کرو (حضرت محمدؐ)
- میں اور میری اُمت کے "پرہیزگار" لوگ تکلف سے بری ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- عربی کو عجمی، عجمی کو عربی پر، گورے پر کالے اور کالے پر گورے کو کوئی ترجیح نہیں مگر "پرہیزگاری" کے ساتھ۔ (حضرت محمدؐ)
- "پرہیزگاروں" کے لیے عمدہ پوشاک موزوں نہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- بہتر توشۂ آخرت "پرہیزگاری" ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "پرہیز کرو۔ پرہیز نفع دیتا ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- ایک "پرہیزگار" فقیہہ شیطان پر ہزار عابد سے بھاری ہے۔ (حضرت عثمانؓ)

لمبی لمبی امیدیں باندھنے سے "پرہیز" کرو۔ یہ خدا کی نعمتوں سے ناشکری ہے۔ (حضرت علی)

- اگر خدائے پاک حرام و ناجائز کاموں سے منع نہ فرماتا تو بھی عقلمند کے لئے ضروری تھا کہ ان سے "پرہیز" کرتا۔ (حضرت علی)
- گناہ سے "پرہیز" کرنا ثواب حاصل کرنے کی نسبت زیادہ بہتر ہے (حضرت علی)
- ہر "پرہیزگار" شخص محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل ہے۔ (حضرت غوث الاعظم رح)
- وعظ گوئی سے "پرہیز" کرو۔ جب تک تم خود پورے عالم نہ بن جاؤ۔ (امام غزالی رح)
- اگر تو دن رات عبادت کرے فائدہ نہ پائے گا اگر مال حرام سے "پرہیز" نہ کریگا۔ (امام غزالی رح)
- ایسی راستی سے جو کسی کو فائدہ نہ پہنچے اور لوگوں کا دل دکھائے، "پرہیز" کرو۔ (مامون الرشید رح)
- وسوسوں سے "پرہیز" کرو۔ اس جنگل میں شیر رہتے ہیں۔ (حضرت مولانا روم رح)
- فخر فقر میں اور نسبت "پرہیزگاری" میں ہے۔ (حضرت اویس قرنی رح)
- دل کو روشن کرنا ہو تو غیر ضروری باتوں سے "پرہیز" کرو۔ (حضرت امام شافعی رح)
- جو بیمار "پرہیز" کی چیزوں کے ضرر سے واقف ہے اور پھر انہی کو کھاتا ہے تو انجام کار ہلاک ہوگا ہی۔ (امیر خسرو)
- "پرہیزگار" وہ ہے کہ دنیا سے احتراز رکھے۔ (بوعلی سینا)
- بُری اور شریر عورتوں سے خدا کی پناہ میں رہ اور نیک عورتوں سے بھی "پرہیز گاری" کرتا رہ کہ ان کی طرف میلان کا نتیجہ شر ہی شر ہے۔ (لقمان)
- جاہلوں کی صحبت سے "پرہیز" رکھ۔ ایسا نہ ہو کہ اپنے جیسا بنا لیں۔ (لقمان)
- مصیبت کی شکایت سے "پرہیز" کرو، کیونکہ خدا ناراض، دشمن خوش ہوتا ہے (محمد بن حنیفہ رح)
- ایک بہترین منتخب دیوان اشعار ایک ایسا مطب ہے کہ جہاں ہر مطب کے لئے

- "پرہیزگار" بنا رہ، مقتدا نے امت نہ بن۔ (حضرت غوث اعظمؒ)
- ادنیٰ بات جو عارف کے لئے ضروری ہے وہ یہ کہ ملک و مال سے پرہیز کرو (حضرت بایزید بسطامیؒ)
- ذکر جہر سے اس قدر "پرہیز" کرنا چاہیئے کہ کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ بھی دل میں پڑھے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- جس احتیاط اور "پرہیز" سے مسلمان کو رنج پہنچے اس کو چھوڑ دے۔ (امام غزالیؒ)

پیٹ

- "پیٹ" بھوکا ہو تو پرستش نہیں ہوتی۔ (شیخ سعدیؒ)
- بھوکا "پیٹ" "انسان" کو جرم پر اُکساتا ہے یا پھر روح کی غذا بن جاتا ہے۔ (سقراط)
- "پیٹ" ایک ایسا برتن ہے جو کبھی نہیں بھرتا اور نہ کبھی ٹوٹتا ہے (سقراط)
- انسان سب کچھ برداشت کر لیتا ہے۔ لیکن "پیٹ" کی بھوک برداشت نہیں کر سکتا۔ (فے مین)
- "پیٹ" ہی سب سے بڑا پاپی ہے۔ (رسکن)
- انسان اپنے آپ کو آسانی سے خدا کیوں نہیں سمجھ لیتا؟ اس کی وجہ "پیٹ" ہے۔ (نطشے)

پاکیزگی

- لوگو! اپنی بہت "پاکیزگی" نہ جتایا کرو۔ اللہ سب کچھ جانتا ہے (قرآن کریم)
- اے ایمان والو! کھاؤ پیو اور "پاکیزہ" رہو۔ (قرآن کریم)
- اللہ پاک ہے اور "پاکیزگی" کو پسند کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "پاکیزہ" چیزیں کتوں کو نہ دو۔ اور سچے موتی سوروں کے آگے نہ ڈالو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ انہیں پاؤں کے نیچے روندیں۔ اور پلٹ کر تمہیں پھاڑیں (حضرت عیسیٰ)
- بعض لوگ جائے طہارت میں سے "پاک" آتے ہیں اور بعض لوگ خانہ کعبہ میں سے باہر آتے ہیں تو ناپاک ہو کر آتے ہیں۔ (حضرت فضیلؒ)
- اگر دل "پاک" ہے تو جسم پاک ہے دل پاک نہیں تو سارے جسم میں فساد ہوگا (امام غزالیؒ)
- نظر اسی وقت تک "پاک" ہے جب تک گرا شائی نہ جائے۔ (بو علی سینا)
- لوگوں سے دور رہ کہ تیرا نفس "پاکیزہ" رہے۔ (لقمان)
- "پاک" طینت انسان کو سچی مسرت حاصل ہوتی ہے۔ (بر ترینڈ رسل)
- جو علم "پاک" کرے وہی علم ہے باقی سب لاعلمی ہے۔ (رام کرشن پرم ہنس)
- حقیقی عظمت دل کی "پاکیزگی" میں ہے۔ اس میں نہیں کہ کوئی تمہارے بارے میں کیا کہتا ہے۔ (رام داس)
- اپنی بہترین حفاظت یہ ہے کہ اپنے آپ کو "پاکیزہ" بناؤ۔ (مہاتما گاندھی)
- ان لوگوں کو "پاکیزہ" نہیں کہا جا سکتا جو اپنے جسم کو دھو کر پاک صاف کر لیتے ہیں۔ حقیقت میں پاک وہ ہیں جن کے باطن میں پاکیزگی اور دل میں خدا کا خوف ہو (گرو نانک دیو جی)
- جسم "پانی" سے "پاک" ہوتا ہے۔ دل سچائی سے۔ (منو سمرتی)
- "پاکیزگی" وہ دولت ہے جو محبت کے افراط سے حاصل ہوتی ہے۔ (ٹیگور)

پانی

- ہم نے تمھارے لیے بادلوں سے "پانی" برسایا تاکہ تم کھیتی کر سکو، یہ بھی تمھارے اوپر ہمارا احسان ہے۔ اور اس احسان کو نہ بھولو۔ (قرآن کریم)
- نہار منہ "پانی" مت پیا کرو۔ اس سے صحت کو نقصان پہونچتا ہے (حضرت محمدؐ)
- اگر تیرا دشمن پیاسا ہے تو اسے "پانی" پلا۔ یوں تو اس کے سر پہ جلتے ہوئے انگارے رکھ دے گا۔ (بائبل)
- جَو کی روٹی کھانا اور صاف "پانی" پینا مرنے والے کے لئے بہت ہے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- اندوہ پیدا کر کہ تیری آنکھ سے "پانی" نکلے۔ اللہ تعالیٰ چشم گریاں رکھنے والے کو دوست رکھتا ہے۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- طالب علم سمندر کا "پانی" پینے والے کی مثل ہے کہ جس قدر پیتا ہے زیادہ پیاسا ہوتا ہے۔ (امام غزالیؒ)
- حاکم وقت ایک بڑے دریا کے مانند ہے جس کا "پانی" چھوٹی ندیوں میں جاتا ہو، اگر بڑے دریا کا پانی شیریں ہو تو ندیوں کا بھی شیریں ہو گا۔ اگر تلخ ہو تو وہ بھی تلخ ہو گا۔ (افلاطون)
- امید زندگی کا لنگر ہے، اس کا سہارا چھوڑ دینے سے انسانی کشتی گہرے "پانی" میں ڈوب جاتی ہے۔ (لقمان)
- سات سمندروں کے "پانی" کے مقابلہ میں انسان کی آنکھوں سے کہیں زیادہ آنسو بہہ چکے ہیں۔ (مہاتما بدھ)
- امید ایک ندی ہے اور خواہش اس ندی کا "پانی"۔ (بھرتری ہری)
- گرم لوہے پر "پانی" کی بوند پڑتی ہے تو اس کا نشان بھی باقی نہیں رہتا، وہی

بوند کنول کی پتی پر پڑتی ہے تو خوبصورت موتی کے مانند چمکنے لگتی ہے۔ اور جب وہی بوند سمندر میں سیپ کے پیٹ کے اندر پڑتی ہے تو اصلی موتی بن جاتی ہے۔ (بھرتری ہری)

- جسم "پانی" سے پاکیزہ ہوتا ہے لیکن دل سچائی سے۔ (منو سمرتی)
- ہنس دودھ نکال لیتا ہے اور اس میں ملے ہوئے "پانی" کو چھوڑ دیتا ہے۔ (کالی داس)
- پاک وہ نہیں جو "پانی" سے اپنا جسم دھوکر بیٹھ جاتے ہیں۔ پاک وہ ہے جس کا دل پاکیزہ ہو۔ (گرو نانک دیو جی)
- مٹی، "پانی" اور روشنی کے ساتھ زندگی وابستہ ہے۔ (ٹیگور)
- ہوا اور "پانی" کی طرح سب چیزوں پر سب کا برابر حق ہونا چاہیے (مہاتما گاندھی)
- کچی چھت میں "پانی" مر جاتا ہے۔ (دھمپد)
- روح کو "پانی" بھگو نہیں سکتا۔ (گیتا)
- خدا انسان کو گہرے "پانی" میں ڈبونے کے لئے نہیں نہلانے کے لئے لاتا ہے۔ (اودھے)
- اصلاح کے بغیر ندامت ایسی ہے جیسے سوراخ بند کئے بغیر جہاز میں سے "پانی" نکالنا۔ (پامر)
- "پانی" سے آگ بجھ سکتی ہے لیکن احمقوں کی حماقت کسی طرح دور نہیں ہو سکتی۔ (فرینکلن)
- عورت کا دل محبت کے "پانی" سے سیراب اور شاداب کیا گیا ہے۔ (شکسپیئر)
- اعتدال سے "پانی" پینا کسی کو نقصان نہیں پہونچاتا۔ (مارک ٹوئن)
- جو شخص ہمیشہ لیتا ہی رہتا ہے اور کبھی کسی کو کچھ نہیں دیتا وہ گندے "پانی" کے جوہڑ کی طرح ہے جس میں آئی ہوئی ہر چیز سڑ جاتی ہے۔ (جان اینجل جیمس)
- اگر "پانی" پر کوئی لہر نہیں تو یہ نہ سمجھو کہ تہہ میں کوئی مگر نہیں۔ (جاپانی کہاوت)

- جسم "پانی" سے پاک ہو سکتا ہے لیکن دل نہیں۔ (منوسمرتی)
- سات سمندروں کے "پانی" کے مقابلہ میں انسان کی آنکھوں سے کہیں زیادہ آنسو بہہ چکے ہیں۔ (مہاتما بدھ)
- اُمید ایک ندی ہے اور خواہش اس ندی کا "پانی" اور ہوس اس کی لہریں ہیں۔ (بھرتری ہری)
- گرم لوہے پر "پانی" کی بوند پڑتی ہے تو اس کا وجود بھی باقی نہیں رہتا۔ وہی بوند کنول کی پتی پر پڑتی ہے تو خوبصورت موتی کی مانند چمکتی ہے۔ اور جب وہی بوند سمندر میں سیپ کے پیٹ کے اندر پڑتی ہے تو اصلی موتی بن جاتی ہے۔ (بھرتری ہری)
- کچی چھت میں "پانی" مر جاتا ہے۔ (دھمپد)
- خدا کی بنائی ہوئی ہوا اور "پانی" کی طرح سب چیزوں پر سب کا حق ہونا چاہیے (مہاتما گاندھی)
- ہنس دودھ نکال لیتا ہے اور اس میں ملے ہوئے "پانی" کو چھوڑ دیتا ہے (کالیداس)
- اے پسندیدہ خصائل عالم، خوش ہو کہ تو بغیر "پانی" کے ہی سیراب ہے (عربی دانشور)
- اے جاہل! اگرچہ تو "پانی" کی موجوں میں بھی ہو تو بے شک ان میں بھی پیاسا رہیگا (فارسی مثل)
- خدا انسان کو گہرے "پانی" میں ڈبونے کے لیے نہیں نہلانے کیلئے لاتا ہے۔ (اودھے)
- کنویں میں چاہے جتنا "پانی" ہو لیکن صرف چاہنے سے وہ باہر نہیں نکل آتا (کنٹر کہاوت)

- اللہ کا قہر ان پر نازل ہو جو پیغمبروں کی قبروں کو "پرستش" کا مقام بنا لیتے ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- تم خدا اور پیسے کی "پرستش" ایک ساتھ نہیں کر سکتے۔ (بائبل مقدس)
- انسان ہی خدا کی مجسم "پرستش گاہ" ہے اسی لئے اسی کی پرستش کرو۔ (سوامی وویکانند جی)
- ہم جس کی "پرستش" کرتے ہیں، اسی کے برابر ہو جاتے ہیں، پرستش کا اس کے علاوہ کچھ مطلب نہیں ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- خدا نے دردِ دل کے واسطے انسان کو پیدا کیا ہے۔ ورنہ "پرستش" کے لئے فرشتے کچھ کم نہ تھے۔ (نے بین)

تصوّف

- "تصوّف" کے معنی یہ ہیں کہ حقائق کو اخذ کیا جائے اور ان تمام باتوں کو جو خلقت کے ہاتھ میں ہیں چھوڑ دیا جائے۔ (معروف کرخیؒ)
- اہلِ "تصوّف" وہ لوگ ہیں جنھوں نے خدائے بزرگ و برتر کو تمام چیزوں پر ترجیح دی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خدائے برتر نے ان تمام کو ہر ایک چیز پر فوقیت بخشی۔ (ذوالنون مصریؒ)
- "صوفی" وہ ہے جسے کوئی چیز ناپاک نہ کر سکے۔ اور خود ہر چیز کو پاک صاف کر دے (ابوتراب بخشیؒ)
- "صوفی" وہ ہے جس کا نورِ معرفت اس کے نورِ زہد و ورع کو ماند نہ کر دیتا ہو۔ اور جو کرامتیں اُسے عطا کی گئی ہوں اُن پر اترا کر وہ مقدس قانون کی خلاف ورزیاں نہ کرتا ہو۔ (سری سقطیؒ)
- "صوفی" وہ ہے جو اپنے خون یعنی قتل کئے جانے کو جائز و مباح سمجھے اور اپنے مال اور املاک کو دوسروں کا مال اور املاک تصوّر کرے۔ (سہل بن عبداللہ تستریؒ)
- "تصوّف" یہ ہے کہ نہ کوئی چیز تیرے قبضہ میں ہو اور نہ کسی چیز کا تجھ پر قبضہ ہو (سمنون المحبؒ)
- "صوفی" وہ ہے کہ جب نہ پائے تو چپ رہے اور جب پائے تو اس سے دوسروں کو ترجیح دے۔ (سمنون المحبؒ)
- "صوفی" وہ ہے جو ہر وقت اس شغل میں مصروف رہے کہ جو اس کے نزدیک سب سے اولیٰ و انسب ہو۔ بالفاظ دیگر خدا کی قوتِ فاعلی کے ظہور کے لئے محض ایک انفعالی آلہ بنا رہے۔ (عمر بن عثمان مکیؒ)
- "تصوف" ایک حقیقت تھی بے نام لیکن آج ایک نام ہے بے حقیقت (گنج بخش ہجویریؒ)
- ہمارا "تصوف" کتاب و سنت کے ذریعے مضبوط کیا گیا ہے جس علم پر کتاب و سنت شاہد نہیں۔ اس کی کوئی قدر و منزلت نہیں۔ (جنید بغدادیؒ)

- "تصوف" یہ ہے کہ ذکر ہو لیکن حضور قلب کے ساتھ، وجد کی حالت طاری ہو، لیکن آیات و حدیث کے ساتھ، اور عمل پر پابندی شریعت ہو۔ (جنید بغدادیؒ)
- صوفی، زمین کی مانند ہے جس پر ناپاک چیزیں پھینکی جاتی ہیں لیکن جتنی چیزیں اس میں سے نکلتی ہیں نفیس و پاک ہوتی ہیں۔ (جنید بغدادیؒ)
- "صوفی" اس وقت تک "صوفی" نہیں ہوتا کہ جملہ خلائق کو اپنا عیال خیال نہ کرے۔ (جنید بغدادیؒ)
- "تصوف" اجماع سے ایک ذکر ہے، اور اجماع سے ایک وجد ہے اور اتباع سے ایک عمل ہے۔ تصوف کا شتق اصطفا ہے جو ماسوا سے برگزیدہ ہو وہی صوفی ہے۔ تصوف ترک اختیار کا نام ہے۔ (جنید بغدادیؒ)
- "تصوف" کے معنی یہ ہیں کہ باری تعالیٰ تیری خودی کو تجھ سے زائل کر کے تجھے فنا کر دے اور اپنے میں ملا کر تجھے زندہ و باقی کر دے۔ (جنید بغدادیؒ)
- "صوفی" وہ ہے جس کا دل ابراہیمؑ کے دل کی طرح دنیا سے سلامت یافتہ ہو اور اسی طرح کا فرمانِ خدا بجالانے والا ہو۔ اس کی تسلیم اسمٰعیلؑ، اور اندوہ اندوہِ داؤدؑ، اس کا فقر عیسیٰؑ اس کا صبر، صبر ایوبؑ، اس کا شوقِ موسیٰؑ اس کا اخلاص و اخلاق، اخلاص و اخلاقِ محمدؐ ہو۔ (جنید بغدادیؒ)
- صوفی کا سب سے بڑا وصف یہ ہے کہ جب اس کے پاس کچھ نہ ہو تو وہ بیقراری ظاہر نہ کرے اور جب کچھ ہو تو ایثار سے کام لے۔ (ابوالحسین النوریؒ)

"صوفی" وہ ہے جس کی جان کدورتِ بشریت سے آزاد ہو، آفتِ نفس سے آزاد، اور خواہشات سے خالی تب کہیں جا کر وہ درجۂ اعلیٰ میں حق تعالیٰ کے ساتھ آرام کرتا ہے۔ (ابوالحسین النوریؒ)

- فقر کا آخر تصوف کا اوّل ہے۔ (ابوالحسین النوریؒ)
- "تصوف" اعتراض سے اعراض کا نام ہے۔ (ابوالحسین النوریؒ)
- "صوفی" ماسوا اللہ سے بھاگے ہوئے ہیں نہ تو مالک ہیں نہ مملوک، نہ وہ کسی کی قید میں ہی رہیں (ابوالحسین النوریؒ)

- "تصوّف" نفس کو باری تعالیٰ کی مرضی پر چھوڑ دینے کا نام ہے۔ (ابو محمد رویم)
- "تصوّف" تین خصلتوں پر مبنی ہے۔ فقر و ناداری کو ہاتھ سے نہ جانے دینا، ایثار علی النفس کا حقیقت شناس ہونا، مشیت ایزدی میں دم مارنے اور اپنی مرضی کا اظہار کرنے سے باز رہنا ہے۔ (ابو محمد رویم)
- "تصوّف" وہ ہے جس میں صفائے اسرار ہو۔ اس پر عمل کرنا جس میں کہ رضائے جبار ہو اور خلق کے ساتھ محبت بے اختیار ہو۔ صفائے اسرار سے تزکیۂ قلب مراد ہے۔ بے اختیار کے یعنی ہیں کہ لوگوں سے ملو لیکن اپنی مشیت یا قوت ارادی کو سلب کر کے۔ (ممشاد الدینوری)
- "تصوّف" یہ ہے کہ خدا کے سوا تمام چیزوں کے تعلق سے بری ہو۔ (علی بن سہل اصفہانی)
- "صوفی" وہ ہے جو ذات کے لحاظ سے واحد ہو۔ نہ کوئی اس کی طرف متوجہ ہو۔ اور نہ وہ کسی کی طرف متوجہ ہو۔ (حسین بن منصور حلاج)
- "تصوّف" اعلیٰ درجہ کے اخلاق کو حاصل کرنے اور ادنیٰ درجہ کے اخلاق سے گریز کا نام ہے۔ (ابو محمد الجریری)
- "تصوّف" تمام تر ادب ہے۔ (ابو محمد الجریری)
- "صوفی" وہ ہے کہ صوف پہنے بصفا۔ نفس کو چکھا دے طعمۂ جفا۔ دنیا کو دیکھے از پس قفا۔ سلوک کرے طریق مصطفیٰ۔ درد کو سمجھے دوا۔ مرض کو جانے شفا۔ مرگ کو خیال کرے بقا۔ (ابو علی الرودباری)
- "تصوّف" اخلاق حسنہ کا نام ہے پس جو شخص تم پر اخلاقِ حسنہ میں فوقیت لے جائے سمجھ لو کہ وہ صفائی قلب میں بھی تم سے بڑھ گیا ہے۔ (ابو بکر الکتانی)
- "صوفی" وہ ہے جو ہر لحاظ سے بے خوف اور ہر عطا سے سیر چشم ہو۔ (عبداللہ بن محمود المرتعش)
- "تصوّف" مجموعہ ہے ان صفات کا جن کو ہر زبان میں اچھا جانتے ہوں اور ان کی ضد ہر زبان میں ناپسندیدہ ہو۔ (عبداللہ بن محمود المرتعش)
- "تصوّف" کو تاہی امل اور مداومت عمل ہے۔ (ابو الحسن فوشنگی)
- "تصوّف" زندہ عمل باحکام شریعت ہے۔ (مجدد الف ثانی)

- "ہر صوفی" عالم ہوتا ہے، ہر عالم "صوفی" نہیں ہوتا۔ (جود القاشانی رح)
- "تصوّف" اول راستی با خدا دوم نکوئی با خلق خدا یعنی جو کوئی خدا تعالےٰ کے نزدیک راست باز اور خلقِ خدا کے ساتھ نیک خواہ اور برُدبار ہے، وہ صوفی ہے۔ اور راستی خدا کے ساتھ یہ ہے کہ حظوظ نفسانی کو اس کے حکم پر نثار کر دے ۔ اور نکوئی خلق کے ساتھ یہ ہے۔ کہ دوسرے کی حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم رکھے ۔ بشرطیکہ حاجت ان کی شرع شریف کے عین موافق ہو ۔ (حضرت امام غزالی رح)
- "تصوّف" کی حقیقت یہ ہے کہ حق تعالیٰ کو دل سے دوست رکھے ۔ اور زبان سے یاد رکھے اور ماسوا سے اپنے خیالات ہٹالے اور حق تعالیٰ سے نزدیک تر وہ شخص ہے۔ جس کا خلق زیادہ ہے ۔ (حضرت احمد خضرویہ رح)
- "صوفی" اُس وقت تک صوفی نہیں ہوتا جب تک کہ حالت یہاں تک نہ پہونچ جائے کہ زمین اُسے پناہ نہ دے ۔ آسمان اس پر سایہ نہ ڈالے خلقِ خدا اُسے مردود مطرود نہ جانے اور ہر حالت میں اُس کا مرجع باری تعالیٰ ہی نہ ہو ۔ (ابو محمدؒ الراعی رح)
- "تصوّف" قطعِ علائق، رفیقِ خلائق، اور اتصال خالق ہے ۔ (ابو عثمان المغربی رح)
- "تصوّف" کوتاہی عمل ومداومت یعنی امیدوں کا کم کرنا اور عمل نیک پر ہمیشگی ہے۔ ماسوا کا نسیان تصوّف کا پہلا قدم ہے (ابو الحسن البوشنجی رح)
- حقائق کا حاصل کرنے اور دقائق کے بیان کرنے اور خلق کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس سے مایوس ہونے کا نام "تصوّف" ہے ۔ (ابو الحسن البوشنجی رح)
- "تصوّف" صبر کرنا اور تحت امر و نہی ہے (ابو عمرو بن الجنید رح)
- "صوفی" ایک ایسا دن ہے جس کو آفتاب کی حاجت نہ ہو، اور ایک ایسی رات ہے جسے چاند اور ستاروں کی ضرورت نہ ہو ۔ اور ایک نیستی ہے۔ جس کو کسی ہستی کی حاجت نہ ہو ۔ (ابو الحسن خرقانی رح)
- "تصوّف" صرف خیال کے صحیح کرنے کا نام ہے (ابو الحسن خرقانی رح)

تعلیم و تربیت

- جو بات کو حضورِ قلب سے سُنتا ہے ان کے لئے قرآن کی "تعلیم" میں کافی نصیحت ہے۔ (قرآن کریم)
- باپ کا کوئی عطیہ بیٹے کے لئے اس سے بڑھ کر نہیں کہ اس کی "تعلیم و تربیت" اچھی کرے۔ (حضرت محمد ﷺ)
- جہالت لڑکوں کے دل سے وابستہ ہے، مگر "تربیت" کی چھڑی ان سے یہ چیز دور کر دے گی۔ (حضرت سلیمانؑ)
- آدمی پر اپنی اولاد کی "تربیت" واجب ہے۔ (حضرت معاویہ)
- صرف "تعلیم" سے شرافت انسانی کا حاصل کرنا ایسا ہی مہمل ہے جیسا کہ علم کیمیا کے ذریعے سے تانبے کو سونا بنانا۔ (ارسطو)
- "تعلیم" کے ذریعہ سے شر یر بھی اخیار میں سے ہو سکتا ہے۔ (ارسطو)
- جو شخص "تعلیم" کی مشکلات کا متحمل نہیں ہو سکتا، اسے جہل کی سختیاں عمر بھر برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ (ارسطو)
- جن لوگوں نے "تعلیم" حاصل نہ کی ان کا وجود زمین کے لئے بوجھ ہے (بھرتری ہری)
- لوگوں کو نیک بات کی "تعلیم" دو۔ (مہاتما بدھ)
- اگر انسان "تعلیم" حاصل کرنا چاہے تو اس کی ہر بھول اسے کچھ نہ کچھ سکھا سکتی ہے (مہاتما گاندھی)
- مٹی، پانی اور روشنی ان کے ساتھ پوری وابستگی رکھے بغیر جسم کی "تعلیم و تربیت" مکمل نہیں ہوتی۔ (ٹیگور)
- "تعلیم" سے آدمی کی وحشت اور دیوانگی دور ہوتی ہے۔ (بیکن)
- "تعلیم" سے انسان بے دار ہوتا ہے۔ (بیکن)

- وہ شخص زیادہ قابلِ تعریف ہے جس نے اولاد کو کمانے اور بچانے کی "تعلیم" دی۔ (ہربرٹ اسپنسر)
- بیرونی آنکھوں سے انسان موجودات کو دیکھ سکتا ہے، مگر بغیر "تعلیم" کی روشنی کے اس کی حقیقت کو سمجھ نہیں سکتا۔ (ہربرٹ اسپنسر)
- زندگی کی ٹھوکریں ذریعۂ "تعلیم" ہیں تجربات کی۔ (ہربرٹ اسپنسر)
- نیک نصیحت برسوں کی "تعلیم" سے بھی اثر نہیں کرتی، مگر بدعادت مثل بارود کے فی الفور اڑ جاتی ہے۔ (فرینکلن)
- ایک مرد کو "تعلیم" دے کر آپ صرف ایک فرد کو تعلیم دیتے ہیں مگر ایک عورت کو تعلیم دے کر آپ پورے کنبہ کو تعلیم یافتہ بناتے ہیں۔ (میکلور)
- "تعلیم" دو قسم کی ہوتی ہے، ایک ہمیں کمانا اور دوسری زندگی بسر کرنا سکھاتی ہے۔ (لائیڈنر)
- دیہات میں جو غریب لوگ ہیں انہیں جاہل مطلق نہ سمجھو، اگر ان کو باقاعدہ "تعلیم" دی جاتی اور ان کے دل و دماغ کی نشوونما ہوتی تو عین ممکن ہے کہ ان میں کوئی شکسپیر اور کوئی ملٹن پیدا ہوتا۔ (دگرے)
- "تعلیم" سے آراستہ ہونا دیبا و حریر پہننے سے ہزارہا درجہ بہتر ہے۔ (بیلی)
- بچوں کو نقادوں کی بہ نسبت "تربیت" کے لئے نمونوں کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ (جیوبرٹ)
- شادی سے پہلے بچوں کی "تربیت" اور پرورش کے لئے میرے پاس چھ نظریئے تھے، اور میرے چھ بچے ہیں اور نظریہ ایک بھی نہیں۔ (لارڈ چیسٹر)
- "زیورِ تعلیم" سے آراستہ بچہ اپنے والدین کی خوش سلیقگی کا بہترین اشتہار ہے۔ (نکلسن)
- موجودہ نسل فضا میں پرواز کر سکتی ہے لیکن بچوں کی "تعلیم" سے عاری ہے (ڈیل کارنیگی)
- "تعلیم" قابلِ قدر ہے، لیکن اس سے کوئی ٹھوس نتیجہ برآمد نہیں ہوتا، یہ

انسان کو بولنا سکھاتی ہے لیکن سبق نہیں دیتی کہ کب اور کتنی دیر بولنا چاہئے۔
(پیرا جیاؤ)

- مصیبت سے بڑھ کر کوئی "تعلیم" نہیں۔ (ڈزرائلی)
- "تعلیم" دماغ کو روشن کرتی ہے۔ (ابراہیم لنکن)
- "تعلیم" کیا ہے؟ کیا کتابی علم۔؟ ہرگز نہیں، دنیا۔ انسان اور اس کے اعمال کی یگانگت کا نام ہی تعلیم ہے۔ (برک)
- "تعلیم" زندگی کے مختلف حالات کو نبھانے کی خوبی کا نام ہے۔ (جان ڈی یون)
- "تعلیم" کا مقصد انسانی علم میں اضافہ کرنا ہی نہیں ہے، بلکہ اس کا مقصد انسانی ذہن کی تشکیل ہے۔ (ڈاڈیٹ)
- "تعلیم" انسان کی روح کے لئے وہی حیثیت رکھتی ہے جو سنگِ مرمر کے ٹکڑے کے لئے فنِ سنگ تراشی۔ (ایڈیسن)
- دنیا میں جتنے قسم کے حصول ہیں "تعلیم" ان میں سب سے بڑھ کر ہے (نرالا)

تاریخ

- "تاریخ" انسان کے دل کی ترجمان ہے۔ (نپولین)
- "تاریخ" ہمیشہ خود کو دہراتی ہے۔ (برنارڈ شا)
- "تاریخ" سے ہی ہم علم حاصل کرسکتے ہیں۔ (فرینکلن)
- "تاریخ" انسانی حماقتوں، جرموں اور بدبختیوں کے رجسٹر کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ (گبن)
- جو "تاریخ" کے تجربوں سے سبق نہیں لیتے۔ تاریخ ان کے لئے پھر ایک سبق بن جاتی ہے۔ (نے میں)

- اللہ تو "توبہ" قبول کرتا ہے انہی لوگوں کی جو نادانی سے بری حرکت کر بیٹھتے ہیں۔ (قرآن کریم)
- ان لوگوں کی "توبہ" قبول نہیں جو عمر بھر تو بُرے کام کرتے رہے۔ اور عین موت کے وقت کہنے لگے کہ میری توبہ! اور اسی طرح ان کی بھی توبہ قبول نہیں ہوتی جو کافر ہی مر گئے۔ (قرآن کریم)
- "توبہ" کے دروازے کبھی بند نہ ہونگے۔ مگر موت سے پہلے۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر تمہارا بھائی کوئی گناہ کرے اور پھر "توبہ" کر لے تو اسے معاف کر دو۔ اگر دن میں وہ سات بار گناہ کرے اور ساتویں بار آکر کہے کہ "توبہ" کرتا ہوں تو اسے معاف کر دو۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- "توبہ" بوڑھے سے خوب ہے مگر جوانوں سے خوب تر ہے۔ (حضرت ابو بکرؓ)
- "توبۃ النصوح" اس کا نام ہے کہ بُرے عمل سے اس طرح توبہ کی جائے کہ پھر اس کو نہ کرے۔ (حضرت عمرؓ)
- جو اپنے گناہوں سے سچّی "توبہ" کر لے وہ جنّتی ہے۔ (حضرت عمرؓ)
- "توبہ" کرنا آسان لیکن گناہ چھوڑنا مشکل۔ (حضرت امام جعفرؓ)
- زبانی استغفار کرنا بغیر اس کے گناہوں سے طبیعت اکھڑ جائے جھوٹوں کی "توبہ" ہے۔ (حضرت فضیلؒ)
- جس گناہ کے بعد فوراً اللہ کا خوف اور "توبہ" میسر آجائے اس کو گناہ نہ گِن (بایزید بسطامیؒ)
- گناہ کی ندامت بھی "توبہ" کی شاخ ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- ایک بوڑھے نے کہا "توبہ" کرتا ہوں مگر دیر سے آیا ہوں، فرمایا موت سے پہلے آجانا دیر نہیں ہے۔ (شفیق بلخیؒ)

- بدترین شخص وہ ہے جو "توبہ" کی اُمید پر گناہ کرے، اور زندگی کی اُمید پر توبہ۔ (شفیق بلخیؒ)
- "توبہ" کے بعد ایک صغیرہ گناہ قبل از توبہ کے ستّر کبیرہ کے گناہوں سے بھی بُرا ہے۔ (یحییٰ بن معاذؒ)
- وہ گناہ جس میں اللہ سے "توبہ" کی ضرورت پڑے اس نیکی سے اچھا ہے جس سے تم لوگوں پر فخر کرو۔ (یحییٰ بن معاذؒ)
- مومن کے قاتل کی بھی "توبہ" قبول ہوتی ہے۔ (حضرت مسروقؒ)
- جو انسان مرنے سے پہلے "توبہ" کرے اس کے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔ (لجاگوت)

تکلیف

- جب سمندر میں تم کو کسی طرح کی "تکلیف" پہونچتی ہے تو اس وقت جن معبودوں کو تم پکارا کرتے ہو، سب بھولے بسرے ہو جاتے ہیں، مگر وہی ایک خدا یاد رہتا ہے۔ (قرآن کریم)
- آدمی کو جب "تکلیف" پہونچتی ہے تو دل شکستہ اور نا امید ہو جاتا ہے، ناشکری عذاب کی خوشخبری ہے۔ (قرآن کریم)
- تم پر جو "تکلیف" آتی ہے تو تمھارے اپنے ہی کرتوتوں سے، ورنہ خدا تعالیٰ تو تمہارے بہت سے قصور درگذر فرماتا ہے۔ (قرآن کریم)
- اگر خداوند کریم تم کو کسی قسم کی "تکلیف" پہونچا چاہے تو اس کے سوا اور اس تکلیف کو دور کرنے والا نہیں ہے۔ (قرآن کریم)
- کسی کی "تکلیف" پر خوش مت ہو کر اللہ اسے جلد آرام دے گا، اور تجھے دُکھ میں مبتلا کرے گا۔ (حضرت محمدؐ)

- ہماری "تکالیف" ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- خدا جس سے محبت کرتا ہے اسے "تکلیف" دیتا ہے۔ (انجیل مقدس)
- خلقت سے "تکلیف" دور کر کے خود اٹھا لینا حقیقی سخاوت ہے (حضرت ابوبکرؓ)
- جوانمردی اور حقیقی سخاوت یہ ہے کہ آدمی دوسروں کی "تکلیف" اپنے سر لے لے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- جس شخص کو سال بھر تک "تکلیف" نہ پہونچے وہ جان لے کہ اس کا رب اس سے ناراض ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- بے قراری بہ نسبت صبر زیادہ "تکلیف" دہ ہے (حضرت علیؓ)
- جو شخص کل کو اپنی موت کا دن سمجھتا ہے، موت کے آنے سے اسے کوئی "تکلیف" محسوس نہیں ہوتی۔ (حضرت علیؓ)
- اللہ تعالےٰ اسی کو "تکلیف" زیادہ دیتا ہے، جس کو اپنا دوست بنا لیتا ہے۔ (حضرت فضیلؒ)
- بچّوں کو جب "تکلیف" پہونچتی ہے تو وہ کسی سے شکایت نہیں کرتے (جالینوس)
- جس کا علم زیادہ ہوتا ہے اسے اکثر "تکلیفوں" کا سامنا بھی زیادہ کرنا پڑتا ہے۔ (حضرت ابو دردا انصاریؓ)
- اندوہِ بے فائدہ سے اپنے آپ کو "تکلیف" میں نہ ڈالنا چاہئے، کیونکہ جو کچھ ہاتھ سے گیا وہ واپس نہیں آسکتا۔ (کے. خسرو)
- اگر نعمتِ دنیا "تکلیف" کے بغیر حاصل ہو جاتی تو دنیا ہی جنت ہوتی۔ (عمر بن عبدالعزیزؒ)
- ہمیشہ واقف کاروں سے ہی "تکالیف" پہونچتی ہیں۔ اجنبیوں سے نہیں۔ (سفیان ثوریؒ)
- جو شخص تمہاری خوشیوں میں شریک ہوتا ہے اور "تکلیف" میں ساتھ نہیں دیتا وہ جنت کی سات کنجیوں میں سے ایک کنجی کھو دیتا ہے (سوامی سارشدانندجی)

- خاموشی سے یہی کیا کم فائدہ ہے کہ بحث کی "تکلیف" سے نجات ہوتی ہے۔ (بیکن)
- دس میں سے نو حصہ برائیاں اور "تکالیف" صرف سستی سے پیدا ہوتی ہیں۔ (بیکن)
- میرے خیال میں موت "تکلیف" دہ ہے، لیکن اتنی نہیں جتنی کہ زندگی۔ (ایمسل منڈ)
- ڈرتے رہنا "تکلیف" اٹھانے سے بھی زیادہ بُرا ہے۔ (بروسر)
- مشکلات اور "تکالیف" انسان کی عقل کو اسی طرح تیز بنا دیتی ہیں، جس طرح محنت کرنے سے جسم میں پھُرتی آتی ہے۔ (برٹرینڈ رسل)
- "تکالیف" انسان کی اصول پروری اور استقلال کا امتحان ہیں (لینٹو ادب)
- آج کی "تکلیفوں" کا سامنا کرنے والے کے پاس آنے والے کل کی "تکلیفیں" آتے ہوئے گھبراتی ہیں۔ (کہاوت)

تعریف

- ساری "تعریف" صرف اللہ ہی کے لئے ہے، وہی حمد کے لائق، بڑا رتبہ والا ہے (قرآن کریم)
- سب سے بزرگ اللہ ہی کی "تعریف" ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- احمقوں سے "تعریفی" کلمے سننے کے بجائے عقلمندوں کی پھٹکار سننا کہیں اچھا ہے۔ (انجیل مقدس)
- امرا کی "تعریف" کرنے سے بچ کہ ظالم کی تعریف سے غضب الٰہی نازل ہوتا ہے (حضرت عثمانؓ)
- کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اس کے نزدیک اس کی "تعریف" اور مذمت کرنے والے برابر نہ ہوجائیں۔ (حضرت عثمانؓ)
- جس نے تیری "تعریف" اور تکریم کی گو درحقیقت تو اس کے لائق ہو، مگر اس نے تجھے نقصان پہونچایا۔ (حضرت علیؓ)
- خوشامد اور "تعریف" کی محبت شیطان کے نہایت مضبوط داؤں ہیں (حضرت علیؓ)
- تیرے اخلاص کی علامت یہ ہے کہ تو خلقت کی "تعریف" اور مذمت کی طرف توجہ نہ کرے۔ (غوث پاکؒ)
- تم اپنے عالموں کی "تعریف" کس طرح کرتے ہو، حالانکہ ان کی گردنیں موٹی، جسم فربہ اور ان کے لباس باریک اور ان کی خوراک میدہ اور مرغن اشیاء رہیں۔ (حضرت فضیلؒ)
- اپنے تئیں بڑا جاننا بُرا ہے۔ کیوں کہ تمام "تعریف" اور بزرگی حق تعالیٰ کو ہی سزاوار ہے۔ (امام غزالیؒ)
- جس طرح بُرائی سُننے کو ناپسند کرتے ہو اسی طرح اپنے آپ کو جھوٹی "تعریف" سے بھی بچاؤ۔ (معروف کرخیؒ)

- اگر لوگ تمہیں اس صفت کے ساتھ موصوف بتلائیں جو کہ تمہاری ذات میں نہ ہو ان کی "تعریف" سے مغرور مت ہو۔ کیوں کہ جاہلوں کے کہنے سے ٹھیکری سونا نہیں بن سکتی۔ (لقمان)
- کیا ضرر ہے اگر تمہاری "تعریف" نہ کی جائے جبکہ تم اللہ کے نزدیک محمود ہو۔ (ابو حازم)
- آپ ہر شخص کا کردار بتا سکتے ہیں۔ اگر آپ دیکھیں کہ وہ "تعریف" سے کس طرح متاثر ہوتا ہے۔ (حکیم سینیکا)
- وہ شخص قابلِ "تعریف" ہے جس نے اپنی اولاد کے لئے مال و دولت چھوڑا لیکن اس سے زیادہ قابلِ تعریف وہ ہے جس نے اولاد کو روپیہ کمانا سکھایا (ہربرٹ سپنسر)
- سخت تنقید سے آدمی کا سارا جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے، لیکن ذرا سی "تعریف" جادو کا اثر دکھاتی ہے۔ (بارنم)
- جھوٹی "تعریف" کرنے والا اور اس کا سننے والا دونوں کمینے ہیں۔ جو ایک دوسرے کو دھوکہ دیتے ہیں۔ (شکسپیئر)
- وہ شخص "تعریف" کا مستحق ہے جو کہ قوتِ حلم کے ساتھ شدتِ غضب کو زائل کر سکے۔ (شفیق بلخیؒ)
- جو شخص کہ تم کو تمہارے عیبوں سے مطلع کرے۔ اس سے بہتر ہے کہ جو جھوٹی "تعریف" سے تم کو مغرور بنائے۔ (فیثا غورث)
- جو شخص کسی ایسی چیز کی "تعریف" کرے جو درحقیقت تم میں نہ ہو وہ ایسی بُرائی بھی تم سے منسوب کرے گا جو تم میں نہ ہوگی۔ (اقلیدس)
- اگر کوئی شخص اپنی دولت پر فخر کرے تو اس کی "تعریف" نہ کرو۔ جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ وہ دولت کو کس طرح کام میں لاتا ہے۔ (سقراط)
- انہیں وفادار نہ جانو۔ جو تمہارے ہر قول و فعل کی "تعریف" کرتے ہیں۔ (سقراط)
- دوست اس کو سمجھ، جو تیرے پیچھے لوگوں میں تیری "تعریف" کرے۔ (مامون الرشیدؒ)
- اپنی زبان سے اپنی "تعریف" کرنا اپنی طرف سے لوگوں کا خیال خراب کرنا ہے (مامون الرشیدؒ)

- کسی کے لئے دردِ سری کا باعث نہ بننا بہت آسان ہے۔ اپنے مخاطب کی تھوڑی سے "تعریف" کر دیجئے۔ (آسکر وائلڈ)
- جھوٹی "تعریف" بے وقوفوں کی غذا ہے۔ اس کے باوجود بعض اہلِ تمیز بھی اس غذا سے بہرہ ور ہونے کو مذموم نہیں سمجھتے۔ (سوفٹ)
- اچھا سامع اپنی "تعریف" چاہنے والا ہے۔ (مارک ٹوئن)
- کسی کی خوبیوں کی "تعریف" کرنے میں اپنا وقت مت برباد کرو۔ بلکہ اس کی خوبیوں کو اپنانے کی کوشش کرو۔ (کارل مارکس)
- چاپلوسی کرنا بہت سے لوگ جانتے ہیں۔ لیکن "تعریف" کرنا کسی کسی کو آتا ہے (ڈینڈل فلپس)
- ہم "تعریف" اور محبت کے سہارے جیتے ہیں (ورڈز ورتھ)
- دشمن کی طرف سے کی گئی "تعریف" اعلیٰ ترین شہرت ہے (طامس مور)
- خوشامد کرنے والا اور سننے والا دونوں پست ہوتے ہیں۔ (راس ویلیر)

- میں اور میری امت کے پرہیزگار لوگ "تکلّف" سے بری ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- مہمان کے ساتھ "تکلّف" نہ کرو، ورنہ مہمان رکھنے کو دشمن رکھو گے (امام غزالیؒ)
- "تکلّف" کی زیادتی محبت کی کمی کا باعث بن جاتی ہے۔ (امام غزالیؒ)
- غریب مہمان آجائے تو قرض لے کر بھی "تکلّف" کرو۔ (امام غزالیؒ)
- جو مہمان خود ہی آ جائے تو اس کے لئے "تکلّف" نہ کرو اور جس کو تم خود بلاؤ اس کے لئے تکلّف میں کچھ کسر اٹھا نہ رکھو۔ (امام غزالیؒ)

تنگدستی

- "تنگدستی" جسے "لوگ معیوب سمجھیں اس مال داری سے اچھی ہے جس سے انسان گناہ اور خرابی میں مبتلا ہو کر ذلیل و رسوا ہو۔ (حضرت علیؓ)
- "تنگدست" وہ ہے جس کا کوئی دوست نہ ہو۔ (حضرت علیؓ)
- جو شخص خواہ مخواہ اپنے آپ کو محتاج بناتا ہے وہ ہمیشہ "تنگ دست" ہی رہتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- "تنگدست" جو رشتہ داروں سے میل ملاپ رکھے اس مالدار سے اچھا ہے جو اس سے قطع تعلق کرے۔ (حضرت علیؓ)
- "تنگدستی" میں سخاوت کی کوئی صورت نہیں۔ (حضرت علیؓ)
- "تنگدستی" نفس کے لئے ذلت کا باعث، عقل دور کرنے والی اور رنج و فکر بڑھانے والی چیز ہے۔ (حضرت علیؓ)
- کفایت شعار کبھی "تنگ دست" نہیں ہوتا۔ (حضرت علیؓ)
- وہ "تنگدستی" جس پر صبر نہ ہو فتنہ بن جاتی ہے۔ (غوث پاکؒ)
- اگر صبر نہ ہو تو "تنگدستی" عذاب ہے اور اگر صبر ہو تو کرامت اور عزت ہے (غوث پاکؒ)
- "تنگدستی" گناہوں سے بچاتی ہے اور تونگری معصیت کا جال ہے (غوث پاکؒ)
- "تنگدستی" ظاہر کرنے سے لوگوں کی نظروں سے گر جائے گا۔ اس لئے لوگوں کے سامنے معزز بنا رہ۔ (غوث پاکؒ)
- "تنگدستی" تونگری سے اشرف ہے۔ (حضرت فضیلؒ)
- سچی دوستی یہ ہے کہ دوست کی عزت اس کی "تنگدستی" کی حالت میں اس کی تونگری سے بڑھ کر کرے۔ (حضرت فضیلؒ)
- دوست جو صرف تمہاری تونگری کا دوست ہو اور "تنگدستی" کے وقت

کام نہ آئے اس سے بچنا چاہئے۔ کیونکہ وہ سب سے بڑا دشمن ہے (امام غزالیؒ)

- "تنگ دست" قرضدار کو مہلت دینا رحمتِ الٰہی کو جوش میں لانا ہے (امام غزالیؒ)
- "تنگ دست" کو مہلت دینے میں کوئی احسان نہیں بلکہ عدل و انصاف ہے (امام غزالیؒ)
- "تنگ دست" اور محتاجوں سے مال خریدنا احسان میں ہے اور صدقہ سے بہتر ہے (امام غزالیؒ)
- "تنگ دست" کو کچھ دو تو احسان نہ جتاؤ۔ بلکہ احسان مند ہو کہ اس نے قبول کر لیا۔ (امام غزالیؒ)
- "تنگدست" کو بدخولی سے معذور جانو۔ (سکے، خسرو)
- تنگدستی" نے میری مزاحمت کی مگر بدخلقی جیسی کسی نے میری مزاحمت نہیں کی۔ (بزرجمہر)
- میں نے ایلوا کھایا اور کڑوی چیزوں کو پیا، مگر "تنگدستی" اور محتاجی سے زیادہ کڑوا کسی چیز کو نہ پایا۔ (بزرجمہر)
- زیادہ تونگری اور زیادہ "تنگدستی" برائی کی طرف لے جاتی ہے۔ (بوعلی سینا)
- مفاسدِ تونگری مصائبِ "تنگدستی" سے بدرجہا شدید تر ہیں۔ (بوعلی سینا)
- اس شخص کو کمر میں پتھر باندھ کر دریا میں پھینک دینا چاہیے جو "تنگدستی" کے باوجود خدا کی عبادت نہ کرے۔ (یحییٰ برمکیؒ)
- سخی خواہ "تنگدست" ہو مگر لوگ اس کی عزت ہی کریں گے۔ (ارسطو)
- "تنگدست" کو تھوڑی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے، آسودہ حال کو بہت کی اور طامع کو کل چیزوں کی۔ (بقراط)
- جب تمہیں وراثت میں مفلسی اور "تنگدستی" ملے تو نیکی اور شرافت کو اپنا سرمایہ بنا لو۔ (بقراط)
- کاہلی "تنگدستی" کا سرچشمہ ہے۔ (وید)
- "تنگدست" کا دیانتدار ہونا مشکل ہے۔ (فرینکلن)
- "تنگدستی" نوجوانوں کی اعلیٰ خواہشات کا زینہ ہوتی ہے۔ (شکسپیر)

- اکثر شاعر "تنگ دست" ہوتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ اکثر غریب لوگ ہی شاعر بنتے ہیں۔ (سروانٹس)
- "تنگ دستی" بے عزتی کا موجب نہیں، مگر اس سے کوفت ضرور ہوتی ہے۔ (ولیم پٹ)
- تاریخ کی سب سے عظیم شخصیت "تنگ دستی" اور مفلسی ہے۔ (آئیرسن)
- جو قناعت نہیں کرتا "تنگ دستی" اس کے بہت نزدیک رہتی ہے۔ (عربی کہاوت)
- "تنگدستی" میں قرض بہت مشکل بات ہے۔ (عربی کہاوت)

تبدیلی

- ساکن سمندر کی لہریں بھی متحرک ہیں۔ (ٹیگور)
- کبھی کوئی چیز ختم نہیں ہوتی، کسی دوسری چیز میں "تبدیل" ہو جاتی ہے۔ خوب صورت یاد میں، یاد نغمہ میں، نغمہ گونج میں، گونج فضا میں، فضا لہروں میں اور لہروں کو کون مٹا سکتا ہے۔ (کرشن چندر)
- وقت سب سے بڑی "تبدیلی" ہے (نے عین)
- کوئی چیز اپنی حالت پر برقرار نہیں رہ سکتی۔ (عربی کہاوت)
- خود کو "بدل" دو قسمت خود بخود بدل جائے گی۔ (جرمن کہاوت)

توہین

- وصول خود "توہین" برداشت کر لیتی ہے، اور بدلے میں پھولوں کا تحفہ دیتی ہے۔ (ٹیگور)
- "توہین" کا خوف قانون کے خوف سے کسی طرح کم نہیں ہے (پریم چند)
- "توہین" آمیز زندگی سے موت بہتر ہے۔ (رسکن)
- اپنی "توہین" اور تذلیل اپنی زبان سے کبھی نہ کیجئے۔ اس موضوع پر بولنے کا حق آپ کے دوست ادا کریں گے۔ (ڈیلی رنڈ)

تہذیب

- "تہذیب" اس عمل کا نام ہے۔ جس کے لئے انسان اپنا فرض ادا کرتا ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- افراد کی طرح قومیں بھی زندہ رہتی ہیں۔ اور مر جاتی ہیں، لیکن "تہذیب" کبھی فنا نہیں ہو سکتی۔ (میزلی)
- "تہذیب" کی سچی پرکھ ملک کی آبادی، عالی شان شہروں اور اچھی فصلوں سے نہیں ہوتی، بلکہ کس قسم کے لوگ اس ملک میں پیدا ہوتے ہیں اس بات سے پیدا ہوتی ہے۔ (ایمرسن)
- ہماری "تہذیب" فقط قانون کو ہی کروڑ پتی بناتی ہے۔ (فرنگ ویل)

تشدّد

- "تشدّد" پھوٹ پیدا کرتا ہے۔ (سقراط)
- "تشدّد" سے حکومت بدل جاتی ہے۔ (طامس مور)
- یہ میرا کامل یقین ہے کہ "تشدّد" کی بنیاد پر کوئی دنیاوی حصول دیرپا نہیں ہو سکتا۔ (مہاتما گاندھی)
- جہاں بزدلی اور "تشدّد" کے بیچ ایک کا انتخاب کرنے کی بات ہو وہاں میں تشدّد کے حق میں رائے دوں گا۔ (مہاتما گاندھی)
- جو پھوٹ ڈالتا ہے، بھید بھاؤ بڑھاتا ہے، وہ "تشدّد" ہے۔ (ونوبا جی)

تنہائی

- مجھے "تنہائی" سے بڑھ کر کوئی قابل ساتھی نہیں ملا۔ (تھورو)
- "تنہائی" انسان کو غور وفکر کی تعلیم دیتی ہے۔ (ٹیلی رنڈ)
- "تنہائی" میں انسان خدا کے بہت قریب رہتا ہے۔ (میرانی)
- "تنہائی" سے جو گھبراتے ہیں وہ سدا بے چین رہتے ہیں۔ (ایمرسن)
- "تنہائی" عافیت ہے۔ (فرینگ دیل)
- "تنہائی" احمق کے لئے قید خانہ ہے اور عالم کے لئے جنّت۔ (رسکن)
- جو "تنہائی" میں خوش رہتا ہے وہ یا تو حیوان ہے یا فرشتہ۔ (برٹرینڈ رسل)

تذبذب

- "تذبذب" انسان کو خطرے میں ڈال دیتا ہے۔ (طامس مور)
- "تذبذب" بزدلوں کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ (سقراط)
- "تذبذب" آدھی طاقت سلب کر لیتا ہے۔ (رامس ولیمس)
- جب میں اس "تذبذب" میں پڑ جاتا ہوں کہ کروں یا نہ کروں تو میں ہمیشہ کچھ کرنے لگتا ہوں۔ (ٹیلسن)

ترقی

- وہی "ترقی" کرسکتا ہے جو خود کو اُپدیش دے سکے۔ (رام تیرتھ)
- وسیع القلبی ہی "ترقی" کی بنیاد ہے۔ (جواہر لال نہرو)
- "ترقی" نام ہے غلطیوں کی اصلاح کا۔ (لالہ لاجپت رائے)
- اگر ایک شخص کی "ترقی" ہوتی ہے تو اس کے ساتھ پوری دنیا کی ترقی ہوتی ہے۔ اسی طرح کسی شخص کے تنزل پر پوری دنیا کا تنزل ہوتا ہے۔ (بارنم)
- جو سوچتا ہے وہ پیچھے رہ جاتا ہے اور جو حرکت کرتا ہے وہی "ترقی" کی طرف گامزن رہتا ہے۔ (فے عین)
- "ترقی" کے معنی یہ نہیں کہ وہ اپنے بزرگوں کے آگے بد تمیزی سے پیش آئیں بلکہ ان کا احترام پہلے سے زیادہ کریں۔ (ٹیگور)

تحفہ

- کسی مسلمان کے لئے "سلام علیک" سے بڑھ کر کوئی عمدہ "تحفہ" نہیں۔
(حضرت محمدؐ)

- جن "تحفوں" کی آدمی امید لگائے رہتا ہے۔ وہ نذر نہیں کیے جاتے۔ (فرینکلن)
- دشمن کو بطور "تحفہ" دینے کے لئے بہترین چیز ہے۔ معافی، مخالف کو قوت برداشت، دوست دل، خود کو شہرت اور انسان کو بھلائی۔
(بالفور)

- جو شخص کسی کا "تحفہ" قبول کر لیتا ہے۔ وہ خود کو بیچ دیتا ہے۔
(اطالوی کہاوت)

تخئیل

- جیسا سوچو گے ویسے ہی ہو جاؤ گے۔ (لوگ داشنشٹھ)
- تخئیل "پوری دنیا پر حکومت کرتا ہے۔ (نپولین)
- پاگل عاشق اور شاعران کے "تخیلات" ایک جیسے ہوتے ہیں۔ (شیکسپیر)
- "تخئیل" کی کوئی بنیاد مضبوط نہیں ہوتی۔ اس لئے خیالوں میں تعمیر کی ہوئی عالی شان عمارت جاگتے ہی ٹوٹ کر گر جاتی ہے (نفے عین)
- جس کا "تخئیل" حسین ہے وہ تاریکیوں میں پلتا ہے۔ (نفے عین)
- "تخئیل" ایک جاگتا ہوا خواب ہے۔ جس کی کوئی تعبیر سچی نہیں ہوتی۔
(نفے عین)
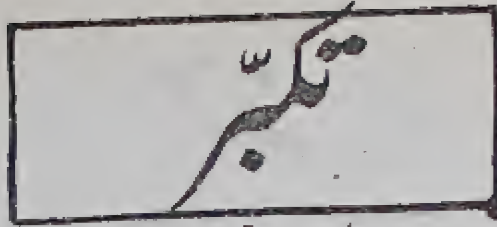
تکبّر

- خوشامدی لوگ تیرے لئے "تکبر" کا تخم ہیں۔ (امام جعفرؓ)
- "متکبر" اطاعت حاصل کرنے والا عاصی اور عاصی عذر کے سبب اطاعت کرنے والا ہے۔ (امام جعفرؓ)
- تم کو لوگ "تکبر" کرنے سے بڑا نہیں سمجھتے بلکہ تواضع سے تم بڑے ہوگے (غوث پاکؒ)
- "تکبر"، نخوت اور اترانے کو چھوڑ دو اور حزن کو بڑھاؤ کہ تم دارالحزن میں قید ہو۔ (غوث پاکؒ)
- چھوڑ دو "تکبر" کو خالق اور مخلوق پر، اپنی حقیقت کو پہچانو اور تواضع اختیار کرو۔ (غوث پاکؒ)
- جو شخص تمام عالم میں اپنے سے زیادہ کوئی چیز خبیث سمجھے، وہ "متکبر" ہوتا ہے۔ (بایزید بسطامیؒ)
- تواضع یہ ہے کہ درویشوں سے تواضع کرے اور امیروں سے "تکبر"۔ (بایزید بسطامیؒ)
- متکبروں کے ساتھ "تکبر" کرنا صدقہ ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- بحث و مباحثہ تمام اخلاق ذمیمہ یعنی ریا، کینہ، حسد اور "تکبر" کا منبع ہے۔ (امام غزالیؒ)
- مجلس میں تکیہ لگا کر بیٹھنا مکروہ اور نشان "تکبر" مگر بہ عذر (امام غزالیؒ)
- ناواجب احتیاط باعثِ "تکبر" اور نشانِ غرور ہے۔ (امام غزالیؒ)
- "متکبر" کی دعوت قبول مت کر۔ (امام غزالیؒ)
- مہمان کے روبرو تھوڑا کھانا رکھنا بے مروتی ہے اور حد سے زیادہ رکھنا "تکبر" ہے۔ (امام غزالیؒ)
- جس شخص میں فیاضی اور علم "تکبر" کے ساتھ ہو اس سے یہ کہیں بہتر ہے کہ

اس میں بخل اور جہل حلم کے ساتھ ہو۔ (یحییٰ برمکیؒ)

- انسان کا "تکبر" یہ ہے کہ اللہ کی نافرمانی میں بڑھتے جانا اور پھر اس سے مغفرت کی امید رکھنا۔ (سعید بن جبیرؓ)
- اگر آدمیوں کے تمام اعمال نیک ہوتے تو اس بات کا "تکبر" ا نہیں ہلاک کر دیتا۔ (خواجہ حسن بصریؒ)
- مالدار کے ساتھ "تکبر" کرنا عاجزوں کے ساتھ عجز کرنے کے مترادف ہے۔ (یحییٰ بن معاذؒ)
- جو فقیر اپنے فقر پر "تکبر" کرتا ہے وہ تکبر میں دولت مندوں سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ (یحییٰ بن معاذؒ)
- افسوس ہے کہ تمہارے اعمال میں باوجود قلت کے "تکبر" گھس آیا ہے حالانکہ تم سے پہلے لوگ اپنے کثیر التعداد اعمال پر بھی تکبر نہ کرتے تھے۔ (محمد بن واسعؒ)
- جو ہوش میں ہے وہ کبھی "تکبر" نہیں کرتا۔ (شیخ سعدیؒ)
- "تکبر" جہنم کی بنیاد ہے۔ (مہابھارت)
- "متکبر" ہمیشہ شکی ہوتا ہے۔ (پریم چند)
- تمام عظیم غلطیوں کی تہ میں "تکبر" ہی ہوتا ہے۔ (رسکن)
- غصہ تھوڑی دیر کا اور "تکبر" ہمیشہ کی دیوانگی ہے۔ (کوپر)
- "تکبر" کرنے والے کا کوئی دوست نہیں۔ (ہربرٹ سپنسر)
- کسی شخص کا "متکبر" ہونے کا یہ مطلب ہے کہ وہ ان نتائج سے مطمئن ہے جو دوسروں سے وہ اخذ کرنا چاہتا ہے۔ (ہیوم)
- اگر انسان پاگل نہ ہو تو "تکبر" کے علاوہ اس کی ہر بیماری کا علاج ممکن ہے۔ (روسو)
- "تکبر" ٹوٹنے کے لیے بنا ہے۔ (کہاوت)

تقدیر

- تعجب ہے اس پر جو "تقدیر" کو پہچانتا اور پھر جانے والی چیز کا غم کرتا ہے (حضرت عثمانؓ)
- بے قراری "تقدیر" الٰہی کو نہیں مٹاتی۔ (حضرت علیؑ)
- خدا سے راضی ہونے کی علامت یہ ہے کہ اس کی "تقدیر" پر راضی ہو (حضرت علیؑ)
- وہ کیا ہی بے "تقدیر" انسان ہے کہ جس کے دل میں خدا نے جانداروں پر رحم کرنے کی عادت پیدا نہیں کی۔ (غوث پاکؒ)
- "تقدیر" کی طلب بے فیض ہے اور غیر مقسوم کا طلب کرنا غضب الٰہی اور ذلت ہے۔ (غوث پاکؒ)
- کیا تجھے شرم نہیں آتی کہ تو اسے حکم دیتا ہے کہ وہ تیری "تقدیر" کو بدل ڈالے۔ (غوث پاکؒ)
- مسئلہ "تقدیر" مشکل مسئلہ ہے۔ اس کے لیے بحث سے ممانعت ہے (امام غزالیؒ)
- "تقدیر" بہت کم تدبیر کا ساتھ دیتی ہے۔ (فیثاغورث)
- دنیا کے کاروبار "تقدیر" سے وابستہ ہیں خواہ فائدہ ہو یا نقصان۔ (کے، خسرو)
- "تقدیر" پر یقین رکھو اور تدبیر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ (کے، خسرو)
- جو کچھ "تقدیر" میں ہے ہو کر رہے گا۔ اسے سکون کے ساتھ برداشت کرنے کی کوشش کرو۔ (سقراط)
- زاہد وہ ہے جو اپنی "تقدیر" پر رضامند رہے۔ (بو علی سینا)
- اپنے تھوڑے سے مال پر قناعت کر اور "تقدیر" سے راضی رہ۔ (لقمان)
- قانع ترین شخص وہ ہے جو اپنی "تقدیر" پر شاکر رہے۔ (افلاطون)
- دنیا میں کوئی "تقدیر الٰہی" کا ٹوٹنے والا نہیں۔ (امام حسینؑ)
- "تقدیر" سے قسمت حاصل ہوتی ہے۔ (شیخ سعدی)

- اگر "تقدیر" کسی کنجوس آدمی کی غلام ہو جائے تب بھی تم اس کا نام نہ لو (شیخ سعدیؒ)
- محنت وہ سنہری کنجوس ہے جو "تقدیر" کے دروازے کھول دیتا ہے (چانکیہ)
- "تقدیر" آزمائی کی پورے اعتقاد کے ساتھ حفاظت کی جائے تاکہ نقصان کا روزِ بد نہ دیکھنا پڑے۔ (بیکن)
- ایک کی حماقت سے دوسرے کی "تقدیر" بنتی ہے۔ (بیکن)
- اگر تمہاری "تقدیر" سوئی ہے تو کچھ مضائقہ نہیں مگر تم اپنی بیداری کو مت چھوڑو۔ (فرینکلن)
- "تقدیر" کی بہترین خدمت یہی ہے کہ بنک میں روپیہ جمع کرایا جائے (وکٹر وچل)
- شادی ضرور کیجئے۔ اگر "تقدیر" سے آپ کو اچھی بیوی مل گئی تو زندگی پرلطف ہو جائے گی اگر بیوی اچھی نہ ملی تو آپ فلاسفر بن جائیں گے۔ (سڈنی سمتھ)
- "تقدیر" اپنی عنایات دونوں ہاتھوں سے تقسیم نہیں کرتی۔ وہ غریبوں کو معدہ دیتی ہے لیکن خوراک نہیں، امیروں کی خوراک دیتی ہے لیکن معدہ نہیں (شیکسپیر)
- فراموش کرنے والے "تقدیر" والے ہیں۔ (ہنٹروچ)
- "تقدیر" کے متعلق یہی بات پورے وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ یہ تغیر پذیر ہے۔ (برنارڈ شا)
- انسانی زندگی میں "تقدیر" کا بہت عمل دخل ہے۔ (فاسڈک)
- ہر انسان اپنی "تقدیر" کا مالک ہے۔ (سالٹ)
- اگر مشکل درپیش ہو تو مسکرا دو تاکہ تمہاری "تقدیر" تم پر مسکرائے۔ (ڈاکٹر مارڈن)
- پستی میں رہنے والوں کی "تقدیر" پست نہیں ہے۔ وہ بھی بلندیوں سے ہم کنار ہو سکتے ہیں۔ (ہنرلٹ)
- دوسروں کی "تقدیر" کی بُرائی سے احتیاط کا درس لو۔ (سائرس)
- خود کو بدل دو "تقدیر" خود بخود بدل جائے گی۔ (کہاوت)
- "تقدیر" کی بُرائی ہمیشہ اس دروازے سے داخل ہوتی ہے جو ہم خود اس کے لئے کھلا چھوڑ دیتے ہیں۔ (اچیک کہاوت)

تجربہ

- "تجربہ" کے بغیر کوئی حکیم نہیں ہو سکتا۔ (حضرت محمدؐ)
- "تجربے" ختم نہیں ہوتے اور عقلمند ان میں ترقی کرتا ہے (حضرت علیؓ)
- ہر ایک آدمی کی رائے اس کے ذاتی "تجربہ" کے مطابق ہوا کرتی ہے (حضرت علیؓ)
- جو شخص تجربوں سے بے پروائی اختیار کرتا ہے وہ انجام کار کے سوچنے سے اندھا ہو جاتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- ہر ایک "تجربہ" میں نصیحت ہے۔ (حضرت علیؓ)
- انسان برسوں میں جوان ہوتا ہے لیکن اگر وہ وقت کو بہترین طریقے پر صرف کرے تو گھنٹوں میں بوڑھا یعنی "تجربہ کار" ہو جاتا ہے (فیثا غورث)
- ہم تاریخ کے "تجربوں" سے سبق نہیں لیتے اس لئے تاریخ اپنے آپ کو دہراتی رہتی ہے۔ (افلاطون)
- "تجربہ" کے بغیر کتابی علم اندھا ہے۔ (سوامی وویکانندجی)
- "تجربہ" ہی سب سے اچھا استاد ہے۔ (سوامی وویکانندجی)
- جو انسان دوسروں کے "تجربہ" سے فائدہ اٹھانا نہیں چاہتا۔ اسے ذاتی ٹھوکر کھانا چاہیئے۔ (ونوباجی)
- انسانی زندگی "تجربے" کی مذہبی کتاب ہے (ونوباجی)
- جو علم صرف دماغ میں رہ جاتا ہے اور دل میں داخل نہیں ہوتا وہ زندگی کے "تجربات" میں بے مصرف ثابت ہوتا ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- نظریات "تجربوں" کی بنیاد پر استوار ہوتے ہیں۔ (ناتھ جی)
- مصیبت سے بڑھ کر "تجربہ" سکھانے والا کوئی اسکول آج تک نہیں کھلا (پریم چند)
- اپنے "تجربات" اور مشاہدات سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ جس وقت

انسان مسکراتا ہے اس کی زندگی میں اضافہ ہوتا ہے (سٹرن)

- مطالعہ سے "تجربہ" میں وسعت ہوتی ہے (بیکن)
- ماضی کے "تجربوں" سے سمجھدار لوگ مستقبل کا اندازہ لگا لیتے ہیں (سوفوکلس)
- زندگی کسی کو دائمی جائداد کی حیثیت سے نہیں ملی، وہ تو صرف "تجربہ" کے لئے ہے۔ (لکریٹیس)
- "تجربہ" شاہد ہے کہ ضرورت کے وقت مستحکم ارادہ پوری طرح مدد کرتا ہے (شکسپیئر)
- اگر کوئی بچہ صرف "تجربوں" سے ہی دانشمند بن جاتا تو لندن کے عجائب گھر کے پتھر اپنی مدت کے بعد دنیا کے بڑے سے بڑے دانشمندوں میں سے بھی زیادہ دانشمند ہو جاتے۔ (برنارڈشا)
- "تجربہ" انسان کا بہترین معلم ہے۔ اور زندگی کی ٹھوکریں اس کا ذریعۂ تعلیم۔ (ہربرٹ سپنسر)
- معلومات کے بڑھانے اور آزمودہ کار "تجربات" حاصل کرنے کے لئے ہر دم کوشاں رہو کہ اس کے بغیر انسانی زندگی کا جہاز ساحلِ مقصود تک نہیں پہنچ سکتا۔ (ہربرٹ سپنسر)
- جسے والدین ادب نہیں سکھاتے اسے زمانے کے تلخ "تجربات" ادب سکھا دیتے ہیں۔ (ہربرٹ سپنسر)
- جاہل کا "تجربہ" ذاتی صرف اس قدر ہوتا ہے کہ جو اس کے پیش نظر رہتا ہے مگر عالم کو علمی کتب کی ورق گردانی سے ہزار ہا سال گذشتہ و آئندہ کا حال گھر بیٹھے معلوم ہو جاتا ہے۔ (فرینکلن)
- "تجربہ" ایک اچھا استاد ہے مگر اس کی اجرت گراں ہے۔ (فرینکلن)
- تاریخ دانی بغیر عمر گذارے طالب علم کو "تجربہ کار" بنا دیتی ہے۔ (سمائلز)
- "تجربہ" ایک فصیح و اثر انداز واعظ ہے۔ (کارلٹن)
- "تجربہ" پر امید کا غلبہ عاجلانہ نکاح ثانی ہے۔ (سموئیل جانسن)

- "تکلف" تہذیب سے محروم لوگوں کا طرۂ امتیاز ہے۔ (بھگوان کرشن)
- "تکلف" کرو مگر اخلاص سے۔ (مہاتما بدھ)
- "تکلف" میں سراسر تکلیف ہے۔ (ف عین)
- "تکلف" سے ملنا دوستی کے جذبوں کو کم کرتا ہے (سوامی ساردھانند جی)
- ہر ایک سے "بے تکلف" ہو کر ملو۔ (اسپینی کہاوت)

تاریکی

- تیری آنکھ "تاریک" ہو تو تیرا سارا بدن تاریک ہو گا۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- دنیا کا غم دل کو "تاریک" کر دیتا ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- دولت دل کی "تاریکی" بڑھاتی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- "تاریک" دل وہ ہے جس میں خلق نہ ہو۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- جب تک دنیا میں جہالت کی "تاریکی" ہے عالموں کے لئے دعوت ہے۔ (فرینکلن)
- عورت "تاریک" دلوں کو ہدایت کی روشنی سے معمور کرتی ہے۔ (ٹامس مور)
- دنیا میں سب سے زیادہ خوبصورت چیز "تاریکی" کے بعد کا اُجالا ہے۔ (ف عین)
- "تاریک" دل سے تاریک چہرہ اچھا۔ (پنجابی کہاوت)
- "تاریک" دلوں کا اجالا عورت ہے۔ (مغربی کہاوت)

تعمیر

- تم بلا وجہ بڑی بڑی صنعت کے محل "تعمیر" کرتے ہو۔ کیا تم ہمیشہ دنیا

میں بیمار ہو گئے۔ (قرآن کریم)

- تم تعمیر کرتے ہو ایسے مکان کی جس میں لبس نہ سکو گے۔ (غوث پاکؒ)
- میری آسائش اس میں ہے کہ میں نے اپنے لئے دنیا میں کوئی گھر "تعمیر" نہیں کیا۔ (دیوجانس کلبی)
- ماضی کی یاد میں یا مستقبل کے خوابوں میں کھوئے رہنے سے کہیں اچھا ہے اپنے حال کو "تعمیر" کرو۔ (سوامی سار شبدانند جی)
- جب کوئی عظیم الشان عمارت کی "تعمیر" کرو تو اس کی چھوٹی چھوٹی بنیادوں سے غفلت مت برتو۔ (بیکن)
- پریشانی دور کرنے کا آسان طریقہ ہے کہ اپنے کو کسی "تعمیری" کام میں مصروف رکھو۔ (جیمز رسل)
- نفرت ایسا جذبہ ہے جو انسان کی تمام "تعمیری" صلاحیتوں کو ختم کر دیتا ہے (غولین ہل)

- کسی مسلمان کو یہ زیبا نہیں کہ "تلاشِ رزق" میں بیٹھ جائے۔ (حضرت عمرؓ)
- اگر تم گناہ پر آمادہ ہو تو کوئی ایسا مقام "تلاش" کرو جہاں خدا نہ ہو۔ (حضرت عثمانؓ)
- جب زاہد لوگوں سے بھاگ جائے تو اس کی "تلاش" کرو۔ اور جب زاہد لوگوں کی تلاش کرے تو تم اس سے دور بھاگ جاؤ۔ (حضرت علیؓ)
- صحیح قسم کی عبادت مورتی کی پوجا نہیں ہے بلکہ تجلا میں خدا کی "تلاش" ہے (مہاتما گاندھی)
- اگر تمہیں پرستش کرنے والے دل پسند نوکر کی "تلاش" ہے تو اپنے خادم خود بنو۔ (بنجامن فرینکلن)
- ہر مقصد میں خدائے تعالیٰ کی بڑائی ملک کی بھلائی اور حق کی "تلاش" مدِ نظر رکھو۔

- "ٹھوکریں" زندگی کی اعلیٰ تعلیم دیتی ہیں۔ (لقمان)
- "ٹھوکر" لگنے سے پہلے جو ہوشیار ہوئے وہ جلدی کامیاب ہوتا ہے۔ (سقراط)
- "ٹھوکر" لگے اور درد ہو، تبھی میں سیکھ سکتا ہوں۔ (مہاتما گاندھی)
- "ٹھوکریں" صرف دھول ہی اڑاتی ہیں، دھرتی سے فصل نہیں اگاتیں۔ (ٹیگور)
- آدمی دوسروں کے تجربے سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔ اسے ذاتی "ٹھوکر" کھانا چاہیے۔ (ونوبا جی)

ٹال مٹول

- جو "ٹال مٹول" سے کام لیتے ہیں۔ وہ کبھی سرخرو نہیں ہوتے۔ (لانگ فیلو)
- "ٹال" جانے والا خود ٹل جاتا ہے۔ (ایمرسن)
- حق کو "ٹالا" نہیں جاسکتا۔ (رسکن)
- جو سچائی سے منہ موڑلے اور حق بات کو "ٹالنے" کی کوشش کرے اسے ایک دن جھوٹ کی سزا مل ہی جاتی ہے۔ (بالزاک)
- خطرات کو "ٹالنے" والے ہی زندگی میں آگے بڑھتے ہیں۔ (شیکسپیر)

- نیک اعمال پروردگار کے نزدیک "ثواب" کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں اور آئندہ کی توقعات سے بھی بہتر۔ (قرآن کریم)
- جو شخص کسی نیک کام کے واسطے ترغیب دیتا ہے تو اسے اسی قدر "ثواب" ملتا ہے جس قدر اس شخص کو جو اس کی پیروی کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- عورت کا اپنے خاوند کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا اور اس کی خوشنودی کو ڈھونڈنا اور اس پر عمل کرنا ان سب چیزوں کے "ثواب" کے برابر ہے جن کی عورتوں نے مردوں کے لئے مخصوص سمجھ رکھا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا بھی "اجر و ثواب" کا موجب ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- لوگوں سے شگفتہ خاطری سے ملنا، انہیں اچھی بات بتانا بھی "اجر و ثواب" میں صدقہ و خیرات سے بہتر ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- بزرگوں کی خدمت کرنے والا "اجر و ثواب" میں صائم النہار اور قائم اللیل کے برابر ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- مصیبت میں صبر کرنا سخت ہے مگر صبر کے "ثواب" کو ضائع نہ ہونے دینا سخت تر ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- ہر چیز کے "ثواب" کا ایک اندازہ ہے۔ سوائے ثوابِ صبر کے کہ وہ بے اندازہ ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- دنیائے فانی کی لذتیں عالمِ باقی کے "اجر و ثواب" میں کمی ہو جاتی ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- بے قراری کچھ تقدیر الٰہی کو نہیں مٹاتی لیکن "اجر و ثواب" میں گھاٹا پیدا کرتی ہے۔ (حضرت علیؓ)

- وہ مصیبت جس میں "ثواب" کی امید ہو اس نعمت سے اچھی ہے جس کا شکر ادا نہ ہو۔ (حضرت علیؓ)
- نیک عمل کا "ثواب" اس کی مشقت کے اندازے سے ملتا ہے (حضرت علیؓ)
- "ثواب" حاصل کرنے کی بہ نسبت گناہ سے پرہیز کرنا زیادہ اچھا ہے (حضرت علیؓ)
- افلاس پر رضا مندی بے حد "ثواب" کا موجب ہے۔ (غوث پاکؒ)
- اپنے دوست کا احسان مند ہو کہ اگر اس نے تجھ سے کچھ لیا ہے کیوں کہ اگر وہ نہ لیتا تو تجھے "ثواب" نہ ہوتا۔ (حضرت فضیلؒ)
- جو شخص صدقہ کے "ثواب" کا فقیر کی حاجت کی نسبت اپنے آپ کو زیادہ محتاج نہ جانے اس کا صدقہ قبول نہیں ہوتا۔ (امام غزالیؒ)
- عورت کی بدخلقی پر صبر کرنے والا حضرت ایوبؑ کے صبر کے برابر "ثواب" پائے گا۔ (امام غزالیؒ)
- جو شخص عمل خیر حصول "ثواب" کی خاطر سے کرتا ہے وہ تاجر ہے جو خوف دوزخ سے کرتا ہے وہ غلام ہے اور جو شخص صرف خدا کے واسطے کرتا ہے وہ احرار میں سے ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- جب غیر محرم پر نظر پڑے بند کر لے تو زیادہ "ثواب" حاصل کرے۔ (شفیق بلخیؒ)
- اپنی عادت پر "ثواب" کی آرزو سے بچتے رہو، کیوں کہ اس کا مردود ہونا مقبول ہونے کی نسبت اقرب ہے۔ (وہب بن ورادؒ)
- مجھے "ثواب" کی امید اس وقت ہوتی ہے جب میں اپنے نیک اعمال اور عبادات کو کم خیال کرتی ہوں۔ کیوں کہ اس وقت میرا اعتماد اللہ پر ہوتا ہے نہ کہ اعمال پر۔ (حضرت رابعہؒ)
- صرف زبان سے "ثواب" اور گناہ کو بھلا اور برا کہنا کافی نہیں ہے۔ اصل چیز عمل ہے۔ (گرونانک دیو جی)
- اگر جھوٹ بولنے سے کسی کی جان بچتی ہو تو جھوٹ گناہ نہیں "ثواب" ہے۔ (پریم چند)

جُدائی

- "جدائی" محبت کو شیریں بنا دیتی ہے۔ (ہاویل)
- جس طرح سمندر میں بہتے ہوئے لکڑی کے دو ٹکڑے کبھی آپس میں مل جاتے ہیں۔ اور پھر کچھ دیر بعد ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح بیوی، اولاد، کنبہ اور پیسہ بھی مل کر الگ ہو جاتے ہیں۔ وہ انسان کی "جدائی" ناگزیر ہے۔ (کالی داس)
- ملنے کی مسرت زا امید میں "جدائی" کا درجہ برداشت کر لیا جاتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو جدائی کبھی برداشت نہ ہوتی۔ (کہاوت)

جدوجہد

- "جدوجہد" نہ کرنا محتاجی کا باعث ہوتا ہے۔ (لقمان)
- خواہشات کی "جدوجہد" علامت ہے اس بات کی کہ زندگی منظم ہونا چاہتی ہے۔ (خلیل جبران)
- "جدوجہد" ہمیں زندگی میں آگے بڑھنے کی صحیح ترغیب دیتی ہے اور جو لوگ اس سے گھبراتے ہیں۔ انھیں چاہیئے کہ شکل کی راہ لیں۔ (رسکن)
- "جدوجہد" کے بغیر غلامی سے چھٹکارا ناممکن ہے۔ (نے عین)
- جو لوگ "جدوجہد" کرنا نہیں جانتے وہ زندگی میں ہمیشہ ناکام رہتے ہیں۔ (نے عین)

جذبات

- انسان محبت سے، حسد سے یا خوف سے جس کسی میں پوری طرح اپنے دل کو لگا لیتا ہے وہ ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ (بھگوان کرشن)
- جس انسان [illegible] جذبات" کے دورے پڑتے ہیں وہ ہسٹریکل ہے (مہاتما گاندھی)
- ایسا کوئی بھی کیمیا نہیں ہے جو سیسے کے "جذبات" سے سونے کا کردار پیدا کر دے۔ (ہربرٹ اسپنسر)
- کوئی بھی چیز بھلی یا بری نہیں ہوتی، سمجھنے سے ہی ہو جاتی ہے۔ (شیکسپیئر)
- کتنی افسوسناک بات ہے کہ انسان کے سب سے حسین "جذبات" بھی پیسہ سے وابستہ ہیں۔ (بالزاک)

جمہوریت

- سرمایہ دارانہ پارلیمنٹ یا جسے عام طور پر "جمہوری" حکومت کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ دراصل کیا ہے؟ ہر تیسرے، چوتھے، پانچویں یا ساتویں سال غریب اور بیکس عوام سے یہ دریافت کرنے کی گستاخی کرنا کہ سرمایہ داروں میں سے کون فرد تم پر حکومت کرے اور تمہیں لوٹ کھسوٹ کا نشانہ بنایا کرے۔ (کارل مارکس)
- "جمہوریت" کی سادہ تعریف لوگوں کے ڈنڈے کو، لوگوں کے لیے، لوگوں کی پیٹھ پر توڑنا ہے۔ (آسکر وائلڈ)
- "جمہوری" اصولوں کا خون اکثر جمہوریت کے علمبردار ہی کیا کرتے ہیں۔ (رفیعین)

- "جنگ" انسانی نسل کی تباہ کنندہ ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- "جنگ" ایک ایسا دھندہ ہے، جس میں آدمی باعزت طریقے سے نہیں رہ سکتا۔ (میکیاویلی)
- "جنگ" کے دنوں میں عبادت گاہیں اور گرجے بھی رنگروٹ بھرتی کرنے کے دفتر بن جاتے ہیں۔ (جیبیل داس)
- "جہاد" خارجہ فتح کے لئے نہیں ہوتا وہ تو ہار کر بھی جیتنے کے لئے ہوتا ہے۔ (ٹیگور)
- "جنگ" کی ناگزیریت کو ختم کرنے کے لئے سامراج کو ختم کرنا لازمی ہے (اسٹالن)
- لبیک، سورماؤ۔ لبیک! اگر تم اسے صحیح سمجھتے ہو تو وار کردو۔ (خسرو)

- "جہنم" ان کے لئے ہے جو نافرمابنردار ہیں۔ (قرآن کریم)
- "جہنم" کیا ہے؟ غلامی۔ (شنکر آچاریہ)
- بہت سے لوگ جتنی محنت سے "جہنم" میں جاتے ہیں، اس سے آدھی محنت سے جنت میں جا سکتے ہیں۔ (ایمرسن)
- وہ "جہنم" جس میں قاعدہ مساوات ہو اس سے جنت بہتر ہے جس میں تفریق درجات ہو۔ (ملٹن)

- جب "جہاد" فرض کر دیا گیا تو ایک فریق انسانوں سے ایسا ڈرنے لگا جیسے اللہ سے ڈرنا ہوتا ہے۔ (قرآن کریم)
- اپنے نفس کے ساتھ "جہاد" کرنا سب سے بڑا جہاد ہے۔ (حضرت محمد ﷺ)
- بڑا "جہاد" یہ ہے کہ انصاف کی بات ظالم حاکم کے روبرو کہہ دی جائے (حضرت محمد ﷺ)
- پورا کرتا ہے ایمان کو "جہاد" (حضرت ابو بکرؓ)
- "جہاد" کفار جہادِ اصغر ہے اور جہادِ نفس جہادِ اکبر ہے (حضرت ابو بکرؓ)
- جو قوم "جہادِ" فی سبیل اللہ کو ترک کر دیتی ہے وہ ذلت و خسران کے تنگ و تاریک غاروں میں گر جاتی ہے۔ (حضرت ابو بکرؓ)
- نہیں ہوتا "جہاد" بغیر توفیق خدا کے۔ (حضرت عمرؓ)
- قدرتِ انتقام رکھتے ہوئے غصہ کو پی جانا افضل ترین "جہاد" ہے (امام جعفرؓ)
- "جہاد" بالبدن سے جہاد بالمال سخت تر ہے۔ (امام جعفرؓ)
- اہل و عیال کے لئے کسبِ حلال کرنا "جہاد" سے افضل ہے۔ (امام غزالیؒ)
- سب سے بہتر "جہاد" یہ ہے کہ اپنی آرزوئیں ترک کر دو۔ (منصور عمار بصری)
- "جہاد" کی ابتدا سب سے پہلے اپنے نفس سے کرو۔ (عبداللہ بن عمرؓ)
- مفسدوں کے ساتھ "جہاد" اعلیٰ ترین جہاد ہے۔ (ابو الحسن خرقانیؒ)
- "جہاد" ایمان کو زندہ رکھتا ہے۔ (سخے عین)
- "جہاد" کر مگر ساتھ ایمان کے۔ (بیکن)
- "جہاد" فتح کے لئے نہیں ہوتا وہ تو ہار کر بھی جیتنے کے لئے ہوتا ہے۔ (ٹیگور)
- آزادی کے لئے لڑنا بھی "جہاد" ہے۔ (مہاتما گاندھی)

- کیا تم اُن ناموں کے لئے میرے ساتھ "جھگڑتے" ہو، جو تم اور تمہارے بڑوں نے گھڑ لئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے جن کے حق میں کوئی سند نازل نہیں کی۔ (قرآن کریم)
- یہ ایک گناہ ہے کہ تو ہمیشہ "جھگڑتا" رہے تیرے عذاب کے لئے کافی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- خدا کے نزدیک سب سے زیادہ کینہ اس شخص کے دل میں جو بہت "جھگڑے" بکھیڑے کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو شخص "جھگڑا" چھوڑ دے خواہ حق پر ہی ہو۔ اس کے مضافات جنت ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- کسی انسان سے بے سبب "جھگڑا" مت کر کہ اس نے تجھ سے کچھ بدی نہیں کی۔ (حضرت سلیمانؑ)
- جو بھائیوں کے درمیان "جھگڑے" برپا کرتا ہے۔ خدا اس سے ناراض رہتا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- "جھگڑے" کو پیشتر اس کے کہ تیز ہو جائے چھوڑ دو۔ (حضرت سلیمانؑ)
- آدمی کی عزت اسی میں ہے کہ "جھگڑے" سے باز رہے (حضرت سلیمانؑ)
- جو کتابی علم میں رہے وہ "جھگڑے" میں پڑ گئے۔ (سفیان ثوری)
- شادی سے "جھگڑالو" مردوں کی طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ (لانگ فیلو)
- "جھگڑا" قوت کو ضائع کر دیتا ہے۔ (ڈاکٹر مارڈن)
- ادھرموں کا باہم کبھی "جھگڑا" نہیں ہوتا۔ جب بھی جھگڑا ہوتا ہے ادھرموں کا دھرم سے جھگڑا ہوتا ہے۔ (ونو باجی)

- "جھگڑا" جہالت کی بنا پر ہی ہوتا ہے (نفے عین)
- "جھگڑنے" والے انجام کار سے اندھے ہوتے ہیں (ہندی کہاوت)
- لوگ مغز کے بجائے چھلکے پر زیادہ "جھگڑتے" ہیں (جرمن کہاوت)
- جب دو آدمی آپس میں "جھگڑیں" سمجھ لو دونوں غلطی پر ہیں (ڈچ کہاوت)

جواب

- جب تمہیں سلام کے ذریعے سے دُعا دی جائے تو تم اس کے "جواب" میں بہتر دُعا دو۔ یا وہی کلمہ کہہ دو۔ (قرآن کریم)
- جو شخص سلام سے پہلے بات کرے اس کا "جواب" مت دو۔ جب تک سلام نہ کرے۔ (حضرت محمدؐ)
- سلام میں سبقت کرنے والے کو نیّں اور "جواب" دینے والے کو دس نیکیاں ملتی ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- جلدی سے "جواب" دینے والا ٹھیک جواب نہیں دیتا۔ (حضرت علیؓ)
- جس سوال کا "جواب" معلوم نہ ہو۔ لاعلمی کا اس سے اظہار کر دینا بری بات نہیں۔ (حضرت علیؓ)
- کلام وہ ہے جو خود ہی اپنا "جواب" بنے۔ (غوث پاکؒ)
- غیر ضروری بات کے "جواب" دینے سے بھی زبان کو بند رکھ چہ جائیکہ خود کوئی فضول بات کرے۔ (غوث پاکؒ)
- خاموشی "جواب" ہے جاہلوں کا۔ (امام غزالیؒ)
- "جواب" دینے میں جلدی مت کرنا کہ بعد میں خفت اور شرمندگی نہ ہو (ارسطو)
- جو لوگوں کی تمام باتوں کا "جواب" دے وہ دیوانہ ہے۔ (عبداللہ بن مسعودؓ)

جلد بازی

- "جلدی" سے توبہ کرلو جبکہ کوئی گناہ سرزد ہوجائے تو تمہاری توبہ قبول ہوگی (قرآن کریم)
- ان پر "جلدی" عذاب نازل ہوگا جو لوگوں کو نیک کاموں کی ترغیب نہ دیں اور انہیں برے کاموں سے منع نہ کرتے رہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- بعض "جلدی" غصہ کو قبول کرتے ہیں۔ اور جلدی ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور بعض کو دیر میں غصہ آتا ہے اور جلدی اصلی حالت میں آ جاتے ہیں۔ ان میں سے بہتر دوسرا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- کوئی عورت اپنے بچے کو دودھ چھڑانے میں "جلدی" نہ کرے۔ (حضرت عمرؓ)
- "جلدی" سے معاف کرنا انتہائی شرافت۔ اور انتقام میں جلدی کرنا رذالت ہے۔ (حضرت علیؓ)
- "جلدباز" اکثر اپنے کئے پر نادم ہوتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- بخشش کا کمال یہ ہے کہ جو چیز کسی کو دینی ہو "جلدی" سے اسے دے دی جائے انتظار میں نہ رکھا جائے۔ (حضرت علیؓ)
- جو شخص "جلدی" کے ساتھ ہر ایک بات کا جواب دے دیتا ہے۔ وہ صحیح جواب نہیں دے پاتا۔ (حضرت علیؓ)
- ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ "جلدباز" شخص نقصان نہ اٹھاتا ہو۔ (حضرت علیؓ)
- جو شخص "جلدی" سے رخصت ہو جاتا ہے اس پر دنیا کی مصیبتیں کم ہوجاتی ہیں (حضرت علیؓ)
- احسان "جلدی" کرنے سے خوشگوار ہو جاتا ہے (امام جعفرؓ)
- اے منافقو! "جلدی" تم کو نظر آ جائیگا کہ زمانہ طاطر سے کیا پیدا ہوتا ہے۔ (غوث پاکؒ)
- کسی سے بدلہ لینے میں "جلدی" نہ کرو۔ (شفیق بلخیؒ)
- "جلدی" سے جواب دینے میں بعد کو شرمندگی لاحق ہوتی ہے۔ (ارسطو)

جھوٹ

- سچ کو "جھوٹ" کے ساتھ مخلوط نہ کرو، اور جان بوجھ کر حق بات کو نہ چھپاؤ۔ (قرآن کریم)
- جو "جھوٹ" کہنا چھوڑ دے، خواہ بطور ظرافت ہی ہو اس کے لئے جنّت کے وسط میں جگہ ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- بدظنی سے دور رہو، کیوں کہ ظن سب سے "جھوٹی" بات ہے (حضرت محمدؐ)
- وہ شخص "جھوٹا" نہیں ہے، جو دو شخصوں میں صلح کرادے۔ یا نیک بات اپنی طرف سے ملادے۔ (حضرت محمدؐ)
- بچّوں کو بہلانے کی غرض سے بھی "جھوٹ" بولنا قابلِ اعتراض ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "جھوٹ" اور غیبت سے بچنے والا سلامت رہے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- مومن "جھوٹ" نہیں بولتا۔ (حضرت محمدؐ)
- "جھوٹ" ایمان کو زائل کر دیتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "جھوٹی" قسم مُلک کو برباد کر دیتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- خدا کے پاس "جھوٹی" زبان کی بخشش نہیں۔ (حضرت سلیمانؑ)
- جو خدا سے محبّت کرے اور اپنے بھائی سے نفرت وہ "جھوٹا" اور مکّار ہے۔ (حضرت عیسٰیؑ)
- "جھوٹے" نبیوں سے خبردار ہو۔ جو تمہارے پاس بھیڑوں کے لباس میں آتے ہیں۔ (حضرت عیسٰیؑ)
- صادق کا تھوڑا مال "جھوٹے" کی بہت سی دولت سے بہتر ہے (حضرت داؤدؑ)
- کسی "جھوٹے" کو قسم نہ دو، ورنہ اسی کے برابر تم بھی گنہگار ہو جاؤ گے۔ (حضرت ادریسؑ)

- "جھوٹ" میں گو اطمینان ہے مگر موجب ہلاکت ہے۔ (حضرت علیؓ)
- امید سے بڑھ کر کوئی "جھوٹی" چیز نہیں۔ (حضرت علیؓ)
- "جھوٹا" آدمی کبھی بلند درجہ پر نہیں پہونچ سکتا۔ (حضرت علیؓ)
- دنیا میں جو چیز سب سے زیادہ ہے۔ وہ "جھوٹ" اور خیانت ہے (حضرت علیؓ)
- "جھوٹ" میں مروّت نہیں ہوتی۔ (امام جعفرؒ)
- خدا "جھوٹوں" کو ذلیل وخوار کرتا ہے۔ (مجدد الف ثانی)
- اے "جھوٹے"! تو نعمت کی حالت میں خدا کو محبوب سمجھتا ہے اور جب بلا آتی ہے تو بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- "جھوٹ" جائز نہیں مگر رفع شر کے خیال سے اگر ضرورت ہو جائز ہے (جالینوس)
- "جھوٹی" تعریف لوگوں کو مغرور بناتی ہے۔ (فیثا غورث)
- دشمن کی بات سے رنجیدہ خاطر نہ ہو۔ اگر سچ ہے تو قابلِ مشکوری ہے اور "جھوٹ" ہے تو اس کا وہ خود ذمہ دار ہے۔ (فیثا غورث)
- "جھوٹ" سے سچ بات کا اعتبار بھی جاتا رہتا ہے (بطلیموس)
- سچائی "جھوٹ" کے شر سے محفوظ رکھتی ہے۔ (بطلیموس)
- جو صادق ہوتا ہے، اگر وہ مصلحت کی بناء پر کسی وقت "جھوٹ" بولے تو سچ سمجھا جاتا ہے برخلاف جھوٹے کے کہ اگر سچ بھی بولے تو جھوٹ خیال کیا جاتا ہے۔ (مامون الرشیدؒ)
- "جھوٹ" تمام گناہوں کی ماں ہے۔ (بقراط)
- جو بات کہ "جھوٹ" ہے اسے نرمی سے بھی نہ کہہ۔ (سرگی)
- تھوڑا سا "جھوٹ" بھی انسان کو ملیامیٹ کر دیتا ہے (مہاتما گاندھی)
- اگر "جھوٹ" بولنے سے کسی کی جان بچتی ہو تو جھوٹ گناہ نہیں ثواب ہے۔ (پریم چند)
- "تاریخ کی ایسی کتابوں کا ملنا جس پر "جھوٹ" کے حاشیے نہیں چڑھائے

گئے، بے حد مشکل ہے۔ (سنتایانا)

- غلطی ہماری عقل نہیں ہمارا فیصلہ کرتا ہے "جھوٹ" کی خاطر اپنی منظوری دے دیتا ہے۔ (سو کنی)
- "جھوٹ" بولنا سچی بات کہنے سے زیادہ مشکل کام ہے۔ (مارٹن)
- بُرے ارادے سے سچ بولا جائے تو وہ ہر قسم کے "جھوٹ" پر سبقت لے جاتا ہے۔ (بلیک)
- "جھوٹ" لڑکے کی خامی، عاشق کا فن، کنوارے کی خوبی اور شادی شدہ عورت کی فطرت ہے۔ (لوروف)
- "جھوٹ" چھوٹے کمبل کی مانند ہے، اس سے سر چھپاؤ تب پیر ننگے ہو جائیں گے۔ (سکاٹ)
- تمام عالم کی بُرائیوں میں "جھوٹ" عام طور پر نہایت کثرت کے ساتھ رائج ہے۔ (سمائلز)
- "جھوٹے" کی سزا یہ نہیں ہے کہ اس کا یقین نہیں کیا جاتا بلکہ وہ کسی پر یقین نہیں کر سکتا۔ (شکسپیئر)
- ایک "جھوٹ" کو چھپانے کے لئے دس جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ (کہاوت)

- تم ہر اونچی "جگہ" پر بے ضرورت یادگاریں بناتے ہو۔ کیا تم ہمیشہ دنیا ہی میں رہو گے۔ (قرآن کریم)
- اللہ تعالیٰ ایسی "جگہ" سے رزق پہونچاتا ہے جو تمہارے خواب و خیال میں بھی نہیں ہے۔ (قرآن کریم)

- جو پناہ مانگیں انھیں امن کی "جگہ" پر پہونچا دو۔ خواہ مشرک ہی کیوں نہ ہوں۔ (قرآن کریم)
- تم اپنی "جگہ" عمل کئے جاؤ اور میں اپنی جگہ عمل کر رہا ہوں۔ (قرآن کریم)
- جنھوں نے لوگوں پر ظلم کئے ہیں۔ ان کو مرنے پر عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ کس "جگہ" ان کو لوٹ کر جانا ہے۔ (قرآن کریم)
- جو بڑے بڑے گناہوں سے بچتے رہے تو ان کو مقام عزت میں "جگہ" دیں گے (قرآن کریم)
- تہمت کی "جگہ" سے دور رہ۔ کسی کو اپنی نسبت بدگمانی میں نہ ڈال۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر تم یہ سنو کہ پہاڑ اپنی "جگہ" سے ہل گیا تو اس کی تصدیق کرو۔ لیکن جب یہ سنو کہ فلاں شخص اپنی عادت کو چھوڑ بیٹھا تو اس کی تصدیق نہ کرو۔ کیوں کہ وہ عنقریب اپنی جگہ لوٹ آئے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- اللہ کا قہر ان پر ہو جو پیغمبروں کی قبروں کو پرستش کی "جگہ" بنا لیتے ہیں (حضرت محمدؐ)
- اگر تم گناہ پر آمادہ ہو تو کوئی ایسی "جگہ" تلاش کرو جہاں خدا نہ ہو (حضرت عثمانؓ)
- بے مناسب "جگہ" نعمت کا خرچ کیا جانا ناشکری ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- ہر شخص کو اس کے ہنر و جوہر کے مطابق "جگہ" دینی چاہیے۔ (لقمان)
- جس "جگہ" عقل کامل ہو گی اس جگہ حرص ناقص ہو گا۔ (افلاطون)
- اگر آدمی کو ضرورت کے لئے باہر جانا پڑے تو ایسی "جگہ" جائے جہاں آدمی کم ہوں۔ (ایوب سختیانیؒ)
- اپنی نیکیوں کے لئے پوشیدہ "جگہ" بناؤ۔ جیسے برائیوں کے لئے بناتے ہو (زبیر بن عوامؓ)
- جو ظالم کو مجلس میں "جگہ" دے تو اس نے اسلام کی زنجیر توڑ ڈالی (سفیان ثوریؒ)
- اونچی "جگہ" پر بیٹھنے سے کوا عقاب نہیں بن جاتا۔ (چانکیہ)
- تمہارے تمام کاموں کے واسطے معین "جگہ" ہونی چاہیے۔ اور ہر کام کے لئے وقت۔ (فرینکلن)
- انسان کی زندگی کی آخری "جائے پناہ" صرف قبرستان ہی نہیں ہے (لانگ فیلو)

- نیا نظام پرانے نظام کی "جگہ" لے لیتا ہے۔ (کوبرج)
- جو کم گو ہیں اس کا ہر "جگہ" استقبال ہوتا ہے۔ (کوبرج)
- جو اونچی "جگہوں" پہ کھڑے ہوتے ہیں۔ انھیں زیادہ طوفانوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ (شیکسپیر)
- نئی خرابیاں پرانی خرابیوں کی "جگہ" آ جاتی ہیں۔ (پیراچیناؤ)
- دنیا میں اس کے لئے کوئی "جگہ" نہیں ہے جو اپنے نسب کے شجر میں پناہ لیتا ہے۔ (سموئیل جانسن)
- ہر نیک کام خود اپنی "جگہ" بنا لیتا ہے۔ (ایمرسن)
- دنیا میں کوئی بھی "جگہ" اتنی اونچی نہیں جہاں سونے سے لدا گدھا نہ پہونچ سکے۔ (فریڈرک دوم)
- اشتراکیت دو ہی "جگہوں" پر قائم ہے۔ شہد کی مکھیوں کے چھتّے میں اور چیونٹیوں کے بل میں۔ (کہاوت)

- میری کمر دو آدمیوں نے توڑی، ایک "جاہل" عابد و زاہد نے، دوسرے دین کی ہتک کرنے والے نے۔ (حضرت محمدؐ)
- جس نے "جہالت" سے اللہ کی عبادت کی اس کا فساد اصلاح سے زیادہ ہوتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "جاہل" کو ایک دفعہ عذاب دیا جائے گا اور عالم کو سات دفعہ۔ (حضرت محمدؐ)
- "جہالت" لڑکوں کے دلوں کے ساتھ وابستہ ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- "جاہل" اپنے دل میں جو کچھ ہے ظاہر کر دیتا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- مشغول ہونا ساتھ دنیا کے "جاہل" کا بد ہے لیکن عالم کا بدتر ہے (حضرت ابوبکرؓ)
- خدا سے بے خوفی بقدر "جہالت" ہوتی ہے (حضرت ابوبکرؓ)
- بخدا میں نے "جاہلیت" میں بھی کبھی بُت کو سجدہ نہیں کیا، بلکہ موقع پاکر ان کو توڑ دیتا تھا۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- علماء اس لئے بے کس ہیں کہ "جاہل" لوگ زیادہ ہیں۔ (حضرت علیؓ)
- "جاہلوں" کی دوستی متغیر الحال اور سریع الزوال ہے (حضرت علیؓ)
- "جہالت" کی بات کہنے میں کوئی خوبی نہیں۔ (حضرت علیؓ)
- خاموشی "جاہل" کے لئے پردہ دارِ جہالت ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جس پر "جاہل" کا حکم چلے وہ عالم رحمت کا مستحق ہے (حضرت علیؓ)
- "جہلاء" کا فقر اضطراری ہوتا ہے۔ (امام جعفرؓ)
- اوّل "جہل" ہوتا ہے پھر علم۔ پھر اس پر عمل اور عمل میں اخلاص۔ (غوث پاکؒ)
- جس نے بے عمل سے علم سیکھا اس نے "جہالت" کو ترقی دی۔ (حضرت فضیلؒ)
- کوئی "جاہل" ولی ہوا ہے نہ ہوگا۔ (مجدد الف ثانیؒ)

- اپنے آپ کو سب سے بہتر سمجھ لینا "جہالت" ہے۔ (امام غزالیؒ)
- خاموشی جواب ہے "جاہلوں" کا۔ (امام غزالیؒ)
- فرمانبرداری کے بغیر رحمت کا امیدوار ہونا "جہالت" اور حماقت ہے (معروف کرخیؒ)
- جس کا ظاہر باطن سے افضل ہے وہ "جاہل" ہے۔ (شفیق بلخیؒ)
- "جاہل" کے لئے خاموشی بہتر ہے۔ (بطلیموس)
- میں "جاہلوں" کو خاک پتھر سے زیادہ نہیں سمجھتا۔ (اقلیدس)
- "جاہلوں" کے کہنے سے کوئی ٹھیکری سونا نہیں بن سکتی۔ (لقمان)
- "جاہلوں" کی صحبت سے پرہیز رکھ، ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں اپنا جیسا بنالیں۔ (لقمان)
- بحرِ زندگی میں "جاہل" غرق رہتے ہیں۔ (سقراط)
- نیکی علم ہے اور بدی "جہالت" (سقراط)
- "جہالت" شرم سے بدتر ہے۔ (افلاطون)
- نفس کو اس عالم سے تکلیف پہونچتی ہے جس پر جاہلؒ افسوس کریں۔ (افلاطون)
- جو شخص کہ خوبصورت گھوڑے اور قیمتی لباس سے فضیلت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ "جاہل" ہے۔ (افلاطون)
- اسے "جہل" کی سختیاں عمر بھر برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ جو تحصیلِ علم کی مشکلات کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ (ارسطو)
- میری فضیلت کا حاصل یہ ہے کہ میں نے اپنے "جہل" سے اطلاع پائی۔ (بقراط)
- "جہل" اور سستی بدبختی کے آثار ہیں۔ (شیخ فریدالدین عطارؒ)
- "جہالت" سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں ہے۔ (سہل بن عبداللہ تستریؒ)
- عاقل کی دنیا طلبی "جاہل" کے ترکِ دنیا سے بہتر ہے۔ (یحییٰ بن معاذؒ)
- ایامِ "جاہلیت" کے بدمعاش آج کل کے علماء سے زیادہ باحیا ہوتے تھے۔ (عبدالعزیز بن ابیؒ)

- اپنے سوا کسی اور کی فکر نہ کرنا "جہل" سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ (خلیل جبران)
- "جہالت" بے فکری کا گہوارہ ہے۔ (خلیل جبران)
- "جاہل" شخص کے لئے خاموشی سے بہتر کوئی چیز نہیں، اگر اس میں یہ سمجھنے کی توفیق پیدا ہو جائے تو وہ جاہل نہیں رہے گا۔ (شیخ سعدیؒ)
- "جہالت" سے بڑھ کر کوئی دشمن نہیں۔ (چانکیہ)
- "جاہل" اور کاہل کسی کامرانی کی امید نہ رکھیں۔ (سوامی سارشبدانند جی)
- "جہالت" اصلاح کی ہر تحریک کو ناکام بنا دیتی ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- لالچ اور خود غرضی "جہالت" کی اولاد ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- "جاہل" لوگ ہی خبیث اور بزدل ہوتے ہیں۔ (مہاتما گاندھی)
- غصہ سے "جہالت" پیدا ہوتی ہے۔ اور جہالت سے حافظہ کمزور ہو جاتا ہے (بھگوان کرشن)
- جہاں پر "جہالت" باعثِ آسودگی ہے، وہاں پر عقلمندی باعثِ بے ہودگی ہے۔ (پوپ)
- "جاہل" کا تجربہ ذاتی صرف اس قدر ہوتا ہے کہ جو اس کے پیشِ نظر رہتا ہے۔ (فرینکلن)
- جب تک دنیا میں "جہالت" کی تاریکی ہے، عالموں کے لیے دعوت ہے۔ (فرینکلن)
- جو "جہالت" کا بوجھ خود اپنے سر لاد لیتے ہیں وہ ہرگز اس سے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ (فرینکلن)
- برداشت عقلمند آدمی کا وہ صبر ہے جس کا مظاہرہ وہ "جاہل" کی باتیں سننے کے وقت کرتا ہے۔ (ہاسکنز)
- کامیابی کا دارومدار آپ کی محنت یا دوسروں کی "جہالت" پر ہے۔ (جیفرسن)
- "جاہل" ہونے سے پیدا نہ ہونا ہی بہتر ہے۔ (بلیٹو)
- "جہالت" ہی ساری مصیبتوں کی بنیاد ہے۔ (بلیٹو)

جان

- لوگ خود اپنی "جانوں" پر ظلم کرتے ہیں۔ (قرآن کریم)
- تم خدا سے کیوں کر انکار کر سکتے ہو۔ تم بے جان تھے تو اس نے تم میں "جان" ڈالی اور پھر وہی مارتا ہے، پھر وہی تمہیں جلائے گا۔ (قرآن کریم)
- جو کسی کی "جان" بچائے وہ بھی صدقے ہے مگر زبانی۔ (حضرت محمدؐ)
- جو شخص اپنی "جان" کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اپنی "جانوں" پر بددعا نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ گھڑی اجابت کی ہو۔ اور تمہاری بددعا قبول ہو جائے۔ (حضرت محمدؐ)
- جس سے لوگ اپنی "جان" اور مال کو محفوظ سمجھیں وہ شخص ایماندار ہے (حضرت محمدؐ)
- اپنی "جان" کا صدقہ دیا کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- لوگ ہرگز ہلاک نہ ہونگے جب تک کہ ان کے اعمالِ بد کی وجہ سے ان کی "جانوں" پر حجت قائم نہ ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- جو اپنی "جان" کی حفاظت کرتا ہے وہ کج رو لوگوں سے دور رہتا ہے (حضرت سلیمانؑ)
- بیٹے کی تادیب سے دست بردار نہ ہو۔ چھڑی مارنے سے وہ مر نہ جائے گا۔ لیکن جہنم سے اس کی "جان" بچالے گا۔ (حضرت سلیمانؑ)
- اپنی "جان" کی فکر نہ کرو کہ ہم کھائیں گے کیا؟ اور پئیں گے کیا؟ کیا جان خوراک اور لباس سے بڑھ کر نہیں۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- دنیا کے مال پر مغرور مت ہو کہ کیا خبر اسی رات تیری "جان" تجھ سے طلب کر لی جائے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- خدا سے اپنی ساری "جان" کے ساتھ محبت رکھ۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- جو شخص خدا تعالےٰ کو بھول جاتا ہے تو اللہ تعالےٰ بھی اس کو اپنی "جان"

بھلا دیتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

- جو شخص بڑے کام کی بنیاد ڈالتا ہے وہ اس بنیاد کو اپنی "جان" پر قائم کر لیتا ہے۔ (حضرت علیؑ)
- خدا کی اطاعت اپنی "جان" پر جبر کرنے کے بغیر حاصل نہیں ہوتی (حضرت علیؑ)
- اپنی "جان" پر حد سے زیادہ سختی بھی نہ کرو۔ ایسا بھی نہ ہو کہ ہمت ہار کر بیٹھ جاؤ۔ (حضرت علیؑ)
- فکر "جان" کو تباہ کر دیتی ہے۔ (سکے، خسرو)
- جو پُر خطر راستے پر جان بوجھ کر قدم رکھتا ہے وہ "جان" اور مال کا نقصان اُٹھاتا ہے۔ (سکے، خسرو)
- قرض خواہ سے زیادہ سخت "جان" نکالنے والا ملک الموت کسی کو نہ پایا۔ (بزرجمہر)
- اپنی "جان" کو مصیبت اور مشقت کا عادی بناؤ۔ (لقمانؑ)
- دوستِ صادق "جانِ" دوم اور چشم سوم ہے۔ (لقمانؑ)
- جب میرے ملنے والوں میں سے کوئی مجھ سے ناراض ہوا تو مجھے اس سے اپنی "جان" پر امن نہیں ہوا۔ (وہب بن وردؒ)
- محبت "جان" اور دل جیت لیتی ہے۔ (راناز رکھیانہ جی)
- موت کسی کو شہادت کا درجہ نہیں دیتی تا وقتیکہ وہ کسی اعلیٰ مقصد کے لئے اپنی "جان" نہ قربان کر دے۔ (چھبیل داس)
- جس شخص کو اپنی "جان" کا خوف نہیں ہوتا وہ دوسرے کی جان کا مالک ہوتا ہے۔ (بیکن)
- بڑھاپے سے ہر ایک کی "جان" جاتی ہے۔ پھر بھی لوگ طویل عمر کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ (سوئیفٹ)
- جو خوشی بلائے "جان" ہو جائے اس سے غم بہتر ہے (ہربرٹ سپنسر)
- "جان" کا خطرہ پیدا ہو جانے پر جو لوگ صبر سے کام لیتے ہیں ان کا بال بھی بیکا نہیں ہوتا۔ (والمیکی)

جُرم

- شک کرنا بھی "جُرم" ہے۔ (قرآن کریم)
- اقرارِ "جُرم" مجرم کے لئے بہت اچھا سفارشی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- علانیہ مخفی گناہ کی نسبت سخت تر اور اس گناہ کا اظہار دوسرا "جرم" ہے (ابوالحسن خرقانیؒ)
- ظالموں کے ساتھ رہنا بھی ایک "جُرم" ہے (حضرت امام حسینؓ)
- ریاکار کو اس سے زیادہ عذاب ہوگا جو علانیہ "جُرم" کا مرتکب ہوتا ہے (عبداللہ بن مبارکؒ)
- اولاد کے لئے کچھ مت چھوڑ۔ اگر وہ صالح ہوگی تو خدا خود ان کا کفیل ہے۔ اور اگر بد ہوگی تو گناہوں کے امداد کا تو "مجرم" نہ ہوگا۔ (عمر بن عبدالعزیزؒ)
- اللہ تعالیٰ نے "جُرم" کرنے والوں کو دنیا و آخرت میں ذلیل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ (خواجہ حسن بصریؒ)
- انسان کا لفظ مردوں کے لئے وقف کر دینا تہذیب کا شرمناک "جُرم" ہے۔ (فیروزہ آفشید)
- نفرت "جُرم" سے کرو۔ مُجرم سے نہیں۔ (مہاتما گاندھی)
- "جُرم" انسان کے چہرے پر لکھا رہتا ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- کمزور ہونا بھی ایک طرح کا "جُرم" ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- زندگی کی مصیبت ہلکی کرنا چاہتے ہو تو "جُرم" نہ کرو۔ (ٹھاکر سری چند جی)
- ایک گناہ کو دوبار کرو پھر وہ "جُرم" نہیں معلوم ہوگا۔ (تالمد)
- تمام "جرائم" کا سرچشمہ عدم مساوات ہے۔ (السٹپ)
- دنیا کا سب سے بدترین "جُرم" افلاس ہے۔ (برنارڈ شا)
- "مجرموں کی تعداد میں اضافہ کرنا درحقیقت بدخواہی سے آئندہ نسلوں کے واسطے دشمنوں کی بھاری جماعت پیدا کرنا ہے۔ غصہ غلطی کو "جُرم" بنا دیتا ہے۔ (ہربرٹ سپنسر)

- "جرائم" کی بدولت ہزاروں محکمے چل رہے ہیں۔ حتیٰ کہ پادریوں کا روزگار بھی گنہگار مہیا کرتے ہیں۔ (فرینکلن)
- عورت سے بے نیاز ہو کر زندگی بسر کرنے کا عزم ایک شدید ترین "جرم" ہے۔ (ٹیلر)
- "مجرم" کی سزا میں اصلاح کا عنصر ہونا چاہئے۔ (والٹیئر)
- تاریخ انسانی "جرائم" کی زندہ تصویر ہے۔ (والٹیئر)
- قوتِ حیات کی کمی دنیا کے بہت سے "جرائم" کا سبب ہے۔ (ڈاکٹر مارڈن)
- اگر ہم "جرائم" کا انسداد کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہئے کہ ہم خود کوئی ایسا کام نہ کریں جس کا شمار جرم کے زمرے میں ہوتا ہو۔ (جنس برگ)
- "مجرم" کا ذہن شکوک کا اڈا ہے۔ (شکسپیئر)
- انقلاب کی ناکامی کوئی "جرم" نہیں، لیکن اس ناکامی کے اسباب عوام سے چھپانا ناقابلِ معافی جرم ہے۔ (لینن)
- تاریخ "جرائم" سے پُر ایک ضخیم رجسٹر ہے۔ (گبن)
- "مجرم" کو سزا سے روکا نہیں جا سکتا۔ (رسکن)
- سزا "مجرم" کے لئے انصاف ہے۔ (آگسٹائن)
- "جرم" کے ساتھ ہی سزا کے بیج بودئے جاتے ہیں (ہیسی موڈ)
- اطمینان رکھ تیرا "جرم" خود تجھے ڈھونڈ نکالے گا۔ (موزیز)
- "جرم" کا ازالہ جرم سے نہیں ہو سکتا۔ (ٹالسٹائی)

جسم

- تمہارے "جسم" میں گوشت کا ایک ہی ٹکڑا ہے، جب وہ درست ہو تو سارا جسم درست ہوتا ہے اور جب وہ بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے۔ معلوم رہے کہ وہ دل ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اس عورت کا "جسم" تمہارے لئے حلال ہے جو تمہارے نکاح میں داخل ہو چکی۔ (حضرت محمدؐ)
- اپنے "جسم" کی فکر نہ کرو کہ کیا پہنو گے اور کیا اوڑھو گے، کیا جسم پوشاک سے بڑھ کر نہیں۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- "جسم" کا چراغ آنکھ ہے۔ پس اگر آنکھ درست ہو تو تمہارا سارا جسم روشن ہوگا۔ اور تمہاری آنکھ تاریک ہو تو جسم تاریک ہوگا۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- خاوند اور بیوی دو نہیں بلکہ ایک "جسم" ہیں۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- تلوار کا زخم "جسم" پر ہوتا ہے اور بری بات کا روح پر۔ (حضرت عثمانؓ)
- جو شخص اپنے دشمن کے قریب رہتا ہے اس کا "جسم" غم سے گھل کر لاغر ہو جاتا ہے (حضرت علیؓ)
- "جسم" کی سلامتی پر مغرور کیوں ہوتے ہو جو جہاں بھر کی آفتوں کا نشانہ ہے (حضرت علیؓ)
- غذا سے "جسم" کو راحت ملتی ہے۔ (امام جعفرؒ)
- سعید وہ ہے جس کا "جسم" صابر اور دل عالم ہو۔ (امام جعفرؒ)
- جن کے "جسم" فربہ اور لباس باریک ہوں وہ عالم تعریف کے قابل نہیں۔ (حضرت فضیلؒ)
- اگر دل پاک ہے تو "جسم" پاک ہے۔ (امام غزالیؒ)
- عبادت "جسم" کی نعمتوں کا شکر ہے۔ (امام غزالیؒ)
- پورے "جسم" میں زبان سب سے زیادہ نافرمان ہے۔ (فیثا غورثؒ)

- "جسم" کی صحت سے بڑھ کر کوئی تونگری نہیں۔ (لقمانؑ)
- "جسم" کی راحت کم کھانے میں ہے (ابن قرہ)
- عمل کے بغیر علم ایسا ہے جیسے روح کے بغیر "جسم" (امام ابو حنیفہؒ)
- رات کو اپنا "جسم" ٹٹولو، کہیں یہ گناہ سے مسخ تو نہیں ہو گیا (عطا سلمی)
- جب پیٹ خالی ہوتا ہے تو "جسم" روح بن جاتا ہے اور جب وہ بھرا ہوتا ہے تو روح جسم بن جاتا ہے۔ (شیخ سعدیؒ)
- "جسم" پانی سے پاکیزہ ہوتا ہے اور دل سچائی سے۔ (منو سمرتی)
- "جسم" کی عظمت یا لذت کے لیے آتما کے ستشے اور اس کی عظمت کو قتل نہ کرو (اُپنشد)
- آدمیت "جسم" کی ساخت کا نام نہیں بلکہ مزاج کی خوبیوں کا نام ہے (سوامی ساشبدانندجی)
- دن رات جسم "سنوارنے والو، کبھی جسم کے فنا ہونے کے بعد زندہ رہنے والی روح کو بھی سنوارو۔ (سوامی سارشبدانند جی)
- صرف "جسم" کو دھو لینا پاکیزگی نہیں، باطن کو بھی پاک رکھو۔ جس کے اندر خدا ہوتا ہے۔ (گرو نانک دیوجی)
- بچے اپنے والدین کے اوصاف ورثے میں پاتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی ان کی "جسمانی" خصوصیات بھی۔ (مہاتما گاندھی)
- "جسم" روح کی رہائش کی وجہ سے مقدس مقام کی طرح متبرک ہے (مہاتما گاندھی)
- "جسم" پانے کی سزا سب کو ملتی ہے۔ عقلمند اسے عالمانہ انداز میں برداشت کرتے ہیں اور بے وقوف رو کر۔ (کبیر داس)
- "جسم" ایک رتھ ہے۔ اعضاء اس کے گھوڑے ہیں۔ شعور رتھ بان ہے اور دل لگام۔ (سنت گیا نیشور)
- صرف "جسم" کی پرورش خودکشی کے مترادف ہے۔ (سنت گیا نیشور)
- بارش کا اثر "جسم" پر اور اس کے ذریعہ دل پر ہوتا ہے، (ونوبا جی)
- اچھا سماج "جسم" کے مانند ہے لہٰذا اس کی صحت کا خیال رکھنا چاہئے (ونوبا جی)

- ہمارے "جسمانی" اعضا بھی ہمارے سب سے بڑے دشمن ہوتے ہیں (شنکر آچاریہ)
- سچائی خدا کی روح ہے اور نور اس کا "جسم" (پائیتھاگورس)
- شادی سے یہ غرض نہیں کہ ایک دوسرے کے "جسم" پر حکومت حاصل ہو۔ بلکہ یہ کہ ایک کی کمی دوسرے سے پُر ہو۔ (سموئیل جانسن)
- دنیا کی مسرتیں لوٹنے والو! ان کسانوں کا ہاتھ کیوں نہیں بٹاتے جن کے "جسم" کی ہڈیاں سخت محنت سے چور چور ہو رہی ہیں۔ (برنارڈ شا)
- "جسم" کے لیے دوا کی کوئی ضرورت نہیں، اگر کھایا ہوا ہضم کرنے کے بعد نیا کھانا کھایا جائے۔ (ڈاکٹر ہمفری)
- قوانین صحت کی خلاف ورزی کرنے والا اپنے "جسم" کا مجرم ہے۔ (ہربرٹ اسپنسر)
- محنت کرنے سے "جسم" میں پھرتی پیدا ہوتی ہے۔ (برٹرینڈ رسل)
- تقریباً اسّی فیصد بیماریاں ہمارے "جسم" کے بجائے دماغ سے پیدا ہوتی ہیں۔ (نپولین ہل)
- کمزور "جسم" دل و دماغ کو بھی کمزور بنا دیتا ہے (روسو)
- اگر "جسم" اناج سے ٹھسا ٹھس بھرا ہوا ہو تو دماغ کام نہیں کرتا (سسرو)
- سرمایہ داری "جسم" میں زہر کی طرح سرایت کرتی ہے اور بدن کو تباہ کر ڈالتی ہے۔ (لینن)
- عشق "جسم" چاہتا ہے اور سچی دوستی دل۔ (اسپینی کہاوت)
- طاقت ور "جسم" میں طاقت ور دل ہوتا ہے (عربی کہاوت)
- صحیح دماغ تندرست "جسم" میں پایا جاتا ہے۔ (مشرقی کہاوت)
- سارے انسان ایک "جسم" کے حصّہ ہیں۔ ایک عضو کو دُکھ ہوتا ہے تو سارے جسم کے اعضاء پر اس کا اثر پڑتا ہے (فارسی مثل)
- جس سے محبت کی جائے اس کے "جسم" پر شک کرنا حماقت ہے۔ (عام کہاوت)

جنّت

- خدا نے مومنین سے ان کے نفس اور مال "جنّت" کے بدلے میں خرید لئے ہیں۔ (قرآن کریم)
- دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے "جنّت"۔ (حضرت محمدؐ)
- جو چیز لوگوں کو "جنّت" میں داخل کرے گی وہ اللہ سے ڈرنا اور خوش خلقی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جس شخص نے اپنی شرمگاہ کو اپنے قابو میں رکھا اور زبان کو میں اس کے واسطے "جنّت" کا ضامن ہوں۔ (حضرت محمدؐ)
- جس کی تین بیٹیاں ہوں وہ "جنّت" میں میرا ہمسایہ ہوگا (حضرت محمدؐ)
- اگر کوئی عورت اس حال میں مر جائے کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو تو وہ "جنّت" میں داخل ہوگی۔ (حضرت محمدؐ)
- سخی "جنّت" سے قریب ہے اور بخیل جنّت سے دور۔ (حضرت محمدؐ)
- فقیر، مہاجر دولت مندوں سے پہلے "جنّت" میں جائیں گے۔ (حضرت محمدؐ)
- جس کی جزا بہتر ہے وہ "جنّت" کے حقدار ہوں گے۔ (حضرت محمدؐ)
- "جنّت" ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- وہ شخص "جنّت" میں داخل نہ ہوگا جو اپنے ماتحتوں پر بُری طرح افسری کرے۔ (حضرت محمدؐ)
- نیک اولاد "جنّت" کے پھولوں میں سے ہے۔ (حضرت علیؓ)
- مبارک ہیں وہ جو دل کے غریب ہیں۔ کیوں کہ وہ "جنّت" کے حقدار ہوں گے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- سچی عبادت کا اجر "جنّت" کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے (حضرت ابوبکرؓ)

- جو شخص اپنے آپ کو "جنّتی" بتائے وہ جہنّمی ہے۔ (حضرت عمرؓ)
- جس اولاد سے والدین خوش ہوں وہ "جنّتی" ہے (حضرت عمرؓ)
- وہ عورت "جنّتی" ہے جس نے اپنے شوہر کا حقِ مہر معاف کر دیا ہو (حضرت عمرؓ)
- اور وہ بھی عورت "جنّتی" ہے جس سے اس کا شوہر راضی و خوش رہے۔ (حضرت عمرؓ)
- تعجب ہے اس پر جو "جنّت" پر ایمان رکھتا ہے اور پھر دنیا کے ساتھ آرام پکڑتا ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- "جنّت" کے اندر رونا عجیب ہے اور دنیا کے اندر ہنسنا عجیب تر۔ (حضرت عثمانؓ)
- قضا پر رضا دنیا کی "جنّت" ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- "جنّت" کو تکالیف محیط ہیں۔ اور دوزخ کو خواہشات۔ (حضرت عائشہ رضؓ)
- "جنّت" کو بغیر عمل کے طلب کرنا بجائے خود ایک گناہ ہے (بایزید بسطامیؒ)
- نیک عمل کر بقدر "جنّت" ٹھہرنے کی خواہش کے۔ (شفیق بلخیؒ)
- نفس کو دنیا کی خواہش سے روک لے ورنہ دنیا تیرے لئے "جنّت" بن جائے گی اور موت تجھ پر دشوار ہو گی۔ (شفیق بلخیؒ)
- جب بخیل کی ہتھیلی اور ہاتھ بند ہوتے ہیں اس کے لئے "جنّت" کے دروازے بھی بند ہوتے ہیں۔ (ابی اسحٰق ابراہیمؒ)
- اگر نعمتِ دنیا بلا آمیزشِ بلا ہوتی تو دنیا ہی "جنّت" ہوتی۔ (عمر بن عبدالعزیزؓ)
- دنیا ہی اس کے لئے "جنّت" ہے جس کا بیٹا فرمانبردار، بیوی اطاعت گزار اور اس کے دل میں دولت کی حرص نہ ہو۔ (وید ویاس جی)
- وہ "جنّت" کی سات کنجیوں میں سے ایک کنجی کھو بیٹھا ہے جو تمہارے سکھ میں تو ساتھ رہتا ہے اور دکھ میں نہیں۔ (سوامی سار شبدانند جی)
- "سورگ" (جنّت) ہمارے ہی اندر ہے۔ ہم پرتھوی (زمین) سے تو واقف ہیں لیکن سورگ سے قطعی ناواقف۔ (مہاتما گاندھی)

- قدرت کی نیک ہدایت کی پوری پابندی پر انسان دنیا کو "جنّت" کی مانند پائے گا۔ (پوپ)
- غریب سے غریب عورت گھر کو "جنّت" بنا دیتی ہے۔ (گولڈ سمتھ)
- اگر دنیا میں کوئی "جنّت" کے مزے لوٹنا چاہے تو اسے چاہئے کہ ایک ہفتہ گھر رہے اور ایک ہفتہ گھر سے باہر۔ واپسی پر گھر جنّت کا منظر پیش کرتا ہے۔ (ولکارٹیس)
- وہ دوزخ جس میں قاعدۂ مساوات ہو اس "جنّت" سے بہتر ہے جس میں تفریق درجات ہو۔ (ملٹن)
- بے وقوف کے ساتھ "جنّت" میں بیٹھنے سے عقلمند کے ساتھ قیدخانہ میں بیٹھنا بہتر ہے۔ (اسپین)
- جتنی محنت سے لوگ جہنّم میں جاتے ہیں۔ اس سے آدھی محنت سے "جنّت" میں جا سکتے ہیں۔ (ایرسن)
- موت کے بعد "جنّت" میں رہنے کے لئے موت سے قبل بھی جنّت میں رہنا ہوگا۔ (وہاٹنگ)
- ہر شخص کو اپنے ڈھنگ کے مطابق "جنّت" حاصل کرنے کی اجازت ہونی چاہئے۔ (فریڈرک)
- اگر واقعی "جنّت" کہیں ہے تو محبّت ہی اس کی راہ ہے۔ (ٹالسٹائی)
- یہ عورت کے ہاتھ میں ہے کہ وہ اپنے گھر کو "جنّت" بنائے یا جہنّم۔ (کہاوت)
- مردوں میں وہ ایک ہی شدّاد تھا جس نے زمین پر "جنّت" بنائی تھی مگر ہر عورت اپنے گھر کو جنّت بنانے کی اہلیت رکھتی ہے۔ (فے عین)
- روح ہی "جنّت" ہے روح ہی جہنّم۔ (عمر خیام)
- شہرت کا راستہ "جنّت" کے راستے کی طرح نہایت دشوار ہے (سٹرن)
- مایوسی "جنّت" کی سیلن ہے جیسے مسرّت جنّت کا امن۔ (ڈوانی)

- یاد ہی ایک ایسی "جنّت" ہے جہاں سے ہمیں بھگایا نہیں جائے گا۔ (رچر)
- اپنے خیالات کی اچھی طرح سے حفاظت کرو۔ کیوں کہ خیالات "جنّت" میں سُنے جاتے ہیں۔ (ینگ)
- جہاں عمدہ کتابیں ہوں گی وہاں اپنے آپ "جنت" بن جائے گی۔ (لوکمانیہ تلک)
- تنہائی احمق کے لئے قید خانہ ہے اور عالم کے لئے "جنّت" (کہاوت)

چاپلوسی

- "چاپلوس" آدمی آپ کو نقصان پہونچا کر اپنا اُلّو سیدھا کرنا چاہتا ہے۔
(ہری اودھ)
- "چاپلوس" اس لئے آپ کی چاپلوسی کرتا ہے، کیوں کہ وہ آپ کو بے وقوف سمجھتا ہے۔
(ٹالسٹائی)
- جب سچے اور سیدھے رویّہ کو دروازہ سے باہر ڈھکیل دیا جاتا ہے تو "چاپلوسی" دیوان خانے میں آبیٹھتی ہے۔
(ایمرسن)
- "چاپلوسی" تین نفرت انگیز برائیوں کا مجموعہ ہے، جھوٹ، غلامی اور فریب کاری۔
(کارلائل)

چالاکی

- "چالاک" لوگ ان درندوں کے مانند ہیں جو اپنے شکار کی تاک میں ناخن چھپائے بیٹھتے ہیں۔
(مولانا رومؒ)
- "چالاکی" درباریوں کی وصفِ اوّل ہے اور درویشوں کے لئے خامی۔
(شیخ سعدیؒ)
- سب سے بڑی "چالاکی" یہ ہے کہ کوئی چالاکی نہ کی جائے۔ (سسرو)
- "چالاک" اکثر اپنے ہی دام میں پھنستا ہے۔ (فے بین)
- "چالاک" وہ نہیں جو دوسروں کو بے وقوف سمجھے۔ (فے بین)
- "چالاک" نقصان اُٹھائے بغیر نہیں رہتا۔ (کہاوت)

چہرہ

- جس دن کہ کافروں کے "چہرے" آگ میں اُلٹیں گے پلٹیں گے، وہ کہیں گے کہ اے کاش! ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی۔ (قرآن کریم)
- مومن کا "چہرہ" بشاش رہتا ہے اور دل غمگین۔ (حضرت محمدؐ)
- آدمی کے "چہرہ" کا حُسن خدا تعالیٰ کی عمدہ عنایت ہے۔ (حضرت علیؓ)
- نجات نہ پانے والے "چہرہ" پر شیطان فدا ہوتا ہے۔ (حضرت فضیلؒ)
- تو اپنے فضائل نفس کو محاسنِ "چہرہ" مت بنا۔ (دیوجانس کلبی)
- والدین کے "چہروں" پہ محبت سے نظر کرنا بھی خدا کی خوشنودی کا موجب ہے۔ (خواجہ معین الدین چشتیؒ)
- جُرم انسان کے "چہرے" پر لکھا رہتا ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- رحم کا جذبہ بڑھتی ہوئی عمر کے ساتھ "چہرہ" کو بھی خوبصورت بناتا ہے۔ (جیمیس ایلن)
- اگر خوبصورت "چہرہ" سفارشی خط ہے تو خوبصورت دل ضمانت نامہ۔ (بلور)
- ہمارے دماغوں اور عقلوں میں اتنا ہی فرق ہے جیسے ہمارے "چہروں" میں۔ (فرینکلن)
- طنز عینک کی مانند ہے جس کے ذریعہ اپنے "چہرہ" کے سوا ہر چیز نظر آتی ہے۔ (بلور ٹارک)
- خدا نے تمہیں ایک "چہرہ" دیا ہے، تم اپنے لئے دوسرا چہرہ بنا لیتے ہو۔ ظاہر و باطن میں یکسانیت ہونی چاہیے۔ (شکسپیئر)
- مریض کے لئے خوش و خرم "چہرہ" اتنا ہی اچھا، جتنا صحت بخش موسم۔ (بنجامن فرینکلن)

چراغ

- بڑا ہی برکت والا ہے وہ خدا جس نے آسمانوں میں بُرج اور اس میں ایک "چراغ" روشن کیا۔ (قرآن کریم)
- سوتے وقت "چراغ" گل کر دیا کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- بدن کا "چراغ" آنکھ ہے بس اگر تیری آنکھ درست ہو تو سارا بدن روشن ہوگا اور آنکھ تاریک ہو تو سارا بدن تاریک ہوگا۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- عالم بے عمل کی مثال ایسی ہے جیسے کسی اندھے نے "چراغ" اٹھایا ہو کر لوگ اس سے روشنی حاصل کرتے ہیں اور وہ خود اندھیرے میں رہتا ہے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- آخرت اندھیرا ہے جس کا "چراغ" نیک عمل ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- دُنیا کی محبت اندھیرا ہے جس کا "چراغ" تقویٰ ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- گناہ اندھیرا ہے جس کا "چراغ" توبہ ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- قبر اندھیرا ہے جس کا "چراغ" کلمۂ طیب ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- پل صراط اندھیرا ہے جس کا "چراغ" یقین ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- تم ایک "چراغ" ہو جس کا روشن رہنا اسی وقت تک ممکن ہے۔ جب تک کہ اس میں تیل موجود ہے۔ (حکیم زمخشری)
- جو بیوقوف روز روشن میں کافوری شمع جلائے گا۔ تھوڑے ہی دنوں میں رات کے وقت اس کے "چراغ" میں تیل نہ رہے گا۔ (شیخ سعدیؒ)
- صبح کے وقت "چراغ" جلانا صبح صادق کی شناخت میں مخل ہے۔ (حضرت جابرؓ)
- جن کی آنکھیں کمزور ہیں۔ اُن کے لئے "چراغ" گل نہیں کئے جا سکتے۔ (ابو الکلام آزاد)
- دوستی کا "چراغ" خود غرضی کی آندھی کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔ (ٹھاکر سری چندجی)
- جس طرح ایک چھوٹے سے "چراغ" کی روشنی دور تک پھیلتی ہے۔ اسی طرح بھلائی بھی دور

تک چمکتی ہے۔ (شکسپیئر)

- خدا سے یوں دل لگاؤ جیسے "چراغ" سے پروانے کی لگی رہتی ہے۔ (ہندی ادب)

چیز

- اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ (قرآن کریم)
- شائد کہ تم بُرا مانو کسی "چیز" کو حالانکہ وہ تمہارے لئے اچھی ہو۔ اور شائد کہ تم محبت کرو کسی چیز سے حالانکہ وہ تمہارے لئے مُضر ہو۔ تم نہیں جانتے اور اللہ جانتا ہے (قرآن کریم)
- ہماری "چیزوں" کی ناشکری نہ کرو اور شکر ادا کرتے رہو۔ (قرآن کریم)
- جب تک خدا کی راہ میں وہ "چیزیں" خرچ نہیں کرو گے۔ جو تم کو عزیز اور پیاری ہیں نیکی نہ پاؤ گے۔ (قرآن کریم)
- اور کوئی بھی "چیز" خرچ کرو۔ اللہ کے پاس اس کا حساب ہے۔ (قرآن کریم)
- جس "چیز" کی حقیقت حال تم کو معلوم نہیں ہے اس کی درخواست نہ کرو۔ (قرآن کریم)
- بے شک! اللہ ہر "چیز" کا حساب کرنے والا ہے۔ اور ہر چیز پر اس کا ضابطہ ہے (قرآن کریم)
- خدا کی راہ میں اپنی عمدہ "چیزوں" میں سے خرچ کرو۔ (قرآن کریم)
- لوگوں کو دُنیا کی مرغوب "چیزوں" کے ساتھ دل بستگی بھی معلوم ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ تو دُنیا کی زندگی کے چند روزہ فائدے ہیں۔ ہمیشہ کا ٹھکانہ تو اللہ کے ہاں ہے (قرآن کریم)
- صریح گھاٹا اسی میں ہے کہ خدا کے سوائے ان "چیزوں" کو اپنی حاجت روائی کے لئے بلاتا ہے۔ جو ان کو نقصان ہی پہونچا سکتی ہیں۔ اور نہ نفع۔ ایسا کارساز بھی بُرا ہے اور ایسا رفیق بھی بُرا۔ (قرآن کریم)
- جو "چیز" تو اپنے لئے پسند نہیں کرتا کسی دوسرے کے لئے بھی پسند نہ کر۔ (حضرت محمدؐ)
- تیرا کسی "چیز" کو چاہنا تجھے اندھا اور بہرہ کر دیتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)

- جو "چیز" لوگوں کو جنت میں داخل کرے گی۔ وہ اللہ سے ڈرنا اور خوش خلقی ہے
(حضرت محمدؐ)
- جس "چیز" میں فحش ہوگا۔ اس کا انجام سوائے اس کے کچھ نہیں کہ تباہی ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- وہ شخص ہرگز ایماندار نہیں کہ جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہی "چیز" پسند نہ کرے
(حضرت محمدؐ)
جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔
- راستے سے اذیت دینے والی "چیز" ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ کوئی ایسی "چیز" بیچے جس میں کسی نقص کے ہونے کا اس کو علم ہو
البتہ اگر خریدار کو اس کے نقص سے مطلع کر دے تو مضائقہ نہیں ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر کوئی "چیز" خریدو تو پڑوسی کو بھی دو۔ (حضرت محمدؐ)
- زیادہ گوئی سے بڑھ کر انسان کے لئے کوئی "چیز" بری نہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- دُنیا کی کوئی "چیز" تیرے پاس نہ ہو لیکن یہ چار چیزیں ہوں تو تجھے ضرر نہیں (۱) راست
گفتاری (۲) حفظ امانت (۳) خوش خلقی (۴) غذائے حلال۔ (حضرت محمدؐ)
- جس کسی کی "چیز" گری ہو۔ اس کا اٹھانا اسی پر واجب ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر میں اُن "چیزوں" کا علم رکھتا جو انسان کی پہونچ سے بالاتر ہیں تو میں اپنے لئے بہت
کچھ حاصل کر لیتا۔ (حضرت محمدؐ)
- دیکھو! میں تمہارے درمیان وہ "چیز" چھوڑ چلا ہوں جسے مضبوطی سے پکڑو گے تو گمراہ نہ
ہوگے۔ اور وہ ہے اللہ کی کتاب قرآن مجید۔ (حضرت محمدؐ)
- تھوڑی "چیز" جو کفایت کر سکے اس سے بہتر ہے جو کثرت سے ہو لیکن خلل کرے (حضرت محمدؐ)
- "چیز" کو مفت دے کر واپس لے لینا والا ایسا ہے جیسا اپنی قے کو کھانے والا (حضرت محمدؐ)
- جس "چیز" میں میرا فائدہ ہے اس پر میرا قابو نہیں۔ اور جس چیز میں میرا نقصان ہے
وہ اس کو میں اپنے اوپر سے دفع نہیں کر سکتا۔ میرا کام دوسرے کے ہاتھ میں ہے۔
اور وہ ہے خداوند عالم (حضرت عیسیٰؑ)
- ہر "چیز" کے ثواب کا ایک اندازہ ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)

- دُنیا میں کوئی "چیز" باقی نہ رہے گی۔ (حضرت عمرؓ)
- اسراف اس کا بھی نام ہے کہ جس "چیز" کو انسان کی طبیعت چاہے کھائے (حضرت عمرؓ)
- یہ تین "چیزیں" محبت بڑھانے کا ذریعہ ہیں (۱) اسلام کرنا (۲) دوسروں کے لئے مجلس میں جگہ خالی کرنا (۳) مخاطب کو بہترین نام سے پکارنا۔ (حضرت عمرؓ)
- جو شخص جس "چیز" کا خواہاں ہوتا ہے۔ وہ ہر وقت اس کی دھن میں لگا رہتا ہے (حضرت عمرؓ)
- میں کسی "چیز" کو نہیں دیکھتا۔ مگر اس کے ساتھ اللہ کو دیکھتا ہوں۔ (حضرت عمرؓ)
- تعجب ہے اس پر جو اپنی جانے والی "چیز" کا غم کرتا ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- اگر تو پرستش کرنا نہیں چاہتا تو اللہ کی بنائی ہوئی "چیزوں" کو بھی استعمال نہ کر (حضرت عثمانؓ)
- متواضع دُنیا و آخرت میں جو "چیز" چاہے گا پوری ہو گی۔ (حضرت عثمانؓ)
- جو "چیز" کسی کو دینی ہو جلدی سے دے دیا کرو۔ اسے انتظار میں نہ رکھا کرو۔ (حضرت علیؓ)
- ہر ایک "چیز" کے لئے زکوٰۃ ہے۔ (حضرت علیؓ)
- زیادہ تر دشوار یہ ہے کہ جو "چیز" کمینوں کے ہاتھ میں ہو انسان اس کا طلبگار بنے (حضرت علیؓ)
- دُنیا میں جو "چیز" کم ہے۔ وہ سچائی اور امانت ہے۔ (حضرت علیؓ)
- ہر ایک شمار شدہ "چیز" کم ہو جاتی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- سمجھدار کسی "چیز" میں خوشی نہیں پاتا۔ (غوث پاکؒ)
- کسی "چیز" سے بالکل نا اُمید ہو جانا اس کی طلب میں ذلت اٹھانے سے بہتر ہے (حضرت علیؓ)
- خدا کے سوا ہر وہ "چیز" جو دل میں جاگزیں ہے تصویر اور بُت ہے۔ (غوث پاکؒ)
- تم مشغول ہو ایسی "چیز" کو جمع کرنے میں جسے تم کھا نہ سکو گے۔ (غوث پاکؒ)
- آرزو رکھتے ہو ایسی "چیزوں" کی جو نہ پا سکو گے۔ (غوث پاکؒ)
- نفس پر شریعت کی پابندی سے زیادہ کوئی "چیز" دشوار نہیں (مجدد الف ثانیؒ)
- گری ہوئی "چیز" کا بغیر اطلاع قبضے میں کر لینا چوری ہے۔ (امام غزالیؒ)
- محبت ایک ایسی "چیز" ہے جو سیکھنے اور کسی کے بتانے کی نہیں (سرمد شہیدؒ)
- اگر دُنیا کی ذرا سی بھی "چیز" تمہارے دِل میں ہو گی۔ تو سجدہ کرنے میں بھی تم اس کو فراموش

نہ کر سکو گے۔ (معروف کرخیؒ)

- درویش کسی "چیز" کی طمع نہیں کرتا۔ (معروف کرخیؒ)
- دِل اُن کے مطمئن نہیں، مگر دُنیا کی "چیز" سے۔ (شفیق بلخیؒ)
- زبان سے زیادہ ضرر رساں "چیز" کوئی اور نہیں (بزرجمہرؒ)
- محتاجی سے زیادہ کڑوی کوئی "چیز" نہیں۔ (بزرجمہرؒ)
- کوئی "چیز" تیرے نزدیک حصولِ نعمتِ آخرت سے زیادہ محبوب نہ ہو (لقمانؒ)
- عقل سے بہتر کوئی "چیز" نہیں ہے۔ (لقمانؒ)
- جس "چیز" کی ضرورت نہیں اس کی جستجو مت کر۔ (سقراطؒ)
- میں اپنے پاس ایسی کوئی "چیز" نہیں رکھتا جس کے تلف ہو جانے کا مجھے غم ہو (سقراطؒ)
- خدا سے ایسی "چیزیں" مت چاہو جس کا نفع دیرپا نہ ہو۔ (افلاطونؒ)
- جو "چیز" ہماری عادت سے دُور ہے وہ عقل سے بھی دُور ہے۔ (ارسطوؒ)
- ہر ایک نئی "چیز" اچھی معلوم ہوتی ہے (ارسطوؒ)
- جس شخص کو عبرت حاصل کرنے کا شوق ہو۔ اس کے لئے ہر ایک نئی "چیز" موجب عبرت ہے۔ (بقراطؒ)
- مفلس کو تھوڑی "چیزوں" کی ضرورت ہوتی ہے۔ آسودہ حال کو بہت کی، اور طامع کو کل چیزوں کی۔ (بقراطؒ)
- جو شخص اپنے دل میں موت کی محبت رکھتا ہے۔ اُس کو باقی "چیزوں" کا دوست اور فانی چیزوں کا دشمن بنا دیا جاتا ہے۔ (ابو حمزہ خراسانیؒ)
- جو ظالم کو خندہ پیشانی سے ملے یا اس کی دی ہوئی "چیز" لے لے وہ مسلمان نہیں (اصفہانیؒ)
- ہر "چیز" کا انجام بربادی اور دنیادار کو انجام کار مٹی میں جانا ہے (حاتم اصمؒ)
- کوئی "چیز" خرید و تو راستے سے الگ رہ کر تاکہ راہ روں کو تکلیف نہ ہو (مغیرہ بن شعبہؓ)
- جو "چیز" بے انصافی سے حاصل ہو وہ زہریلی غذا کی مانند ہے۔ (مہاتما بدھ)
- عزیز "چیزوں" ہی سے غم پیدا ہوتا ہے (مہاتما بدھ)

- اچھی اچھی "چیزیں" چکھنے کے بعد کوا غلاظت سے ہی سیر ہوتا ہے (مہابھارت)
- "چیزیں" کبھی ختم نہیں ہوتیں بلکہ دوسری چیزوں میں بدل جاتی ہیں۔ (کرشن چندر)
- نمائشی "چیزوں" سے پرہیز کرو۔ (فرینکلن)
- ہر "چیز" صرف اپنے محل و موقع اور وقت کے لحاظ سے خوبصورت اور بدصورت کہلاتی ہے۔ (فرینکلن)
- کسی "چیز" کے حصول کا متمنی ہونا اور اس کے لئے محنت اور سختی اٹھانے کے لئے تیار نہ ہونا کمزوری اور سستی کی نشانی ہے۔ (بیکن)
- دنیا میں اگر کوئی حاصل کرنے کی "چیز" ہے۔ تو وہ ہے پابندیٔ اوقات (ہربرٹ سپنسر)
- اگر ہم اپنی پسند کی "چیزوں" سے محروم ہوں۔ تو موجودہ اشیاء ہی کو پسند کر لینا چاہیئے (ایپوتن)
- بری "چیز" پر سب سے پہلے نگاہ پڑتی ہے۔ (گوئٹے)
- اچھی "چیز" جہاں کہیں بھی ہو اپنا لو۔ (برنارڈ شا)
- دکھ اگر کوئی "چیز" نہیں ہے۔ تو جو لوگ ہمیں دکھ دیتے ہیں کیا ہیں؟ (سیموئل جانسن)
- انسان جتنا کھانے کے متعلق سوچتا ہے۔ اتنا کسی اور "چیز" کے متعلق نہیں سوچتا۔ (سیموئل جانسن)
- اس "چیز" کی ضمانت کیا ہو سکتی ہے۔ کہ امیر والدین غریب والدین کو جنم نہیں دیں گے۔ (پاچیناکو)
- دنیا کی غیر ضروری "چیزیں" آج ہماری لازمی ضرورت بن کر رہ گئی ہیں (ونسٹن چرچل)
- کسی شخص کو اقتدار کی شہ نشینی پر بٹھانے سے بڑھ کر کوئی "چیز" تکلیف دہ نہیں۔ (کلاڈین)
- اپنی میز پر صرف وہی کاغذات رکھئے جو فوری توجہ کے مستحق ہیں۔ غیر ضروری "چیزیں" اٹھا دینا ہی بہتر ہے۔ (ڈیل کارنیگی)
- بغیر دیکھے کوئی "چیز" منہ میں نہ ڈالو (ابسینی کہاوت)

چوری

- جو چوری کرے بلاشبہ ان کے ہاتھ کاٹ دو تاکہ اوروں کو بھی عبرت ہو (قرآن کریم)
- جو بن بلائے دعوت میں شریک ہو گیا تو گویا چور اس گھر میں چلا گیا اور "چوری" کر کے باہر آ گیا۔ (حضرت محمدؐ)
- مال کو ہر وقت "چوری" کا خطرہ لگا رہتا ہے مگر علم کو نہیں۔ (حضرت علیؓ)
- گری ہوئی چیز کا بغیر اطلاع قبضہ میں کر لینا بھی "چوری" میں داخل ہے (امام غزالیؒ)
- اگر کوئی شخص قرض لے اور دینے کی نیت نہ ہو تو وہ "چور" ہے۔ (امام غزالیؒ)
- دنیا کو "چوروں" کی کمین گاہ تصور کر کے ہوشیاری کے ساتھ زندگی بسر کرنا چاہئے (افلاطون)
- جو زیادہ جمع کرتا ہے وہ "چور" ہے۔ (بھاگوت گیتا)
- جو محنت کے بغیر کھاتے ہیں وہ "چور" ہوتے ہیں۔ (مہاتما گاندھی)
- جو میرا پیسہ "چراتا" ہے وہ سب سے حقیر چیز لے جاتا ہے۔ (شیکسپیئر)
- جو شخص ایک روپیہ چرائے وہ چور ہے جو ایک لاکھ چرائے وہ فنکار ہے۔ (برنارڈ شا)
- چھوٹے "چور" تو جیلوں میں پڑے سڑ رہے ہیں، مگر بڑے ڈاکو سونے چاندی سے مرصع ہو کر اکڑ اکڑ کر گھومتے ہیں۔ (کیٹو)
- اکثر لوگ "چوری" سے محض اس لئے بچ رہتے ہیں کہ وہ ہر چیز کو مقفل پاتے ہیں۔ (سموئل جانسن)
- جنگ کے بعد ملک میں تین قسم کی فوج رہ جاتی ہے۔ زخمیوں کی فوج، ماتم کرنے والوں کی فوج اور "چوری" کرنے والوں کی فوج۔ (شوپنہار)
- تمام جائیدادیں اور جاگیریں "چوری" اور ڈاکہ زنی کا نتیجہ ہیں۔ (ریڈ فین)
- بڑے "چور" چھوٹے چوروں کو پھانسی پر لٹکاتے ہیں۔ (کہاوت)

حُسن

- "حُسن" اور نیک عورت خدا کا بہترین تحفہ ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- پاکباز اور "حسین" عورت خدا کی طرف سے ایک خوبصورت عطیہ ہے (حضرت سلیمانؑ)
- "حُسن" خدا کی عمدہ عنایت ہے۔ (حضرت علیؓ)
- انسان کے لئے کتنا بُرا ہے باطن بیمار اور ظاہر "حسین" رہے۔ (حضرت علیؓ)
- شکستہ قبروں میں غور کرو کہ کیسے کیسے "حسینوں" کی مٹی خراب ہو رہی ہے۔ (غوث پاکؒ)
- امرد "خوبصورت" کی طرف نظر کرنا مطلقاً ناجائز ہے۔ خواہ بہ شہوت ہو یا بلا شہوت۔ (امام غزالیؒ)
- نیک اور "حسین" عورت امورِ دنیا سے نہیں بلکہ اسبابِ آخرت سے ہے (امام غزالیؒ)
- "حُسن" کے لحاظ سے ہر ایک بیٹا یوسف ہے۔ (بوعلی سینا)
- "حُسن" تنہائی کی ایک سلطنت ہے جس میں خدم وحشم کی ضرورت نہیں۔ (بوعلی سینا)
- حقیقی "حُسن" کا چشمہ دل ہے۔ اگر یہ سیاہ ہو تو چمکتی آنکھیں کچھ کام نہیں دیتیں۔ (بوعلی سینا)
- "حُسن" چند روزہ حکومت ہے۔ (سقراط)
- "حُسن" ایک قدرتی قانون ہے۔ جو مخصوص انسان کے فائدہ کے لئے ہے جس سے زیادہ کوئی محسن نہیں۔ (افلاطون)
- کوئی سفارش نامہ "حُسن" سے زیادہ انسان کے واسطے نہیں ہے۔ (ارسطو)
- سلامت روی سے "حُسن" اور جمال کی حفاظت ہوتی ہے۔ (یحییٰ برکیؒ)
- "حُسن" بناؤ سنگھار کے بغیر ہی دل کو موہ لیتا ہے۔ (شیخ سعدیؒ)

- جو خود حسین ہے، اس کے "حسن" میں کسی دوسری چیز سے اضافہ نہیں ہوتا۔ (کالی داس)
- ہر لحظہ جو نیا دکھائی دے وہی "حُسن" کا بہترین نمونہ ہے (ٹیگور)
- کوئی آئینہ ایسا نہیں جس نے عورت سے کہا ہو کہ تو "حسین" نہیں ہے (کوپر)
- میں اپنے دوستوں میں "حسن" تلاش کرتا ہوں اور واقف کاروں میں کردار، دشمنوں میں دماغ۔ (آسکر وائلڈ)
- "حُسن" کے بغیر جوان ہونا بے فیض ہے۔ اسی طرح جوانی کے بغیر حُسن بے سود ہے (فرانکوئے فوکالڈ)
- ہم "حُسن" کی حقیقت سے اس وقت واقف ہو سکتے ہیں، جب ہم اپنے اندر خدا کے ہر کام میں "حُسن" اور جمال کا احساس کرنے لگیں۔ (رسکن)
- "حُسن" ایک جمال ہے جس سے قدرت کم عقلوں کا شکار کرتی ہے (لیگس)
- جب "حسن" پیش قدمی کرتا ہے تو تمام خوش گلو و خوش بیان مقرر گنگ ہو جاتے ہیں۔ (شکسپیئر)
- وہ حربے "حُسن" رکھتے ہیں جو صداقت کی حمایت کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں (شکسپیئر)
- "حُسن" کا مالک ایک لازوال مسرت سے ہمکنار ہوتا ہے۔ (کیٹس)
- "حسین" عورت تاریک دلوں کو مشعل ہدایت دیتی ہے۔ (ٹامس مور)
- دنیا میں لعل و جواہرات اتنے قیمتی نہیں ہوتے۔ جتنی ایک پاکباز عورت بالخصوص جبکہ وہ "حُسن" بھی رکھتی ہو۔ (رینالڈ)
- "حُسن" تمام بنی نوع انسان کے لئے باعث سعادت ہے۔ (شیلر)
- خوش مزاجی ہمیشہ "حُسن" کی کمی کو پورا کر دیتی ہے، لیکن حُسن خوش مزاجی کی کمی پورا نہیں کر سکتا۔ (ایڈیسن)
- "حُسن" کی تلاش میں ہم چاہے پوری دنیا کا چکر لگا آئیں۔ اگر وہ ہمارے

اندر نہیں ہے تو کہیں نہیں ملے گا۔ (ایمرسن)

- ایک "حسین" اور باعفت عورت خدائے قدوس کی صفتِ کاملہ کا نمونہ ہے۔ فرشتوں کی حقیقی شان و شوکت، زمین کا نادر معجزہ اور دنیا کی عجیب ترین چیز ہے۔ (تھیلز)
- دنیا کی انتہائی "حسین" چیزیں انتہا درجہ کی بے کار ہوتی ہیں (جان رسکن)
- سب سے زیادہ "حسن" رکھنے والی شے انسان کا ارادہ ہے۔ (طلائی ادب)
- سب سے "حسین" دن وہ ہیں جو ابھی ہم نے گذارے نہیں۔ (کہاوت)

حُبّ الوطنی

- "وطن کی محبت" ہی سب سے بڑی عبادت ہے۔ (سقراط)
- وطن سے ایسی محبت کرو جیسی اپنی ماں سے کرتے ہو۔ (نے عین)
- جب تک "حب الوطنی" کا مطلب بنی نوع انسان کی خیر خواہی نہیں ہے تو وہ بالکل بے معنی چیز ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- جب تک تم بنی نوع انسان میں سے "حب الوطنی" نام کی چیز نہیں نکال پھینکوگے تب تک دنیا میں کبھی امن قائم نہیں کرسکو گے۔ (برنارڈشا)

حفاظت

- اپنی "حفاظت" آپ کرو۔ (بالزاک)
- دولت سے زیادہ جان کی "حفاظت" ضروری ہے۔ (دھرو وید)
- جو اپنی "حفاظت" آپ نہیں کرتا۔ وہ خود کو ہلاکت میں ڈال لیتا ہے۔ (سسرو)
- صبر و استقلال سے کام لے کر تمام "حفاظتی" قوتوں سے اپنی حفاظت کرو۔ (ویدیانی)
- مصیبت کے لئے پیسہ کی "حفاظت" کار آمد اصول ہے۔ (کہاوت)

حوصلہ

- "حوصلہ" انسان کی خوش بختی کا پیمانہ ہے۔ (ورڈز ورتھ)
- "حوصلہ" سے بڑی اور کوئی طاقت نہیں ہے۔ (والمیکی)
- دنیا کی تاریخ میں ہر اہم اور عظیم تحریک صرف "حوصلہ" سے ہی کامیاب ہوتی ہے۔ (ایمرسن)
- جس میں "حوصلہ" نہیں وہ ناکارہ ہے۔ (سنے عین)
- "حوصلہ" منزل کا پتہ بتا دیتا ہے۔ (نے عین)
- ہمت اور "حوصلہ" ترقی کا زینہ ہے۔ (کہاوت)

حکومت

- جو کمزوروں پر "حکومت" کرتے ہیں وہ انھیں اکثر دھوکہ دیتے ہیں۔ (بالزاک)
- "حکومت" دیانتداری اور انصاف کے ساتھ قائم نہیں رہتا۔ (بارشل ٹیٹو)
- "حکومت" اکثر بے گناہوں کی لاشوں پر قائم کی جاتی ہے۔ (ایڈلر)
- عوامی "حکومت" محض ایک فریب ہے۔ (گرومیکو)
- عوام کی "حکومت" عوام کی نمائندہ نہیں ہوتی۔ (نے عین)
- میں کبھی نہیں سمجھ پایا کہ کوئی سمجھدار انسان دوسروں پر حکم چلا کر کس طرح لطف اندوز ہو سکتا ہے۔ (جیفرسن)

- بے شک اللہ ہر چیز کا "حساب" کرنے والا ہے۔ (قرآن کریم)
- جو پرہیزگار ہیں ان کا "حساب" اللہ کے پاس ہے۔ (قرآن کریم)
- اسے بھی نیک کام کا "حساب" ملے گا جس نے دوسروں کو نیکی کا راستہ بتایا ہو۔ (قرآن کریم)
- اگر "حساب" کا خوف نہ ہوتا تو میں بھی ایک بکری بھون کر کھاتا۔ (حضرت عمرؓ)
- تعجب ہے اس پر جو "حساب" کو حق جانتا ہے اور پھر مال جمع کرتا ہے (حضرت عثمانؓ)
- بخیل عاقبت میں امیروں کا سا "حساب" بھگتے گا۔ (حضرت علیؓ)
- قیامت کے دن مال کا "حساب" ہوگا۔ مگر علم پر کوئی حساب نہ ہوگا (حضرت علیؓ)
- مکانوں کے بنانے میں عمر ختم کر رہا ہے بسیں گے دوسرے اور "حساب" دے گا تو۔ (غوث پاکؒ)
- جب مرو گے تو امراء کی ضیافتوں کا "حساب" دو گے۔ (ابراہیم تیمیؒ)
- محبت قربانی سکھاتی ہے "حساب" نہیں۔ (کہاوت)

حسب ونسب

- تم میرے پاس "حسب ونسب" لے کر نہ آؤ بلکہ اعمال لے کر آؤ۔ (حضرت محمدﷺ)
- شرافت عقل و ادب سے ہے نہ کہ مال اور "نسب" سے۔ (حضرت علیؓ)
- بھلا وہ شخص ستاروں پر کمند کیسے ڈال سکتا ہے جو اپنے "حسب ونسب" کے دام میں پھنسا ہوا ہے۔ (پلوٹارک)

حکمت

- تو "حکمت" کے ساتھ ان سے ایسی تدابیر سے بحث کر جو خوبی سے بھری ہوں۔ (قرآن کریم)
- قادرِ مطلق زبردست "حکمت" والا ہے۔ (قرآن کریم)
- "حکمت" بغیر تجربہ نہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- احکام خداوندی پر عمل کرنے سے "حکمت" کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- کم بولنا "حکمت" ہے۔ (حضرت عمرؓ)
- جب کسی کام میں اللہ تعالےٰ کی "حکمت" معلوم نہ ہو تو اپنے خیالات کو آگے بڑھنے سے روک لو۔ (حضرت علیؓ)
- خاموشی مخزن ہے "حکمتوں" کا۔ (امام غزالیؒ)
- سفلہ کے ساتھ طریقۂ تسلیم داخلِ "حکمت" ہے۔ (امام غزالیؒ)
- "حکمت والا" اسی کو کہتے ہیں کہ باوجود قدرت رکھنے کے ستم نہ کرے (جالینوس)
- "حکمت" ایک درخت ہے جو کہ دل سے اُگتا ہے اور زبان سے پھل دیتا ہے۔ (بطلیموس)
- "حکمتِ حلم" قوتِ بازو سے کام کرتی ہے۔ (بطلیموس)
- دنیا عالمِ اسباب ہے، یہاں ہر فعل سے پیشتر سبب کا ہونا قدرت کی "حکمت" ہے۔ (اقلیدس)
- "حکمت" سے سیر رہنے والا کھانے سے بھوکا رہنا پسند کرتا ہے۔ (لقمان)
- "حکمت" بحرِ زندگی میں سلامتی سے کنارے اتار دیتی ہے۔ (سقراط)
- نیک خو ہونا تمام "حکمت" کا خلاصہ ہے۔ (سقراط)
- خدائے کریم کے سارے عطیوں میں سے "حکمت" سب سے بڑھ کر ہے۔ (افلاطون)

- جان بوجھ کر "حق" بات کو نہ چھپاؤ اور تم اس بات کو اچھی طرح جانتے ہو (قرآن کریم)
- آپس میں ایک دوسرے کے مال کو "ناحق" خرد برد نہ کرو۔ اور جان بوجھ کر ناحق ہضم کر جاؤ۔ (قرآن کریم)
- لوگو! اب بھی ہم نے تم کو پیدا کیا ہے اور تم قیامت کے دن دوبارہ پیدا کرنے کو "حق" کیوں نہیں سمجھتے جس کا کہ ہم نے وعدہ کیا ہے (قرآن کریم)
- اللہ تعالیٰ نے ان کے "حق" میں کوئی سند نازل نہیں کی ہے جن کو تم پکارتے ہو۔ (قرآن کریم)
- تمہارے "حق" میں یہ بہتر ہے کہ تنگدست کو اصل قرضہ ہی بخش دو۔ (قرآن کریم)
- لوگوں سے ڈرنے کی بہ نسبت خدا کا زیادہ "حق" ہے کہ اس سے ڈرا جائے۔ (قرآن کریم)
- ہمسایہ کا "حق" صرف یہی نہیں کہ ان کو ستائے نہیں، بلکہ ان کے ساتھ احسان کرنا بھی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- کافر ہمسایہ کا ایک حصہ "حق" ہے مسلمان کا دوچند اور رشتہ دار کا سہ چند حق۔ (حضرت محمدؐ)
- ہمسایہ کا "حق" اسی سے ادا ہوتا ہے، جس پر خدا کی رحمت ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- کسی غماز کی بات مسلمان کے "حق" میں مت سنو۔ (حضرت محمدؐ)
- اپنے "حق" میں بد دعا نہ کیا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ گھڑی اجابت کی ہو اور قبول ہو جائے۔ (حضرت محمدؐ)
- تمھارے اہل و عیال کا تم پر "حق" ہے۔ تمھارے مہمان کا تم پر حق ہے۔ اور تمھارے اپنے نفس کا بھی تم پر حق ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر پانچ "حق" ہیں (۱) سلام کا جواب دینا

(۲) بیمار پُرسی کرنا (۳) جنازے کے ساتھ جانا (۴) بلاوے کو قبول کرنا (۵) چھینک کا جواب دینا۔ (حضرت محمدؐ)

- راستہ پر بیٹھو تو راستہ کا "حق" ادا کر دیا کرو یعنی نظر نیچی رکھنا (حضرت محمدؐ)
- بھولے ہوئے کو راستہ بتانا یہ بھی راستہ کا "حق" ادا کرنا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جب کوئی حاکم تجسس و تحقیقات کرے اور "حق" بات پر آجائے تو اسے دو اجر ملیں گے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو ترکہ چھوڑ جائے وہ وارثوں کا "حق" ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- تمہارا "حق" عورتوں پر اتنا ہے کہ وہ تمہارے بستر پر غیر مرد کو آنے نہ دیں۔ (حضرت محمدؐ)
- میں دنیا کی تمام آرائش و آسائش اور زیب و زینت اور اس کے طمطراق کو "حق" کی پکار کے سامنے ہیچ سمجھتا ہوں۔ (حضرت محمدؐ)
- عورتوں کا "حق" اپنے شوہروں پر اتنا ہے کہ ان کو اچھی طرح کھلائیں اور اچھی طرح پہنائیں۔ (حضرت محمدؐ)
- مظلوم کی بد دُعا سے بچو۔ اس لئے کہ وہ خدا سے صرف اپنا "حق" مانگتا ہے۔ اور خدا حقدار کو اپنا حق مانگنے سے نہیں روکتا۔ یعنی اس کا حق اسے ضرور دے دیتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- مسئول پر سائل کا "حق" جواب ہے اور عمدہ جواب حسنِ اخلاق ہے (حضرت ابوبکرؓ)
- اشخاص کو "حق" سے پہچانو، حق کو اشخاص سے نہیں۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- بھلائی کا معیار "حق اور صداقت ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- نیکی کے عوض نیکی "حق" ادائیگی ہے۔ (حضرت عمرؓ)
- تعجب ہے اس پر جو موت کو "حق" جانتا ہے۔ اور پھر ہنستا ہے (حضرت عثمانؓ)
- تعجب ہے اس پر جو حساب کو "حق" جانتا ہے اور پھر مال جمع کرتا ہے (حضرت عثمانؓ)
- تعجب ہے اس پر جو اللہ کو "حق" جانتا ہے، پھر غیروں کا ذکر کرتا اور ان

پر بھروسہ کرتا ہے۔ (حضرت عثمان رضؓ)

- تعجب ہے اس پر جو دوزخ کو "برحق" جانتا ہے اور پھر گناہ کرتا ہے (حضرت عثمان رضؓ)
- جس خوشبو کا تجھے "حق" نہیں ہے اس سے اپنی ناک بند کرلے (حضرت عثمان رضؓ)
- بندہ اس وقت تک "حق" کو نہیں پہچانتا، جب تک کہ اس کو فقر محبوب نہ ہو جائے۔ (حضرت عثمان رضؓ)
- "حق" پر قائم رہنے والے گنتی میں کم ہوتے ہیں مگر منزلت و اقتدار میں زیادہ۔ (حضرت عثمان رضؓ)
- اس نے خدا کا "حق" نہیں جانا، جس نے لوگوں کا حق نہیں پہچانا (حضرت عثمان رضؓ)
- جو شخص بندوں کے "حقوق" ادا کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرے گا۔ (حضرت علیؓ)
- جو شخص "حق" کے خلاف کرتا ہے حق تعالیٰ خود اس کا مقابلہ کرتا ہے (حضرت علیؓ)
- جو شخص خود اپنے نفس کی اصلاح نہیں کرتا وہ دوسروں کے "حق" میں کبھی مصلح نہیں بن سکتا۔ (حضرت علیؓ)
- اپنا واجبی "حق" لینے میں کبھی کوتاہی نہ کرو۔ (حضرت علی رضؓ)
- دوسروں کے "حقوق" غضب کرنے سے بچو۔ (حضرت علی رضؓ)
- "حق" کے معاملہ میں چپ رہنے سے کوئی بھلائی نہیں (حضرت علی رضؓ)
- جو شخص تیرے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرے وہ دراصل تمہارے "حق" میں برائی کرتا ہے۔ (حضرت علی رضؓ)
- کلام کو مختصر کردے یہ تیرے "حق" میں نہایت بہتر ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جو "حقوق" تیرے نفس کے ذمہ فرض ہیں ان کے ادا کرنے کا تو خود اس سے تقاضہ کرتا کہ اوروں کے تقاضے سے محفوظ رہ سکے۔ (حضرت علیؓ)
- واضح اور روشن ترین راستہ "حق و صداقت" کا راستہ ہے۔ (حضرت علیؓ)
- خاصانِ "حق" ابتلا میں مبتلا ہوتے ہیں۔ (امام جعفر رضؓ)

- نفس کو "حق" پہونچانے میں اس کی بقا ہے۔ اور حظ پہونچانے میں اس کی فنا۔ (غوث پاکؒ)
- کفرانِ نعمت قربِ "حق" کی ضد ہے (غوث پاکؒ)
- خلوت سے مایوس ہونا قربِ "حق" کی کنجی ہے۔ (غوث پاکؒ)
- حاکم کے جو "حقوق" تجھ پر ہیں اس کو بجالا۔ (غوث پاکؒ)
- مصیبتوں کو چھپانے سے قربِ "حق" نصیب ہوتا ہے (غوث پاکؒ)
- خدا جو کچھ تمہارے "حق" میں پسند کرے تم اس کے حق میں رہو (غوث پاکؒ)
- "حق" کو پہونچنے کے لئے اندھا، بہرہ اور لنگڑا بن۔ (بایزید بسطامیؒ)
- گوشہ نشینی اختیار کرنے میں چاہئے کہ کسی کے "حقوق" ضائع نہ ہوں (مجدد الف ثانیؒ)
- ناراضگی کے خیال سے "حق" بات دوستوں کو نہ بتانا حقِ دوستی نہیں۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- بھائی کا "حق" اس جگہ معاف کرا لے ورنہ وہاں (خدا کے پاس) نیکیاں دینی پڑیں گی۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- مخلوق سے ایسا معاملہ کرو جو ان سے اپنے "حق" میں پسند کرتے ہو (امام غزالیؒ)
- عورت طالبِ "حق" کا مُرشد اس کا شوہر ہے، اگرچہ اس کا شوہر خود طالبِ حق نہ ہی ہو۔ (معروف کرخیؒ)
- لوگ اگر اپنے "حق" پر راضی رہیں تو کسی ملک کو ملک کی ضرورت نہیں (کے خرو)
- "حق" کی دوستی کو سرمایۂ نجات خیال کر۔ (لقمان)
- فتح ہمیشہ "حق و صداقت" کی ہوتی ہے۔ (سقراط)
- اگر تیرے "حق" میں کوئی بدی کرے تو کسی کے حق میں نیکی کرے تو دونوں کو فراموش کر۔ (ارسطو)
- ہاتھوں کا شکر یہ ہے کہ ان سے جو دے یا لے وہ "حق" ہو۔ (بشر حافیؒ)
- مومن کا "حق" پر قائم ہونا اس کے لئے دنیا میں کوئی دوست نہیں چھوڑتا (اویس قرنیؒ)

- جو "حق" بات کہنے سے باز رہتا ہے وہ گونگا شیطان ہے (ابو علی آفاق)
- فرائض کی ادائیگی سے غافل نہ ہو۔ "حقوق" ویسے ہی آجائیں گے، جیسے جاڑے کے بعد بہار آتی ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- ہر فرد کا یہ "حق" ہے کہ غلط کاری کے خلاف بغاوت کرے (مہاتما گاندھی)
- ہوا، پانی کی طرح سب چیزوں پر سب کا برابر "حق" ہونا چاہیئے۔ (مہاتما گاندھی)
- "حق" ازل سے ہی موجود ہے۔ پہلے بھی تھا۔ اب بھی ہے اور آئندہ بھی رہے گا۔ (گرونانک دیو جی)
- "حق" جتانے سے حق ثابت نہیں ہوتا۔ (ٹیگور)
- آزادی ہمارا پیدائشی "حق" ہے۔ (لوکمانیہ تلک)
- دنیا میں سب سے بڑا "حق" خدمت اور ایثار سے پیدا ہوتا ہے (پریم چند)
- ہمیشہ "حق" کو مد نظر رکھو۔ (شیکسپیر)
- لائق آدمیوں کی "حق" تلفی کرنا اور نالائقوں کی پرورش کرنا انصاف کے گلے پر چھری پھیرنا ہے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- اپنی توہین اور تذلیل اپنی زبان سے کبھی نہ کیجئے۔ اس موضوع پر بولنے کا "حق" آپ کے دوستوں کو ہی ہے۔ (ریٹلی رنڈ)
- راہِ شرافت کی دشواریوں میں یہ بھی ہے کہ آپ اپنے "حقوق" کے استعمال میں نرمی اور رواداری کا دامن نہیں چھوڑ سکتے۔ (ٹیلر)
- جو اپنے "حقوق" کی خاطر جدوجہد نہیں کرتا۔ وہ اپنے نصیبوں کو ہمیشہ روتا رہے گا۔ (آسکر وائلڈ)
- طاقت ہمیشہ "حقوق" پہ غالب آجاتی ہے۔ (السپ)
- "حق" طاعون کی طرح ہے۔ جسے چھوتا ہے تباہ کر دیتا ہے (شیلے)
- انسان کہلانے کا "حق" صرف ان دو انسانوں کو ہے جو مر گیا اور ابھی پیدا نہیں ہوا۔ (چینی کہاوت)
- "حق" پر استوار ہو۔ خواہ یہ تمہارے نفس کے خلاف ہو (عربی کہاوت)

حلم
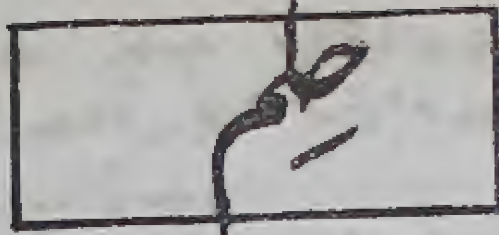
- سختی اٹھائے بغیر "حلم" پیدا نہیں ہوتا۔ (حضرت محمدؐ)
- جہاں "حلم" اور علم جمع ہو جائیں ان سے بہتر کوئی دو چیزیں کہیں یکجا نہ ملیں گی۔ (حضرت محمدؐ)
- بڑوں کو چھوٹا بن کر رہنا چاہیے، یہی "حلم" ہے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- "حلم" سے عزت اور زندگی ملتی ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- "حلم" کے ساتھ خاموش رہو۔ (حضرت عمرؓ)
- "حلم" اور بردباری یہ نہیں ہے کہ جب عاجز ہو تو کچھ نہ کہے اور جب قدرت پائے تو انتقام لینے میں ہاتھ دکھائے۔ (حضرت علیؓ)
- غضب کو "حلم" سے زیر کر۔ (حضرت علیؓ)
- "حلم" اور بردباری انسان کی سیرت کو آراستہ کرتے ہیں۔ (حضرت امام حسینؓ)
- عالم کو "حلیم الطبع" ہونا چاہیے۔ (امام غزالیؒ)
- وہ شخص تعریف کا مستحق ہے جو کہ قوتِ "حلم" کے ساتھ شدتِ غضب کو زائل کر سکے۔ (جالینوس)
- کمینوں کے واسطے "حلم" ایک لشکر ہے۔ (مامون الرشیدؒ)
- بہترین خصلت "حلم" ہے۔ (بوعلی سیناؒ)
- پیٹ کا شکر یہ ہے کہ اس کو علم اور "حلم" اور اکلِ حلال سے پُر کرے (بشر حافیؒ)
- شریر کو "حلم" سے رام کرو۔ (مہاتما بدھ)
- "حلیمی" کا اثر دور تک پڑتا ہے اور اس میں کچھ خرچ بھی نہیں ہوتا۔ (سمائلس)
- میرا یقین ہے کہ صحیح قسم کے عظیم الشان انسان کی پہلی پہچان اس کا "حلم" ہے۔ (رسکن)

- علم حاصل کرنے کے لئے انکساری سے کام لے، اور جب علم حاصل ہو جائے تو "حلیم" بن۔ (دی والئس آف سائی لنس)
- "حلم" کے بغیر انسانی اخلاق استوار نہیں ہو سکتے۔ (وکٹر ہیوگو)
- "حلم" ہی شرافت ہے، حلم ہی انسانیت۔ (وچل)
- "حلم" وہ ہے جو سب کچھ برداشت کرلے اور اُف تک نہ کرے (کہاوت)

حالات

- اللہ کسی قوم کی "حالت" نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں (قرآن کریم)
- اللہ سب کی "حالت" جانتا ہے اور وہ دین و دنیا کی مصلحتوں سے واقف ہے۔ (قرآن کریم)
- ہم موت کے وقت آدمی کو جتا دیں گے کہ یہی وہ "حالت" ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔ (قرآن کریم)
- زانی کے "حال" پر کسی طرح کا ترس دامن گیر نہ ہونا چاہئے اور زیزان کو سزا دیتے وقت۔ (قرآن کریم)
- جو خوشحالی اور تنگدستی دونوں "حالات" میں غصہ کو روکتے اور لوگوں کے قصوروں سے درگذر کرتے ہیں وہ متقی ہیں۔ جو ان حالتوں میں خدا کی راہ میں خرچ بھی کرتے ہوں۔ (قرآن کریم)
- رنجش کی "حالت" میں بہتر وہ ہے جو صلح میں سبقت کرے۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر کوئی شخص نیک کام کر رہا ہو۔ اور بیماری یا سفر کی وجہ سے وہ نیک کام سے رُک جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا عمل ایسا ہی شمار کرے گا جیسا وہ اس "حالت" میں تھا جبکہ وہ معذور نہیں تھا۔ (حضرت محمدؐ)

- بعض کو دیر میں غصہ آتا ہے اور جلد اپنی اصلی "حالت" پر واپس آجاتے ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- میں اس "حال" میں خوش ہوں۔ دنیا روز سے چند عاقبت با خداوند (حضرت عیسیٰؑ)
- دنیا میں کوئی "حالت" قائم نہ رہے گی۔ (حضرت عمرؓ)
- اگر میں اس "حالت" میں مر جاؤں کہ اپنی محنت وسعی سے اپنی روزی تلاش کرتا ہوں تو مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ خدا کی راہ میں غازی ہو کر مروں۔ (حضرت عمرؓ)
- جو لوگ خدا سے صدق اور خلوص کے ساتھ معاملہ کرتے ہیں۔ وہ اس کے ماسوا ہر "حالت" میں نفرت کرتے ہیں۔ (حضرت عثمانؓ)
- تو کتنا بھی "مغلوب الحال" ہو لیکن مغلوب الحال نہ ہو۔ (حضرت عثمانؓ)
- انسان جو "حالت" اپنے لئے پسند کرتا ہے اسی حالت میں رہتا ہے (حضرت علیؓ)
- اپنے دلوں سے دوستی کا "حال" پوچھو۔ کیوں کہ یہ ایسے گواہ ہیں جو رشوت نہیں لیتے۔ (حضرت علیؓ)
- اگر اہلِ دنیا کو پوری عقل حاصل ہوتی تو دنیا کے کاروبار اور اس کی موجودہ "حالت" میں ضرور خلل آجاتا۔ (حضرت علیؓ)
- جب تک کسی شخص کا پورا "حال" معلوم نہ ہو اس کی نسبت بزرگی کا اعتقاد نہ رکھ (حضرت علیؓ)
- صاحبِ علم اگر حقیر "حالت" میں ہو اسے حقیر نہ سمجھ۔ (حضرت علیؓ)
- جب امن کا راستہ مل جائے تو خوف کی "حالت" میں مت رہو۔ (حضرت علیؓ)
- صالح کی زیارت ہی اس کی "حالت" کی اطلاع دے دیتی ہے (غوث پاکؒ)
- کیا عجب کہ کل کا دن ایسی "حالت" میں آئے کہ تو زمین سے گم ہو۔ اور قبر کے اندر موجود ہو۔ (غوث پاکؒ)
- علم دل کے "حالات" جاننے کا نام ہے۔ (امام غزالیؒ)
- ایک بد کلمہ انسان کی "حالت" کو تباہ کر دیتا ہے۔ (لقمان)
- جس "حالت" میں کہ تو ہے راضی و شاکر رہ۔ (لقمان)

- آدمی کا "حال" دریافت کرنا سخت مشکل ہے۔ جب تک بار ہا آزمائش نہ کی جائے۔ (سقراط)
- انسان کی طبیعت کا "حال" اس کے چھوٹے چھوٹے کاموں سے معلوم ہوتا ہے (افلاطون)
- جذبات کو ہر "حالت" میں تمیز کے تابع رکھو۔ (بقراط)
- جب کسی کی ضرورت پوری نہیں کر سکتے تو اس سے اس کا "حال" دریافت کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ (حضرت علی خواصؒ)
- دوست سے اس کی "حالت" ہرگز دریافت نہ کرو، یہ منافقت ہے (ابو حازمؒ)
- نادان ہر "حال" میں مکر و فریب کا جال پھیلاتا ہے۔ (بیکن)
- ہر "حال" میں اپنے آپ کو بلند اخلاق ثابت کرو۔ (سوامی وویکانندجی)
- ماضی کی یاد میں یا مستقبل کے خوابوں میں کھوتے رہنے سے کہیں بہتر ہے کہ اپنے "حال" کو متغیر کرو۔ (سوامی وویکانندجی)
- مشکل "حالات" ہی انسان کی تعلیم گاہ ہیں۔ (مہاتما گاندھی)
- پیدائشی طور پر نہ کوئی بے قصور ہے اور نہ قصور وار "حالات" ہی آدمی کو ان میں سے ایک بناتے ہیں۔ (پریم چند)
- کسی نامور کے "حالات" لکھو تو اس کے وہ خصائل بھی لکھو جنھیں انسانی فطرت سے تعلق ہے۔ (یوپید)
- دوست کو اپنے "حال" سے اتنا ہی واقف کراؤ کہ اگر وہ دشمن ہو جائے تو نقصان نہ پہونچا سکے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- حیوان موجودہ "حالت" میں ہی زندگی بسر کرتے ہیں مگر انسان آگے پیچھے دیکھتے ہوئے۔ (فرینکلن)
- دنیا اپنی "حالت" پر قائم ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ لیکن اس قفس کے اسیر ہمیشہ بدلتے رہیں گے۔ (سڈنی فلپ)
- ان لوگوں سے عبرت کا سبق لو جو دوسروں کے "حالات" سے عبرت نہیں لیتے۔ (سینکا)

- انسان کے "حال" میں ایسے انقلابات وقوع پذیر ہوتے رہتے ہیں جن کا پہلے سے گمان بھی نہیں ہوتا۔ (سولن)
- تمام لوگ اپنی موجودہ "حالت" پر بخوشی قانع ہو جائیں اگر دنیا کے رنج و غم ہر ایک شخص پر مساوی تقسیم کر دئیے جائیں۔ (آرتھر مور)
- تسکین ایک ذہنی "حالت" کا نام ہے۔ (آرتھر مور)
- موجودہ "حال" میں خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے قوی دل کے ساتھ سرگرم عمل رہو۔ (لانگ فیلو)
- بوڑھے آدمی بڑے خطرناک ہوتے ہیں ان کی بلا سے کہ دنیا کے "حالات" بہتر ہوں یا بدتر۔ (برنارڈ شا)
- انسان پر جو افتاد پڑتی ہے وہ اکثر "حالات" میں اسی کی بدعنوانیوں کا نتیجہ ہے (تھامس فلر)
- جو شخص صرف عقلمند ہی ہے وہ قابلِ رحم "حالت" میں زندگی بسر کرتا ہے۔ (والٹیر)
- مصیبت اس "حالت" کا نام ہے جس میں انسان خود کو پہچانتا ہے (سموئل جانسن)
- دانشمندی کا ثبوت یہ ہے کہ "حال" کا صحیح ادراک کیا جائے۔ (ہومر)
- امن انسان کی آرام دہ اور فطری "حالت" ہے۔ (ٹامسن)
- انسان "حالات" کا غلام نہیں، حالات اس کے غلام ہیں۔ (ڈزرائیلی)
- جو ناموافق "حالات" میں گھبرایا کرتے ہیں وہ کبھی ترقی نہیں کر سکتے۔ (ڈاکٹر مارڈن)
- اگر تم کسی گول چھید میں جا پڑو تو تمہیں خود کو گیند بنا لینا چاہئے، اسی طرح "حالات" کا مقابلہ ہو سکتا ہے۔ (ایلیٹ)
- انسان کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ جتنا ممکن ہو، وہ خارجی "حالات" پر قابو پالے اور جتنا کم سے کم ہو انہیں اپنے اوپر قابو پانے دے (گوئٹے)
- جو اپنے "حالات" بدل سکتا ہے وہ اپنی قسمت بھی بدل سکتا ہے۔ (اطالوی کہاوت)

حیا

- اسلام کا خُلق "حیا" ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "حیا" سراسر نیکی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جس میں "حیا" ہے اس کا انجام اس کی زینت ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- خدا سے "حیا" کرو۔ اور اسے حاضر و ناظر جانتے ہوئے ڈرتے رہو (حضرت ابوبکرؓ)
- "حیا" کے ساتھ تمام نیکیاں ہیں اور بے حیائی کے ساتھ تمام برائیاں۔ (حضرت عثمانؓ)
- "حیا" مردوں کے لئے اچھی ہے، لیکن عورتوں کے لئے بہت اچھی ہے (حضرت ابوبکرؓ)
- بے موقع "حیا" بھی باعثِ محرومی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- "حیا" کی غایت یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ سے حیا کرے۔ (حضرت علیؓ)
- جو شخص اپنے اقوال میں "حیا" کا ساتھ رکھتا ہے وہ افعال میں بھی اس سے دور نہ ہوگا۔ (حضرت علیؓ)
- بچپن میں "حیا" ضروری ہے اور جوانی میں اعتدال۔ (سقراط)
- طلبِ علم میں "حیا" مناسب نہیں۔ (افلاطون)
- "حیا" خاصانِ خدا کی علامت ہے۔ (سہیل بن عبداللہؒ)
- "حیا" سے عمل کی قوت سلب ہو جاتی ہے۔ (ہتوا پدیش)
- جو بات معلوم نہ ہو اس کے اظہار میں "حیا" کرنا درست نہیں۔ (ارسطو)
- بناوٹی "حیا" حقیقی شرم کو مار دیتی ہے۔ (ٹیگور)
- مجھے کسی بات کی "حیا" نہیں ہے کیونکہ میں نے کبھی کسی کا بھی بُرا نہیں کیا (مہاتما گاندھی)
- "حیا" کی کشش حُسن سے زیادہ ہوتی ہے (شیکسپیر)
- "حیا" عورت کا سب سے قیمتی زیور ہے۔ (کولٹن)
- صرف انسان ہی وہ مخلوق ہے جسے شرم اور "حیا" کا احساس دامنگیر ہوتا ہے۔ (مارک ٹوین)

حلال

- ایسا کوئی کلام "حلال" نہیں جس سے کوئی گھبرائے۔ (حضرت محمدؐ)
- "حلال" چیزوں میں کوئی چیز خدا کے نزدیک ایسی بری نہیں جتنی کہ طلاق (حضرت محمدؐ)
- عبادت کے دس جزو ہیں ان میں سے نو طلب "حلال" ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر تمہارے پاس غذائے "حلال" ہو تو تم کسی کے محتاج و شرمندہ نہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- دنیا "حلال" بھی ہے عذاب بھی۔ مگر یہ حرام کی نسبت خفیف ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- میری امت کے لئے اللہ نے مالِ غنیمت کو "حلال" کیا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- خدا کے کلام سے تم نے بیویوں کا جسم اپنے لئے "حلال" بنایا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جب "حلال" اور حرام جمع ہوں تو حرام غالب ہوتا ہے چاہے وہ تھوڑا ہی سا ہو (حضرت عمرؓ)
- ہر چیز کا "حلال" حساب ہے۔ (غوث پاکؒ)
- وہ لقمہ سب سے زیادہ "حلال" ہے جو اپنی کوشش سے ہو۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- جو کسب "حلال" نہ کر سکے اس کا نکاح نہ کرنا بہتر ہے (امام غزالیؒ)
- اہل و عیال کے لئے کسب "حلال" کرنا ابدالوں کا کام ہے (امام غزالیؒ)
- اگر مستجاب الدعوات بننا چاہتے ہو تو لقمۂ "حلال" کے سوا پیٹ میں کچھ نہ ڈالو۔ (امام غزالیؒ)
- کوئی گناہ کسی کی رضامندی سے "حلال" نہیں ہوتا۔ (شفیق بلخیؒ)
- فاضل چیزوں کا جمع کرنا "حلال" نہیں۔ (جالینوس)
- "حلال" رزق کی سعی کرنے والا خدا کا دوست ہے۔ (عثمان ہارونیؒ)
- لقمۂ "حلال" کو ڈھونڈا مگر نہ پایا دنیا میں۔ (بایزید بسطامیؒ)
- لقمۂ "حلال" غصہ کو کھاتا ہے (خواجہ ابو اسحٰقؒ)
- حقیقی زہد "حلال" میں ہے۔ (سفیان ثوریؒ)

- پیٹ کا شکر یہ ہے کہ اسے اکلِ "حلال" سے پُر کرو۔ (بشر حافیؒ)
- سب سے اچھا منتر یہ ہے کہ "حلال" طریقے سے حاصل کرے۔ اور بر محل خرچ کرے۔ (یحییٰ بن معاذؒ)
- "حلال" کی کمائی کے ذریعہ فقر سے بچ۔ (لقمانؑ)
- عبادت میں اس وقت تک لطف نہیں آسکتا جب تک کہ "حلال" کی نہیں کمائی جاتی۔ (گورو نانک دیو جی)

حکم

- "احکام خدا" کو ہنسی کھیل نہ سمجھو۔ اور منظور یہ ہے کہ تم اُن احکام سے نصیحت حاصل کرو۔ (قرآن کریم)
- اللہ اور رسول کا "حکم" مانو، عجب نہیں کہ تم پر رحم کیا جائے (قرآن کریم)
- اور میں "حکم" دیا گیا ہوں کہ قرآن پڑھ کر سناؤں۔ پس جو ہدایت پا گیا اس کا فائدہ اس کے نفس کو ہی پہونچے گا۔ (قرآن کریم)
- اگر روزِ آخرت کا یقین رکھتے ہو تو اللہ کے "حکم" کی تعمیل کرو۔ (قرآن کریم)
- پس چاہیے کہ ہمارے "حکم" بھی مانیں اور ہم پر ایمان لائیں تاکہ سیدھے راستے پر لگ جائیں۔ (قرآن کریم)
- لوگوں کو نیک کام کرنے کا "حکم" دیا کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر میں "حکم" دیتا کہ کوئی کسی کو سجدہ کرے تو بیوی کو حکم دیتا وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ (حضرت محمدؐ)
- صراطِ مستقیم پر چلنے کا "حکم" بال سے باریک تر اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے۔ (حضرت محمدؐ)

- میں تمہیں ایک نیا "حکم" دیتا ہوں کہ تم ایک دوسرے سے محبت کرو۔ (بائبل مقدس)
- ایماندار وہ ہے جو "حکم" شرع پر عمل کرے۔ (حضرت عمرؓ)
- جس عالم پر جاہل کا "حکم" ہو وہ رحمت کا مستحق ہے (حضرت علیؓ)
- جیسا تیرا نفس حق تعالے کے "حکم" پر راضی ہونے سے منکر ہے ایسا ہی تو اپنے نفس کا منکر بن۔ (غوث پاکؒ)
- جو "حکم" کی تعمیل نہ کرے وہ خوشنودی آقا سے محروم رہتا ہے۔ (غوث پاکؒ)
- عورتوں کا باریک کپڑے پہن کر ننگے ہونے کے "حکم" میں ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- عورت کی خوبی اس کی "حکم" برداری میں نہاں ہے۔ (رادھا کرشنن)
- قدرت کی "حکم" برداری کر کے ہی ہم اس کی رہنمائی کرتے ہیں۔ (بیکن)
- انسان دوسروں پر "حکم" چلا کر کس طرح لطف اندوز ہو سکتا ہے؟ (جیفرسن)
- بڑے آدمیوں کا مانگنا "حکم" ہوتا ہے (ہربرٹ سپنسر)
- اپنے "حکم" کی تعمیل آپ کرو، تمام تفکرات سے چھوٹ جاؤ گے۔ (فرینکلن)
- بھوک کو عقل کا "حکم" ماننا چاہیے۔ (سسرو)

حقارت

- آدمی کے لئے اتنی ہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے بھائی کو "حقیر" سمجھے۔ (حضرت محمدؐ)
- وہ جو مسکین پر ہنستا ہے گویا اس کے بنانے والے کی "حقارت" کرتا ہے (حضرت سلیمانؑ)
- وہ بے وقوف ہی ہیں جو عمل کی جگہ تیرے دانشمندانہ کلام کی "تحقیر" کرتے ہیں۔ (حضرت سلیمانؑ)
- میں رسی جیسی "حقیر" چیز کے لئے بھی جنگ کروں گا۔ (حضرت ابو بکرؓ)
- "حقیر" سے حقیر پیشہ اختیار کرنا ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے۔ (حضرت عثمانؓ)

- لمبی امیدیں باندھنے سے پرہیز کرو کیونکہ یہ موجودہ نعمتوں کو تمہاری نظروں میں "حقیر" بناتی ہیں، جو ناشکری ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جب تک کسی سے بات چیت نہ کرلو اسے "حقیر" مت سمجھو۔ (حضرت علیؓ)
- صاحبِ علم اگرچہ "حقیر" حالت میں ہو اسے ذلیل نہ سمجھو۔ (حضرت علیؓ)
- جس نے تمہیں "حقیر" سمجھا دراصل وہ خود حقیر ہے۔ (حضرت علیؓ)
- سب سے زیادہ گناہ وہ سب ہے جو کرنے والے کی نظر میں "حقیر" ہو۔ (حضرت علیؓ)
- کسی مفلسی کی وجہ سے "حقیر" مت جانو۔ (حضرت فضیلؒ)
- وہ شخص بڑا گنہ گار ہے جو حاضر کو روبرو لانا "حقیر" سمجھے یا جس کے روبرو لائیں وہ حقیر جانے۔ (امام غزالیؒ)
- جو بیوقوفوں کے ساتھ رہتا ہے وہ "حقیر" ہو جاتا ہے۔ (امام جعفرؓ)
- جو شخص لوگوں سے بکثرت ملتا ہے وہ ان کی نظر میں "حقیر" ہو جاتا ہے (امام شعرانیؒ)
- تواضع یہ ہے کہ "حقیر" لوگوں کے پاس بیٹھیں مگر حظِ نفسانی کے لیے نہیں۔ (عبداللہ بن عمرؓ)
- لوگوں کا مفلس کو "حقیر" جاننا سب سے بڑی آفت ہے۔ (لقمان)
- لباس ایسا پہنو کہ اعلیٰ طبقہ والے "حقیر" نہ سمجھیں (حکیم امین الدولہ)
- جو کسی کو "حقیر" نہیں جانتا اسے کوئی بھی حقیر کہنے کی جرأت نہیں کرسکتا۔ (سوامی سارشبدانند جی)
- جنہیں ہم کمتر اور "حقیر" بنائے رکھتے ہیں وہ بھی رفتہ رفتہ ہمیں ایسا ہی بنا دیتے ہیں۔ (ٹیگور)
- خود کو "حقیر" سمجھنے والے کو اعلیٰ قسم کی خوشحالی کبھی حاصل نہیں ہوتی۔ (مہابھارت)
- ایک بادشاہ سے اس کی سلطنت چھینی جاسکتی ہے لیکن ایک "حقیر" ترین شخص سے اس کے عقائد نہیں چھینے جاسکتے۔ (کبیرداس)

- خدا کی زمین پر نہ کوئی "حقیر" ہے نہ کوئی بڑا۔ (مہاتما گاندھی)
- تمام انسانی عادات کا آغاز نہایت "حقیر" ابتدا سے ہوتا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ گہرا پڑ جاتا ہے۔ (سڈنی غلیپ)
- اگر ہر کوئی کام پر توجہ کرے تو غریبوں کے "حقیر" جھونپڑے بادشاہوں کے محل ہوتے۔ (شکسپیئر)
- جو میرا پیسہ چراتا ہے وہ میری سب سے حقیر چیز لے جاتا ہے (شکسپیئر)
- انسان ایک "حقیر" سی چیونٹی نہیں بنا سکتا مگر بیسیوں خدا بنا لیتا ہے۔ (آسکر وائلڈ)
- دوسروں کو "حقیر" سمجھنا بے حد آسان ہے اور خود کو حقیر سمجھنا بے حد مشکل۔ (ابو رومنہ)
- دشمن کو کبھی "حقیر" اور بے مایا نہ سمجھو۔ (فارسی ادب)

حسد

- کسی انسان کے دل میں ایمان اور "حسد" اکٹھا نہیں رہ سکتے۔ (حضرت محمدؐ)
- کسی سے "حسد" اور کینہ نہ رکھو۔ آپس میں بھائی بھائی کی طرح رہو (حضرت محمدؐ)
- دنیا پر "حسد" وہ کرتا ہے جس کو سمجھ نہ ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- دولت مند پر "حسد" نہ کرو۔ دولت کو آنی جانی ہے۔ (حضرت ادریسؑ)
- اللہ کے بندو! "حسد" چھوڑ دو۔ اور باہم بھائی بھائی بن جاؤ (حضرت ابو بکرؓ)
- "حسد" کرنے والے کو کبھی راحت نصیب نہیں ہوتی۔ (امام جعفرؒ)
- دل سے "حسد" دور کر دینے سے نماز و روزہ اور بھی بہتر ہو جاتے ہیں۔ (ابو الحسن خرقانیؒ)

- تمسخر سے دل میں "حسد" پیدا ہوتا ہے۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- "حسد" کرنے والے زوالِ نعمت سے خوش ہوتے ہیں۔ (اقلیدس)
- جو کوئی شخص "حسد" کو دوست رکھتا ہے اس کا نفس دائم قائم نہیں رہتا اور اس کو مرنے سے پہلے مار دیتا ہے۔ (بقراط)
- "حسد" کو چھوڑنے کی دوا ترکِ دنیا ہے۔ (فرقد السبخی)
- جو دنیا کی طرف راغب ہوا اسے "حسد" لازم ہے۔ (فرقد السبخی)
- "حسد" کرنے والا بدفہم ہوتا ہے۔ (سفیان ثوریؒ)
- میں نے کئی دفعہ نئے کپڑے اس خوف سے پہننے چھوڑ دئے کہ میرے پڑوسی کو "حسد" نہ ہو۔ (سفیان ثوریؒ)
- "حسد" سے بچو۔ کیوں کہ آسمانوں میں سب سے پہلے اسی گناہ سے اللہ تعالےٰ کی نافرمانی ہوئی۔ (وہب بن وردؒ)
- عوام کی نسبت تمہارے انعامات کو زیادہ "حسد" سے دیکھنے والے تمہارے رشتہ دار اور ہمسایہ ہیں۔ (ابن سماکؒ)
- ایک عالم کی شہادت دوسرے عالم پر قبول نہیں۔ کیوں کہ عموماً یہ تمام کے تمام "حاسد" ہوتے ہیں۔ (مالک بن دینارؒ)
- لباس ایسا پہننا چاہئے۔ جسے دیکھ کر لوگ "حسد" نہ کریں۔ (حکیم امین الدولہ)
- صرف گونگے ہی باتونیوں سے "حسد" کر سکتے ہیں۔ (خلیل جبران)
- حقیقت کا راز وہی سمجھ سکتا ہے جسے کسی سے "حسد" نہ ہو۔ (گیتا)
- انسان "حسد" سے محبت سے یا خوف سے جس کسی میں پوری طرح اپنے دل کو لگا لیتا ہے وہ ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ (بھگوان کرشن)
- حاسد کا سب سے بڑا دشمن اس کا "حسد" ہے۔ (تیرو ولور)
- "حسد" کرنے والے کو موت جیسا دکھ بھگتنا پڑتا ہے۔ (وید ویاس جی)
- خوش رہنا چاہتے ہو تو "حسد" نہ کرو۔ (بھگت کبیر داس)

حرام

- ایسا اشارہ بھی "حرام" ہے جس سے کسی کو رنج ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- خدا نے غیرت کی بنا پر بُری باتوں کو "حرام" قرار دیا۔ (حضرت محمدؐ)
- "حرام" پیسے سے خریدے ہوئے کپڑے میں نماز قبول نہیں ہو سکتی (حضرت محمدؐ)
- "حرام" چیزوں اور حرام باتوں سے بچتے رہو گے تو مستجاب الدعوات بن جاؤ گے (حضرت محمدؐ)
- "حرام" کاری کے سوا اپنی بیویوں کو کسی اور سبب سے حتی المقدور ہرگز طلاق نہ دو۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- ہم "حرام" کے خوف سے نو حصّہ حلال بھی ترک کر دیتے ہیں۔ (حضرت عمرؓ)
- "حرام" کاموں سے نفس کو روکنا بھی صبر کی دوسری قسم ہے (حضرت علیؓ)
- اگر خدائے پاک "حرام" کاموں سے منع نہ فرماتا تو بھی عقلمند کے لئے ضروری تھا کہ ان سے پرہیز کرتا۔ (حضرت علیؓ)
- ہر چیز کا "حرام" عذاب ہے۔ (غوث پاکؒ)
- مجلسِ غذا میں شریک ہونا "حرام" ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- معرفتِ الٰہی اُن پہ "حرام" ہے جن کے دل میں دنیا کی محبت رائی کے دانے جتنی بھی ہو۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- نیک خو اور متواضع کے لئے جہنم "حرام" ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- کسبِ "حرام" ایسا گناہ ہے کہ کوئی نیکی اس کا تدارک نہیں کر سکتی۔ (امام غزالیؒ)
- "حرام" مال میں سے صدقہ دینے والا ناپاک کپڑا پیشاب سے دھونے والے کی مثل ہے۔ (امام غزالیؒ)
- جو شخص "حرام" کھاتا ہے اس کے تمام اعضا گناہ میں پڑ جاتے ہیں (امام غزالیؒ)

- دولت اور مرتبہ کی "حرص" دین میں فساد ڈالتے ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- جب کوئی بوڑھا ہو جاتا ہے تو اس میں دو چیزیں جوان ہو جاتی ہیں، ایک مال کی "حرص" دوسرے عمر کی۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر قبولِ اسلام بھی کسی "حرص" آمیز شرط پر موقوف ہے تو ایک شاخ کا ٹکڑا بھی مانگے گا تو تجھے نہ ملے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- "حریص" اور بخیل شیطان کے مددگار ہیں۔ (حضرت نوحؑ)
- باغوں کو دیکھنا "حرص" دنیا کی تحریک پیدا کرتا ہے اور تقویٰ سے بعید ہے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- کسی کی دینداری پر اعتماد نہ کرنا وقتیکہ "حرص" کے وقت اسے آزما نہ لے (حضرت عمرؓ)
- "حرص" کرنا مفلسی ہے۔ (حضرت عمرؓ)
- نعمت و عافیت موجود ہونے کے باوجود زیادہ "حرص" بھی شکوہ ہے (حضرت عثمانؓ)
- عمدہ لباس کے "حریص" کفن کو یاد رکھ۔ (حضرت عثمانؓ)
- "حرص" سے کچھ روزی نہیں بڑھ جاتی مگر آدمی کی قدر گھٹ جاتی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جس شخص کے دل میں جتنی زیادہ "حرص" ہوتی ہے، اس کو اللہ پر اتنا ہی کم یقین ہوتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- دوسرے کے مال کی "حرص" نہ کرو۔ (امام جعفرؒ)
- "حرص" نیکیوں اور نعمتوں سے محروم کر دیتی ہے (غوث پاکؒ)
- جو "حریص" نہیں وہ درویش ہے (معروف کرخیؒ)
- "حریص" اور طامع کی دولت کا حال آفتاب کا سا ہے کہ غروب ہو کر کسی کو خوش نہیں کرتا۔ (سقراط)
- عقل جس جگہ کامل ہو گی "حرص" ناقص ہو گا۔ (افلاطون)

- "حرص" کو دل میں جگہ نہ دو کہ تمہاری قوت دوسروں سے زیادہ نہیں ہے (ارسطو)
- طمع رکھنے والے کو کئی چیزوں کی "حرص" ہوتی ہے۔ (بقراط)
- "حرص" اور طمع معیوب بھی ہے اور مضرت رساں بھی۔ (امام حسینؑ)
- "حرص" انسان کو بدبختی پر آمادہ پیدا کرتی ہے۔ (ابراہیم تیمیؒ)
- "حریص" کی آنکھ کا کوزہ کبھی بھرا ہے نہ بھرے گا۔ جب تک سیپ نے قناعت نہ کی موتیوں سے مالامال نہ ہوئی۔ (مولانا رومیؒ)
- "حرص" اور ترغیب کا ذریعہ آنکھیں ہیں۔ (ابوبکر وراقؒ)
- مجھے حریص سے "حرص" میں مقابلہ پسند نہیں۔ البتہ جرأت مند سے جرأت میں مقابلہ کرنا ضرور پسند ہے۔ (مارکس کیٹو)
- جہاں "حرص" ہے وہاں مصیبت ہے۔ (تلسی داس)
- جس میں دولت کی "حرص" نہ ہو وہ دنیا میں ہی جنت پا لیتا ہے (ویدویاس جی)
- امید ایک ندی ہے اور خواہش اس کا پانی "حرص" اور طمع اس کے گردابوں کا نام ہے۔ (بھرترہری)

حاجت

- خدا کے سوائے ان چیزوں کو اپنی "حاجت روائی" کے لئے کیوں بلاتا ہے جو نہ تم کو نقصان ہی پہونچا سکتی ہیں اور نہ ہی فائدہ۔ ایسا کارساز بھی برا ہے ایسا رفیق بھی برا۔ (قرآن کریم)
- جو تمہاری "حاجت" سے زائد ہو خدا کی راہ میں اتنا ہی خرچ کرو۔ (قرآن کریم)
- "حاجت" برآری کرنے والا خدا کا دوست ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- تم میں سے ہر ایک اپنی ساری "حاجتیں" اپنے رب سے مانگنی چاہئیں۔ یہاں تک

کہ جیل کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو بھی اس سے مانگو۔ (حضرت محمدؐ)

- جب نعمت زیادہ ہو جاتی ہے تو اس کی طرف لوگوں کی "حاجتیں" بھی زیادہ ہو جاتی ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- اس شخص کی "حاجت" مجھ تک پہنچاؤ جو اپنی حاجت خود مجھ تک نہ پہنچا سکے۔ (حضرت محمدؐ)
- جس نے اپنے بھائی کی "حاجت" برآری کی، قیامت کے دن خدا اس کی حاجتیں بر لائے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- ننانوے راست بازوں کی نسبت جو توبہ کی "حاجت" نہیں رکھتے۔ ایک توبہ کرنے والے گنہ گار کی بابت آسمان پر زیادہ خوشی ہو گی۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- اہلِ "حاجت" کے لیے کبھی اپنا دروازہ بند نہ رکھو۔ (حضرت عمرؓ)
- "حاجت" مند عزیز کا تمہارے پاس آنا خدائے پاک کا انعام ہے (حضرت عثمانؓ)
- جو شخص تمہاری نگاہوں سے تمہاری "حاجت" کو نہیں سمجھتا اس سے کچھ کہہ کر خود کو شرمندہ نہ کرو۔ (حضرت عثمانؓ)
- وہ شخص تمہارا بھائی نہیں ہے جس کی خاطر مدارات کی تمہیں "حاجت" ہو (حضرت علیؓ)
- ساری "حاجتیں" حق تعالیٰ کے حوالے کرو اور اسی سے مانگو۔ (غوث پاکؒ)
- ضروری "حاجتیں" دنیا طلبی میں داخل نہیں ہیں۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- اہلِ کرم وہ ہے جو غیر کی "حاجت" کو اپنی حاجت پر مقدم رکھے (مجدد الف ثانیؒ)
- بندگی کر اللہ کی بقدر اپنی "حاجت" کے۔ (شفیق بلخیؒ)
- میں نے "حاجت" مندوں سے زیادہ کسی کو ذلیل نہیں دیکھا۔ (بزرجمہر)
- کمینے شخص سے "حاجت" طلب کرنا بیابان میں مچھلی طلب کرنے کے برابر ہے (بزرجمہر)
- اپنی "حاجت" سے زیادہ خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ (لقمانؑ)
- "حاجت" مند کو بشرطِ موجودگی اپنے دروازے سے محروم نہ جانے دو۔ (لقمانؑ)
- بدترین "حاجت" وہ ہے جو ایک کریم شخص لئیم الطبع کے آگے پیش کرے اور

پوری نہ ہو۔ (افلاطون)

- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نظر مجھ پر رکھو اور اپنی "حاجت" مجھ سے ہی طلب کرو۔ (سہیل بن عبداللہ تستریؒ)
- جن باتوں کی طرف دینی اور دنیوی "حاجت" نہ ہو وہ غیر مفید ہیں (اکثم بن صیفیؒ)
- اگر میں اپنے بعد ہزار دینار چھوڑ کر مروں تو اس سے یہ بہتر ہے کہ میں کسی کے دروازے پر "حاجت" کا سوال کروں۔ (سفیان ثوریؒ)
- کسی محتاج کی "حاجت" روائی کرنا میرے نزدیک مسجد بنانے سے بہتر ہے (عبداللہ بن مبارکؒ)
- غریبوں کی "حاجت" روائی کرنے سے انسان نرک سے بچ سکتا ہے۔ (سوامی سار شبدانند جی)
- ہم ایسا انقلاب چاہتے ہیں جس میں "حاجت" کی چیز صرف اس کو ملے گی جس کو اس کی حاجت ہو گی۔ (داداد ھرم ادھیکاری)
- دنیا میں خوش رہنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ اپنی "حاجتیں" کم کرو۔ (مہاتما گاندھی)

حصّہ

- قیامت کے دن اس نیک کام کے اجر میں سے اس کو بھی "حصّہ" ملے گا جو نیک بات کی سفارش کرے گا۔ (قرآن کریم)
- قربانی میں سے ان کا بھی "حصّہ" رکھو جو موجود نہیں ہیں (حضرت محمدؐ)
- اپنے پیٹوں کا کچھ "حصّہ" پُر کرو۔ صحت مند رہو گے۔ (حضرت محمدؐ)
- خوشگوار عبادت صرف پرہیزگاروں کا "حصّہ" ہے۔ (حضرت محمدؐ)

- جس کسی نے امیر کے سامنے اس کی امارت کی وجہ سے فروتنی کی، اگر چہ وہ ظالم نہ ہو تو بھی اس کے دین کا ایک "حصّہ" ضائع ہو جاتا ہے (حضرت محمدؐ)
- ہم نو "حصّے" حلال کے ترک کر دیتے ہیں ایک حصّہ حرام کے خوف سے (حضرت عمرؓ)
- عافیت کے نو "حصّے" لوگوں سے الگ رہنے میں اور ایک حصّہ ملنے میں ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- تیرے مال میں سے تو تیرا "حصّہ" صرف اتنا ہے جسے تو نے آخرت کے لئے پہلے بھیج دیا۔ اور جسے دنیا میں چھوڑ دیا۔ وہ تیرے وارثوں کا حصّہ ہے۔ (حضرت علیؓ)
- زندگی کے پہلے بیس سال زندگی کا سب سے قیمتی "حصّہ" ہیں۔ (سوامی وویکا نند جی)
- نفرت شیطان کا "حصّہ" ہے اور محبت فرشتوں کا۔ (بھرتری ہری)
- بے داغ دل بہت کم لوگوں کے "حصّہ" میں آتا ہے۔ (ماتا ریحانہ جی)
- ہماری چند روزہ زندگی کا وہ "حصّہ" جو دنیا کے جیل بہل سے صرف ہوتا ہے بصیرت کے نئے نئے باب ہماری چشم بینا کے سامنے کھول دیتا ہے (شیکسپیر)
- انسانی زندگی چند روزہ ہے لیکن اس کی ذمہ داری بہ نسبت زندگی کے کئی "حصّہ" زیادہ ہے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- تمہارے "حصّہ" میں وہی آئے گا جس کا فیصلہ تقدیر کر دے (لیڈڈن)
- ہمارے مصائب و آلام کا معتد بہ "حصّہ" کمر کی بہ نسبت سر میں زیادہ ہڈیاں ہونے کا نتیجہ ہے۔ (لولاک)
- عمر کے ہر "حصّہ" میں اعتدال کو قائم رکھو۔ (پریل سمتھ)
- جن کی دلچسپیاں مستقبل سے وابستہ ہیں وہ اپنی زندگی کا باقی "حصّہ" مستقبل میں ہی بسر کرتے ہیں۔ (ڈکٹر نگ)
- اگر ایک آدمی اپنے "حصّہ" کی روٹی پیدا کرنے سے جی چُراتا ہے تو سمجھو کہ دوسرا آدمی بھوکوں مرے گا۔ (آسکر وائلڈ)

خودغرضی

- "خود غرضی" ہی وہ قید خانہ ہے جو روح کو قید کرسکتا ہے۔ (ہنری دی ڈائک)
- "خود غرضی" میں انسان پاگل ہو جاتا ہے۔ (پریم چند)
- جو "خود غرض" ہے وہ مُردہ ہے۔ (سوامی وویکانند جی)
- "خود غرضی" میں اچھائیاں اس طرح مدغم ہو جاتی ہیں جیسے سمندر میں ندیاں۔ (روشے)
- "خود غرض" کی غرض کبھی پوری نہیں ہوتی۔ (نے عین)

خوش خلقی

- جس طرح چمک کے بغیر موتی کسی کام کا نہیں ہوتا، اسی طرح "خوش خلقی" کے بغیر انسان کسی کام کا نہیں رہتا۔ (ایمرسن)
- میں زندگی اور "خوش خلقی" دونوں کا خواہش مند ہوں۔ لیکن اگر یہ دونوں مجھے ایک ساتھ نہیں مل سکتیں تو میں زندگی پر "خوش خلقی" کو ترجیح دوں گا۔ (مینیٹیس)
- "خوش خلقی" انسانیت کا سب سے پاکیزہ جذبہ ہے۔ (نے عین)
- جو "خوش خلق" نہیں اس سے کوئی بھی محبت نہیں کرسکتا۔ (فارسی کہاوت)

خوشامد

- جو خوشامد کی باتیں کر کے لوگوں کے پیچھے پڑتا ہے تو لوگ اس کے خواہاں نہیں ہوتے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- "خوشامد" اور تعریف شیطان کے مضبوط داؤں ہیں۔ (حضرت علیؓ)
- "خوشامدی" لوگ تمہارے لئے "تکبر" کا تخم ہیں۔ (امام جعفرؒ)
- جس طرح بُرائی سُننے کو ناپسند کرتے ہو اسی طرح "خوشامد" سے بچو۔ (معروف کرخی)
- "خوشامدی" تمہاری برائیوں اور بھلائیوں دونوں کو پسندیدہ بتلائیگا۔ (مامون الرشید)
- سب سے ذلیل درویش وہ ہے جو امیروں کی "خوشامد" کرے۔ (عبداللہ مغربی)
- خوش خلقی کو "خوشامد" سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔ (مہاتما گاندھی)
- دانا اپنے ارد گرد ایسے لوگوں کو جمع کرتا ہے جو "خوشامدی" نہ ہوں۔ (جالینوس)
- جس شخص کو "خوشامد" کرنے کی ضرورت نہیں وہ مالدار ہے۔ (بیکن)
- "خوشامد" بدترین دھوکہ ہے جس پر ہم پوری توجہ دیتے ہیں۔ (شیکسپیئر)
- "خوشامد" کرنے والا اس کوشش کر خوش ہونے والا دونوں کمینے ہیں۔ جو ایک دوسرے کو دھوکہ دیتے ہیں۔ (راس ویلیس)
- "خوشامد" بے وقوفوں کی غذا ہے۔ اس کے باوجود اہل تمیز بھی اس غذا سے بہرہ ور ہونے کو مذموم نہیں سمجھتے۔ (سوفٹ)
- اچھا سامع خاموش "خوشامدی" ہے۔ (مارک ٹوئن)
- جو انسانیت سے گر جاتے ہیں وہ "خوشامد" کرنے لگتے ہیں۔ (سپنسر روسی)

- کسی کی "خوشامد" میں اپنا وقت اور عمر برباد نہ کرو۔ (کارل مارکس)
- ایک احمق دوسرے احمق کی "خوشامد" کرتا ہے۔ (جرمن کہاوت)
- "خوشامد" کرنا سب کو آتا ہے، لیکن تعریف کرنا کسی کسی کو آتی ہے (ویڈال فلپس)
- "خوشامد" سے عقلمندوں کی پھٹکار بہتر ہے۔ (فارسی کہاوت)
- بہت سے لوگ "خوشامد" کو زندگی سمجھتے ہیں۔ (عرب کہاوت)

خود اعتمادی

- "خود اعتمادی" انسان کو راہ راست پر لاتی ہے۔ (غوث پاکؒ)
- "خود اعتمادی" ایمان کی علامت ہے۔ (نجار جبر)
- جس میں "خود اعتمادی" نہیں، اس میں کچھ بھی نہیں۔ (وویکا نند جی)
- "خود اعتمادی" کامیابی کا سب سے بڑا راز ہے۔ (ایمرسن)
- انسان کی زندگی میں "خود اعتمادی" سب سے ضروری چیز ہے۔ (گورکی)
- "خود اعتمادی" زندگی کو کامل بناتی ہے۔ (ٹینی سن)
- مجھے کرنا ہے، اس لئے میں کر سکتا ہوں یہی میری "خود اعتمادی" ہے۔ (کانٹ)
- بے اعتمادی "خود اعتمادی" سکھاتی ہے۔ (سنے یعن)

- جس میں "خود اعتمادی" نہیں، اس میں دوسری چیزوں کے تئیں کیسے اعتماد پیدا ہو سکتا ہے۔ (سوامی وویکا نند جی)
- "خود اعتمادی" کامیابی کا سب سے بڑا راز ہے۔ (ایمرسن)
- اس بات کا "اعتماد" پیدا کرو کہ تم اس دنیا کے سب سے ضروری انسان ہو۔ (گورکی)
- خود اعتمادی، خودشناسائی اور خود ضبطی ہی انسانی زندگی کو کامل بنا دیتی

خرید و فروخت

- ہم نے نفس اور مال جنت کے بدلے میں "خرید" لیے ہیں۔ (قرآن کریم)
- قسم سے "خرید و فروخت" میں زیادتی ہو سکتی ہے، مگر کمائی گھٹ جاتی ہے (حضرت محمدؐ)
- خدا اس شخص پر مہربان ہوتا ہے جو "خرید و فروخت" میں سہولت اور نرمی اختیار کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ ایسی چیز "فروخت" کرے جس میں کسی نقص کے ہونے کا اس کو علم ہو۔ البتہ خریدار کو اس نقص سے آگاہ کر دے تو مضائقہ نہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- پھل اس وقت تک "فروخت" مت کرو، جب تک کہ ان کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے۔ (حضرت محمدؐ)
- کوئی چیز "خریدو" تو اپنے ہمسایہ کو بھی دو۔ خواہ میوہ ہی کیوں نہ ہو (حضرت محمدؐ)
- ایمانداری سے "خرید و فروخت" کرنے والا قیامت کے دن نیکوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ (حضرت محمدؐ)
- اہل اللہ کو "خرید و فروخت" ذکر اللہ سے غافل نہیں کرتی۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- ہر عمل جو موافق شریعت ہے ذکر میں داخل ہے اگرچہ "خرید و فروخت" ہو۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- نقد کی نسبت اُدھار زیادہ قیمت پہ "فروخت" کرنا درست ہے۔ (امام غزالیؒ)
- محتاجوں سے مہنگا مال "خریدنا" احسان میں ہے اور صدقہ سے بہتر ہے۔ (امام غزالیؒ)
- جو شخص عمل خیر حصول ثواب کے لئے کرتا ہے وہ تاجر ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- ایماندار "تاجر" کا درجہ عابد سے بلند ہے۔ (امام شافعیؒ)
- ایک عداوت کے بدلے میں دو ہزار دوستیاں نہ "خریدو"۔ (امام شافعیؒ)

- جب آسمان ابر آلود ہو تو معیوب چیزیں "فروخت" نہ کرو۔ کیوں کہ اس کا عیب ابر کی حالت میں ظاہر نہیں ہوتا۔ (یونس بن عبید)
- دنیا کے بازار میں بہت کم لوگ غم دل کے "خریدار" ملتے ہیں (سوامی وویکانند جی)
- خوش خلقی فائدہ مند "تجارت" ہے (گرو گوبند سنگھ جی)
- ہر دوست کے ساتھ جسے آپ "خریدتے" ہیں ایک دشمن مفت مل جاتا ہے۔ (والٹیر)
- اگر کوئی شخص اپنے دشمن کی قیمت پہچانتا تو اسے خالص سونے سے "خرید" لیتا۔ (ایمرسن)
- جنگ جنگیوں کی "تجارت" ہے۔ (نپولین)
- اونچی قیمت پر تو امن بھی "خریدا" جا سکتا ہے۔ (فرینکلن)
- روح یا ضمیر کی کسی بھی ضروری چیز کو "خریدنے" کے لئے پیسے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (تھورو)
- اگر بے وقوف بازار نہ جائیں تو بُری چیز کو کون "خریدے"؟ (ہیٹر بارنم)
- جو شخص کسی کا تحفہ قبول کر لیتا ہے وہ خود کو "فروخت" کر چکا ہوتا ہے۔ (اطالوی کہاوت)

خوش حالی

- متقی وہ لوگ ہیں جو "خوش حالی" اور تنگ دستی دونوں حالتوں میں خدا کی راہ میں خرچ کرتے رہو۔ (قرآن کریم)
- بہ نہایت "خوش حالی" بدحالی اور بُرائی کی طرف لے جاتی ہے۔ (بو علی سینا)
- "خوش حالی" صرف انھیں حاصل ہوتی ہے جو بڑھا ہوا قدم پیچھے نہیں ہٹاتے۔ (رگ وید)
- جو خود کو حقیر جانے اسے "خوش حالی" نصیب نہیں ہو سکتی۔ (مہابھارت)
- جو شخص اس دنیا میں "خوش حالی" سے زندگی بسر کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ نیک نیتی کی کوشش کرے۔ (فرینکلن)
- بہ نسبت مصیبت کے "خوش حالی" زیادہ سخت امتحان کا وقت ہے خصوصاً جبکہ دفعتاً خوش حالی ہو جائے۔ (بارنم)
- خدا "خوش حالی" بخشے تو اپنی آرزوؤں کو بھی وسیع نہ کرتے جاؤ۔ (براؤن)
- انسان خواہ کتنا ہی "خوش حال" ہو مگر جب تک اس دنیا سے انتقال نہ ہو ہم اس کو خوش حال نہیں کہہ سکتے۔ (سولن)
- "خوش حالی" رُتبے میں نہیں بلکہ اس کے شعور میں ہے کہ ہم اس کے قابل ہیں۔ (ارسطو)
- اگر افراد "خوش حال" ہیں تو قوم بھی خوش حال ہے (پروڈھن)
- تندرستی، علم، سچائی، دوستی اور آزادی انسان کی عظیم "خوش حالیاں" ہیں۔ (کہاوت)
- صبر اور قناعت کے بغیر "خوش حالی" نہیں آسکتی۔ (عربی کہاوت)
- "خوش حالی" دوسروں کو بدحالی دیکھنا چاہتا ہے۔ (جرمن کہاوت)

- وہ "خون" کا قطرہ جو اللہ کی راہ میں گرا ہو، اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- شیطان کا گذر بنی آدم کے "خون" کی گذر گاہوں تک ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- مرتے دم تک اپنے "خون" پسینہ کی روٹی کھاتے رہو۔ (بائبل مقدس)
- علماء کی سیاہی کا پلّہ شہیدوں کے "خون" سے زیادہ بھاری ہے (مجدد الف ثانیؒ)
- ہر ایک نظر جو عبرت سے خالی ہو "خون" ہے۔ (بوعلی سینا)
- میں نے روغنِ زیتون کے ساتھ اپنا "خون" جلا کر علم حاصل کیا ہے۔ (افلاطون)
- تیرا نفس پر مطمئن ہونا "خونِ ناحق" سے بھی بُرا ہے۔ (عبداللہ بن مبارکؒ)
- "خون" کی ندیاں بہانے کی بجائے ایک آنسو پونچھنے کی شہرت زیادہ ہے (بائرن)
- چراغ اپنا ہی "خون" پیتا ہے۔ (کہاوت)

- کیا میں تمھیں ایسے "خزانہ" سے مطلع نہ کروں۔ جو سب سے اچھا ہے۔ سُن لو کہ وہ نیک عورت ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو اپنے لیے "خزانے" جمع کرتا ہے وہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ غریب ہے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- دین "خزانہ" ہے۔ اور علم اس کا راستہ۔ (حضرت علیؓ)
- دنیا کے "خزانے" سونے سے بھرے جاتے ہیں تم اپنا خزانہ نیکی سے بھرو۔ (امام شافعیؒ)
- اگر کنجوس کے ہاتھ قارون کا "خزانہ" بھی لگ جائے تب بھی تم اس کا نام نہ لو۔ (شیخ سعدیؒ)

- تم جہاں چاہو زمین کھود دو "خزانہ" تمہیں ضرور ملے گا بشرطیکہ صرف یہ ہے کہ کامیابی کی یقین کے ساتھ کھود دو۔ (خلیل جبران)
- اگر آپ "خزانہ" کی تلاش میں ہیں تو اپنی زندگی کا ایک مقصد تلاش کیجیے۔ اس سے بہتر آپ کو کوئی خزانہ نہ مل سکے گا۔ (نپولین ہل)
- قناعت "خزانہ" کی کنجی ہے۔ (کہاوت)

خوشنودی

- ہر ایک سے نیکی کرو، نیکی "خوشنودی" خدا کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے (حضرت عیسیٰؑ)
- "خوشنودی" پھل ہے اخلاص کا۔ (حضرت عثمان رضؓ)
- جو شخص زیادہ ناخوش رہتا ہے اس کی "خوشنودی" معلوم نہیں ہو سکتی (حضرت علیؓ)
- مساکین کو ناخوش رکھ کر خدا کی "خوشنودی" ناممکن ہے۔ (غوث پاکؒ)
- جو مصیبت تم پر آئے اس کا علاج مساکین کی "خوشنودی" حاصل کرنا ہے۔ (غوث پاکؒ)
- اگر اللہ کی "خوشنودی" چاہتے ہو تو اس کے حکم کی تعمیل کرو۔ (غوث پاکؒ)
- عقلمند وہ ہے کہ خدا کی "خوشنودی" حاصل کرے اس سے پہلے کہ خدا کے روبرو بلایا جائے۔ (شفیق بلخیؒ)
- خدا کی "خوشنودی" اس میں بھی ہے کہ اپنے والدین کے چہروں پر محبت سے نظر رکھنا۔ (خواجہ معین الدین چشتیؒ)
- تیری "خوشنودی" خود کو ذبح کرنے میں ہے۔ تو میں خود قربان ہو جاؤں۔ (زینب بن حیثمؒ)

خاموشی

- "خاموشی" لازم پکڑو. مگر حق بات کہو۔ (قرآن کریم)
- "خاموشی" ایک طرح کی موت ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جس نے "خاموشی" اختیار کی وہ سلامت رہا۔ (حضرت محمدؐ)
- احمق اپنی "خاموشی" سے عقلمند شمار ہوتا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- "خاموشی" اختیار کرو مگر علم کے ساتھ۔ (حضرت عمرؓ)
- "خاموشی" غصہ کا بہترین علاج ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- عقلمند اگر "خاموش" رہے تو فکر الٰہی میں گم رہتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جہاں حق بات کہنی ہو، وہاں "خاموشی" کوئی معنی نہیں رکھتی۔ (حضرت علیؓ)
- "خاموشی" عالم کے لئے باعثِ زینت اور جاہل کے لئے پردہ دارِ جہالت ہے (حضرت علیؓ)
- خلوت میں "خاموشی" مردانگی نہیں، جلوت میں خاموش رہ۔ (غوث پاکؒ)
- "خاموشی" اور خوش خلقی ہلکی ہیں میٹھی پر اور بھاری ہیں میزان پر۔ (بایزید بسطامیؒ)
- "خاموشی" کو اپنا سرمایہ بناؤ۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- "خاموشی" عبادت ہے بغیر محنت ہے۔ (امام غزالیؒ)
- "خاموشی" ہیبت ہے بغیر سلطنت کے۔ (امام غزالیؒ)
- "خاموشی" قلعہ ہے بغیر دیوار کے۔ (امام غزالیؒ)
- "خاموشی" فتحیابی ہے بغیر ہتھیار کے۔ (امام غزالیؒ)
- "خاموشی" آرام ہے کراماً کاتبین کا۔ (امام غزالیؒ)
- "خاموشی" قلعہ ہے مومنین کا۔ (امام غزالیؒ)
- "خاموشی" شیوہ ہے عاجزوں کا۔ (امام غزالیؒ)
- "خاموشی" دبدبہ ہے حاکموں کا۔ (امام غزالیؒ)

- "خاموشی" مخزن ہے حکمتوں کا۔ (امام غزالیؒ)
- "خاموشی" جواب ہے جاہلوں۔ (امام غزالیؒ)
- ضعف کا علاج "خاموشی" ہے (امام غزالیؒ)
- کثرتِ "خاموشی" سے گہرائی پیدا ہوتی ہے۔ (جالینوس)
- جاہل کے لئے سب سے اچھی بات "خاموشی" ہے۔ (بطلیموس)
- جب غصہ تجھ پر غالب آئے تو "خاموشی" اختیار کر۔ (مامون الرشیدؒ)
- فقیر وہ ہے کہ اس کی "خاموشی" فکر کے ساتھ اور اس کی گفتگو ذکر کے ساتھ ہو۔ (بو علی سینا)
- ہر ایک "خاموشی" جو فکر سے خالی ہے سہو ہے (بو علی سینا)
- کمینوں کے مقابلہ میں "خاموشی" سے مدد و معاونت طلب کر۔ (لقمان)
- "خاموشی" کو اپنا شعار بنا تاکہ زبان کے شر سے محفوظ رہے۔ (لقمان)
- "خاموشی" میں بجز فکر روزِ جزا کوئی خیر و خوبی نہیں۔ (لقمان)
- "خاموشی" کی حالت میں بے فکر مت رہ۔ (لقمان)
- تحریر ایک "خاموش" آواز ہے اور قلم ہاتھ کی زبان ہے۔ (سقراط)
- "خاموشی" سب سے زیادہ آسان کام اور سب سے زیادہ نفع بخش عادت ہے۔ (ارسطو)
- عاقبت چاہتے ہو تو "خاموشی" اختیار کرو۔ (شیخ فریدالدین عطارؒ)
- عالم کے دین میں فساد کی علامت یہ ہے کہ اس کے نزدیک گفتگو کرنا "خاموشی" اور سننے سے بہتر ہو۔ (یزید بن حبیبؒ)
- بات کہنا اس شخص کے لئے سزاوار ہے جس کی "خاموشی" سے دین باطل ہوتا ہو۔ (حمدون قصارؒ)
- جاہل کے لئے "خاموشی" سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ (شیخ سعدیؒ)
- میں نے زیادہ بولنے والوں سے "خاموشی" سیکھی ہے۔ (خلیل جبران)

- "خاموشی" اعلیٰ ترین تقریر ہے (مہاتما گاندھی)
- "خاموشی" سے یہی کیا کم فائدہ ہے کہ بحث و مجادلہ کی تکلیف سے نجات ہوتی ہے۔ (بیکن)
- "خاموش" رہو یا ایسی بات کہو جو "خاموشی" سے بہتر ہو۔ (بیکن)
- "خاموشی" نیند کی مانند ہے، کیونکہ یہ علم کو تازہ کر دیتی ہے۔ (بیکن)
- دنیا کی بہترین دوا "خاموشی" ہے (سڈنی فلپ)
- "خاموشی" اختیار کر کے دوسروں کی نگاہ میں احمق بننا، پھر خاموشی توڑ کر احمق پن کا ثبوت دینے سے بہتر ہے۔ (آسکر وائلڈ)
- ہم میں سے اکثر "خاموشی" کے مفہوم کو سمجھتے ہیں لیکن اس سے بہت کم آگاہ ہیں کہ خاموشی کب اختیار کرنا چاہیئے۔ (آسکر وائلڈ)
- خیالات صرف "خاموشی" میں کام کرتے ہیں۔ (کار لائل)
- "خاموشی" میں الفاظ کی نسبت قوتِ گویائی زیادہ ہوتی ہے۔ (کار لائل)
- "خاموش" رہنا اور بے وقوف شمار ہونا، بول کر تمام شبہات دور کر دینے سے بہتر ہے۔ (برنارڈ شا)
- "خاموشی" اظہار نفرت کا سب سے بہترین طریقہ ہے۔ (برنارڈ شا)
- "خاموشی" گفتگو کا بہت بڑا فن ہے۔ (ہیزلٹ)
- فطرت کی کل آوازوں کو ایک دلکش نغمے میں مربوط کر لو یا اس کی مترنم آواز کو ایک بھیانک "خاموشی" میں تبدیل کر لو۔ یہ ہم پر ہی منحصر ہے (رسکن)
- چھوٹے غم واویلا مچاتے ہیں اور بڑے غم "خاموش" ہوتے ہیں۔ (کاؤپر)
- "خاموشی" دانشمندی کی علامت تو ہے۔ لیکن کبھی کبھی اس سے حماقت کا ثبوت ملتا ہے۔ (ولیم کوبرج)
- انسان کی "خاموشی" سب سے بڑی شنیدنی ہے۔ (بائرن)
- "خاموشی" اسٹور میں جمع شدہ عقلمندی کا نام ہے۔ (جونس)

- پہلے آپ بچہ کو بولنا سکھاتے ہیں۔ پھر اسے "خاموش" رہنے کی تنبیہہ کرتے ہیں (جوبرٹ)
- بڑے استدلال کا بہترین اور موزوں جواب "خاموشی" ہے (سموئیل جانسن)
- لاکھوں لوگ جنگ کے شعلوں کی نذر ہو جاتے ہیں اور ہم "خاموش" تماشائی بنے رہتے ہیں۔ (ہوور)
- اگر تمہیں دنیا میں آرام سے رہنا ہے تو "خاموش" رہو۔ جو غنچہ کی طرح کھلا وہ برباد ہوا۔ (پنجابی ادب)
- "خاموشی" تسلیم کی علامت ہے۔ (مشرقی کہاوت)
- "خاموشی" کے پیڑ پر امن کا پھل لگتا ہے۔ (عربی کہاوت)

خیالات

- کیا تمہارا یہ "خیال" ہے کہ تم بے فائدہ پیدا کئے گئے ہو۔ ؟ اور تم پر کچھ فرض نہیں ہے۔ (قرآن کریم)
- بدلہ لینے سے پہلے یہ ضرور "خیال" کر لیا کرو کہ تم اپنے خدا کے نزدیک کتنے قصور وار ہو ؟ (قرآن کریم)
- ہر دم "خیال" کرو کہ مرنے والا ملک الموت کا منہ دیکھ چکا ہے اور مجھے ابھی دیکھنا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- کارہائے آخرت کے وقت یہ "خیال" کرو کہ کل ہی موت کا سامنا ہے (حضرت محمدؐ)
- حفظِ مراتب کا "خیال" ہمیشہ رکھو۔ (حضرت محمدؐ)
- مجھے اندیشہ ہے کہ شیطان تمہارے دلوں میں میرے متعلق کوئی بُرا "خیال" نہ ڈال دے۔ (حضرت محمدؐ)
- اہلِ ایمان کے "خیالات" نیک ہوتے ہیں۔ (حضرت محمدؐ)

- انسان کے جیسے "خیالات" ہوتے ہیں وہ ویسا ہی بن جاتا ہے۔ (بائبل مقدس)
- بُرا آدمی کسی کے ساتھ نیک گمان نہیں رکھ سکتا۔ وہ ہر ایک کو اپنے جیسا "خیال" کرتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جس شخص کے "خیالات" خراب ہوتے ہیں۔ اس میں دوسروں کی نسبت بدظنی زیادہ ہوتی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- بے وقوف اگر بڑے رتبہ پر ہو اسے بڑا "خیال" مت کر۔ (حضرت علیؓ)
- بے شک! دلوں میں بُرے بُرے "خیالات" گزرتے ہیں مگر تسلیم عقلیں اس سے باز رکھتی ہیں۔ (حضرت علیؓ)
- جب کسی کام سے متعلق تمہیں کچھ معلوم نہ ہو تو اپنے "خیالات" کو آگے بڑھنے نہ دے۔ (حضرت علیؓ)
- دوسروں کے لئے "نیک خیال" بن اور اپنے نفس سے بدظن رہ (غوث پاکؒ)
- "بدخیالی" تمام فائدوں کو کھا جاتی ہے۔ (غوث پاکؒ)
- اخلاص کو اپنا محافظ "خیال" کر۔ (غوث پاکؒ)
- کسی کی دشمنی یا کینہ کے "خیال" میں ایک رات بھی مت گذار۔ (غوث پاکؒ)
- کسی کی ناراضگی کے "خیال" سے حق بات کو چھپانے کی کوشش مت کر۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- صبح اُٹھتے ہی جو "خیال" سب سے پیشتر آئے یا زبان سے نکلے وہ خدائے پاک کا ذکر ہونا چاہیئے۔ (امام غزالیؒ)
- نماز میں حضورِ قلب کی تدبیر یہ ہے کہ الفاظ کے معنی پر "خیال" رکھے (امام غزالیؒ)
- دعوت فقیروں کی راحت کے "خیال" سے کرنی چاہیئے شہرت کے خیال سے نہیں۔ (امام غزالیؒ)
- کوشش کرو کہ افعالِ ناکردنی کا "خیال" بھی تیرے دل میں نہ گذرے (فیضِ غوث)
- اپنی زبان سے اپنی تعریف کرنا اپنی طرف سے لوگوں کا "خیال" خراب کرنا ہے۔ (مامون الرشیدؒ)

- بڑے "خیال" کو اپنے اوپر غالب مت کر کہ تجھ کو دنیا میں کوئی دوست نہ مل سکے گا۔ (لقمان)
- مصائب دنیا کو سہل "خیال" کر اور موت کو ہر وقت پیش نظر رکھ۔ (لقمان)
- کسی کی نسبت "برا خیال" کبھی دل میں نہ لاؤ۔ اس کے عکس اس کے دل پر بھی پڑے گا۔ (بو علی سینا)
- جس شخص کو تیرا دل "برا خیال" کرے اس سے بچتا رہ۔ (سقراط)
- جب "خیالات" میں مطابقت ہو تو دوستی پکی ہو جاتی ہے۔ (سقراط)
- انسان کا فخر اس میں ہے کہ وہ اپنے آپ کو "کمتر خیال" کرے (افلاطون)
- ذہنی تکمیل "خیالات" سے نہیں ہوتی بلکہ علم حاصل کرنے کے لئے جو کوشش کی جاتی ہے اس سے ہوتی ہے۔ (ارسطو)
- جب تم کسی عالم کو بلا ضرورت حکام یا امراء کے پاس جاتے دیکھو تو اسے بھلا "خیال" نہ کرو۔ (ثفیان ثوریؒ)
- وہ شخص موت کے لئے تیار نہیں ہوتا جسے یہ "خیال" ہو کہ کل وہ زندہ رہے گا۔ (ثفیان ثوریؒ)
- بزرگان دین عورتوں کی تکالیف پر اس "خیال" سے صبر کرتے کہ ان کا فائدہ ان کی مغفرت سے زیادہ ہے۔ (ابو مطیع بلخیؒ)
- جن کے "خیالات" نیک ہوں گے وہ ہر حال میں خوش ہوں گے۔ (مہاتما بدھ)
- "وچار" (خیال) کا دیپک بجھ جانے پر آچار (عمل) اندھا ہوتا ہے۔ (ونوبا جی)
- جو تمہارے "خیالات" کی سطح پر رہے وہی سچا پڑوسی ہے۔ (رام تیرتھ)
- جس "خیال" کو عملی جامہ نہ پہنایا جائے وہ اسقاطِ حمل کے مانند ہے (جواہر لال نہرو)
- اپنے "خیالات" کو اپنا جیل خانہ نہ بناؤ۔ (شکسپیر)
- پاگل عاشق اور شاعر کے "خیالات" ایک جیسے ہوتے ہیں۔ (شکسپیر)
- میرا "خیال" ہے کہ ہم اجنبیوں کی حیثیت سے بہتر زندگی بسر کر سکتے ہیں (شکسپیر)

- "خیالات" کی جنگ میں کتابیں ہتھیار کا کام دیتی ہیں۔ (جارج برنارڈشا)
- شاعر تخیل استعمال کرتاہے لہٰذا اسے یہ "خیال" کرلینا چاہئے کہ اس کی نظمیں سبھی لوگ پڑھتے ہیں۔ (آسکر وائلڈ)
- اگر تم چاہو تو اپنے "خیالات" بدل کر اپنی زندگی بہتر بنا سکتے ہو (آسکر وائلڈ)
- میرے "خیال" میں بڑا راز آج کا دن ہے۔ (ڈیل کارنیگی)
- نوجوانوں کا "خیال" ہے کہ بوڑھے بے وقوف ہیں اور بوڑھوں کے خیال میں نوجوان بے وقوف ہیں۔ (ڈیل کارنیگی)
- اگر آپ دوسروں کو اپنا ہم "خیال" بنانا چاہتے ہیں تو ان کے نیک جذبات کی قدر کیجیے۔ (ڈیل کارنیگی)
- خوف یا شک کے یاس انگیز "خیالات" زندگی میں زہر کا کام کرتے ہیں (ڈاکٹر ہارڈن)
- دکھ کا "خیال" چھوڑ دینے سے خوشی حاصل ہو جاتی ہے۔ (ڈاکٹر ہارڈن)
- میں ہر اس آدمی کو بزدل "خیال" کرتا ہوں جس کا عمل اس کے تخیل کا آئینہ نہیں ہوتا۔ (سموئیل جانسن)
- مہمل اس بیان اور یقین کا نام ہے جو کسی شخص کے اپنے "خیالات" کے برعکس ہو۔ (سموئیل جانسن)
- زبان "خیالات" کا لباس ہے۔ (سموئیل جانسن)
- انسان کے "خیالات" بہت کچھ اس کے میلان طبیعت کے موافق ہوتے ہیں (بیکن)
- "تخیل" پوری دنیا پر حکومت کرتا ہے۔ (نپولین)
- "خیال" سے زیادہ ٹھوس چیز پوری کائنات میں نہیں ہے (ایمرسن)
- انسان کے ادنیٰ "خیالات" جس قدر کامیابی میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں اسی قدر کوئی بیرونی مخالفت مزاحمت نہیں کرتی۔ (ہربرٹ سپنسر)
- "خیالی" قوت کی بدولت انسان اپنی زندگی خوشی سے بسر کرتا ہے، کیونکہ "خیال" اعمال کا اندرونی چشمہ ہے۔ (ہربرٹ سپنسر)

- بچپن میں تربیت کا خاص "خیال" رکھنا چاہیئے۔ (بیٹیلے)
- قیمتوں کا "خیال" بھی یہی ہے کہ چوٹی پر کافی جگہ ہے (تھامس ہیلفے)
- ہر گدھا دیوار پھاندنے سے پہلے خود کو ہرن "خیال" کرتا ہے (دگیرمین)
- ہم اس خوش خیالی سے دل بہلاتے ہیں کہ ہم ہر کسی کے آئینہ "خیال" کے جوہر منفرد ہیں۔ (چارلس ایڈ)
- بہت سے روشن "خیال" لوگوں کے پاس اس دنیا میں سو ڈالر نہیں ہیں اور ان کی روشن خیالی کی بدولت ایسا ہونا بھی ممکن نہیں۔ (ایڈگر ہاؤ)
- کوئی سیاست داں اتنا اچھا نہیں ہوتا جتنا کہ اس کے دوست "خیال" کرتے ہیں۔ (میکالے)
- میرے "خیال" میں موت تکلیف دہ ہے لیکن اتنی نہیں جتنی کہ زندگی (ایکس منڈ)
- "خیالات" مستقبل کے کارناموں کے بیج ہیں۔ ادھر خدا نے سوچا اُدھر دنیا بن گئی۔ (ہاسکنز)
- آزاد "خیال" چاہتا ہے کہ نئی خرابیاں پرانی خرابیوں کی جگہ لے لیں (ایرا خاف)
- میں بڑی آسانی سے سقراط کو سکندر "خیال" کر سکتا ہوں، لیکن سکندر کو سقراط نہیں۔ (برکلے)
- ہر شخص اپنے "خیال" کے مطابق دنیا کی حدود متعین کرتا ہے (شوپنہار)
- یہ "خیال" کہ میں عورت ہوں اور مجھے کسی عورت سے شادی نہیں کرنا پڑے گی میرے لئے باعثِ اطمینان ہے۔ (میری مانٹیگو)
- "خیال" چاہے پرانا ہو اور بارہا پیش کیا جا چکا ہو، لیکن بالآخر وہ اس کا ہے، جو اسے خوبصورت انداز میں پیش کرے۔ (لاویل)
- افواج کے حملے کو روکا جا سکتا ہے۔ مگر "خیالات" کے حملے کو روکنا بہت مشکل ہے۔ (وکٹر ہیوگو)
- عظیم "خیالات" جب عمل کے سانچے میں ڈھل جاتے ہیں تو عظیم تخلیقات کا

درجہ حاصل کر لیتے ہیں۔ (ہیزلیٹ)

- اپنے "خیالات" کی اچھی طرح سے حفاظت کرو۔ کیوں کہ خیالات جنّت میں سنے جاتے ہیں۔ (ینگ)
- وہ لوگ کبھی تنہا نہیں، جن کے ساتھ حسین "خیالات" ہیں۔ (پی، سڈنی)
- اچھے "خیالات" بے باک بچوں کی طرح اچانک اور یکایک سامنے آکھڑے ہوتے ہیں۔ (گوئٹے)

خوشی

- جو خدا کو "خوشی" قرضہ دے گا خدا اس کے قرض کو اس کے لئے کئی گنا بڑھا دے گا۔ (قرآن کریم)
- خدا کی راہ میں ناکارہ چیز کے دینے کا ارادہ تک بھی نہ کرنا کہ اس میں سے خرچ کرنے لگو، حالانکہ وہی چیز ہم تم کو دینا چاہیں تو تم اس کو کبھی "خوشی" سے نہ لو گے۔ (قرآن کریم)
- دل "خوش" کرنے والا اللہ کے نزدیک زیادہ عبادت گزار ہے (حضرت محمدؐ)
- ایماندار کو جب "خوشی" حاصل ہوتی ہے تو وہ شکر بجالاتا ہے (حضرت محمدؐ)
- جو اس بات سے "خوش" ہو کہ لوگ اس کی تعظیم کرنے کے لئے کھڑے ہوں تو وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں سمجھے۔ (حضرت محمدؐ)
- اپنے بھائی کی تکلیف پر "خوشی" ظاہر نہ کرو، خدا اُسے آرام دے گا اور تمھیں تکلیف۔ (حضرت محمدؐ)
- جو "خوش دل" ہے وہ ہمیشہ شکر گذار رہتا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- جو اوروں کی مصیبت پر "خوش" ہوتا ہے، بے گناہ نہ ٹھہرے گا (حضرت سلیمانؑ)

- راست بازوں کے مقابلہ میں توبہ کرنے والے گنہ گار کی آسمان میں زیادہ "خوشی" ہوگی۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- "خوشی" دلی سے صدقہ دینا قبولیت کی نشانی ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- زبان کو شکوے سے روکو "خوشی" کی زندگی عطا ہوگی۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- وہ ندامت ابدی ہے جس سے کہ خدائے برتر "ناخوش" ہو (حضرت عمرؓ)
- "خوشی" کے بغیر امن حاصل نہیں ہوتا اور خوشی امن کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ (حضرت عمرؓ)
- بڑی امیدیں موجودہ نعمتوں کی "خوشی" کو دور کرتی ہیں۔ (حضرت علیؓ)
- کسی دوسرے کے گرنے پر "خوشی" مت کرو۔ کیا معلوم کل کو تمہارے ساتھ کیا ہوگا؟ (حضرت علیؓ)
- ہر ایک "خوشی" ایک نہ ایک دن کالعدم ہو جاتی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- اس کو "خوشی" ہو، جس کی آنکھ شہوات دیکھتی ہے۔ اور دل ان کو قبول نہیں کرتا۔ (امام جعفرؓ)
- جس کا انجام "موت" ہے اس کے لئے کون سی "خوشی" ہے۔ (غوث پاکؒ)
- "خوش" رہو، اللہ کے تغیر و تبدل سے تو وہ ضرور تمہاری وحشت کو رحمت سے بدل دے گا۔ (غوث پاکؒ)
- "خوشی" کو کم کر اور حزن کو بڑھا۔ (غوث پاکؒ)
- جو غیر موجود صفت کی تعریف پر "خوش" ہوتا ہے وہ منافق ہے (حضرت فضیلؒ)
- ترک دنیا سے مراد یہ ہے کہ نہ کسی کے آنے کی "خوشی" ہو اور نہ جانے کا غم (مجدد الف ثانیؒ)
- بے آزار ہمیشہ "خوش" رہتا ہے۔ (بزرجمہر)
- انسان کی تمام "خوشیوں" میں وہ خوشیاں سب سے بدتر اور نفرت کے قابل ہیں جو اوروں کی پسند پر موقوف ہے۔ (بقراط)
- سب کو "خوش" رکھنا بہت مشکل ہے۔ (امام شافعیؒ)

- کسی کی بے جا "خوشی" اور ناخوشی کی پرواہ نہ کر۔ (امام شافعیؒ)
- "خوش خوئی" خدا کی ناراضگی کو دور کرتی ہے۔ (سفیان ثوریؒ)
- کسی گھر کا پڑوسی "خوش خو" اور شیریں کلام ہے تو اس سے اس گھر کی قدر و قیمت بڑھ جاتی ہے۔ (عبداللہ بن عمرؓ)
- اپنی "خوش بختی" کے پھل سے خود کھاؤ اور دوسروں کو کھلاؤ (ابن سین خراسانیؒ)
- لوگوں کے ساتھ "خوشی" سے ملنا بُرے ہم نشین پیدا کرتا ہے (اکثم بن صیفیؒ)
- بے شک! اللہ تعالیٰ آخرت میں ان کو اُسی وقت "خوش" کرے گا، جب دنیا میں توبہ کی توفیق دے کر ان کو معاف کر دے گا۔ (معروف کرخیؒ)
- مسرت اس حقیقی "خوشی" کا نام ہے، جسے حاصل کرنے پر پچھتانا نہیں پڑتا۔ (سقراط)
- حقیقی "خوشی" کے متلاشی ہو تو اپنے دل کو نیک خیالات کا نشیمن بناؤ (مہاتما بدھ)
- لوگوں کے دلوں میں "خوشی" کے پھول کھلانا ہزار تیرتھوں سے بہتر ہے (مہاتما بدھ)
- اطمینان سب سے بڑی "خوشی" ہے۔ (مہاتما بدھ)
- جو لوگ محنت اور مشقت کے عادی ہوتے ہیں "خوش" رہتے ہیں (سوامی ستیا شردانندجی)
- جو شخص تمہاری "خوشیوں" میں شریک ہوتا ہے، لیکن تکلیفوں میں ساتھ نہیں دیتا وہ جنت کی سات کنجیوں میں سے ایک کنجی کھو بیٹھتا ہے (سوامی ستیا شردانندجی)
- بانٹنے سے "خوشی" اس طرح بڑھتی ہے، جس طرح دھرتی میں بویا ہوا بیج فصل بنتا ہے۔ (گرو گرنتھ صاحب)
- جو امید سے اپنا دامن بچاتے ہیں انہیں روحانی "خوشی" حاصل ہوتی ہے (مہرتیاجی)
- اس عارضی زندگی کو جھوٹی "خوشیوں" کے جوئے میں نہ ہارو۔ (گرو نانک دیوجی)
- تم "خوش" رہنا چاہتے ہو تو دوسروں کو خوش دیکھ کر حسد نہ کرو۔ (بھگت کبیر داس)
- اگر ہم کسی سے منہ لٹکائے ملیں تو اس کی "خوشی" بھی آدھی رہ جاتی ہے (وویکانندجی)
- انسان کی "خوشی" درحقیقت قناعت میں پوشیدہ ہے۔ (مہاتما گاندھی)

- ہمیں "خوشی" سے وہ رواج چھوڑ دینا چاہئیے جو انصاف کے خلاف ہو (مہاتما گاندھی)
- "خوشی" صرف فتح ہی سے نہیں، بلکہ فتح کے لئے جدوجہد کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- صرف خودشناسی ہی سے حقیقی "خوشی" حاصل ہوتی ہے (رام تیرتھ)
- دل کی "خوشی" سے تمام ذہنی اور جسمانی بیماریاں دور ہوتی ہیں (رام داس)
- جو چیز "خوشی" نہیں دے سکتی وہ خوبصورت نہیں ہو سکتی (پریم چند)
- مطالعہ سے خلوت میں "خوشی" ہوتی ہے۔ (بیکن)
- دوسروں کی خوشی اپنے غموں کو تازہ کرتی ہے اور غم اپنے غموں کو ہلکا کرتا ہے (فرینکلن)
- جو شخص مصیبت کا بوجھ "خوش اسلوبی" سے اٹھا سکتا ہے، وہی سب سے بہتر کام کر سکتا ہے۔ (ملٹن)
- شاہراہ پر "خوش نما" پھول دیر تک نہیں رہ سکتے۔ (پٹلے)
- نیک دل عورت کو دیکھنے سے دل "خوش" ہوتا ہے۔ (سموئیل جانسن)
- محبت کا ماتم اور محبت کی "خوشیاں" دونوں آنسوؤں ہی سے کی جاتی ہیں (کرائیل)
- کامل "خوش" ہونے کے لئے تماما بے وقوف ہونا چاہیئے۔ (برنارڈ شا)
- اگر زندگی سراپا "خوشی" بن جائے تو دوزخ سے بھی بدتر ہوگی۔ (برنارڈ شا)
- جو "خوشی" سے اپنا نقصان پورا کرنے کی جستجو کرتا ہے۔ وہ نقصان میں نہیں رہتا۔ (شکسپیئر)
- دل و دماغ کو "خوشیوں" کی آماجگاہ بناؤ نقصانات سے بچے رہوگے (شکسپیئر)
- اپنی تعریف سن کر ہر کوئی "خوشی" سے پھولا نہیں سماتا۔ (ٹالسٹائی)
- اپنی "خوشی" کو دوسروں کی خوشی پر مقدم سمجھنا خودغرضی کی مکمل تشریح ہے (ڈاروِن)
- تمہاری چال چلن اس بات سے معلوم ہو سکتی ہے کہ تم کس چیز کو دیکھ کر "خوش" ہوتے ہو۔ (ڈالبسن)
- انسان کی سب سے بڑی "خوش" قسمتی یہ ہے کہ وہ کسی خاص کام کا رجحان

لے کر پیدا ہوا۔

- وہ انسان نہایت "خوش بخت" ہے جسے مطالعہ کا شوق ہو۔ (ایمرسن)
- جو کچھ میں نے کہا یا لکھا ہے اس سے اگر کسی کا دل ذرا سا بھی "خوش" ہو گیا ہے تو میں کہہ سکتی ہوں کہ مجھے اپنی محنت کا اجر مل گیا۔ (ایلا ولکاکس)
- اگر میں نے کسی روح کو "خوشی" بخشی ہے تو میں یہی سمجھتی رہوں گی کہ میری خوشی کا جام لبالب بھر گیا ہے۔ (ایلا ولکاکس)
- دنیا کی تاریخ میں کسی ایسے فلاسفر کا ریکارڈ موجود نہیں ہے جو "خوش" رہا ہو۔ (لنکن)
- یہ بات "خوشی" کا موجب ہے کہ خدا نے بہت تھوڑے لوگوں کو شاعری کی لعنت میں گرفتار کیا ہے۔ (ٹامس مور)
- انسان جتنا زیادہ خوش ہوتا ہے، اتنا ہی خدا سے دور ہوتا جاتا ہے (جارج مین)
- فراموش کرنے والے "خوش" رہتے ہیں۔ (ہنٹروچ)
- خوشی مستقل اور منظم طور پر دھوکہ کھانے کا نام ہے۔ (سوفٹ)
- اگر آپ کو "خوشی" کی تلاش ہے تو یہ آپ کو اسی طرح ملے گی جس طرح ایک بڑھیا نے کافی جستجو کے بعد اپنی گمشدہ عینک تلاش کی تھی۔ حالانکہ وہی عینک اس نے لگا رکھی تھی۔ (بلنگز)
- شادی سے تمام "خوشیوں" کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ (بائرن)
- انسان صبح کے وقت اپنے آپ کو آہستہ آہستہ مرتا دیکھنے کے لئے کتنا "خوش" خوش اٹھتا ہے۔ (ہاسکنز)
- آپ کی کامیابی میں ضرور کوئی ایسا نقص ہے کہ آپ کے بہترین دوست بھی نا خوش رہتے ہیں۔ (پارک ٹوٹن)
- جس "خوشی" سے بھاگو وہ غم کا نشانہ بن کر بلائے جان ہو جائے (ہربرٹ سپنسر)
- "خوش" رہنے سے دوسروں کی خوشی میں اضافہ ہوتا ہے۔ (سر جان لبک)

- دنیا بہتر اور تابناک بن سکتی ہے اگر لوگوں کو یہ سکھا دیا جائے کہ "خوش" رہنا ان کا فرض ہے۔ (سرجان لیک)
- "خوشی" مردوں اور عورتوں پر دیوتاؤں کا عطیہ نہیں ہوتی۔ اسے حاصل کرنے کی جستجو کرنا پڑتی ہے۔ (برٹرینڈرسل)
- "خوشی" چاہتے ہو تو دُکھ کا خیال چھوڑ دو۔ (ڈاکٹر مارڈن)
- "خوشی" کسی کی جاگیر نہیں ہے، کوئی اسے اپنی کنیز بنا کر نہیں رکھ سکتا۔ (ڈاکٹر مارڈن)
- حقیقی "خوشی" ایک ایسا پودا ہے جو ہر جگہ اُگتا ہے۔ (سی۔جی۔ٹوڈکان)
- مطالعہ کا ذوق زندگی میں آنے والے غم و آلام کے لمحات کو سکون اور "خوشی" کے لمحات میں تبدیل کر دیتا ہے۔ (مان ٹسکی)
- "خوشی"، دوسروں کے باغوں اور تفریح گاہوں میں نہیں ہمارے اپنے ہی گھروں میں رہتی ہے۔ (آسکر وائلڈ)
- دنیا سمجھنے والوں کے لئے "خوشی" کا گہوارہ ہے۔ اور جذباتی لوگوں کے لئے المیہ۔ (ہوریس والپول)
- حُسن ایک لازوال "خوشی" کا نام ہے۔ (کیٹس)
- اس دنیا میں انسان آزادی اور "خوشی" کی سانس نہیں لے سکتا۔ (گوئٹے)
- دنیا میں اس کی "خوشی" کا ٹھکانہ نہیں جس کی بیوی حسین اور عصمت مآب ہو۔ (لوتھر)
- جس مکان میں عورت نہیں، اس میں "خوشی" کا کوئی گذر نہیں۔ (ٹامس بیل)
- اس وقت دل "خوشی" سے معمور ہو جاتا ہے، جب آدمی کوئی نیک کام کرتا ہے (وکٹر ہیوگو)
- اگر کسی کام کو کرنے کے بعد "خوشی" محسوس ہو تو سمجھو کہ تم نے اخلاقی فرض ادا کیا ہے (ہمینگ وے)
- سُکھ اور "خوشی" ایسے عطر ہیں جتنا چھڑکو گے، اتنی ہی خوشبو پھیلے گی۔ (ایمرسن)
- ہم خود "خوشی" کا احساس کرنے کے بجائے دوسروں کو اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ ہم خوش ہیں۔ (کنفیوشس)
- ہم ان "خوشیوں" سے اُکتا جاتے ہیں، جو ہم اپنے لئے حاصل کرتے ہیں۔ ان سے نہیں اکتاتے جو دوسروں کے لئے حاصل کرتے ہیں۔ (جے پٹرسی)
- دُکھ کی یاد موجودہ "خوشی" کو شیریں بنا دیتی ہے۔ (پولاک)
- جو تنہائی میں "خوش" رہتا ہے وہ یا تو حیوان ہے یا فرشتہ۔ (کہاوت)

خیرات

- جو نیک بندے ہیں وہ "خیرات" کرتے ہیں اور اس کا پھل پاتے ہیں (قرآن کریم)
- "خیرات" کر کے کسی پر احسان نہ جتاؤ۔ (قرآن کریم)
- سائل کو نرمی سے جواب دینا اور اس کے اصرار سے درگذر کرنا "خیرات" سے بہتر ہے۔ (قرآن کریم)
- کھاؤ اور "خیرات" کرو، اس حد تک کہ فضول خرچی اور تکبر نہ کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- آگ سے بچو، خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا "خیرات" کر کے ہی۔ (حضرت محمدؐ)
- وہ گنہگار جو "خیرات" کرے اس عابد سے اچھا ہے جو بخیل ہے (حضرت محمدؐ)
- "خیرات" کرنے والے کا کھانا دوا ہے اور بخیل کا مرض۔ (حضرت محمدؐ)
- "خیرات" کرنے والے کا ہاتھ سائل کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "خیرات" دے کر تمہیں خوش ہونا چاہیئے۔ کیوں کہ مصیبت خیرات کی دیوار کبھی نہیں پھاندتی۔ (حضرت محمدؐ)
- جب تو "خیرات" کرے تو جو تیرا دایاں ہاتھ کرتا ہے اسے تیرا بایاں ہاتھ نہ جانے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- خلقت سے تکلیف دور کر کے خود تکلیف اُٹھا لینا سچی "خیرات" ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- جو "خیرات" کرے وہ حبیبِ خدا ہے۔ اگرچہ فاسق ہو۔ (حضرت عمرؓ)
- "خیرات" پھل ہے مال کا۔ (حضرت عثمانؓ)
- "خیرات" افضل ترین عبادت ہے۔ (حضرت علیؓ)
- "خیرات" کے ساتھ احسان رکھنا نہایت کمینگی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- میزانِ اعمال کو "خیرات" کے وزن سے بھاری کرو۔ (حضرت علیؓ)
- دوسروں کے مال کی طمع نہ کرنا بھی "خیرات" میں سے ہے۔ (امام جعفرؓ)

- عزت "خیرات" سے حاصل ہوتی ہے۔ (بزرجمہر)
- لوگوں پر ظلم نہ کرنا بھی "خیرات" ہے۔ (ارسطو)
- "خیرات" اس کو کہتے ہیں کہ حاجت مندوں کو ان کی ضرورت کے موافق دے دیں۔ (ارسطو)
- سیکڑوں ہاتھوں سے جمع کرو اور ہزاروں ہاتھوں سے "خیرات" کرو۔ (اتھروید)
- بڑائی چاہتا ہے تو "خیرات" کر۔ جب تک دانہ نہ بکھیرے گا نہ اُگے گا (اُپنشد)
- چشم پوشی اس "خیرات" سے بہتر ہے جو دُکھ کے ساتھ ہو۔ (مہاتما گاندھی)
- اعلیٰ انسانوں کی پہچان یہ ہے کہ اگر کوئی ان سے کچھ مانگے تو وہ منہ سے کچھ کہنے کی بجائے کام پورا کر کے ہی اس کا جواب دیتے ہیں۔ (کالیداس)
- اگر زیادہ نہیں دے سکتے تو اپنے نوالے میں سے آدھا نوالہ کیوں نہیں دے دیتے۔ (جین پنچ تنتر)
- سب سے بہتر "خیرات" یہ ہے کہ آدمی کو اس قابل بنا دو کہ وہ "دان" کے بغیر کام چلا سکے۔ (تالمد)
- "خیرات" انقلابی جذبات کو ٹھنڈا کرتی رہتی ہے۔ تاکہ سرمایہ دار بےخوف وخطر ان کا خون چوستے رہیں۔ (برنارڈ شا)
- غریبوں کی بغاوت کو روکنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ان کے پسینے کی کمائی میں سے تھوڑا ایفس "خیرات" کی صورت میں لوٹا دو۔ (آسکر وائلڈ)
- جب جیب "خیرات" کر کے خالی ہو جاتی ہے تو دل خوشی اور انبساط سے بھر جاتا ہے۔ (وکٹر ہیوگو)

خواہش

- اگر دشمن صلح کر لینے کی "خواہش" ظاہر کرے تو تم بھی صلح کر لو۔ (قرآن کریم)
- تمہارا کھانا حسبِ "خواہش" نہ ہو تو اس کو بُرا نہ کہو۔ (حضرت محمدؐ)
- جس کسی نے بُری "خواہش" سے عورت پہ نگاہ کی، وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- جو دنیا کی "خواہش" دل میں رکھے وہ زاہد نہیں ہے۔ (حضرت عثمان رضؓ)
- "خواہش پرستی" ہلاک کر دینے میں آگے آگے رہتی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- نفسانی "خواہش" کو علم سے زیر کر۔ (حضرت علیؓ)
- بھلائی کی "خواہش" بُرائی کی خواہش کو دبا دیتی ہے (حضرت علیؓ)
- پاکیزگی دنیا کی "خواہشات" پر لات مارنے سے آتی ہے (حضرت علیؓ)
- کسی چیز کی زیادہ "خواہش" بُری ہی نہیں مہلک بھی ہے۔ (حضرت امام حسینؓ)
- دوزخ کو "خواہشات" محیط ہیں اور جنت کو تکالیف۔ (حضرت عائشہؓ)
- رضائے خالق کے "خواہشمند" مخلوق کی اذیتوں پر صبر اختیار کر۔ (غوث پاکؒ)
- اگر تم خدا کی صحبت کے "خواہش مند" ہو تو گونگا پن لازم پکڑو۔ (غوث پاکؒ)
- منافق کانٹے بوتا ہے اور "خواہش" کرتا ہے کہ ان پر چھوہارے لگیں (حضرت فضیلؒ)
- جو شخص کثرتِ "خواہشات" سے اپنے دل کو مُردہ بنائے اس کو لعنت کے کفن میں لپیٹو اور ندامت کی زمین میں دفن کرو۔ (بایزید بسطامیؒ)
- جو نفس کو "خواہشات" سے باز رکھتا ہے اسے رحمت کے کفن میں لپیٹو اور سلامتی کی زمین میں دفن کرو۔ (بایزید بسطامیؒ)
- پیر وہ ہے جو اپنے مُرید کے مال میں اپنی "خواہش" نہ پائے (مجدد الف ثانیؒ)
- فقیر کا تنفس کسی "خواہش" کے لئے جس پر اس کو قدرت نہیں ہے، غنی کی ہزار

کی عبادت سے بہتر ہے۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- کچھ نہ چاہنا بھی ایک "خواہش" ہے۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- "خواہش" پر غالب آنا فرشتوں کی صفت ہے۔ اور خواہش پر مغلوب ہونا چوپایوں کی صفت ہے۔ (امام غزالیؒ)
- عبادت سے غفلت نفس کی "خواہشات" ہے۔ (امام غزالیؒ)
- جب تک اوروں کی "خواہش" خلافِ شرع نہ ہو تو اوروں کے حسبِ دل خواہ بنانے کی کوشش کر۔ (امام غزالیؒ)
- نفس کو مباح چیزوں کی "خواہش" سے روک۔ (شفیق بلخیؒ)
- سوائے میری "خواہش" کے کوئی اور میرا مالک مجھ پر غالب نہ ہوا۔ (بزرجمہر)
- بسا اوقات انسان کی موت اس بات میں ہوتی ہے کہ جس کی وہ "خواہش" کرتا ہے۔ (بزرجمہر)
- "خواہشِ نفس" تجھے طائر فی القفس بناتی ہے۔ (بو علی سینا)
- لوگوں کے عیب معلوم کرنے کی "خواہش" نہ کرنا بھی سخاوت میں داخل ہے (ارسطو)
- مومن نفس کی "خواہش" کا بندہ نہیں ہوتا۔ (شمس تبریزیؒ)
- حقیقی راحت چاہتے ہو تو نفس کی "خواہشوں" سے مخلصی حاصل کرو۔ (شیخ محمد بن الفضلؒ)
- انسان تھوڑی سی نفسانی "خواہش" کے لئے طویل رنج و کلفت کا شکار ہوتا ہے۔ (حذیفہ بن الیمانیؓ)
- اپنی "خواہشات" میں تم اسراف سے خرچ کرتے ہو اور اللہ کی رضا میں ایک درہم میں بھی بخل کرتے ہو۔ (خواجہ حسن بصریؒ)
- "خواہشات" کی تحریک کا سب سے بڑا ذریعہ آنکھیں ہیں۔ (ابوبکر وراقؒ)
- جو نفسانی "خواہشات" پر غالب آئے وہ فرشتوں سے بہتر ہے (وہب بن وردؒ)
- جو اپنی "خواہش" کے مطابق کھائے اور پھر بدکاری سے حفاظت

چاہے وہ محال کا خواہاں ہے۔ (احنف بن قیس رح)

- جو خود کو آگ سے بچانا چاہے اس کی اپنی تمام "خواہشات" چھوڑ دینی چاہئیں۔ (یحییٰ بن معاذ رح)
- "خواہشات" کو دل ہی میں مار ڈالو۔ اور دلوں کو ان میں نہ مرنے دو۔ (عمر بن عبدالعزیز رض)
- نفسانی "خواہشات" کو ترک کرنا بھی حصولِ مُراد ہے (ابوالحسین النوری رح)
- ایثار یہ ہے کہ اپنی "خواہش" کو ختم کر دیا جائے۔ (سفیان ثوری رح)
- "خواہشوں" پر ضبط اچھے نتائج کا حامل ہے۔ اور انہیں آزاد چھوڑ دینا بُرے نتائج پیدا کرتا ہے۔ (افلاطون)
- "خواہشات" کی جد وجہد اس بات کی علامت ہے کہ زندگی منظم ہونا چاہتی ہے۔ (خلیل جبران)
- سکھ کی "خواہش" ہی دُکھ کا جزو ہوتی ہے (خلیل جبران)
- اگر تمہاری "خواہش" دولت مند بننے کی ہے تو خرچ اپنی آمدنی سے نیچا رکھو۔ (بیکن)
- اگر بڑا بننے کی "خواہش" رکھتے ہو تو پہلے چھوٹا بننے کی کوشش کرو۔ (بیکن)
- نرکی "خواہش" کے بغیر عمل کیے جاؤ۔ (مہابھارت)
- انسان کو چاہیے کہ اپنی "خواہشوں" پر قابو حاصل کرے۔ (مہاتما بدھ)
- سکھ کے "خواہش مند" انسان کو ہمیشہ مطمئن رہنا چاہیئے۔ (مہاتما بدھ)
- بے شعور دماغ میں "خواہشات" گھٹتی رہتی ہیں۔ (دھمپد)
- جس نے اپنی "خواہشات" پر قابو پا لیا اس نے دنیا کو جیت لیا۔ (گورونانک دیوجی)
- نفسانی "خواہشات" پر فتح پا لینا سب سے بڑی کامیابی ہے (مہاتما گاندھی)
- "خواہشات" سے اوپر اُٹھ جاؤ، تکمیل ہو جائے گی۔ (سوامی رام تیرتھ)
- اُمید ایک ندی ہے اور "خواہش" اس کا پانی ہے (بھرتری ہری)

- ہماری "خواہشات" زندگی نامی بھاپ کو قوس قزح کا رنگ دے دیتی ہے (ٹیگور)
- جو دوسروں پر احسان جتانے کا "خواہش مند" ہے وہ دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ (ٹیگور)
- شہرت اور ناموری کی "خواہش" معمولی ذہن رکھنے والوں کی کمزوری ہے (برنارڈ شا)
- اگر "خواہش" محض گھوڑا بن سکتی تو ہر شخص گھوڑا سوار ہو جاتا۔ (شیکسپیئر)
- مفلسی نوجوانوں کی اعلیٰ "خواہشات" کا زینہ ہوتی ہے (شیکسپیئر)
- "خواہش" ہر انسان کی کامیابی کا نقطۂ آغاز ہے۔ (نپولین ہل)
- "خواہش" کی موت ہماری موت ہے۔ (نپولین ہل)
- ضرورت سے "خواہش" اور خواہش سے کوشش پیدا ہوتی ہے۔ (ملٹن)
- ہر شخص کی "خواہش" ہے کہ طویل عمر پائے، لیکن بڑھاپے سے ہر ایک کی جان جاتی ہے۔ (سوئیفٹ)
- شادی کی "خواہش" رکھنے والے کو سب کچھ جاننا چاہیے یا پھر کچھ بھی نہیں۔ (آسکر وائلڈ)
- جو عورت کی "خواہش" کو اپنی طاقت سے بدلنا چاہتا ہے وہ بیوقوف ہے۔ (سموئیل ٹیوک)
- عقل دل کے قابو میں ہے۔ اور دل "خواہشوں" کے بس میں۔ (ہندی ادب)
- تم جن بھلائیوں کے "خواہش مند" ہو، انھیں حاصل کرنے میں سستی نہ کرو۔ (عربی ادب)

- جن کے دلوں میں خدا کا "خوف" ہے وہی نصیحت پر عمل کرتے ہیں (قرآن کریم)
- جس کے شر سے پڑوسی "بے خوف" نہ ہوں، وہ مسلمان نہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- جس کلام سے "خوف" ہو وہ حلال نہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- سب اعضاء زبان سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمارا خیال کرکے خدا سے "خوف" رکھو۔ (حضرت محمدؐ)
- جس کو اللہ کا "خوف" ہے وہ کسی سے بدلہ نہیں لیتا۔ (حضرت محمدؐ)
- مجھے اپنی امت پر زیادہ "خوف" منافق اور زبان دراز کا ہے (حضرت محمدؐ)
- تھوڑا جو خداوند تعالیٰ کے "خوف" کے ساتھ ہو اس بڑے گنج سے جو رنج کے ساتھ ہو بہتر ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- ان سے "خوف" نہ کھاؤ جو بدن کو قتل کرتے ہیں۔ بلکہ اس کو ڈرو جس کو قتل کرنے کے بعد اختیار ہے کہ جہنم میں ڈالے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- "خوف" الٰہی بقدر علم ہوتا ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- مومن کے "خوف" اور رجا، کو اگر وزن کریں تو دونوں برابر ہونگے (حضرت ابوبکرؓ)
- بُعدِ سفر اور قلّتِ زادِ راہ سے "خوف" کرتا رہ۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- نہیں حاصل ہوتا مطلب بغیر "خوف" کے۔ (حضرت عمرؓ)
- خدا کا "خوف" کرو۔ اپنے بچوں کو نہ رلاؤ۔ (حضرت عمرؓ)
- جو عدل کرتے ہیں وہ "بے خوف" سوتے ہیں۔ اور جو ظلم کرتے ہیں وہ خائف اور بے دار رہتے ہیں۔ (حضرت عمرؓ)
- "خوف" مت کھا کسی سے مگر اپنے گناہ سے۔ (حضرت عثمانؓ)
- امن کی طرف راستہ مل جانے کی صورت میں "خوف" کی حالت میں

مقیم رہنا نادانی ہے۔ (حضرت علیؑ)

- جب تمہیں خالق کا "خوف" آئے تو بھاگ کر اس کی بارگاہ میں پناہ لو، اور جب مخلوق کا خوف ہو تو ان سے دور بھاگ نکلو۔ (حضرت علیؑ)
- ان کے دل "خوفزدہ" رہتے ہیں جو اللہ کی طاعتیں کرتے ہیں (غوث پاکؒ)
- جو گناہ کرتے ہیں وہ بے "خوف" رہتے ہیں، یہی ان کی بدقسمتی ہے (غوث پاکؒ)
- جس گناہ کے بعد اللہ کا "خوف" آجائے وہ گناہ نہیں۔ (بایزید بسطامیؒ)
- مرنے کا "خوف" نہایت اذیت ناک ہوتا ہے۔ (بو علی سینا)
- بندوں کا "خوف" نہ کیا کرو۔ (لقمان)
- اللہ کا خوف" اتنا ہی کافی ہے کہ مشتبہات سے بچتے رہو۔ (سُفیان ثوریؒ)
- "خائف" وہ نہیں جو رو کر اپنی آنکھ پونچھ ڈالے، حقیقی خائف وہ ہے جو "خوفِ الٰہی" سے گناہ ترک کر دے۔ (اسحٰق بن خلفؒ)
- جب کوئی تم سے تقرب کرے تو تم اس سے "خوف" کھاؤ۔ (حامد بن لفافؒ)
- میں اپنے بیٹوں پر درویشی کی بہ نسبت امیری کا زیادہ "خوف" کرتا ہوں (حمدون قصارؒ)
- کسی کو مصیبت میں گھرا دیکھو تو اپنے اوپر "خوف" طاری کرو۔ (خواجہ حسن بصریؒ)
- جس کو اپنی جان کا "خوف" نہیں ہوتا وہ دوسرے کی جان کا مالک ہوتا ہے۔ (بیکن)
- سچا اخلاق "بے خوفی" سے پیدا ہوتا ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- "بے خوفی" روحانیت کا پہلا زینہ ہے۔ بزدل اخلاقی قدر سے محروم رہ جاتا ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- "خوف" سے ہی دُکھ آتے ہیں، خوف سے ہی موت آتی ہے اور خوف سے ہی برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ (سوامی وویکانند جی)
- جو بندۂ شکم نہیں اس کو مفلسی کا کوئی "خوف" نہیں ہوتا (سینیکا)
- "بے خوف" انسان اچانک ہلاکت سے دوچار ہو سکتا ہے (برٹرینڈ رسل)
- "خوف" پر روح کی شاندار فتح کا نام بہادری ہے۔ (ایمیل)

- جو دشمن سے "خوف" کھاتے ہیں انہیں سچے دوست نہیں مل سکتے۔ (ہزلٹ)
- انسان ہی وہ جانور ہے جس سے میں بزدل کی طرح "خوف" کھاتا ہوں (شکسپیر)
- جسے دکھ کا "خوف" ہے اسے خوف کا دکھ ہے۔ (کہاوت)

خواب

- بُرا "خواب" شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ لہذا بُرا خواب دیکھنے والے کو چاہیئے کہ بیدار ہونے پر تین دفعہ تھوک دے اور شیطان سے پناہ مانگے۔ پھر وہ خواب کسی کو نہ سنائے۔ اس طرح خواب کی اذیت سے محفوظ رہو گے۔ مزید یہ کہ بیدار ہونے پر کروٹ بدل لیا کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- سچا "خواب" ایک قسم کی وحی ہے۔ تاکہ خواب دیکھنے والا خدا کے حکم سے غافل نہ رہے۔ (حضرت محمدؐ)
- مومن کا "خواب" نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک ہے۔ جب تک خواب کو بیان نہ کیا جائے وہ پرندے کے پاؤں پہ ہوتا ہے (غیر مستقل) اور جب بیان کر دیا جائے تو واقع ہو جاتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "خواب" کسی دوست یا دانا شخص کے سوا اور کسی سے بیان نہ کرو (-)
- جس شخص نے مجھے "خواب" میں دیکھا اس نے مجھ ہی کو دیکھا۔ اس لئے کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ (حضرت محمدؐ)
- سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ انسان اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو آنکھوں نے نہیں دیکھی۔ یعنی آنکھوں پر بہتان باندھے اور جھوٹا "خواب" بیان کرے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو تم میں زیادہ سچ بولتا ہے وہ "خواب" بیان کرنے میں بھی دوسروں سے

زیادہ سچا ہوتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)

- زیادہ سچا "خواب" صبح کے وقت کا ہوتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جب "خواب" میں شیطان کسی کے ساتھ کھیلے تو چاہئے کہ وہ اس خواب کو لوگوں سے بیان نہ کرتا پھرے۔ (حضرت محمدؐ)
- اچھا "خواب" خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔ لہذا جو کوئی شخص اچھا خواب دیکھے تو صرف اسی سے بیان کرے جس سے وہ محبت کرتا ہے (حضرت محمدؐ)
- اگر مومن کوئی "خواب" دیکھے یا کوئی اور شخص اسے خواب میں دیکھے تو اس کی تعبیر جاننی اس پر واجب ہے تاکہ نیک خواب سے اسے خوشی حاصل ہو اور بُرے خواب سے وہ امن میں رہے۔ (حضرت علیؓ)
- جو "خواب" دیکھا جائے وہ محض خیالی اور بے مطلب نہیں ہوتا، بلکہ اس کے اندر کوئی نہ کوئی حقیقت ضرور ہوتی ہے۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- "خواب" ایک نعمت ہے اس نعمت کے ذریعے رسول اللہؐ کو نبوت کی بشارت اور جبرئیلؑ کی زیارت نصیب ہوئی۔ (عبداللہ بن عباسؓ)
- خدا کے نیک اور برگزیدہ بندوں کو دنیا ہی کے اندر "خوابوں" کے ذریعے بشارت ہوتی رہتی ہے (ہشام بن عروہؓ)
- جب نفس انسانی جسمانی مصروفیت سے فارغ ہوتا ہے تو وہ روحانیت کی طرف مائل ہو جاتا ہے، اس موقع پر "خواب" میں جو صورتِ حال پیدا ہوتی ہے وہ رویا، صادقہ کہلاتی ہے۔ (ابن خلدونؒ)
- انسان بے داری میں جو شغل رکھتا ہے "خواب" میں عموماً اس قسم کے مشاہدات سے واسطہ پڑتا ہے۔ (ابن حزمؒ)
- جب روح کو حجاب سے فرصت ملتی ہے اور حجاب دور ہو جاتے ہیں تو اس میں یہ استعداد پیدا ہو جاتی ہے کہ کمال علم اور اسرارِ الٰہی اس پر بے نقاب ہوں، جو کیفیت "خواب" کے عالم میں رونما ہوتی ہے وہ ایک طرح کی

خدائی تعلیم کہلاتی ہے۔ (شاہ ولی اللہ محدثؒ)

- نیک لوگوں کے "خواب" سچے اور الہامی ہوتے ہیں۔ (سقراط)
- انسان اپنے تمام "خواب" کسی ظاہری یا باطنی خواہش کی تکمیل کے لئے دیکھتا ہے اور پیچیدہ خواب کسی دبی ہوئی آرزو کی پوشیدہ تکمیل ہے (فرائیڈ)
- "خواب" دیکھنے والے کی جسمانی صحت کا بھی اس کے خوابوں میں بڑا دخل ہوتا ہے۔ (ہنیڈ مین میلر)
- جو واقعات ہماری زندگی میں زیادہ شدت اور اہلیت کے حامل ہوتے ہیں وہ خواب میں بہت کم دکھائی دیتے ہیں۔ (ہیولاک، ملیس اور ہلڈر برینٹ)
- ہمارے "خوابوں" میں ہمارے عضویات کو بہت دخل ہے۔ (برگستان)
- انسان کی طینت اور اس کی طبیعت کا اندازہ اس کے "خوابوں" سے ہوسکتا ہے۔ (شوپنہار اور شولز)
- ہر شخص اپنے "خواب" کے اندر اپنے چلن کے مطابق بات یا عمل کرتا ہے (شوپنہار)
- "خواب" میں انسان کے اخلاق کی عکاسی بھی ہو جاتی ہے (فشر)
- ایسا شاذونادر ہی ہوتا ہے کہ کوئی نیک اور پاکباز آدمی "خواب" میں بھی نیک اور پاکباز ہی رہے۔ (بنیز)
- انسان کی اپنی زندگی جتنی زیادہ صاف اور پاکیزہ ہوگی اس کے "خواب" بھی اتنے ہی زیادہ پاک اور صاف ہوں گے۔ اور اگر اس کا کردار گھناؤنا اور بُرا ہوگا تو اس کے خواب اسی قدر گھناؤنے اور بُرے ہوں گے۔ (ہلڈر برینٹ)
- جو چیز ہمارے حافظے میں ایک بار آجائے وہ ہمیشہ کے لئے ناپید نہیں ہوسکتی اور "خواب" میں کبھی نہ کبھی اور کسی نہ کسی شکل سے جلوہ گر ہوتی ہے (ڈاکٹر ابراہیم)
- "خواب" میں کبھی کبھی انسان کی قوتِ مدرکہ عالمِ بیداری کی نسبت بہت بلند سطح پر پہونچ جاتی ہے۔ (انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا)
- چونکہ ہم برابر سوچتے اور غور کرتے رہتے ہیں اس لئے "خواب" کی مسلسل

تکوین ہوتی ہے۔ (ڈیکارٹ)

- مردوں کی بہ نسبت عورتیں زیادہ "خواب" دیکھتی ہیں۔ خصوصاً وہ عورتیں جو زیادہ سوتی ہیں۔ (ہیروبجن)
- تیس اور پینتیس سال کے درمیان "خواب" کا حدوث زیادہ ہوتا ہے (ایچ موڈسلی)
- "خواب" کے بہت سے صاف نقوش بھی انسان فراموش کردیتا ہے اور بیشتر ایسے نقوش جو دھندلے اور کمزور ہوتے ہیں، حافظ میں باقی رہ جاتے ہیں (کیلکنس)
- ہم غیر ارادی اور غیر شعوری طور پر "خواب" کے غیر مربوط نقوش میں ربط پیدا کردیتے ہیں۔ (جیبن)
- "خواب" بیان کرتے وقت ہم بہت سی خارجی باتیں بلا ارادہ خواب میں بیان کردیتے ہیں۔ (مسٹر ڈمیل)
- ہم رات کا "خواب" عموماً دن کے وقت فراموش کردیتے ہیں۔ (ریڈسٹاک)
- جانور بھی "خواب" دیکھتے ہیں اور شکاری کتے عام کتوں کی بہ نسبت زیادہ خواب دیکھتے ہیں۔ (انسائیکلوپیڈیا برٹینائیکا)
- بعض "خواب" جو صبح ہونے تک اچھی طرح یاد ہوتے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد اپنے چند پریشان عناصر کو چھوڑ کر غائب ہوجاتے ہیں، اور ہم انھیں بھول جاتے ہیں (لیڈ)
- جو شخص ڈراؤنے اور خطرناک "خواب" دیکھنے سے بچنے کی آرزو رکھتا ہو وہ دل میں فیصلہ کرلے کہ جو کچھ ہم دیکھتے ہیں وہ محض ایک خواب ہے۔ (فاسٹر)
- ماضی کی یاد میں مستقبل کے "خوابوں" میں کھوئے رہنے سے کہیں بہتر ہے کہ اپنے حال کو تعمیر کرو۔ (سوامی وویکانندجی)
- جو آدمی اپنے آپ کو حادثاتِ زمانہ سے محفوظ سمجھتا ہے وہ "خوابوں" کی دنیا میں رہتا ہے۔ (ایمرسن)

- کوئی چیز بھی "خرچ" کرو، اللہ اس کو جانتا ہے (قرآن کریم)
- جب تک خدا کی راہ میں وہ چیزیں "خرچ" نہیں کروگے جو تمہیں عزیز و پیاری ہیں۔ ہرگز نیکی کے درجہ کو نہ پہونچو گے۔ (قرآن کریم)
- نیک کام میں "خرچ" کئے ہوئے روپے کو احسان جتا جتا کر ضائع نہ کرو (قرآن کریم)
- خدا کی راہ میں اس قدر "خرچ" کرو جو تمہاری حاجت سے زائد ہو (قرآن کریم)
- ہم نے جو مال تم کو دے رکھا ہے اس میں سے راہِ خدا میں بھی "خرچ" کرتے رہو تاکہ برکت پاؤ۔ (قرآن کریم)
- جو راہِ خدا میں نہ "خرچ" کرکے نعمت کی ناشکری کرتے ہیں وہ ظالم ہیں اور اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔ پس خدا کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے تئیں خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ (قرآن کریم)
- جو تنگدستی اور خوش حالی دونوں حالتوں میں خدا کی راہ میں "خرچ" کرتے ہیں وہ متقی اور پرہیزگار ہیں۔ (قرآن کریم)
- اپنی جان پر "خرچ" کیا کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- فضول "خرچی" سے بچتے رہو۔ یہ خدا کی نعمتوں کی پامالی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- سخی وہ ہے جو اپنی دولت کو خدا کی راہ میں "خرچ" کرے۔ (حضرت محمدؐ)
- قابلِ رشک ہے وہ جسے مال دیا گیا ہو اور مال کو مناسب طریقہ پر "خرچ" کرنے کی توفیق بھی عطا ہوئی ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- ضائع ہے وہ مال جو کارِ خیر میں "خرچ" نہ کیا جائے۔ (حضرت عثمان رضؓ)
- نعمت کو بے مناسب جگہ "خرچ" مت کرو، یہ ناشکری ہے (حضرت عثمان رضؓ)
- مال "خرچ" کرنے سے کم ہوتا ہے اور علم ترقی کرتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

- مناسب موقعوں پر مال "خرچ" کرکے دین و دنیا کا فائدہ حاصل کرو۔ (کے خسرو)
- جب تک تم مال کو نگاہ میں رکھو گے تو تم مال کے خادم اور غلام ہو۔ جب تم اسے "خرچ" کر دو گے تو وہ تمہارا غلام ہے۔ (بزرجمہر)
- برمحل "خرچ" کرنا سب سے اچھا منتر ہے۔ (یحییٰ بن معاذ)
- خدا کی راہ میں "خرچ" کرو گے تو موت سے خوفزدہ ہونے کی بجائے اس کا خیر مقدم کرو گے۔ (حضرت امام حسنؓ)
- اہل و عیال کے "خرچ" میں قصور کرکے حج کو نکلا وہ مغضوبِ خدا ہے۔ (غوث پاکؒ)
- دولت اس وقت بڑھتی ہے جب اسے لوگوں میں "خرچ" کیا جائے۔ (بقراط)
- علم دریا کے مانند ہے جتنا چاہو "خرچ" کرو کم نہیں ہوگا۔ (امام رجانہ جی)
- اپنا "خرچ" اپنی آمدنی سے نصف رکھو، فراغت نصیب ہوگی۔ (بیکن)
- والدین کا بچوں کو "خرچ" سے تنگ رکھنا سخت غلطی ہے۔ (بیکن)
- جوانی میں روپیہ بچاؤ اور بڑھاپے میں بے دریغ "خرچ" کرو۔ (فرینکلن)
- دولت مند بننے کا راز صرف اتنا ہی ہے کہ انسان جس قدر کمائے اس سے کم "خرچ" کرے۔ (فرینکلن)
- ضروریاتِ زندگی اور اسبابِ راحت کا روزانہ الگ الگ "خرچ" لکھتے رہو۔ چند دنوں میں بڑی اصلاح ہوگی۔ (بارنم)
- غریب وہ ہے جس کا "خرچ" آمدنی سے زیادہ ہو۔ (برونیر)

خاوند

- اگر کوئی عورت مر جائے اس حال میں کہ اس کا "خاوند" اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گی۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو بیوی کو دیتا کہ وہ "خاوند" کو سجدہ کرے۔ (حضرت محمدؐ)
- عورت بغیر "خاوند" کے مسکین ہے خواہ وہ مالدار ہی کیوں نہ ہو (حضرت محمدؐ)
- "خاوند" کی اجازت کے بغیر بیوی کے لئے حج کو جانا درست نہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- اپنے "خاوند" کی مرضی کے بغیر اپنی اور اپنی اولاد کے لئے معمولی ضروریات کے واسطے جس قدر درکار ہو خرچ کر لیا کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- عورت کا اپنے "خاوند" کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا اور اس کی خوشنودی کو ڈھونڈنا اور اس پر عمل کرنا اس کے لئے ثواب کا درجہ ہے (حضرت محمدؐ)
- خوش نصیب عورت وہ ہے جب اس کا "خاوند" دیکھے تو خوش ہو جائے (حضرت محمدؐ)
- عورت پر فرض ہے کہ اپنے "خاوند" کا ہر حکم بجا لائے۔ (حضرت محمدؐ)
- "خاوند" جس بات کو ناپسند کرے۔ اس کی مخالفت بیوی کو ہرگز نہ کرنی چاہئے۔ (حضرت محمدؐ)
- "خاوند" کو چاہئے کہ اپنی بیوی کے متعلق اللہ سے ڈرتا رہے۔ (حضرت محمدؐ)
- عورتوں کا حق اپنے "خاوند" کے لئے اتنا ہے کہ وہ کسی غیر مرد کو اپنے بستر پر نہ آنے دیں۔ (حضرت محمدؐ)
- "خاوند" پر عورتوں کا حق اتنا ہے کہ وہ ان کو اچھی طرح کھلائیں اور اچھی طرح پہنائیں۔ (حضرت محمدؐ)
- خاوند" اور بیوی دو نہیں بلکہ ایک جسم ہیں۔ اس لئے جس خدا نے جوڑا ہے

ہے۔ انسان اسے حتی المقدور اپنے سے جُدا نہ کرے۔ (حضرت علیؓ)

- وہ عورت جس کا "خاوند" اس سے راضی اور خوش ہو وہ جنتی ہے (حضرت عمرؓ)
- وہ عورت بھی جنتی ہے جس نے اپنے "خاوند" کا حق مہر معاف کر دیا ہو۔ (حضرت عمرؓ)
- بوڑھے "خاوند" کو جوان بیوی قبر تک پہنچانے میں گھوڑے کی ڈاک ہے (براؤن)
- ہر "خاوند" کو اپنے فرائض بہتر طور پر انجام دینے چاہئیں۔ (جان رسکن)
- شادی اسی تک کامیاب ہو سکتی ہے جب "خاوند" بہرہ اور بیوی اندھی ہو۔ (سڈنی سمتھ)
- ایسے خوش نصیب "خاوند" بہت کم ہیں۔ جو دن میں کم از کم ایک بار اپنی بیوی کی جان کو نہ روئیں اور کنواروں پر رشک نہ کریں۔ (لاہرن)
- جو "خاوند" اپنی بیوی کو جزیں سناتا ہے اس کی شادی ہوئے تھوڑا ہی وقت گذرا ہوتا ہے۔ (ہوور)
- ہر "خاوند" اپنی بیوی میں وہ چیز تلاش کرتا ہے جس کا خود اس کے کردار میں فقدان ہوتا ہے۔ (فی لنڈ گ)
- جہاں "خاوند" اور بیوی محبت سے رہتے ہیں وہاں خدا بھی ہوتا ہے (مرجان ایک)
- اچھا "خاوند" اپنی بیوی کو قابل احترام بنا دیتا ہے۔ (منو سمرتی)
- جسے "خاوند" بننا ہے اس کے لئے مرد بننا بہت ضروری ہے۔ (ٹیگور)
- سب سے دکھی وہ "خاوند" ہے جس کی بیوی حسین اور بدکار ہو (وِدُر نیتی)
- "خاوند" کو کبھی کبھی اندھا اور کبھی کبھی بہرہ ہونا چاہیئے۔ (کہاوت)

خیر و خوبی

- تم ہماری یاد میں لگے رہو کہ ہمارے ہاں بھی تمہارا ذکر "خیر" ہوتا رہے (قرآن کریم)
- جو "خوبی" سے بھری ہوں ایسی تدابیر کے ساتھ بحث کر۔ (قرآن کریم)
- پرہیز گاروں کو وہی "خوبی" سے جانتا ہے۔ (قرآن کریم)
- آدمی کے اسلام کی "خوبی" امورِ بے فائدہ کو چھوڑ دینا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اسلام کی خوبیوں میں سب سے بڑی "خوبی" لایعنی باتوں کا ترک کرنا ہے (حضرت محمدؐ)
- جس میں رحم نہیں اس میں کوئی "خوبی" نہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- کوئی مال نہیں سوائے اس کے جو تو نے کھا کر فنا کر دیا یا کارِ "خیر" پر صرف کر کے اسے جاری رکھا۔ (حضرت محمدؐ)
- علم کی "خوبی" اس پر عمل کرنے میں ہے۔ (حضرت علیؓ)
- احسان کی "خوبی" اس کے نہ جتلانے پر منحصر ہے۔ (حضرت علیؓ)
- اس میں کوئی "خوبی" نہیں جو جہالت سے بات کرے۔ (حضرت علیؓ)
- کلام کی "خوبی" سے ہی عقل کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جو آدمی علم سے محروم ہے اس میں "خیر" کی بھی کمی ہوتی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- اوّل عمر میں جو وقت ضائع ہوا اس کا آخر عمر میں تدارک کر تاکہ انجام "بخیر" ہو۔ (حضرت علیؓ)
- عقلمند وہ ہے جو "خیر" میں خیرالخیرین کو اختیار کرے۔ (امام جعفرؒ)
- تمام "خوبیوں" کا سرچشمہ علم ہے۔ (غوث پاکؒ)
- جسے کوئی ایذا نہ پہونچے اس میں کوئی "خوبی" نہیں (غوث پاکؒ)
- مخلوق کی محبت ان کی "خیر خواہی" کرتا ہے۔ (غوث پاکؒ)
- جو شخص عملِ "خیر" حصولِ ثواب کی خاطر سے کرتا ہے وہ تاجر ہے (معروف کرخیؒ)

- نیکوں کے ساتھ تیری موافقت کیا "خوبی" رکھتی ہے جبکہ تو بدوں کے ساتھ بھی سازگار نہ ہو۔ (بوعلی سینا)
- جس خاموشی میں فکر روزِ جزا نہ ہو اس میں کوئی "خیر و خوبی" نہیں۔ (لقمانؑ)
- "خوبی" دولت سے نہیں بلکہ دولت خوبی سے وجود میں آتی ہے۔ (سقراط)
- عقلمند وہ ہے کہ اگر "خیر" اور شر کی کشمکش میں مبتلا ہو تو بہتر راستہ اختیار کرے۔ (حضرت امام شافعیؒ)
- نصیحت "خیر خواہی" ضرور دے گی مگر اسے برداشت نہ کر سکو گے (حامد لطافت)
- مزاج کی "خوبیوں" کا نام آدمیت ہے۔ (سوامی سار شبدانند جی)
- ہر نیکی اور "خوبی" اپنانے کے قابل ہے چاہے وہ تمہارے دشمن میں ہو (ماتا ریجا جی)
- عالم میں "خوبیاں" ہی خوبیاں ہوتی ہیں۔ (چانکیہ)
- مرد کے ظلم کا یہ بہت ہی کمزور بہانہ ہے کہ عورت کی "خوبی" اس کی حکم برداری میں پنہاں ہے۔ (رادھا کرشنن)
- وہ بڑی "خوبی" والا ہے جو سرداری اور حکومت سے دور بھاگے (بیکن)
- میری "خوبیاں" میرے عمل کی پیداوار ہیں۔ (نپولین ہل)
- دنیا میں کوئی ایسی اعلیٰ سے اعلیٰ "خوبی" نہیں جس کے ساتھ اسی مناسبت سے کوئی طرفہ نہ ہو۔ (بیکن)
- نصیحت سچی "خیر خواہی" ہے۔ جسے ہم سن نہیں سکتے۔ (شکسپیر)
- عمدہ چیز کا حاصل کرنا کوئی "خوبی" نہیں، بلکہ اس کو عمدہ طریقے سے استعمال کرنا خوبی ہے۔ (سموئیل جانسن)
- ہم اپنے ملنے جلنے والوں سے "خوبیوں" کی بہ نسبت برائیاں زیادہ اخذ کرتے ہیں۔ (ڈیڈ راٹ)
- شر میں کتنی خیر کا پہلو ہوتا ہے۔ (ویلز)
- صبر مایوسی کی وہ قسم ہے جسے "خوبی" کا نام دیدیا گیا ہے (ہیرٹسن)

- بیہودہ آدمی ہے جو بدہضمی پیدا کر کے اعتدال کی "خوبیوں" سے محروم رہتا ہے۔ (اپیروس پرسس)
- ہم اکثر دوسروں کی "خوبیوں" کی بہ نسبت اُن کی خامیوں سے زیادہ حاصل کرتے ہیں۔ (لانگ فیلو)
- "خوبیاں" قربانیوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ (ایمرسن)
- کسی کی "خوبیوں" کی تعریف کرنے میں اپنا وقت برباد مت کرو بلکہ اس کی خوبیوں کو اپنانے کی کوشش کرو۔ (کارل مارکس)
- تعلیم زندگی کے مختلف حالات کو نبھانے کی "خوبی" کا نام ہے۔ (جان ڈی ہوئی)
- مسرت تمام اعلیٰ "خوبیوں" کی ماں ہے۔ (گیٹے)
- ہمّت سب سے پہلی "خوبی" ہے۔ جو دوسری تمام خوبیوں کی ذمہ داری لیتی ہے۔ (چرچل)

خلق و خُلق

- افضل ترنیکی "خلق" کو آرام دینا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- ہر ایک دین کے واسطے "خلق" ہے اور اسلام کا خلق حیا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- ملعون ہے وہ جس کا اعتماد اپنی جلیبی "خلق" پر ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اعمال کی ترازو میں خوش "خلق" سے زیادہ کوئی چیز وزنی نہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- خوش "خلق" صائم الدہر اور قائم اللیل کا درجہ پاتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "بد خلقی" اور بخیل کسی ایماندار کے دل میں جمع نہیں رہ سکتیں۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر تمہارے پاس خوش "خلق" ہے تو تم بہت سی مصیبتوں سے آزاد ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- جو خوش "خلق" ہو اس کے لئے جنت کے اعلیٰ درجہ میں ایک گھر کا میں ضامن ہوں۔ (حضرت محمدؐ)
- تو نے مجھے "خلق" کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ تو قیامت کے دن میری لعنت کو ان پر رحمت کیجیو۔ (حضرت محمدؐ)
- "خوش خلقی" پیدا کرنے سے ایمان مکمل ہوتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اپنے اوپر اور "خلقِ خدا" پر رحم کھاؤ۔ خدا تم پر رحم کھائے گا (حضرت محمدؐ)
- غیبت کرنے والا خدا کی بدترین "خلق" میں سے ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- حسنِ "خلق" خدا کا سب سے بڑا انعام ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- خدا نے انسان کو جو کچھ دیا اس میں سب سے بہتر خوش "خلقی" ہے۔ پس چاہیے کہ تم کامل خلیق بنو۔ (حضرت علیؓ)
- خوشنودیٔ خدا کے حصول کا "خوش خلقی" سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں ہے (حضرت علیؓ)
- لوگوں کے ساتھ نیک "خلق" آدھی عقل ہے۔ (حضرت عمرؓ)

- کسی کے "خلق" پر اعتماد اس وقت تک نہ کرو جب تک کہ غصہ کے وقت اسے اچھی طرح سے آزما نہ لو۔ (حضرت عمر رضؓ)
- جو "خلقِ خدا" کی امداد سے عاجز ہو کر خدا کی جانب رجوع کرتا ہے، خدا تعالیٰ بھی اس کی طرف سے منہ پھیر لیتا ہے۔ (حضرت عثمان رضؓ)
- اپنا بوجھ "خلق" میں سے کسی پر مت رکھو۔ خواہ کم ہو یا زیادہ (حضرت عثمان رضؓ)
- "خلقِ خدا" سے نیکی کرنے سے جس قدر حقیقی شکر گذاری ہوتی ہے وہ کسی اور صورت میں نہیں ہو سکتی۔ (حضرت علیؓ)
- جب آدمی کا "خُلق" اچھا ہو تو کلام لطیف ہو جاتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- کمینوں کی دولت تمام "مخلوق" کے لئے مصیبت ہے۔ (حضرت علیؓ)
- گناہ کو چھوڑ کر باقی تمام معاملات میں لوگوں سے اتفاق کرنے کا نام "حُسنِ خُلق" ہے۔ (حضرت علیؓ)
- "بد خلق" کے لئے سرداری نہیں اور ملوک کو اخوت نہیں ملتی۔ (امام جعفر رضؓ)
- جو کوئی خالق سے انس رکھتا ہے اس کو "خلق" سے وحشت ہوتی ہے (امام جعفر رضؓ)
- بے ادب خالق اور "خلق" دونوں کا معتوب اور مغضوب ہے۔ (غوث پاکؒ)
- جس نے "خلق" سے کچھ مانگا وہ خالق کے دروازے سے اندھا ہے (غوث پاکؒ)
- خالق کا مقرب وہی ہے جو "خلق" پر شفقت کرے۔ (غوث پاکؒ)
- جو "خلق" کے ساتھ "خُلق" میں فراخ تر ہو وہ خالق سے نزدیک ہے۔ (غوث پاکؒ)
- وہ کتنا بدنصیب ہے جو "خلق" کو راضی کرنے میں خالق کی ناراضگی کی پروا نہیں کرتا۔ (غوث پاکؒ)
- مقبول ترین وہ شخص ہے جو بارِ خلق کھینچے اور خوش خوش رکھے۔ (بایزید بسطامیؒ)
- اللہ تعالیٰ کے پہچاننے کی نشانی یہ ہے کہ "خلق" سے بھاگے۔ (بایزید بسطامیؒ)
- "خوش خلقی" اور خاموشی ہلکی ہیں پیٹھ پر اور بھاری ہیں میزان پر (بایزید بسطامیؒ)

- "خلق" کے ساتھ ضرورت سے زیادہ اختلاط مت رکھ۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- علماء بد وہ ہیں جو خلق کے ساتھ عزت کے خواہاں ہیں (مجدد الف ثانیؒ)
- جو کچھ تو "خلق" کے واسطے کرے وہ ریا ہے (ابوالحسن خرقانیؒ)
- وہ دل سب سے زیادہ روشن ہے جس میں "خلق" نہ ہو۔ اور سب سے زیادہ سیاہ وہ دل ہے جس میں "خلق" نہ ہو۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- اللہ تعالیٰ کی دوستی اس کے دل میں نہیں ہوتی جس کی "خلق" پر شفقت نہیں۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- "بد خلقی" نجاست باطنی کی دلیل ہے۔ (امام غزالیؒ)
- "بد خلقی" سے دشمنی پیدا ہوتی ہے اور دشمنی سے جفا کاری۔ (امام غزالیؒ)
- کراہت ظاہر کرنا "بد خلقی" ہے۔ (امام غزالیؒ)
- عورت کی "بد خلقی" پر صبر کرنے والا حضرت ایوبؑ کے صبر کے برابر ثواب پائیگا (امام غزالیؒ)
- "خلق" سے دور اور "خلق" سے نزدیک رہنا مصائب دنیا کا بہترین علاج ہے (معروف کرخیؒ)
- شیریں کلام اور خوش "خلق" کے ساتھ محبت واجب ہوتی ہے (مامون الرشیدؒ)
- "بد خلقی" جیسی کسی نے میری مزاحمت نہیں کی۔ (بزرجمہر)
- آسائش "خلق" میں کوشش کر اور "خلق" سے مت ڈر۔ (لقمان)
- بدی سے دور رہ اور "خلق" کو بھی بدی سے دور رکھنے کی کوشش کر۔ (لقمان)
- "خلق خدا" کے معاملہ کو از روئے حق وحساب فیصلہ کر۔ (بقراط)
- "خلق" کی صحبت سے بچو اور "خلق" کو اپنا شعار بناؤ۔ (فتح موصلی)
- "خلق بد" کی مثال مٹی کے ٹوٹے برتن کی سی ہے۔ نہ اس سے کوئی فائدہ اٹھا سکتا ہے اور نہ وہ پھر مٹی بن سکتی ہے۔ (وہب بن منبہؒ)
- اگر تم دولت میں نہیں بڑھ سکتے تو "حسن خلق" ہی میں بڑھ جاؤ (وہب بن منبہؒ)
- خالق "خلق" میں ہے۔ (گورو نانک دیو جی)

- جو اپنی "خطاؤں" سے باز نہ آئیں وہی ظالم ہیں۔ (قرآن کریم)
- دنیا کی محبت ہر ایک "خطا" کی جڑ ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو اپنی "خطا" پر مصر ہے جان لے کہ اسے اللہ تعالیٰ مہلت دیئے جا رہا ہے (حضرت محمدؐ)
- جب کوئی حاکم تجسس و تحقیقات کرے اور "خطا" کر جائے تو اس کے لئے تجسس کا ایک ہی اجر ملے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- جب عالم سے "خطا" ہوتی ہے تو ایک عالم لغزش میں پڑ جاتا ہے (حضرت عمرؓ)
- اللہ اس کی "خطا" معاف نہیں کرتا جو دوسروں کی خطا نہ معاف کرے (حضرت عمرؓ)
- زبان کی "خطا" پاؤں کی لغزش سے بہت زیادہ خطرناک ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- بڑا "خطا وار" وہ ہے جسے لوگوں کی برائیوں کا ذکر کرنے کی فراغت ملی ہو۔ (حضرت عثمانؓ)
- اپنی "خطا" پر نادم ہونا خطاؤں کو مٹا دیتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- دیدہ و دانستہ "خطا" قابلِ معافی نہیں۔ (حضرت علیؓ)
- چھوٹے کی "خطا" اپنے سے کم جان کر اس کی عزت کرو۔ (امام جعفرؒ)
- "خطا" اس جہان کا خاصہ ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- اگر بندہ اپنی ہر ایک "خطا" پر ایک کنکر گھر میں ڈال دیا کرے تو اس کا گھر تھوڑے دنوں میں بھر جائے گا۔ (شفیق بلخیؒ)
- عقلمند دوسرے کو اپنے اوپر تعین کرتا ہے تاکہ جس وقت اس سے "خطا" سرزد ہو تو وہ اسے تنبیہ کرے، تاکہ پھر آئندہ اس سے خطا نہ ہو۔ (جالینوس)
- جو شخص اپنے دوستوں کی ہر "خطا" پر عتاب کرے اس کے دشمن بہت ہوں گے۔ (بو علی سینا)

- جو تمہاری "خطاؤں" پر شیریں تنقید کرتے ہیں وہی تمہارے سچے دوست ہیں۔ (سقراط)
- چالاکی درباریوں کے لئے وصف ہے اور درویشوں کے لئے "خطا" (شیخ سعدیؒ)
- اگر تم "خطاؤں" کو روکنے کے لئے دروازے بند کردو گے تو سچ بھی باہر ہی رہ جائے گا۔ (ٹیگور)
- ترقی نام ہے "خطاؤں" کی اصلاح کا۔ (لالہ لاجپت رائے)
- جان گیا ہے کہ اس سے "خطا" ہو گئی ہے اور اسے وہ ٹھیک نہیں کرتا تو ایک اور غلطی کر رہا ہے۔ (کنفیوشس)
- محتاج لوگ عموماً بہت کم "خطائیں" کرتے ہیں۔ (کنفیوشس)
- بہت سی اور بڑی بڑی "خطائیں" کئے بغیر کوئی شخص بڑا اور عظیم نہیں بن سکتا۔ (گلیڈسٹون)
- دوسروں کے خیالات کو غلط ٹھہرانے سے پہلے تم یہ سوچنے کی کوشش کرو کہ وہ اس "خطا" اور اس غلطی میں کیوں مبتلا ہوئے (کاؤلٹاؤ)
- اصلاح تو "خامیوں" کی ہوتی ہے۔ (ولورلٹز)
- انقلابی قوتوں کا تصور ان کی اصلی حالت سے کم کرنا ایک زبردست "خطا" ہے۔ (ماؤزے تنگ)
- تمام عظیم "خطاؤں" کی تہ میں غرور ہی ہوتا ہے۔ (رسکن)
- غصہ "خطا" کو جرم بنا دیتا ہے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- "خطا" اگرچہ خود اندھی ہے۔ لیکن وہ ایسی اولاد پیدا کرتی ہے جو دیکھ سکتی ہے۔ (مشرقی ادب)
- "خطا" کرنا انسان کی فطرت ہے۔ کی ہوئی غلطی کو مان لینا مردانگی ہے۔ (عربی ادب)
- جب عشق مبتلا ہوتا ہے تو "خطائیں" گاڑھی ہو جاتی ہیں۔ (عام کہاوت)
- جب دو آدمی آپس میں جھگڑیں، سمجھ لو دونوں ہی "خطاوار" ہیں۔ (ڈچ کہاوت)

خصلت

- انسان اپنی بُری "خصلتوں" کی بنا پر ہی دوزخ میں جلایا جائے گا (قرآن کریم)
- دو "خصلتوں" سے بچنے والا سلامت رہے گا. جھوٹ اور غیبت۔ (حضرت محمدؐ)
- جب کسی آدمی میں ٹیڑھی "خصلت" معلوم ہو تو اس بات کا منتظر رہ کر اس میں اس قسم کی اور خصلتیں بھی موجود ہوں گی۔ (حضرت علیؓ)
- بہترین "خصلت" حلم ہے۔ (بو علی سینا)
- تواضع نہایت پسندیدہ "خصلت" ہے۔ (امام مالکؒ)
- وہ بدترین "خصلت" ہے جو بناوٹ کی راہ سے اختیار کی جائے۔ (حسان بن ثابتؓ)
- اگر تجھ میں ایسی "خصلتیں" ہوں جن سے ہر ادنیٰ شخص تجھ سے ڈرے تو تجھ میں نیکی کا نام و نشان نہیں ہے۔ (شفیق بلخیؒ)
- وہ بُری "خصلت" جس کے تم خود شکار ہو، جب تک تم اسے نہ چھوڑو دوسرے کو اسے چھوڑنے کی نصیحت نہ کرو۔ (سقراط)
- کتے میں دس ایسی عمدہ "خصلتیں" ہیں کہ ہر شخص کو اختیار کرنی چاہئیں۔

(۱) بھوکا رہتا ہے۔ یہ آداب صالحین سے ہے۔ اور تھوڑی چیز پر قناعت کرتا ہے یہ علامت صابرین سے ہے۔

(۲) اس کا کوئی مکان نہیں ہوتا یہ علامت متوکلین سے ہے۔

(۳) وہ رات کو بہت ہی کم سوتا ہے، یہ صفات شب بے داری اور علامت محبین سے ہے۔

(۴) جب مرتا ہے تو کوئی میراث نہیں چھوڑتا۔ یہ صفات زاہدین سے ہے۔

(۵) یہ اپنے مالک کو نہیں چھوڑتا، چاہے جفا کرے اور اس کو مارے یہ علامت مریدانِ صادقین سے ہے۔

(۶) ادنیٰ جگہ پر ہی راضی ہو جاتا ہے۔ یہ علامت ممتوا ضعین سے ہے۔

(۷) اس کی جگہ پر کوئی قابض ہو جاتا ہے تو وہ دوسری جگہ تلاش کر لیتا ہے یہ نشان راضین سے ہے۔

(۸) یہ مار کا کینہ نہیں رکھتا یہ علامت خاشعین سے ہے۔

(۹) کھانا سامنے رکھا ہوا ہو تو دور بیٹھ کے تکتا ہے یہ علامت مساکین میں سے ہے۔

(۱۰) کسی مکان سے کوچ کر جاتا ہے تو پھر پلٹ کر نہیں دیکھتا یہ علامت مجزدین سے ہے۔ (خواجہ حسن بصریؒ)

- آدمی۔ سب سے پہلے آدمی کی "خصلتیں" شہر میں آتی ہیں۔ (سموئل جانسن)

خوشبو

- تمہیں کوئی "خوشبو دار" پھول پیش کرے تو انکار نہ کرو، یہ بہت معمولی احسان ہے۔ اور خوشبو اچھی چیز ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- مردانہ "خوشبو" وہ ہے جس کی خوشبو پھیلتی ہوئی ہو اور رنگ غیر محسوس ہو۔ جیسے گلاب اور کیوڑہ۔ (ترمذی)
- زنانہ "خوشبو" وہ ہے جس کا رنگ غالب ہو اور خوشبو مغلوب جیسے حنا زعفران وغیرہ۔ (ترمذی)
- ہر روز صبح کو کپڑوں پر "خوشبو" لگاؤ یا کوئی خوشبودار پھول سونگھو۔ (حکیم علی بن سہیلؒ)
- "خوشبو" سے دل اور جنس کی قوت بڑھتی ہے (حکیم علی بن سہیلؒ)
- جس "خوشبو" کا تمہیں حق نہیں ہے اس سے ناک بند کر لو کہ اس کی خوشبو بھی اس کی منفعت ہے۔ (حضرت عثمانؓ)

- "خوشبو" کو سونگھنے سے حسی خمار پیدا ہوتا ہے۔ (ڈاکٹر فیر)
- "خوشبو" سے نظام جسمانی کو تحریک ملتی ہے اور اس سے بینائی تیز ہو جاتی ہے۔ (ڈاکٹر فیر)
- نیک نامی روح میں بسی ہوئی ایک "خوشبو" ہے۔ (شکسپیر)
- گلاب کو خواہ کسی نام سے پکارو، وہ ویسی ہی "خوشبو" دے گا۔ (شکسپیر)
- "خوشبو" اپنے جنسی اثر کی وجہ سے عورتوں میں ایک بے خودی سی پیدا کرتی ہے (ہیولاک ایلس)
- "خوشبو" نظام عصبی کے لئے طاقتور محرک ہے۔ اور جسم کی طاقت میں اضافہ کرتی ہے۔ (ہیولاک ایلس)
- مشک مردانہ "بو" سے بہت ملتی جلتی ہے۔ یہ ایک طاقتور جنسی عصبی اور عضلاتی محرک ہے۔ (لی کاک)
- بعض مخصوص "خوشبوئیں" شدید جنسی تحریک پیدا کر دیتی ہیں (ڈاکٹر سیگارڈ)
- "خوشبو" سونگھنے سے لذت کا جو اظہار ہوتا ہے وہ جنسی لذت کے اظہار سے ملتا جلتا ہے۔ (مانٹے گار)
- اگر عورت ایام ماہواری میں "جند بیدستر" کی "خوشبو" سونگھے تو اس پر بے خودی سی طاری ہو جاتی ہے۔ (لکرے ٹیس)
- زندگی ایک "خوشبودار" پھول ہے اور محبت اس کا شہد۔ (وکٹر ہیوگو)
- سکھ اور مسرت ایسے عطر ہیں جتنا چھڑکو گے اتنی ہی "خوشبو" پھیلے گی۔ (ایمرسن)
- شہرت بہادری کے کارناموں کی "خوشبو" ہے۔ (سقراط)
- "خوشبو" کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) مردانہ خوشبوئیں جو مرد کی خوشگوار جسمانی بو سے ملتی جلتی ہوں، یا اس میں اضافہ کر سکتی ہیں (۲) نسوانی خوشبوئیں جو عورت کی جسمانی بو جیسی ہوں یا اس میں اضافہ کر کے مرد کو اس کی جانب راغب کرنے میں مدد دیں (۳) منفی مردانہ

خوشبوئیں، جو مرد کی ناگوار جسمانی بُو کو دور کر دیں یا اس کو کم کر دیں۔
(۴) منفی نسوانی خوشبوئیں جو عورت کی ناگوار جسمانی بو کو دور کر دیں یا اس کو کم کر دیں۔ ایسی تمام خوشبوئیں جو جانوروں سے حاصل کی جاتی ہیں مردانہ خوشبوئیں کہلاتی ہیں۔ مثلاً مشک، عنبر وغیرہ۔ (وان۔ ڈی۔ ویلڈے)

خدمت

- لوگوں کی مدد کرنے والا ایسا ہے کہ گویا تمام عمر خدا کی "خدمت" میں گذار دی (حضرت محمدؐ)
- تمہارے مہمانوں کی تمام "خدمات" کی بجا آوری تمہارے ہی ذمہ ہے (حضرت محمدؐ)
- قوم کا سردار قوم کا "خدمت گار" ہوتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- غریبوں کی "خدمت" کرنے والا اجر و ثواب حاصل کرتا ہے (حضرت محمدؐ)
- خدا کی قسم! خلافت بھی مجھے "خدمتِ خلق" سے باز نہ رکھ سکے گی۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- مجھے "خدمتِ خلق" کی توفیق عطا فرما۔ اور میرے گناہوں کو بخش دے (حضرت ابوبکرؓ)
- میں نے "خدمت" نہیں کی تو گستی سے۔ (بایزید بسطامیؒ)
- گوشہ نشینی اختیار کرنے میں چاہیے کہ "خدمتِ خلق" سے محروم نہ رہے (مجدد الف ثانیؒ)
- جس بیوی سے تیرے والدین ناراض ہوں، اس کو طلاق دیدینا "خدمتِ والدین" میں داخل ہے۔ (امام غزالیؒ)
- انسانوں کی "خدمت" ہی دراصل خدا کی خدمت ہے۔ (ابو ذر غفاریؓ)
- "خدمت" سے خوش قسمتی حاصل ہوتی ہے۔ (شیخ سعدیؒ)
- مذہب صرف لوگوں کی "خدمت" میں ہے، تسبیح اور مصلے میں نہیں (شیخ سعدیؒ)
- سعید ہیں وہ جو اپنے والدین کی "خدمت" کرتے ہیں۔ (مہاتما بدھ)
- خدا کو ماننا ہے تو خلق کی "خدمت" کرو۔ (گرونانک دیو جی)

- حقیقی محبت کا اظہار تعریف سے نہیں "خدمت" سے کیا جاتا ہے (مہاتما گاندھی)
- "خدمت" دل اور روح کو پاک کرتی ہے۔ (شوانند)
- "خدمت" سے علم حاصل ہوتا ہے۔ (شوانند)
- "خدمت" ہی زندگی کا مقصد ہے۔ (شوانند)
- غریبوں کی "خدمت" ہی خدا کی خدمت ہے۔ (سردار پٹیل)
- انسان کی "خدمت" انسان کا سب سے پہلا فرض ہے (ونوبا جی)
- دنیا میں سب سے بڑا حق "خدمت" اور ایثار سے پیدا ہوتا ہے۔ (پریم چند)
- جو عوام کی "خدمت" کرنے میں اپنی خوشی محسوس کرتے ہیں، وہ بہادر اور جوانمرد ہوتے ہیں۔ (بیکن)
- حضرت آدمؑ کو اپنے ماں باپ کی "خدمت" نہیں کرنی پڑی، لہٰذا ان کی اولاد بھی اس فرض سے غافل ہے۔ (ڈنکن)
- جس شخص کی زندگی کا نصب العین ملک اور قوم کی "خدمت" ہوتا ہے، اسے آبا کے شرف کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی۔ (والیٹر)
- قسمت کی بہترین "خدمت" یہی ہو سکتی ہے کہ بنک میں روپیہ جمع کرایا جائے۔ (والٹر ونچل)
- دنیا میں انسانیت کی "خدمت" کرنے والے بہت ہی کم لوگ ہیں۔ (جارج ہیرن)
- جو دوسروں کی "خدمت" میں لگا رہتا ہے۔ لوگ اس کی خدمت آپ ہی آپ کرنے لگتے ہیں۔ (فے عیبوع)
- پیسہ عقل مند کی "خدمت" کرتا ہے اور بے وقوف پر حکومت۔ (کہاوت)

- اہلِ ایمان کے "دل" اللہ کی یاد سے سکون پاتے ہیں۔ خبردار رہو کہ دلوں کا چین اللہ کے ذکر ہی میں ہے۔ (قرآن کریم)
- آنکھیں اندھی نہیں بلکہ وہ "دل" جو سینے میں ہیں اندھے ہیں۔ (قرآن کریم)
- اے محمدؐ! اگر تم کہیں تُند خلق اور سخت "دل" ہوتے تو یہ لوگ تمہارے آس پاس سے ہٹ جاتے۔ (قرآن کریم)
- اُن پر خدا کی لعنت جو اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے اور اُن کے "دلوں" میں شبہے ڈال کر ان میں کجی پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ (قرآن کریم)
- مومنین کے "دل" نیک ہوتے ہیں۔ ان سے اگر غلطی ہو جائے تو فوراً توبہ کر لیتے ہیں۔ (قرآن کریم)
- نصیحت تو وہی لوگ پکڑتے ہیں۔ جن کے "دل" میں خدا کا خوف ہے۔ (قرآن کریم)
- جو صاحبِ "دل" ہے اس کے لئے قرآن کی نصیحت کافی ہے۔ (قرآن کریم)
- ہے جو کوئی خدا کی خوشِ "دلی" کے ساتھ قرض دے کہ خدا اس کے لئے کئی گنا بڑھا دے.. (قرآن کریم)
- یہ لوگ صداقت سے گذر جاتے ہیں۔ ان کے "دل" تو ہیں لیکن سمجھ سے کام نہیں لیتے۔ (قرآن کریم)
- کسی کے "دل" میں بُخل اور ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ (حضرت محمدؐ)
- میرے "دل" کا ذکر اللہ ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- آپس میں تحفہ بھیجا کرو کہ تحفہ "دل" کی کدورت کو دور کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "دلوں" کو اس بنا پر پیدا کیا گیا ہے کہ جو ان سے نیکی کرے اس سے یہ محبت کرتے ہیں، اور جو ان سے برائی کرے اس کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ (حضرت محمدؐ)

- دولتمندی "دل" کی دولتمندی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو شخص دُنیا سے بے نیاز ہونا چاہے خُدا اُسے بے نیاز کر دیتا ہے اور اس کا "دل" دُنیا سے متنفر ہو جاتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اے دِلوں کو پھیرنے والے ہمارے "دلوں" کو اپنی فرمانبرداری میں لگا دے (حضرت محمدؐ)
- تمہارے جسم میں گوشت کا ایک ہی ٹکڑا ہے۔ جب وہ درست ہو تو سارا جسم درست ہو جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے معلوم رہے کہ وہ "دل" ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- مومن کی زبان "دل" سے پیچھے رہتی ہے۔ جب بولنا چاہتا ہے۔ تو دِل میں سوچ لیتا ہے۔ تب زبان سے نکالتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- مومن کا چہرہ ہشاش بشاش رہتا ہے اور "دل" غمگین۔ (حضرت محمدؐ)
- گنہگار کا "دل" برے عمل کی کثرت سے اس کا عادی ہو جاتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جس شخص کے "دل" میں ذرہ بھر ایمان ہو گا۔ وہ دوزخ سے نکالا جائے گا (حضرت محمدؐ)
- کسی شخص کے "دل" میں ایمان اور حسد اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ (حضرت محمدؐ)
- اپنے بھائی کا "دل" خوش رکھ کہ اس سے بہتر کوئی عبادت نہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- مُبارک ہے وہ بات جو "دل" کو لگے۔ اور مبارک ہے وہ دِل جو معقول بات قبول کرے (حضرت عیسیٰؑ)
- دُنیا میں دو چیزیں پسندیدہ ہیں ایک سخن "دل پذیر" دوسری "دل" سخن پذیر (حضرت عیسیٰؑ)
- مُبارک ہیں وہ جو "دل" کے غریب ہیں کیونکہ وہ بہشت کے حقدار ہوں گے (حضرت عیسیٰؑ)
- مبارک ہیں وہ جو "دل" کے غمگین ہیں، کیونکہ وہ تسلی پائیں گے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- مبارک ہیں جو رحم "دل" ہیں۔ کیونکہ ان پر رحم کیا جائے گا۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- جس کسی نے بُری نیت سے عورت پر نگاہ کی۔ وہ اپنے "دل" میں اس کے ساتھ زنا کر چکا۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- خدا کے ساتھ اپنے سارے "دل" اور ساری جان کے ساتھ محبت کر۔ اور انسانوں سے

اپنے برابر جیسی۔ (حضرت عیسیٰؑ)

- جہاں تیرا مال ہے۔ وہیں تیرا "دل" ہے۔ اس لئے مال جمع نہ کرو۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- وہ شخص جس کے "دل" میں بُرائی ہے کبھی بھلائی نہ پائے گا۔ (حضرت سلیمانؑ)
- شکستہ خاطر کے سب دن بُرے ہیں۔ مگر وہ جو خوش دل ہے۔ ہمیشہ شکر گذار رہتا ہے (حضرت سلیمانؑ)
- وہ "دل" جو بُرے منصوبے باندھتا ہے اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے (حضرت سلیمانؑ)
- تیرا "دل" بیگانہ عورتوں کو دیکھ کر ٹیڑھے مضمون نکالے گا۔ جو تیری ہلاکت کا باعث ہونگے (حضرت سلیمانؑ)
- جاہل اپنے "دل" میں جو کچھ ہے ظاہر کر دیتا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- وہ "دل" مُردہ ہے جب تک اُسے علم کی زندگی نہ ملے۔ (حضرت ابو بکرؓ)
- جس پر نصیحت اثر نہ کرے وہ جانے کہ اس کا "دل" ایمان سے خالی ہے (حضرت ابو بکرؓ)
- آنکھ کا کاسہ "دل" کا دروازہ ہے۔ کہ دل کی تمام آفتیں اسی کی راہ سے آتی ہیں (حضرت ابوہریرہؓ)
- میری نصیحت قبول کرنے والا "دل" موت سے نہ یا وہ کسی کو محبوب نہ رکھے۔ (حضرت ابوذرؓ)
- خشوع وخضوع کا تعلق "دل" سے ہے۔ نہ کہ ظاہری حرکات سے۔ (حضرت عمرؓ)
- غم دنیا "دل" کو تاریک اور غم عقبےٰ دل کو روشن کرتا ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- گناہ کسی نہ کسی عنوان "دل" کو بے چین کئے رہتا ہے۔ (حضرت قطبؓ)
- جب زبان اصلاح پذیر ہو جاتی ہے تو "دل" بھی نیک ہو جاتا ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- محبوبین کی کھالیں بھی "دل" کی طرح نرم ہو جاتی ہیں۔ اور ان کے رُوئیں کھڑے ہوتے ہیں۔ ان کے دل اور جلد نرم ہو جاتی ہیں۔ اور یاد خدا سے ان کو راحت ہوتی ہے۔ (حضرت لقمانؑ)
- جس شخص کے "دل" میں جتنی زیادہ حرص ہوتی ہے اس کو اللہ پر اتنا ہی کم یقین ہوتا ہے (حضرت علیؓ)
- اپنے "دلوں" سے دوستی کا حال پوچھو۔ کیونکہ یہ ایسے گواہ ہیں جو کسی سے رشوت نہیں لیتے (حضرت علیؓ)
- جو شخص گناہوں سے پاک اور بری ہو۔ وہ "دلیر" ہوتا ہے اور جس میں کچھ عیب ہو وہ "بزدل" بن جاتا ہے (حضرت علیؓ)

- دنیا کی ذرا سی چیز بھی تمہارے "دل" میں رہ گئی تو سجدہ کرنے میں بھی تم استغراق حاصل نہ کر سکو گے۔ (معروف کرخیؒ)
- "دل" کی صفائی چاہتا ہے تو آنکھ جہاں سے بند کر لے۔ یہی وہ رخنہ ہے جہاں سے غبار آتا ہے۔ (شفیق بلخیؒ)
- جب تک آدمی کا "دل" اللہ کی یاد میں ہے وہ نماز میں ہے۔ اگرچہ بازار میں ہو (شفیق بلخیؒ)
- "بزدل" اپنے آپ کو شجاع اور بخیل اپنے آپ کو کریم شمار کرتے ہیں۔ (جالینوس)
- اس بات کی کوشش کر کہ افعال ناکردنی کا خیال تک تیرے دل میں نہ گذرے (فیثاغورث)
- جو شخص ایسا دوست نہیں رکھتا جس سے وہ اپنے "دل" کی باتیں کہے وہ مردم خوار ہے جو اپنے دل کو کھاتا ہے۔ (فیثاغورث)
- حکمت ایک درخت ہے جو کہ "دل" سے اُگتا ہے اور زبان سے پھل دیتا ہے (بطلیموس)
- جو شخص بقائے حیات چاہتا ہے اُسے چاہیئے کہ "دل" کو شدائد و مصائب کے تحمل کے لئے آمادہ رکھے۔ (بطلیموس)
- ایک افسردہ "دل" تمام انجمن کو آزردہ بنا دیتا ہے (حکیم اقلیدس)
- ایسی راستی سے جو کسی کو فائدہ نہ پہنچائے۔ اور لوگوں کا "دل" دکھائے پرہیز کرو (بابا فرید گنج شکرؒ)
- عقلمند وہ ہے جو مصیبتوں کے وقت اپنے "دل" کو جگہ سے نہ ہلنے دے (کے خسرو)
- "دل" کے نور سے زیادہ کوئی روشنی نہیں۔ اور اپنے نفس سے زیادہ کوئی ہمارا دشمن نہیں۔ (بزرجمہر)
- کسی کی نسبت بُرا خیال بھی "دل" میں نہ لاؤ۔ یاد رکھو اس کا عکس اس کے دل پر بھی ضرور پڑے گا۔ (بوعلی سینا)
- بیماریوں میں سب سے بری "دل" کی بیماری ہے۔ دل کی بیماریوں میں سب سے بُری دل آزاری ہے۔ (بوعلی سینا)
- حقیقی حسن کا سرچشمہ "دل" ہے۔ اگر یہ سیاہ ہو تو تیکھی آنکھیں بے نور ہیں۔ (بوعلی سینا)
- جس "دل" میں غم نہ ہو وہ بگڑ جائے گا جیسا کہ گھر اگر اس میں رہائش نہ ہو تو بگڑ جاتا ہے۔ (مالک بن دینارؒ)

- تمہارے "دلوں" سے اگر موت کا یقین دور نہ ہوتا تو فضول آمیدوں کا غرور تم پر غالب نہ آتا۔ (حضرت علیؓ)
- بے شک "دلوں" میں برے خیالات گذرتے ہیں۔ مگر سلیم عقلیں اس سے باز رکھتی ہیں (حضرت علیؓ)
- موت کو بہت یاد کرو۔ اس سے تمہارا "دل" نرم ہو جائے گا (حضرت عائشہؓ)
- سعید وہ ہے جس کا "دل" عالم ہو اور بدن صابر۔ (امام جعفرؓ)
- تونگر کا دِل جیب میں اٹکا رہتا ہے۔ اور درویش کا دِل اللہ تعالیٰ میں (امام جعفرؓ)
- حقیقی تقویٰ یہ ہے کہ جو کچھ تمہارے "دل" کے اندر ہے۔ اگر تم اُس کو کھلے ہوئے طباق میں رکھ دو اور اُس کو لے کر بازار گشت لگاؤ تو اس میں ایک چیز بھی ایسی نہ ہو جس کو اس طرح آشکارا کرنے میں تمہیں شرم آئے۔ یا کوئی حرف گیری کر سکے۔ (امام جعفرؓ)
- جس کے "دل" میں خدا نے رحم نہیں ڈالا وہ انتہائی بدنصیب ہے (غوث پاکؒ)
- عاقل پہلے "دل" سے پوچھتا ہے پھر منہ سے بولتا ہے۔ (غوث پاکؒ)
- جب تک اس زمین پر ایک شخص بھی ایسا موجود ہے جس کا تمہارے "دل" میں خوف ہو یا اس سے کسی قسم کی توقع ہو اس وقت تک تمہارا ایمان کامل نہیں ہوا۔ (غوث پاکؒ)
- اللہ والے تو طاعتیں کرتے ہیں۔ اس پر بھی اُن کے "دل" خوفزدہ رہتے ہیں (غوث پاکؒ)
- اپنے دل کو صرف خدا کے لئے خالی رکھو۔ اور اعضا سے کے ساتھ بال بچوں کے لئے فکر معاش کرو کہ یہ بھی تعمیل حکم ہے۔ (غوث پاکؒ)
- خدا تعالیٰ تمہارے "دل" میں کیونکر داخل ہو گا۔ جب کہ اس میں سیکڑوں مورتیاں اور بت جمع کر رکھے ہیں۔ خدا کے سوا ہر چیز جو "دل" میں ہے تصویر اور بت ہے۔ (غوث پاکؒ)
- یہ مفید نہیں کہ زبان تو ماہر ہو اور "دل" نادان۔ (غوث پاکؒ)
- جب ذکر "دل" میں جگہ پکڑ جاتا ہے تو بندے کا اللہ کو یاد رکھنا دائمی ہو جاتا ہے اگرچہ زبان بند رہے۔ (غوث پاکؒ)
- اللہ کی عبادت "دل" سے ہوتی ہے نہ کہ زبان سے۔ (غوث پاکؒ)
- "دل" زبان کی کھیتی ہے اس میں اچھی تخم ریزی کرو۔ اگر سارے دانے نہ اُگ سکیں۔ تو کچھ مزدور

آگ آ لگی ۔

- "دل" کو روشن کرنا ہو تو غیر ضروری باتوں سے پرہیز کرو۔ (حضرت امام شافعیؒ)
- اگر تیرا "دل" برا ہے تو تیرا قول بھی برا ہے۔ دل اچھا ہے تو قول بھی اچھا ہے۔ (حضرت امام شافعیؒ)
- "دل" صاف نہیں تو تمام جسم میں فساد برپا ہوگا۔ (ابن یمین خراسانیؒ)
- حسد، ریا اور عجب "دل" کی خباثت کو ظاہر کرتے ہیں۔ (امام غزالیؒ)
- نماز میں حضورِ قلب کی تدبیر یہ ہے کہ الفاظ کے معانی پر خیال رکھے (امام غزالیؒ)
- جب تک نفس و خواہش مجاہدات توبہ سے تابع شریعت نہ بن جائیں "دل" انوارِ معرفت سے زندہ نہیں ہو سکتا۔ (امام غزالیؒ)
- کسی کو حسب "دلِ خواہ" بنانے کی کوشش نہ کرو۔ بلکہ اپنے آپ کو اوروں کے حسبِ دلخواہ بنانے کی کوشش کرو۔ جب تک کہ اوروں کی خواہش خلاف شرع نہ ہو (امام غزالیؒ)
- نکاح کرنے والا گو شرمگاہ کو بچائے مگر نظر اور "دل" کا بچانا اس کو محال ہے (امام غزالیؒ)
- اپنے "دل" کو دیکھو شاید اس میں کوئی تغیر آ گیا ہو۔ (حضرت فضیلؒ)
- بعض لوگوں کی قدر میرے "دل" میں ہوتی ہے مگر جب انھیں کھانے میں اسراف کرتے دیکھا ہوں تو اپنے قلت تقویٰ کے باعث میری نظر میں حقیر ہو جاتے ہیں۔ (حضرت فضیلؒ)
- جب سے خدا کا نام میرے "دل" میں بس گیا ہے مجھے کچھ یاد نہیں رہتا۔ (بایزید بسطامیؒ)
- "دل" آنکھ کے تابع ہے۔ آنکھ بگڑنے کے بعد دل کی حفاظت مشکل ہے۔ اور دل کے بگڑنے پر شرمگاہ کی حفاظت مشکل تر ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- کفر کے بعد سب سے بڑا گناہ "دل آزاری" ہے۔ خواہ مومن کا ہو یا کافر کا۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- ذکرِ جہر سے اس قدر پرہیز کرو کہ کھاتے وقت بسم اللہ بھی "دل" میں پڑھو۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- دولتمند دل کی صحبت زہر قاتل ہے اور ان کے حرب لقمے "دل" کو سیاہ کرتے ہیں۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- صدق یہ ہے کہ "دل" باتیں کرے۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- وہ بات کہو جو "دل" میں ہو۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- سب سے روشن وہ "دل" ہے جس میں خلق نہ ہو اور سب سے تاریک وہ ہے جس میں خلق نہ ہو (ابوالحسن خرقانیؒ)

- جو لوگ "دِل" کو دُنیا سے لگاتے ہیں گوشہ نشینی انھیں مفید نہیں ہے۔ (حضرت داؤد طائیؒ)
- انسان جب بوڑھا ہو جاتا ہے تو اس کا "دل" مر جاتا ہے۔ (حضرت ربیع بن انسؒ)
- نماز میں "دل" کی حفاظت مجلس میں زبان کی، غضب میں ہاتھ کی اور دسترخوان پر شکم کی حفاظت کرو۔ (لقمان)
- جہاں تک ہو سکے لوگوں سے دور رہو تاکہ تیرا "دل" سلامت رہے اور نفس پاکیزہ (لقمان)
- علم "دل" کو اس طرح زندہ رکھتا ہے جیسے کہ بارش زمین خشک کو (لقمان)
- جس شخص کو تیرا "دل" بُرا خیال کرے یا دشمن جانے اس سے بچا رہ (سقراط)
- حرص کو اپنے "دِل" میں جگہ نہ دے۔ کہ تیری قوت دوسروں سے زیادہ نہیں ہے (ارسطو)
- اگر نفس نے "دل" پر فتح پائی تو سمجھو وہ مُردہ ہے۔ (ارسطو)
- "رحمدل" انسان جب مصیبت زدگان کی مصیبت کو دُور نہیں کر سکتا۔ تو اس کا حال مصیبت زدوں سے بدتر ہو جاتا ہے۔ (بقراط)
- "دل" پر جو میل جم جاتی ہے۔ اس کا زائل کرنا دشوار ہے (بقراط)
- انسان کو لازم ہے کہ وہ اپنے "دل" کو ایسا سخت پتھر بنائے جس پر رنج و اندوہ کی نوک نہ لگ سکے۔ (بقراط)
- قدرت نے "دل" سے دماغ کو اونچی جگہ دی ہے۔ اس لئے جذبات کو ہر حالت میں تمیز کے تابع رکھنا لابد ہے۔ (بقراط)
- "دل" کو الٹ کر دیکھو اس میں غلامی کے زبردست نشانات ملیں گے۔ بادشاہ وہ ہے جو اپنے "دل" کو اختیار میں رکھتا ہو۔ (دیوجانس کلبی)
- جو اپنے جسم کے اندر کے دشمن یعنی "دل" کو شکست نہیں دے سکتا وہ دوسروں سے کیا جنگ کر سکتا ہے۔ (دیوجانس کلبی)
- تیرے لئے اسباب جہنم تیرے ہاتھ، پاؤں، آنکھ اور "دل" ہیں۔ (شاہ احمد کاشانیؒ)
- گناہ نہ کر وہ رہنا بہتر ہے۔ اس بہت سی عبادت سے جس میں "دل" گناہ کی طرف رغبت رکھتا ہو۔ (وہب بن وردؒ)

- وہ "دل" جو طوفان سے بے نیاز ہے ، جو کشتی کی طرح بوجھ اُٹھانے والا ہے (عبدالرحمان بابا)
- "دل" کو قابو میں رکھنا اور اختیار ہونے پر ناجائز خواہشات کو روکنا ہی مردانگی ہے ۔ (حضرت رابعہ بصریؒ)
- "دل" آئینہ کی طرح صاف ، زبان شہد کی طرح میٹھی اور کام برف کی طرح رکھو (حضرت شبلیؒ)
- پانچ چیزیں "دل" کے بگڑنے کا نشان ہیں (۱) توبہ کی اُمید پہ گناہ کرنا (۲) علم سیکھنا اور عمل نہ کرنا (۳) عمل کرنا اور اخلاص کا نہ ہونا (۴) رزق کھانا اور شکر نہ کرنا (۵) دفن کرنا مردوں کا اور عبرت نہ پکڑنا ۔ (خواجہ حسن بصریؒ)
- اپنے "دل" کا غم اپنے دل میں رکھو ۔ لوگ سُنیں گے تو ہنسی اُڑائیں گے اور غم کوئی بھی نہ جانے گا ۔ (عبدالرحیم خان خاناں)
- جو بات خلوص "دل" سے خالی ہو کر زبان پہ آئے اس کی مثال کوڑے کرکٹ کے سبزے کی سی ہے جس میں گندگی کی آمیزش ہو گی ۔ (حضرت مولانا رومیؒ)
- کتنا شریف ہے وہ غم کا مارا "دل" جس کا غم اُسے شاد و خرّم دلوں کے ساتھ خوشی کے راگ گانے سے نہ روک سکے ۔ (خلیل جبران)
- ایشور کی یاد میں جب "دل" نہ جاگے تو آنکھوں کے جاگنے سے کچھ نہیں ملتا (بھاگوت)
- حقیقی خیالات کے متلاشی ہو تو "دل" کو نیک خیالات کا نشیمن بناؤ ۔ (مہاتما بدھ)
- کسی کا "دل" دکھانا سب سے بڑا پاپ ہے ۔ (تلسی داس)
- جو دوسروں کے "دل" جیتتا ہے وہی ساری دُنیا جیت لیتا ہے ۔ (بھرتری ہری)
- محض اشنان سے کیا ہوتا ہے جب "دل" میلا ہے ۔ مچھلی سدا پانی میں رہتی ہے لیکن اُس کی تو باس نہیں جاتی ۔ (کبیر داس)
- دُنیا کے بازار میں بہت کم لوگ غم "دل" کے خریدار ملتے ہیں ۔ (سوامی وویکانندجی)
- اے عورت تو نے اپنے اتھاہ آنسوؤں سے دُنیا کے "دل" کو اس طرح گھیر رکھا ہے جس طرح سمندر زمین کو ۔ (ٹیگور)
- دُعا وہی اثر کرتی ہے جو "دل" کی تڑپ سے پیدا ہوتی ہے (سوامی سار شبدانندجی)

- پربھو کا ذکر دہی اچھا جو "دل" میں بس جائے۔ (سوامی ساردشیدانند جی)
- نادان لوگ دولت کے لئے "دل" کا چین گنوا دیتے ہیں۔ دانشمند دل کے چین کی خاطر دولت لٹا دیتے ہیں۔ (گرو گرنتھ صاحب)
- دوسروں کا "دل" جیتنے کے لئے اپنا "دل" جیتنا ضروری ہے اگر تم نے اپنے دل پر قابو پالیا تو دنیا تمہارے قبضہ میں ہے۔ (گرفانک دیو جی)
- بے داغ "دل" بہت بڑی نعمت ہے۔ جو گنتی کے چند انسانوں کے حصہ میں آتی ہے۔ (ماتا ریحانہ جی)
- "دل" کالا ہو تو گورے منھ پر اترانا بیوقوفی ہے۔ (ماتا ریحانہ جی)
- اگر انسان کا "دل" پاک ہے تو مصیبتوں کی آمد کے ساتھ ساتھ ان کی مزاحمت کی طاقت بھی اس میں پیدا ہو جاتی ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- کسی کے لئے "دل" میں غصہ بھرے رکھنے کی بہ نسبت اسے فوراً ظاہر کر دینا چاہئے جیسے پل بھر میں جل جانا دیر تک سلگتے رہنے سے بہتر ہے (ویدویاس)
- "وسیع القلبی" ہی ترقی کی بنیاد ہے۔ (جواہر لال نہرو)
- جو اپنے "دل" میں کینہ رکھتا ہے۔ وہ گویا اپنے زخموں کو ہرا رکھتا ہے۔ (بیکن)
- عورت کا "دل" اس کے دماغ پر حکومت کرتا ہے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- بے کار لوگوں کے "دل" میں شیطان فوراً اپنا کارخانہ کھول دیتا ہے (ہربرٹ سپنسر)
- "بزدل" انسان موت آنے سے پہلے ہی کئی بار مر چکتا ہے اور بہادر ایک ہی بار مرتا ہے (شیکسپیئر)
- عورت کا بناؤ سنگھار اس کے "دل" کی حالت کا آئینہ دار ہوتا ہے (گرے)
- نیک عورت کو دیکھنے سے "دل" خوش ہوتا ہے۔ (سیموئیل جانسن)
- خدا نے عورت کو مرد کی پسلیوں سے پیدا کیا تاکہ وہ اس کے نزدیک یعنی "دل" کے قریب رہے۔ (کاؤپر)
- میں ہر اس انسان کو "بزدل" خیال کرتا ہوں جس کا عمل اس کے تخیل کا آئینہ دار نہیں ہوتا (جین)

- اگر دُنیا میں ایک بھی محبت کرنے والا "دل" باقی نہ رہے تو آفتاب اپنی حرارت کھو بیٹھے (تھیلر)
- ماضی کی دلچسپیوں کو "دل" سے محو کر دو۔ اور قوی دل کے ساتھ مستقبل کی بہتری کے لئے سرگرم عمل رہو۔ (لانگ فیلو)
- اگر میری تحریر سے کسی کے "دل" کو تسکین ملتی ہے تو یہ دُنیا بھر کی تمام نعمتوں سے میرے لئے افضل ترین نعمت ہوگی۔ (ایلا ولکاکس)
- عورت کا "دل" ہمیشہ چاند کی طرح بدلتا رہتا ہے۔ (آسکر وائلڈ)
- دیانتداری اور پسینے کی کمائی سے سنگ مرمر کے محل تو کھڑے نہیں کئے جا سکتے جب تک کہ ان کے "دل" بھی پتھر کے نہ ہوں۔ (ڈانٹے)
- ماں کا "دل" بچوں کے لئے مکتب ہوتا ہے۔ (دو بچر)
- جب جیب خیرات کر کے خالی ہو جاتی ہے تو "دل" خوشی سے بھر جاتا ہے (وکٹر ہیوگو)
- بے وقوف کا "دل" اس کی زبان میں ہوتا ہے اور عقلمند کی زبان اس کے دل میں ہوتی ہے۔ (فرینکلن)
- انسان کے اطوار اُسے گنہ گار نہیں بنا سکتے جب تک کہ اس کا دل گنہ گار نہ ہو (لانگس)
- حسد آدمی کے "دل" کو تباہ کر دیتا ہے۔ (جیری سسٹم)
- اپنے "دل" اور دماغ کو ہمیشہ اچھے کاموں میں مشغول رکھو (ڈاکٹر مارڈن)
- طاقتور جسم میں طاقتور "دل" ہوتا ہے (عربی کہاوت)
- تاریک "دل" سے تاریک چہرہ اچھا۔ (پنجابی کہاوت)
- اچھا وہ ہے جس کا "دل" آئینہ کی طرح صاف ہو (پشتو ادب)

دُنیا

- تم ہر اونچی جگہ بے ضرورت یادگار بناتے ہو اور بڑی بڑی صنعت کے محل تعمیر کرتے ہو، کیا تم ہمیشہ "دنیا" میں ہی رہو گے۔ (قرآن کریم)
- اللہ سب کا حال جانتا ہے اور دین و "دنیا" کی مصلحتوں سے واقف ہے (قرآن کریم)
- مال اور اولاد "دنیا" کی چند روزہ زندگی کے بناؤ سنگھار ہیں۔ (قرآن کریم)
- خدا "دنیا" کے سب لوگوں سے بے نیاز ہے۔ (قرآن کریم)
- جو راہِ ہدایت پر چلا اس کے لئے "دنیا" میں کوئی ڈر ہے نہ آخرت میں (قرآن کریم)
- "دنیا" کی زندگی تو بس کھیل تماشہ ہے (قرآن کریم)
- آخرت اور "دنیا" سب کچھ اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ (قرآن کریم)
- "دنیا" کا مال و متاع مثل آبِ باراں ہے۔ ضرورت کے موافق برسے تو فائدہ مند ہے اور اگر زیادہ برسے تو نقصان دہ ہے۔ (قرآن کریم)
- جو ایمان رکھتے ہیں ان کی زندگی "دنیا" میں بھی اچھی ہوگی اور آخرت میں انہیں ان اعمال کا صلہ ضرور ملے گا۔ (قرآن کریم)
- لوگوں کو "دنیا" کی مرغوب چیزوں کے ساتھ دل بستگی بھلی معلوم ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ تو زندگی کے چند روزہ فائدے ہیں اور ہمیشہ کا ٹھکانا تو اللہ کے ہاں ہے۔ (قرآن کریم)
- جو لوگ یونہی بے دلی سے عبادت کرتے ہیں۔ انہوں نے "دنیا" بھی کھوئی اور آخرت بھی۔ (قرآن کریم)
- "دنیا" میں اکڑ کر زمین پر نہ چلا کرو۔ کیونکہ اکڑ کر چلنے سے نہ تو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ تن کر چلنے سے پہاڑوں کی بلندی ہی کو پہنچ سکے گا۔ (قرآن کریم)

- "دُنیا" کی محبت سب گناہوں کی سردار ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "دنیا" کی محبت ہی تجھے اندھا، گونگا اور بہرہ بنا دیتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "دنیا" اس کا گھر ہے، جس کا گھر نہ ہو۔ اس کا مال ہے جس کے پاس مال نہ ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- "دنیا" ایک مُردار جانور ہے اور دُنیا والے ڈھور نوچنے والے کتے ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- "دنیا" حلال بھی ہے عذاب بھی، مگر یہ حرام کی نسبت خفیف ہے (حضرت محمدؐ)
- "دنیا" سامانِ زیست ہے اور اس کا بہترین متاع صالح عورت ہے (حضرت محمدؐ)
- بے شک "دنیا" تمہارے لئے پیدا کی گئی ہے۔ اور تم آخرت کے لیے پیدا کئے گئے ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- بندے کے لئے "دنیا" میں اللہ کا سخت ترین عذاب غیر مقسوم کا طلب کرنا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو "دنیاوی" حیثیت میں تجھ سے زیادہ ہے اس کو مت دیکھ کہ ناشکری پیدا ہو گی۔ (حضرت محمدؐ)
- جو شخص "دنیا" سے بے نیاز ہونا چاہتا ہے۔ خدا اسے بے نیاز کر دیتا ہے اور اس کا دل دنیا سے متنفر ہو جاتا ہے (حضرت محمدؐ)
- مجھ کو "دنیا" سے صرف اسی قدر تعلق ہے جس قدر اس سوار کو جو تھوڑی دیر کے لئے راہ میں کسی درخت کے سائے میں بیٹھ جائے۔ اور پھر اس کو چھوڑ کر آگے بڑھ جائے۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر میرے ایک ہاتھ پہ چاند اور دوسرے پر سورج بھی رکھ دیا جائے تو خدائے واحد کا جو پیغام محمدؐ کے سپرد ہوا ہے۔ محمدؐ اس کو ترک نہیں کر سکتا۔ اور "دنیا" کی تمام آرائش و آسائش اور زیب و زینت کو حق کی اس پکار کے سامنے ہیچ سمجھتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)

- "دنیا" کی کوئی چیز تیرے پاس نہ ہو، لیکن یہ چار چیزیں ہوں تو تجھے مضر نہیں، (۱) راست گفتاری۔ (۲) حفظِ امانت (۳) خوش خلقی۔ (۴) غذائے حلال۔ (حضرت محمدؐ)
- "دنیا" میں زیادہ طلب مت کرو۔ کیوں کہ پیٹ سے زیادہ کوئی نہیں کھا سکتا۔ (حضرت سلیمانؑ)
- سفر دو قسم کا ہے۔ "دنیا" اور آخرت کا۔ دونوں کے واسطے توشہ درکار ہے۔ دنیا کے سفر میں توشہ ہمراہ رکھنا چاہیے۔ اور سفرِ آخرت میں روانگی سے پہلے بھیج دینا چاہیے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- "دنیا" میں دو چیزیں پسندیدہ ہیں، سخن دل پذیر اور دل سخن پذیر (حضرت عیسیٰؑ)
- "دنیا" کے مال و سامان پر مغرور مت ہو کہ کیا خبر اسی رات تیری جان تجھ سے طلب کر لی جائے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- اپنے واسطے "دنیا" میں مال جمع نہ کرو۔ جہاں کیڑا اور زنگ خراب کرتا ہے، اور جہاں چور نقب لگاتے ہیں اور چُراتے ہیں۔ بلکہ اپنے لئے آسمان پر مال جمع کرو۔ کیوں کہ جہاں تیرا مال ہے وہیں تیرا دل لگا رہے گا۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- یہ "دنیا" ہے جو موجب فسادات ہے، اس کے نزدیک ہرگز نہ جانا (حضرت عیسیٰؑ)
- "دنیاداروں" کے مکانوں، مالوں اور باغوں کو دیکھنا حرص دنیا کی تحریک دلاتا ہے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- مشغول ہونا ساتھ "دنیا" کے جاہل کا بد ہے، لیکن عالم کا بدتر ہے (حضرت ابوبکرؓ)
- تو "دنیا" میں رہنے کے سامانوں میں لگا ہوا ہے اور دنیا تجھے اپنے سے نکالنے میں سرگرم ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- "دنیا" کو آخرت کے لئے چھوڑ دینا چاہیے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- جس کا سرمایہ "دنیا" ہے، اس کے دین کا نقصان بیان کرنے سے

زبانیں عاجز ہیں۔ (حضرت ابوبکرؓ)

- وہ بہتر نہیں ہیں جو "دنیا" کو آخرت کے لئے ترک کر دیتے ہیں۔ بلکہ بہتر وہ ہیں جو دنیا اور آخرت دونوں کو لیتے ہیں۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- طالب "دنیا" علم میں زیادتی کرتا ہے اور طالب دین عمل میں (حضرت ابوبکرؓ)
- "دنیا" کی عزت مال سے ہے اور آخرت کی اعمال سے۔ (حضرت عمرؓ)
- طالبِ "دنیا" کو علم پڑھانا راہزن کے ہاتھ تلوار فروخت کرنا ہے (حضرت عمرؓ)
- اے اللہ! تو مجھ کو بہت "دنیا" نہ دے، کیوں کہ شائد میں سرکش ہو جاؤں۔ اور نہ کر بہت تھوڑی کیوں کہ شائد میں تجھے بھول جاؤں۔ پس تھوڑی اور کافی ہونا بہ نسبت اس کے بہتر ہے کہ زیادہ ہو اور گناہوں میں مبتلا کر دے۔ (حضرت عمرؓ)
- "دنیا" کو کم حاصل کرو تو زندگی آزادانہ بسر ہوگی۔ (حضرت عمرؓ)
- تعجب ہے اس پر جو "دنیا" کو فانی جانتا ہے اور پھر اس سے رغبت رکھتا ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- تعجب ہے اس پر جو ایمان رکھتا ہے جنّت پر اور پھر "دنیا" کے ساتھ آرام پکڑتا ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- بے معرفت وہ ہے جو "دنیا" کی خواہش دل میں رکھے۔ (حضرت عثمانؓ)
- جس نے "دنیا" کو جس قدر پہچانا اسی قدر اس سے بے رغبت ہوا۔ (حضرت عثمانؓ)
- "دنیائے فانی" کی لذتیں لینے سے عالم باقی کے اجر و ثواب میں کمی ہو جاتی ہے (حضرت عثمانؓ)
- "دنیا" وہ ہر کام ہے جس سے آخرت مقصود نہ ہو۔ (حضرت عثمانؓ)
- "دنیا" خدا کی سرائے ہے جو آخرت کے مسافروں کے لئے وقف ہے، تو اپنا توشہ لے اور جو کچھ سرائے میں ہے اس کا لالچ نہ کر۔ (حضرت عثمانؓ)
- بہتر ہے کہ "دنیا" تجھ کو گنہ گار جانے بہ نسبت اس کے کہ تو خدا کے نزدیک

ریا کار ہو۔ (حضرت عثمان رضا)

- جنت کے اندر رونا عجیب ہے اور "دنیا" کے اندر ہنسنا عجیب تر ہے (حضرت عثمان رضا)
- متواضع "دنیا" اور آخرت میں جو چیز چاہے گا پوری ہو گی۔ (حضرت عثمان رضا)
- بے شک! "دنیا" مصیبتوں کا گھر ہے۔ (حضرت علی رضا)
- "دنیا" ایک مُردار ہے، جو لوگ اسی کی بدولت آپس میں بھائی بند بنتے ہیں ان کے بھائی اس کے لالچ میں ایک دوسرے پر حملہ کرنے سے باز نہیں رہتے۔ (حضرت علی رضا)
- "دنیا" میں بخیل فقیروں کی سی زندگی بسر کرے گا اور عاقبت میں امیروں کا سا حساب بھگتے گا۔ (حضرت علی رضا)
- جو مال "دنیا" میں تو نے چھوڑ دیا وہ تیرے وارثوں کا ہو گا۔ اور جسے تو نے آخرت کے لئے پہلے بھیج دیا وہ تیرا ہو گا۔ (حضرت علی رضا)
- اگر اہلِ "دنیا" کو پوری عقل حاصل ہوتی تو دنیا کے کاروبار اور اس کی موجودہ حالت میں ضرور خلل آجاتا۔ (حضرت علی رضا)
- اے "دنیا" جو تیرے حیلوں سے ناواقف ہے، اور تیرے مکر سے ناآشنا وہ جیتے جی مر چکا اور قابلِ تعزیت ہو چکا۔ (حضرت علی رضا)
- "دنیاداروں" کی دوستی ایک معمولی سی بات سے دور ہو جاتی ہے (حضرت علی رضا)
- "دنیا" کا نقصان کرنے سے دین کی دوستی حاصل ہوتی ہے (حضرت علی رضا)
- لوگوں سے صلح رکھ کہ "دنیا" برباد نہ ہو۔ (حضرت علی رضا)
- "دنیا" میں جو چیز بہت کم ہے، وہ سچائی اور امانت ہے۔ اور جو سب سے زیادہ ہے وہ جھوٹ اور خیانت ہے۔ (حضرت علی رضا)
- بے شک "دنیا" کا پیٹ مُردہ اور پیٹھ بیمار ہے۔ (حضرت علی رضا)
- بے شک! "دنیا" اور آخرت کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کی دو بیویاں ہوں کہ جب ایک کو راضی کرتا ہے تو دوسری ناخوش ہو جاتی ہے۔ (حضرت علی رضا)

- "دنیا" میں بڑا زاہد وہ ہے جو لوگوں سے کنارہ کش ہو جائے (امام جعفر رضا)
- خدا نے جنت اور دوزخ "دنیا" ہی میں بنا دی ہے۔ عافیت جنت ہے اور مصیبت دوزخ۔ (امام جعفر رضا)
- "دنیا" کی محبت سے خاصانِ خدا کو بھی پہچاننے والی آنکھ اندھی رہتی ہے (غوث پاک)
- جب تک "دنیا" میں ایک شخص بھی ایسا ہے جس کا تیرے دل میں خوف ہو یا اس سے کوئی توقع اس وقت تک تیرا ایمان کامل نہیں۔ (غوث پاک)
- اے عالم! اپنے علم کو "دنیا" داروں کے پاس اٹھنے بیٹھنے سے میلا نہ کر (غوث پاک)
- ظالم مظلوم کی "دنیا" بگاڑتا ہے اور اپنی آخرت۔ (غوث پاک)
- دنیادار "دنیا" کے پیچھے دوڑ رہے ہیں اور دنیا اہل اللہ کے پیچھے۔ (غوث پاک)
- مومن کے لئے "دنیا" ریاضت کا گھر ہے۔ (غوث پاک)
- تجھ جیسے ہزاروں کو "دنیا" نے موٹا تازہ کیا اور پھر نگل گئی۔ (غوث پاک)
- اے منافقو! عنقریب تم عذاب خداوندی کو "دنیا" اور آخرت میں دیکھو گے۔ (غوث پاک)
- گھر، کپڑا، روٹی اور بیوی "دنیا" نہیں ہے، بلکہ دنیا یہ ہے کہ دنیا کی طرف منہ ہو اور خدا کی طرف پشت کر لے۔ (غوث پاک)
- آخرت کو "دنیا" پر مقدم کر۔ فائدہ حاصل کرے گا، اور جب تو نے دنیا کو آخرت پر مقدم رکھا تو نقصان اٹھائے گا۔ (غوث پاک)
- اگر تو "دنیا" اور آخرت میں خدا کی صحبت کا خواہشمند ہے تو خاموش اور گونگا رہنا لازم پکڑ۔ (غوث پاک)
- "دنیا" آفات و مصائب کا مجموعہ ہے۔ (غوث پاک)
- تکبر، نخوت اور اترانے سے باز رہ تو "دنیا" بھی قید ہے۔ (غوث پاک)
- اگر "دنیا" کی محبت کے سوا ہمارا اور کوئی گناہ نہ بھی ہو تو بھی ہم دوزخ کے مستحق ہیں۔ (غوث پاک)

- علم پر عمل کرتے تو "دنیا" سے دُور بھاگتے۔ (غوث پاکؒ)
- مجھے رونا آتا ہے جب میں "دنیا" کو عالم کے ساتھ کھیلتی دیکھتا ہوں (حضرت فضیلؒ)
- انسان کو "دنیا" میں کوئی شے نہیں دی گئی۔ جب تک کہ آخرت کے توشے اس کے لئے کم نہیں کر لئے گئے۔ (حضرت فضیلؒ)
- جب حق تعالیٰ کسی کو اپنا دشمن بناتا ہے تو "دنیا" اس پر فراخ کر دیتا ہے (حضرت فضیلؒ)
- اللہ تعالیٰ کی محبت یہ ہے کہ "دنیا" اور آخرت ہر دو کو دوست نہ رکھے۔ (بایزید بسطامیؒ)
- "دنیادار" اور دولت مند بڑی بلا میں گرفتار ہیں کہ "دنیا" کی عارضی مسرت کو دیکھتے ہیں اور دائمی مغفرت ان سے پوشیدہ ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- "دنیا" کی مصیبتیں بظاہر زخم ہیں مگر درحقیقت ترقیوں کا موجب ہیں (مجدد الف ثانیؒ)
- حادثاتِ "دنیا" کی تلخی کڑوی دوا کی مثل ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- "دنیا" میں آرام کا خواہش مند بے وقوف اور عقل سے دور ہے (مجدد الف ثانیؒ)
- آخرت کا کام آج کر "دنیا" کا کام کل پر چھوڑ دے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- ترکِ "دنیا" کا مطلب اس میں رغبت کا ترک کرنا ہے (مجدد الف ثانیؒ)
- "دنیا" کی محبت آخرت کی رغبت سے دور ہوتی ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- معرفتِ الٰہی ان پر حرام ہے جن کے دل میں "دنیا" کی محبت رائی کے دانے کے برابر بھی ہو۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- جس کو نرمی عطا ہوئی اس کو "دنیا" اور آخرت نصیب ہوئی (مجدد الف ثانیؒ)
- "دنیا" ایک نجاست ہے جو سونے پر چھپائی گئی ہے (مجدد الف ثانیؒ)
- ضروری حاجتیں "دنیا" طلبی میں داخل نہیں ہیں۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- "دنیا" کاشت کاری اور تخم ریزی کا مقام ہے۔ نہ کہ کھانے اور سو رہنے کا۔ (مجدد الف ثانیؒ)

- شریعت "دنیا" اور آخرت کی سعادتوں کی ضامن ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- علم دین وہ ہے کہ جو "دنیا" کی طرف سے ہٹائے اور دین کی طرف لگائے (حضرت امام غزالیؒ)
- "دنیا" کا طلبگار سمندر کا پانی پینے والے کی طرح ہے۔ جس قدر پیتا ہے زیادہ پیاس لگتی ہے۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- "دنیا" کو دنیا کے کاموں سے طلب کر اور خدا کا نام خدا ہی کے واسطے لے (حضرت امام غزالیؒ)
- اس زمانے کے عالم "دنیا" کے عالم ہیں دین کے ہرگز نہیں (حضرت امام غزالیؒ)
- جو شخص قبر کے عذاب سے آزاد رہنا چاہتا ہے وہ "دنیا" سے صرف اتنا تعلق رکھے جتنا رفع حاجت کے وقت رکھتا ہے۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- طالب "دنیا" کا فساد شیطان کے فساد سے زیادہ ہے۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- تو اس "دنیا" میں دارِ آخرت کی طرف چلنے والا ایک مسافر ہے۔ تیرے سفر کی ابتدا، مہد اور انتہا لحد ہے، تیری عمر کا ہر برس منزل ہے، ہر مہینہ فرسنگ، ہر دن میل اور ہر سانس ایک قدم ہے۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- "دنیا" کی محبت کو ترک کرو۔ کیونکہ اگر دنیا کی ذراسی چیز بھی تمہارے دل میں ہوگی تو سجدے کرنے میں بھی تم اس کو فراموش نہ کر سکو گے۔ (حضرت معروف کرخیؒ)
- "دنیا" کا لفظ دنانیت سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں خواری، ذلت (حضرت معروف کرخیؒ)
- خلق سے دور اور حق سے نزدیک رہنا "دنیا" کے مصائب کا بہترین علاج ہے۔ (حضرت معروف کرخیؒ)
- دین اور "دنیا" کے کام علم اور عمل کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (حضرت معروف کرخیؒ)
- عقل مند وہ ہے کہ "دنیا" سے دست بردار ہو جائے اس سے پہلے کہ دنیا اس سے پہلے دستبردار ہو۔ (شفیق بلخیؒ)
- دل کی خیریت چاہتے ہو تو "دنیا" سے آنکھ بند کر لو۔ (شفیق بلخیؒ)
- توشہ لے "دنیا" سے بقدر قبر میں ٹھہرنے کے۔ (شفیق بلخیؒ)
- نفس کو مباح چیزوں کی خواہشوں سے روکو ورنہ "دنیا" اس کے لئے بہشت ہو

جائے گی اور موت اس پر دشوار ہو گی ۔ (شفیق بلخیؒ)

- "دنیا" کی محبت دل میں نہ رکھو کیونکہ مسلمانوں کا گھر نہیں ہے ۔ (شفیق بلخیؒ)
- جو شخص کہ "دنیا" کی ذلت سے غروش کرے وہ آخرت کی سعادت حاصل کرنے سے محروم رہتا ہے ۔ (جالینوس)
- غور و فکر کا مراقبہ کا مرتبہ رکھتا ہے اور اس کی ضرورت دین اور "دنیا" اور عاقبت کے ہر ایک پہلو میں حاصل ہوتی ہے ۔ (بطلیموس)
- "دنیا" عالم اسباب ہے ۔ (اقلیدس)
- "دنیا" کے حوادث اور مصائب انسان کی آزمائش کے موقع ہیں (کے، خسرو)
- جہاں تک ممکن ہو سکے مال کو عزیز رکھو اور مناسب طریقوں سے خرچ کر کے دین اور "دنیا" کا فائدہ حاصل کرو ۔ کیونکہ حوادث کا احتمال ہمیشہ باقی رہتا ہے (کے، خسرو)
- "دنیا" کے کاروبار تقدیر سے وابستہ ہیں ۔ (کے، خسرو)
- "دنیا" کی مصیبتوں کا بڑا حصّہ زبان کا پیدا کردہ ہے ۔ (بزرجمہر)
- زاہد وہ ہے کہ "دنیا" سے احتراز کرے ۔ (بوعلی سیناؒ)
- شیریں زبان "دنیا" کی بہترین چیزوں میں سے ہے ۔ (بوعلی سیناؒ)
- جو لوگ "دنیا" کی دولت کے طالب ہیں، اگر وہ زمانہ کی سختیاں نہ اُٹھائیں تو پھر اپنے مقصد میں ناکامیاب ہونے کی شکایت نہ کریں ۔ (یحییٰ برکیؒ)
- "دنیا" کے تھوڑے مال پر راضی رہ تاکہ رنج نفس سے سلامت رہے ۔ (لقمان)
- "دنیا" کی مصیبتوں کو آسان خیال کر، اور موت کو ہر وقت پیش نظر رکھ ۔ (لقمان)
- وہ شخص بے وقوف ہے جو "دنیا" کی لذتوں سے خوش اور مصیبتوں سے مضطرب ہو ۔ (افلاطون)
- "دنیا" کو چوروں کی کمین گاہ سمجھ کر آگاہی اور ہوشیاری کی زندگی بسر کرنی چاہیئے ۔ (افلاطون)
- "دنیا" کو سرائے مہمان اور قضا کو میزبان شمار کرو ۔ (بقراط)

- "دنیا" ایک حسین پوشیدہ کنواں ہے، یہاں ہوشیاری سے قدم رکھنا چاہیئے (ارسطو)
- "دنیا" کے عروج و تنزل کو مذہب سے کچھ تعلق نہیں۔ (بقراط)
- ایمانی آنکھیں خدا پرستوں کی ملکیت ہیں جو "دنیا" کے علاوہ عالم بالا کا بھی نظارہ کرتی ہیں۔ (بقراط)
- "دنیا" میں چار چیزوں کو ڈھونڈا اور نہ پایا، اوّل عالم بے طمع، دوم یارِ موافق، سوم طاعتِ بے ریا، چہارم لقمہ حلال۔ (بایزید بسطامیؒ)
- میں نے انہی چار چیزوں کو "دنیا" میں ڈھونڈا اور پایا۔ عالمِ بے طمع خدا کو پایا، دوم یارِ موافق قرآن شریف کو، سوم طاعتِ بے ریا طاعتِ شب کو، چہارم لقمہ حلال غصہ کو کھانا۔ (خواجہ ابو اسحٰقؒ)
- دین کو حصولِ "دنیا" کا ذریعہ بنانا انتہائی دنائیت ہے۔ (سعید بن جبیرؒ)
- اگر نعمتِ "دنیا" بلا آمیزشِ تکلیف ہوتی تو "دنیا" ہی جنت ہوتی۔ (عمر بن عبدالعزیزؒ)
- "دنیا" کی نعمتیں جنت کا کوڑا کرکٹ ہیں۔ (سائیں توکل نقشبندیؒ)
- سلامتی اور عافیت اسی میں ہے کہ "دنیا" سے بقدرِ ضرورت تعلق رکھا جائے (خواجہ حسن بصریؒ)
- اللہ تعالیٰ نے "دنیا" اور آخرت میں مجرموں کو ذلیل کرنے کا وعدہ کیا ہے (خواجہ حسن بصریؒ)
- اے اللہ! مجھ پر "دنیا" کو فراخ کر دے اور مجھ کو اس سے بے رغبت کر، اور ایسا نہ کر کہ دنیا مجھ پر تنگ ہو اور دل میں اس کی رغبت ہو۔ (عبداللہ بن مسعودؓ)
- گوشہ نشینی اس کو مناسب ہے جو "دنیا" سے بے رغبت ہو، اور جو دل کو دنیا سے لگاتے ہیں انہیں مفید نہیں ہے (داؤد طائیؒ)
- جس شخص نے "دنیا" کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا۔ تو وہ اپنے مہر میں اس کا پورا دین مانگے گی اور اس سے کم پر راضی نہ ہوگی۔ (وہب بن منبہؒ)
- "دنیا" کی ہر چیز کا انجام بربادی اور دنیا دار کو انجام کار مٹی میں جانا ہے۔ (حضرت حاتم اصمؒ)
- مسجد میں "دنیا" کی باتیں کرنا مناسب نہیں، کیونکہ وہ خدا کا گھر ہے (خلف بن ایوبؒ)

- "دنیا" میں مصیبت زدگان کی قبروں میں زیادہ روشنی ہے (موسیٰ بن مہران)
- اے اللہ! جو آسمانوں کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے "دنیا" کو ابراہیم سے روکے رکھ۔ (حضرت ابراہیم بن ادہمؒ)
- بے شک! جو "دنیا" میں غنی ہیں وہ آخرت میں فقیر ہوں گے (ابراہیم بن ادہمؒ)
- تمام "دنیا" کی بادشاہت پیاسے کے ایک گھونٹ کی قیمت نہیں ہو سکتی (ہارون رشید)
- یہ "دنیا" دلدل کی طرح ہے، لیکن انسانوں کو اس دلدل میں رہتے ہوئے بھی کنول کی طرح صاف ستھرا رہنا چاہئے۔ (شری کرشن جی)
- "دنیا" اپنی حالت پر قائم رہے گی، لیکن اس کے قفس کے اسیر بدلتے رہیں گے۔ (سوامی سار شبدانند جی)
- "دنیا" ایک باغ ہے اور اس کا مالی خدا ہے، وہ ہر ایک کی خبر رکھتا ہے اور کوئی اس کے پھل سے محروم نہیں رہتا۔ (گرونانک دیو جی)
- اگر تم نے اپنے دل پر قابو پا لیا تو "دنیا" تمہارے قبضہ میں ہے (گرونانک دیو جی)
- خدا اور اس کے قانون کے آگے یہ "دنیا" ہیچ ہے۔ (سوامی رام تیرتھ)
- اگر تم ہنستے ہو تو "دنیا" تمہارے ساتھ ہنسے گی، اور اگر تم روتے ہو تو اکیلے ہی رو ؤ گے۔ (بیکن)
- "دنیا" میں کوئی ایسی اعلیٰ سے اعلیٰ خوبی نہیں جس کے ساتھ اسی مناسبت سے کوئی طرفہ نہ ہو۔ (بیکن)
- "دنیا" بے وقوفوں سے بھری ہے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- "دنیا" میں سب سے مشکل کام اپنی اصلاح ہے اور سب سے آسان کام دوسروں پر نکتہ چینی۔ (ہربرٹ سپنسر)
- "دنیا" میں اگر کوئی حاصل کرنے کی چیز ہے تو وہ پابندی اوقات ہے (ہربرٹ سپنسر)
- "دنیا" میں جب تک جہالت کی تاریکی ہے، عالموں کے لئے دعوت ہے۔ (فرینکلن)
- جو مذہب امیر و غریب میں فرق کرے وہ "دنیا" کے لئے لعنت ہے۔ (فرینکلن)

- جو شخص اس "دنیا" میں خوش حالی سے زندگی بسر کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ نیک نیتی کی کوشش کرے۔ (فرینکلن)
- "دنیا" ایک عظیم کتاب ہے، جو لوگ گھر چھوڑ کر باہر نہیں نکلتے وہ اس کتاب کا ایک ہی صفحہ پڑھ کر رہ جاتے ہیں۔ (سوکتی)
- "دنیا" سوچنے والوں کے لئے طربیہ مگر جذباتی لوگوں کے لئے المیہ ہے (ہوریس والپول)
- "دنیا" میں کوئی بھی جگہ اتنی اونچی نہیں، جہاں سونے سے لدا گدھا پہنچ نہ سکے۔ (فرینز ڈور وجس)
- "دنیا" کی آدھی تکلیف اس وقت رفع ہو جاتی ہے۔ جب ہم یہ سوچ لیتے ہیں کہ ہم اس پر غالب آسکتے ہیں۔ (جارج واشنگٹن)
- ہر شخص "دنیا" کے حدود اپنے تصوّر کے مطابق متعین کرتا ہے (شوپنہار)
- اگر "دنیا" میں کوئی جنت کے مزے لوٹنا چاہے تو اسے چاہئے کہ ایک ہفتہ گھر رہے اور ایک ہفتہ گھر سے باہر سفر کرے، سفر سے واپسی پر گھر بہشت کا منظر پیش کرتا ہے۔ (ڈلنکاریٹس)
- جب تک انسان دوسرے انسان کی پیٹھ پر سوار ہے "دنیا" میں امن و امان محض ایک خوبصورت خواب ہی رہے گا۔ (نیکونز)
- جب تک "دنیا" میں بھیڑیں موجود رہیں گی تب تک انھیں کھانے والے بھیڑیے بھی پیدا ہوتے رہیں گے۔ (فلورا ڑسٹن)
- "دنیا" اپنی حالت پر قائم ہے اور رہے گی لیکن اس قفس کے اسیر بدلتے رہیں گے۔ قانون قدرت کسی جانور کو ہمیشہ قید نہیں رکھتا۔ (سڈنی فلپ)
- "دنیا" کے بہترین ڈاکٹر اچھی خوراک، خاموشی اور خوشباشی ہیں (سڈنی فلپ)
- "دنیا" میں کسی قسم کے لوگوں کا حافظہ ایسا تیز نہیں ہوتا جیسا قرض خواہوں کا۔ (سڈنی فلپ)
- ہماری چند روزہ زندگی کا وہ حصہ جو "دنیا" کی چہل پہل سے علیحدہ صرف ہوتا

ہے بصیرت کے نئے نئے باب کھول دیتا ہے (شکسپیر)

- دین اور "دنیا" کے مستقل اور مقدس نظام میں ادنیٰ سے ادنیٰ کوشش کا بھی صلہ ملتا ہے اور ذرا سی سعی بھی رائیگاں نہیں جاتی۔ (رابسن)
- "دنیا" کی تمام برائیوں میں جھوٹ عام طور پر نہایت کثرت سے رائج ہے (سمائلز)
- جو شخص کوئی کام نہیں کرتا اور یہ سمجھتا ہے کہ اس کے لئے "دنیا" میں کوئی کام کرنے کو نہیں ہے، اس کی حالت قابلِ رحم اور سزاوار افسوس ہے (سٹیلے)
- "دنیا" میں پیٹ سے بڑھ کر باقاعدہ گھڑی کوئی اور نہیں۔ (بارنم)
- ایک حسین اور باعصمت خاتون زمین کا نادر معجزہ اور "دنیا" کی عجیب ترین شے ہے۔ (ھتیلز)
- اس "دنیا" میں کسی کام کے اندر اس وقت تک تبدیلی نہیں ہوتی۔ جب تک کوئی شخص اس میں خود تبدیلی پیدا نہیں کرتا۔ (گارفیلڈ)
- انسان کے لئے اتنا ہی جاننا کافی ہے کہ اس "دنیا" میں نیکی راحت سے ملتی ہے۔ (پوپ)
- قدرت کی نیک ہدایت کی پوری پابندی پر انسان "دنیا کی بہشت کے مانند پائے گا۔ (پوپ)
- انسان خواہ کیسا ہی خوش حال اور بلند اقبال ہو، مگر جب تک اس "دنیا" سے اس کا انتقال نہ ہو ہم اس کو خوشحال نہیں کہہ سکتے۔ (سولن)
- "دنیا" کے رنج وغم کو اگر ہر ایک شخص پر مساوی طور پر تقسیم کیا جاتا تو تمام لوگ اپنی موجودہ حالت پر بخوشی قانع ہو جاتے۔ جس کے وہ خوگر ہو چکے تھے۔ (آرتھر مور)
- "دنیا" کی انتہائی خوبصورت اشیاء انتہا درجہ کی بیکار ہوتی ہیں۔ (جان رسکن)
- "دنیا" میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کے قصر حیات کے بام و در شکستہ ہو چکے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ان کی خوبصورتی میں فرق نہیں آیا، وجہ صرف یہ ہے کہ

انھوں نے عمر کے ہر حصہ میں اعتدال کو قائم رکھا۔ (پریل سمتھ)

- تمام "دنیا" میں گھوم کر دیکھ لو، مفلسی کے لئے کوئی دروازہ کھلا نہیں ہے (جابج بینٹل)
- "دنیا" کی تاریخ میں کسی ایسے فلاسفر کا ریکارڈ موجود نہیں جو خوش رہا ہو۔ (لنکن)
- حقیقی دوست وہ ہے جو آپ کی طرف اس وقت آتا ہے جب ساری "دنیا" آپ کو چھوڑ چکی ہوتی ہے۔ (وخیل)
- خیالات مستقبل کے کارناموں کے بیج ہیں، ادھر خدا نے سوچا ادھر "دنیا" بن گئی۔ (ہاسکنز)
- سچائی "دنیا" میں سب سے قیمتی شے ہے۔ ہمیں اس کے مصرف کے بارے میں کفایت شعاری سے کام لینا چاہیے۔ (مارک ٹوئن)
- مزاح سے محروم کو "دنیا" میں کھانا کھانے کے سوا کیا کام باقی رہ جاتا ہے (چیسٹرٹن)
- "دنیا" میں سب سے بڑی آبی قوت عورت کے آنسو ہیں (سموئل جانسن)
- شجر نسب کے سایہ میں پناہ لینے والا "دنیا" میں کوئی جگہ حاصل نہیں کر سکتا (سموئل جانسن)
- "دنیا" میں سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ بے وقوف پر یقین اور عقل مند شک و شبہ میں گھرے رہتے ہیں۔ (برٹرینڈ رسل)
- جو شخص خود کو حوادث زمانہ سے محفوظ سمجھتا ہے وہ خوابوں کی "دنیا" میں زندگی بسر کر رہا ہے۔ (فاسڈک)
- انسان کی اس "دنیا" میں دلچسپی اس کے ذاتی مفاد تک ہی محدود ہے۔ (برنارڈ شا)
- "دنیا" کا سب سے بڑا اور بدترین گناہ افلاس ہے (برنارڈ شا)
- اگر میں "دنیا" کا ڈکٹیٹر بن جاؤں تو ایسا قانون بنا دوں کہ تمام اشخاص جن کو روزانہ آمدنی ایک پونڈ سے کم ہو انھیں موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ (برنارڈ شا)

دولت

- ہم نے جو "دولت" تم کو دے رکھی ہے اس میں سے راہِ خدا میں بھی خرچ کرتے رہو۔ مگر اس دن سے پہلے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آموجود ہو (قرآن کریم)
- اللہ تعالیٰ تم کو تمہارا اجر عطا کرے گا اور تمہاری "دولت" میں سے کچھ مال طلب نہ کرے گا۔ (قرآن کریم)
- دنیا کا مال اور "دولت" مثلِ آبِ باراں ہے یعنی بارش اگر ضرورت کے موافق برسے تو نافع ہے اور زیادہ برسے تو بربادی کا باعث! اسی طرح دولت بقدرِ ضرورت نافع ہے اور زائد از ضرورت باعث گرفتاری معصیت ہے۔ (قرآن کریم)
- خدا نے مومنین سے ان کے نفس اور ان کی "دولت" جنت کے بدلے میں خرید لئے ہیں۔ (قرآن کریم)
- آپس میں ایک دوسرے کی "دولت" کو ناحق، ناروا خرد برد نہ کرو (قرآن کریم)
- "دولت" کو حاکموں کے پاس رسائی پیدا کرنے کا ذریعہ نہ گرداؤ کہ لوگوں سے جو کچھ دولت ہاتھ لگے اس کو جان بوجھ کر ناحق ہضم کر جاؤ۔ (قرآن کریم)
- خدا کی راہ میں جتنی "دولت" تمہاری حاجت سے زائد ہو خرچ کر دو (قرآن کریم)
- اللہ کی راہ میں مر جانا اس "دولت" سے بہتر ہے جو چند روز جی کر جمع کر لی جاتی ہے۔ (قرآن کریم)
- جو کوئی زور و ظلم سے کسی کی "دولت" خرد برد کرے گا تو ہم اس کو قیامت کے دن دوزخ کی آگ میں جھونک دیں گے۔ (قرآن کریم)
- جو شخص اپنی "دولت" کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "دولت" فساد پیدا کرتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)

- ایماندار شخص وہ ہے جس سے لوگ اپنی جان اور "دولت" کو محفوظ سمجھیں (حضرت محمدؐ)
- جو "دولت" کے پیچھے فنا فی المال ہیں وہ راندۂ درگاہ ایزد متعال ہیں (حضرت محمدؐ)
- جو شخص اس بات کی پروا نہیں کرتا وہ "دولت" کہاں سے کماتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس کی پروا نہیں کرے گا کہ اس کو کہاں سے دوزخ میں داخل کرے۔ (حضرت محمدؐ)
- دنیا اس کے لئے "دولت" ہے جس کے پاس مال نہ ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- "دولت" روح کے قبض ہونے تک ساتھ رہتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- عورت بغیر مرد کے مسکینہ ہے خواہ وہ "دولت مند" ہی ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- "دولت" کی حفاظت دولت والے کے ذمہ ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "دولت مندی" دل کی دولت مندی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- قابل رشک ہے وہ جسے "دولت" ملی ہو اور اس کو مناسب طریقہ پر خرچ کرنے کی توفیق بھی عطا ہوئی ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- سخی وہ ہے جو اپنی "دولت" کو خدا کی راہ میں خرچ کرے۔ (حضرت محمدؐ)
- نہ تمہاری "دولت" تمہیں خدا کے نزدیک لاسکتی ہے نہ تمہاری اولاد۔ (حضرت محمدؐ)
- وہ "دولت" جو بطالت سے حاصل کی جائے گھٹ جاتی ہے اور جو محنت سے حاصل کی جائے وہ بڑھے گی۔ (حضرت سلیمان)
- جو شخص زیادہ مال اور "دولت" رکھتا ہے یا کم مال رکھتا ہے۔ فائدہ حاصل کرنے کے معاملہ میں یکساں ہے۔ لیکن زیادہ طلب کرنے والے کے لیے مشقت زیادہ ہے۔ (حضرت سلیمان)
- "دولت" بہت سے دوست پیدا کرتی ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- "دولت" اور گھر وہ میراث ہے جو باپ سے حاصل ہوتی ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- ہوسکتا ہے کوئی "دولت" یا ملکیت ابتداء میں یک لخت حاصل ہو جائے مگر اس کا انجام نامبارک ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)

- "دولت مند" مسکین پر حکمراں ہوتا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- دنیا کے مال اور "دولت" پر مغرور مت ہو کہ کیا خبر کہ اسی رات تیری جان تجھ سے طلب کر لی جائے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- مفلس خدا کے نزدیک سب سے زیادہ "دولت مند" ہے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- اپنے لئے زمین پر "مال اور دولت" جمع نہ کرو۔ جہاں کیڑا اور زنگ لگ جاتا ہے۔ اور جہاں چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں۔ بلکہ اپنے لئے آسمان کی دولت جمع کرو۔ جہاں نہ کیڑا لگے گا اور نہ زنگ۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- جہاں تمہاری "دولت" ہے وہیں تمہارا دل بھی لگا رہے گا۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- ایسے بھی لوگ ہیں جو خود کو کنگال بتاتے ہیں۔ لیکن ان کے پاس بیش بہا "دولت" ہے۔ (بائبل)
- "دولت مند" پر حسد نہ کرو۔ دولت کی لذتیں فانی و عارضی ہیں۔ (حضرت ادریسؑ)
- صادق کا تھوڑا مال جھوٹے کی بہت سی "دولت" سے اچھا ہے۔ (حضرت داؤدؑ)
- صدیقین کی زکوٰۃ تمام "دولت" کا صدقہ کر دینا ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- بے غرض ہونا "دولت مندی" ہے۔ (حضرت عمرؓ)
- دنیا کی عزت "دولت" سے ہے اور آخرت کی عزت اعمال سے۔ (حضرت عمرؓ)
- تعجب ہے اس پر جو حساب کو حق جانتا ہے اور پھر "دولت" جمع کرتا ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- "دولت مندوں" کے ساتھ عالموں اور زاہدوں کی دوستی ریاکاری کی دلیل ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- سخاوت پھل ہے "دولت" اور مال کا۔ (حضرت عثمانؓ)
- تنگ دستی اس "دولت مندی" سے اچھی ہے جس سے انسان گناہوں اور خرابی میں مبتلا ہو کر ذلیل و رسوا ہو۔ (حضرت علیؓ)
- علم "دولت" سے بہتر ہے کہ علم تمہاری حفاظت کرتا ہے اور تم

دولت کی حفاظت کرتے ہو۔
(حضرت علیؑ)

- بخیل عاقبت میں "دولت مندوں" کا سا حساب بھگتے گا۔ (حضرت علیؑ)
- تمہاری "دولت" میں سے تمہارا حصّہ تو صرف اتنا ہی ہے کہ جسے تم نے آخرت کے لئے بھیج دیا۔ اور جسے دنیا میں چھوڑ دیا وہ تمہارے وارثوں کی دولت ہے۔
(حضرت علیؑ)
- جس شخص کو علم غنی اور بے پروا نہیں کرتا وہ "دولت" سے کبھی مستغنی نہیں ہو سکتا۔
(حضرت علیؑ)
- تنگ دست جو اپنے رشتہ داروں سے میل ملاپ رکھے اس "دولت مند" سے اچھا ہے جو ان سے قطع تعلق کرے۔
(حضرت علیؑ)
- "دولت مندی" کی مستی سے خدا کی پناہ مانگو یہ ایسی لمبی مستی ہے کہ اس سے بہت دیر میں ہوش آتا ہے۔
(حضرت علیؑ)
- کمینوں کی "دولت" تمام مخلوق کے لئے مصیبت ہے۔ (حضرت علیؑ)
- "دولت" فرعون و ہامان کا ترکہ ہے۔ (حضرت علیؑ)
- "دولت" خرچ کرنے سے کم ہوتی ہے اور علم ترقی کرتا ہے (حضرت علیؑ)
- "دولت" دیر تک رہنے سے فرسودہ ہو جاتی ہے مگر علم کو کوئی نقصان نہیں پہونچتا۔
(حضرت علیؑ)
- "دولت" کو ہر وقت چوری کا خطرہ ہے علم کو نہیں۔ (حضرت علیؑ)
- صاحبِ "دولت" کبھی بخیل بھی کہلاتا ہے۔ مگر صاحبِ علم کریم ہی کہلاتا ہے۔
(حضرت علیؑ)
- "دولت" سے دل تیرہ و تار ہو جاتا ہے۔ (حضرت علیؑ)
- "دولت" کی کثرت سے ہی فرعون وغیرہ نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ (حضرت علیؑ)
- "دولت" سے بے شمار دشمن پیدا ہوتے ہیں۔ (حضرت علیؑ)
- یومِ قیامت "دولت" پر سخت حساب ہو گا۔ (حضرت علیؑ)

- قناعت ہی سب سے بڑی "دولت" ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جو شخص "دولت" دینے میں سب سے زیادہ بخیل ہو وہ اپنی عزت دینے میں سب سے زیادہ سخی ہوتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- زیادہ مال اور "دولت" اکثر فتنوں اور کلفتوں کا سبب ہوتا ہے (حضرت علیؓ)
- اپنی "دولت" کو شریکِ خدا نہ سمجھو کہ اس پر بھروسہ کر بیٹھو۔ (غوث پاکؒ)
- "دولت مندوں" کے ساتھ عزت اور غلبہ سے مل اور فقیروں سے عاجزی کے ساتھ۔ (غوث پاکؒ)
- مومن اپنے اہل و عیال کو اللہ پر چھوڑتا ہے اور منافق اپنی "دولت" پر (غوث پاکؒ)
- افلاس "دولت مندی" سے اشرف ہے۔ (حضرت فضیلؒ)
- عارف کے لیے ضروری ہے کہ وہ ملک اور "دولت" سے پرہیز کرے (بایزید بسطامیؒ)
- دنیا دار اور "دولت مند" بڑی بلا میں گرفتار ہیں کہ دنیا کی عارضی مسرت کو دیکھتے ہیں۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- "دولت مند" ہر پیغمبر کو جھٹلاتے رہے۔ اور مسکین غریب ہی ان کی تصدیق کرتے رہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- "دولت مندی" سے زیادہ کوئی چیز ایمان میں خلل انداز نہیں ہوتی (مجدد الف ثانیؒ)
- "دولت مندوں" کی صحبت زہر قاتل اور ان کے چرب لقمے دل کو سیاہ کرنے والے ہیں۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- "دولت مند" آخرت کی موت کا موجب ہیں۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- جس نے "دولت مند" کی تواضع کی اس کی دولت مندی کے سبب سے کی۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- "جس کے پاس "دولت" ہے اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ (امام غزالیؒ)
- زکوٰۃ نعمتِ "دولت" کا شکر ہے۔ (امام غزالیؒ)
- "دولت مندوں" سے میل جول نہ رکھو بلکہ ان کو دیکھو بھی نہیں۔ (امام غزالیؒ)

- سب سے بڑی "دولت" زبان ذاکر اور دل شاکر ہے۔ (امام غزالیؒ)
- جو شخص "دولت" کافی رکھتا ہو اس کے لئے کسب کرنے سے عبادت بہتر ہے۔ (امام غزالیؒ)
- "دولت" کے بھوکے کو کبھی حقیقی راحت نہیں ہو سکتی۔ (معروف کرخیؒ)
- "دولت مندوں" کی صحبت کے نقصانات احاطۂ تحریر سے باہر ہیں۔ (معروف کرخیؒ)
- دولت مند" وہ ہے جو خدا کی تقسیم پر راضی ہو۔ (شفیق بلخیؒ)
- دوستوں کے مال اور ان کی "دولت" میں تمام دوست شریک ہیں۔ (فیثاغورث)
- اگر کوئی چیز تمہارے قبضہ سے نکل کر دوسرے کے پاس چلی جائے تو یہ مت کہو کہ میری "دولت" میرے پاس سے چلی گئی۔ بلکہ یہ کہو کہ یہ رعایت تھی جو چند روز مجھے فائدہ پہونچا کر چلی گئی۔ اگر درحقیقت یہ دولت میری ہوتی تو دوسروں کے پاس سے مجھ تک نہ آتی۔ (بطلیموس)
- ضروریات کو کم کر لینا سب سے بڑی "دولت مندی" ہے۔ (بطلیموس)
- جو "دولت" کو بے موقع صرف کرتا ہے اس پر تاسف ہونا چاہئے کہ عنقریب وہ تباہ ہو جائے گا۔ (اقلیدس)
- جو دوسروں کی "دولت" کو اپنا بنانا چاہتے ہیں انہیں رنج کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ (اقلیدس)
- یقین جان لو کہ جو "درہم" ناجائز طریقہ سے حاصل کیا جاتا ہے وہ پوری "دولت" کے لئے حجاب بن جاتا ہے۔ (مامون الرشیدؒ)
- عاقبت اندیشی کو "دولت" کی طلب پر مقدم رکھو۔ (مامون الرشیدؒ)
- "دولت" جمع کرنا آسان لیکن اس کی نگہداشت اور اس سے بہرہ مند ہونا دشوار ہے۔ (مامون الرشیدؒ)
- ملک اور رعیت کی پائداری "دولت و مال" سے ہے۔ کیوں کہ خدا تعالےٰ نے اس کو ہر دو جہاں کا وسیلہ حصول ٹھہرایا ہے۔ (شکے اخرو)

- جہاں تک ممکن ہو سکے "دولت" کو عزیز رکھو۔ اور مناسب موقعوں پر خرچ کر کے دین اور دنیا کا فائدہ حاصل کرو۔ (کے خسرو)
- جب تم "دولت" کو نگاہ میں رکھو گے تو تم اس کے خادم اور غلام ہو اور جب تم اسے خرچ کرو تو وہ تمہاری خدمت گار ہے۔ (بزرجمہر)
- جو لوگ دنیا کی "دولت" کے طالب ہیں اگر وہ زمانہ کی سختیاں نہ اُٹھائیں تو پھر اپنے مقصد میں ناکامیاب ہونے کی شکایت نہ کریں۔ (یحییٰ برکی)
- مفلس کو "دولت کثیر" کی خواہش اور بھی مفلس بنا دیتی ہے (یحییٰ برکی)
- اس شخص کی کمر میں پتھر باندھ کر دریا میں غرق کر دینا چاہیے جو اپنی "دولت" میں مستحق لوگوں کو شریک نہ کرے۔ (یحییٰ برکی)
- دنیا کی تھوڑی "دولت" پر ہی راضی رہو۔ نجات پاؤ گے۔ (لقمان)
- دوستئ حق کو نجات کی "دولت" خیال کرو کہ بغیر سرمایہ کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ (لقمان)
- خوبی اور نیکی "دولت" سے نہیں پیدا ہوتی بلکہ دولت خوبی اور نیکی سے وجود میں آتی ہے۔ (سقراط)
- اگر کوئی شخص اپنی "دولت" پر فخر کرے تو اس کی تعریف نہ کرو۔ جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ وہ دولت کو کس طرح کام میں لاتا ہے۔ (سقراط)
- طامع کی "دولت" کا حال آفتاب کا سا ہے کہ غروب ہو کر کسی کو خوش نہیں کرتا۔ (سقراط)
- "دولت مندی" اور غریبی دونوں سے انسان کی استعدادِ کار میں کمی آ جاتی ہے (افلاطون)
- وہ دولت مند جو کہ محتاج ہو جائے اس سے میرے نفس کو تکلیف پہونچتی ہے (افلاطون)
- ملک اور "دولت" کو بدطینت حکام کی ذات سے زیادہ کوئی چیز ضرر نہیں پہونچا سکتی۔ (ارسطو)
- بخیل خواہ "دولت مند" ہو اسے ذلت ہو گی۔ (ارسطو)

- جو شخص "دولت مندوں" کی خدمت وقرابت اختیار کرے اسے چاہیے کہ ان کی طرف سے جو ذلت واہانت اس کو حاصل ہو اس پر فریاد نہ کرے۔ (لبقراط)
- نیکی اور شرافت ہی اصل "دولت" ہے۔ (لبقراط)
- "دولت" پر غرور کرنے والا اپنے نفس کا فریب خوردہ ہے (عبداللہ بن مبارکؒ)
- سب سے ذلیل درویش وہ ہے جو "دولت مندوں" کی خوشامد کرے۔ (عبداللہ مغربیؒ)
- اگر کسی عالم کو "دولت مند" کے ہاں جاتا دیکھو تو جان لو کہ وہ چور ہے۔ (سعید بن مسیّبؓ)
- جب "دراہم ودینار" پر مہر لگائی جاتی ہے تو شیطان اس کو بوسہ دیتا ہے۔ (مسلم نخاث)
- "دولت" حلال طریقے سے حاصل کرو۔ اور برمحل خرچ کرو (یحییٰ بن معاذؒ)
- "دولت مند" کے ساتھ تکبر کرنا عاجزوں کے ساتھ عجز کرنے کے مترادف ہے۔ (یحییٰ بن معاذؒ)
- جو فقیر اپنے پر تکبر کرتا ہے وہ تکبر میں "دولت مندوں" سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ (حمدون قصارؒ)
- اگر کسی کنجوس کے ہاتھ دنیا بھر کی "دولت" لگ جائے تو بھی وہ اس قابل نہیں کہ تم اس کا نام لو۔ (شیخ سعدیؒ)
- تواضع کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ کوئی شخص اپنی "دولت" کا ناروا استعمال نہ کرے۔ (امام شافعیؒ)
- دنیا کے خزانے "دولت" سے بھرے جاتے ہیں، تم اپنا خزانہ ایمان اور نیکی سے بھرو۔ (امام شافعیؒ)
- اتنی "دولت" جمع نہ کرو کہ تم سے اس کا شکر ادا نہ ہو۔ (سلمان فارسیؓ)

- "دولت" چلی جائے تو پھر حاصل ہو سکتی ہے مگر آبرو جاکر ہاتھ نہیں آتی۔
(حسان بن ثابتؓ)
- حیرت ہے کہ لوگ "دولت" دے کر غلام خرید تے ہیں اور اچھے کام کر کے آزاد لوگوں کو نہیں خرید تے۔ (مہلب بن ابی صفرہ)
- "دولت" کی زیادہ خواہش بُری نہیں مہلک بھی ہوتی ہے۔ (امام حسینؑ)
- جو یہ سمجھتا ہے کہ مال اور "دولت" محض اس کی کوششوں کا نیتجہ ہے۔ تو اس کے پاؤں ضرور کسی نہ کسی دن ڈگمگا جائیں گے۔ (امام حسینؑ)
- موت سے لوگ اس لئے ڈرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی "دولت" پیچھے چھوڑ دی۔ اور اسے خدا کی راہ میں خرچ نہیں کیا۔ (امام حسنؑ)
- تم "دولت مند" بننے کے لئے نیک و بد کو نہیں دیکھتے تو پہلے ان کروڑ پتی لوگوں کو یاد کرو جو اس دنیا سے خالی ہاتھ واپس جا چکے ہیں۔ (انپشد)
- "دولت" کی دو ادائیں غضب کی ہیں۔ جب آتی ہے تو اندھا کرتی ہے اور جب جاتی ہے تو عقل بھی لے جاتی ہے۔ (تلسی داس)
- رتھ کا پہیہ جس طرح گھومتا رہتا ہے اسی طرح مال اور "دولت" بھی کئی لوگوں کے پاس آتا جاتا رہتا ہے۔ کبھی ایک آدمی کے پاس یا ایک جگہ ٹک کر نہیں رہتا۔
(وید ویاس)
- جس کے دل میں "دولت" کی حرص نہ ہو وہ زندگی ہی میں سورگ پا جاتا ہے۔
(وید ویاس)
- جس کے پاس کیریکٹر نہیں وہ انسان نہیں چاہے اس کے پاس مادّی "دولت" بھری پڑی ہو۔
(مہاتما گاندھی)
- نادان لوگ "دولت" کے لئے دل کا چین گنوا دیتے ہیں اور دانشمند دل کے چین کی خاطر دولت لٹا دیتے ہیں۔
(گرو گرنتھ صاحب)
- بچوں کے لئے "دولت" چھوڑنا چاہتے ہو تو ان کے لئے سدا چار کی دولت چھوڑو۔
(ٹھاکر سری چند جی)

- محنت اور ایمانداری سے "دولت" کماؤ۔ اسے اکیلے نہیں بانٹ کر کھاؤ۔
(گرونانک دیوجی)
- پاکیزگی وہ "دولت" ہے جو محبت کی افراط سے حاصل ہوتی ہے۔ (ٹیگور)
- وقت تمیز کی "دولت" ہے۔ (ٹیگور)
- وہ قابلِ رحم ہے جو "دولت مند" ہونے پر بھی کنجوس ہو۔ (وِدیاپتی)
- جس شخص کو "دولت مند" بننے کی خواہش ہے اسے چاہئے کہ اپنا خرچ آمدنی سے تہائی کر لے۔ (بیکن)
- "دولت" کھاد کی مثال ہے کہ اس کو جب تک پھیلایا نہ جائے کچھ فائدہ نہیں ہوسکتا۔ (بیکن)
- جس شخص کو قرض لینے اور خوشامد کرنے کی حاجت نہ ہو وہ سب سے بڑا "دولت مند" ہے۔ (بیکن)
- جو شخص "دولت" کے استعمال سے خوف کرتا ہے وہ دولت پانے کا ہرگز مستحق نہیں ہے۔ (بیکن)
- یہ ضروری نہیں کہ ہر شخص "دولت مند" ہو۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ وہ ایماندار ہو۔
(بیکن)
- "دولت" کی زیادتی جوانی کی تباہی کا ذریعہ ہے۔ (بیکن)
- وہ شخص قابلِ تعریف ہے جس نے اولاد کے لئے مال اور "دولت" چھوڑا لیکن اس سے بھی زیادہ قابلِ تعریف وہ ہے جس نے اولاد کو دولت پیدا کرنے اور اسے بچانے کی تعلیم دی ہو۔ (ہربرٹ سپنسر)
- "دولت" ایمانداری، احتیاط، صبر، وقت کی پابندی اور منشی اشیاء سے پرہیز کئے بغیر نہیں آتی۔ اگر اتفاقیہ آجائے تو عرصہ تک ٹھہر نہیں سکتی۔
(ہربرٹ سپنسر)
- جوانی کے وقت "دولت" بچاؤ اور بڑھاپے میں بے دریغ صرف کرو۔ (فرینکلن)

- غریب آدمی کو "دولت مند" بننے کے لئے راستی اور دیانتداری سے بڑھ کر کوئی عمدہ ذریعہ نہیں۔ (فرینکلن)
- چونکہ مفلس و محتاج کا دیانتدار رہنا نہایت مشکل ہے اس لئے "دولت" دنیاوی باعث حصول نکوئی ہے۔ (فرینکلن)
- "دولت" کمانے کی سڑک ایسی سیدھی ہے جیسے ہمارے گاؤں کی پن چکی کا راستہ۔ مگر دولت مند بننے کا راز صرف اتنی سی بات میں پنہاں ہے کہ انسان جس قدر کمائے اس سے کم خرچ کرے۔ (فرینکلن)
- صرف "دولت مند" بیوائیں ہی ایسی استعمال شدہ چیزیں ہیں جو اعلیٰ قیمت پر بکتی ہیں۔ (فرینکلن)
- تعلیم دو قسم کی ہے۔ ایک ہمیں "دولت" کمانا اور دوسری زندگی بسر کرنا سکھاتی ہے۔ (ایڈمز)
- اگر آپ پچاس برس کی عمر میں بھی "دولت مند" نہیں ہو سکے تو پھر اس کی امید نہ کرو۔ (ڈاکٹر جارنس)
- بہت سے روشن خیال لوگوں کے پاس اس دنیا میں مٹھی بھر "دولت" بھی نہیں ہے۔ اور ان کی روشن خیالی کی بدولت ایسا ہونا بھی ممکن نہیں۔ (ایڈ گرباؤ)
- کسی اہل قلم نے کبھی حصولِ "دولت" کے علاوہ کسی اور مقصد کے پیش نظر کچھ نہیں لکھا۔ (سموئل جانسن)
- "دولت" برائیوں پر پردہ ڈال سکتی ہے۔ لیکن اعلیٰ اوصاف افلاس میں ہی پناہ لیتے ہیں۔ (کھیوگنس)
- "دولت مندوں" کی خیرات اور چندے سے چلنے والی انجمنیں ہمیشہ دولت مندوں کی طاقت کو قائم رکھنے اور سرمایہ دارانہ نظام کو بحال کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ (برنارڈ شا)
- اچھی صحت انسان کی اوّلین عظیم "دولت" ہے۔ (ایمرسن)

- "دولت" کی غیر مساوی تقسیم کا سبب ذاتی ملکیت ہے۔ (مارکس)
- مصیبت انسان بناتی ہے اور مال و "دولت" انسان کو شیطان۔ (وکٹر ہیوگو)
- برابری اور انصاف کے ساتھ "دولت" کی تقسیم اسی وقت ممکن ہے جب نجی ملکیت ختم ہو جائے۔ (تھامس)
- جب ہم میں سے "دولت" اور شہرت کی ہوس ختم ہو جائے گی اس وقت ہم بہتر انسان بن جائیں گے۔ (ڈی، ایچ، لارنس)
- اعتدال انسان کو "دولت" عظمت اور دانش مندی کی منزل تک پہونچاتا ہے یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ پاؤنڈ سے پاؤنڈ نہیں بنتے انھیں پنس بناتے ہیں۔ (چارلس نکسبٹ)
- کوئی دنیا کی ساری "دولت" مجھے دے دے۔ جب بھی میں اپنی بیوی سے تبادلہ نہ کروں گا، خواہ میں افلاس کے ہاتھوں کیسا ہی تنگ ہوں۔ (لوتھر)
- حقیقی سکون ہی زندگی کی سب سے بڑی "دولت" ہے۔ (جیمس ایلن)
- "دولت" حاصل کرنا چاہتے ہو تو افلاس کے متعلق سوچنا ترک کردو (ڈاکٹر مارڈن)
- مال اور "دولت" تلف ہو جائے تو اس کا غم نہ ہونا چاہیے۔ ہاں اخلاق بگڑ جائے تو سمجھ لو کہ تم بالکل دیوالیے ہو گئے، اور تمہارے پاس کچھ نہیں رہا۔ (تھوریو)
- جس طرح "دولت" انسان کو شریف نہیں بنا سکتی اسی طرح غربت انسان کو کمینہ نہیں بنا سکتی۔ (یونانی فلسفہ)
- اطمینان قدرتی "دولت" ہے اور بے اطمینانی جعلی سکے۔ (ہندی ادب)
- اس انسان سے زیادہ کوئی مفلس نہیں ہے جس کے پاس صرف "دولت" ہے۔ (مشرقی کہاوت)

دُکھ، درد

- "دُکھ درد" کے دور ہو جانے اور آسائش کے حاصل ہونے کا انتظار بہت اچھی عبادت ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- ایمان دار وہ ہے جسے "دُکھ" پہونچے تو صبر کرے۔ (حضرت محمدؐ)
- "دُکھ، درد" اگر تھوڑا بھی ہو تو بہت ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- آج کے لیے آج ہی کا "دُکھ" کافی ہے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- جس شخص میں محبت غالب ہوگی اس میں "درد" اور حزن زیادہ تر ہوگا (مجددالف ثانیؒ)
- عجیب بات ہے کہ "سُکھ" کی خواہش میرے "دُکھ" کا ایک جزو ہے۔ (خلیل جبران)
- اپنے دل کا "درد" اپنے دل میں رکھو، لوگ سنیں گے تو ہنسی اُڑائیں گے۔ اور "درد" کوئی نہ بانٹے گا۔ (عبدالرحیم خانخاناں)
- گناہ کا اندوختہ ہی تمام "دکھوں" کی بنیاد ہے۔ (مہاتما بدھ)
- بے اطمینانی سب سے بڑا "دُکھ" ہے اس لیے سُکھ کی خاطر ہمیشہ مطمئن رہنا چاہیے۔ (مہاتما بدھ)
- خواہشات سے ہی "دُکھ" پیدا ہوتے ہیں۔ (مہاتما بدھ)
- بے عزتی اپنے ساتھ "دُکھ" لاتی ہے (ہتو پدیش)
- جو اپورن (نامکمل) وہ "دُکھ" ہے اور پورن (مکمل) میں سُکھ ہے۔ (اپنشد)
- دُنیا کے "دُکھی" لوگوں میں پہلا دُکھی مفلس ہے۔ اس سے زیادہ دُکھی وہ ہے جسے کسی کا قرض دینا ہو۔ ان دونوں سے زیادہ دُکھی وہ ہے جو ہمیشہ بیمار رہتا ہو۔ اور سب سے زیادہ دُکھی وہ ہے جس کی بیوی بدکار ہو (دِدُر نیتی)
- حاسد کو موت ایسا "دُکھ" بھوگنا پڑتا ہے۔ (دید ویاس)
- جہاں حرص ہے وہاں "دُکھ" ہے (تلسی داس)

- کسی کا دل "دُکھانا" سب سے بڑا پاپ ہے۔ (تلسی داس)
- "دُکھ" کا سبب لاعلمی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ (سوامی وویکانندجی)
- خوف سے ہی "دُکھ" آتے ہیں۔ (سوامی وویکانندجی)
- "دُکھ" ایک طرح سے چھُوت کا روگ ہے ہم اگر منہ لٹکائے کسی سے ملیں تو دوسرے کی خوشی کبھی آدھی رہ جاتی ہے۔ (سوامی وویکانندجی)
- جو دوسروں کے "دُکھ اور درد" پہچاننے کی کوشش کرتا ہے وہ انسان نہیں فرشتہ ہے۔ (سوامی سارشیدانندجی)
- کھو کر لگے اور "درد" ہو تبھی میں سیکھ سکتا ہوں۔ (مہاتما گاندھی)
- دوسروں کو کسی نہ کسی طرح کا "دُکھ" دیئے بغیر دنیا وی سُکھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ (ہری بھاؤ اپادھیائے)
- سچا عشق وصال میں کبھی ہجر کے لطیف "درد" کا احساس کرتا ہے۔ (پریم چند)
- نیند ایک ایسا بحرِ بے کراں ہے جس میں ہم سب اپنے "دُکھوں" کو ڈبو دیتے ہیں۔ (پریم چند)
- سماج کے مروجہ اصولوں کی خلاف ورزی کا "دُکھ" صرف کردار کی مضبوطی کے بل بوتے پر ہی برداشت کیا جا سکتا ہے۔ (شرت چندر)
- اس خوشی سے بھاگو جو "دُکھ" کا کانٹا بنکر بلائے جان ہو جائے (ہربرٹ سپنسر)
- دوسروں کی خوشی اپنے "دُکھوں" کو تازہ کرتی ہے اور دُکھ اپنے دُکھوں کو ہلکا کرتا ہے۔ (فرینکلن)
- عورت "دُکھ اور درد" کو کم کرنے کے لیے پیدا کی گئی ہے۔ (باربولڈ)
- چھوٹے "دُکھ" واویلا کرتے ہیں اور بڑے دُکھ خاموش رہتے ہیں۔ (کاؤپر)
- ہمارے عزیز دوستوں کے "دُکھ، درد" جذبات میں تلاطم پیدا کرتے ہیں۔ (والر)
- اگر کسی عورت سے تمہیں "دُکھ" پہونچا ہے تو ہرگز اسے قتل نہ کرو۔ (ہیریس)
- اگر کوئی علم النفس کا ماہر یہ کہتا ہے کہ "دُکھ" کوئی چیز نہیں ہے تو

جو لوگ ہمیں دُکھ دیتے ہیں وہ کیا ہے۔؟ (سموئیل جانسن)

- کوئی فلاسفر ایسا نہیں گذرا جو دانت کے "درد" کو صبر سے برداشت کر سکے۔ (شکسپیر)
- ندامت دل کا "درد" ہے اور پاک صاف زندگی کا طلوع۔ (شکسپیر)
- اگر سکھ چاہتے ہو تو "دُکھ" کا خیال چھوڑ دو۔ (ڈاکٹر مارڈن)
- شاعر "دُکھوں" سے سیکھتے اور گیتوں سے سکھاتے ہیں۔ (شیلے)
- ہمدردی کے ذریعہ ہمارے "دُکھ" کم ہو جاتے ہیں۔ (چیری کریٹس)
- "دُکھ" کی یاد موجودہ مسرت کو شیریں بنا دیتی ہے۔ (پولک)
- صداقت کی آزمائش "دُکھ" میں ہی ہوتی ہے۔ (مشرقی ادب)
- جس نے کبھی "دُکھ" کا سامنا نہیں کیا، وہ سب سے زیادہ دُکھی ہے (فارسی ادب)
- اس انداز سے جینے کا ہنر پیدا کرو کہ جس نے تمہیں "دُکھ" دیا ہو وہ نادم ہو جائے اور اسے خود احساس ہو کہ اس نے تمہارے ساتھ زیادتی کی ہے۔ (چینی ادب)
- سارے انسان ایک جسم کے مختلف حصے ہیں۔ ایک عضو کو "دُکھ" ہوتا ہے تو سارے اعضاء پر اس کا اثر پڑتا ہے۔ (فارسی کہاوت)
- "دُکھ" میں لوگ ایشور کو یاد کرتے ہیں۔ سکھ میں یاد کریں تو دُکھ کیوں پائیں۔؟ (ہندی ادب)

دن، رات

- اللہ ظالموں کو اسی حد تک مہلت دے رہا ہے جس "دن" کہ مارے خوف کے ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ (قرآن کریم)
- اس "دن" سے پہلے پہلے جس دن کہ موت آ کھڑی ہو اللہ کی راہ میں خرچ

کرتے رہو۔ (قرآن کریم)

- نیک بات کی سفارش کا اجر قیامت کے "دن" یقیناً ملے گا۔ (قرآن کریم)
- آخر کار وہ "دن" جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے، سامنے آموجود ہوگا۔ (قرآن کریم)
- قیامت کا "دن" وہ دن ہوگا جس دن کہ ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جیسے خطوں کا مکتوب لپیٹ لیا جاتا ہے۔ (قرآن کریم)
- "رات" کے ردّ و بدل میں سمجھنے والوں کے لئے بڑی عبرت ہے۔ (قرآن کریم)
- قیامت کے "دن" غریب ہمسایہ امیر ہمسایہ کا دامن گیر ہوگا۔ (حضرت محمدؐ)
- پڑوسی کو ستانے والا دوزخی ہے اگرچہ تمام "رات" عبادت کرے اور تمام "دن" روزہ رکھے۔ (حضرت محمدؐ)
- تین "دن" سے زیادہ کسی آشنا سے ترکِ کلام نہ کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- قیامت کے "دن" مومن کے اعمال کی ترازو میں کوئی چیز خوش خلقی سے زیادہ وزنی نہ ہوگی۔ (حضرت محمدؐ)
- جس شخص کے دونوں "دن" یعنی آج اور کل گذشتہ برابر ہو جائیں وہ نقصان زدہ ہے اور جس کا گذشتہ کل آج سے اچھا تھا وہ محروم ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "دن" کے وقت مال کی حفاظت مال والے کے ذمّہ ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "رات" کے وقت مویشی کی نگہبانی مویشی والے کے ذمّہ ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- شکستہ خاطر کے سب "دن" برے ہیں۔ مگر وہ جو خوش دل ہے ہمیشہ شکر گذار رہتا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- اس "دن" پر رو جو تیری عمر کا نکل گیا اور اس میں نیکی نہیں کی۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- "دولت" کفار کی میراث ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- جو شخص خوفِ خدا سے رو سکے خوب روئے، ورنہ ایک "دن" رلایا جائیگا۔ (حضرت ابوبکرؓ)

- کیا عجب ہے کہ کل کا " دن " ایسی حالت میں آئے کہ تو سطحِ زمین سے گم اور قبر کے اندر موجود ہو۔ (غوث پاکؒ)
- توکل یہ ہے کہ تو زندگی کو ایک "دن" کے لئے جانے اور کل کی فکر نہ کرے۔ (بایزید بسطامیؒ)
- جس شخص کے " دن اور رات " بلا کسی مومن کے آزار دینے سے ختم ہوئے گویا اس نے وہ رات رسولِ خداﷺ کے حضور میں بسر کی۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- جو ہر ایک کو اپنے سے بہتر جانتا ہے ایک دن" وہ سب سے بہتر بن جاتا ہے۔ (سوامی سارشبدانندجی)
- " دن اور رات" جسم سنوارنے والو، کبھی جسم کے فنا ہونے کے بعد زندہ رہنے والی روح کو بھی سنوارو۔ (سوامی سارشبدانندجی)
- دو" دن" کی زندگی پر نہ اتراؤ۔ (تلسی داس)
- کامیابی صرف ایک دفعہ دروازہ کھٹکھٹاتی ہے، مگر مصیبت" دن اور رات" میں کئی مرتبہ حملہ کرتی ہے۔ (بیکن)
- تمہاری زندگی میں کوئی " دن" ایسا نہ گزرے جس میں تم اپنے آپ میں کوئی بہتری پیدا نہ کرسکو۔ (ہربرٹ سپنسر)
- زندگی چند" دنوں" کی ہے۔ لیکن اس کی ذمہ داری بہ نسبت زندگی کے کئی حصے زیادہ ہیں۔ (ہربرٹ سپنسر)
- " دن "کا کام" رات" پر اور رات کا کام دن پر مت رکھو۔ (فرینکلن)
- ہمارے چند" دنوں" کی زندگی کا وہ حصہ ہے جو دنیا کی چہل پہل سے علیحدہ صرف ہوتا ہے بصیرت کے نئے نئے باب ہماری چشم بینا کے سامنے کھول دیتا ہے۔ (شکسپیئر)
- میرے خیال میں بڑا راز کا " دن" آج کا دن ہے۔ (ڈیل کارنیگی)
- جو شخص وعدے کے " دن" قرض ادا کرے وہ دوسرے کی تھیلی کا

مالک ہوتا ہے۔ (پیٹر بارنم)

- ایسے خوش نصیب شوہر بہت کم ہیں جو "دن" میں کم از کم ایک بار اپنی بیوی کی جان کو نہ روئیں۔ (لاہرن)
- فطرت کی "دن رات" کی انتھک کوشش کس کام کی کہ اگر انسان اس دنیا میں آزادی اور سکون کی ایک دن بھی سانس نہ لے سکے۔ (گوئٹے)
- میں اس طرح زندگی گذارتا ہوں جیسے آج کا "دن" میری زندگی کا پہلا دن ہے اور یہی آخری دن بھی۔ (فلپس)
- کسی طرح بھی انتہائی مصیبت کا "دن" بھی کٹ ہی جاتا ہے۔ (شیکسپیر)
- صبح کے آئینہ کو "دن" میں ہی دیکھا جاتا ہے۔ (ملٹن)

دماغ

- تمہارا سوتا ہوا دل اور "دماغ" بے دار ہو جائے کیا اتنی قابلیت بھی تم میں نہیں۔ (قرآن کریم)
- ہوش مند وہ ہے جو پریشانی کے وقت دل اور "دماغ" پر قابو رکھے۔ (کیخسرو)
- میرے "دماغ" سے بہتر نصیحت کسی نے نہیں کی۔ (بزرجمہر)
- محتاجی "دماغ" کو ضعیف کر دیتی ہے۔ (لقمان)
- قدرت نے "دماغ" کو دل سے اونچی جگہ دی ہے۔ اس لئے جذبات کو ہر حالت میں تمیز کے تابع رکھنا لابد ہے۔ (بقراط)
- انسان کا "دماغ" ہی پورا انسان ہے۔ (بینتی واکیہ)
- "دماغ" کے بغیر ارادہ نہیں، ارادہ کے بغیر تخلیق نہیں۔ (سالے گوروجی)
- بے شعور "دماغ" میں خواہشات ڈھلتی ہیں۔ (دھمپد)

- خالی "دماغ" شیطان کا کارخانہ بن جاتا ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- جو علم صرف "دماغ" میں رہ جاتا ہے اور دل میں داخل نہیں ہوتا۔ وہ بیکار ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- منطق صرف "دماغ" کا موضوع ہے۔ جسے دماغ مانے اور دل نہ مانے وہ ترک کر دینے کے قابل ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- عمل کے بغیر اصول "دماغی" عیاشی ہے۔ (جواہر لال نہرو)
- عورت کا دل اس کے "دماغ" پر حکومت کرتا ہے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- ہمارے "دماغوں" اور عقلوں میں اتنا ہی فرق ہے، جیسے ہمارے چہروں میں۔ (فرینکلن)
- جس "دماغ" میں اپنے سوا کوئی گنجائش نہ ہو اس میں بھلا اور کوئی چیز کس طرح سما سکتی ہے۔ (جیو برٹ)
- "دماغ" کی ایک خاص خرابی کے بغیر نہ تو کوئی شاعر بن سکتا ہے اور نہ ہی اشعار سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ (میکالے)
- "دماغ" کی قوت عشق سے آرام نہیں۔ (پوپ)
- تقریباً اسّی فیصد بیماریاں ہمارے جسم کے بجائے ہمارے "دماغ" سے پیدا ہوتی ہیں۔ (نپولین ہل)
- میں اپنے دشمنوں میں "دماغ" تلاش کرتا ہوں۔ (آسکر وائلڈ)
- کتابوں کا مطالعہ "دماغ" کو روشن کرتا ہے۔ (ابراہم لنکن)
- خوبصورت عورت کو دیکھنے سے "دماغ" خوش ہوتا ہے۔ (سموئل جانسن)
- حسد آدمی کے "دماغ" اور دل کو تباہ کر دیتا ہے۔ (جیری سمتھ)
- اپنے دل اور "دماغ" کو ہر وقت نیک اور اچھے کاموں میں مشغول رکھو۔ (ڈاکٹر مارڈن)
- ہمارا "دماغ" جیسا سوچتا ہے ویسا ہی ہم بن جاتے ہیں۔ (ڈاکٹر مارڈن)

- کمزور جسم دل اور "دماغ" کو بھی کمزور کر دیتا ہے۔ (روسو)
- ہم اپنے "دماغ" کا استعمال بہتر ڈھنگ سے نہیں کر سکتے۔ اگر جسم اناج سے ٹھسا ٹھس بھرا ہوا ہو۔ (سنرو)
- دل اور "دماغ" کو مسرتوں کی آماجگاہ بناؤ لمبی عمر پاؤ گے۔ (شکسپیئر)
- ہاتھوں سے پہلے "دماغوں" کو مسلح کرنا ضروری ہے۔ (گورکی)
- ہم سب کے دل اور "دماغ" میں بہت سی طاقتیں سوئی ہوئی ہیں، جن کو ہمدردی اور حوصلہ افزائی کا ایک لفظ جگا سکتا ہے۔ (ولیم جیمس)
- ارباب ستم ابھی تک ایسی بیڑیاں ایجاد نہیں کر سکے جو انسانی "دماغ" کو جکڑ سکیں۔ (کال ٹن)
- ممتاز وہ ہوتے ہیں جن کے دل اور "دماغ" ممتاز ہوں۔ (انگرسن)
- اعلیٰ "دماغ" کے سو ہاتھ ہوتے ہیں۔ (روسی کہاوت)
- صحیح "دماغ" تندرست جسم میں پایا جاتا ہے۔ (مشرقی کہاوت)

دُعا

- جب تمہیں سلام کے ذریعہ سے "دُعا" دی جائے تو تم اس کے جواب میں بہتر دعا دو یا وہی کلمہ جواب میں کہہ دو۔ (قرآن کریم)
- آدمی بہتری کی "دُعا" مانگنے سے کبھی نہیں اُکتاتا۔ اور جب تکلیف پہونچتی ہے تو لمبی لمبی دُعائیں کرتا ہے۔ (قرآن کریم)
- جب کوئی ہم سے "دُعا" کرے تو ہم بھی دُعا کرنے والے کی دُعا سنتے ہیں اور مناسب ہوتا ہے تو قبول بھی کر لیتے ہیں۔ (قرآن کریم)
- ہمیشہ مغفرت کی "دُعا" کرتے رہو۔ (حضرت محمدؐ)

- مظلوم کی "دُعا" سے ڈرو۔ کیوں کہ اس کے اور خدا کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اپنی جانوں، اپنی اولاد، اپنے خدام اور اپنے مال کے حق میں "بددُعا" نہ کیا کرو۔ ایسا اتفاق نہ ہو جائے کہ وہ گھڑی اجابت کی ہو۔ اور تمہاری بددُعا قبول ہو جائے۔ (حضرت محمدؐ)
- اللہ کی پناہ مانگو ایسی "دُعا" سے جو سُنی نہ جائے۔ (حضرت محمدؐ)
- جب کوئی تم کو "دُعا" دے تو تم بھی دُعا دو اس سے بہتر یا دہی (حضرت محمدؐ)
- جو شخص اپنے ظالم پر بد "دُعا" کرتا ہے وہ اپنا بدلہ لے لیتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو خود کشی کرلے اس کے جنازے کی "دُعا" نہ پڑھو۔ (حضرت محمدؐ)
- اللہ تعالیٰ "دُعا" کے ساتھ اجابت عطا کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- بہترین عبادت "دُعا" ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اپنے ستانے والوں کے لئے "دُعا" مانگو۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- جب تم "دُعا" مانگو تو اکیلے میں اپنے خدا سے جو پوشیدہ ہے دُعا مانگو، اسی صورت میں تمہاری دُعا ضرور قبول ہو گی۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- تم "دُعا" مانگتے ہو اور قبول نہیں ہوتی، کیوں کہ تم غلط چیز کے لئے دُعا مانگتے ہو۔ (بائبل)
- ایک بھائی کی "دُعا" دوسرے بھائی کے حق میں جو محض خدا کے لیے کی جائے ضرور قبول ہوتی ہے۔ (حضرت ابو بکرؓ)
- میں "دُعا" بادشاہ کے حق میں کروں گا۔ کیوں کہ بادشاہ کی اصلاح تمام خلقِ خدا کی اصلاح ہو گی۔ (حضرت فضیلؒ)
- حلاوتِ "دُعا" علامتِ اجابت ہے۔ (شقیق بلخیؒ)
- میری "دُعا" صرف یہی ہے کہ میں اندر سے خوبصورت ہوں۔ (سقراط)
- "دُعا" درحقیقت ترکِ گناہ کا نام ہے۔ (سفیان ثوریؒ)

- عمر درازی کی "دُعا" بے کار ہے اپنے لئے صلاحیت کی دُعا کرو۔ (عمر بن عبدالعزیزؒ)
- صبر سب سے بڑی "دُعا" ہے۔ (مہاتما بدھ)
- "دُعا" پچھتاوے کی ایک علامت ہے جو ہمارے زیادہ اچھے اور زیادہ پاک ہونے کی خواہش ظاہر کرتی ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- جب دل اور زبان ایک ہو کر کوئی چیز مانگتے ہیں تو اس "دُعا" کا جواب ضرور ملتا ہے۔ (رام کرشن پرم ہنس)
- "دُعا" کے ذریعہ کوئی چیز مانگنا ہے تو ایسی کوئی چیز مت مانگو جو فانی ہے۔ (سوامی ویکانندجی)
- "دُعا" کا اثر دل کے ذریعہ روح پر ہوتا ہے۔ (ونوباجی)
- "دُعا" وہی اثر کرتی ہے جو دل کی تڑپ سے پیدا ہوتی ہے۔ (سوامی سارشدانندجی)
- اگر ضمیر گونگا ہو تو خدا ضرور بہرا رہے گا اور تمہاری "دُعا" نہیں سُنے گا۔ (بروکس)
- "دُعا" اعتماد کی آواز ہے۔ (بورن)
- انسان جب "دُعا" کرتا ہے تو چاہتا ہے کہ کچھ عجوبہ ہو جائے۔ (ترگنیف)
- ہم سب خدا سے رحم کی "دُعا" کرتے ہیں اور وہی دُعا ہمیں دوسروں پر رحم کرنا بھی سکھاتی ہے۔ (شکسپیئر)
- مظلوم کی "بددُعا" ظالم کی موت کا اعلان ہے۔ (فیثاغورث)

دعوت

- جب دو شخص ایک ہی وقت میں "دعوت" دیں تو ان میں سے نزدیک تر دروازے والے کی دعوت قبول کرو۔ اگر ان میں سے کوئی پہل کرے تو پہلے والے کو قبول کرو۔ (حضرت محمدؐ)

- اگر کسی شخص کی "دعوت" کی جائے اور وہ قبول نہ کرے تو اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی۔ اور جو شخص بن بلائے اندر چلا گیا تو گویا چور اندر چلا گیا اور چوری کر کے باہر آ گیا۔ (حضرت محمدؐ)
- زنا اور سود خواری کی کثرت عذاب الٰہی کو "دعوت" دیتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "دعوت" میں تواضع کی کثرت نفاق کی نشانی اور عداوت کا پیش خیمہ ہے (حضرت عثمانؓ)
- "متواضع" دنیا و آخرت میں جو چیز چاہے گا پوری ہو گی۔ (حضرت عثمانؓ)
- جو خدا سے واقف ہو جاتا ہے وہ مخلوق کے سامنے "متواضع" ہو جاتا ہے۔ (غوث پاکؒ)
- "تواضع" میں ہی بزرگی ہے۔ (غوث پاکؒ)
- "تواضع" یہ ہے کہ درویشوں سے تواضع کرے اور امیروں سے تکبّر۔ (بایزید بسطامیؒ)
- مہمان کے ساتھ "تکلف" نہ کرو، ورنہ مہمان رکھنے کو دشمن رکھو گے (امام غزالیؒ)
- غریب مہمان آ جائے تو قرض لے کر بھی "تکلف" کر۔ (امام غزالیؒ)
- وہ "دعوت" سب سے بدتر ہے جس میں امیر بلائے جائیں اور مسکین محروم رکھے جائیں۔ (امام غزالیؒ)
- "دعوت" بہ نیت سنّت اور رفیقوں کی راحت کے خیال سے کرنی چاہیئے نہ کہ بڑائی اور شہرت کے لئے۔ (امام غزالیؒ)
- بدعتی، ظالم، فاسق اور متکبّر کی "دعوت" کو قبول مت کر۔ (امام غزالیؒ)
- "دعوت" قبول کرنے میں امیر و غریب کا فرق مت کر اور راہ دور ہونے کی وجہ سے دعوت رد نہ کر۔ (امام غزالیؒ)
- مہمان کے روبرو تھوڑا کھانا رکھنا بے مروّتی ہے اور حد سے زیادہ رکھنا تکبّر۔ (امام غزالیؒ)
- "دعوت" میں اگر بہت لوگ حاضر ہیں اور ایک دو شخصوں کا انتظار ہے تو حاضرین کی رعایت اولیٰ ہے۔ اگر وہ شخص جس کا انتظار کیا جائے فقیر یا مسکین ہے تو انتظار اولیٰ ہے۔ (امام غزالیؒ)

- "ضیافت" کے کھانے میں انتظار نہیں ہے۔ (امام غزالیؒ)
- مہمان کے آگے کھانا رکھنے سے پہلے اہل وعیال کا حصّہ نکال لے۔ (امام غزالیؒ)
- احساسِ عمل کی "دعوت" دیتا ہے۔ (نیتاعورث)
- جب تک دُنیا میں جہالت کی تاریکی ہے عالموں کے لئے "دعوت" ہے کہ وہ اپنے علوم اور فنون کی روشنی پھیلائیں۔ (فرینکلن)
- بے وقوف "دعوتیں" دیتے اور عقلمند کھاتے ہیں۔ (فرینکلن)

دیوانگی

- "دیوانہ" جب تک تندرست نہ ہو مرفوع القلم ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جب تک تم میں سے کوئی "دیوانہ" نہ ہوگا مسلمانی کو نہ پہونچے گا۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- زیادہ گفتگو کرنا ہر چند کہ اچھی باتیں ہوں "دیوانگی" کی دلیل ہے۔ (ارسطو)
- غصّہ ایک طرح کی "دیوانگی" ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- علم سے آدمی کی دحشت اور "دیوانگی" دور ہوتی ہے۔ (بیکن)
- غصّہ تھوڑی دیر کی اور غرور ہمیشہ کی دیوانگی ہے۔ (کاوپر)
- غرور "دیوانگی" سے کم نہیں۔ (وکٹر ہیوگو)
- غصّہ ایک طرح کی 'دیوانگی' ہے اس پر قابو حاصل کرو۔ ورنہ وہ تم پر قابو پالے گا۔ (ہوراسی ایٹیس سس)
- عشق سب سے بڑی "دیوانگی" ہے اور وفا اس سے بھی بڑی دیوانگی۔ (فے بیبن)
- غصّہ عارضی "دیوانگی" ہے۔ (مغربی ادب)

دوا

- سخی کا کھانا "دوا" ہے اور بخیل کا مرض۔ (حضرت محمدؐ)
- ہر مرض کے لئے "دوا" ہے اور پرہیز دوا سے بڑھ کر ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- موت کو یاد رکھنا نفس کی تمام بیماریوں کی "دوا" ہے۔ (غوث پاکؒ)
- حادثاتِ دنیا کی تلخی کڑوی "دوا" کی مثل ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- خلق سے دور اور خلق سے نزدیک رہنا دنیا کی سب سے بہتر "دوا" ہے (معروف کرخیؒ)
- دردِ سر کی "دوا" زرّین تاج سے نہیں ہوتی۔ (لبلیموس)
- بے عمل عالم ایسا ہے جس کے پاس "دوا" تو ہے مگر علاج نہیں کرتا۔ (اقلیدس)
- اللہ تعالیٰ نے بیمار اور تندرست کے لئے نہ کھانے سے بڑھ کر کوئی "دوا" پیدا نہیں کی۔ (حضرت طاؤسؒ)
- جہاں "دوا" کی ضرورت ہے وہاں آہ و نالہ کام نہیں دیتا۔ (ہربرٹ سپنسر)
- بڑھاپے اور دہم کے سوا ہر مرض کی "دوا" ہے۔ (فورڈ جیمیں)
- صحت کے لئے "دوا" کی کوئی ضرورت نہیں اگر کھایا ہوا ہضم کرنے کے بعد نیا کھانا کھایا جائے۔ (ڈاکٹر ہمفری)
- تندرستی کے لئے اطمینان بہترین "دوا" بھی ہے اور بہترین غذا بھی۔ (ڈبلیوسیگر)
- اعتماد سے بڑھ کر کوئی "دوا" نہیں علاج تو محض ایک بہانہ ہے۔ (مشرقی کہاوت)

- اخلاقی اور معاشرتی حیثیت سے عورتوں اور مردوں کا چولی "دامن" کا ساتھ ہے (قرآن کریم)

- روزِ آخرت غریب ہمسایہ امیر ہمسایہ کا "دامن گیر" ہوگا۔ (حضرت محمدؐ)
- جس شخص نے مشتبہ چیزوں سے "دامن" بچایا اس نے اپنے دین کو پاک اور اپنی آبرو کو محفوظ رکھا۔ (حضرت محمدؐ)
- تدبیر کا "دامن" ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ (دسکے، خسرو)
- راہِ شرافت کی دشواریوں میں یہ بھی ہے کہ آپ نرمی اور رواداری کا "دامن" نہیں چھوڑ سکتے۔ (ٹیلر)
- انسان کو ہی شرم وحیا کا احساس "دامن گیر" ہوتا ہے۔ (مارک ٹوین)

داغ

- انسان ہو کر ایسے کام نہ کرو جس سے انسانیت کا "دامن" داغدار ہو جائے۔ (ٹھاکر سری چند)
- بداعمالیوں کے "داغ" ندامت کے آنسوؤں سے دُھلتے ہیں۔ (سوامی رسا شیدانند جی)
- بے "داغ" دل بہت بڑی نعمت ہے جو چند ہی انسانوں کے حصے میں آتی ہے۔ (ماتا ریحانہ جی)
- بے "داغ" دل سے بڑھ کر کوئی اور مضبوط زرہ بکتر نہیں۔ (شیکسپیئر)

دشمنی

- شیطان تمہارا کھلا "دشمن" ہے اس کے قدم بقدم نہ چلو۔ (قرآن کریم)
- اگر "دشمن" صلح کر لینے کی خواہش ظاہر کرے تو تم بھی صلح کر لو۔ (قرآن کریم)
- دشمن کے ساتھ حد سے زیادہ "دشمنی" نہ کرو۔ کیوں کہ ممکن ہے کبھی تمہارا اس سے ملاپ ہو جائے۔ (حضرت محمدؐ)
- سب سے بڑا "دشمن" تیرا نفس ہے جو تیرے دو پہلوؤں کے درمیان ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اللہ تعالیٰ نے میری فتح و کامیابی کے لئے مجھ کو "دشمنوں" کے مقابلہ میں خاص رعب بخشا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جس قوم میں رشوت کا دور دورہ ہوتا ہے اس پر "دشمن" کا رعب طاری ہوتا ہے اور جس قوم میں مالِ غنیمت میں خیانت کا سلسلہ شروع ہو جائے اللہ اس کے دل میں دشمنوں کا خوف طاری کر دیتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "دشمنی" اگر تھوڑی بھی ہو تو بہت ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- دل ان کے "دشمن" ہو جاتے ہیں جو ان سے بُرائی کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- ہدیہ اور تحفہ آپس کی "دشمنی" کو ختم کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جب انسان کی روش خداوند کریم کی مرضی کے مطابق ہوتی ہے تو وہ "دشمنوں" کو بھی دوست بنا لیتا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- اپنے "دشمنوں" سے محبت رکھو۔ (حضرت عیسٰیؑ)
- اگر تمہارا "دشمن" بھوکا ہے تو اسے کھانا کھلاؤ، پیاسا ہے تو اسے پانی پلاؤ، یوں تم اس کے سر پہ جلتے ہوئے انگارے رکھ دو گے۔ (بائبل)
- بندے کے اندر جب کسی زینتِ دنیا سے عُجب آجاتا ہے تو اللہ اس کو "دشمن" رکھتا ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)

- بخیل خدا کا "دشمن" ہوتا ہے۔ اگرچہ زاہد ہو۔ (حضرت عمرؓ)
- تعجب ہے اس پر جو شیطان کو "دشمن" جانتا ہے اور پھر اس کی اطاعت کرتا ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- بُری عادت ایک زور آور "دشمن" ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جو شخص اپنے "دشمن" کے قریب رہتا ہے اس کا جسم غم سے گھل کر لاغر ہو جاتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- "دشمن" کے حسن سلوک پر بھروسہ مت کرو کیوں کہ پانی کو آگ سے کتنا ہی گرم کیا جائے وہ اس کے بجھانے کو کافی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- "دشمن" سے مغلوب ہونے سے بچتے رہو۔ (حضرت علیؓ)
- آدمی کی نیک بختی اس میں بھی ہے کہ اس کا "دشمن" عقل مند ہو۔ (امام جعفرؒ)
- کھلی ہوئی "دشمنی" منافقانہ موافقت سے بہتر ہے۔ (امام جعفرؒ)
- دوسروں کے مال اور "دولت" کی طمع نہ کرنا بھی داخل سخاوت ہے (امام جعفرؒ)
- تیرے سب سے بڑے "دشمن" تیرے بُرے ہم نشین ہیں۔ (غوث پاکؒ)
- خدا کے "دشمنوں" کو راضی رکھنا عقل و دانش سے دور ہے۔ (غوث پاکؒ)
- کسی کی "دشمنی" اور کینہ کی یاد میں ایک رات بھی مت گذار۔ (غوث پاکؒ)
- بُرے اعمال اللہ تعالیٰ کے ساتھ صریح "دشمنی" کے مترادف ہیں (بایزید بسطامیؒ)
- اس "دشمن" کا دفعیہ سخت مشکل ہے جو اطاعت کی راہ سے آئے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- خدا کے "دشمنوں" کے ساتھ الفت کرنا خدا کے ساتھ دشمنی ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- میری تمنا یہ ہے کہ خدا اور اس کے رسولؐ کے "دشمنوں" کے ساتھ سختی کی جائے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- تمسخر "دشمنی" کا باعث ہوتا ہے۔ (امام غزالیؒ)
- دوست جو صرف تمہاری اچھی حالت کا دوست ہو اور آڑے وقت کام نہ آئے اس سے بچنا چاہیے کیوں کہ وہ سب سے بڑا "دشمن" ہے۔ (امام غزالیؒ)

- بد خلقی سے دشمنی پیدا ہوتی ہے۔ (امام غزالیؒ)
- ظالموں اور فاسقوں کے ظلم اور فسق کی وجہ سے ان کو "دشمن" نہ رکھنا ضعفِ ایمان کی نشانی ہے۔ (شفیق بلخیؒ)
- نیک لوگوں کو "دشمنوں" سے بھی نفع حاصل ہوتا ہے۔ (جالینوسؒ)
- "دشمن" کے ساتھ صلح اختیار کرنے میں بہتری ہے۔ ہر چند تم کو اپنی قوت و غلبہ پر یقین واثق ہو۔ (جالینوس)
- وہ کون سا بادشاہ ہے جو اپنے سے بزرگوار اور بے نیاز تر سے "دشمنی" نہ رکھے۔ (فیثاغورث)
- جس راز کو "دشمن" سے چھپانا چاہتے ہو بہتر ہے کہ اس کو دوست پر بھی ظاہر نہ کرو۔ (فیثاغورث)
- "دشمن" کی بات سے رنجیدہ خاطر نہ ہونا چاہیے۔ (فیثاغورث)
- دو بھائیوں میں "دشمنی" نہ ڈالو کہ وہ معمولی بات پر صلح کر لیں گے اور تمہیں ہمیشہ کی برائی حاصل ہوگی۔ (اقلیدس)
- مسرتِ "دشمناں" اور ملامتِ دوستاں یہ ہر دو خلاف مقصود ہیں۔ (کے خسرو)
- جس شخص کی دوستی سے کچھ نفع نہ پہونچے اس کی "دشمنی" سے بھی کچھ ضرر نہ ہوگا۔ (کے خسرو)
- پہلے "دشمن" کے ساتھ صلح جوئی کرو اگر قبول نہ کرے تو مردانگی دکھلاؤ۔ (کے خسرو)
- نفس سے بڑھ کر انسان کا کوئی "دشمن" نہیں۔ (بزرجمہر)
- جو شخص اپنے دوستوں کی ہر خطا پر عتاب کرے۔ اس کے "دشمن" بہت ہوں گے۔ (بوعلی سینا)
- مباحثہ جاہلوں کے لئے "دشمنی" کا بیج ہے۔ (بوعلی سینا)
- مردِ کامل وہی ہے جو "دشمن" کو دوست بنا سکے۔ (لقمان)
- تمہارا غضب تمہارے لئے "دشمن" سے زیادہ دشمن ہے۔ (لقمان)

- "دشمن" احسان کے ساتھ دوست ہو جاتے ہیں۔ اور دوست جور و جفا سے دشمن بن جاتے ہیں۔ (لقمان)
- وہ بات جو "دشمن" سے پوشیدہ رکھے دوست سے بھی پنہاں رکھ، ممکن ہے کہ یہ بھی کسی دن دشمن بن جائے۔ (لقمان)
- اپنی طاقت پر اعتماد کر کے "دشمن" سے مسترمن نہ ہونا چاہئے۔ کیوں کہ خواہ تریاق موجود ہی کیوں نہ ہو لیکن اس کی امید پر زہر ہلاہل نہ کھانا چاہئے۔ (سقراط)
- جس شخص کو تمہارا دل بُرا خیال کرے یا "دشمن" جانے اس سے بچتے رہو۔ (سقراط)
- کامل انسان وہ ہے جس سے اس کے "دشمن" بھی بے خوف ہوں۔ (سقراط)
- "دشمن" سے اس طرح برتاؤ کرو کہ اگر حاکم تک نوبت پہونچے تو تم کو کامیابی ہو۔ (افلاطون)
- "دشمن" کا منہ دیکھنے سے آنکھوں کی روشنی کو نقصان پہونچتا ہے۔ (لقراط)
- "دشمنوں" کے شر سے محفوظ رہا کرو۔ (لقراط)
- سب سے قریبی "دشمن" میرے جسم میں موجود ہے۔ جب تک اس کو مغلوب نہ کر لوں دوسری جنگ میں کس طرح شریک ہو سکتا ہوں۔ (دیوجانس کلبی)
- لوگوں سے بے رُخ رہنا "دشمنی" پیدا کرنا ہے۔ (اکثم بن صیفی)
- جو شخص اپنے دل میں موت کی محبت رکھتا ہے اس کو باقی چیزوں کا دوست اور فانی چیزوں کا "دشمن" بنا دیا جاتا ہے۔ (ابوضمرہ خراسانیؒ)
- غصّہ کی آگ پہلے غصّہ کرنے والے ہی پر پڑتی ہے لبعد میں "دشمن" پر پڑے یا نہ پڑے۔ (شیخ سعدیؒ)
- کم ظرفوں سے نہ دوستی اچھی اور نہ "دشمنی" (عبدالرحیم خانخاناں)
- ایک "دشمنی" کے بدلے میں دو ہزار دوستیاں نہ خریدو۔ (امام شافعیؒ)

- دوست ہو یا "دشمن" ہر ایک کی مدد کرو۔ اسی کا نام دیا اور رحم ہے۔ (منوسمرتی)
- جو پناہ گزین کو "دشمن" کے حوالے کر دیتا ہے اس کی حکومت میں بارش نہیں ہوتی اور وقت پر بویا ہوا بیج نہیں اُگتا۔ (مہابھارت)
- انسان کا سب سے بڑا "دشمن" گناہ ہے۔ (سوامی سارشبدانند جی)
- کوئی "دشمن" نہیں کوئی بے گانہ نہیں۔ سب ہمارے دوست ہیں (گرو گرنتھ صاحب)
- جہالت جیسا "دشمن" کوئی دوسرا نہیں ہے۔ (چانکیہ)
- ہر نیکی اور خوبی اپنانے کے قابل ہے چاہے وہ "دشمن" ہی میں ہو۔ (ماتا ریحانہ جی)
- حاسد کا سب سے بڑا "دشمن" اس کا حسد ہے۔ (ترو ولور)
- ادھورا کام اور غیر مفتوح "دشمن" دونوں آگ کے مترادف ہیں۔ (ترو ولور)
- مصیبت آنے پر آدمی کو اپنی حفاظت کے لیے پڑوسی "دشمن" سے بھی ملاپ کر لینا چاہیے۔ (وید ویاس)
- "دشمن" کا لوہا بھلے ہی گرم ہو جائے لیکن ہتھوڑا تو ٹھنڈا رہ کر کام دے سکتا ہے۔ (سردار پٹیل)
- نیتی کہتی ہے کہ دوستی یا "دشمنی" برابر والے سے ہی کرے۔ (والمیکی)
- ہمارے جسمانی اعضا ہی ہمارے سب سے بڑے "دشمن" ہیں۔ (شنکر آچاریہ)
- کسی سے "دشمنی" کرنا اپنے ارتقا کو روکنا ہے۔ (ونوبا جی)
- "دشمنی" کا خاتمہ دشمن کی زندگی کے ساتھ ہی ہو جاتا ہے۔ (پریم چند)
- بدلہ لینے والا اپنے "دشمن" ہی کی سطح پر رہتا ہے۔ اور معاف کر دینے والا اس سے بلند ہو جاتا ہے۔ (بیکن)
- دوست کو اپنے حال سے اتنا ہی واقف کرو کہ اگر "دشمن" بھی ہو جائے تو نقصان نہ پہنچا سکے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- اہل و عیال سے حق تلفی کر کے آپ اپنی آئندہ نسلوں کے لیے "دشمنوں" کی بھاری جماعت پیدا کرتے ہیں۔ (ہربرٹ سپنسر)

- جن لوگوں کے ساتھ ہمیشہ اکٹھا رہنے کا اتفاق پڑے ان سے کبھی "دشمنی" کرنا نہیں چاہیے۔ (فرینکلن)
- انسان کو "دشمن" کے ساتھ بھی ایسا برتاؤ نہ کرنا چاہیے کہ پھر اس کو دوست بنانا ممکن نہ ہو۔ (لیبنٹلے)
- ہر دوستی "دشمنی" میں تبدیل ہو سکتی ہے۔ لیکن ماں کی محبت میں کبھی فتور نہیں پڑ سکتا۔ (اورنگ)
- میں بہترین دماغ کے "دشمن" منتخب کرتا ہوں۔ (آسکر وائلڈ)
- مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ "دشمنوں" سے بچنے کا انتظام میں خود کر لوں گا۔ (والٹر)
- کوئی سیاست داں اتنا برا نہیں ہوتا جتنا کہ اس کے "دشمن" بتاتے ہیں۔ (میکاتے)
- بیمار ہونے پر اپنے "دشمنوں" کو معاف کر دیجیے صحت مند ہو جائیں گے۔ (بیرن)
- آپ کو ہر اس دوست کے ساتھ جسے آپ خریدتے ہیں ایک "دشمن" مفت مل جاتا ہے۔ (والٹر)
- اگر کوئی شخص اپنے "دشمن" کی قیمت پہچانتا تو اسے خالص سونے سے خرید لیتا۔ (ایمرسن)
- جہاں تک ممکن ہو کسی کو اپنا "دشمن" نہ بناؤ۔ کسی مجبور بے کس کو بھی نہیں (سی۔ جی۔ ڈوکان)
- اگر آپ کو "دشمن" چاہئیں تو اپنے دوستوں پر سبقت لے جانے کی کوشش کیجیے۔ (ڈیل کارنیگی)
- مایوسی انسان کی سب سے بڑی "دشمن" ہے۔ (ڈاکٹر مارڈن)
- برے خیالات ہی ہماری مسرت، اطمینان اور فتح کے "دشمن" ہیں (سویٹ مارڈن)
- فکر انسانی زندگی کی "دشمن" ہے۔ (شکسپیر)

- اپنے "دشمن" کے لیے اپنی بھٹّی کو اتنا گرم نہ کرو کہ وہ تمہیں ہی بھون ڈالے۔ (شیکسپیئر)
- دنیا کا سب سے بڑا اور بدترین "دشمن" افلاس ہے۔ (برنارڈ شا)
- طاقت سے "دشمن" پر فتح پانا ادھوری فتح ہے۔ (ملٹن)
- "دشمن" کی طاقت کا تصور اس کی اصل سے زیادہ اور انقلابی قوتوں کا تصور ان کی اصلی حالت سے کم کرنا ایک زبردست غلطی ہو گی۔ (ماؤزے تنگ)
- "دشمن" کو بطور تحفہ دینے کے لئے بہترین چیز ہے معافی۔ (بالفور)
- "دشمن" اور مرض کی طرف سے لاپروائی مت برتو۔ (مشرقی کہاوت)
- مصیبتیں دوست اور "دشمن" کو پہچاننے کی تمیز عطا کرتی ہیں۔ (جرمنی کہاوت)
- اگر "دشمن" مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دے تب بھی میں قومی وقار کو ٹھیس نہ لگنے دوں گا۔ (پشتو ادب)
- رنج و غم سے بڑھ کر انسان کی زندگی کا "دشمن" اور کوئی نہیں۔ (مشرقی ادب)
- "دشمن" کو کبھی حقیر اور بے مایا نہ سمجھو۔ (فارسی ادب)

دین

- اللہ تعالیٰ سب کا حال جانتا ہے اور "دین" و دنیا کی مصلحتوں سے واقف ہے۔ (قرآن کریم)
- جو اپنے "دین" کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- ہر ایک "دین" کے واسطے خلق ہے اور اسلام کا خلق حیا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- حرص و طمع "دین" میں فساد ڈالتے ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- اس عالم نے میری کمر توڑ دی ہے جو "دین" کی ہتک کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)

- جس کسی نے امیر کے سامنے فروتنی کی اگرچہ وہ ظالم نہ ہو تب بھی اس کے "دین" کا ایک حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو شخص اس حالت میں مرا ہو کہ اس نے نہ تو "دین" کی خاطر جنگ کی ہو اور نہ اپنے جی میں اس جنگ کا خیال لایا ہو وہ کسی نہ کسی حد تک نفاق کی حالت میں مرا۔ (حضرت محمدؐ)
- "دین" کی خوبی اخلاق کی خوبی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جس کے اخلاق اچھے اس کا "دین" بھی اچھا۔ (حضرت محمدؐ)
- "دین" نصیحت اور خیر خواہی کا نام ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- وہ شخص بے "دین" ہے جس میں دیانتداری نہیں اور وہ بھی بے دین ہے جس میں عہد کی پابندی نہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- جو عقل سے محروم ہے وہ گویا "دین" سے بھی محروم ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جس کا سرمایہ دنیا ہے اس کے "دین" کا نقصان بیان کرنے سے زبانیں عاجز ہیں۔ (حضرت ابو بکرؓ)
- طالبِ "دین" عمل میں زیادتی کرتا ہے اور طالبِ دنیا علم میں۔ (حضرت ابو بکرؓ)
- تم "دین" کی حفاظت کرو۔ دین کو ہاتھ سے نہ دو۔ (حضرت ابو بکرؓ)
- جو عالم دنیا کی طرف مائل ہے وہ "دین" کے بارے میں قابلِ الزام ہے۔ (حضرت عمرؓ)
- کسی کی "دین داری" پر اعتماد نہ کرنا تاوقتیکہ طمع کے وقت اُسے نہ آزما لے۔ (حضرت عمرؓ)
- مسلمان کی ذلت اپنے "دین" سے غافل بن جانے میں ہے نہ کہ بے زر ہونے سے۔ (حضرت عثمان رضؓ)
- "دین" کی درستی دنیا کے نقصان کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- "دین" خزانہ ہے اور علم اس کا راستہ۔ (حضرت علیؓ)

- ہمارا "دین" سراپا ادب ہے۔ (امام جعفر رضؓ)
- "دین" کی اصل عقل ہے۔ (حضرت فضیلؒ)
- جس نے امیروں کی تواضع کی اس نے دو حصّہ "دین" برباد کر ڈالا (مجدد الف ثانیؒ)
- علم "دین" وہ ہے جو خدائے تعالیٰ کا خوف پیدا کرے اور اپنے دل کو دین کی طرف لگائے۔ اور برُے افعال سے اجتناب کرے۔ (امام غزالیؒ)
- اس زمانے کے علماء دنیا کے عالم ہیں "دین" کے عالم ہرگز نہیں (امام غزالیؒ)
- جو "دین" سے نفور اور شریعت سے دور ہیں ان سے میل جول نہ رکھو (امام غزالیؒ)
- نکاح "دین" کا حصار ہے۔ (امام غزالیؒ)
- جس کا لباس باریک اور ہلکا ہوگا اس کا "دین" بھی ضعیف ہوگا۔ (امام غزالیؒ)
- علم نر ہے اور عمل مادہ "دین" اور دنیا کے کام ان کے ملنے سے ہیں۔ (معروف کرخیؒ)
- بیوی کی مخالفت سے "دین" محفوظ نہیں رہ سکتا۔ (شفیق بلخیؒ)
- غور و فکر کی ضرورت "دین" اور دنیا کے ہر ایک پہلو میں لاحق ہے۔ (بطلیموس)
- محتاجی "دین" کو تنگ کرتی ہے۔ (لقمان)
- عالم "دین" کا طبیب ہے اور دولت دین کا مرض۔ (سقراط)
- "دین" کو حصولِ دنیا کا ذریعہ بنانا انتہائی دنایت ہے۔ (سعید بن جبیرؓ)
- جس شخص نے دنیا کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا تو وہ اپنے مہر میں اس کا پورا "دین" مانگے گی اور اس سے کم پر راضی نہ ہوگی۔ (وہب بن منبہؒ)
- جو شخص "دین" کی سلامتی میں تن کی آسودگی، دل کی بے فکری اور تمام دوسرے عوارضات سے بچنا چاہتا ہے اس سے کہہ دو کہ لوگوں سے علیحدہ اور ہمیشہ تنہائی پسند کرے۔ (حمدون قصارؒ)
- بات کہنا اس شخص کے لئے سزاوار ہے کہ اس کی خاموشی سے "دین" باطل ہوتا ہے۔ اور جب وہ کہے تو یہ باطل ہونا جاتا رہے (حمدون قصار)

- لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ "دین" کو پست کریں گے اور عمارتوں کو بلند کریں گے۔ (مطرف بن عبداللہؓ)
- جو اپنے "دین" کو قیاس کی ترازو میں تولتا ہے وہ ہمیشہ مشکوک رہتا ہے۔ (امام حسینؓ)
- "دین" اور دنیا میں راست گار ہونے کے لیے سلامت روی کی چال چلو۔ (فرینکلن)
- وہ "دین" اور مذہب جو امیر و غریب کے درمیان فرق ظاہر کرے دنیا کے لیے لعنت ہے۔ (فرینکلن)
- تھوڑا سا فلسفہ انسان کو دہریت کی طرف لے جاتا ہے۔ لیکن فلسفہ کی اتھاہ گہرائی "دین" کی طرف مائل کر دیتی ہے۔ (بیکن)

دانش

- ناقص "دانش مندی" سے بے وقوفی نجات سے زیادہ نزدیک ہے (حضرت محمدؐ)
- فاقہ مست "دانش مندوں" کی صحبت اختیار کرو۔ کیوں کہ ان کی زبان سے حکمت کے رموز ظاہر ہوتے ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- تدبیر جیسی کوئی "دانش مندی" نہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- کفایت شعاری بہترین "دانش مندی" ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اپنی نگاہ میں آپ کو "دانش مند" مت جان۔ (حضرت سلیمانؑ)
- جو اپنی زبان کو روکے رہتا ہے وہ بڑا "دانش مند" ہے (حضرت سلیمانؑ)
- "دانش مند" بیوی نعمت خداداد ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- جو "دانش مند" نہیں وہ ہمیشہ چھیڑ چھاڑ کرتا رہتا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- "دانش مند" وہی ہے جو دل کی بات آخر تک چھپائے رکھتا ہے (حضرت سلیمانؑ)
- انسان کے نماز و روزہ کو نہیں بلکہ اس کی "دانش مندی" اور راست بازی

کو دیکھنا چاہیئے ۔ (حضرت عمر رضؓ)

- تجربے کبھی ختم نہیں ہوتے "دانش مند" ان میں ترقی ہی کرتا رہتا ہے (حضرت علیؓ)
- "دانش مند" وہ ہے جسے دنیا دھوکہ نہ دے سکے ۔ (شیفق بلخیؒ)
- "دانش مند" کی پہچان یہ ہے کہ وہ اپنے ارد گرد ایسے لوگوں کو جمع کر لیتا ہے جو خوشامدی نہ ہوں ۔ (جالینوس)
- "دانش مند" کو نسبی فضیلت کی ضرورت نہیں ۔ (بطلیموس)
- "دانش مند" وہی ہے جو گردشِ ایام سے تنگ دل نہ ہو۔ (اقلیدس)
- انسانی سرشت میں "دانائی" کی نسبت حماقت بھری ہے ۔ (اقلیدس)
- "دانش مند" وہ ہے جو کم بولے اور زیادہ سنے ۔ (اقلیدس)
- "دانش مند" کے درخت کا میوہ نیکوکاری ہے ۔ (کے، خسرو)
- "دانش مند" عالم وہی ہے جو حوادثِ روزگار سے ایسا ہی بے پروا ہو جیسے دریا اپنے میں کنکر پتھر پھینکے جانے سے ہوتا ہے ۔ (یحییٰ برمکیؒ)
- خوشامدی دولت مندوں کے دل میں جتنی جلدی راہ پیدا کر لیتے ہیں "دانش مند" اس کو ایک سال میں بھی پیدا نہیں کر سکتے ۔ (یحییٰ برمکیؒ)
- اگر کوئی کام کسی کے سپرد کرنا چاہو تو "دانش مند" کے سپرد کرو۔ ورنہ خود ہی کرو۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو اس کام کو ترک کر دو ۔ (لقمان)
- "دانش مند" وہ ہے جو عمر کو ضروری کاموں میں صرف کرے ۔ (افلاطون)
- بے ہودہ گوئی کو ترک کرو "دانش مند" کہلاؤ گے ۔ (عبداللہ بن مبارکؒ)
- جو عبادت میں لگے ان کو "دانش" مل گئی ۔ (سفیان ثوری)
- "دانشوروں" کے آگے نصیحت آمیز تقریر کرنا زندہ پودوں کو پانی نہ دینے کے برابر ہے ۔ (ترو ولور)
- "دانش مند" دل کے چین کی خاطر دولت لٹا دیتے ہیں اور نادان دولت کی خاطر دل کا چین ۔ (اگرو گرنتھ صاحب)

- "دانش مند" وہی ہے جو نیک انسان کی تھوڑی ہی سی صحبت سے بہت کچھ حاصل کر لیتا ہے۔ (مہاتما بدھ)
- "دانشمند" ہمیشہ اپنی چال چلتا ہے۔ اور نادان ہر حال میں مکر و تزویر کا جال پھیلاتا ہے۔ (بیکن)
- جن بچوں کو خرچ سے تنگ رکھا جاتا ہے وہ آگے چل کر "دولت" کو دیکھتے ہی کمینہ بن جاتے ہیں۔ (بیکن)
- "دانش مند" وقت کی قدر اس کی موجودگی میں کرتے ہیں۔ اور بے وقوف اسے کھو کر۔ (ہربرٹ سپنسر)
- کتابوں کی سیر میں ہم "دانش مندوں" سے ہمکلام ہوتے ہیں۔ (ہربرٹ سپنسر)
- "دانش" سے مخالف کاموں میں اصلاح کرنا بہ نسبت غصہ کرنے اور اس میں مبتلا رہنے کے بہت بہتر ہے۔ (فرینکلن)
- اگر آپ چالیس برس کی عمر میں بھی "دانش مند" نہیں ہو سکے تو آگے اس کی امید نہ کرو۔ (جارنر)
- تاریخ دانی بغیر کسی انتظار کے طالب علم کو "دانشمند" بنا دیتی ہے (سمائلز)
- خاموشی "دانش مندی" کی علامت ہے۔ لیکن کبھی کبھی اس سے حماقت کا ثبوت بھی ملتا ہے۔ (ولیم کوپرنج)
- "دانشمندی" کا تقاضا یہی ہے کہ تفصیل پر اختصار کو ترجیح دی جائے (شیکسپیئر)
- "دانشمندی" کا ثبوت یہ ہے کہ حال کا صحیح ادراک کیا جائے اور وقت کے ساتھ چلا جائے۔ (ہومر)
- احتیاط "دانش مندی" کی سب سے بڑی بیٹی ہے (ڈکٹر ہیوگو)
- برداشت "دانش مند" کا وہ وصف ہے جس کا مظاہرہ وہ جاہل کی باتیں سنتے وقت کرتا ہے۔ (پیرا چیاؤ)
- جو "دانش مند" ہوتا ہے وہ طاقتور بھی ہوتا ہے۔ (فارسی مثل)

دوستی

- خدا تعالیٰ کا ایک نام رفیق بھی ہے۔ اسی لئے وہ "دوستی" کو پسند کرتا ہے (حضرت محمدؐ)
- آخرت کا درد میرا "دوست" ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "دوست" وہ ہے جو دوستوں کا شریک کار ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- مجھے حق "دوستی" ادا کرنے دو۔ (حضرت محمدؐ)
- اے موت! جلدی کر مجھے جنت میں اپنے "دوست" سے ملا دے۔ (حضرت محمدؐ)
- تونگروں کے ساتھ عالموں کی "دوستی" ریاکاری کی دلیل ہے (حضرت عثمانؓ)
- شیطان سے "دوستی" مت رکھو کہ یہ تمہارا رفیق نہیں ہے۔ (شفیق بلخیؒ)
- عقل سے بہتر ہمارا کوئی "دوست" نہیں ہے۔ (کے خسرو)
- دنیا میں سچے "دوست" کی تلاش فضول ہے۔ (خواجہ حسن بصریؒ)
- میرے دوستو! دنیا میں "دوست" ہیں ہی نہیں۔ (ارسطو)
- سات قدم ساتھ چلنے سے ہی نیک لوگوں میں "دوستی" ہو جاتی ہے (مہابھارت)
- مرد کا عورت سے بڑا اور کوئی "دوست" نہیں ہے۔ (مہابھارت)
- قربانی ہی "دوستی" کا اصول ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- نیتی کہتی ہے کہ "دوستی" یا دشمنی برابر والے سے کرے۔ (والمیکی)
- کمینے شخص سے "دوستی" نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر جلتا ہوا ہے تو چھونے سے ہاتھ جلا دیتا ہے اور اگر ٹھنڈا ہے تو ہاتھ کالا کر دیتا ہے (ہتو پدیش)
- ہر چند کہ سچے "دوست" کا میسر آنا مشکل ہے۔ لیکن کم از کم ایک ایسا آدمی ضرور حاصل کرنا چاہیئے جس سے کہ دوستی ہو۔ (بیکن)
- "دوستی" ہرگز اس بات کا اختیار نہیں دیتی کہ اپنے دوستوں کو سخت باتیں کہہ لیا کریں بلکہ جس قدر دوستی گہری ہو اسی قدر خلق اور لحاظ ہونا چاہیئے۔ (بیکن)

- مزور شخص کا کوئی "دوست" نہیں ہوتا اس لئے کہ دوستی مساوات چاہتی ہے۔ (ہربرٹ اسپنسر)
- اپنے "دوست" کو بھی اپنے حالات و معاملات سے آشنا آگاہ نہ کرو کہ اگر وہ کسی وقت تمہارا دشمن ہو جائے تو تمہیں نقصان پہونچا سکے (ہربرٹ سپنسر)
- "دوست" بنانے سے پہلے اس کے ساتھ پانچ سیر نمک کھاؤ (ہربرٹ سپنسر)
- صحیح معنوں میں انسان بننے کے لئے سب سے پہلی اور ضروری چیز ہے ایک "رفیقِ حیات" کا انتخاب۔ (شوپنہار)
- نہ قرض خواہ بنو نہ قرضدار۔ یہ "دوستوں" میں بھی جدائی ڈال دیتا ہے (شیکسپیر)
- میں اچھی صورت شکل کے "دوست" تلاش کرتا ہوں اور بہترین دماغ کے دشمن۔ (آسکروائلڈ)
- کسی "دوست" کی ناکامی پر مغموم ہونا اتنا دشوار نہیں جتنا اس کی کامیابی پر مسرور ہونا دشوار ہے۔ (آسکروائلڈ)
- ہم اپنے "دوستوں" کے بغیر رہ سکتے ہیں مگر ہمسایہ کے بغیر نہیں۔ (ٹامس فلر)
- خود کو اپنا "دوست" سمجھنے والا رقیبوں سے محفوظ رہتا ہے۔ (فرینکلن)
- اگر تم اپنے راز دشمن سے چھپا کر رکھنا چاہتے ہو تو اپنے کسی "دوست" سے بھی ان کا ذکر نہ کرو۔ (فرینکلن)
- "دوستوں" کی تلاش ایسی ہوتی ہے جس کا انحصار دوسروں پر ہوتا ہے (لانگ فیلو)
- "دوستی" کو اگر مضبوط بنانا ہے تو دوستوں سے ملتے رہئے۔ اگر بہت ہی مضبوط بنانا ہے تو کبھی کبھار ملئے۔ (ڈاکٹر ہمفری)
- آپ کو ہر اس "دوست" کے ساتھ جسے آپ خریدتے ہیں ایک رقیب مفت مل جاتا ہے۔ (والٹیر)
- مجھے میرے "دوستوں" سے بچاؤ، دشمنوں سے بچنے کا انتظام میں خود کر لوں گا۔ (والٹیر)

- سچا "دوست" وہ ہے جو آپ کی طرف اس وقت آتا ہے جب ساری دنیا آپ کو چھوڑ چکی ہوتی ہے۔ (وخیل)
- آپ کی کامیابی میں ضرور کوئی ایسی چیز ہے جس سے کہ آپکے ہمدرد "دوست" بھی ناخوش ہیں۔ (مارک ٹوئن)
- اپنی توہین و تذلیل اپنی زبان سے کبھی نہ کیجئے، اس موضوع پر بولنے کا حق آپ کے "دوست" ادا کریں گے۔ (ٹیلی رنڈ)
- ہر شخص کے پاس ایک اچھے خاصے قبرستان کا ہونا بہت ضروری ہے تاکہ وہاں اپنے "دوستوں" کے قصور دفن کر سکے۔ (ہنری وارڈ)
- انسان کی سب سے اچھی "دوست" اُس کی دس انگلیاں ہیں۔ (رابرٹ کولیٹر)
- جو دشمن بنانے سے خوفزدہ ہے، اسے کبھی سچے "دوست" نہیں ملیں گے (ہیزلٹ)
- ان سے کبھی "دوستی" نہ کرو جو تم سے بہتر نہیں ہیں۔ (کنفیوسشیس)
- زندگی میں اگر ایک "دوست" مل گیا تو بہت ہے، دو مل گئے تو بہت زیادہ، تین تو مل ہی نہیں سکتے۔ (ہنری آدمس)
- دنیا میں صرف "دوستی" ہی ایک ایسی چیز ہے جس کی سودمندی کے بارے میں دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ (سسرو)
- قدرت جانوروں تک کو اپنے "دوست" پہچاننے کی سوجھ بوجھ دے دیتی ہے۔ (کارنیل)
- اپنے "دوست" کو خود کے لئے اور خود کو اپنے دوست کیلئے سستا نہ بناؤ (کارنیل)
- سچی محبت نایاب ہے اور سچی "دوستی" اس سے بھی زیادہ نایاب (لافونٹین)
- جو "دوستی" برابر کی نہیں ہوتی وہ ہمیشہ نفرت میں ختم ہوتی ہے۔ (گولڈ اسمتھ)
- جو ذرا سی بات پر "دوست" نہ رہا وہ کبھی دوست تھا ہی نہیں۔ (پرتگالی کہاوت)
- جسے ایسے "دوست" کی تلاش ہے جس میں کوئی خامی نہ ہو۔ اسے کبھی دوست نہیں ملے گا۔ (ترکی کہاوت)

- خدا ظالموں کو اسی حد تک مہلت دے رہا ہے جس دن کے مارے "ڈر" کے ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ (قرآن کریم)
- لوگوں میں سے بُرا وہ ہے جس کی تعظیم اس کے شر کے "ڈر" سے کی جائے (حضرت محمدؐ)
- وہ آنسو جو اللہ کے "ڈر" سے نکلا ہو۔ اللہ کے نزدیک پسندیدہ ہے (حضرت محمدؐ)
- خدا کا "ڈر" انسان پر اپنی حرکت کے دروازے کھول دیتا ہے (حضرت محمدؐ)
- جس کے دل میں خدا کا "ڈر" ہے اس سے بے رخی سے نہ پیش آؤ۔ (حضرت محمدؐ)
- خداوند تعالےٰ کا "ڈر" عمر کو دراز کرتا ہے۔ اور شریروں کی زندگی گھٹائی جاتی ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- قہر خداوندی سے اس قدر "نڈر" نہ ہونا چاہیے کہ ہر وقت مسکراتے ہی رہو۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- مومن کے لئے اتنا ہی علم کافی ہے کہ وہ حق تعالیٰ سے "ڈرتا" ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- ہم حرام کے "ڈر" سے نو حصے حلال بھی ترک کر دیتے ہیں۔ (حضرت عمرؓ)
- اگر حساب کا "ڈر" نہ ہوتا تو میں بھی ایک بکری تنور میں بھون کر کھاتا (حضرت عمرؓ)
- سچائی میں اگرچہ "ڈر" ہے مگر باعث نجات ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جب تو کسی امر کا "ڈر" رکھتا ہے تو اس میں داخل ہو جا، کیوں کہ ہر وقت اس سے ڈرتے رہنا اس میں داخل ہونے کی نسبت زیادہ سخت اور بُرا ہے (حضرت علیؓ)
- جب تک تمہارے دل میں کسی غیر کا "ڈر" ہے تمہارا ایمان کامل نہیں (غوث پاکؒ)
- نہ کسی سے "ڈرو" اور نہ طمع رکھو۔ (غوث پاکؒ)
- عقلمندوں کے لئے وہ وقت سخت مشکل کا ہے۔ جب کسی بات کا اظہار و اخفا دونوں میں خرابی پیدا ہونے کا "ڈر" ہو۔ (حضرت لقمان)

- کامل انسان وہ ہے جس سے اس کے دشمن بھی "نڈر" ہوں، نہ کہ وہ جس سے اس کے دوست بھی ڈرتے ہوں۔ (سقراط)
- جس کے دل میں خدا کا "ڈر" ہے، خدا اس کا محافظ ہو جاتا ہے۔ (حضرت معاویہ)
- کتنیں گیا "ڈر" ہے، اگر تم دنیاوی حالات میں شکست کھاتے ہو جبکہ تم اللہ کے نزدیک مظفر و منصور رہو۔ (ابو حازمؒ)
- جب تک اطاعت اور "ڈر" نہ ہو، علم پڑھنا اور پڑھانا بے کار ہے۔ (میمون بن مہرانؒ)
- انسان جس سے "ڈرتا" ہے اس سے محبت نہیں کر سکتا (ارسطو)
- جو شخص دولت کے استعمال سے "ڈرتا" ہے، وہ دولت پانے کا ہرگز مستحق نہیں۔ (بیکن)
- جس دل میں خدا کا "ڈر" ہے وہ دل ایمان سے بھرا ہے (گرو نانک دیو جی)
- عزیز چیزوں سے ہی "ڈر" پیدا ہوتا ہے، اور عزیز چیزوں سے ہی غم۔ (مہاتما بدھ)
- "ڈر" صرف ہمارے تخیل کی پیداوار ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- توہین کا "ڈر" قانون کے ڈر سے کسی طرح کم نہیں۔ (پریم چند)
- بُرے کاموں سے جو "ڈر" پیدا کرے وہی شخص بہادر ہے (جانسن)
- "ڈر" زندگی میں زہر گھولتا ہے۔ (ڈاکٹر مارڈن)
- "ڈر" میں تکلیف اٹھانے سے زیادہ بُرائی ہے۔ (بروسر)
- جسے ہارنے کا "ڈر" ہے، وہ ضرور ہارے گا۔ (نپولین)
- "ڈر" بزدلی کی علامت ہے۔ (مشرقی کہاوت)
- "ڈر" خطرے کو ٹالنے کے بجائے اسے بلا لیتا ہے۔ (مغربی کہاوت)

ذہانت

- لگن کے بغیر کسی میں بھی عظیم "ذہانت" پیدا نہیں ہو سکتی۔ (ارسطو)
- لمبی چوڑی پڑھائی کے نیچے "ذہانت" دب کر مر جاتی ہے۔ (ونباجی)
- "ذہانت" کا لازمی جزو ہے برداشت۔ (ڈزرائیلی)
- جب کوئی "ذہین" ہستی اس دنیا میں آتی ہے۔ تو تم اس کو اس نشانی سے پہچان سکتے ہو کہ تمام کند ذہن اپنا ایک گروہ بنا کر اس کی مخالفت کرنے لگتے ہیں۔ (سولفنٹ)

ذلّت

- "ذلت" کی زندگی موت سے زیادہ تلخ ہوتی ہے۔ (ارسطو)
- جو دوسروں کو ذلیل سمجھتا ہے خود ذلیل ہو جاتا ہے۔ (رسکن)
- "ذلت" تمام اچھائیوں میں سب سے زیادہ اچھائی کو بھی زائل کر دیتی ہے۔ (شیلر)
- "ذلت" کا لباس سیاہ ہوتا ہے۔ (فے عین)
- "ذلیل و رسوا" دنیا میں کبھی اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔ (لیوک)

روزی

- پروردگار جس کی "روزی" چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے تنگ، مگر اکثر لوگ تقسیمِ رزق کی مصلحتوں سے واقف نہیں۔ (قرآن کریم)
- اے ایمان والو! کھاؤ تم جو ہم نے تم کو "روزی" دی ہے اور اس سے پاکیزہ چیزوں کو۔ (قرآن کریم)
- یگانوں سے نیکی کرنا عمر دراز اور "روزی" فراخ کرتا ہے (حضرت محمدؐ)
- تم کو جو کامیابی اور "روزی" حاصل ہے وہ غریبوں کی بدولت ہے (حضرت محمدؐ)
- مرتے دم تک تم اپنے خون پسینے کی "روزی" حاصل کرو (حضرت عیسیٰؑ)
- اگر میں ایسی حالت میں مر جاؤں کہ اپنی محنت و سعی سے اپنی "روزی" تلاش کرتا ہوں تو مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ خدا کی راہ میں غازی ہو کر مروں۔ (حضرت عمرؓ)
- حرص سے کچھ "روزی" نہیں بڑھ جاتی مگر اس سے آدمی کی قدر گھٹ جاتی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- میانہ روی نصف "روزی" ہے۔ (غوث پاکؒ)
- جو شخص "روزی" دینے والے کو نہ جانے اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ (بایزید بسطامیؒ)
- توکل کے معنی یہ نہیں کہ "روزی" کی جستجو نہ کرو۔ جو اپنی روزی آپ پیدا نہ کرے وہ جاہل ہے۔ (امام غزالیؒ)
- دنیا میں ہر آدمی اپنی "روزی" کھاتا ہے، وہ تمہارے دسترخوان پر کھائے یا اپنے۔ (ابن یمین خراسانیؒ)
- جبکہ تیری "روزی" دوسروں کی روزی سے جدا ہے تو پھر یہ رنج و محنت کیوں؟ (اقلیدس)

- زبردستوں پر اس قدر کم جفا کرو کہ اگر "روزی" روزگار ان کو تم سے زبردست بنا دے تو ان کے انتقام کی تاب لا سکو۔ (ہارون الرشید)
- عقل روزگار کو تمہارا بندہ بناتی ہے اور نفس تم کو بندۂ "روزی" (افلاطون)
- جو شخص اتنی "روزی" حاصل کرنے پر قادر ہو جو اس کی گذران کے لئے کافی ہے تو اس کو اس سے زیادہ کی طلب نہ کرنا چاہیے (ارسطو)
- اگر "روزی" عقل سے حاصل کی جاتی تو دنیا کے تمام بے وقوف بھوکوں مر جاتے۔ (شیخ سعدیؒ)
- "روزی" روزگار وقت کا آلہ ہے۔ (نپولین)
- جو بے مانگے تجھے اتنی نعمتیں دے رہا ہے وہ تجھے "روزی" سے مایوس نہ رکھے گا۔ (بھرتری ہری)
- وہی "روزی" اعلیٰ ہے جس سے دھرم کو نقصان نہ پہونچے (شکر نیتی)
- "روزی" کے حوادث کا مقابلہ پہاڑ کی طرح جم کر کرو۔ (ابن یمین)
- اپنی "روزی" پر قناعت کر، کیوں کہ قناعت ہی حقیقت میں غنا ہے۔ (عربی قول)
- جو لوگ اپنی "روزی" آپ پیدا نہیں کرتے وہ ہر حال میں دوسروں کے محتاج ہوتے ہیں۔ (جاپانی کہاوت)
- انسان کی اچھی نیت "روزی" فراخ کرتی ہے۔ اور بری نیت اسے گھٹاتی ہے۔ (فارسی ادب)

رِزق

- جو اللہ سے ڈرتا ہے، خدا اس کے لئے وجہ خروج بنا دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے "رزق" پہنچاتا ہے جو اس کے خواب خیال میں بھی نہ تھی۔ (قرآن کریم)

- ہم نے جو "رزقِ طیب" تم کو دے رکھا ہے، اس کو بے تامل کھاؤ۔ اور اگر تم اللہ کی بندگی کا دم بھرتے ہو تو اس کا شکر بھی ادا کرو۔ (قرآن کریم)
- جو اپنا فاقہ خدا پر اتارے یعنی اس سے طلب کرے تو اسے خدا جلد ہی یا قدرے توقف سے "رزق" دے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- "رزق" اگر حسبِ خواہش نہ ہو تو اسے برا نہ کہو۔ (حضرت محمدؐ)
- ہمیشہ پاک طاہر رہو "رزق" میں برکت ہوگی۔ (حضرت محمدؐ)
- مجھے غریبوں میں ڈھونڈو۔ اس لئے کہ تمہیں خدا کا "رزق" اور اس کی مدد غریبوں ہی کی وجہ سے ملتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- خدا کا دیا ہوا "رزق" کھاؤ اور اسی پر بھروسہ رکھو۔ (حضرت محمدؐ)
- "رزق" بندے کو اس طرح تلاش کرتا ہے۔ جیسے موت انسان کو ڈھونڈتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- خدا ان کو "رزق" پہونچاتا ہے جو راست بازی کی تلاش کرتے ہیں۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- وہ آدمی جو کسی کا خالق بنے مگر رزاق نہ بن سکے تو اسے "رزق" کی فکر کھا جاتی ہے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- کسی مسلمان کو یہ زیبا نہیں کہ تلاش "رزق" میں بیٹھ جائے اور دعا کرے کہ اے خدا مجھ کو رزق دے، کیوں کہ تم جانتے ہو کہ آسمان سے چاندی سے چاندی اور سونا نہیں برستا۔ (حضرت عمرؓ)
- جہاں سے اجل آتی ہے وہیں سے "رزق" بھی آتا ہے۔ (حضرت علیؑ)
- وہ "رزق" کی فراخی جس پر شکر نہ ہو اور وہ معاش کی تنگی جس پر صبر نہ ہو فتنہ بن جاتی ہے۔ (غوث پاکؒ)
- جس کا "رزق" تجھ پر ہے۔ اس کو گھر سے نکال دے اور جس کا اللہ پر ہے اس کو گھر میں رہنے دے۔ (بایزید بسطامیؒ)
- "رزق" میں عیب نہ نکالو، ناپسند ہو تو نہ کھاؤ۔ (امام غزالیؒ)

- منہ سے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے "رزق" کا کفیل ہے، مگر دل ان کے مطمئن نہیں مگر دنیا کی چیز سے۔ (شفیق بلخیؒ)
- "رزقِ" حلال کے لئے سعی کرنے والا خدا کا دوست ہے۔ (خواجہ عثمان ہارونیؒ)
- خدا رزاق ہے "رزق" دیتا ہے، بندہ قزاق ہے رزق چراتا ہے۔ (فیثاغورثؒ)
- "رزقِ مقدّر" پر قناعت کرو۔ اور دوسروں کی روزی پر آنکھ مت ڈال۔ (لقمان)
- قانع ترین شخص وہ ہے جو اپنے "رزقِ" مقدر پر شاکر رہے۔ (افلاطون)
- پادریوں کا "رزق" گنہ گار مہیا کرتے ہیں۔ (فرینکلن)
- اے نفس! خدا کی عبادت کر، ورنہ اس کا دیا ہوا "رزق" مت کھا۔ (عربی ادب)
- اگر آج کا "رزق" تجھ پر تنگ ہو جائے تو کل تک صبر کر۔ شاید کہ یہ مصائب تجھ سے دور ہو جائیں۔ (عربی دانشور)

رات

- "رات" کے ردّو بدل میں سمجھنے والوں کے لئے بڑی عبرت ہے۔ (قرآن کریم)
- پڑوسی کو ستانے والا دوزخی ہے اگرچہ تمام "رات" عبادت کرے۔ (حضرت محمدؐ)
- جب تو صبح کرے تو اپنے نفس سے "رات" کا ذکر نہ کر۔ اور جب تو رات کرے تو اس سے صبح کا ذکر نہ کرے کیونکہ تو نہیں جانتا کہ کل تیرا کیا انجام ہوگا (حضرت محمدؐ)
- "رات" کے وقت مویشی کی نگہبانی مویشی والے کے ذمہ ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- تجھ کو یہ پسند ہے کہ میں ایک "رات" بھوکا رہوں اور صبر کی حقیقت معلوم کروں۔ (حضرت محمدؐ)
- دنیا کے مال و زر پر مغرور مت ہو، کیا خبر کہ اسی "رات" تیری جان تجھ سے طلب کر لی جائے۔ (حضرت عیسیٰؑ)

- اگر میں "رات" کو سو جاؤں اور صبح کو نادم اٹھوں تو یہ مجھ کو زیادہ پیارا ہے کہ تمام رات بیدار رہوں اور صبح کو معجب اٹھوں۔ (حضرت عثمان رضؓ)
- کسی کی دشمنی یا کینہ کے خیال میں ایک "رات" بھی مت گذار۔ (غوث پاکؒ)
- جب "رات" ہوتی ہے تو میں خوش ہوتا ہوں کہ خلوت نصیب ہو گی۔ (حضرت فضیلؒ)
- جس شخص کی "رات" اور دن بلا کسی مومن کے آزار دینے میں ختم ہوئی گویا اس نے وہ رات سرورِ کائنات میں بسر کی۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- میں کامل ایک "رات" ایسا لفظ تراش کرتا رہا، جس سے بادشاہ راضی ہو اور اللہ تعالیٰ خفا نہ ہو لیکن نہ ملا۔ (حضرت ضحاک بن مزاحمؒ)
- جب زیادہ کھا لو تو "رات" بھر قیام کرو۔ (سفیان ثوریؒ)
- اگر میں تمام "رات" سوتا رہوں اور صبح کو نادم اٹھوں تو اس سے بہتر ہے کہ رات بھر قیام کروں اور سونے والوں پر اپنے کو فضیلت دوں۔ (مطرف بن عبداللہؒ)
- "رات" کو جب لوگ مصروف مے نوشی ہوتے تھے تو میں روغنِ زیتون کے ساتھ اپنا خون جلا کر علم حاصل کرتا تھا۔ (افلاطون)
- "رات" کو میں اکثر جسم ٹٹولتا ہوں کہ کہیں کثرتِ گناہ سے مسخ تو نہیں ہو گیا۔ (حضرت عطا سلمیؒ)
- میں نے شب بے داری میں غور کیا تو دیکھا کہ چوکیدار تمام "رات" چند پیسوں کے بدلے نگہبانی اور شب بیداری کرتے ہیں تو کیا تم ایک رات کی عبادت کے لیے اس کے بدلے میں جنت چاہتے ہو؟ ایسی عبادت کے ساتھ جو چند پیسوں کے برابر بھی نہیں۔ اور الٹا اللہ پر احسان بھی رکھتے ہو۔ (یزید بن ہارونؒ)
- مومن "رات" کو بہت ہی کم سوتا ہے۔ (خواجہ حسن بصریؒ)
- انسان "رات" میں کوئی بھی گناہ کرے صبح کو اس کے چہرے پر ذلت ہوتی ہے۔ (خواجہ حسن بصریؒ)
- عالمِ بے عمل اور عابدِ بے معرفت چکّی کی مانند ہیں جو "رات" بھر اور دن بھر

چکر میں سرگرداں ہے، لیکن نہیں جانتی کہ کس حال میں ہے۔ (اقلیدس)

- "رات" کے غیر متناہی سکون میں ہم اس طرح پڑے رہتے ہیں جیسے ریگستان میں کوئی نقشِ قدم! (خلیل جبران)
- جو لوگ صبح کو فیصلہ کرتے اور "رات" کو بدل دیتے ہیں وہ زندگی میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ (مہاتما گاندھی)
- "رات" اور دن جسم سنوارنے والو، کبھی روح کو بھی سنوارو (سوامی سار شبد انند جی)
- "رات" اور دن کی انتھک کشمکش کس کام کی اگر انسان اس دنیا میں آزادی اور خوشی سے سانس نہیں لے سکتا۔ (گوئٹے)
- دن کا کام "رات" پر اور آج کا کام کل پر مت رکھ، بلکہ کل کی فکر آج کر۔ (فرینکلن)
- اگر کسی "رات" کو اچانک کوئی وبا پھیلے تو ساری دنیا اس کا شکار ہو جائے، پھر یہ دنیا کسی کام کی نہ رہے اور دوزخ بن جائے۔ (ٹالسٹائی)
- میں اگر "رات" غفلت میں گذارتا ہوں تو صبح کو میرا گدھا بھی میرے کام سے غافل و سست ہوتا ہے۔ (عربی کہاوت)
- "رات" کا وقت بدکاروں کے لئے دن ہے۔ (عام کہاوت)

- تمہارے لئے خدا کے "رسول" عمدہ نمونہ ہیں۔ (قرآن کریم)
- ہم نے اپنے "رسول" کے پاس ایسی آیتیں بھیجی جن کا مطلب صاف اور واضح ہے، پس ان سے ہدایت پاؤ اور نیک راہ اختیار کرو۔ (قرآن کریم)
- ہمارے "رسول" تو خالص ہماری عبادت کرتے ہیں، پس تم عبادت کرو جس کی چاہو۔ (قرآن کریم)

- اگر تم ہم سے محبت کرنا چاہتے ہو ہمارے "رسول" کی پیروی کرو۔ (قرآن کریم)
- جب تک ہم "رسول" بھیج کر اتمام محبت نہ کر لیں گے کسی کو اس کے گناہ کی سزا نہیں دیں گے۔ (قرآن کریم)
- اے محمدؐ! ان لوگوں سے کہہ دو کہ میں اور "رسولوں" سے کوئی انوکھا رسول تو نہیں ہوں۔ (قرآن کریم)
- قرآن سے پہلے تو اے "رسول" نہ تو آپ کسی کتاب میں پڑھ کر سنا سکتے تھے اور نہ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھ ہی سکتے تھے۔ ہم نے آپؐ پر معجزانہ کتاب اُتاری ہے۔ (قرآن کریم)
- ہم نے آپؐ سے پہلے "رسولوں" میں سے نہیں بھیجا مگر یہ کہ وہ کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے تھے۔ (قرآن کریم)
- اے "رسول" جب ہمارے بندے تم سے ہمارے بارے میں دریافت کریں تو ان کو سمجھا دو کہ ہم ان کے پاس ہی ہیں۔ (قرآن کریم)
- اللہ چاہتا ہے جو "رسول اور پیغمبر" تم سے پہلے گذرے ہیں ان کے طریقے کھول کر تم سے بیان کرے اور تم کو انہی طریقوں پر چلائے اور تم پر بخشش کی نظر رکھے۔ (قرآن کریم)
- خدا وہ ہے جس نے اپنے "رسول" کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا تاکہ تمام ادیانِ سابق پر اس کو غالب کریں۔ (قرآن کریم)
- تم سے پہلی قوموں نے اپنے "رسولوں" اور بزرگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا تھا، دیکھو تم ایسا نہ کرنا میں تم کو منع کرتا ہوں۔ (حضرت محمدؐ)
- جو خدا اور "رسول" پر ایمان رکھتا ہے اس سے کہہ دو کہ پڑوسی کی تکریم کرے۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر کسی شخص نے دعوت کی اور وہ قبول نہ کرے تو اس نے اللہ اور اس کے "رسول" کی نافرمانی کی۔ (حضرت محمدؐ)

- ہم سے پہلے کسی "رسول" کے زمانے میں مالِ غنیمت حلال نہیں ہوا۔ (حضرت محمدؐ)
- جو چیز خدا اور اس کے "رسول" کو ناپسند ہیں اگر تم ان سے نفرت اختیار کرو گے تو خدا اور رسول کے دوست بن جاؤ گے۔ (حضرت محمدؐ)
- کسی "رسول" اور ایمان والے کے لئے اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ وہ مشرکین کے لئے مغفرت مانگیں، خواہ وہ مشرکین ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ (حضرت محمدؐ)
- اللہ نے مجھ کو تمام مخلوق کے لئے "رسول" بنا کر بھیجا اور انبیاء و رسل کی نبوت مجھ پر ختم کر دی۔ (حضرت محمدؐ)
- لوگو! نہ میرے بعد کوئی "رسول" ہے اور نہ کوئی نئی امت پیدا ہو گی۔ (حضرت محمدؐ)
- جھوٹے نبیوں اور "رسولوں" سے خبردار رہو۔ جو تمہارے پاس بھیڑوں کے لباس میں آتے ہیں۔ مگر باطن میں بھیڑیے ہیں۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں تو وہی تم ان کے ساتھ کرو۔ سب نبی اور "رسولوں" کی تعلیم یہی ہے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- لوگوں نے ان "رسولوں" کو بھی تم سے پہلے ستایا تھا۔ جیسا آج تمہیں ستاتے ہیں۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- دولت مند ہر "رسول" اور نبی کو جھٹلاتے رہے، اور مسکین غریب ہی ان کی تصدیق کرتے رہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- "رسول" کا وارث وہ شخص ہے جو ان کے فعل کی اقتدا کرے نہ کہ وہ جو کاغذ سیاہ کرے۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- بلا اور فقر میں ثابت القدم رہنا خدا اور اس کے "رسول" کی سچی محبت ہے۔ (معروف کرخیؒ)

راہ

- جنھوں نے ہماری "راہ" میں کوشش کی ہم ان کو اپنا راستہ بتائیں گے (قرآن کریم)
- جب تک خدا کی راہ میں وہ چیزیں خرچ نہیں کروگے جو تمہیں عزیز ہیں نیکی کے درجہ کو ہرگز نہ پہونچو گے۔ (قرآن کریم)
- جو اللہ کی "راہ" سے لوگوں کو روکتے ہیں وہ ظالم ہیں۔ (قرآن کریم)
- جو شخص سیدھی "راہ" پر چلا وہ اپنے ذاتی فائدے کے لئے چلا اور جو بھٹکا تو اس کے بھٹکنے کا خمیازہ بھی اسی کو بھگتنا پڑے گا۔ (قرآن کریم)
- جو شخص "راہِ" ہدایت پر چلے گا۔ اس کے لئے نہ دنیا میں کوئی ڈر ہے اور نہ آخرت میں وہ غمگین ہوگا۔ (قرآن کریم)
- کیا تو اندھوں کو "راہ" دکھا سکتا ہے، اگرچہ وہ بصیرت نہ رکھتے ہوں (قرآن کریم)
- جو کوئی توبہ کرنے کے بعد "راہِ راست" پر آجائے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ (قرآن کریم)
- جتنا تمہاری حاجت سے زائد ہو اتنا ہی تم اللہ کی "راہ" میں خرچ کرو (قرآن کریم)
- جو خدا کی "راہ" میں خرچ نہ کرکے نعمت کی ناشکری کرتے ہیں وہ اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔ (قرآن کریم)
- اگر تم اللہ کی "راہ" میں مارے جاؤ یا اس کی راہ میں اپنی موت سے مرجاؤ تو خدا کی بخشش اور مہربانی جو تم پر ہوگی اس مال و دولت سے بہتر ہے جو چند روز جی کر تم جمع کرسکتے ہو۔ (قرآن کریم)
- ہم پر ایمان لے آؤ تاکہ سیدھی "راہ" پر لگ سکو۔ (قرآن کریم)
- اللہ کی "راہ" میں جو قتل ہوا اُسے مُردہ نہ کہو، وہ زندہ ہیں۔ لیکن تم ان کی زندگی کو نہیں سمجھ سکتے۔ (قرآن کریم)

- متقی وہ لوگ ہیں جو خدا کی "راہ" میں خرچ کرتے اور غصہ کو روکتے ہیں (قرآن کریم)
- جن لوگوں نے کفر کیا، پھر ایمان لا کر کفر کیا تو اللہ ان کی مغفرت نہیں کرے گا اور نہ ان کو سیدھی "راہ" دکھائے گا۔ (قرآن کریم)
- جو لوگ ہماری "راہ" میں مشقتیں جھیلتے ہیں، ہم انھیں قرب و رضا کے راستے دکھائیں گے۔ (قرآن کریم)
- جو شخص اس دنیا میں اندھا ہوگا وہ آخرت میں بھی "گمراہ" ہوگا۔ (قرآن کریم)
- "گمراہوں" کے سوا کون ہے جو اپنے رب کی رحمت سے محروم ہوگا۔ (قرآن کریم)
- وہ خون کا قطرہ جو اللہ کی "راہ" میں گرا ہو خدا کے نزدیک بے حد پسندیدہ ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- گمراہ کو "راہ" دکھانا بہترین ثواب ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "راستے" میں بیٹھنے سے پرہیز کرو، اگر بیٹھنا ہی ہے تو راستے کا حق ادا کر دیا کرو یعنی نظر نیچی رکھا کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- عمل بغیر علم سیدھی "راہ" سے گمراہ کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو شخص تلاشِ علم میں نکلا، وہ اپنی واپسی تک گویا اللہ کی "راہ" میں چلتا رہا۔ (حضرت محمدؐ)
- لوگو! اللہ کی مقدس کتاب قرآن مجید کو مضبوط پکڑو گے تو کبھی اپنی "راہ" سے نہ پھرو گے۔ (حضرت محمدؐ)
- سخی وہ ہے جو اپنی دولت کو خدا کی "راہ" میں خرچ کرے۔ اور عزیزوں سے ہمدردی برتے۔ (حضرت محمدؐ)
- خداوند تعالیٰ کی سیدھی "راہ" نیکوں کے لئے توانائی اور بدکاروں کے لئے ہلاکت ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- میرا رب مجھے ہدایت کی "راہ" نہ دکھاتا تو میں گمراہ ہو جاتا۔ (حضرت ابراہیمؑ)
- اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے لئے سوائے عجز کے کوئی "راستہ" نہیں بنایا (حضرت ابوبکرؓ)

- دل کا دروازہ آنکھ ہے، تمام آفتیں اسی "راستہ" سے آتی ہیں۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- جب "راہِ مستقیم" سے قدم ادھر ادھر دیکھو تو اس کی اطاعت نہ کرو۔ گمراہ کی پیروی گمراہی ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- مجھے سب سے زیادہ یہ پسند ہے کہ خدا کی "راہ" میں غازی ہو کر مروں (حضرت عمرؓ)
- جو شخص اپنے آپ کو گمراہ کرے، اس کو کوئی دوسرا شخص کس طرح "راہ" پر لاسکتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- امن کی طرف "راہ" مل جانے پر خوف کی حالت میں مقیم رہنا نادانی ہے (حضرت علیؓ)
- حق و صداقت کا "راستہ" ہی واضح ترین اور روشن راستہ ہے۔ (حضرت علیؓ)
- دین خزانہ ہے اور علم اس کا "راستہ" ہے۔ (حضرت علیؓ)
- موت سے لوگ اس لئے ڈرتے ہیں کہ انہوں نے اپنا مال پیچھے چھوڑ دیا۔ اسے خدا کی "راہ" میں خرچ نہیں کیا۔ اگر اسے خدا کی راہ میں خرچ کرکے آگے بھیج دیا ہوتا تو اس کا خیر مقدم کرتے۔ (امام حسنؓ)
- جو اپنے دین و مذہب کو قیاس کی ترازو میں تولتا ہے وہ سیدھی "راہ" سے ہٹ جاتا ہے۔ (امام حسینؓ)
- جو کوئی بُرے راستے" پر چلتا ہے اس کو اتہام لگتا ہے۔ (امام جعفرؓ)
- اس دشمن کا دفعیہ بہت مشکل ہے جو اطاعت کی "راہ" سے آئے (مجدد الف ثانیؒ)
- نفس کی کوئی ایک آرزو پوری کرے اس کو سیکڑوں خرخشے اللہ کی "راہ" میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- جب آدمی کی نادانی ایسے کام میں ہو جو اس کی طبیعت کے موافق ہے تو اس کی "گمراہی" کا زائل ہونا دشوار ہے۔ (امام غزالیؒ)
- "راہ" دور ہونے کی وجہ سے دعوت کو رد نہ کرو۔ (امام غزالیؒ)
- ایسی بات میں گفتگو کرنا جس میں کسی کا فائدہ نہ ہو۔ علامتِ ضلالت و "گمراہی" ہے۔ (معروف کرخیؒ)

- تعجب ہے انسان اپنی خواہشات میں اسراف سے خرچ کرتا ہے اور اللہ کی "راہ" میں ایک درہم سے بھی بخل کرتا ہے۔ (خواجہ حسن بصریؒ)
- جو اللہ کو مونس نہ بنائے وہ ٹھیک "راستہ" پر نہیں۔ (حضرت داؤد طائی)
- عقلمند وہ ہے کہ اگر خیر و شر کی کشمکش میں مبتلا ہو تو بہتر "راستہ" اختیار کرے۔ (امام شافعیؒ)
- وہ بدترین خصلت ہے جو بناوٹ کی "راہ" سے اختیار کی جائے (حسان بن ثابتؓ)
- کوئی چیز خریدو تو "راستہ" سے الگ ہو کر، تاکہ راہ روؤں کو تکلیف نہ ہو (مغیرہ بن شعبہؓ)
- آدمی کو اس قدر عقل کافی ہے کہ "راہ راست روی" اور گمراہی میں تمیز کر سکے، کیونکہ بھلائی کی تمام راہیں خطرے سے محفوظ ہیں۔ (جالینوس)
- کثرتِ خاموشی سے "گمراہی" پیدا ہوتی ہے۔ (جالینوس)
- عمل وہ خضرِ "راہ" ہے جو عامل کو منزلِ مقصود سے فوراً روشناس کرا دیتا ہے (فیثاغورث)
- جو شخص تادیبِ دنیا سے "راہِ صواب" اختیار نہ کرے وہ عذابِ عقبیٰ میں بھی گرفتار ہوگا۔ (بوعلی سینا)
- محبت کی "راہ" سے ہر ایک بیٹا اپنے باپ کی نظر میں یوسف ہے (بوعلی سینا)
- اپنی حاجت سے زائد "راہِ" خدا میں خرچ کر۔ (لقمانؑ)
- جو "راستہ" معلوم نہیں اس میں سفر نہ کرو۔ (سقراط)
- نامعلوم اور پیچیدہ "راستوں" کی کوتاہی پر فریفتہ مت ہو۔ اور سیدھے راستوں کی درازی سے اندیشہ نہ کرو۔ (سقراط)
- انسانیت نور کا دریا ہے، جو ازل کی وادیوں سے نکل کر ابد کی "راہوں" میں بہتا ہے۔ (خلیل جبران)
- غیر مستحق لوگوں کو نوازنا انصاف کا خون اور دیدہ و دانستہ آئندہ نسلوں کے "راستہ" میں کانٹے بونا ہے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- روپیہ کمانے کی سڑک ایسی سیدھی ہے جیسے گاؤں کی پن چکی کا "راستہ"۔ (فرینکلن)

- لوگ مذہب کے ہوتے ہوئے اس قدر بے "راہ" ہیں۔ مذہب نہ ہوتا تو خدا جانے کیا ہوتا۔ (فرینکلن)
- سچا اخلاق لکیر کا فقیر بننے میں نہیں بلکہ اپنے لئے "سچا" "راستہ" نکالنے میں ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- نیک زندگی قابلِ فخر ہی نہیں بلکہ "راہِ" نجات بھی ہے۔ (سوامی سار شبد انند جی)
- جب کوئی اور "راستہ" نہ رہ جائے تو تلوار کا استعمال بھی جائز ہے (گورو گوبند سنگھ جی)
- جو شخص سچائی کے ساتھ فرض کی ادائیگی میں منہمک رہتا ہے اس کی "راہ" میں روڑا اٹکانا آسان نہیں ہوتا۔ (رابندر ناتھ ٹیگور)
- تشدّد کی "راہ" خطرناک ہوتی ہے۔ (جواہر لال نہرو)
- شہرت کا "راستہ" جنت کے راستے کی طرح نہایت دشوار گذار ہے۔ (سٹرن)
- اگر حالات ناساز گار نہ ہوں تو اس "راستہ" پر چلو جس میں سب سے کم مشکلات آنے کا امکان ہو۔ (تھرو دولہ)
- یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم زندگی کی "راہ" طے کرتے ہوئے فطرت کی کل آوازوں کو ایک دلکش نغمے میں مرتبط کر لیں یا اس کی شفقت و ہمدردی کو ٹھکرا کر اس کی مترنم صدا کو ایک بھیانک خاموشی میں تبدیل کر لیں۔ (رسکن)
- "شاہراہ" پر دیر تک خوشنما پھول قائم نہیں رہ سکتے۔ (لیٹیلے)
- شرافت کی "راہ" میں ایک دشواری یہ بھی ہے کہ آپ اپنے حقوق کے استعمال میں نرمی اور رواداری کا دامن نہیں چھوڑ سکتے۔ (ٹیلر)
- شخصیت اکثر ترقی کے لئے "سدِّ راہ" ہوتی ہے۔ (سموئل جانسن)
- اعتدال کا "راستہ" ہی درست اور مفید ہوتا ہے۔ (برنارڈ شا)
- سچی بات کے "راستہ" میں نشیب و فراز بھی ہوتے ہیں۔ (شیکسپیر)
- کامیابی کی "راہ" کو دوڑ کر طے کرنے کی کوشش مت کیا کرو۔ (چارلس بکسٹن)
- تمھیں زندگی کی راہ میں تنہا ہی سفر کرنا ہوگا کسی ہمراہ کی امید پر بھروسہ مت کرو۔ (ڈابس)

روٹی

- جَو کی "روٹی" کھانا، صاف پانی پینا اور کھلے میدان میں سو رہنا مرنے والے کے لیے بہت ہے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- اپنی جان کی فکر نہ کرو کہ کیا کھائیں گے کیا جان "روٹی" سے بڑھ کر نہیں ہے؟ (حضرت عیسیٰؑ)
- اے خدا ہمارے گناہوں کو معاف کر۔ ہر روز کی "روٹی" ہر روز ہمیں دیا کر۔ اور ہمیں آزمائش میں نہ ڈال (حضرت عیسیٰؑ)
- "روٹی" کپڑا اور مکان دنیا نہیں ہے۔ بلکہ دنیا یہ ہے کہ دنیا کی طرف منہ ہو اور خدا کی طرف پشت کرے۔ (عزت یاکؒ)
- چالیس سال سے میں نے "روٹی" نہیں پکائی۔ البتہ مہمانوں کے واسطے اور بس اس میں طفیلی رہا ہوں۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- "روٹی" بھوک سے کم کھایا کرو۔ تاکہ قوتِ عبادت اور صحت میسر آئے (امام غزالیؒ)
- بھوک سے پہلے "روٹی" کھانا مذموم بھی ہے اور مکروہ بھی۔ (امام غزالیؒ)
- عابد کو "روٹی" کھلانا عبادت میں مدد کرنا ہے اور فاسق کو روٹی کھلانا فسق کی مدد کرنا ہے (امام غزالیؒ)
- مہمان کے روبرو "روٹی" کم رکھنا بے مروتی اور زیادہ رکھنا تکبر ہے۔ (امام غزالیؒ)
- مہمان کے آگے "روٹی" رکھنے سے پہلے اپنے اہل وعیال کا حصّہ نکال لیا کرو۔ (امام غزالیؒ)
- جو روکھی سوکھی "روٹی" پر قناعت کرے وہ آزاد زندگی بسر کرتا ہے (خواجہ حسن بصریؒ)
- "روٹی" کم کھاؤ عبادت کی توفیق ہو گی۔ (عبداللہ بن مبارکؒ)
- "روٹی" کا ٹکڑا اور معمولی کپڑا اسلامتی سے میسر آتا رہے تو یہ اس عیش سے بہتر ہے جس سے اسے ندامت اور شرمندگی اٹھانا پڑے۔ (امام ابوحنیفہؒ)

- جو آدمی کسی کی غیبت کرے ایسا ہے کہ "روٹی" سے پہلے گوشت کھائے۔ (ابراہیم بن ادہمؒ)
- پتھر توڑ کے "روٹی" کھانا لوگوں سے سوال کرنے کی نسبت آسان ہے۔ (ابو معاویہ اسودؒ)
- نیک کمائی کی ادنیٰ درجہ کی "روٹی" بھرشٹاچار کی کمائی کے لذیذ کھانوں سے کروڑ گنا اچھی ہے۔ (شری ٹھاکر چند جی)
- انسان اپنی "روٹی" کی خاطر کیا نہیں کرتا مگر روح کی بھوک کے لیے کچھ نہیں کرتا۔ (سوامی سار شبدانند جی)
- بھوکوں کو "روٹی" دینے اور غریبوں کی حاجت روائی سے انسان نرک سے بچ جاتا ہے۔ (سوامی سار شبدانند جی)
- خدا بے وقوفوں کو سلامت رکھے، کیوں کہ ان کے بغیر تو عقلمندوں کو "روٹی" بھی نہ ملے گی۔ (گورو گوبند سنگھ جی)
- عبادت میں اُس وقت تک لُطف نہیں آتا جب تک حلال کی "روٹی" نہیں کھائی جاتی۔ (گورو نانک دیو جی)
- اس بدنصیب دنیا میں کروڑوں انسانوں کی "روٹی" روزگار کا دارو مدار اور جینے کا انحصار سنگین برائیوں اور بدعتوں پر قائم رہتا ہے۔ جرائم کی بدولت ہزاروں محکمے چل رہے ہیں۔ (فریکلن)
- جبڑ روٹی کھائی جا سکے وہ بچائی نہیں جا سکتی۔ (والٹیر)
- اگر ایک آدمی اپنے حصّہ کی "روٹی" پیدا کرنے سے جی چراتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ کوئی دوسرا آدمی بھوکوں مرے گا۔ (آسکر وائلڈ)
- عوام توسُتے ہیں ان کے سامنے "روٹی" پھینکوں گا، جہاں جی چاہے لے جاؤں گا اور جو کچھ چاہوں گا ان سے کام لوں گا۔ (نپولین)
- بھوکے کو "روٹی" اور گرتے کو سہارا دو۔ (ہندی کہاوت)

رحم

- اللہ اور رسول کا حکم مانو، عجب نہیں کہ تم پر "رحم" کیا جائے۔ (قرآن کریم)
- "رحم" رحمان سے مشتق ہے جو کوئی اس کو ملائے گا رحمان سے ملے گا اور جو کوئی اسے قطع کرے گا وہ رحمان سے قطع کرے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- رحمت "رحم" کرنے والوں کے لئے ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اپنے نفس پر "رحم" کھاؤ، خلق خدا پر بھی رحم کھاؤ تو خدا تعالیٰ تم پر رحم کھائے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- جو "رحم" نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جس میں "رحم" نہیں اس میں کوئی خوبی نہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- وہ ہم میں سے نہیں جس نے بڑوں کی عزت نہ کی اور چھوٹوں پر "رحم" نہ کیا۔ (حضرت محمدؐ)
- مبارک ہیں وہ جو "رحم دل" ہیں۔ کیوں کہ ان پر رحم کیا جائے گا۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- جہاں "رحم" ہے وہاں راستی ہے۔ جو مفلس پر "رحم" کرتا ہے وہ اپنے عمل سے خدا کو مقروض بناتا ہے۔ (بائبل)
- وہ رونے والوں پر "رحم" ہی کرے جسے خود رونے کی طاقت نہ ہو۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- جس نے غور و فکر کی عادت ڈالی اور اپنے نفس کو نصیحت کرتا رہا وہ سمجھ لے کہ اس پر خدا نے بہت "رحم" کیا۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- اللہ اس پر "رحم" نہیں کرتا جو دوسروں پر رحم نہ کرے۔ (حضرت عمرؓ)
- صلہ رحمی کی بہت سی صورتیں ہیں ایسی کہ اس سے قطعہ "رحم" بہتر ہے۔ (حضرت علیؓ)

- وہ کیا ہی بد نصیب انسان ہے جس کے دل میں خدا نے جانداروں پر "رحم" کرنے کی عادت پیدا نہیں کی۔ (غوث پاکؒ)
- خدا تجھ پر رحم کرے تو تو اس کی مخلوق پر رحم کر۔ (کے خسرو)
- "رحم دل" انسان جب مصیبت زدگان کی مصیبت کو دور نہیں کر سکتا تو اس کا حال مصیبت زدوں سے بدتر ہو جاتا ہے (بقراط)
- جو کمزوروں پر "رحم" نہیں کرتا اسے طاقتوں کے مظالم برداشت کرنے پڑیں گے۔ (شیخ سعدیؒ)
- "بے رحمی" ذہنی گناہ ہے۔ (مہاتما بدھ)
- "رحم" یکسانیت اور بے خوفی ہی کا نام اہنسا ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- اعلیٰ اوصاف کی تمام صفوں میں "رحم" کو سب سے اگلی صف میں جگہ ملے گی۔ (مہاتما گاندھی)
- "رحم" دنیا کی بنیاد ہے۔ (تلسی داس)
- ہر شخص پر "رحم" کرنا چاہئے خواہ وہ مجرم ہی کیوں نہ ہو۔ (رامائن)
- ایک بے "رحم" کمہار جو لنگڑے گدھے کو ہانک کرلے جا رہا ہے ہمیں کئی ایسی باتیں بتا سکتا ہے کہ جن سے ہم پہلے واقف نہیں ہوتے (ہربرٹ اسپنسر)
- حیوانات پر "رحم" کرنا فیاضی کی عمدہ اور آسان قسم ہے (سرآرتھر ہیلپس)
- جو شخص کوئی کام نہیں کرتا اس کی حالت نہایت قابل "رحم" ہوتی ہے (سٹیلی)
- "رحم" وہ زبان ہے جسے بہرے بھی سن سکتے ہیں، گونگے سمجھ سکتے ہیں۔ (سوکتی)
- میں لوگوں سے ملتا رہا ہوں جس کی وجہ سے مجھ میں "رحم" اور شفقت کا عنصر کم ہو گیا ہے۔ (سینکا)
- قدرت "رحم" اور شفقت سے عاری ہے، جتنی نعمتوں سے ہم لطف اندوز ہوتے ہیں وہ سب ہماری محنت و مشقت کا نتیجہ ہیں۔ (جی، سمتھ)
- مجھے وہ آدمی یاد آتا ہے جس نے اپنے ماں باپ کو قتل کر دیا۔ جب اسے سزا

سنائی لجانے لگی تو اس نے اس بنا پر "رحم" کی درخواست کی کہ وہ یتیم ہے (لنکن)

- اگر تفکرات لوگوں کی پیشانی پر رقم ہوتے تو وہ لوگ جو دوسروں پر رشک کرتے ہیں ان پر "رحم" کھاتے۔ (شکسپیئر)
- ہم سب خدا سے "رحم" کی دعا کرتے ہیں اور وہی دعا ہمیں دوسروں پر رحم کرنا بھی سکھاتی ہے۔ (شکسپیئر)
- جو شخص صرف عقلمند ہی ہے قابل "رحم" حالت میں زندگی گزارتا ہے۔ (والیٹر)
- "رحم" کردار کو خوبصورت بناتا ہے (جیمس ایلن)
- اس دنیا کو صرف "رحمدلوں" کی ضرورت ہے۔ (ولکاکس)
- ان سے زیادہ قابلِ "رحم" غلام کوئی نہیں جو اس وہم میں مبتلا رہتے ہیں کہ وہ آزاد ہیں۔ (گوئٹے)

- سچا ایمان "روح" کو طاقت بخشتا ہے۔ (قرآن کریم)
- اگر میرے پاس دو روٹیاں ہوں تو میں ان میں سے ایک کے بدلے میں پھول خریدوں گا تاکہ میری "روح" کو غذا ملے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو "روح" کے قبض ہونے تک ساتھ رہتا ہے وہ مال ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- تلوار کا زخم جسم پر ہوتا ہے اور بری گفتار کا "روح" پر۔ (حضرت عثمانؓ)
- قناعت سے "روح" کو راحت پہونچتی ہے۔ (امام جعفرؒ)
- قول صورت ہے اور عمل "روح" (غوث پاکؒ)
- عمل کے بغیر علم ایسا ہے جیسے "روح" کے بغیر جسم۔ (ابو حنیفہؒ)
- جب پیٹ خالی ہوتا ہے تو جسم "روح" بن جاتا ہے۔ اور جب وہ بھرا ہوتا ہے

روح جسم بن جاتی ہے۔ (شیخ سعدیؒ)

- میرے دوست کسی چیز کو بدصورت نہ کہو۔ سوا اس خوف کے جس کی ماری ہوئی "روح" خود اپنی یادوں سے ڈرنے لگے۔ (خلیل جبران)
- زندگی کی لَو دوسروں سے قرض نہیں لی جا سکتی اسے خود اپنی "روح" کے اندر روشن کرنے کی ضرورت ہے۔ (علامہ اقبالؒ)
- جس شخص میں غور و فکر کی عادت ہے وہ اپنی "روح" سے دو بدو کلام کرتا ہے۔ (افلاطون)
- "روح" ہی جنّت ہے اور روح ہی دوزخ۔ (عمر خیام)
- کیا تم نہیں جانتے کہ تم ہی خدا کی پرستش گاہ ہو اور خدا کی "روح" تم میں رہتی ہے۔ (انجیل مقدس)
- "روح" کو نہ ہتھیار کاٹ سکتا ہے نہ آگ جلا سکتی ہے۔ نہ پانی بھگو سکتا ہے اور نہ ہوا سکھا سکتی ہے۔ (گیتا)
- جو پاک طینت انسان طمع اور لالچ کے گرداب سے پار اتر جاتے ہیں انھیں بڑی "روحانی" مسرت حاصل ہوتی ہے۔ (بھرتری ہری)
- جن لوگوں نے "روحانی" ترقی حاصل نہیں کی وہ نام کے انسان ہیں (بھرتری ہری)
- "روح" مذہب سے پاکیزہ ہوتی ہے۔ (منو سمرتی)
- دن رات جسم سنوارنے والو، کبھی جسم کے فنا ہونے کے بعد زندہ رہنے والی "روح" کو بھی سنوارو۔ (سوامی سارشبدانند جی)
- انسان اپنے جسم کی خاطر نہ جانے کیا کیا کرتا ہے لیکن "روح" کی بھوک کی خاطر کچھ نہیں کرتا۔ (سوامی سارشبدانند جی)
- غم بہت سی "روحانی" بیماریوں کا مداوا بن جاتا ہے۔ (سوامی سارشبدانند جی)
- سیکھنے والوں نے جانوروں سے بہت سا "روحانی" درس سیکھ لیا لیکن صد حیف ان انسانوں پر جو انسانوں سے کچھ بھی نہ سیکھ سکے (سوامی سارشبدانند جی)
- بے خوفی "روحانیت" کا پہلا زینہ ہے۔ (مہاتما گاندھی)

- سب کی "روح" کی طاقت ایک جیسی ہے، کچھ روحانی طاقتیں ظاہر ہوگئیں اور باقیماندہ کی ظاہر ہونے والی ہیں۔ (مہاتما گاندھی)
- جسم "روح" کی رہائش گاہ کی وجہ سے مقدم مقام کی طرح متبرک ہے (مہاتما گاندھی)
- جو فن "روحانی" آسودگی میں اضافہ نہیں کرتا وہ فن نہیں ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- دنیا کے تمام گناہوں کے لئے ہر فرد "روح" ذمہ دار ہے (سوامی سارشبدانند جی)
- خدمت دل اور "روح" کو پاک کرتی ہے۔ (شوانند جی)
- دُعا کا اثر دل کے ذریعہ "روح" پر ہوتا ہے۔ (ونوبا جی)
- طاقت "روح" کے اندر سے آتی ہے باہر سے نہیں۔ (سدرشن)
- دوسروں کی بہتری کے لئے اگر کچھ جعل سازی بھی کرنی پڑے تو اس سے "روح" پراگندہ نہیں ہوتی۔ (پریم چند)
- جو انسان اپنی "روح" پر حکومت نہیں کرسکتا۔ اس کی مثال اس شکستہ شہر کی سی ہے جس کی دیواریں نہ ہوں۔ (پرووریز)
- اخلاق "روحانی" صلاحیت کا نام ہے۔ (ہنری کلے وزن)
- نیک نامی "روح" میں لبسی ہوئی خوشبو کا نام ہے۔ (شکسپیئر)
- اگر میں نے کسی "روح" کو خوشی بخشی ہے تو میری خوشی کا جام لبالب بھر گیا ہے۔ (ایلاولکاکس)
- خوف پر "روح" کی شاندار فتح کا نام بہادری ہے۔ (ایمرسن)
- "روح" یا ضمیر کی کسی بھی ضروری چیز کو خریدنے کے لئے پیسے کی ضرورت نہیں۔ (تھورو)
- تعلیم انسان کی "روح" کے لئے وہی حیثیت رکھتی ہے جو سنگِ مرمر کے ٹکڑے کے لئے فنِ سنگ تراشی۔ (ایڈیسن)
- خودغرضی ہی وہ قید خانہ ہے جو "روح" کو قید کرسکتا ہے۔ (ہنری وی ڈائک)
- سچائی خدا کی "روح" ہے اور نور اس کا جسم۔ (پائتھاگورس)
- مشکلات کا زمانہ ہی انسان کی "روح" کے لئے کسوٹی ہے۔ (ٹامس پین)

- مسلمان کی "رنجش" کا خاتمہ سلام علیک ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "رنجش" کی حالت میں بہتر وہ ہے جو صلح میں سبقت لے جائے (حضرت محمدؐ)
- ایسا اشارہ بھی حرام ہے جس سے کسی کو "رنجش" ہو چہ جائیکہ کلام۔ (حضرت محمدؐ)
- آپس میں تحفہ بھیجا کرو اس سے "رنجش" دور ہوتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اپنے بچہ کو میوے لے کر باہر نہ جانے دو کہ اس سے ہمسایہ کے بچے کو "رنج" نہ ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- تھوڑا جو خداوند تعالیٰ کے خوف کے ساتھ ہو اس بڑے گنج سے جو "رنج" کے ساتھ ہو بہتر ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- جس شخص کو سال بھر تک کوئی تکلیف یا "رنج" نہ پہونچے پس وہ جان لے کہ اس سے اس کا رب ناراض ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- استقبال کا ثبوت حقوق العباد اور فرائض کی انجام دہی میں ہے کہ باوجود غصّہ اور "رنج" کے وعدہ کو پورا کرے۔ (حضرت علیؓ)
- جنھوں نے مجھ پر ظلم کئے ہیں میں ان کے "رنج" میں رہتا ہوں کہ فردائے قیامت ان کے پاس کوئی عذر نہ ہوگا اور وہ سزا پائیں گے۔ (حضرت فضیلؒ)
- جس کو خدا مقبول کرتا ہے اس پر ظالم کو مسلّط کرتا ہے جو اسے "رنج" دیتا ہے۔ (بایزید بسطامیؒ)
- اہل خسران کی پریشان کن باتوں سے "رنجیدہ" خاطر نہ ہو بلکہ سُن ہی مت۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- اپنی باتوں کی تردید سے "رنجیدہ" ہونا کبر ہے۔ (امام غزالیؒ)
- غیبت اس کو کہتے ہیں کہ پیٹھ پیچھے کسی شخص کا ذکر اس طریق پر کیا جائے کہ

اگر وہ سُنے تو اسے "رنج" ہو۔ (امام غزالیؒ)

- جس احتیاط اور پرہیز سے مسلمان کو "رنجش" ہوتی ہو اس کو چھوڑ دے (امام غزالیؒ)
- عورت کے ساتھ نیک خو رہنا چاہیے۔ اس کو "رنج" نہ دے بلکہ اس کا رنج سہے۔ (امام غزالیؒ)
- جو کچھ "رنج" اور مصیبت تم کو پیش آئے اس کا شود کار اس کے پوشیدہ رکھنے ہی میں ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- انسان تھوڑی سی نفسانی خواہش کے لئے طویل "رنج و کلفت" کا شکار ہو جاتا ہے۔ (حذیفہ بن الیسانیؒ)
- دشمن کی بات سے "رنجیدہ" خاطر نہ ہو۔ اگر سچ ہے تو قابلِ مشکوری ہے اور اگر جھوٹ ہے تو اس کا وہ خود ذمہ دار ہے۔ (فیثا غورثؒ)
- لوگوں کو ان تین باتوں سے "رنج" پہونچتا ہے، پیش از وقت چاہتے ہیں۔ پیش از وقت مانگتے ہیں اور دوسروں کے مال کو اپنا بنانا چاہتے ہیں۔ (اقلیدس)
- پھر یہ "رنج" کیوں؟ جبکہ تیری روزی دوسروں سے جدا ہے۔ (اقلیدس)
- نفس کے "رنج" سے سلامت رہ، کھانے سے بھوکا اور حکمت سے سیر رہ (لقمان)
- "رنج" اور آزار زندگی ہی میں برداشت کرنا پڑتے ہیں اور موت ان سے نجات دلاتی ہے۔ (سُقراط)
- میں ایسی کوئی چیز نہیں رکھتا جس کے تلف ہونے کا مجھے "رنج" ہو (سُقراط)
- دوستی کی شیرینی کو ایک دفعہ کی "رنجش" ہمیشہ زہر آلود رکھتی ہے (سُقراط)
- بعض دیوتاؤں نے یہ چاہا تھا کہ خوشی اور "رنج" کو آپس میں ملا دیں کہ وہ ایک ہو جائیں مگر جب وہ ایسا نہ کر سکے تو انہوں نے ان کی دُموں کی طرف سے انھیں جوڑ دیا، اس لئے خوشی اور "رنج" ایک دوسرے کے پیچھے لگے رہتے ہیں۔ (سُقراط)
- نیکی میں اگر "رنج" پہونچے تو رنج تو نہ رہے گا فعلِ نیک رہ جائے گا (افلاطون)

- کار ہائے گذشتہ پر "رنجیدہ" نہ ہو۔ (ارسطو)
- انسان کو لازم ہے کہ وہ اپنے دل کو اتنا سخت بنائے کہ "رنج" اور اندوہ کی جونک اسے نہ لگ سکے۔ (بقراط)
- اگر انسان "رنج" اور مسرت کی فکر سے بلند ہو جائے تو آسمان کی بلندی بھی اس کے قدموں کے نیچے آجائے۔ (شیخ سعدیؒ)
- "رنج" اور غم میں یا پریشانی کے وقت یا جان کا خطرہ پیدا ہو جانے پر جو لوگ صبر و تحمل سے کام لیتے ہوئے اس کا مقابلہ کرتے ہیں ان کا بال بھی بیکا نہیں ہوتا۔ (والمیکی)
- اے بخل! میں جانتا ہوں تو تباہ کرنے والا اور "رنج" دینے والا ہے (اتھروید)
- "رنج" ایک طرح سے چھوت کا روگ ہے۔ اگر ہم منہ لٹکائے کسی سے ملیں تو اس کی خوشی بھی آدھی جاتی رہتی ہے۔ (سوامی وویکانند جی)
- ایک میٹھا بول اس خیرات سے بہتر ہے جس کے پیچھے "رنج" ہو۔ (مہاتما گاندھی)
- "رنج" اور غم سے بڑھ کر انسانی زندگی کا اور کوئی دشمن نہیں۔ (شکسپیرؔ)
- یہ ہماری نہیں دوسروں کی آنکھیں ہیں جو ہمیں مبتلائے "رنج" اور حسرت رکھتی ہیں۔ (فرینکلن)
- لوگ نہیں سمجھتے کہ "رنج" اور فکر سے کس قدر قوت ضائع ہو جاتی ہے۔ (ڈاکٹر مارڈن)
- دنیا کے "رنج" اور غم کو اگر ہر ایک شخص پر مساوی تقسیم کر دیا جائے تو تمام لوگ اپنی موجودہ حالت پر بخوشی قانع ہو جائیں۔ جس کے وہ خوگر ہو چکے ہیں۔ (آرتھر مور)
- نشاط و انبساط "رنج" اور معیت زندگی کی اصلی غرض و غائت نہیں بلکہ اس کا مقصود تو یہ ہے کہ ہم ہمیشہ سرگرم عمل رہیں۔ (لانگ فیلو)
- ہمارے "رنج" اور مصائب کا معتدبہ حصہ کمر کی بہ نسبت سر میں زیادہ بڑیاں

ہونے کا نتیجہ ہے۔
(پولاکیپ)

- جو لوگوں سے زیادہ میل جول رکھتا ہے وہ اکثر "رنجیدہ" رہتا ہے (عربی کہاوت)
- جس کو ایک مانہ خوش کرتا ہے اس کو کئی زمانے "رنج" دیتے ہیں (عربی دانشور)
- ہماری خوشیاں پائمال اور ہمارے "رنج" عمیق ہیں۔ (عربی ادب)
- جس نے کبھی "رنج" نہ اٹھایا وہ سب سے زیادہ دُکھی ہے (مشرقی کہاوت)

رضا (راضی)

- اگر کوئی بیوی مر جائے اس حال میں کہ اس کا خاوند اس سے "راضی" ہو تو وہ جنّت کی حقدار ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "رضا" بالقضا رمیرا مال غنیمت ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو شخص خدا کی ناراضی لوگوں کی "رضا" میں چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں ہی کے حوالے کر دیتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو شخص کسی بُرائی میں حاضر ہوا اور اس سے "راضی" ہوا تو گویا اس نے خود وہ بُرائی کی۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر کوئی بندہ مشرق میں مارا جائے اور دوسرا شخص مغرب میں اس کے قتل سے "راضی" ہوا تو وہ دوسرا بھی اس کے قتل میں شریک ہوگا۔ (حضرت محمدؐ)
- ایماندار کا غصہ بھی جلد ہوا کرتا ہے اور "راضی" بھی جلد ہوا کرتا ہے (حضرت محمدؐ)
- بہتر وہ ہے جو دیر میں خفا ہو اور جلد "راضی" ہو جائے، بدتر وہ ہے کہ جلد غصہ ہو اور دیر میں راضی۔ (حضرت محمدؐ)
- عورت کا اپنے خاوند کو "راضی" رکھنا اور اس کی خوشنودی کو ڈھونڈنا ان سب چیزوں کے ثواب کے برابر ہے جن کو عورتوں نے مردوں کے لئے مخصوص سمجھ

رکھا ہے۔ (حضرت محمدؐ)

- دنیا کی بہترین عورت وہ ہے جس سے اس کا شوہر "راضی" ہو (حضرت محمدؐ)
- جو کوئی "راضی" ہوا اللہ کے دیئے پر اس نے آرام پایا دنیا و آخرت میں (توریت)
- تم بیک وقت خدا اور نفس کو "راضی" نہیں رکھ سکتے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- وہ عورت جس کا خاوند اس سے "راضی" اور خوش ہو وہ بہشت میں داخل ہو گی۔ (حضرت عمرؓ)
- قضا پر "رضا" دنیا کی جنت ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- "رضائے" الٰہی پھل ہے اخلاق کا۔ (حضرت عثمانؓ)
- بُرے کام پر "راضی" ہونے والا بھی اس کا فاعل ہے (حضرت علیؑ)
- جو شخص زیادہ ناخوش رہتا ہے اس کی خوشنودی اور "رضامندی" معلوم نہیں ہو سکتی۔ (حضرت علیؑ)
- خدا تعالیٰ کے "راضی" ہونے کی یہ علامت ہے کہ بندہ اس کی تقدیر پر راضی ہو۔ (حضرت علیؑ)
- دنیا اور آخرت کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کی دو بیویاں ہوں کہ جب ایک کو "راضی" کرتا ہے تو دوسری ناخوش ہو جاتی ہے۔ (حضرت علیؑ)
- جو کچھ قسمت میں ہو گیا اس پر "راضی" رہو۔ (امام جعفرؒ)
- خدا کے دشمنوں کو "راضی" رکھنا عقل و دانش سے دور ہے (غوث پاکؒ)
- "رضائے" خالق کے خواہشمند مخلوق کی اذیتوں پر صبر اختیار کر (غوث پاکؒ)
- تو خلقت کو "راضی" کرنے میں خالق کی ناراضگی کی پروا نہیں کرتا۔ (غوث پاکؒ)
- جیسا تیرا نفس حق تعالیٰ کے حکم پر "راضی" ہونے سے منکر ہے ایسا ہی تو اپنے نفس کا منکر بن۔ (غوث پاکؒ)
- علامت اس بلا کی جو واسطے بلندی درجات کے ہوتی ہے "رضا" و موافقت اور طمانیت نفس ہے۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)

- گناہ کرنے والے سے میل جول کرنا گناہ پر "راضی" ہونا ہے۔ اور گناہ سے راضی ہونا گناہ کرنے کے برابر ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- مومن ادنیٰ جگہ پر ہی "راضی" ہو جاتا ہے۔ (خواجہ حسن بصریؒ)
- خدائے پاک کی "رضا" میرے نزدیک آنکھوں کے بینا ہونے سے اچھی ہے۔ (خواجہ حسن بصریؒ)
- علماء صرف باتوں ہی پر "راضی" ہو گئے ہیں اور عمل چھوڑ بیٹھے ہیں۔ (ابو حازمؒ)
- میں ایسا لفظ تلاش کرتا رہا جس سے بادشاہ "راضی" ہو اور اللہ تعالیٰ خفا نہ ہو لیکن نہ ملا۔ (ضحاک بن مزاحمؒ)
- جس شخص نے دعا مانگی اے اللہ مجھ سے "راضی" ہو جا وہ اللہ سے راضی نہیں۔ (سلیمان خواصؒ)
- تیرے دوست کو جب حکومت مل جائے تو جس قدر محبت اس کو تیرے ساتھ پہلے تھی اس کے دسویں حصّہ پر "راضی" ہو جا۔ (امام شافعیؒ)
- جس نے دنیا کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا وہ اپنے مہر میں پورا دین مانگے گی اور اس سے کم پر "راضی" نہ ہو گی۔ (وہب بن منبہؒ)
- اگر تو حق تعالیٰ سے "راضی" ہے تو یہ نشان ہے اس بات کا کہ وہ تجھ سے راضی ہے۔ (یحییٰ بن معاذؒ)
- کوئی گناہ کسی کی "رضامندی" سے حلال نہیں ہوتا۔ دولت مند وہ ہے جو خدا کی تقسیم پر "راضی" ہو۔ (شفیق بلخیؒ)
- سائل کا سوال فی الفور پورا کر دو۔ تم نے تاخیر کی اور وہ سوال سے باز آیا تو تم "رضائے حق" سے محروم رہ جاؤ گے۔ (حضرت امام حسنؓ)
- اگر لوگ اپنے اپنے حق پر "راضی" رہیں تو کسی ملک کو ملک کی ضرورت نہیں۔ (کے، خسرو)

- زاہد وہ ہے کہ اپنی قسمت پر "راضی" رہے اور مقدارِ عمل سے زیادہ بات نہ کہے۔ (بو علی سینا)
- دنیا کے تھوڑے مال پر "راضی" رہ۔ (لقمان)
- جس حالت میں ہو "راضی" اور شاکر رہ۔ (لقمان)
- قانع ترین وہ شخص ہے کہ جو روزی اور مقدر پر "راضی" رہے (افلاطون)
- جب بادشاہ کی صحبت میسّر ہو تو اس کے ساتھ ایسا برتاؤ کرو۔ جس طرح عاقل عورت اپنے بیوقوف شوہر کو "راضی" کرتی ہے۔ (یحییٰ برمکیؒ)
- بندہ وہی جو الشور کی "رضا" میں راضی رہے۔ (ماتاریجانزجی)
- جس شخص کے پاس راستی ہے، اس کا سب ادب کرتے ہیں اور اس سے "راضی" رہتے ہیں۔ (سموئیل جانسن)
- اے نفس! خدا کے دئے ہوئے پر "راضی" ہو جا ورنہ دوسرا مالک تلاش کر لے جو اس سے بھی زیادہ دے۔ (عربی کہاوت)

رشک

- قابلِ "رشک" ہے وہ جسے مال دیا گیا ہو اور مال کو مناسب طریقہ پر خرچ کرنے کی توفیق بھی عطا ہوئی ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- قابلِ "رشک" ہے وہ جسے عقل دی گئی ہو اور وہ اس کے تقاضوں پر عمل پیرا ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- "رشک" سے انسان کو بچنا چاہیے، مگر جس رشک سے اصلاح کی امید ہو اسے بالضرور اختیار کرو۔ (ارسطو)
- جو لوگ دوسروں پر "رشک" کرتے ہیں اگر وہ ان کی پریشانیاں اور مصیبتیں دیکھ لیں تو ان پر رحم کھانے لگیں۔ (شکسپیئر)
- تم مجھ پر "رشک" کیوں کرتے ہو میں "اینڈرمین" گھوڑے سے زیادہ مشہور نہیں ہوں۔ (سموئیل جانسن)
- ایسے خوش نصیب شوہر بہت کم ہیں جو دن میں کم از کم ایک بار اپنی بیوی کی جان کو نہ روئیں اور کنواروں پر "رشک" نہ کریں۔ (لاہرن)

رجوع

- انسان جب سختی میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ پروردگار کی طرف "رجوع" کرتا ہے (قرآن کریم)
- جو شخص مصیبت کے وقت اوّل اپنی تدبیروں اور پھر خلق خدا کی امداد سے عاجز ہو کر خدا کی طرف "رجوع" کرتا ہے خدا بھی اس کی طرف سے منہ پھیر لیتا ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- بشریت انکار کرتی ہے "رجوع" الی اللہ ہونے سے مگر مصیبت کے وقت۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)

روزہ

- تمہارے اپنے نفس کا بھی تم پر حق ہے، پس "روزہ" بھی رکھو اور کھاؤ بھی۔
(حضرت محمدؐ)
- اے لوگو! سال بھر میں ایک مہینہ "روزہ" رکھو۔ اور اپنے مالوں کی زکواۃ نہایت فراخ حوصلگی سے دیا کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- جب تم "روزہ" رکھو تو ریاکاروں کی طرح اپنی صورت نہ بناؤ تاکہ لوگ تمہیں روزہ دار جانیں جو ایسا کرتے ہیں وہ اپنا اجر پا چکے ہیں۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- صدقہ "روزہ" کو پورا کرتا ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- آدمی کے نماز اور "روزہ" کو نہیں بلکہ اس کی خوش معاملگی کو دیکھنا چاہیے۔
(حضرت عمرؓ)
- نماز اور "روزہ" اچھی چیز ہے لیکن غرور و حسد کے بغیر۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- اگر تم اس قدر "روزہ" رکھو کہ بدن ہلال ہو جائے ہرگز فائدہ نہ پاؤ گے تاوقتیکہ مالِ حرام سے پرہیز نہ کرو گے۔ (امام غزالیؒ)
- عبادت اگر پرندہ ہوتی تو نماز اور "روزہ" اس کے پر ہوتے۔ (یحییٰ بن معاذؒ)
- ایک لغو کلمہ کو چھوڑنا ایک دن کے "روزہ" سے مشکل ہے۔ کیونکہ انسان بسا اوقات سخت گرمی میں بھی روزہ رکھ لیتا ہے مگر لغو کلمہ سے نہیں رک سکتا۔ (یونس بن عبیدؒ)

رسوائی

- اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو گے تو خدا تمہیں قیامت میں "رسوائی"

سے بچائے گا۔ (حضرت محمدؐ)

- ظاہری بُرائی کا چھپا ناگمانی بات پر "رسوا" کرنے سے اولیٰ ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- جھوٹ میں جہاں بھر کی "رسوائی" ہے۔ (سفے عین)
- جو دنیا میں "رُسوا" ہوا وہ آخرت میں بھی رسوا ہو کر رہے گا۔ (نعمان فارسی)
- "رُسوائی" سب سے بڑی لعنت ہے۔ (مہاتما بدھ)
- ایسے کام نہ کرو جن سے "رسوائی" لازم ہو جائے۔ (کہاوت)

- والدین "رشتہ داروں" اور مسکینوں و مسافروں کے ساتھ نیک سلوک کیا کرو (قرآن کریم)
- "رشتہ داروں" کا سرچند حصہ حق ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- غیر کے لئے کوئی صدقہ نہیں۔ جب قریبی "رشتہ دار" محتاج ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- "رشتہ داروں" کے لئے مغفرت کی اجازت نہیں جو مشرکین میں سے ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- "رشتہ دار" کو صدقہ دینا دو صدقے ہیں۔ ایک تو اصل صدقہ دوسرے رشتہ داروں کی نگہداشت کا۔ (حضرت محمدؐ)
- دوستی ایک خود پیدا کردہ "رشتہ" ہے (حضرت علیؓ)
- تنگ دست آدمی جو "رشتہ داروں" سے میل ملاپ رکھے اس مالدار سے اچھا ہے جو ان سے قطع تعلق رکھے۔ (حضرت علیؓ)
- تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حسد کرنے والے "رشتہ دار" یا پھر ہمسایہ ہیں۔ (ابن سماکؒ)
- اگر کسی کے ساتھ "رشتہ" یا دوستی قائم کرنا با ہیں خیال کہ وہ وقت

مصیبت تیرے کام آئے تو پہلے اس کو غصّہ میں لا کر آزما۔ اگر بحالتِ غضب اس کو منصف پائے تو اس کی دوستی پر مائل ہو۔ (لقمان)

- جس "رشتہ" کی بنیاد محبت، اُلفت، ہمدردی اور خلوص پر نہیں وہ ناپائدار ہے۔ (ماتا ریحانہ جی)
- دوستی کی قربت بہ نسبت "رشتہ" کی قرابت کے بہتر ہے۔ (ٹیگور)
- سب سے پہلے اور سب سے آخر دشمن "رشتہ دار" ہی ہوتے ہیں۔ (سٹرت چندر)
- مہربانی اس کے لئے رشوت ہے جس کے لئے کوئی "رشتہ" نہ ہو۔ (ہربرٹ سپنسر)
- دنیا میں بیوی سے زیادہ عظیم "رشتہ" ماں کا ہے۔ (ایلی بشیئز)
- "رشتہ" کی بنیاد دل میں ہوا کرتی ہے۔ (نفے عین)
- جسے "رشتہ دار" کا پاس نہیں وہ کسی اور سے محبت نہیں کرسکتا۔ (جاپانی کہاوت)

رونا

- جسے "رونے" کی طاقت نہ ہو وہ رونے والوں پر رحم ہی کرے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- اس دن پر "رو" جو تیری عمر کا نکل گیا اور اس میں نیکی نہیں کی۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- صبر میں کوئی مصیبت نہیں "رونے" میں کوئی فائدہ نہیں۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- بدترین آوازیں دو ہیں ایک راگ کی دوسری "رونے" کی۔ (حضرت عمرؓ)
- خدا کا خوف کرو۔ اپنے بچے کو "نہ رلاؤ" (حضرت عمرؓ)
- جنت کے اندر "رونا" عجیب ہے اور دنیا کے اندر ہنسنا عجیب تر ہے (حضرت عثمانؓ)
- مجھے "رونا" آتا ہے جب میں دنیا کو عالم کے ساتھ کھیلتے دیکھتا ہوں۔ (حضرت فضیلؒ)
- میں ان غریب مسلمانوں کے رنج میں "روتا" ہوں جنہوں نے مجھ پر ظلم کیا۔ اور وہ سزا پائیں گے ضرور۔ (حضرت فضیلؒ)
- اندوہ پیدا کر کر تیری آنکھ سے پانی نکلے کہ اللہ تعالےٰ "رونے" والے کو دوست رکھتا ہے۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- بہت "روؤ" اور ہنسو مت۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- بلند آواز سے "رونا" بے صبری ہے۔ (امام غزالیؒ)
- خائف وہ نہیں جو "رو" کر آنکھ کو پونچھ ڈالے، حالانکہ پھر گناہ کا مرتکب نہ ہو۔ (اسحٰق بن خلفؒ)
- جب میں "روتا" ہوں تو میرے بیوی بچے بھی رونے لگ جاتے ہیں لیکن انہیں نہیں معلوم کہ میں کیوں روتا ہوں۔ (عمر بن عبدالعزیزؒ)
- جس نے زندگی میں تمہارے ساتھ کوئی نیکی نہ کی ہو اس کی موت پر تمہیں "رونا" نہیں چاہیے۔ (امام شافعیؒ)
- جسم پانے کی سزا سب کو ملتی ہے، عقلمند اسے عالمانہ انداز سے برداشت

کرتے ہیں، بے وقوف "رو" کر۔ (کبیر داس)

- صرف انسان ہی "روتا" ہوا پیدا ہوتا ہے، شکائتیں کرتا ہوا جیتا ہے اور ناکام مرتا ہے۔ (والٹر ٹیمپل)
- اگر تم ہنستے ہو تو دنیا تمہارے ساتھ ہنسے گی اور اگر تم "روتے" ہو تو اکیلے ہی روؤ گے۔ (بیکن)
- جہاں دوا کی ضرورت ہے وہاں "رونا" کام نہیں دیتا۔ (ہربرٹ سپنسر)
- جو اپنے حقوق کی خاطر جد و جہد کرنے والا نہیں ہے وہ ہمیشہ چاہِ ضلالت میں پڑا اپنے نصیبوں کو "روتا" رہے گا۔ (آسکر وائلڈ)
- مرے ہوئے پر مت "رو" بلکہ بے وقوفوں پر گریہ کرو۔ (عربی کہاوت)

- اے کاہل آدمی چیونٹی کے پاس جا اور اس کی "روش" دیکھ اور دانشمندی حاصل کر کر۔ باوجودیکہ اس کا کوئی سردار یا حاکم نہیں، گرمی کے موسم میں اپنے لئے خورش جمع کرتی ہے اور سردی میں اس سے فائدہ اٹھاتی ہے (حضرت سلیمانؑ)
- جب انسان کی "روش" خداوند کریم کی مرضی کے مطابق ہوتی ہے تو وہ دشمنوں کو بھی دوست بنا لیتا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- آدمی کی "روش" اس کی طبیعت کے موافق ہوتی ہے۔ (فی بین)
- ہر ایک کی "روش" ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ (کالی داس)
- جس کی تربیت اچھی ہوتی ہے ان کی "روش" بھی اچھی ہوتی ہے (ٹیگور)
- تمہاری "روش" اس بات سے معلوم ہو سکتی ہے کہ تم کس چیز کو دیکھ کر خوش ہوتے ہو۔ (ڈالبس)

- " روش " کو فطرت ثانیہ کہتے ہیں۔ (ڈیوک ولنگٹن)
- پیش قدمی اور جرأت کو اپنی " روش " کا جزو قرار دو۔ (آر تھر)
- تالیاں پیٹنا بے معنی سی " روش " ہے۔ اس روش سے ذہنی کوفت ہوتی ہے۔ (لیوپولڈ)
- ہماری " روش " ہماری زندگی کی کسوٹی ہے۔ اور ہماری انسانیت کی پہچان۔ (رسکن)

رواج

- آپس میں سلام کا " رواج " عام کرو۔ اس سے محبت بڑھے گی۔ (حضرت محمدؐ)
- ہمیں خوشی سے وہ " رواج " چھوڑ دینا چاہیے جو انصاف اور معقولیت اور مذہب کے خلاف ہو۔ (مہاتما گاندھی)
- ہم جن " رواجوں " کو اپنے لئے قائم کر لیتے ہیں، فتنے اکثر انہیں سے کھڑے ہوتے ہیں۔ (فی عین)
- بُرے " رواج " بُرے سماج کی پیداوار ہے۔ (فی عین)
- پُرانے " رواج " نئے سماج کو کھوکھلا کر دیتے ہیں۔ (فی عین)

- جب " رشوت " دروازے سے داخل ہوتی ہے تو امانت کھڑکی کی راہ سے نکل جاتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)

- اپنے دلوں سے دوستی کا حال پوچھو۔ کیوں کہ یہ ایسے گواہ ہیں جو کسی سے "رشوت" نہیں لیتے۔ (حضرت علیؓ)
- پوری دنیا میں ایک بھی قلعہ ایسا نہیں ہے جس میں سونے سے لدا ہوا اونٹ داخل نہ ہو سکے۔ (فلپ شاہ مقدونیہ)
- مہربانی اس شخص کے لئے "رشوت" ہے جس کے لئے کوئی رشتہ نہ ہو (ہربرٹ سپنسر)
- "رشوت" لینا اتنا بڑا جرم نہیں جتنا کہ رشوت دینا۔ (ف عین)

رُجحان

- ہمارا "رجحان" ہماری زندگی کی کسوٹی ہے۔ (رسکن)
- "رجحان" ہی انسانیت کی پہچان ہے۔ (رسکن)
- ہر ایک کا "رجحان" ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ (کالی داس)
- جس کا "رجحان" بہتر ہوگا اسے زندگی میں کوئی پشیمانی نہیں ہو سکتی (ف عین)
- ہمارا "رجحان" ہی ہماری فطرت کو ظاہر کرتا ہے۔ (جاپانی کہاوت)

رواداری

- ایک "رواداری" فلاسفر کی ہے جس کے نزدیک سب مذاہب سچے ہیں۔ ایک رواداری مورخ کی ہے جس کے نزدیک سب مذاہب جھوٹے ہیں۔ ایک رواداری سیاسی مدبر کی ہے جس کے نزدیک تمام مذاہب اس کی مطلب براری کے لئے یکساں مفید ہیں۔ (گبسن)

رحمت

- اللہ کی "رحمت" سے ناامید نہ ہو۔ (قرآن کریم)
- گمراہوں کے سوا اپنے رب کی "رحمت" سے کون محروم ہوگا؟ (قرآن کریم)
- قرآن میں ایمان والوں کے لئے "رحمت" اور نصیحت ہے۔ (قرآن کریم)
- اللہ تعالےٰ رحم کے ساتھ "رحمت" عطا کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- حق ہمسایہ اسی سے ادا ہوتا ہے جس پر خدا "رحمت" نازل فرماتا ہے (حضرت محمدؐ)
- یہ خوان "رحمت" تمام عالم کے لئے یکساں کھلا ہوا ہے۔ اگر کوئی اس کے رحمت عام سے فائدہ نہ اُٹھائے تو اُس کا اپنا قصور ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اے خدا تو نے مجھے مخلوق کے لئے "رحمت" بنا کر بھیجا ہے۔ تو قیامت کے دن میری لعنت کو اس پر رحمت کیجیو۔ (حضرت محمدؐ)
- جب دو بھائی مصافحہ کرتے ہیں۔ تو اُن میں ستر رحمتیں تقسیم کی جاتی ہیں۔ اُنہتر رحمتیں اس کو ملتی ہیں جو ان دونوں میں زیادہ خندہ رو کشادہ پیشانی سے ملتا ہے اور ایک رحمت دوسرے کو۔ (حضرت محمدؐ)
- اے خدا! تو مجھے اپنی "رحمت" سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما دے (حضرت سلیمانؑ)
- "رحمت خداوندی" سے اس قدر مایوس نہ ہو کہ ہر وقت روتے ہی رہو (حضرت عیسیٰؑ)
- خدا اس شخص پر "رحمت" فرمائے جو میرے عیوب سے مجھے مطلع کرتا ہے (حضرت عمرؓ)
- "رحمت" کے زیادہ مستحق یہ تین شخص ہیں۔ وہ عالم جس پر جاہل کا حکم چلے۔ دوم وہ شریف جس پر کمینہ حاکم ہو۔ سوم وہ نیکوکار جس پر کوئی بدکار مسلط ہو (حضرت علیؓ)
- جب تو کمزوروں کو کچھ نہیں دے سکتا تو ان کے ساتھ "رحمت" ہی سے پیش آ۔ (حضرت علیؓ)
- "رحمت" کو لے کر کیا کرے گا۔ رحیم کو لے۔ (غوث پاکؒ)

رنجش

- مسلمان کی "رنجش" کا خاتمہ سلام علیک ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "رنجش" کی حالت میں بہتر وہ ہے جو صلح میں سبقت لے جائے (حضرت محمدؐ)
- ایسا اشارہ بھی حرام ہے جس سے کسی کو "رنجش" ہو چہ جائیکہ کلام۔ (حضرت محمدؐ)
- آپس میں تحفہ بھیجا کرو اس سے "رنجش" دور ہوتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اپنے بچہ کو میوے لے کر باہر نہ جانے دو کہ اس سے ہمسایہ کے بچے کو "رنج" نہ ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- تھوڑا جو خداوند تعالیٰ کے خوف کے ساتھ ہو اس بڑے گنج سے جو "رنج" کے ساتھ ہو بہتر ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- جس شخص کو سال بھر تک کوئی تکلیف یا "رنج" نہ پہونچے بس وہ جان لے کہ اس سے اس کا رب ناراض ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- استقبال کا ثبوت حقوق العباد اور فرائض کی انجام دہی میں ہے کہ باوجود غصّہ اور "رنج" کے وعدہ کو پورا کرے۔ (حضرت علیؑ)
- جنھوں نے مجھ پر ظلم کئے ہیں میں ان کے "رنج" میں روتا ہوں کہ فردائے قیامت ان کے پاس کوئی عذر نہ ہوگا اور وہ سزا پائیں گے۔ (حضرت فضیلؒ)
- جس کو خدا مقبول کرتا ہے اس پر ظالم کو مسلّط کرتا ہے جو اسے "رنج" دیتا ہے۔ (بایزید بسطامیؒ)
- اہل خسران کی پریشان کن باتوں سے "رنجیدہ" خاطر نہ ہو بلکہ سن ہی مت۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- اپنی باتوں کی تردید سے "رنجیدہ" ہونا کبر ہے۔ (امام غزالیؒ)
- غیبت اس کو کہتے ہیں کہ پیٹھ پیچھے کسی شخص کا ذکر اس طریق پر کیا جائے کہ

اگر وہ سُنے تو اسے "رنج" ہو۔ (امام غزالیؒ)

- جس احتیاط اور پرہیز سے مسلمان کو "رنجش" ہوتی ہو اس کو چھوڑ دے (امام غزالیؒ)
- عورت کے ساتھ نیک خو رہنا چاہیے۔ اس کو "رنج" نہ دے بلکہ اس کا رنج سہے۔ (امام غزالیؒ)
- جو کچھ "رنج" اور مصیبت تم کو پیش آئے اس کا شود کار اس کے پوشیدہ رکھنے ہی میں ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- انسان تھوڑی سی نفسانی خواہش کے لئے طویل "رنج و کلفت" کا شکار ہو جاتا ہے۔ (حذیفہ بن الیسانیؒ)
- دشمن کی بات سے "رنجیدہ" خاطر نہ ہو۔ اگر سچ ہے تو قابلِ مشکوری ہے اور اگر جھوٹ ہے تو اس کا وہ خود ذمہ دار ہے۔ (فیثا غورثؒ)
- لوگوں کو ان تین باتوں سے "رنج" پہونچتا ہے، پیش از وقت چاہتے ہیں۔ پیش از وقت مانگتے ہیں اور دوسروں کے مال کو اپنا بنانا چاہتے ہیں۔ (اقلیدس)
- پھر یہ رنج "کیوں؟ جبکہ تیری روزی دوسروں سے جدا ہے۔ (اقلیدس)
- نفس کے "رنج" سے سلامت رہ، کھانے سے بھوکا اور حکمت سے سیر رہ (لقمان)
- "رنج" اور آزار زندگی ہی میں برداشت کرنا پڑتے ہیں اور موت ان سے نجات دلاتی ہے۔ (سُقراط)
- میں ایسی کوئی چیز نہیں رکھتا جس کے تلف ہونے کا مجھے "رنج" ہو (سُقراط)
- دوستی کی شیرینی کو ایک دفعہ کی "رنجش" ہمیشہ زہر آلود رکھتی ہے (سُقراط)
- بعض دیوتاؤں نے یہ چاہا تھا کہ خوشی اور "رنج" کو آپس میں ملا دیں کہ وہ ایک ہو جائیں مگر جب وہ ایسا نہ کر سکے تو انہوں نے ان کی دُموں کی طرف سے انھیں جوڑ دیا، اس لئے خوشی اور "رنج" ایک دوسرے کے پیچھے لگے رہتے ہیں۔ (سُقراط)
- نیکی میں اگر "رنج" پہونچے تو رنج تو نہ رہے گا فعلِ نیک رہ جائے گا (افلاطون)

- کار ہائے گذشتہ پر "رنجیدہ" نہ ہو۔ (ارسطو)
- انسان کو لازم ہے کہ وہ اپنے دل کو اتنا سخت بنائے کہ "رنج" اور اندوہ کی جونک اسے نہ لگ سکے۔ (بقراط)
- اگر انسان "رنج" اور مسرت کی فکر سے بلند ہو جائے تو آسمان کی بلندی بھی اس کے قدموں کے نیچے آجائے۔ (شیخ سعدیؒ)
- "رنج" اور غم میں یا پریشانی کے وقت یا جان کا خطرہ پیدا ہو جانے پر جو لوگ صبر و تحمل سے کام لیتے ہوئے اس کا مقابلہ کرتے ہیں ان کا بال بھی بیکا نہیں ہوتا۔ (والمیکی)
- اے تحمل! میں جانتا ہوں تو تباہ کرنے والا اور "رنج" دینے والا ہے (اتھروید)
- "رنج" ایک طرح سے چھوت کا روگ ہے۔ اگر ہم منہ لٹکائے کسی سے ملیں تو اس کی خوشی بھی آدھی جاتی رہتی ہے۔ (سوامی ودیکانند جی)
- ایک میٹھا بول اس خیرات سے بہتر ہے جس کے پیچھے "رنج" ہو۔ (مہاتما گاندھی)
- "رنج" اور غم سے بڑھ کر انسانی زندگی کا اور کوئی دشمن نہیں۔ (شکسپیرؔ)
- یہ ہماری نہیں دوسروں کی آنکھیں ہیں جو ہمیں مبتلائے "رنج" اور حسرت رکھتی ہیں۔ (فرینکلن)
- لوگ نہیں سمجھتے کہ "رنج" اور فکر سے کس قدر قوت ضائع ہو جاتی ہے۔ (ڈاکٹر مارڈن)
- دنیا کے "رنج" اور غم کو اگر ہر ایک شخص پر مساوی تقسیم کر دیا جائے تو تمام لوگ اپنی موجودہ حالت پر بخوشی قانع ہو جائیں۔ جس کے وہ خوگر ہو چکے ہیں۔ (آرتھر مور)
- نشاط و انبساط "رنج" اور مصیبت زندگی کی اصلی غرض و غائت نہیں بلکہ اس کا مقصود تو یہ ہے کہ ہم ہمیشہ سرگرم عمل رہیں۔ (لانگ فیلو)
- ہمارے "رنج" اور مصائب کا معتدبہ حصہ کمر کی بہ نسبت سر میں زیادہ ہڈیاں

ہونے کا نتیجہ ہے۔
(یولاکف)
- جو لوگوں سے زیادہ میل جول رکھتا ہے وہ اکثر "رنجیدہ" رہتا ہے (عربی کہاوت)
- جس کو ایک مانہ خوش کرتا ہے اس کو کئی زمانے "رنج" دیتے ہیں (عربی دانشور)
- ہماری خوشیاں پائمال اور ہمارے "رنج" گہرے ہیں۔ (عربی ادب)
- جس نے کبھی "رنج" نہ اٹھایا وہ سب سے زیادہ دکھی ہے (مشرقی کہاوت)

رضا (راضی)

- اگر کوئی بیوی مر جائے اس حال میں کہ اس کا خاوند اس سے "راضی" ہو تو وہ جنّت کی حقدار ہے۔
(حضرت محمدؐ)
- "رضا" بالقضا، میرا مالِ غنیمت ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو شخص خدا کی ناراضی لوگوں کی "رضا" میں چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں ہی کے حوالے کر دیتا ہے۔
(حضرت محمدؐ)
- جو شخص کسی بُرائی میں حاضر ہوا اور اس سے "راضی" ہوا تو گویا اس نے خود وہ بُرائی کی۔
(حضرت محمدؐ)
- اگر کوئی بندہ مشرق میں مارا جائے اور دوسرا شخص مغرب میں اس کے قتل سے "راضی" ہوا تو وہ دوسرا بھی اس کے قتل میں شریک ہوگا۔ (حضرت محمدؐ)
- ایماندار کا غصّہ بھی جلد ہوا کرتا ہے اور "راضی" بھی جلد ہوا کرتا ہے (حضرت محمدؐ)
- بہتر وہ ہے جو دیر میں خفا ہو اور جلد "راضی" ہو جائے، بدتر وہ ہے کہ جلد غصّہ ہو اور دیر میں راضی۔
(حضرت محمدؐ)
- عورت کا اپنے خاوند کو "راضی" رکھنا اور اس کی خوشنودی کو ڈھونڈنا ان سب چیزوں کے ثواب کے برابر ہے جن کو عورتوں نے مردوں کے لئے مخصوص سمجھ

رکھا ہے۔ (حضرت محمدؐ)

- دنیا کی بہترین عورت وہ ہے جس سے اس کا شوہر "راضی" ہو (حضرت محمدؐ)
- جو کوئی "راضی" ہوا اللہ کے دیئے پر اس نے آرام پایا دنیا و آخرت میں (توریت)
- تم بیک وقت خدا اور نفس کو "راضی" نہیں رکھ سکتے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- وہ عورت جس کا خاوند اس سے "راضی" اور خوش ہو وہ بہشت میں داخل ہو گی۔ (حضرت عمرؓ)
- قضا پر "رضا" دنیا کی جنت ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- "رضائے" الٰہی پھل ہے اخلاق کا۔ (حضرت عثمانؓ)
- بُرے کام پر "راضی" ہونے والا بھی اس کا فاعل ہے (حضرت علیؑ)
- جو شخص زیادہ ناخوش رہتا ہے اس کی خوشنودی اور "رضامندی" معلوم نہیں ہو سکتی۔ (حضرت علیؑ)
- خدا تعالیٰ کے "راضی" ہونے کی یہ علامت ہے کہ بندہ اس کی تقدیر پر راضی ہو۔ (حضرت علیؑ)
- دنیا اور آخرت کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کی دو بیویاں ہوں کہ جب ایک کو "راضی" کرتا ہے تو دوسری ناخوش ہو جاتی ہے۔ (حضرت علیؑ)
- جو کچھ قسمت میں ہو گیا اس پر "راضی" رہو۔ (امام جعفرؓ)
- خدا کے دشمنوں کو "راضی" رکھنا عقل و دانش سے دور ہے (غوث پاکؒ)
- "رضائے" خالق کے خواہشمند مخلوق کی اذیتوں پر صبر اختیار کر (غوث پاکؒ)
- تو خلقت کو "راضی" کرنے میں خالق کی ناراضگی کی پروا نہیں کرتا۔ (غوث پاکؒ)
- جیسا تیرا نفس حق تعالیٰ کے حکم پر "راضی" ہونے سے منکر ہے ایسا ہی تو اپنے نفس کا منکر ہیں۔ (غوث پاکؒ)
- علامت اس بلا کی جو واسطے بلندئ درجات کے ہوتی ہے "رضا" موافقت اور طمانیت نفس ہے۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)

- گناہ کرنے والے سے میل جول کرنا گناہ پر "راضی" ہونا ہے۔ اور گناہ سے راضی ہونا گناہ کرنے کے برابر ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- مومن ادنیٰ جگہ پر ہی "راضی" ہو جاتا ہے۔ (خواجہ حسن بصریؒ)
- خدائے پاک کی "رضا" میرے نزدیک آنکھوں کے بینا ہونے سے اچھی ہے۔ (خواجہ حسن بصریؒ)
- علما صرف باتوں ہی پر "راضی" ہو گئے ہیں اور عمل چھوڑ بیٹھے ہیں۔ (ابو حازمؒ)
- میں ایسا لفظ تلاش کرتا رہا جس سے بادشاہ "راضی" ہو اور اللہ تعالیٰ خفا نہ ہو لیکن نہ ملا۔ (ضحاک بن مزاحمؒ)
- جس شخص نے دعا مانگی اے اللہ مجھ سے "راضی" ہو جا وہ اللہ سے راضی نہیں۔ (سلیمان خواصؒ)
- تیرے دوست کو جب حکومت مل جائے تو جس قدر محبت اس کو تیرے ساتھ پہلے تھی اس کے دسویں حصہ پر "راضی" ہو جا۔ (امام شافعیؒ)
- جس نے دنیا کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا وہ اپنے مہر میں پورا دین مانگے گی اور اس سے کم پر "راضی" نہ ہو گی۔ (وہب بن منبہؒ)
- اگر تو حق تعالیٰ سے "راضی" ہے تو یہ نشان ہے اس بات کا کہ وہ تجھ سے راضی ہے۔ (یحییٰ بن معاذؒ)
- کوئی گناہ کسی کی "رضامندی" سے حلال نہیں ہوتا۔ دولت مند وہ ہے جو خدا کی تقسیم پر "راضی" ہو۔ (شفیق بلخیؒ)
- سائل کا سوال فی الفور پورا کر دو۔ تم نے تاخیر کی اور وہ سوال سے باز آیا تو تم "رضائے حق" سے محروم رہ جاؤ گے۔ (حضرت امام حسنؓ)
- اگر لوگ اپنے اپنے حق پر "راضی" رہیں تو کسی ملک کو ملک کی ضرورت نہیں۔ (کے، خسرو)

- زاہد وہ ہے کہ اپنی قسمت پر "راضی" رہے اور مقدارِ عمل سے زیادہ بات نہ کہے۔ (بو علی سینا)
- دنیا کے تھوڑے مال پر "راضی" رہ۔ (لقمان)
- جس حالت میں ہو "راضی" اور شاکر رہ۔ (لقمان)
- قانع ترین وہ شخص ہے کہ جو روزی اور مقدر پر "راضی" رہے (افلاطون)
- جب بادشاہ کی صحبت میسّر ہو تو اس کے ساتھ ایسا برتاؤ کرو۔ جس طرح عاقل عورت اپنے بیوقوف شوہر کو "راضی" کرتی ہے۔ (یحییٰ برمکی)
- بندہ وہی جو الشعور کی "رضا" میں راضی رہے۔ (ماتاریجازجی)
- جس شخص کے پاس راستی ہے، اس کا سب ادب کرتے ہیں اور اس سے "راضی" رہتے ہیں۔ (سموئیل جانسن)
- اے نفس! خدا کے دئے ہوئے پر "راضی" ہو جا ورنہ دوسرا مالک تلاش کر لے جو اس سے بھی زیادہ دے۔ (عربی کہاوت)

- قابلِ "رشک" ہے وہ جسے مال دیا گیا ہو اور مال کو مناسب طریقہ پر خرچ کرنے کی توفیق بھی عطا ہوئی ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- قابلِ "رشک" ہے وہ جسے عقل دی گئی ہو اور وہ اس کے تقاضوں پر عمل پیرا ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- "رشک" سے انسان کو بچنا چاہیے، مگر جس رشک سے اصلاح کی امید ہو اسے بالضرور اختیار کرو۔ (ارسطو)
- جو لوگ دوسروں پر "رشک" کرتے ہیں اگر وہ ان کی پریشانیاں اور مصیبتیں دیکھ لیں تو ان پر رحم کھانے لگیں۔ (شیکسپیئر)
- تم مجھ پر "رشک" کیوں کرتے ہو میں "اینڈرمین" گھوڑے سے زیادہ مشہور نہیں ہوں۔ (سموئیل جانسن)
- ایسے خوش نصیب شوہر بہت کم ہیں جو دن میں کم از کم ایک بار اپنی بیوی کی جان کو نہ روئیں اور کنواروں پر "رشک" نہ کریں۔ (لاہرن)

- انسان جب سختی میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ پروردگار کی طرف "رجوع" کرتا ہے (قرآن کریم)
- جو شخص مصیبت کے وقت اوّل اپنی تدبیروں اور پھر خلقِ خدا کی امداد سے عاجز ہو کر خدا کی طرف "رجوع" کرتا ہے خدا بھی اس کی طرف سے منہ پھیر لیتا ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- بشریت انکار کرتی ہے "رجوع" الی اللہ ہونے سے مگر مصیبت کے وقت۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)

روزہ

- تمہارے اپنے نفس کا بھی تم پر حق ہے، پس "روزہ" بھی رکھو اور کھاؤ بھی۔ (حضرت محمدؐ)
- اے لوگو! سال بھر میں ایک مہینہ "روزہ" رکھو۔ اور اپنے مالوں کی زکواۃ نہایت فراخ حوصلگی سے دیا کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- جب تم "روزہ" رکھو تو ریاکاروں کی طرح اپنی صورت نہ بناؤ، تاکہ لوگ تمہیں روزہ دار جانیں جو ایسا کرتے ہیں وہ اپنا اجر پا چکے ہیں۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- صدقہ "روزہ" کو پورا کرتا ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- آدمی کے نماز اور "روزہ" کو نہیں بلکہ اس کی خوش معاملگی کو دیکھنا چاہیے۔ (حضرت عمرؓ)
- نماز اور "روزہ" اچھی چیز ہے لیکن غرور و حسد کے بغیر۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- اگر تم اس قدر "روزہ" رکھو کہ بدن ہلال ہو جائے ہرگز فائدہ نہ پاؤ گے تاوقتیکہ مالِ حرام سے پرہیز نہ کرو گے۔ (امام غزالیؒ)
- عبادت اگر پرندہ ہوتی تو نماز اور "روزہ" اس کے پر ہوتے۔ (یحییٰ بن معاذؒ)
- ایک لغو کلمہ کو چھوڑنا ایک دن کے "روزہ" سے مشکل ہے۔ کیونکہ انسان بسا اوقات سخت گرمی میں بھی روزہ رکھ لیتا ہے مگر لغو کلمہ سے نہیں رک سکتا۔ (یونس بن عبیدؒ)

- اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو گے تو خدا تمہیں قیامت میں "رسوائی"

سے بچائے گا۔ (حضرت محمدؐ)

- ظاہری بُرائی کا چھپا ناگمانی بات پر "رسوا" کرنے سے اولیٰ ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- جھوٹ میں جہاں بھر کی "رسوائی" ہے۔ (سفیٰ عین)
- جو دنیا میں "رُسوا" ہوا وہ آخرت میں بھی رسوا ہو کر رہے گا۔ (نعمان فارسی)
- "رُسوائی" سب سے بڑی لعنت ہے۔ (مہاتما بدھ)
- ایسے کام نہ کرو جس سے "رسوائی" لازم ہو جائے۔ (کہاوت)

- والدین "رشتہ داروں" اور مسکینوں و مسافروں کے ساتھ نیک سلوک کیا کرو (قرآن کریم)
- "رشتہ داروں" کا سرچند حصہ حق ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- غیر کے لئے کوئی صدقہ نہیں۔ جب قریبی "رشتہ دار" محتاج ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- "رشتہ داروں" کے لئے مغفرت کی اجازت نہیں جو مشرکین میں سے ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- "رشتہ دار" کو صدقہ دینا دو صدقے ہیں۔ ایک تو اصل صدقہ دوسرے رشتہ داروں کی نگہداشت کا۔ (حضرت محمدؐ)
- دوستی ایک خود پیدا کردہ "رشتہ" ہے (حضرت علیؓ)
- تنگ دست آدمی جو "رشتہ داروں" سے میل ملاپ رکھے اس مالدار سے اچھا ہے جو ان سے قطع تعلق رکھے۔ (حضرت علیؓ)
- تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حسد کرنے والے "رشتہ دار" یا پھر ہمسایہ ہیں۔ (ابن سماکؒ)
- اگر کسی کے ساتھ "رشتہ" یا دوستی قائم کرنا ہو تو یہ خیال کرو وہ وقت

مصیبت تیرے کام آئے تو پہلے اس کو غصہ میں لا کر آزما۔ اگر بحالت غضب اس کو منصف پائے تو اس کی دوستی پر مائل ہو۔ (لقمان)

- جس "رشتہ" کی بنیاد محبت، اُلفت، ہمدردی اور خلوص پر نہیں وہ ناپائدار ہے۔ (مانا رجانہ جی)
- دوستی کی قربت بہ نسبت "رشتہ" کی قرابت کے بہتر ہے۔ (ٹیگور)
- سب سے پہلے اور سب سے آخر دشمن "رشتہ دار" ہی ہوتے ہیں۔ (سٹرت چندر)
- مہربانی اس کے لئے رشوت ہے جس کے لئے کوئی "رشتہ" نہ ہو۔ (ہربرٹ سپنسر)
- دنیا میں بیوی سے زیادہ عظیم "رشتہ" ماں کا ہے۔ (ایل بشیر)
- "رشتہ" کی بنیاد دل میں ہوا کرتی ہے۔ (نفے عین)
- جسے "رشتہ دار" کا پاس نہیں وہ کسی اور سے محبت نہیں کر سکتا۔ (جاپانی کہاوت)

رونا

- جسے "رونے" کی طاقت نہ ہو وہ رونے والوں پر رحم ہی کرے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- اس دن پر "رو" جو تیری عمر کا نکل گیا اور اس میں نیکی نہیں کی۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- صبر میں کوئی مصیبت نہیں "رونے" میں کوئی فائدہ نہیں۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- بدترین آوازیں دو ہیں ایک راگ کی دوسری "رونے" کی۔ (حضرت عمرؓ)
- خدا کا خوف کرو۔ اپنے بچے کو نہ "رلاؤ" (حضرت عمرؓ)
- جنت کے اندر "رونا" عجیب ہے اور دنیا کے اندر ہنسنا عجیب تر ہے (حضرت عثمانؓ)
- مجھے "رونا" آتا ہے جب میں دنیا کو عالم کے ساتھ کھیلتی دیکھتا ہوں۔ (حضرت فضیلؒ)
- میں ان غریب مسلمانوں کے رنج میں "روتا" ہوں جنھوں نے مجھ پر ظلم کیا۔ اور وہ سزا پائیں گے ضرور۔ (حضرت فضیلؒ)
- اندوہ پیدا کر کہ تیری آنکھ سے پانی نکلے کہ اللہ تعالیٰ "رونے" والے کو دوست رکھتا ہے۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- بہت "روؤ" اور ہنسو مت۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- بلند آواز سے "رونا" بے صبری ہے۔ (امام غزالی)
- خائف وہ نہیں جو "رو" کر آنکھ کو پونچھ ڈالے، حالانکہ بغیر گناہ کا مرتکب نہ ہو۔ (اسحٰق بن خلفؒ)
- جب میں "روتا" ہوں تو میرے بیوی بچے بھی رونے لگ جاتے ہیں، لیکن انھیں نہیں معلوم کہ میں کیوں روتا ہوں۔ (عمر بن عبدالعزیزؓ)
- جس نے زندگی میں تمہارے ساتھ کوئی نیکی نہ کی ہو اس کی موت پر تمہیں "رونا" نہیں چاہیے۔ (امام شافعیؒ)
- جسم پانے کی سزا سب کو ملتی ہے، عقلمند اسے عالمانہ انداز سے برداشت

کرتے ہیں، بے وقوف "رو" کر۔ (کبیر داس)

- صرف انسان ہی "روتا" ہوا پیدا ہوتا ہے، شکائیتیں کرتا ہوا جیتا ہے اور ناکام مرتا ہے۔ (والٹر ٹیمل)
- اگر تم ہنستے ہو تو دنیا تمہارے ساتھ ہنسے گی اور اگر تم "روتے" ہو تو اکیلے ہی رو ؤ گے۔ (بیکن)
- جہاں دوا کی ضرورت ہے وہاں "رونا" کام نہیں دیتا۔ (ہربرٹ سپنسر)
- جو اپنے حقوق کی خاطر جدوجہد کرنے والا نہیں ہے وہ ہمیشہ چاہِ ضلالت میں پڑا اپنے نصیبوں کو "روتا" رہے گا۔ (آسکر وائلڈ)
- مرے ہوئے پر مت "رو" بلکہ بے وقوفوں پر گریہ کرو۔ (عربی کہاوت)

رَوِش

- اے کاہل آدمی چیونٹی کے پاس جا اور اس کی "روش" دیکھ اور دانشمندی حاصل کر کر۔ باوجودیکہ اس کا کوئی سردار یا حاکم نہیں، گرمی کے موسم میں اپنے لئے خورش جمع کرتی ہے اور سردی میں اس سے فائدہ اٹھاتی ہے (حضرت سلیمانؑ)
- جب انسان کی "روش" خداوند کریم کی مرضی کے مطابق ہوتی ہے تو وہ دشمنوں کو بھی دوست بنا لیتا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- آدمی کی "روش" اس کی طبیعت کے موافق ہوتی ہے۔ (نے بین)
- ہر ایک کی "روش" ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ (کالی داس)
- جس کی تربیت اچھی ہوتی ہے ان کی "روش" بھی اچھی ہوتی ہے (ٹیگور)
- تمہاری "روش" اس بات سے معلوم ہو سکتی ہے کہ تم کس چیز کو دیکھ کر خوش ہوتے ہو۔ (ڈالبس)

- "روش" کو فطرت ثانیہ کہتے ہیں۔ (ڈیوک ونگٹن)
- پیش قدمی اور جرأت کو اپنی "روش" کا جزو قرار دو۔ (آربتھر)
- تالیاں پیٹنا بے معنی سی "روش" ہے۔ اس روش سے ذہنی کوفت ہوتی ہے۔ (لیوپولڈ)
- ہماری "روش" ہماری زندگی کی کسوٹی ہے۔ اور ہماری انسانیت کی پہچان۔ (رسکن)

رواج

- آپس میں سلام کا "رواج" عام کرو۔ اس سے محبت بڑھے گی۔ (حضرت محمدؐ)
- ہمیں خوشی سے وہ "رواج" چھوڑ دینا چاہئے جو انصاف اور معقولیت اور مذہب کے خلاف ہو۔ (مہاتما گاندھی)
- ہم جن "رواجوں" کو اپنے لئے قائم کر لیتے ہیں، فتنے اکثر انہیں سے کھڑے ہوتے ہیں۔ (فے بین)
- بُرے "رواج" بُرے سماج کی پیداوار ہے۔ (فے عین)
- پُرانے "رواج" نئے سماج کو کھوکھلا کر دیتے ہیں۔ (فے عین)

- جب "رشوت" دروازے سے داخل ہوتی ہے تو امانت کھڑکی کی راہ سے نکل جاتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)

- اپنے دلوں سے دوستی کا حال پوچھو، کیوں کہ یہ ایسے گواہ ہیں جو کسی سے "رشوت" نہیں لیتے۔ (حضرت علیؑ)
- پوری دنیا میں ایک بھی قلعہ ایسا نہیں ہے جس میں سونے سے لدا ہوا اونٹ داخل نہ ہو سکے۔ (فلپ شاہ مقدونیہ)
- مہربانی اس شخص کے لئے "رشوت" ہے جس کے لئے کوئی رشتہ نہ ہو (ہربرٹ سپنسر)
- "رشوت" لینا اتنا بڑا جرم نہیں جتنا کہ رشوت دینا۔ (نفے عین)

رُجحان

- ہمارا "رجحان" ہماری زندگی کی کسوٹی ہے۔ (رسکن)
- "رجحان" ہی انسانیت کی پہچان ہے۔ (رسکن)
- ہر ایک کا "رجحان" ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ (کالی داس)
- جس کا "رجحان" بہتر ہوگا اسے زندگی میں کوئی پشیمانی نہیں ہو سکتی (نفے عین)
- ہمارا "رجحان" ہی ہماری فطرت کو ظاہر کرتا ہے۔ (جاپانی کہاوت)

رواداری

- ایک "رواداری" فلاسفر کی ہے جس کے نزدیک سب مذاہب سچے ہیں۔ ایک رواداری مؤرخ کی ہے جس کے نزدیک سب مذاہب جھوٹے ہیں۔ ایک رواداری سیاسی مدبّر کی ہے جس کے نزدیک تمام مذاہب اس کی مطلب براری کے لئے یکساں مفید ہیں۔ (گبن)

رحمت

- اللہ کی "رحمت" سے نا اُمید نہ ہو۔ (قرآن کریم)
- گمراہوں کے سوا اپنے رب کی "رحمت" سے کون محروم ہوگا؟ (قرآن کریم)
- قرآن میں ایمان والوں کے لئے "رحمت" اور نصیحت ہے۔ (قرآن کریم)
- اللہ تعالےٰ رحم کے ساتھ "رحمت" عطا کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- حق ہمسایہ اسی سے ادا ہوتا ہے جس پر خدا "رحمت" نازل فرماتا ہے (حضرت محمدؐ)
- یہ خوان "رحمت" تمام عالم کے لئے یکساں کھلا ہوا ہے۔ اگر کوئی اس کے رحمت عام سے فائدہ نہ اُٹھائے تو اُس کا اپنا قصور ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اے خدا تو نے مجھے مخلوق کے لئے "رحمت" بنا کر بھیجا ہے۔ تو قیامت کے دن میری لعنت کو اس پہ رحمت کیجیو۔ (حضرت محمدؐ)
- جب دو بھائی مصافحہ کرتے ہیں۔ تو اُن میں ستر "رحمتیں" تقسیم کی جاتی ہیں۔ اُنہتر رحمتیں اس کو ملتی ہیں جو ان دونوں میں زیادہ خندہ رو کشادہ پیشانی سے ملتا ہے اور ایک رحمت دوسرے کو۔ (حضرت محمدؐ)
- اے خدا! تو مجھے اپنی "رحمت" سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما دے (حضرت سلیمانؑ)
- "رحمت خداوندی" سے اس قدر مایوس نہ ہو کہ ہر وقت روتے ہی رہو (حضرت عیسیٰؑ)
- خدا اس شخص پر "رحمت" فرمائے جو میرے عیوب سے مجھے مطلع کرتا ہے (حضرت عمرؓ)
- "رحمت" کے زیادہ مستحق یہ تین شخص ہیں۔ وہ عالم جس پر جاہل کا حکم چلے۔ دوم وہ شریف جس پر کمینہ حاکم ہو۔ سوم وہ نیکوکار جس پر کوئی بدکار مسلط ہو (حضرت علیؓ)
- جب تو کمزوروں کو کچھ نہیں دے سکتا تو ان کے ساتھ "رحمت" ہی سے پیش آ۔ (حضرت علیؓ)
- "رحمت" کو لے کر کیا کرے گا۔ رحیم کو لے۔ (غوث پاکؒ)

- جو نفس کو خواہشات سے باز رکھتا ہے۔ اس کو "رحمت" کے کفن میں لپیٹو اور سلامتی کی زمین میں دفن کردو۔ (بایزید بسطامیؒ)
- گناہ کے ساتھ خدا کی "رحمت" کی اُمید رکھنا بدقسمتی کی علامت ہے (ابو عثمانؒ)
- تنگدست قرضدار کو مہلت دینا "رحمت الٰہی" کو جوش میں لانا ہے۔ (امام غزالیؒ)
- فرمانبرداری کے بغیر "رحمت" کا امیدوار ہونا محض جہالت اور حماقت ہے (معروف کرخیؒ)
- "رحمت" کا دروازہ جو اللہ نے کھولا ہے اُسے کوئی بند نہیں کر سکتا۔ (حضرت مسروقؒ)
- علم ایسا بادل ہے جس سے "رحمت" ہی برستی ہے۔ (بابا فرید ؒ)
- جس مجلس میں ذکر خدا سنے بیٹھ جا۔ شاید کہ اس "رحمت" میں سے تجھ کو بھی کچھ حصہ مل جائے۔ (لقمانؒ)
- ایشور کی "رحمت" محنتی اور صابر لوگوں کا ساتھ دیتی ہے (سوامی سار شیدانند جی)
- "رحمت" ہمیشہ ان لوگوں کے لئے متحرک ہوتی ہے جو رحمت کے مستحق ہوں گے (اوشن خیال سنگھ)

رغبت

- نیکی پر "رغبت" کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا خود کرنے والا (حضرت محمدؐ)
- چھوڑ دنیا کو تاکہ تیری طرف "رغبت" کے ساتھ آئے۔ (حضرت محمدؐ)
- تعجب ہے اُس پر جو دنیا کو فانی جانتا ہے۔ اور پھر اس کی "رغبت" کرتا ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- جس نے دنیا کو جس قدر پہچانا۔ اسی قدر اس سے بے "رغبت" ہوا۔ (حضرت عثمانؓ)
- شریعت نے غزا نے مشورہ لینے کی طرف "رغبت" دلائی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- لوگوں کو طلب علم میں صرف اس وجہ سے بے "رغبتی" پیدا ہو گئی ہے کہ بہت سے ایسے عالم نظر آتے ہیں جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتے۔ (حضرت علیؓ)

- شکریہ میں کمی کرنے سے محسن لوگ نیکی کرنے میں بے "رغبت" ہو جاتے ہیں (حضرت علیؓ)
- "رغبت" آخرت کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ نہ کہ دُنیا کے ساتھ (حضرت فضیلؒ)
- ترکِ دُنیا سے مراد اس میں "رغبت" کا ترک کرنا ہے۔ نہ کسی کے آنے کی خوشی ہو نہ جانے کا غم۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- آخرت کی "رغبت" اعمال صالحہ کے بجالانے پر وابستہ ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- دُنیا کی محبت آخرت کی "رغبت" سے دُور ہوتی ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- جس کی "رغبت" دعا کی طرف ہو۔ وہ بخش دیا جاتا ہے (معروف کرخیؒ)
- جو لذیذ کھانوں کی طرف "رغبت" کرے گا وہ قید کیا جائے گا۔ (خواجہ حسن بصریؒ)
- دُنیا سے بے "رغبت" انسان گم شدہ چیز ہے جس کا اس زمانہ میں وجود نہیں۔ (سفیان ثوریؒ)
- اے اللہ! مجھ پر دُنیا کو فراخ کر دے۔ اور مجھے اس سے بے "رغبت" کر۔ ایسا نہ ہو کہ دنیا مجھ پر تنگ ہو۔ اور میرے دل میں اس کی "رغبت" ہو (عبداللہ بن مسعودؓ)
- حسد کو چھوڑنے کی دوا ترک ہے۔ لیکن جو دنیا کی طرف "راغب" ہو اس کو حسد لازم ہے۔ (حضرت فرقد السنجیؒ)
- ایسے شخص کی صحبت کے لئے "رغبت" نہ ظاہر کرنا جو کہ تجھ سے پہلو تہی کرے ذلت نفس کا موجب ہے۔ (ارسطو)
- گوشہ نشینی اس کو لازم ہے جو دنیا سے بد "رغبت" ہو۔ اور جو دنیا میں دل کو لگاتے ہیں انھیں مفید نہیں۔ (داؤد طائیؒ)
- تمام لوگوں کو دیکھا کہ فضیلت کی تمنا ضرور رکھتے ہیں۔ مگر اس کو حاصل کرنے کے لئے کسی کو کم "راغب" پاتا ہوں۔ (جالینوس)
- گناہ مکروہ رکھنا بہتر ہے۔ اس بہت سی عبادت سے جس میں دل گناہ کی طرف "رغبت" رکھتا ہے۔ (وہیب ابن وردؒ)
- اپنی سرشت اور "رغبت" کے خلاف کام کرنے سے ناقص نتیجہ نکلتا ہے (ایلو سبٹینؒ)

راحت

- "راحت" چاہتے ہو تو شکوہ سے باز آجاؤ۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- محبوبیں کی کھالیں بھی دل کی طرح نرم ہوتی ہیں اور یادِ خدا سے ان کو "راحت" ہوتی ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- دروغ گو کو مروّت اور حاسد کو "راحت" نہیں۔ (امام جعفرؓ)
- غذا سے جسم کو اور قناعت سے روح کو "راحت" پہونچتی ہے۔ (امام جعفرؓ)
- مصیبت میں آرام اور "راحت" کی تلاش مصیبت کا احساس بڑھاتی ہے (امام جعفرؓ)
- مومن کے لئے دنیا ریاضت کا گھر اور آخرت "راحت" کا گھر ہے (غوث پاکؒ)
- زندگی کی فرصت بہت کم ہے۔ اور ہمیشہ کا عذاب یا "راحت" اسی پر مرتب ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- فقر کا قرار بیقراری میں اور "راحت" جراحت میں ہے۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- دعوت بہ نیت سنت اور فقیروں کی "راحت" کے لئے کرنی چاہئے نہ کہ بڑائی اور شہرت کے لئے۔ (امام غزالیؒ)
- دولت کے بھوکے کو کبھی حقیقی "راحت" نہیں مل سکتی۔ (معروف کرخی)
- حقیقی "راحت" کے جویا ہو تو نفس کی خواہشوں سے مخلصی حاصل کرو۔ (محمدؐ بن الفضلؒ)
- جسم کی "راحت" کم کھانا، روح کی راحت گناہ کا کم کرنا اور دل کی راحت اہتمام کم کرنا اور زبان کی راحت کم بولنا ہے۔ (ابن قرہ)
- میں نے اپنے نفس کے لئے "راحت" طلب کی تو میں نے اس کے بے فائدہ چیز کو چھوڑ دینے کے سوا کسی چیز کو اس کے لئے زیادہ "راحت" دینے والا نہ پایا۔ (بزرجمہر)

راستی

- "راستی" اور انصاف خداوند کریم کے نزدیک قربانی کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- "راست باز" آدمی سات بار گرتا ہے اور پھر اٹھتا ہے مگر شریر بلا میں گر کر پڑا رہتا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- ننانوے "راست بازوں" کی نسبت جو توبہ کی حاجت نہیں رکھتے ایک توبہ کرنے والے گنہ گار کی بابت آسمان پر زیادہ خوشی ہوگی۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- خدا تعالیٰ "راست باز" اور بدکار دونوں پر مینہ برساتا ہے اور اپنے سورج کو نیک و بد دونوں پر چمکاتا ہے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- تم "راستی" پر چلنے کی کوشش کرو۔ خدا تمہیں غیب سے رزق پہونچائے گا۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- خبردار! اپنے "راست بازی" کے کام آدمیوں کے سامنے دکھانے کے لئے نہ کرو ورنہ درگاہِ ایزدی میں تمہارے لئے کوئی اجر نہیں۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- مبارک ہیں وہ جو "راستی" کے سبب ستائے گئے ہیں۔ کیوں کہ آسمان کی بادشاہت انہی کی ہے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- جہاں رحم ہے وہاں "راستی" ہے۔ (بائبل مقدس)
- آدمی کی عبادت کو نہیں بلکہ اس کی "راست بازی" کو دیکھنا چاہیے (حضرت عمرؓ)
- جو کوئی "راستی" اور راست گوئی میں مشہور ہو گیا اگر وہ مصلحت کی بنا پر کسی وقت جھوٹ بھی بولے تو سچ سمجھا جاتا ہے۔ (مامون الرشید)
- ایسی "راستی" سے پرہیز کرو جو کسی کو فائدہ نہ پہونچائے اور لوگوں کا دل دکھائے۔ (مامون الرشید)

- جہاں تک ہو سکے لوگوں سے دور رہ تاکہ تو "راحت" پائے۔ (لقمان)
- حسنِ اخلاق سے زندگی "راحت" سے بسر ہوتی ہے۔ اس کو سب شعائر پر مقدم رکھو۔ (ارسطو)
- بے فکری "راحت" اور آرام کا بستر ہے۔ (خلیل جبران)
- بھلائی کرنا فرض نہیں "راحت" ہے کیوں کہ وہ تمہاری صحت اور سکھ میں اضافہ کرتی ہے۔ (زرتشت)
- حقیقی "راحت" کے متلاشی ہو تو دل کو نیک خیالات کا نشیمن بناؤ۔ (مہاتما بدھ)
- انسان کے لئے بس اتنا ہی جاننا کافی ہے کہ اس دنیا میں نیکی سے "راحت" مل سکتی ہے۔ اور کسی چیز سے نہیں۔ (پوپ)
- ضروریاتِ زندگی اور اسبابِ "راحت" ان ہر دو مدوں کا روزانہ علیحدہ علیحدہ خرچ لکھتے جاؤ چند روز میں بڑی اصلاح ہو جائے گی۔ (بارنم)
- انصاف میں ہی "راحت" ہے۔ (عرابی کہاوت)

رائے زنی

- کوئی "رائے" طلب کرے تو سچی بات کہو اور مخلصانہ مشورہ دو۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- خائف ہے وہ اچھی "رائے" جس کو قبول نہ کیا جائے۔ (حضرت عثمانؓ)
- ہر آدمی کی "رائے" اپنے ذاتی تجربہ کے مطابق ہوا کرتی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- دیر تک مشورہ کرنا مخبر کی "رائے" کا لنگا کھانا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- مشورہ دینے والے کی "رائے" سراسر خالص اور مشورہ لینے والے کی رائے ہوائے نفس سے مخلوط ہوتی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- بوڑھے کی "رائے" جوان کی قوت دزر سے زیادہ اچھی ہے۔ (حضرت علیؓ)

- ہمیشہ صاحبِ عقل سے " رائے " لیا کرو ۔ تاکہ ندامت اور ملامت سے محفوظ رہو۔
(حضرت علیؓ)
- راہِ ثواب " ترکِ رائے " سے نہیں ملتی ۔
(حضرت علیؓ)
- جب تک کہ تیری رائے " تیرے غصہ سے مغلوب اور تو متابعت شہوات کرتا ہے اپنے آپ کو انسان نہ سمجھ ۔
(بطلیموس)
- اس صاحبِ فضیلت پر جو " رائے صائب " نہ رکھتا ہو تاسف کرنا چاہیے کہ عنقریب اس کا کام تمام ہو جائے گا ۔
(اقلیدس)
- بہت سے نقصانات انسان کو اس وجہ سے پہونچتے ہیں کہ وہ لوگوں سے " رائے " نہیں لیتا ۔
(افلاطون)
- کسی شخص کی رائے " جو علم و معرفت میں تیرے مساوی ہو تیرے حق میں تیرے سے اچھی ہوگی ۔ کیوں کہ ہوائے نفس سے خالی ہوگی ۔
(افلاطون)
- اگر کوئی مشکل درپیش ہو تو دانایانِ مشکل کشائی " رائے " سے امداد طلب کر ۔
(ارسطو)
- ادائے فرض کو " رائے " عامہ سے بے نیاز ہونا چاہیے
(مہاتما گاندھی)
- کثرتِ " رائے " انصاف کا ہرگز ثبوت نہیں ۔
(شیلر)
- میں تو صرف ایک ہی طبقہ کی " رائے " کی پروا کرتا ہوں اور وہ طبقہ ہے کسانوں کا ۔
(نپولین)
- " رائے " لینا بُری بات نہیں ہے ۔ مگر اس مشورہ پر بلا غور و تامل کے عمل کرنا بڑی بات ہے ۔
(بیکن)
- وعظ کرتے وقت کوئی غلط " رائے " قائم کر دی جائے تو بعد میں تشریح کی جا سکتی ہے لیکن تحریر میں آ جائے تو انکار ممکن نہیں ۔
(فرینکلن)
- مشکل مسائل حل کرنے کے لیے " لگاتار غور و فکر اور صاحبِ عقل سے " رائے " لینی چاہیے ۔
(لبض)

- "راستی" سے نیکی کی حفاظت ہوتی ہے۔ (یحییٰ برکی)
- "راستی" اور محنت سے ہر شخص کمال حاصل کر لیتا ہے (سوامی سار شیلا نندجی)
- "راستی" کامیابی کی کنجی ہے۔ (راتا رنجا نجی)
- "راستی" انسان کی عمدہ ملکیت ہے۔ (سموئیل جانسن)
- جوانی کے وقت روپیہ بچاؤ۔ بڑھاپے میں خوب خرچ کرو تاکہ دین و دنیا میں "راست گار" ہو سکو۔ (فرینکلن)
- غریب آدمی کو دولت مند بننے کے لئے "راستی" اور دیانتداری سے بڑھ کر کوئی عمدہ ذریعہ نہیں۔ (فرینکلن)
- جو شخص اس دنیا میں خوشحالی کی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے اسے لازم ہے کہ وہ "راستی" پر رہے۔ (فرینکلن)
- مفلس و محتاج کا "راست باز" اور دیانتدار ہونا مشکل ہے۔ (فرینکلن)
- آپ خود کو "راست باز" بنانے کے بعد یقین کر لیں کہ دنیا میں ایک بے ایمان کی کمی ہو گئی۔ (کارلائل)
- انسانیت کی بقا کے لیے "راستی" درکار ہے۔ صرف دولت اس وصف کو پانے کے لئے کافی نہیں۔ (کوپر)
- عظمت صرف ایک فیصد ودیعت کی جاتی ہے اور ننانوے فی صد "راستی" اور محنت سے ملتی ہے۔ (عربی ادب)
- ضمیر صرف حق اور "راستی" کا دوسرا نام ہے۔ (فارسی ادب)
- "راستی" امانت ہے۔ (مشرقی ادب)
- دروغ گوئی "راستی" کی دشمن ہے۔ (جاپانی کہاوت)

روشنی

- بدن کا چراغ آنکھ ہے، پس اگر تیری آنکھ درست ہو تو تیرا سارا بدن "روشن" ہوگا اور تیری آنکھ تاریک ہے تو سارا بدن تاریک ہوگا (حضرت عیسیٰؑ)
- عالم بے عمل کی مثال ایسی ہے کہ جیسے اندھے نے چراغ اٹھایا ہو کہ لوگ اس سے "روشنی" حاصل کرتے ہیں اور وہ خود اندھیرے میں رہتا ہے (حضرت عیسیٰؑ)
- اگر آنکھیں "روشن" ہیں تو ہر روز روزِ محشر ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- غمِ دنیا دل کو تاریک اور غمِ عقبیٰ دل کو "روشن" کرتا ہے (حضرت عثمانؓ)
- سماجی عقل سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا اگر طبعی عقل نہ ہو، جیسے تاوقتیکہ بصارت نہ ہو سورج کی "روشنی" بے کار ہے۔ (حضرت علیؓ)
- علم سے دل کو "روشنی" ملتی ہے اور دولت سے دل تیرہ و تار ہو جاتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- واضح اور "روشن" ترین راستہ حق و صداقت کا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- اعمالِ صالحہ ایمان کو زیادہ نہیں بلکہ "روشن" کر دیتے ہیں (مجدد الف ثانیؒ)
- سب سے زیادہ "روشن" وہ دل ہے کہ اس میں خلق نہ ہو، سب سے زیادہ تاریک وہ دل ہے جس میں خُلق نہ ہو۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- دل کو "روشن" کرنا ہو تو غیر ضروری باتوں سے پرہیز کرو۔ (امام شافعیؒ)
- جس نے خدا کو پہچان لیا اس پر سب کچھ "روشن" ہو گیا (حضرت اویس قرنیؒ)
- میں نے چاند اور سورج سے "روشنی" طلب کی مگر اپنے دل کے نور سے زیادہ کوئی روشنی نہ ملی۔ (بزرجمہر)
- زیادہ رونے سے آنکھوں کی "روشنی" کم ہوتی ہے۔ (بقراط)

- چھ چیزیں آنکھوں کی "روشنی" کے لئے نقصان دہ ہیں۔ (۱) زیادہ گرم کھانا۔ (۲) گرم پانی سر پہ ڈالنا (۳) چشمۂ آفتاب کی طرف دیکھنا (۴) دشمن کا منہ دیکھنا (۵) کثرتِ گریہ یعنی زیادہ رونا اور نشہ آور چیزوں کا استعمال۔ (بقراط)
- "روشنی" بجھا دو، سب عورتیں ایک جیسی نظر آئیں گی۔ (نامعلوم)
- علم کثرتِ روایت سے نہیں بلکہ وہ تو ایک "روشنی" ہے جو اللہ تعالیٰ دل میں رکھ دیتا ہے۔ (امام مالکؒ)
- یہ "روشن" ظلم ہے کہ تم اپنے بھائی کا شر بیان کرو۔ (محمد بن سیرینؒ)
- دنیا میں مصیبت زدگان کی قبروں میں زیادہ "روشنی" ہے (ابراہیم تیمیؒ)
- علم کی باتیں سن کر جو ان پر عمل کرتا ہے اس کے دل میں علم کی "روشنی" ہوتی ہے۔ (ابو عثمان)
- انسانیت "روشنی" کا دریا ہے جو ازل کی وادیوں سے نکل کر ابد کی راہوں میں بہتی ہے۔ (خلیل جبران)
- "روشنی" مٹی اور پانی کے ساتھ پوری وابستگی رکھے بغیر جسم کی تعلیم و تربیت مکمل نہیں ہوتی۔ (ٹیگور)
- روشن دماغ کسی اور چیز کی "روشنی" کا محتاج نہیں ہوتا۔ (مہاتما بدھ)
- جو دل میں "روشنی" پیدا کرے وہی علم ہے (مہاتما گاندھی)
- بیرونی آنکھوں سے انسان موجودات کو دیکھ سکتا ہے۔ مگر تعلیم کی "روشنی" کے بغیر اس کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتا۔ (ہربرٹ سپنسر)
- جب تک دنیا میں جہالت کی تاریکی ہے۔ عالموں کے لئے دعوت ہے کہ اپنے علوم و فنون کی "روشنی" پھیلائیں اور جہالت و بے عملی دور کریں۔ (فرینکلن)
- میرے لئے زندگی موم بتی نہیں بلکہ ایک بہت بڑی "روشن" قندیل ہے۔ جو ایک لمحہ کے لئے میرے ہاتھ لگ گئی ہے۔ (برنارڈ شا)
- جس طرح ایک چھوٹے سے دیئے کی "روشنی" بہت دور تک پھیلتی ہے اسی

طرح اس بری دنیا میں بھلائی دور تک چمکتی ہے۔
(شکسپیئر)

- علم کی ٹھنڈی "روشنی" میں عشق کا پودا کبھی نہیں اُگ سکتا۔ (کانٹ)
- لکڑیاں ایک ایک جلاؤ تو دھواں دیتی ہیں اور اکٹھی جلاؤ تو "روشنی" پیدا کرتی ہیں۔
(کاوپر)
- بہت سے "روشن" خیال لوگوں کے پاس اس دنیا میں سو ڈالر بھی نہیں ہیں اور ان کی روشن خیالی کی بدولت ایسا ہونا بھی ممکن نہیں۔ (ایڈگرہاؤ)
- سچائی کی جہاں مشعل جلتی نظر آئے اس کی "روشنی" سے فائدہ اٹھاؤ یہ نہ دیکھو کہ مشعل بردار کون ہے۔
(عربی کہاوت)

ریاکاری

- اے "ریاکار" پہلے اپنی آنکھ میں سے تو شہتیر نکال، پھر اپنے بھائی کی آنکھ میں سے تنکے کو اچھی طرح دیکھ کر نکال سکے گا۔
(حضرت عیسیٰؑ)
- اے "ریاکارو! زمین و آسمان کی صورت میں تو تمہیں امتیاز کرنا آتا ہے لیکن اس زمانے کی بابت امتیاز کرنا کیوں نہیں آتا کہ واجب کیا ہے؟ (حضرت عیسیٰؑ)
- علم کی قوت جب حد سے بڑھ جائے تو "ریاکاری" پیدا کرتی ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- بہتر ہے کہ دنیا تم کو گنہگار جانے، بہ نسبت اس کے کہ تم خدا کے نزدیک "ریاکار" ہو۔
(حضرت عثمانؓ)
- تونگروں کے ساتھ عالموں اور زاہدوں کی دوستی "ریاکاری" ہے (حضرت عثمانؓ)
- جو دنیا کی "ریاکاری" سے ناآشنا ہے وہ جیتے جی مر چکا۔ اور قابلِ تعزیت ہو چکا۔
(حضرت علیؓ)
- سچا آدمی سچائی کی بدولت اس مرتبہ کو پہونچ جاتا ہے جیسے "ریاکار" مکر و حیلہ

سے نہیں پا سکتا۔ (حضرت علیؓ)

- "ریاکار" سے دوستی کرنا خود کو دھوکہ میں رکھنا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- تم گناہ کرتے ہو اور پھر بھی بے خوف رہتے ہو۔ یہی دراصل "ریاکاری" ہے۔ (غوث پاکؒ)
- اگر تم نے اللہ بھی زور سے کہا تو اس کی بھی باز پرس ہوگی کہ خالصاً کہا یا "ریا" سے۔ (غوث پاکؒ)
- جو کسی "ریاکار" کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھ لے۔ (حضرت فضیلؒ)
- واللہ فسق "ریاکاری" سے بہتر ہے کہ اس کی خرابی ظاہر ہے اور ریا کی پوشیدہ۔ (حضرت فضیلؒ)
- اے "ریاکار" تو مجھے جھوٹ سے فریب دے اور میں تجھے جھوٹ سے فریب دوں۔ (حضرت فضیلؒ)
- جو کچھ تو اللہ کے واسطے کرے وہ اخلاص ہے اور خلق کے واسطے وہ "ریا" ہے۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- حسد "ریا" اور عجب یہ تینوں چیزیں خباثتِ قلب کو ظاہر کرتی ہیں (امام غزالیؒ)
- "ریاکاری" گویا خدا کی نسبت لوگوں کو زیادہ عزیز رکھنے کا نام ہے (امام غزالیؒ)
- بغیر ادائے سنت کے امید شفاعت محض دھوکہ اور "ریا" ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- اے "ریاکار" تو نعمت کی حالت میں خدا کو محبوب سمجھتا ہے اور جب بلا آتی ہے تو بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- دنیا میں بے "ریا" طاعتِ شب کو ڈھونڈو گے تو پاؤ گے۔ (خواجہ ابواسحٰقؒ)
- جو شخص علانیہ گناہ کے باعث دوزخ میں جائے گا وہ "ریاکار" کی نسبت آرام میں ہوگا۔ (عبداللہ بن مبارکؒ)
- "ریاکاری" درحقیقت کفر کی سخت قسموں میں سے ہے۔ (شاہ عبدالعزیزؒ)
- جو شخص اپنے اعمال میں جادوگر سے زیادہ ہوشیار نہ ہو وہ ضرور "ریاکار"

ہو جائے گا۔

(فضیل بن عیاضؒ)

- آدمی جب تک لوگوں سے میل جول رکھے "ریا" سے بچ نہیں سکتا (فضیل بن عیاضؒ)
- جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ "ریاکار" کو کہے گا، جا اپنے اعمال کا بدلہ ان لوگوں سے لے جن کو دنیا میں تو دکھلاتا تھا۔ (فضیل بن عیاضؒ)
- جس نے محفل میں اپنے آپ کو برا بھلا کہا اس نے اپنی تعریف کی اور یہ "ریا" کی علامت ہے۔
(خواجہ حسن بصریؒ)
- عزت اور "ریاکاری" سے اعراض بہتر ہے۔ (گرونانک دیوجی)
- بد ریا "ایک چھوٹی چادر کے مانند ہے، اس سے سر چھپاؤ تو پیر ننگے ہو جائیں گے (سکاٹ)

راز

- اپنے کاموں میں "رازداری" کی مدد لو۔ (حضرت محمدؐ)
- کسی کا "راز" تلاش نہ کرو۔ اور معلوم ہو جائے تو فاش نہ کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- جو شخص اپنا "راز" پوشیدہ رکھتا ہے وہ گویا اپنی سلامتی کو اپنے قبضہ میں رکھتا ہے (حضرت عمرؓ)
- کسی کے ساتھ احسان کرو تو اسے "راز" میں رہنے دو۔ (حضرت علیؓ)
- جو شخص اپنے بھید محفوظ رکھنے سے عاجز ہوتا ہے وہ دوسروں کا "راز" محفوظ رکھنے سے نہایت عاجز ہوگا۔ (حضرت علیؓ)
- جو کام لوگوں کے سامنے کرنا مناسب نہیں اسے "راز" میں بھی نہ کرنا چاہیے۔
(حضرت علیؓ)
- دوست کے ساتھ تو مراعات ضرور کرنا لیکن "راز" کی بات کہنے میں جلدی نہ کرنا۔
(حضرت علیؓ)
- دائمی مغفرت ان کے لیے "رازِ بستہ" ہے جو دنیا کی عارضی مسرت کو

دیکھتے ہیں۔ (مجدد الف ثانیؒ)

- اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کر کے فرمایا کہ "راز" مجھ سے کہو اگر راز نہ کہو تو مجھ پر نظر رکھو۔ اگر یہ بھی نہ ہو تو حاجت مجھ سے طلب کرو۔ (سہل بن تستریؒ)
- کسی کے "راز" جاننے کی کوشش مت کرو۔ (حسان بن ثابتؓ)
- جس "راز" کو دشمن سے چھپانا چاہتا ہے اس کو دوست پر بھی ظاہر نہ کر۔ (فیثا غورث)
- وہ "راز" جو دشمن سے پوشیدہ رکھے دوست سے بھی پنہاں رکھ۔ ممکن ہے کہ یہ بھی کسی دن دشمن بن جائے۔ (لقمان)
- ضعیف ترین شخص وہ ہے جو کہ اپنے "راز" کو چھپانے سے عاجز ہو (افلاطون)
- دولت مند بننے کا "راز" صرف اتنی سی بات میں پنہاں ہے کہ انسان جس قدر کمائے اس سے کم خرچ کرے۔ (فرینکلن)
- ملازم سے اپنا "راز" کہنا اسے ملازم سے مالک بنا لینا ہے (ارسطو)
- زندگی کی کامیابی کا "راز" یہ ہے کہ پریشانیوں کے باوجود پریشان نہ ہوں۔ (مہابھارت)
- حقیقت کا "راز" وہی شخص سمجھ سکتا ہے جسے کسی سے حسد نہ ہو۔ (گیتا)
- میری زندگی میں کامیابی کا "راز" یہ ہے کہ میں ہمیشہ پندرہ منٹ پیشتر اپنے کام پر موجود ہوتا ہوں۔ (شیکسپیر)
- ایک عورت صرف ایک "راز" مخفی رکھ سکتی ہے۔ اور وہ ہے اس کی عمر کا راز۔ (مارکوئس)
- وہ شخص قابلِ اعتبار نہیں جو خود اپنا "رازدار" نہیں۔ (ہنری فورڈ)
- ہر شخص بذات خود دنیا کا ایک "راز" ہے۔ (جے سی پودس)
- ایسا کوئی بھی "راز" نہیں ہے جو کبھی نہ کبھی افشا نہ ہو۔ (لیوک)
- سکھ کا "راز" قربانی میں پنہاں ہے۔ (اینڈریو کارنیگی)

زندگی

- دُنیا کی "زندگی" تو فقط کھیل تماشہ ہے
(قرآن کریم)
- مال اور اولاد تو چند روزہ "زندگی" کے بناؤ سنگھار ہیں۔
(قرآن کریم)
- جو شخص نیک عمل کرے گا۔ اس کی "زندگی" دنیا و آخرت میں سرخرو ہوگی
(قرآن کریم)
- دُنیا کی مرغوب چیزیں تو "زندگی" کے چند روزہ فائدے ہیں۔ اور ہمیشہ کا ٹھکانا تو اللہ کے ہاں ہے
(قرآن کریم)
- اُس "زندگی" کو تم نہیں سمجھ سکتے جو ہم ہماری راہ میں مرنے والے کو عطا کرتے ہیں (قرآن کریم)
- نیکی سے "زندگی" بڑھتی ہے۔
(حضرت محمدؐ)
- جس نے لوگوں کی حاجت برآری کی، اُس نے گویا تمام "زندگی" خدا کی خدمت میں گذاری۔
(حضرت محمدؐ)
- کارہائے "زندگی" کو پائیدار سمجھ۔
(حضرت محمدؐ)
- اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ تمام لوگ ایک معتدل اور سادہ "زندگی" بسر کریں (حضرت محمدؐ)
- خُدا کا خوف عمر کو دراز کرتا ہے۔ لیکن شریروں کی "زندگی" گھٹائی جاتی ہے (حضرت سلیمانؑ)
- کجرو لوگوں کی راہ میں کانٹے اور پھندے ہیں۔ وہ جو اپنی "زندگی" کی نگہبانی کرتا ہے اُس سے دُور رہے گا۔
(حضرت سلیمانؑ)
- حلم اور خوف سے عزت اور "زندگی" ملتی ہے۔
(حضرت سلیمانؑ)
- دُنیا کی مال و دولت پر غرور مت کر، کیا خبر کہ اسی رات تیری "زندگی" تجھ سے طلب کر لی جائے۔
(حضرت عیسیٰؑ)
- اپنی "زندگی" میں اس بات کی فکر نہ کرو کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پئیں گے نہ اس کا کہ کیا پہنیں گے۔ ان تمام چیزوں کے مقابلے میں "زندگی" بڑھ کر ہے۔
(حضرت عیسیٰؑ)
- "زندگی" میں خوشی چاہتے ہو تو شکوہ و شکایت نہ کرو
(حضرت ابوبکرؓ)

- اُس دن پر رو جو "تمہاری زندگی" کا نکل گیا اور اس میں نیکی نہیں کی (حضرت ابو بکرؓ)
- ابدی "زندگی" کے لئے موت پر دلیل ہونا ضروری ہے (حضرت ابو بکرؓ)
- علم طلب کرنے سے اُس کی "زندگی" ہے۔ ورنہ مُردہ ہے۔ (حضرت ابو بکرؓ)
- میں نے اپنی "زندگی" پر ظلم کئے مگر اتنا ہے کہ مسلمان ہوں۔ (حضرت عمرؓ)
- جو اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی "زندگی" بھلا دیتا ہے (حضرت علیؓ)
- خدا کی اطاعت اپنی "زندگی" پر جبر کرنے کے بغیر حاصل نہیں ہوتی (حضرت علیؓ)
- انسان اس "زندگی" پر کس طرح خوش ہوتا ہے جو گھنٹوں کے گذرنے سے گھٹتی جاتی ہے (حضرت علیؓ)
- جو علم کو "زندگی" بخشتا ہے۔ اُسے کبھی موت نہیں ہو سکتی۔ (حضرت علیؓ)
- "زندگی" کے دروازے کو جب تک کھلا ہے غنیمت جانو۔ (غوث پاکؒ)
- جو شخص ہر آدمی کے ساتھ صحبت رکھتا ہے اس کی "زندگی" سلامت نہیں رہ سکتی (حضرت امام جعفرؒ)
- توکل یہ ہے کہ تم "زندگی" کو ایک دن کے لئے جانو اور کل کی فکر نہ کرو۔ (بایزید بسطامیؒ)
- "زندگی" کی فرصت بہت کم ہے اور ہمیشہ کا عذاب یا راحت اسی پر مرتب ہے (مجدد الف ثانیؒ)
- "زندگی" کا کیا بھروسہ؟ آدمی پانی کا بلبلا ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- بہتر شخص وہ ہے جو توبہ کی اُمید پر گناہ کرے۔ اور "زندگی" کی اُمید پر توبہ۔ (شفیق بلخیؒ)
- جو شخص "زندگی" کی بقا کو دوست رکھتا ہے اُسے چاہیئے کہ دل کو شدائد و مصائب کے تحمل کے لئے آمادہ رکھے۔ (بطلیموس)
- "زندگی" بغیر محنت کے معصیت اور بغیر عقل کے حیوانیت ہے۔ (بطلیموس)
- انسان کی "زندگی" دُنیا میں اُس شمع کی مانند ہے۔ جو ہوا میں رکھی گئی ہو۔ (بطلیموس)
- اگر لوگ انصاف کے ساتھ "زندگی" بسر کریں تو کسی ملک کو فوج کی ضرورت نہیں (کے خسرو)
- "زندگی" میں تین چیزیں نہایت سخت ہیں۔ خوفِ مرگ، شدتِ مرض اور ذلتِ قرض۔ (بو علی سینا)
- جس نے "زندگی" میں تیرے ساتھ نیکی نہ کی ہو۔ اس کی موت پر تیری آنکھ کو رونا نہیں چاہیئے (امام شافعیؒ)

- اپنی "زندگی" کو مصیبت و مشقت کا عادی بناؤ۔ (لقمانؑ)
- اُمید "زندگی" کا لنگر ہے۔ (لقمانؑ)
- "زندگی" موت سے بھی زیادہ سخت ہے۔ (سقراط)
- انسان کی "زندگی" مجسمہ کی طرح ہر زاویے سے خوبصورت ہونی چاہیئے۔ (سقراط)
- نیک انسان کو "زندگی" میں یا موت کے بعد کوئی ضرر نہیں پہونچتا۔ (سقراط)
- "زندگی" کا وقفہ نہایت قلیل ہے اگر مصیبت ہو تو کافی طویل ہے۔ (سقراط)
- حکمت والے بحرِ "زندگی" کے کنارے سلامتی و عافیت کے ساتھ بیٹھے رہتے ہیں اور جاہل اس میں غرق ہو جاتے ہیں۔ (سقراط)
- دوسروں کی تحریروں سے اپنی "زندگی" کی اصلاح و ترقی شروع کرو اس طرح تم زندگی کے ایسے مدارج و منازل بآسانی طے کر لو گے جن تک پہونچنا بڑی ہمت اور مردانگی کی بات ہے) (سقراط)
- عقلمند وہ ہے جو اپنی "زندگی" کو ضروری کاموں میں صرف کرے۔ (افلاطون)
- "زندگی" ہی موت کا باعث ہے۔ (افلاطون)
- دنیا کو چوروں کی کمین گاہ تصور کر کے ہوشیاری اور آگاہی کے ساتھ "زندگی" بسر کرنی چاہیئے
- "زندگی" جب تک نیک کاموں کا ذریعہ نہ ہو شائستہ نہیں کہی جا سکتی۔ (افلاطون)
- "زندگی" وہ جس میں تغیر نہ ہو۔ (ارسطو)
- حُسنِ اخلاق سے "زندگی" راحت اور آرام سے گذرتی ہے۔ (ارسطو)
- "زندگی" کی سب سے بڑی فتح نفس پر قابو پانا ہے۔ (ارسطو)
- جو شخص اتنی روزی حاصل کرنے پر قادر ہو جو اس کی "زندگی" کی گذران کے لئے ضروری ہو تو اس کو اس سے زیادہ کی طلب نہ کرنا چاہیئے۔ (ارسطو)
- صبر "زندگی" کے مقصد کا دروازہ کھولتا ہے (شیخ سعدیؒ)
- جس شخص پہ پیسے کا لالچ چھا گیا اس نے اپنی "زندگی" کے کھلیان کو ہوا میں اڑا دیا (شیخ سعدیؒ)
- میں ہی آگ ہوں۔ میں ہی کوڑا کرکٹ، میری آگ میرے کوڑے کو جلا کر بھسم کر دے۔ تو میں اچھی "زندگی" پاؤں گا۔ (خلیل جبران)

- خواہشات کی جدوجہد علامت ہے اس بات کی کہ "زندگی منظم ہونا چاہتی ہے۔ (خلیل جبران)
- آرزو نصف "زندگی" ہے۔
- "زندگی" بہت قیمتی ہوتی ہے۔ خواہ غریب ہی کی کیوں نہ ہو۔ (سلطان احمد شاہ)
- "زندگی" کی لَو دوسروں سے قرض نہیں لی جا سکتی۔ اسے خود اپنی روح کے اندر روشن کرنے کی ضرورت ہے۔ (علامہ اقبالؒ)
- "زندگی" کیا ہے ایک مفلس کی قبا۔ (فیض احمد فیض)
- "زندگی" کی کامیابی کا راز یہ ہے کہ پریشانیوں کے باوجود پریشان نہ ہو (مہاتما گاندھی)
- برداشت "زندگی" کا اصول ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- اگر ہماری "زندگی" میں صداقت ہے تو اس کا اثر لوگوں پر خود بخود پڑے گا۔ (مہاتما گاندھی)
- اس "زندگی" کو ختم کرنے کا ہمیں کوئی حق نہیں ہے جس کی ہم تخلیق نہ کر سکتے ہوں (مہاتما گاندھی)
- جو علم صرف دماغ میں رہ جاتا ہے اور دل میں داخل نہیں ہوتا وہ زندگی کے تجربات میں بے مصرف ثابت ہوتا ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- مذہب سے عاری "زندگی" نظریے سے عاری زندگی ہے اور نظریے سے عاری زندگی پتوار سے عاری کشتی ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- ہماری "زندگی" کی خواہشات ہماری زندگی کو قوس قزح کا رنگ دے دیتی ہے۔ (ٹیگور)
- "زندگی" دکھ ہے۔ اور موت تکان۔ (ٹیگور)
- "زندگی" ہمت سے ہے۔ (ٹیگور)
- موت سے نئی "زندگی" ملتی ہے۔ جو قوم مرنا نہیں جانتی وہ جینا بھی نہیں جانتی (پنڈت جواہر لال نہرو)
- "زندگی" کے ہر دور کو امتحان جان کر جو بسر اوقات کرتا ہے آخرت میں سرخرو ہوتا ہے۔ (سوامی رشید انند جی)
- نظر میں وسعتیں پیدا ہو جائیں تو مقاصدِ "زندگی" بھی بلند ہو جاتے ہیں۔ (سوامی رشید انند جی)
- جو لوگ مسلسل "زندگی" کو محنت اور مشقت کا عادی بناتے ہیں سکھی رہتے ہیں (سوامی رشید انند جی)

- چاہے جتنے برس جیو، لیکن یاد رکھو کہ "زندگی" کے پہلے بیس سال سب سے قیمتی ہیں (سوامی دِکانند جی)
- ہماری "زندگی" لینے کے لئے نہیں دینے کے لئے ہے۔ (سوامی دِویکانند جی)
- جو صرف اپنے لئے جیتا ہے وہ مُردے کے برابر ہے۔ (سوامی دِویکانند جی)
- انسان کی "زندگی" تجربے کی مذہبی کتاب ہے۔ (ونوبا جی)
- خدمت ہی "زندگی" کا اوّلین مقصد ہے۔ (شوانند جی)
- "زندگی" کی کامیابی کی کنجی محنت اور دیانتداری وسچائی پر ہے۔ (ماتا ریحانہ جی)
- دو دن کی "زندگی" پر نہ اتراؤ (تلسی داس)
- "زندگی" کا ایک لمحہ سونے کے کروڑ سکّے دینے پر بھی نہیں ملتا۔ (چانکیہ)
- فلسفہ کا مقصد "زندگی" کی تشریح کرنا نہیں، اُسے بدلنا ہے۔ (رادھا کرشنن)
- دشمنی کا خاتمہ دشمن کی "زندگی" کے ساتھ ہی ہو جاتا ہے۔ (پریم چند)
- میرے لئے "زندگی" موم بتی نہیں، ایک بہت بڑی قندیل ہے۔ جو ایک لمحہ کے لئے میرے ہاتھ لگ گئی ہے۔ (برنارڈ شا)
- ہوٹل کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہاں خانگی "زندگی" سے پناہ ملتی ہے۔ (برنارڈ شا)
- "زندگی" میں جہاں کہیں مجھے ذہین و ذکی لوگوں سے ملاقات کا اتفاق ہوا ہے اس میں یہ خصوصیت ضرور پائی ہے کہ وہ عوام سے اسی کی سطح پر اُتر کر ملتا ہے (برنارڈ شا)
- اگر "زندگی" کے باغ سے غم کے کانٹے چن لئے جائیں اور وہ سراپا گلدستہ مسرت بن جائے تو ایسی زندگی دوزخ سے بھی بدتر ہوگی۔ (برنارڈ شا)
- "زندگی" ایک مرض ہے۔ دو شخصوں میں جو فرق ہے وہ صرف مرض کے درجے کا ہی ہے۔ (برنارڈ شا)
- "زندگی" ایک ایسے شعلے کی مانند ہے جو ہمیشہ جلتا رہتا ہے۔ ہر بچّے کی پیدائش اس گھٹتی ہوئی حرارت کو بحال کرتی رہتی ہے۔ (برنارڈ شا)
- اگر کوئی فراغت اور سنجیدگی سے "زندگی" گزارنا چاہتا ہے تو اسے چاہیئے۔ اپنا خرچ اپنی آمدنی سے نصف رکھے۔ (بیکن)

- "زندگی" میں کامیابی کے لئے پہلی ضروری شرط یہ ہے کہ حیوانات کی طرح حلیم اور صابر و محنت کش بن جاؤ۔ (ہربرٹ سپنسر)
- "زندگی" میں کوئی دن ایسا نہ گذرے جس میں تم اپنے آپ میں کوئی بہتری پیدا نہ کر سکو (ہربرٹ سپنسر)
- وہ وقت انسانی "زندگی" میں ہرگز محسوب نہیں ہو سکتا جو لہو و لعب اور بے ہودہ اشغال میں صرف کیا جاتا ہے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- کاروباری "زندگی" میں زیادہ تر احمقوں سے کام پڑتا ہے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- اگر اپنی گذشتہ "زندگی" پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ اس میں اس قسم کے سنہری موقع کثرت سے آئے ہیں جن کو ہم نے خود کھو دیا ہے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- "زندگی" کی ٹھوکریں تعلیم دیتی ہیں۔ (ہربرٹ سپنسر)
- "زندگی" کیا ہے؟ صرف وقت! پس اگر ہم اس کو ضائع کرتے ہیں۔ تو گویا زندگی برباد کرتے ہیں۔ (ہربرٹ سپنسر)
- معلومات اور تجربات حاصل کرنے کے لئے ہر دم کوشاں رہو کہ اس کے بغیر انسانی "زندگی" کا جہاز ساحل مقصود تک نہیں پہونچ سکتا۔ (ہربرٹ سپنسر)
- انسانی "زندگی" چند روزہ ہے لیکن اس کی ذمہ داری کئی حصہ زیادہ ہے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- جس میں کوئی امتیازی خصوصیت نہیں اس کو "زندگی" کا کوئی استحقاق نہیں (ہربرٹ سپنسر)
- صرف خیالی قوت کی بدولت انسان اپنی "زندگی" خوشی سے بسر کر سکتا ہے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- "زندگی" کی ٹھوکریں اعلیٰ ذریعۂ تعلیم ہیں۔ (ہربرٹ سپنسر)
- حیوان موجودہ حالت میں "زندگی" بسر کرتے ہیں۔ مگر انسان زبان دانی کی بدولت آگے پیچھے دیکھتے ہوئے شرف انسانیت سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ (ہربرٹ سپنسر)
- جو شخص اپنی "زندگی" کو باقاعدہ اور عمدگی سے بسر کرتا ہے وہ پھل دار درخت کی مانند ہو جاتا ہے۔ ورنہ خار دار جھاڑی۔ (فرینکلن)
- جو شخص اس دنیا میں خوشحالی سے "زندگی" بسر کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ نیک نیتی کا مظاہرہ کرے۔ (فرینکلن)

- "زندگی" اور صحت تھوڑی آمدنی پر بھی قائم رکھی جا سکتی ہے (فرینکلن)
- "زندگی" کا اصل مقصد خدائی حکومت کا قیام ہے اور یہ جبھی ممکن ہے کہ ہم میں سے ہر شخص سچائی اور دیانتداری اختیار کرے۔ (ٹالسٹائی)
- اعتماد ہی "زندگی" کی متحرک قوت ہے۔ (ٹالسٹائی)
- ہر انسان کی "زندگی" کا ایک خاص مقصد ہے۔ (لانگ فیلو)
- نشاط و انبساط اور اندوہ و کلفت "زندگی" کی اصلی غرض و غایت نہیں اس کا انتہائے مقصود تو یہ ہے کہ ہم ہمیشہ سرگرم عمل رہیں، تاکہ مستقل روز بروز بہتری ہوتا جائے (لانگ فیلو)
- تعلیم "زندگی" بسر کرنا سکھاتی ہے۔ (ایڈنر)
- محبت کا ایک گھنٹہ سو برس کی بے محبت "زندگی" سے بہتر ہے (شیلے)
- ہماری چند روزہ "زندگی" کا وہ حصہ جو دُنیا کی چہل پہل سے علیٰحدہ صرف ہوتا ہے بصیرت کے نئے نئے باب ہماری چشم بینا کے سامنے کھول دیتا ہے۔ (شکسپیر)
- "زندگی" میں میری کامیابی کا راز یہ ہے کہ میں ہمیشہ پندرہ منٹ پیشتر اپنے کام پر موجود ہوجاتا ہوں) (شکسپیر)
- تمام لوازمات "زندگی" سے ہر کوئی لطف اندوز نہیں ہوتا۔ (شکسپیر)
- میرا خیال ہے کہ ہم اجنبیوں کی حیثیت سے "زندگی" بسر کرتے ہیں۔ (شکسپیر)
- ندامت دل کا درد ہے اور پاک و صاف "زندگی" کا طلوع (شکسپیر)
- "زندگی" ہر شخص کو عزیز ہے۔ لیکن بہادر انسان کے لیے عزت "زندگی" سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ (شکسپیر)
- فکر انسان کی "زندگی" کی دشمن ہے۔ (شکسپیر)
- "زندگی" کی راہ طے کرتے ہوئے یا تو فطرت کی کل آوازوں کو نغمہ میں ڈھال لو یا پھر اس کی شفقت و ہمدردی کو ٹھکرا کر ایک خوفناک خموشی میں تبدیل کرلو۔ (رسکن)
- ہمارا رجحان ہماری "زندگی" کی کسوٹی ہے اور ہماری انسانیت کی پہچان (رسکن)
- اُمیدوں کے سہارے "زندگی" گذارنا خود کو دھوکہ دینا ہے (سینکا)

- بڑھاپا "زندگی" کی مسرتوں کو کم نہیں، لیکن زندگی کی ہوس کو زیادہ کرتا ہے (گولڈسمتھ)
- تمہیں اپنی "زندگی" کا سفر اکیلے ہی طے کرنا ہے۔ کسی ہمراہ کی امید پر بھروسہ نہ رکھو (ڈاٹسن)
- ضروریاتِ "زندگی" اور اسباب راحت ان ہر دو مدوں کا روزانہ علیحدہ علیحدہ خرچ لکھے جاؤ چند روز میں بڑی اصلاح ہو جائے گی۔ (بارنم)
- انسان کی سب سے بڑی خوش قسمتی اور اس کی "زندگی" کا سب سے بڑا انعام یہ ہے کہ وہ کسی خاص کام کا رجحان لے کر پیدا ہوا ہے۔ (ایمرسن)
- "زندگی" میں قسمت کا بہت دخل ہے۔ (ایمرسن)
- انسان اپنی "زندگی" کو کیوں ایسا کم بخت بنائے جس کی وجہ سے مرنا جینے سے بہتر معلوم ہو (سولن)
- ضروریاتِ "زندگی" کی نایابی اور گرانی کا سبب یہ ہے کہ ماضی کی تعیشات حال کی ضروریات کا روپ دھار لیتے ہیں۔ (بیراجیاڈ)
- عورت سے بے نیاز ہو کر "زندگی" بسر کرنے کا عزم ایک شدید ترین جرم ہے (ٹیلر)
- قلم کا زخم بے حد گہرا ہوتا ہے۔ یہ زندوں کو موت کی نیند سُلا سکتا ہے اور مُردوں کو "زندگی" بخش سکتا ہے۔ (بٹلر)
- جو کچھ میں نے کہا یا لکھا ہے اگر اُس سے لوگوں کا دل خوش ہو گیا ہے تو میری زندگی کا مقصد پورا ہو گیا۔ (ایلاولکاکس)
- دنیا میں ایسے بھی لوگ ہیں جن کے قصرِ "حیات" کے بام و در شکستہ ہو چکے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کی خوبصورتی میں فرق نہیں آیا۔ (ذارمن ڈوگلس)
- کامیاب ناشر مردہ ادب میں "زندگی" کی رُوح پھونک دیتا ہے (پرلی سمتھ)
- جس شخص کی "زندگی" کا نصب العین ملک و قوم کی خدمت ہوتا ہے۔ اسے شرف آباء کی چنداں ضرورت نہیں۔ (والٹیر)
- کہیں ایسا نہ ہو کہ "زندگی" کی اچھی چیزیں، زندگی کی سب سے اچھی چیزوں کو تباہ کر دیں۔ (والٹیر)

- جو شخص صرف عقلمند ہی ہے قابلِ رحم حالت میں "زندگی" بسر کرتا ہے۔ (والٹیئر)
- اگر ہم خود پسندی اور ثنائے خود بزبانِ خود" کا سہارا نہ لیں۔ تو ہم "زندگی" کے لطف سے بے بہرہ رہیں۔ (والٹیئر)
- میرے کاروباری مشاغل اتنے پریشان کن ہیں کہ بعض اوقات میں "زندگی" پر موت کو ترجیح دیتا ہوں۔ (آسکر وائلڈ)
- اگر تم چاہو تو خیالات بدل کر اپنی "زندگی" بہتر بنا سکتے ہو۔ (آسکر وائلڈ)
- بعض لوگ اپنی ابتدائی "زندگی" عمر کے آخری حصے کو ناخوشگوار بنانے میں صرف کرتے ہیں۔ (آسکر وائلڈ)
- ہم میں سے اکثر لوگوں کے نزدیک حقیقی "زندگی" وہ ہے جسے ہم خود بسر نہیں کرتے (آسکر وائلڈ)
- عورت کے ساتھ "زندگی" بسر کرنا مشکل ہے۔ مگر اس کے بغیر بھی "زندگی" بسر ہونا اس سے بھی زیادہ مشکل ہے۔ (آسکر وائلڈ)
- "زندگی" میں طاقت کی کمی دنیا کے بہت سے آلام و مصائب، جرموں، اور ناکامیوں کا سبب ہے۔ (ڈاکٹر وارڈن)
- خوف یا شک کے پاس انگیز خیالات "زندگی" میں زہر کا کام کرتے ہیں۔ (ڈاکٹر وارڈن)
- "زندگی" میں انسان کسی سے اتنا دھوکہ نہیں کھاتا۔ جتنا کہ خود سے کھاتا ہے (ڈگریوِل)
- آزادی کی "زندگی" ہماری زندگی ہے (نپولین ہل)
- "زندگی" میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے یہ لازمی ہے کہ انسان کا کوئی مقصدِ حیات ہو (نپولین ہل)
- ہماری "زندگی" میں خدا کا تصور ہمارے لئے ہر طرح فلاح و بہبود اور تسلی و ذہنی سہارے کا موجب ہے (پروفیسر پیٹر)
- [illegible] (جیمس ایلن)
- میں اس طرح "زندگی" گزارتا ہوں۔ جیسے آج کا دن میری زندگی کا پہلا دن ہے اور یہی آخری دن بھی ہے۔ (فلپس)
- "زندگی" کے ہر شعبہ میں وہ لوگ ناشاد و نامراد ہیں جو کوئی فیصلہ کرنے میں تاخیر سے کام لیں (ڈگلس لرٹن)

- ہماری "زندگی" اس پنڈولم کے مانند ہے۔ جو کہ آنسوؤں اور قہقہوں کے بین بین جھولتا رہتا ہے۔ (ہائین)
- شادی ضرور کیجئے، خوش قسمتی سے آپ کو اچھی بیوی مل گئی تو "زندگی" پُرلطف ہو جائیگی۔ (سڈنی سمتھ)
- اعتماد کے بغیر "زندگی" ناممکن ہے۔ (بلنگز)
- میری تمام دلچسپیاں مستقبل سے وابستہ ہیں، کیونکہ میں نے اپنی "زندگی" کا باقی حصہ مستقبل ہی میں بسر کرنا ہے۔ (کیٹرنگ)
- کاہل کو نہ صرف یہ کہ "زندگی" میں شہرت نصیب نہیں ہوتی بلکہ لوازمات زندگی بھی میسّر نہیں ہوتے۔ (کیٹرنگ)
- قانون دانوں کے بغیر نہ تو آپ "زندگی" گزار سکتے ہیں اور نہ مر سکتے ہیں۔ (جوزف)
- "زندگی" ایک غیر ملکی زبان ہے جس کا تلفظ ہر کوئی غلط ادا کرتا ہے۔ (کرسٹوفا مار)
- اگر کامیاب لوگ "زندگی" سے محفوظ ہونے میں بھی کامیاب ہوتے تو لوگوں میں کامیابی حاصل کرنے کا جذبہ بہت بڑھ جاتا۔ (واشنگٹن)
- انسانی "زندگی" میں قسمت کا بہت عمل و دخل ہے۔ جو شخص خود کو حوادثِ زمانہ سے محفوظ سمجھتا ہے وہ خوابوں کی دنیا میں زندگی بسر کر رہا ہے۔ (واشنگٹن)
- ڈاکو کو یا تو آپ کی "زندگی" کی ضرورت ہو گی یا دولت کی بعورت کو دونوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ (میری مانیگو)
- زوال کا خسارہ تو انھیں لاحق ہوتا ہے جو "زندگی" میں کبھی [illegible] بھی رہے ہوں۔ (ابن [illegible])
- دولت کی ناجائز اور غلط تقسیم نے انسانی "زندگی" پر بہت ہی برا اور مضر اثر ڈالا ہے (کوشلم)
- انسانی "زندگی" کی ضروریات کے سامان کی فراوانی کے باوجود دنیا میں اس قدر افلاس تنگدستی، جہالت اور جرائم موجود ہیں کہ یہ تمام آفات سرمایہ داری کا نتیجہ ہیں (جارج ہیرن)
- جب انسان مساوی طریق پر پیدا ہوتے ہیں اور مرنے کے بعد بھی مساوی ہو جاتے ہیں، تو پھر

کوئی وجہ نہیں کہ درمیانی وقفہ یعنی "زندگی" کے دن بھی سادیانہ طریق پر کیوں نہ گذاریں

- "زندگی" ایک پھول ہے اور محبت اس کا شہد۔ (وکٹر ہیوگو)
- "زندگی" کسی کو دائمی جائداد کی حیثیت سے نہیں ملی وہ تو صرف تجربہ کیلئے ہے (ولکر پٹس)
- "زندگی" کیا ہے؟ ہمارے ساتھ کیا گیا ایک مذاق۔ (ادسو)
- جس خدا نے ہمیں "زندگی" دی ہے۔ اس نے اسی وقت ہمیں آزادی بھی دی ہے (جیفرسن)
- محبت کے بغیر "زندگی" ہیچ ہے۔ (ولیم مورس)
- بغیر کسی سے مقابلہ یا موازنہ کئے اپنی زندگی بسر کرو یہی اعلیٰ اطمینان کی علامت ہے (کراڈ ویسٹ)
- صرف انسان ہی روتا ہوا پیدا ہوتا ہے۔ شکائتیں کرتا ہوا "زندہ" رہتا ہے۔ اور ناکام رہتا ہے۔ (والٹر مثیل)
- تعلیم "زندگی" کے مختلف حالات کو سنبھالنے کی خوبی کا نام ہے (جان ڈی ہبن)
- خود اعتمادی، خود شناسائی اور خود ضبطی صرف یہ تین چیزیں انسانی "زندگی" کو کامل بناتی ہیں۔ (ٹینی سن)
- میں "زندگی" اور خوش خلقی دونوں کا خواہشمند ہوں۔ لیکن اگر یہ دونوں مجھے ایک ساتھ نہیں مل سکتیں۔ تو میں زندگی پر خوش خلقی کو ترجیح دوں گا۔ (منیٹس)
- "زندگی" میں اگر ایک دوست مل گیا تو بہت ہے۔ دو مل گئے تو بہت زیادہ ہیں تین تو مل ہی نہیں سکتے۔ (ہنری آدمس)
- "زندگی" کے دشوار گذار راستے عورت کی رفاقت کے بغیر طے نہیں ہو سکتے۔ (گوبکی)
- کیا تم نے کبھی ایسے آدمی کا نام سُنا ہے جس نے "زندگی بھر پوری تندہی سے کسی چیز کے حصول کی کوشش کی ہو اور اُسے کسی حد تک وہ چیز نہ ملی ہو؟ (تھورو)
- تاریخ کے مادی نظریئے کی رو سے حقیقی "زندگی" میں فیصلہ کن عنصر پیداوار اور اس کی تکرار ہے (انیگلز)
- اپنی "زندگی" کا ایک نصب العین مقرر کرو۔ اور پھر اپنی تمام ترجسمانی اور روحانی طاقت اس میں لگا دو۔ (کارلائل)
- انسان کیلئے "زندگی" میں کامیابی کا راز ہر آنے والے موقع کیلئے تیار رہنا ہے۔ (ڈزرائیلی)

زبان

- اللہ تعالیٰ بدگو "زبان" کو بہت بُرا سمجھتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- کوئی تمہارے ہاتھ اور "زبان" سے ایذا نہ پائے۔ (حضرت محمدؐ)
- سب اعضاء "زبان" سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمارا خیال کر کے خدا سے ڈر۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر "زبان" سیدھی تو تمام اعضاء سیدھے، اگر زبان ٹیڑھی تو تمام اعضاء ٹیڑھے۔ (حضرت محمدؐ)
- جس شخص نے اپنی "زبان" اور شرم گاہ کو قابو میں رکھا، اس کے واسطے میں جنّت کا ضامن ہوں۔ (حضرت محمدؐ)
- تجارت کیا ہے؟ اپنی "زبان" کو بند رکھنا۔ اپنے گھر میں قیام رکھنا اور گناہوں پر نادم ہونا۔ (حضرت محمدؐ)
- مجھے اپنی امت میں زیادہ خوف منافق اور "زبان" دراز کا ہے (حضرت محمدؐ)
- مومن کی "زبان" دل سے پیچھے رہتی ہے یعنی جب بولنا چاہتا ہے تو دل میں سوچ لیتا ہے اور پھر زبان سے بولتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "بدزبانی" دوزخ کی راہ دکھاتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جس کی "زبان" سے پڑوسی ایذا پائے وہ دوزخ میں جائیں گے (حضرت محمدؐ)
- "بے زبانوں" کو تکلیف مت پہونچاؤ۔ (حضرت محمدؐ)
- جھوٹی "زبان" خدا کو ناپسند ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- وہ جس کے دل میں بُرائی ہے بھلائی نہ پائے گا اور جس کی "زبان" میں نکتہ چینی ہے وہ آفت میں گھرے گا۔ (حضرت سلیمانؑ)
- عقلمند وہ ہے جو اپنی "زبان" کو زیادہ چلنے سے روکے (حضرت سلیمانؑ)

- "زبان" کو شکوہ سے روکو، خوشی کی زندگانی عطا ہوگی۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- دنیا جس کا سرمایہ ہے اس کے دین کا نقصان بیان کرنے سے "زبانیں" عاجز ہیں۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- میری "زبان" نے مجھے بہت جگہ پھنسایا ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- بہتر صومعہ مرد مسلمان کا اس کا گھر ہے جو روکتا ہے اس کی زبان "شرمگاہ" اور نظر کو۔ (حضرت عثمانؓ)
- جب "زبان" اصلاح پذیر ہو جاتی ہے تو دل بھی صالح ہو جاتا ہے (حضرت عثمانؓ)
- "زبان" کی لغزش قدموں کی لغزش سے بھی زیادہ خطرناک ہے (حضرت عثمانؓ)
- جو شخص التجائے نگاہ کو نہیں سمجھ سکتا اس کے سامنے اپنی "زبان" کو شرمندہ نہ کرو۔ (حضرت عثمانؓ)
- آدمی کی قابلیت "زبان" کے نیچے پوشیدہ ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جب تک کوئی بات تیرے منہ میں بند ہے تب تک تو اس کا مالک ہے اور جب "زبان" سے نکال چکے تو وہ تیری مالک ہو چکی۔ (حضرت علیؓ)
- احمق کی عقل اس کی "زبان" کے پیچھے اور عقل مند کی زبان اس کے عقل کے پیچھے ہوتی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جس شخص کی "زبان" اس پر حکمراں ہو تو وہی اس کی ہلاکت کا فیصلہ کرتی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- "زبان" کو قابو میں رکھو، یہ ایسا ناوک ہے جس کا نشانہ اکثر غلط ہی ہوتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جو شخص اپنی "زبان" کو قابو میں نہیں رکھتا وہ اکثر پشیمان ہوتا ہے (امام جعفرؒ)
- عاقل پہلے قلب سے پوچھتا اور پھر "زبان" سے بولتا ہے۔ (غوث پاکؒ)
- غیر ضروری بات کے جواب دینے سے بھی "زبان" کو بند رکھو۔ (غوث پاکؒ)
- یہ مفید نہیں کہ "زبان" تو ماہر ہو اور قلب نادان۔ (غوث پاکؒ)

- ذکر جب قلب میں جگہ پکڑ جاتا ہے تو بندے کا اللہ کو یاد رکھنا دائمی بن جاتا ہے۔ گرچہ اس کی زبان "بند ہو۔ (غوث پاکؒ)
- " زبانی" استغفار کرنا بغیر اس کے گناہوں سے طبیعت اکھڑ جائے جھوٹوں کی توبہ ہے۔ (حضرت فضیلؒ)
- " زبان" نرم ترین عضو بے استخوان ہے، اگر گفتار بھی نرم ہو تو زبان ہے ورنہ زیان ہے۔ (امام غزالیؒ)
- صبح سویرے اٹھنا چاہئے اور سب سے پیشتر جو خیال دل میں آئے یا جو بات " زبان" سے نکلے وہ خدائے پاک کا ذکر ہونا چاہئے۔ (امام غزالیؒ)
- سب سے بڑی دولت " زبان" ذاکر، دل شاکر اور زبان فرمانبردار ہے۔ (امام غزالیؒ)
- عقل مند شخص وہ ہے جو کہ اپنی " زبان" کو دوسروں کی مذمت سے بچائے۔ (جالینوس)
- حیوانات پر بیشتر آفات بے زبانی کی وجہ سے لاحق ہوتی ہیں اور انسان کے لئے بلا کا نزول " زبان" کے باعث۔ (فیثا غورثؒ)
- تمام اعضائے جسمانی میں " زبان" سب سے زیادہ نافرمان ہے (فیثا غورثؒ)
- حکمت ایک درخت ہے جو کہ دل سے اُگتا اور " زبان" سے پھل دیتا ہے (لطلیموس)
- " زبان" ہمیں اس لئے عطا کی گئی تھی کہ ہم ایک دوسرے سے خوش آئند باتوں کا تبادلہ کر سکیں۔ (لودی)
- نمونہ بہت بڑا معلم ہے اگرچہ " بے زبان" ہے (لطلیموس)
- اپنی " زبان" سے اپنی تعریف کرنا اپنی طرف سے لوگوں کا خیال خراب کرنا ہے۔ (مامون الرشیدؒ)
- کوئی چیز " زبان" سے بڑھ کر ضرر نہیں پہونچا سکتی۔ (بزرجمہر)
- وہ بُرا الکلام جو حق بات کو طلب کرنے والے کی " زبان" سے نکلتی ہے اس سے زیادہ کوئی موثر نہیں۔ (بزرجمہر)

- دنیا کی مصیبتوں کا بڑا حصّہ "زبان" کا پیدا کردہ ہے اور اس کے ماخذ طعام اور کلام ہیں۔ (بزرجمہر)
- شیریں "زبان" دنیا کی بہترین چیز ہے۔ (بوعلی سینا)
- خاموشی کو اپنا شعار بناؤ تاکہ "زبان" کے شر سے محفوظ رہ سکو۔ (لقمان)
- ہر مجلس میں "زبان" کی حفاظت کرو۔ (لقمان)
- قلم ہاتھ کی "زبان" ہے اور تحریر خاموش آواز۔ (سقراط)
- بات کو دیر تک سوچو پھر "زبان" سے نکالو۔ اس کے بعد عمل کرو۔ (افلاطون)
- ہماری اس طرح گذرتی ہے نہ نعمتِ حق کھانے میں اور "زبان" شکایت کرنے میں۔ (شیخ سعدیؒ)
- جو بات خلوصِ دل سے خالی ہو کر "زبان" پر آئے، اس کی مثال کوڑے کرکٹ کے سبزے کی سی ہے۔ (مولانا رومیؒ)
- اگر "زبان" کو آگ جلا دے تو میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ ایک چیز جو واقع ہوگئی ہو اس کو کہو کہ ایسا کیوں ہوا؟۔ (عبداللہ بن مسعودؓ)
- میری "زبان" درندہ ہے، اگر چھوڑ دوں تو مجھے چٹ کر جائے (حضرت طاؤسؒ)
- جس نے اللہ کا شکر سوائے دیگر اعضاء کے صرف "زبان" سے ادا کیا اس کا شکر کم ہے۔ (بشر حافیؒ)
- انسان پر تعجب ہے کہ کراماً کاتبین اس کے پاس ہیں، ان کی "زبان" ان کا قلم ہے اور اس کا لعابِ دہن اس کی سیاہی، پھر وہ بے ہودہ باتیں کرتا ہے۔ (خواجہ حسن بصریؒ)
- "زبان" سے سر کی حفاظت ہو سکتی ہے۔ (خواجہ حسن بصریؒ)
- جب دل اور "زبان" ایک ہو کر کوئی چیز مانگتے ہیں تو اس دعا کا جواب ضرور ملتا ہے۔ (رام کرشن پرم ہنس)
- "زبان" انسان کی عقل کے سہارے چلتی ہے۔ (مہاتما گاندھی)

- بدگوئی، بدکلامی اور بکواس یہ "زبان" کے گناہ ہیں۔ (مہاتما بدھ)
- اپنی توہین و تذلیل اپنی "زبان" سے کبھی نہ کیجیئے۔ اس موضوع پر بولنے کا حق آپ کے دوست ادا کریں گے۔ (ٹیلی رنڈ)
- پیروں کی لغزش کے بعد سنبھلا جا سکتا ہے لیکن "زبان" کی لغزش کے بعد سنبھلنا مشکل ہے۔ (فرینکلن)
- جو شخص ایسے ملک میں سفر کرتا ہے جس کی "زبان" سے وہ ناآشنا ہے وہ گویا ایک مدرسہ کو جاتا ہے نہ کر سیر کو۔ (بیکن)
- عورت کی "زبان" اس کی تلوار ہے اور وہ کبھی اسے زنگ آلود ہونے نہیں دیتی۔ (بیکن)
- ہم محسوس کرتے ہیں کہ بے زبان درخت کی بھی "زبان" ہے۔ (شکسپیر)
- اگر میری "زبان" سے نکلے ہوئے ایک لفظ نے میرے دوست یا دشمن کے دل کو کسی طرح تسکین بخشی ہے تو میرے لئے یہ دنیا بھر کی تمام نعمتوں سے افضل ہے۔ (ایلاولکاکس)
- کسی مفکر کی "زبان" سے نکلی ہوئی بات کبھی مہمل ہوتی ہے تو کبھی مضحکہ خیز۔ (گولڈسمتھ)
- اگر قانون کی "زبان" ہوتی تو وہ سب سے پہلے قانون دانوں کی شکایت کرتا۔ (لارڈ ہیلی فیکس)
- آپ بولتے وقت یہ نہ سمجھے کہ ہر مسئلہ کی عمارت چرب "زبانی" کی بنیاد پر نہیں بلکہ قانون پر کھڑی ہوتی ہے۔ (جوزف)
- زندگی ایک غیر ملکی "زبان" ہے جس کا تلفظ ہر کوئی غلط ادا کرتا ہے (کرسٹو فارلو)
- تیز "زبانی" ایک ایسا حربہ ہے جو استعمال سے گھس کر اور بھی تیز ہو جاتا ہے (ہاسکنز)
- مجھے جتنی نفرت جہنم کے پھاٹکوں سے ہے اتنی ہی اس شخص سے ہے جو دل میں ایک بات رکھ کر "زبان" پر دوسری لاتا ہے۔ (ہومر)

- مسکراہٹ محبت کی " زبان " ہے۔ (ہومر)
- ہمدردی وہ عالم گیر " زبان " ہے جسے جانور بھی سمجھ لیتے ہیں۔ (جیمس ایلن)
- " زبان " خیالات کا لباس ہے۔ (جانسن)
- " زبان " ایک شہر ہے جس کی تعمیر کے لئے ہر شخص ایک اینٹ لایا ہے (ایمرسن)
- پرندے اپنے پاؤں کے باعث دام میں پھنستے ہیں اور انسان اپنی " زبان " کے باعث۔ (ٹامس فلر)
- عورت کے دل پر " بے زبان " جواہرات حکومت کرتے ہیں۔ (کہاوت)

زمین

- وہ لوگ بُرے کام کر رہے ہیں ان کی وجہ سے خشکی اور تری میں روئے "زمین" پر خرابی پھیل گئی ہے۔ (قرآن کریم)
- "زمین" پر اکڑ کر نہ چلو۔ کیوں کہ اکڑ کر چلنے سے نہ تو زمین کو پھاڑ سکو گے اور نہ تن کر چلنے سے پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکو گے۔ (قرآن کریم)
- اگر خدا بندوں کو ان کی نافرمانیوں کی سزا میں پکڑتا تو "زمین" پر کسی ایک آدمی کو بھی باقی نہ چھوڑتا۔ (قرآن کریم)
- اللہ نے پوری "زمین" میرے لئے پاک اور مسجد قرار دیا ہے (حضرت محمدؐ)
- بے شک تکبر اور سرکشی کی وبا کو خدا کے بندوں اور روئے "زمین" پر نہ پھیلنے دو۔ (حضرت محمدؐ)
- "زمین" اور آسمان کا ٹل جانا شریعت کے ایک نقطے کے مٹ جانے سے زیادہ آسان ہے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- تمام روئے زمین موجب فسادات ہے اس کے نزدیک ہرگز نہ جاتا۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- جب تم زمین پر کسی صاحب علم کو دنیا کی طرف مائل دیکھو تو سمجھ لو کہ دین کے بارے میں وہ قابلِ الزام ہے۔ (حضرت عمرؓ)
- بے شک! "زمین" کا پیٹ مُردہ اور پشت بیمار ہے یعنی پیٹ میں مُردے دفن ہیں اور پشت پر جو زندہ ہیں وہ گرفتارِ معصیت ہیں (حضرت علیؓ)
- جب تک کہ روئے "زمین" پر ایک شخص بھی ایسا ہے جس کے دل میں خوف ہو۔ اس وقت تک تمہارا ایمان کامل نہیں۔ (غوث پاکؒ)
- جس ملک میں رعیت بادشاہ سے تنگ ہو۔ اس روئے "زمین" پر آسودگی نہیں ہوتی۔ (کسریٰ)

سچّائی

- "سچ" کو جھوٹ کے ساتھ مخلوط نہ کرو۔ اور جان بوجھ کر سچ کو نہ چھپاؤ۔ (قرآن کریم)
- اب بھی ہم نے تم کو پیدا کیا ہے اور قیامت میں بھی ہم تم کو دوبارہ پیدا کریں گے، تو تم ہمارے دوبارہ پیدا کرنے کو "سچ" کیوں نہیں جانتے۔ (قرآن کریم)
- جو لوگ عہد پورا کرتے ہیں وہی "سچے" کہلاتے ہیں۔ (قرآن کریم)
- "سچا" ایمان اگر ایک لمحہ کا بھی ہو تو ایسی روحانی طاقت پیدا کر دیتا ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اسے مرعوب نہیں کر سکتی۔ (قرآن کریم)
- اللہ سے ڈرو اور "سچوں" کے ساتھ رہو۔ (قرآن کریم)
- "سچ" کہو اگرچہ وہ تلخ ہی ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر تم میرے ہاتھوں پہ چاند اور سورج بھی لاکر رکھ دو تو پھر بھی میں "سچائی" کا راستہ نہیں چھوڑوں گا۔ (حضرت محمدؐ)
- "سچا" مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے کسی کو اذیت نہ پہنچے۔ (حضرت محمدؐ)
- "سچائی" انسان کی اعلیٰ صفت ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "سچے" کو ہمیشہ بزرگی اور عزت ملتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو شخص ایسے کا عذر قبول نہ کرے جو اپنے گناہ سے برأت کرتا ہو، خواہ وہ "سچا" ہو، اسے میری شفاعت حاصل نہ ہوگی۔ (حضرت محمدؐ)
- اللہ تعالیٰ بُرائی میں "سچ" کو دشمن رکھتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "سچائی" میرا شفیع ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "سچ" بولنے والوں کی بنیاد کو کبھی جنبش نہ ہوگی۔ (حضرت سلیمانؑ)
- "سچا" آدمی سات بار گرتا ہے اور پھر اُٹھتا ہے۔ شریر بلا میں گر کے پڑا رہتا ہے (حضرت سلیمانؑ)

- جو خدا سے محبت کا مدعی ہے اور اسے اپنے بھائی سے نفرت ہے، وہ اپنے دعویٰ میں "سچا" نہیں۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- "سچے" کا تھوڑا مال جھوٹے کی بہت سی دولت سے اچھا ہے۔ (حضرت داؤدؑ)
- جو "سچ" بات کہنے سے باز رہتا ہے وہ گونگا شیطان ہے۔ (ابو علی آفاق)
- آدمی کے نماز و روزہ کو نہیں بلکہ اس کی "سچائی" اور راست بازی کو دیکھنا چاہیے۔ (حضرت عمرؓ)
- "سچائی" میں اگرچہ خوف ہے، مگر باعثِ نجات ہے۔ (حضرت علیؓ)
- موت سے بڑھ کر کوئی "سچی" چیز نہیں۔ (حضرت علیؓ)
- "سچا" آدمی سچائی کی بدولت اس مرتبہ کو پہونچ جاتا ہے، جسے جھوٹا آدمی مکر و حیلے سے نہیں پاتا۔ (حضرت علیؓ)
- کبھی تلواروں کے وار خالی جاتے ہیں اور کبھی خواب "سچے" نکل آتے ہیں (حضرت علیؓ)
- دنیا میں جو چیز بہت کم ہے وہ "سچائی" ہے۔ (حضرت علیؓ)
- "سچی" دوستی کی علامت یہ ہے کہ دوست کی عزت اس کی مفلسی کی حالت میں اس کی تونگری سے بڑھ کر کرے۔ (حضرت فضیلؒ)
- ناراض ہونے کے خیال سے "سچی" بات دوست کو نہ بتلانا حقِ دوستی نہیں (مجدد الف ثانیؒ)
- دشمن کی بات سے رنجیدہ خاطر نہ ہونا چاہیے، اگر اس میں "سچائی" ہے تو قابلِ مشکوری ہے، اگر جھوٹ ہے تو اس کا وہ خود ذمہ دار ہے۔ (فیثا غورث)
- جھوٹ سے "سچ" کا بھی اعتبار جاتا رہتا ہے۔ (بطلیموس)
- "سچائی" جھوٹ کے شر سے محفوظ رکھتی ہے۔ (بطلیموس)
- "سچائی" تمام برائیوں کا علاج ہے۔ (بقراط)
- ہماری استغفار بھی استغفار کی محتاج ہے، یعنی اس لئے کہ اس میں "سچائی" نہیں ہوتی۔ (رابعہ عدویہؒ)
- سرداری "سچائی" میں ہے۔ (اویس قرنیؒ)

- جو خدا کی طرف "سچائی" کے ساتھ رجوع ہوتا ہے، خدا اس کی مدد فرماتا ہے۔
(خواجہ حسن بصریؒ)
- اس دنیا میں "سچے" دوست کا ملنا مشکل ہے۔ (بیکن)
- ہمیشہ "سچ" بولو، خواہ تکلیف ہو۔ (ابو ذر غفاریؓ)
- "سچ" تو یہ ہے کہ غرور کے برابر کوئی نفسانیت ایسی نہیں، جس کی اصلاح دشوار ہو۔
(فرینکلن)
- ہمیشہ "سچ" بولو خواہ کتنا ہی بڑا خطرہ ہو۔ (وید بھگوان)
- جہاں "سچائی" نہیں وہاں سچے علم کی تلاش فضول ہے (مہاتما گاندھی)
- اگر ہماری زندگی میں "سچائی" ہے تو اس کا اثر لوگوں پر خود بخود پڑے گا۔
(مہاتما گاندھی)
- انسان کو چاہئے کہ اپنی خواہش پر قابو حاصل کرے اور وہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ قول و فعل، گفتار و کردار، ارادہ و عمل میں وہ نیک اور سچا ہو (مہاتما بدھ)
- صداقت یعنی "سچائی" کے وجود کے لئے عقل مند لوگ بحث نہیں کرتے۔ (مہاتما بدھ)
- "سچی" چاہ پیدا کرو اور سچی محبت۔ (سوامی ستیا نند جی)
- "سچائی" کی خاطر میدان جنگ میں لڑتے ہوئے مارے جانا سب سے بڑھیا موت ہے۔ (گورو گوبند سنگھ جی)
- "سچے" انسان ذات پات، اونچ نیچ اور امیر و غریب کے فرق کو نہیں مانتے۔
(گورو گوبند سنگھ جی)
- خدا جو ہماری نیتوں کو جانتا ہے وہ جھوٹ اور "سچ" سے واقف ہے۔
(بھگت کبیر جی)
- "سچ" بول، صبر کو اپنا شعار بنا۔ (تلسی داس)
- جو شخص "سچائی" کے ساتھ فرض کی ادائیگی میں منہمک رہتا ہے، اس کی راہ میں روڑا اٹکانا آسان نہیں ہوتا۔ (رابندر ناتھ ٹیگور)

- مبارک ہیں وہ لوگ جن کی شہرت، ان کی سچائی سے زیادہ منور نہیں ہوتی۔
(رابندر ناتھ ٹیگور)
- "سچائی" اور انصاف کی شدید خواہش لفظ یہ ہے (ناتھ جی)
- دل "سچائی" سے پاک رہتا ہے۔ (منوسمرتی)
- "سچ" بول لیکن میٹھا اور جو بات میٹھی نہ ہو، چاہے سچی ہو نہ کہہ (منوسمرتی)
- جہاں مسرت ہے وہاں "سچائی" ہے (پریم چند)
- "سچائی" اور ایمانداری سگی بہنیں ہیں۔ (ایمرسن)
- مادہ پسندی کے معنی یہ ہیں کہ ہم یہ تسلیم کریں کہ خارجی "سچائی" وہی ہے جسے ہم اپنے حواس کے ذریعے معلوم کر سکیں۔ عقل انسانی اس قابل ہے کہ یہ ہمیں سچائی کا علم دے دے۔ چنانچہ اس نے ہمیں یہ علم دیا ہے۔ (لینن)
- جس شخص کا معاملہ "سچائی" کی بنیاد پر قائم ہے وہ گویا نہایت ہی عمدہ ہتھیاروں سے آراستہ ہے۔ لیکن اس کے راستے میں نشیب و فراز بھی ہوتے ہیں۔ (شیکسپیر)
- "سچی" بات غور سے سنو، کہنے والا کوئی ہو۔ (سقراط)
- "سچی" بات کہنا اور سننا عبادت ہے۔ (سقراط)
- ہمارا نصب العین "سچائی" ہونا چاہئے۔ (سقراط)
- ایک "سچائی" دوسری سچائی کی کبھی مخالفت نہیں کرتی۔ (ہوکر)
- مقبولیت سے بچو۔ اس میں بہت سے پھندے ہیں۔ لیکن کوئی "سچائی" نہیں ہے۔ (پین)
- غصہ غلطی کو جرم بنا دیتا ہے اور "سچائی" کو بدتمیزی۔ (ہربرٹ اسپنسر)
- منطق "سچائی" کا نچوڑ ہے اور سچائی دنیا کی سب سے طاقتور شے ہے اس لئے مطلق العنان اور غیر ذمہ دار حکمراں ہمیشہ "سچائی" سے نفرت کرتے ہیں اور منطق کا گلا دبا دیتے ہیں۔ (کورنے)

- جو "سچائی" پر ہے وہ کسی سے نفرت نہیں کرتا۔ (نپولین)
- "سچائی" اور انصاف کی شدید خواہش نظریہ ہے۔ (ہیزلٹ)
- بُرے ارادے سے "سچ" بولا جائے تو وہ ہر قسم کے جھوٹ پر سبقت لے جاتا ہے۔ (بلیک)
- "سچائی" دنیا میں سب سے قیمتی شے ہے۔ ہمیں اس کے مصرف میں کفایت سے کام لینا چاہیے۔ (مارک ٹوئن)
- "سچائی" پر الزام لگ سکتا ہے لیکن اس کو شرمایا نہیں جا سکتا۔ (شوپنہار)
- جھوٹ بولنا "سچی" بات کہنے سے زیادہ مشکل کام ہے۔ سچ کے لئے تو یاد رکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ آپ نے کیا کہا تھا۔ (مارٹن)
- زندگی کا اصل مقصد خدائی حکومت کا قیام ہے اور یہ جبھی ممکن ہے ہم میں سے ہر شخص "سچائی" اور دیانتداری اختیار کرے۔ (ٹالسٹائی)
- "سچائی" سے نقصان بہت تھوڑا ہوتا ہے، اگر فائدہ بہت۔ (لارڈ میکالے)
- خدائی امور ہمیشہ "سچائی" اور حقیقت پر مبنی ہوتے ہیں۔ (لنکن)
- علم کے دو کام ہیں، پہلا جو "سچ" نہیں ہے اس کو جاننا اور دوسرا جو سچ ہے اس کو پہچاننا۔ (لیک ٹینٹیس)
- جب "سچے" اور رسید ے روپے کو دروازے سے دھکیل دیا جاتا ہے تو چاپلوسی دیوان خانہ میں آ بیٹھتی ہے۔ (انگریزی کہاوت)

سوال

- جس شخص کو میرا ذکر "سوال" کرنے سے روک لے۔ میں اس کو سوال کرنے والوں سے زیادہ دیتا ہوں۔ (قرآن کریم)
- جس نے "سوال" کیا وہ قناعت پسند نہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر کسی "سوال" کا جواب معلوم نہ ہو تو اس کے جواب میں، میں نہیں جانتا کہنا نصف علم ہے۔ (حضرت علیؓ)
- سائل کا "سوال" فی الفور پورا کر دو، تم نے تاخیر کی اور وہ سوال سے باز آیا تو تم رضائے حق سے محروم رہ جاؤ گے۔ (امام حسنؓ)
- جس کسی نے "سوال" کیا اس نے ذلت اٹھائی۔ (حضرت فضیلؒ)
- احسان یہ ہے کہ تو دوست کا احسانمند ہو۔ اگر اس نے تجھ سے کوئی "سوال" کیا ہے۔ (حضرت فضیلؒ)
- اہلِ خانہ تمہاری رعیت ہیں اور تم ان کی نسبت "سوال" کئے جاؤ گے (مجدد الف ثانیؒ)
- دعا در حقیقت ترکِ دعا کا نام ہے کہ اس کے بغیر "سوال" ہی مقصود حاصل ہوتا ہے۔ (سفیان ثوریؒ)
- اگر میں اپنے بعد ہزار دینار چھوڑ کر مروں تو اس سے اچھا ہے کہ میں کسی دروازے پر حاجت کا "سوال" کروں۔ (سفیان ثوریؒ)
- مجھے اللہ تعالےٰ سے شرم آتی ہے کہ میں اپنی پسندیدہ بات کے لئے اس سے "سوال" کروں۔ (عامر بن قیسؒ)
- اسلاف کی عادت تھی کہ اگر کوئی اپنا قرضہ ادا کرنے کو کہتا تو خی الفور ادا کر دیتے اور افسوس کرتے کہ ہم اس کے حالات سے بے خبر رہے کہ اس کو "سوال" کی ضرورت پڑی۔ (حضرت بکر بن جافرؒ)

- بڑا احسان یہ ہے کہ سائل کو تیرے پاس "سوال" کی ضرورت ہو اور وہ تجھ سے شرم کھائے۔ مناسب تھا کہ سوال کی نوبت ہی نہ آنے دیتے۔ اور اس کی ضرورت پوری کر دیتے۔ (حضرت عمرؓ)
- بجز اسنگ تراشی کر کے روٹی کھانا لوگوں سے "سوال" کرنے کی نسبت بہت آسان اور اچھا ہے۔ (ابو معاویہؒ)
- سب سے اچھا "سوال" یہ ہے کہ میں کیا نیکی کروں۔ (فرینکلن)
- اس "سوال" کا جواب تسلی بخش دیں کہ ایک گناہ کو نیکی بننے کے لئے کتنا عرصہ درکار ہوتا ہے؟ اور کس شرح سالانہ سے ایک ناجائز سودا جائز بن جاتا ہے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- بڑے آدمیوں کا "سوال" حکم کے برابر ہے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- کسی سے کتاب مستعار لینے کے بعد مشکل ہی سے اس کی واپسی کا "سوال" پیدا ہوتا ہے۔ (سکاٹ)
- قیامت کے دن یہ "سوال" ہوگا کہ ہم نے کیا کیا ہے؟ (مغربی کہاوت)
- اگر دولت مند بننا چاہتے ہو تو کسی سے "سوال" نہ کرو۔ اس لئے کہ قناعت ہی سب سے بڑی دولت ہے۔ (ہندی ادب)

- جب تک ہم رسول بھیج کر اتمام حجت نہیں کر لیں گے کسی کو اس کے گناہ کی "سزا" نہیں دیں گے۔ (قرآن کریم)
- اگر خدا بندوں کو ان کی نافرمانیوں کی "سزا" میں پکڑتا تو روئے زمین پر کسی ایک آدمی کو بھی باقی نہ چھوڑتا۔ (قرآن کریم)
- عورت اور مرد زنا کریں تو اُن کو "سزا" دیتے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت ان کی فضیحت کے لئے موجود رہے۔ (قرآن کریم)
- خطا کی "سزا" دینے میں جلدی نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ درمیان میں عفو کی جگہ بھی رکھنی چاہیئے۔ (حضرت محمدؐ)
- چار چیزیں ایسی ہیں جن کی "سزا" جلد مل جاتی ہے۔ ایک وہ شخص جس کے ساتھ تم نے بھلائی کی ہے اور وہ اس کے عوض تم سے بُرائی کرے دوسرے وہ شخص جس سے تم نے سرکشی نہ کی ہو اور وہ تم سے سرکشی کرے۔ تیسرے وہ جس سے تم نے کسی بات کا معاہدہ کیا ہو اور تم نے اسے پورا کیا ہو لیکن وہ تمہارے ساتھ مل کر فریب کرے، چوتھے وہ کہ جس کے ساتھ تم صلۂ رحم کرو۔ اور وہ قطع رحم کرے۔ (حضرت محمدؐ)
- جنھوں نے ظلم کیا، فردائے قیامت ان کے پاس کوئی عذر نہ ہوگا اور وہ "سزا" پائیں گے۔ (حضرت فضیلؒ)
- بُرائی خدا کو ہی "سزاوار" ہے (امام غزالیؒ)
- تنہائی جب سزاوار ہے کہ تجھے اپنے نفس سے تنہائی حاصل ہو جائے (حمدون قصارؒ)
- جس نے کسی ایسے شخص پر ظلم کیا ہے جس کا خدا کے سوا کوئی مددگار نہیں تو اسے چاہیئے کہ وہ چوکنا رہے اور اپنے ظلم کی "سزا" فوراً نہ ملنے پر

کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔ (اسمٰعیل ابن ابو بکر رضا)

- جسم پانے کی "سزا" سب کو ملتی ہے۔ (کبیرداس)
- ہم کو اس مکروہ خیر خواہی کی ذرا بھی برداشت نہیں جو کاہلی اور غفلت کی "سزا" سے باز رکھتی ہے۔ اور انسان کو پناہ دیتی ہے۔ (ہاربرٹ سپنسر)
- جو شخص کام نہیں کرتا اور یہ سمجھتا ہے کہ اس کے لئے دنیا میں کوئی کام کرنے کو نہیں ہے۔ تو اس کی حالت قابلِ رحم "سزاوار" افسوس ہے۔ (سیٹلے)
- مجھے وہ آدمی یاد آتا ہے جس نے اپنے ماں باپ کو قتل کر دیا۔ جب اسے "سزا" سنائی جانے لگی تو اس نے اس بنا پر رحم کی درخواست کی کہ وہ یتیم ہے (لنکن)
- ایک آدمی کو مارنا قانون کی نگاہ میں قتل ہے اور قاتل کو اپنے کئے کی "سزا" بھگتنی پڑتی ہے۔ لیکن لاکھوں لوگ جنگ کے شعلوں کی نذر ہو جاتے ہیں تو ہم تماشائی بنے رہتے ہیں۔ (ہوور)
- "سزا" ظالم کے لئے انصاف ہے۔ (آگسٹائن)
- جُرم کو "سزا" سے نہیں روکا جا سکتا۔ (رسکن)
- مجرم کی "سزا" میں اصلاح کا عنصر ہونا چاہیے۔ کسی انسان کو پھانسی دینا لا حاصل ہے۔ (والٹیئر)
- اگر کسی ایک انسان کی جان لینا قتل کہلاتا ہے اور قانون اس کے لئے "سزائے" موت تجویز کرتا ہے تو پھر لاکھوں اور کروڑوں انسان کا بے دریغ خون بہانے اور کشتوں کے پشتے لگانے والا درندہ خصلت وحشی فاتح اور جرنیل کیسے کہلاتا ہے؟ (پال رچرڈ)
- جھوٹے کی "سزا" یہ نہیں ہے کہ اس کا یقین نہیں کیا جاتا بلکہ وہ کسی پر یقین نہیں کر سکتا۔ (شکسپیئر)
- یہ شہرت ہی کی "سزا" ہے کہ آدمی کو ہمیشہ ترقی پذیر رہنا پڑتا ہے۔ (چیپن)
- گناہ کے ساتھ ہی "سزا" کے بیج بو دئے جاتے ہیں۔ (ہیسی موڈ)

سلوک

- ہر ایک کے ساتھ نیک "سلوک" کرو۔ (قرآن کریم)
- ہر مسلمان کو لازم ہے کہ برادرانہ "سلوک" روا رکھے۔ (حضرت محمدؐ)
- عمدہ "سلوک" عمر کو بڑھاتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو عزیز تم سے بدسلوکی کرے اس سے تم اچھا "سلوک" کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- بدترین گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کے ساتھ بُرا "سلوک" کیا جاتا ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- فضائل اخلاق میں اعلیٰ فضیلت یہ ہے کہ تم ان کے ساتھ اچھا "سلوک" کرو۔ جو تم سے بدسلوکی کرتے ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- جو انسان سے بُرا "سلوک" کرتا ہے وہ خدا کی محبت دل میں نہیں رکھ سکتا۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- جو شخص نیک "سلوک" کرنے سے دُرست نہ ہو وہ بدسلوکی سے دُرست ہو جاتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- دشمن کے حُسنِ "سلوک" پر بھروسہ مت کرو۔ (حضرت علیؓ)
- دوست کے ساتھ ایسا "سلوک" کرو کہ حاکم تک نوبت نہ پہنچے۔ اور دشمن کے ساتھ ایسا سلوک کرو کہ اگر حاکم تک نوبت پہنچے تو تمہیں کامیابی ہو۔ (افلاطون)
- فیاضی یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے "سلوک" کیا جائے جن سے کوئی امید اور آسرا نہ ہو۔ (امام حسینؑ)
- "سلوک" ایک آئینہ ہے جس میں ہر شخص اپنا عکس دیکھ سکتا ہے۔ (گیٹے)
- لوگوں کے ساتھ ویسا ہی "سلوک" کرو، جیسا کہ تم اپنے لئے دوسروں

سے چاہتے ہو۔ (کنفیوشیس)

- "سلوک" لباس کے مانند ہونا چاہیے۔ نہ زیادہ تنگ اور نہ زیادہ ڈھیلا۔ (بیکن)
- نیک "سلوک" وہی شخص کرسکتا ہے جو زیادہ مصیبتوں میں مبتلا رہ چکا ہو۔ (آلیور سمتھ)
- انسان کو دشمن کے ساتھ بھی ایسا "سلوک" نہ کرنا چاہیے کہ پھر اس کو دوست بنانا ممکن نہ ہو۔ (لپٹلے)

سُکھ
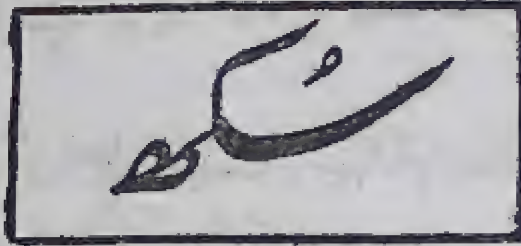
- ہمارا نصب العین سچائی ہونا چاہیے نہ کہ "سُکھ" (سقراط)
- عجیب بات ہے کہ "سُکھ" کی خواہش میرے دُکھ کا ایک جزو ہے (خلیل جبران)
- جو پورن ہے وہ "سُکھ" ہے۔ اپورن یعنی نامکمل میں "سُکھ" نہیں (نپشد)
- اطمینان سب سے بڑا "سُکھ" ہے۔ اس لئے ہمیشہ مطمئن رہنا چاہیے۔ (مہاتما بدھ)
- سچا "سُکھ" باہر سے نہیں اندر سے ملتا ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- دوسروں کو دُکھ دئے بغیر "سُکھ" حاصل نہیں ہوتا۔ (ہری بھاؤ اپادھیائے)
- حیوانیت "سُکھ" کی طرف کھینچتی ہے۔ انسانیت آزادی کی طرف، انسان کا نصب العین سُکھ نہیں یکسانیت ہے۔ (ونوبا جی)
- دوسروں سے بھلائی "سُکھ" میں اضافہ کرتی ہے۔ (زرتشت)
- نیک اعمال میں ہی "سُکھ" ہے۔ (پوپ)
- "سُکھ" اور مسرت ایسے عطر ہیں جنھیں جتنا زیادہ آپ دوسروں پر

بڑھیں گے اتنی ہی زیادہ خوشبو آپ کے اندر آئے گی۔ (ایمرسن)

- "سکھ" کا راز قربانی میں پنہاں ہے۔ (اینڈریو کارنیگی)
- "سکھ" کی بنیاد ثواب ہے۔ (کالریج)
- سب سے زیادہ "سکھی" سماج وہ ہے جس میں ہر شخص ایک دوسرے کے لئے دلی احترام کا جذبہ رکھتا ہے۔ (گیٹے)
- صرف وہی سماج "سکھی" رہتا ہے جس نے اخلاقی محاسن کو اپنا لیا ہو۔ (رسکن)
- شاعری سکھی اور اعلیٰ انسانوں کے اعلیٰ اور "سکھ" بھرے لمحوں کا اظہار ہے۔ (شیلے)
- صداقت کی آزمائش دکھ میں ہوتی ہے "سکھ" میں نہیں۔ (کہاوت)

سنگار

- مال اور اولاد دنیا کی چند روزہ زندگی کے بناؤ "سنگار" ہیں۔ (قرآن کریم)
- حسن بناؤ "سنگار" کے بغیر ہی دل کو موہ لیتا ہے۔ (شیخ سعدیؒ)
- عورت کا "سنگار" مرد کے لئے موت کا اعلان ہے۔ (نے مین)
- دنیا کی حسین ترین عورت بھی "سنگار" کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ (نے مین)
- عورت کی پاکدامنی ہی اس کا بہترین "سنگار" ہے۔ (نے مین)
- کوئی عورت "سنگار" کے بغیر خود کو مطمئن نہیں کر سکتی (سوامی دویکانند)
- "سنگار" عورت کا سب سے حسین ہتھیار ہے۔ (ٹیگور)
- عورت اگر احساس کمتری کا شکار نہ ہوتی تو کبھی "سنگار" نہ کرتی۔ (دھمپد)
- عورت کا بناؤ "سنگار" اس کے دل کی حالت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ (گرے)

سادگی

- "سادگی" ایمان کی علامت ہے (حضرت محمدؐ)
- "سادہ" لباس عورت کی عفت و عصمت کا محافظ ہے (یحییٰ برمکیؒ)
- "سادگی" عورت کا حُسن ہے۔ (حکیم امین الدولہ)
- "سادگی" میں پُرکاری ہے۔ (سفے عین)
- "سادگی" انسانیت کا زیور ہے۔ (مہاتما بدھ)
- جو "سادہ" لوح ہیں وہی انسان کہلانے کے مستحق ہیں۔ (چانکیہ)
- مجھے "سادگی" نے ہی حُسن بخشا ہے۔ (میرا بائی)
- "سادگی" شرافت پیدا کرتی ہے۔ (عربی کہاوت)

سہارا

- مصیبت کی برداشت کے لئے صبر اور نماز کا "سہارا" پکڑو۔ (قرآن کریم)
- کسی کو "سہارا" دے کر اس کی سواری پر سوار کرا دینا صدقہ ہے (حضرت محمدؐ)
- ہم اعتقاد کے "سہارے" چلتے ہیں بینائی کے سہارے نہیں۔ (بائبل مقدس)
- امید کا "سہارا" چھوڑ دینے سے انسانی زندگی کی کشتی ڈوب جاتی ہے۔ (لقمان)
- جو میرا اور صرف میرا "سہارا" لیتا ہے۔ میں اسے اپنی شرن میں رکھتا ہوں۔ (گیتا)
- بھوکے کو روٹی اور گرتے کو "سہارا" دو۔ (گرو گوبند سنگھ جی)

- امیدوں کے "سہارے" جینا خود کو دھوکہ دینا ہے (سینیکا)
- انکساری کا "سہارا" لے کر چلو ورنہ ٹھوکر کھاؤ گے۔ (ہیوڈی)
- اگر ہم خودپسندی کا "سہارا" نہ لیں تو ہم زندگی کے لطف سے بے بہرہ رہیں۔ (والٹیئر)
- خدا کا تصور قلبی "سہارے" کا موجب ہے۔ (پروفیسر سپیٹر)
- ہم تعریف اور محبت کے "سہارے" جیتے ہیں۔ (ورڈز ورتھ)

سفارش

- جو شخص نیک بات کی "سفارش" کرے۔ قیامت کے دن اس نیک کام کے اجر میں اس کو بھی حصہ ملے گا۔ (قرآن کریم)
- جو شخص بری بات کی "سفارش" کرے اس کے وبال میں وہ بھی شریک ہوگا۔ (قرآن کریم)
- قیامت کے دن کوئی "سفارش" کام نہ دے گی۔ (قرآن کریم)
- زبانی صدقہ یہ ہے کہ تو کسی کی "سفارش" کر دے۔ (حضرت محمدؐ)
- اقرارِ جرم مجرم کے لئے بہت اچھا "سفارشی" ہے۔ (حضرت علیؓ)
- کوئی "سفارش" نامہ حسن سے زیادہ انسان کے واسطے نہیں ہے۔ (ارسطو)

- خدا صبر کرنے والوں کے "ساتھ" ہے۔ (قرآن کریم)
- کہدو اے نبی! کہ میں نہیں جانتا کہ آئندہ میرے "ساتھ" کیا برتاؤ کیا جائے گا اور نہ یہ جانتا ہوں کہ تمھارے ساتھ کیا کیا جائے گا میں اس پر چلتا ہوں جو وحی نازل ہوتی ہے۔ (قرآن کریم)
- کہدو اے محمدؐ! کیا تم ان ناموں کیلئے میرے "ساتھ" جھگڑتے ہو جو تم اور تمھارے بڑوں نے گھڑ لئے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں کوئی سند نازل نہیں کی (قرآن کریم)
- گناہ اور نافرمانی کے کاموں میں ایک دوسرے کے "ساتھی" نہ بنو (قرآن کریم)
- اخلاق اور معاشرتی حیثیت سے عورت اور مرد کا چولی دامن کا "ساتھ" ہے (قرآن کریم)
- لوگوں کے "ساتھ" انصاف اور احسان کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- جو دانستہ ظالم کا "ساتھ" دے وہ پورا مسلمان نہیں (حضرت محمدؐ)
- ہر نیک و بد کے "ساتھ" نیکی کرو (حضرت محمدؐ)
- غریبوں کے "ساتھ" دوستی رکھو اور امیروں کی مجلس سے حذر (حضرت محمدؐ)
- خدا ہر وقت تمھارے ساتھ ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- دوست کے "ساتھ" محبت اعتدال کے ساتھ رکھو (حضرت محمدؐ)
- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں (حضرت محمدؐ)
- اگر ظلم نہیں کرو گے تو قیامت میں نور کے "ساتھ" اٹھو گے (حضرت محمدؐ)
- اس شخص کے "ساتھ" ہوتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- چھوڑ دنیا کو تاکہ تیری طرف رغبت کے "ساتھ" آئے (حضرت محمدؐ)
- اپنے عزیزوں کے ساتھ نیکی کرنے سے عمر بڑھتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)

- تھوڑا جو خوف کے "ساتھ" ہو اس بڑے گنج سے جو رنج کے ساتھ ہو بہتر ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے "ساتھ" کریں وہی تم ان کے ساتھ کرو۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- خدا کے "ساتھ" اپنے سارے دل، ساری جان اور ساری طاقت سے محبت رکھو (حضرت عیسیٰؑ)
- نہیں حاصل ہوتی دولت "ساتھ" آرزو کے نہیں حاصل ہوتی جوانی ساتھ خضاب کے نہیں حاصل ہوتی صحت ساتھ دواؤں کے (حضرت ابوبکرؓ)
- مشغول ہونا "ساتھ" دنیا کے جاہل کا عیب ہے لیکن عالم کا بدتر ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- میں کسی چیز کو نہیں دیکھتا مگر اس کے "ساتھ" اللہ کو دیکھتا ہوں (حضرت ابوبکرؓ)
- تعجب ہے اس پر جو جنت پر ایمان رکھتا ہے اور پھر دنیا کے "ساتھ" آرام پکڑتا ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- تونگروں کے ساتھ عالموں کی دوستی ریاکاری ہے (حضرت عثمانؓ)
- عیال دار کے اعمال مجاہدین کے اعمال کے "ساتھ" آسمان پر جاتے ہیں (حضرت عثمانؓ)
- موت ایک بے خبر "ساتھی" ہے (حضرت علیؓ)
- خواہش پرستی ہلاکت کو دینے والا "ساتھی" ہے (حضرت علیؓ)
- برا آدمی کسی کے ساتھ نیک گمان نہیں رہ سکتا (حضرت علیؓ)
- جو شخص اپنے اقوال میں حیا کا "ساتھ" رکھتا ہے وہ اپنے افعال میں بھی اس سے دور نہیں ہوتا (حضرت علیؓ)
- کسی دوسرے کے گرنے پر خوش مت ہو کیا معلوم کل کو تیرے "ساتھ" کیا ہوگا (حضرت علیؓ)
- تیرا نفس تجھ سے وہی کرائے جس کے "ساتھ" تو نے اسے مانوس کیا ہے (حضرت علیؓ)
- نفسانی خواہش کو علم کے ساتھ غضب کو حلم کے ساتھ مار دے۔ (حضرت علیؓ)
- تیری غفلت کی علامت اہلِ غفلت کے "ساتھ" بیٹھنا ہے (غوث پاکؒ)
- اگر تو خالق کے "ساتھ" ہے تو خالق کا بندہ ہے اور اگر مخلوق کے ساتھ ہے تو مخلوق کا بندہ ہے (غوث پاکؒ)

- مجھے رونا آتا ہے جب میں دنیا کو علم کے ساتھ کھیلتا دیکھتا ہوں۔ (حضرت فضیلؒ)
- خدا کے دشمنوں سے الفت کرنا خدا کے ساتھ دشمنی ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- عورت کا نامحرم کے ساتھ ملائم گفتگو کرنا بھی بدکاری میں داخل ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- اہل و عیال کے ساتھ حد سے زیادہ محبت مت کرو کہ ضروری کام میں فتور آئے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- ہمسایہ کے ساتھ احسان بہترین ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- عارف پیشوا بھی عمل بجا لانے میں طالبعلموں کے ساتھ ہیں۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- ہمارا ایمان ہے کہ حق تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- بیل کے قدم کے ساتھ جس طرح پہیہ چلتا ہے اس طرح بدکردار کے ساتھ اس کے کیفر کردار چلتے ہیں۔ (جالینوس)
- تقدیر بہ نسبت کم تدبیر کا ساتھ دیتی ہے۔ (فیثا غورث)
- شیریں کلام اور خوش خلق کے ساتھ محبت واجب ہو جاتی ہے۔ (مامون الرشید)
- اگر لوگ انصاف کے ساتھ زندگانی بسر کریں تو کسی ملک کو ملک کی ضرورت ہی نہیں (کےخسرو)
- میں نے برے ساتھیوں سے بڑھ کر اور کسی کو وحشت ناک نہیں دیکھا۔ (بزرجمہر)
- نیکوں کے ساتھ تیری موافقت کیا خوبی رکھتی ہے جبکہ بدوں کے ساتھ بھی سازگار نہ ہو۔ (بو علی سینا)
- جس شخص میں فیاضی اور علم تکبر کے ساتھ ہو اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے کہ اس میں بخل اور جہل حلم کے ساتھ ہو۔ (یحییٰ برمکیؒ)
- حق تعالیٰ کے سامنے حق تعالیٰ کے گناہ کے ساتھ جانا زیادہ آسان ہے بہ نسبت اس کے کہ ایسے گناہ کے ساتھ جاؤ جس کا تعلق بندہ کے ساتھ ہو۔ (سفیان ثوریؒ)
- جس نے زندگی میں تیرے ساتھ نیکی نہ کی ہو اس کی موت پر تیری آنکھوں کو رونا نہیں چاہیئے۔ (امام شافعیؒ)
- مالداروں کے ساتھ تکبر کرنا عاجزوں کے ساتھ عجز کے مترادف ہے۔ (یحییٰ بن معاذؒ)
- قسمت آزمائی کی پورے اعتقاد کے ساتھ حفاظت کرو۔ (بیکن)

- اگر تم ہنستے ہو تو دنیا تمہارے ساتھ ہنسے گی اور اگر روتے ہو تو اکیلے ہی روؤ گے (وہیلر)
- دنیا میں کوئی ایسی اعلیٰ خوبی نہیں جس کے ساتھ مناسب سی کوئی طرفہ نہ ہو (بیکن)
- کسی کے ساتھ دوستی کا رشتہ قائم کرنا چاہتے ہو تو پہلے اسے آزما لو (لقمان)
- جس طرح دشمن احسان کے ساتھ دوست ہو جاتے ہیں، اسی طرح سے دوست جور و جفا سے دشمن بن جاتے ہیں۔ (لقمان)
- عقل ادب کے ساتھ ایسی ہے جیسا کہ درخت ثمر کے ساتھ ثمر۔ (لقمان)
- اگر انسان کسی کے ساتھ کسی طرح کی نیکی نہ کر سکے تو اس کی برائیوں ہی سے اسے مطلع کرتا رہے۔ (سقراط)
- دوست کے ساتھ ایسا سلوک کر کہ حاکم تک نوبت نہ پہونچے (افلاطون)
- دوستوں کے ساتھ اس قدر اخلاق رکھو جو تھوڑے سے تغیر پر زوال نہ ہو۔ (بقراط)
- عورت مرد کی بہترین ساتھی ہے (مہاتما گاندھی)
- جو چیز ساتھ جاتی ہے وہ عمل ہے (گرو نانک دیو جی)
- جو تکلیفوں میں ساتھ نہیں دیتا وہ جنّت کی سات کنجیوں میں سے ایک کنجی کھو دیتا ہے (سوامی سار شبدانند جی)
- جس طرح لہریں ہوا کا ساتھ دیتی ہیں اسی طرح ایشور کی رحمت محنتی اور صابر لوگوں کا ساتھ دیتی ہے۔ (سوامی سار شبدانند جی)
- تنہائی سے بہتر کوئی ساتھی نہیں (تھورو)
- کوئی انسان سترہویں اور انیسویں صدی میں ایک ساتھ نہیں رہ سکتا (کارلائل)
- ساتھ چلنے ہی سے دوستی ہو جاتی ہے (مہابھارت)

سوچ بچار

- مومن کی زبان دل سے پیچھے رہتی ہے، جب بولنا چاہتا ہے تو دل میں سوچ لیتا ہے، تب زبان سے نکالتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- دیر تک "سوچ بچار" مشیر کی رائے کا لگا کھاتا ہے (حضرت علیؓ)
- جو شخص تجربوں سے بے پروائی برتتا ہے وہ انجام کار کے "سوچنے" سے اندھا ہوتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- "سوچ بچار" یعنی غور و فکر مراقبہ کا مرتبہ رکھتا ہے۔ اور اس کی ضرورت دین، دنیا اور عاقبت کے ہر ایک پہلو میں لاحق ہوتی ہے۔ (بطلیموس)
- بات کو دیر تک "سوچو" پھر منہ سے نکالو اور پھر اس پر عمل کرو۔ (افلاطون)
- انسان بڑے کام بہت "سوچ بچار" کے بعد کرتا ہے (افلاطون)
- جس شخص میں "سوچ بچار" کی عادت ہے وہ اپنی روح سے دو بدو کلام کرتا ہے۔ (افلاطون)
- عالم کی کوشش "سوچ بچار" کرنے میں ہے۔ (حضرت انسؓ)
- کم پڑھنا زیادہ "سوچنا" یہی عقلمند بننے کی نشانی ہے۔ (ٹیگور)
- جو خوب "سوچ بچار" کرتا ہے وہ پیشین گوئی کر سکتا ہے (ہربرٹ سپنسر)
- بے شک! بہت دیر تک سوچو مگر "سوچ سمجھ" کر جو فیصلہ کرو اس کو ناطق اور مستند سمجھو۔ (فرینکلن)
- جو شخص زیادہ "سوچنے" والا ہوتا ہے وہ سب سے زیادہ صحیح کام کر سکتا ہے۔ (روزویلٹ)
- محفوظ ہونا ان لوگوں کا کام ہے جو "سوچ" نہیں سکتے۔ (پوپ)
- انسان سرکنڈے کی مانند ہے کمزور اور ضعیف تاہم یہ "سوچنے والا"

سرکنڈا ہے۔ (ہاسکنز)

- انسان خلیجی باقاعدگی اور مستعدی کے ساتھ کھانے کے لئے "سوچتا" ہے کسی اور چیز کے متعلق نہیں سوچتا۔ (سموئیل جانسن)
- جو آدمی اپنی ہی ذات کے متعلق "سوچتا" ہے وہ تعلیم تربیت سے بے بہرہ ہے۔ (ڈاکٹر نکولس)
- سکھ چاہتے ہو تو افلاس کے متعلق "سوچنا" ترک کر دو۔ (ڈاکٹر مارڈن)
- "سوچنا" نہایت مشکل کام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت کم لوگ سوچنے کی زحمت گوارا کرتے ہیں۔ (ہنری فورڈ)
- صبح سے شام تک کام کر کے آدمی اتنا نہیں تھکتا جتنا غصہ یا "سوچ" سے ایک گھنٹہ میں تھک جاتا ہے۔ (جیمس ایلن)

- "سیاست" میں افراد سے نہیں اصولوں سے دشمنی ہوتی ہے۔ (مولانا بھاشانی)
- مُفلس عوام کو بڑی سے بڑی "سیاسی" آزادی بھی مطمئن نہیں کر سکتی۔ (لینن)
- مجھے ڈرائنگ روم اور دیوان خانوں میں بیٹھ کر بکواس کرنے والے "سیاست دانوں" کی رتی بھر پروا نہیں۔ (نپولین)
- ایک رواداری "سیاسی" مبصر کی ہے جس کے نزدیک تمام مذاہب اس کی مطلب براری کے لئے یکساں مفید ہیں۔ (گبن)

سائل

سائل

- مسئول پر "سائل" کا حق جواب ہے اور عمدہ جواب حُسنِ اخلاق ہے (حضرت ابو بکرؓ)
- اگر "سائل" کے سوال پر تم نے دیا تو جتنا تم نے دیا اس سے دُگنی آبرو اس کی تم نے لی۔ (حضرت ابو بکرؓ)
- مستحق "سائل" خدا کا ہدیہ ہے۔ جو بندے کی طرف بھیجا جاتا ہے (غوث پاکؒ)
- "سائل" کا تنفس کسی خواہش کے لیے جس پر اس کو قدرت نہیں ہے غنی کی ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- "سائل" کا سوال پورا کر کے اس پر احسان نہ جتلاؤ بلکہ اس کے قبول کرنے کے خود احسان مند ہو۔ (امام غزالیؒ)
- جو "سائل" اپنے اوپر تکبر کرتا ہے وہ تکبر میں دولت مندوں سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ (حمدون قصارؒ)
- بُرا یہ ہے کہ "سائل" کو تمہارے پاس سوال کی ضرورت ہو۔ اور وہ تم سے شرم کھائے۔ اس صورت میں تمہارا احسان اس کی شرمندگی کی مکافات نہ کرے گا۔ (حضرت عمرؓ)
- کسی "سائل" کو روٹی کا ٹکڑا، کوئی ٹوٹی ہوئی چیز یا مستعمل کپڑا نہ دو (ربیع بن خثیمؒ)
- "سائل" کا سوال فی الفور پورا کر دو۔ تم نے تاخیر کی اور وہ سوال سے باز آیا تو تم رضائے حق سے محروم رہ جاؤ گے۔ (حضرت امام حسنؓ)
- "سائل" کو کچھ دے کر اپنے آپ کو لوگوں میں بڑا جتانا کمینگی ہے (مہاتما گاندھی)

سماج

- سب سے زیادہ سکھی "سماج" وہ ہے جس میں ہر شخص ایک دوسرے کے تئیں دلی احترام کا جذبہ رکھتا ہے۔ (گوئٹے)
- صرف وہی "سماج" ہمیشہ سکھی رہتا ہے، جس نے اخلاقی محاسن کو اپنا لیا ہو (رسکن)
- اچھا "سماج" جسم کے مانند ہے۔ سماج میں جو کچھی حصہ ہے اس کی طرف سب کو دھیان دینا چاہیئے۔ (وزناجی)
- "سماج" چند مہذب خانہ بدوش لوگوں کے دو گروہوں کا نام ہے۔ ستائے ہوئے اور ستانے والے۔ (بائرن)
- انسانی امن کی پرکھ "سماج" میں ہی ہو سکتی ہے ہمالیہ کی چوٹی پر نہیں (مہاتما گاندھی)
- "سماج" کے مروجہ اصولوں کی خلاف ورزی کا دکھ صرف کردار کی مضبوطی کے بل بوتے پر ہی برداشت کیا جا سکتا ہے۔ (شرت چندر)
- انسانی "سماج" کا سب سے بڑا عجوبہ یہ ہے کہ غریبوں نے اتنا طویل عرصہ دنیا کی بے انصافی اور عدم مساوات کو خاموشی سے کیسے برداشت کر لیا۔ (افرو ڈر)
- غلامی "سماج" کے تمام بنیادی اصولوں کے خلاف ہے۔ (مانٹے سکیو)

سفر

- "سفر کرنے والوں کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ (قرآن کریم)
- تم قرابت والے اور "مسافروں" کا ان کا حق دیدو۔ (قرآن کریم)
- جو شخص صحرا میں تنہا سفر کرے اس پر لعنت ہے (حضرت محمدؐ)

کیلئے زادِ راہ فراہم کرنا اور غیر حرام سے لذت حاصل کرنا۔ (حضرت محمدؐ)

- تین شخص "سفر" کو جائیں تو ایک کو اپنا سردار بنا لیں۔ (حضرت محمدؐ)
- "سفر" عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "سفر" دو قسم کا ہے "دنیا و آخرت" کا دونوں کے واسطے توشہ درکار ہے۔ دنیا کے سفر میں توشہ ہمراہ رکھنا چاہیئے اور آخرت کے سفر میں روانگی سے پہلے بھیجدینا چاہیئے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- بعد "سفر" اور قلت زادِ راہ سے ڈرتا رہ۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- دنیا آخرت کے مسافروں "کیلئے وقت" ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- "سفر" کرنے میں کوئی عیب اور عار نہیں عیب کی بات یہ ہے کہ آدمی اپنے وطن میں دوسروں کا محتاج ہو۔ (حضرت علیؓ)
- بلا استطاعت حج کیلئے "سفر" تضیع اوقات ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- جو شخص زمین کا "سفر" کرتا ہے اس کے پاؤں میں آبلے پڑتے ہیں اور جو آسمان کا "سفر" کرتا ہے اس کے دل میں آبلے پڑتے ہیں۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- تو اس دنیا میں دارِ آخرت کی طرف چلنے والا ایک "مسافر" تیرے "سفر" کی ابتداء مہد اور انتہائے لحد ہے۔ تیری عمر کا ہر برس منزل ہے، ہر مہینہ فرسنگ، ہر دن میل اور ہر سانس قدم ہے۔ (امام غزالیؒ)
- یہاں مسافر اور شہر کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے اور آخرت کا "سفر" ہر چہار جانب سے مساوی الفاصلہ ہے۔ (فلیشا غورث)
- مسافر کو، بخوائے سے معذور جانو۔ (کے خسرو)
- میں نے سمندروں میں "سفر" کیا اور خطروں کو دیکھا مگر ظالم بادشاہ کے دروازے پر کھڑے ہونے سے زیادہ کوئی خطرہ نہیں دیکھا۔ (بزرجمہر)
- اہل و عیال کے خرچ میں قصور کر کے اور قرض ادا کئے بغیر جو حج کیلئے "سفر" کو نکلا وہ ظالم گنہگار اور مغضوب خدا ہے۔ (غوث پاکؒ)

- جو شخص ایسے ملک میں سفر کرتا ہے جس کی زبان سے وہ ناآشنا ہو وہ گویا ایک مدرسہ کو جاتا ہے نہ کہ سیر کو۔ (بیکن)
- جو راستہ معلوم نہیں اس میں سفر مت کرو۔ (سقراط)
- سفر میں نامعلوم اور پیچیدہ راستوں کی کوتاہی پر فریفتہ مت ہو اور سیدھے راستے کی درازی سے اندیشہ مت کر (سقراط)
- تمہیں اپنی زندگی کا سفر اکیلے ہی طے کرنا ہے کسی ہمراہ کی امید پر بھروسہ نہ رکھ (ڈاربسن)
- پر امید ہو کر سفر کرنا منزل پر پہونچنے سے بہتر ہے۔ (ڈیسٹونس)
- سفر سے واپسی پر گھر بہشت کا منظر پیش کرتا ہے۔ (دولکار ٹیس)

سختی

- انسان جب سختی میں مبتلا ہو جاتا ہے تو وہ پروردگار کی طرف رجوع کرتا ہے اور اسے پکارنے لگتا ہے اور جہاں اسے سختی سے نجات ملی اس نے خدا کو بھلا دیا۔ (قرآن کریم)
- اے محمدؐ! اگر تم کہیں سخت دل ہوتے تو یہ لوگ آپ کے پاس سے ہٹ جاتے (قرآن کریم)
- تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا کہ جن پر تم سے پہلے کتاب اتری لیکن زمانہ گزر جانے پر ان کے دل سخت ہو گئے اور وہ اس کو فراموش کر بیٹھے۔ (قرآن کریم)
- اللہ سے ڈرتے رہو کیوں کہ اس کا عذاب بے حد سخت رہے۔ (قرآن کریم)
- سختی اٹھائے بغیر حلیم اور تجربہ کے بغیر حکیم نہیں ہو سکتا۔ (حضرت محمدؐ)
- سخت ترین عذاب بندہ کا غیر مقسوم کا طلب کرنا ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- تم خدا کو عیش و عشرت میں یاد رکھو اللہ تمہیں سختی میں یاد رکھے گا (حضرت محمدؐ)

- مصیبت میں صبر کرنا "سخت" ہے مگر صبر کے ثواب کو ضائع ہونے دینا "سخت تر" ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- شریف کی یہ پہچان ہے کہ جب کوئی "سختی" کرے تو سختی سے پیش آتا ہے اور جب اس سے کوئی نرمی کرے تو نرم ہو جاتا ہے اور کمینے سے جب کوئی نرمی کرے تو سختی سے پیش آتا ہے اور کوئی سختی کرے تو ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ (حضرت علی)
- اپنی جان پر حد سے زیادہ "سختی" مت کرو۔ (حضرت علی)
- شریف کی "سختی" سے متنفر نہ ہو۔ (حضرت علی)
- سب سے زیادہ "سخت" گناہ وہ ہے جو اس کرنے والے کی نظر میں چھوٹا ہو۔ (حضرت علی)
- ہر وقت خوف رکھنا اس میں داخل ہونے کی نسبت زیادہ سخت اور بڑا ہے۔ (حضرت علی)
- جہاد بالسیف سے جہاد بالمال "سخت تر" ہے۔ (امام جعفرؒ)
- اس دشمن کا دفعیہ "سخت مشکل" ہے جو طاعت کی راہ سے آئے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- فقیر کی تمنا یہ ہے کہ اللہ اور اس کے نبی کے دشمنوں کے ساتھ سختی کی جائے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- علانیہ گناہ پوشیدہ کی نسبت زیادہ "سخت" ہوتا ہے۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- قرض خواہ سے زیادہ "سخت" جان نکالنے والا ملک الموت کیونکر بنا۔ (بزرجمہر)
- زندگی میں تین چیزیں نہایت "سخت" ہیں۔ خوف مرگ، شدت مرض، ذلت قرض۔ (بو علی سینا)
- دوستی ہرگز تم کو اختیار نہیں دیتی کہ اپنے دوستوں کو "سخت" باتیں کہہ لیا کرو۔ (بیکن)
- والدین کا بچوں کو خرچے سے تنگ رکھنا "سخت" غلطی ہے۔ (بیکن)
- جو لوگ دولت دنیا کے طالب ہیں اگر وہ زمانہ کی "سختیاں" نہ اٹھائیں تو پھر اپنے مقصد میں ناکامیاب ہونے کی شکایت نہ کریں۔ (یحییٰ برمکی)
- عقلمند کیلئے وہ وقت "سخت" مشکل کا ہے جب کسی بات کا اظہار

سخاوت

- "سخاوت" کر مگر احسان نہ جتا۔ (قرآن کریم)
- اللہ سخی ہے اور "سخاوت" اسے محبوب ہے۔ (قرآن کریم)
- "سخی" کا ہاتھ سائل کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "سخی" کا کھانا دوا ہے اور بخیل کا مرض۔ (حضرت محمدؐ)
- "سخی" گنہ گار خدا کے نزدیک بخیل عابد سے اچھا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "سخی" اللہ سے قریب ہے اور جنت سے قریب ہے۔ لوگوں سے قریب ہے اور آگ سے دور ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "سخی" وہ ہے جو اپنی دولت کو خدا کی راہ میں خرچ کرے۔ (حضرت محمدؐ)
- "سخی" حبیبِ خدا ہے اگرچہ فاسق ہو۔ (حضرت عمرؓ)
- "سخاوت" پھل ہے مال کا۔ (حضرت عثمانؓ)
- "سخاوت" افضل ترین عبادت سے ہے۔ (حضرت علیؓ)
- تنگدستی میں "سخاوت" کی کوئی صورت نہیں۔ (حضرت علیؓ)
- "سخاوت" کے ساتھ احسان رکھنا نہایت کمینگی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- دوسروں کے مال کی طمع نہ کرنا بھی داخلِ "سخاوت" ہے۔ (امام جعفرؒ)
- شیطان کو ناپسند گنہ گار "سخی" ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- عزت "سخاوت" سے حاصل ہوتی ہے۔ (بزرجمہر)
- "سخی" خواہ مفلس ہو مگر لوگ اس کی عزت ہی کریں گے۔ (ارسطو)
- یہ بھی "سخاوت" اور کرم میں داخل ہے کہ لوگوں پر ظلم نہ کیا جائے اور ان کے عیبوں کو معلوم کرنے کی خواہش نہ کی جائے۔ (ارسطو)
- "سخاوت" اس کو کہتے ہیں کہ حاجتمندوں کی ضرورت کے موافق دیں۔ (ارسطو)

شخص

- جو "شخص" اجازت کے بغیر اپنے بھائی کے خط کو دیکھے گا وہ آگ کو دیکھے گا (حضرت محمدؐ)
- جو "شخص" خدا اور رسول پر ایمان رکھتا ہے۔ اس سے کہدو کہ وہ پڑوسی کی تکریم کرے۔ (حضرت محمدؐ)
- جس "شخص" نے جنگل میں سکونت اختیار کی وہ علم و عقل سے خالی رہا۔ (حضرت محمدؐ)
- جو "شخص" شکار کے پیچھے لگا وہ غافل ہوا۔ (حضرت محمدؐ)
- سب سے زیادہ کینہ اس "شخص" کے دل میں ہے جو زیادہ بحث کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو "شخص" امرا کے دروازے پر آیا وہ فتنہ میں پڑا۔ (حضرت محمدؐ)
- جو "شخص" اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے، جو اپنی جان کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ جو اپنے دین کی حفاظت یا اپنے اہل و عیال کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- کسی "شخص" کے دل میں ایمان اور حسد اکھٹے نہیں رہ سکتے۔ (حضرت محمدؐ)
- وہ "شخص" ملعون ہے جس کا اعتماد اپنی جیسی مخلوق پر ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر کوئی "شخص" کسی ممنوع کام کا عمل میں آنا دیکھے تو اسے چاہیے کہ ہاتھ سے روک دے، اگر یہ ممکن نہ ہو تو زبان سے اس کی برائی ظاہر کر کے اسے روک دے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے اسے برا سمجھے مگر یہ آخری صورت بہت ضعیف ایمان کی نشانی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو "شخص" اس بات سے خوش ہو کہ لوگ اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوں تو وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں سمجھے۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر کوئی "شخص" مشرق میں مارا جائے اور دوسرا شخص اس کے قتل سے راضی ہو تو وہ دوسرا بھی اس کے قتل میں شریک ہوگا۔ (حضرت محمدؐ)

- جس "شخص" نے جہالت سے اللہ کی عبادت کی اس کا فساد اصلاح سے زیادہ ہوتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو "شخص" اللہ سے ڈرتا ہے وہ کسی سے بدلہ نہیں لیتا۔ (حضرت محمدؐ)
- جب کوئی "شخص" تم کو دعا دے تو تم بھی دعا دو اس سے اچھی یا ویسی (حضرت محمدؐ)
- جو "شخص" دنیاوی حیثیت میں تم سے زیادہ ہے اس کو مت دیکھو کہ ناشکری پیدا ہوگی۔ (حضرت محمدؐ)
- جو "شخص" جھگڑا چھوڑ دے گو حق پر ہی ہو اس کے مضافات جنّت ہیں، جو جھوٹ کہنا چھوڑ دے خواہ بطور ظرافت ہی ہو اس کے لیے جنّت کے وسط میں اور جو خوش خلق ہو اس کے واسطے جنّت کے اعلیٰ درجہ میں ایک گھر کا میں ضامن ہوں۔ (حضرت محمدؐ)
- جس "شخص" نے لڑنے کے واسطے تلوار اٹھائی اور پھر اپنے ارادہ سے باز آکر میان میں رکھ لی اس پر مواخذہ نہیں ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جس "شخص" پر فاقہ اترے اور وہ اسے لوگوں پر اتارے، یعنی بھیک مانگے اس کا فاقہ دور نہیں ہوتا اور جو اپنا فاقہ خدا پر اتارے یعنی اس سے مانگے تو اسے خدا جلدی یا قدرے توقف سے رزق دے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- وہ "شخص" جھوٹا نہیں ہے جو دو شخصوں میں صلح کرا دے۔ نیک بات کہے یا اپنی طرف سے نیک بات ملا دے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو "شخص" کسی لباس کو شہرت حاصل کرنے یا امارت ظاہر کرنے کی غرض سے پہنے گا۔ اس کو اللہ تعالیٰ ذلّت کا لباس پہنائے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- جو "شخص" اپنے ظالم پر بددعا کرتا ہے وہ اپنا بدلہ لے لیتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو "شخص" مرنے کے وقت اپنے غلام کو آزاد کر دے وہ گویا پیٹ بھر کر کسی کے ہاں کھانا بطور تحفہ بھیجنے کے مانند ہے جس میں کوئی مروّت نہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- جس "شخص" نے کسی امیر کے سامنے اس کی امارت کی وجہ سے فروتنی کی، اگرچہ

وہ ظالم نہ ہو تب بھی اس کے دین کا ایک حصہ ضائع ہو جاتا ہے (حضرت محمدؐ)

- اگر کسی "شخص" کی دعوت کی جائے اور وہ قبول نہ کرے تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور جو شخص بن بلائے آ جائے تو گویا چور اندر چلا گیا۔ اور چوری کر کے باہر آ گیا۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر کوئی "شخص" نیک کام کر رہا ہو اور بیماری یا سفر کی وجہ سے وہ نیک کام سے رُک جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا عمل ایسا ہی شمار کرے گا جیسا وہ اس حالت میں تھا جبکہ وہ معذور نہیں تھا۔ اور جو نیک کام کے لئے ترغیب دیتا ہے تو اسے اسی قدر ثواب ملتا ہے جس قدر اس شخص کو جو اس کی پیروی کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جس "شخص" سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار بن جاتا ہے (حضرت محمدؐ)
- وہ "شخص" ہلاک نہیں ہو گا جس نے اپنی قدر پہچانی۔ (حضرت محمدؐ)
- کسی "شخص" سے بے سبب جھگڑا مت کر کہ اس نے تجھ سے کچھ بدی نہیں کی۔ (حضرت سلیمانؑ)
- جو "شخص" خود کو بڑا ظاہر کرے گا وہ چھوٹا کیا جائے گا اور جو خود کو چھوٹا سمجھے گا وہ بڑا کیا جائے گا۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- جو "شخص" ابتدائے اسلام میں مر گیا وہ خوش نصیب تھا۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- جس "شخص" پر نصیحت اثر نہ کرے، وہ سمجھ لے کہ اس کا دل ایمان سے خالی ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- اُس "شخص" پر خدا کی رحمت ہو جس نے مجھے میرے عیبوں سے مطلع کیا۔ (حضرت عمرؓ)
- اللہ اُس "شخص" پر رحم نہیں کرتا جو دوسروں پر رحم نہ کرے (حضرت عمرؓ)
- اللہ اُس "شخص" کی خطا معاف نہیں کرتا جو دوسروں کی خطا معاف نہ کرے (حضرت عمرؓ)
- جو "شخص" اپنی جوتی آپ گانٹھ لیتا ہے، غلام کی عیادت کرتا ہے، اپنے کپڑے دھو لیتا ہے اور ان میں پیوند لگا لیتا ہے، وہ غرور و تکبر سے پاک اور بری ہے۔ (حضرت عثمانؓ)

- جس "شخص" کو سال بھر تک کوئی تکلیف یا رنج نہ پہونچے وہ جان لے کہ اس سے اس کا رب ناراض ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- جو "شخص" التجائے نگاہ کو نہیں سمجھتا اس کے سامنے اپنی زبان کو شرمندہ نہ کرو (حضرت عثمانؓ)
- عقلمند "شخص" اپنے آپ کو پست کر کے بلندی حاصل کرتا ہے اور نادان اپنے آپ کو بڑھا کر ذلت اٹھاتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- بُرا "شخص" کسی کے ساتھ نیک گمان نہیں رکھتا، کیوں کہ وہ ہر ایک کو اپنے جیسا خیال کرتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جو "شخص" کسی کے عیب کی تلاش میں رہتا ہے اسے کوئی نہ کوئی عیب مل ہی جاتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جو "شخص" خواہ مخواہ خود کو محتاج بناتا ہے وہ محتاج ہی رہتا ہے (حضرت علیؓ)
- جس "شخص" کے دل میں جتنی زیادہ حرص رہتی ہے اس کو اللہ پر اتنا ہی کم یقین ہوتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جو "شخص" خود کو گمراہ کرے اسے کوئی دوسرا شخص کس طرح راہ پر لا سکتا ہے (حضرت علیؓ)
- جو "شخص" اپنے دشمن کے قریب رہتا ہے۔ اس کا جسم غم سے گھل کر لاغر ہو جاتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جو "شخص" اپنے ہر ایک کام کو پسند کرتا ہے اس کی عقل میں نقصان آ جاتا ہے (حضرت علیؓ)
- جس "شخص" کی امیدیں چھوٹی ہوتی ہیں، اس کے عمل بھی درست ہوتے ہیں (حضرت علیؓ)
- جو "شخص" تجربوں سے بے پروائی اختیار کرتا ہے وہ انجام کار سوچنے سے اندھا ہو جاتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جو "شخص" چھوٹی مصیبتوں کو بڑا سمجھتا ہے، خدا تعالیٰ اس کو بڑی مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جو "شخص" اپنا بھید محفوظ رکھنے سے عاجز ہوتا ہے وہ دوسروں کا راز مخفی رکھنے سے عاجز ہو گا۔ (حضرت علیؓ)

- جس "شخص" کے اپنے خیالات بُرے ہوتے ہیں وہ دوسروں کی نسبت بدظن ہوتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جو "شخص" اپنی قدر آپ نہیں کرتا کوئی دوسرا شخص بھی اس کی قدر نہیں کرتا۔ (حضرت علیؓ)
- جس "شخص" میں کچھ عیب ہو وہ بزدل ہو جاتا ہے (حضرت علیؓ)
- ان چار "اشخاص" سے کبھی بھی دوستی نہ کرنا (۱) بدکار اور بداطوار آدمی سے (۲) احمق اور بے وقوف آدمی سے (۳) جھوٹے اور کذاب آدمی سے (۴) شریر اور بدنفس آدمی سے۔ (حضرت علیؓ)
- جو "شخص" یہ سمجھتا ہے کہ مال و دولت محض اس کی کوششوں کا نتیجہ ہے تو اس کے پاؤں ضرور ڈگمگا جائیں گے۔ (حضرت امام حسینؓ)
- جو "شخص" ہر آدمی سے صحبت رکھتا ہے، وہ سلامت نہیں رہتا۔ اور جو بُرے راستے سے جاتا ہے اس کو اتہام لگتا ہے اور جو شخص اپنی زبان کو قابو میں نہیں رکھتا وہ پشیمان ہوتا ہے۔ (حضرت جعفر صادقؓ)
- جس "شخص" نے بدمعاشی پر انعام کیا اس نے بدمعاشی کی امداد کی۔ (حضرت فضیلؒ)
- جس "شخص" نے کسی سے سوال کیا، اُس نے ذلت اُٹھائی۔ (حضرت فضیلؒ)
- جس "شخص" نے بے عمل سے علم سیکھا اس نے اس کی جہالت کو ترقی دی (حضرت فضیلؒ)
- جس "شخص" نے بیوقوف کو علم پڑھایا اس نے بے فائدہ عمر ضائع کی۔ (حضرت فضیلؒ)
- جو "شخص" باپ کے مرنے کے بعد بھی وعظ کا محتاج ہو اس کو کوئی نصیحت کارگر نہیں ہوتی۔ (حضرت فضیلؒ)
- جو "شخص" روزی دینے والے کو نہ جانے اس کے پیچھے نماز روا نہیں۔ (حضرت بایزید بسطامیؒ)
- جو "شخص" گن گن کر کام کرتا ہے اس کا اجر بھی گن گن کر ملتا ہے (حضرت بایزید بسطامیؒ)
- جس "شخص" کو نرمی عطا ہوئی اسے دنیا و آخرت عطا ہوئی (حضرت مجدد الف ثانیؒ)
- ایسے "شخص" کے پاس مت بیٹھو کہ تم اللہ تعالیٰ کہو اور وہ کچھ اور کہے (حضرت ابوالحسن خرقانیؒ)

- جو "شخص" مال کافی رکھتا ہو اس کے لئے کسب کرنے سے عبادت بہتر ہے۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- جس "شخص" کا لباس باریک اور ہلکا ہوگا۔ اس کا دین بھی ضعیف ہوگا۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- جو "شخص" حرام کھاتا ہے۔ اس کے تمام اعضاء گناہ میں پڑ جاتے ہیں۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- جو "شخص" تجھ کو تیرے عیبوں سے مطلع کرے اس سے بہتر ہے کہ جھوٹی تعریف سے تجھ کو مغرور بنائے۔ (حکیم فیثا غورث)
- جو "شخص" ایسا دوست نہیں رکھتا کہ اس کے آگے اپنے دل کی باتیں کہے وہ مردم خوار ہے جو اپنے دل کو کھاتا ہے (حکیم فیثا غورث)
- جو "شخص" بقائے حیات کو دوست رکھتا ہے اسے چاہئے کہ دل کو شدائد و مصائب کے تحمل کے لئے آمادہ رکھے (بطلیموس)
- جو "شخص" دوسروں کے واقعات سے نصیحت حاصل نہیں کرتا دوسرے اس سے نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ (بطلیموس)
- جو "شخص" کسی ایسی چیز کی تعریف کرے جو درحقیقت تم میں نہ ہو وہ ایسی برائی سے بھی تمہیں منسوب کرے گا جو تم میں نہ ہوگی (حکیم اقلیدس)
- کوئی "شخص" راستے کے خطرات سے واقف ہے اور پھر اسی راہ میں قدم رکھے تو انجام کار ہلاک ہوتا ہے۔ (کے، خسرو)
- جس "شخص" نے اپنے آپ کو باعزت کیا ہے تو اپنے پیسے کو ذلیل کر کے کیا ہے۔ یعنی سخاوت کر کے۔ (حکیم بزرجمہر)
- کسی اوچھے "شخص" کے پاس اپنی احتیاج لے جانے سے ناداری بہتر ہے (حکیم بزرجمہر)
- جو "شخص" تادیب دنیا سے راہِ صواب اختیار نہ کرے وہ عذاب عقبیٰ میں گرفتار ہوگا۔ (حکیم بوعلی سینا)

- جس "شخص" میں فیاضی اور علم تکبر کے ساتھ ہو اس سے یہ کہیں زیادہ بہتر ہے کہ اس میں بخل اور جہل حلم کے ساتھ ہو (یحیٰی برمکیؒ)
- ان دو "اشخاص"، کو کمر میں پتھر باندھ کر دریا میں غرق کر دینا چاہیے ایک تو ایسے دولت مند کو جو اپنی دولت میں مستحق لوگوں کو شریک نہ کرے، دوسرے ایسے مفلس کو جو افلاس کے باوجود عبادت نہ کرے۔ (یحیٰی برمکیؒ)
- تواضع یہ ہے کہ جس کسی "شخص" سے ملو اپنے سے بہتر جانو۔ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، عالم ہو یا جاہل، مومن ہو یا کافر۔ (معروف کرخیؒ)
- جس "شخص"، کا باطن ظاہر سے افضل ہے وہ ولی ہے، جس کا ظاہر و باطن برابر ہے وہ عالم ہے۔ اور جس ظاہر باطن سے افضل ہے وہ جاہل و مکّار ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- جو کوئی "شخص"، زمانۂ شباب میں جوانمردی کرے تو ہنر اس کے شباب پر عائد ہوتا ہے نہ کہ خود اس پر۔ (حکیم جالینوس)
- اگر کسی "شخص" کے ساتھ رشتۂ دوستی قائم کرنا چاہتے ہو تو بایں خیال کہ وہ مصیبت میں تمہارے کام آئے گا۔ پہلے اس کو غصّہ میں لا کر آزمالو۔ اگر بحالتِ غضب اس کو منصف پاؤ تو اس کی دوستی پر مائل ہو، اگر نہ مردِ کامل تو وہی ہے جو دشمن کو دوست بنائے۔ (حکیم لقمان)
- جس "شخص"، کو تمہارا دل برا خیال کرے یا دشمن جانے اس سے بچتے رہو (حکیم سقراط)
- ضعیف ترین "شخص" وہ ہے جو اپنے راز کو چھپانے سے عاجز ہے۔ اور قوی ترین وہ ہے جو اپنے غصہ کو تسکین میں تبدیل کر دینے پر قادر ہے اور صابر ترین وہ ہے جو درویشی میں صبر کر سکے۔ اور قانع ترین وہ ہے جو روزی و مقدر پر راضی و شاکر رہے۔ (حکیم افلاطون)
- جو "شخص"، خوبصورت گھوڑے اور قیمتی لباس سے فضیلت حاصل کرنا

چاہتا ہے وہ جاہل ہے۔ کیوں کہ گھوڑے کی فضیلت دوسرے گھوڑوں پر اور لباس کی فضیلت دوسرے لباسوں پر ہوگی نہ کہ خود اسکی (حکیم افلاطون)

- اگر کوئی "شخص" تمہارے حق میں بدی کرے اور تم کسی کے حق میں نیکی کرو تو ان دونوں کو فراموش کر دینا چاہیئے۔ (ارسطاطالیس)
- جو "شخص" کسی سے فائدہ اٹھاتے وقت اس کا شکریہ ادا کرتا ہے وہ گویا قرض کی پہلی قسط ادا کرتا ہے۔ (حکیم سینکا)
- جو "شخص" جتنا زیادہ بولتا ہے، اتنا ہی کم عقل ہوتا ہے (خلیل جبران)
- کوئی "شخص" سترہویں اور انیسویں صدی میں ایک ساتھ نہیں رہ سکتا (کارلائل)
- جو "شخص" دولت کے استعمال سے ڈرتا ہے وہ دولت پانے کا مستحق نہیں۔ (بیکن)
- جو "شخص" ارادہ کا پکّا ہو وہ دنیا کو اپنی مرضی کے موافق ڈھال سکتا ہے۔ (گوئٹے)
- جو "شخص" ایک ساتھ دو خرگوشوں کے پیچھے دوڑتا ہے وہ ایک کو بھی نہیں پکڑ پاتا۔ (فرینکلن)
- جو "شخص" اپنی ہی ذات کے متعلق سوچتا ہے وہ جاہل اور بیوقوف ہے (ڈاکٹر نکولس)
- جو "شخص" عقل کی جستجو میں رہتا ہے۔ وہ عقلمند ہے اور جو یہ سمجھتا ہے کہ اسے عقل مل گئی وہ بے وقوف ہے۔ (مشرقی کہاوت)
- ہر "شخص" کو اپنی روزی پر قانع رہنا چاہیے۔ (عربی ادب)

شک و شبہ

- جو لوگوں کے دلوں میں "شبہ" ڈال کر ان میں کجی پیدا کرتے ہیں ان پر خدا کی لعنت۔ (قرآن کریم)
- کچھ "شک" نہیں کہ خدا تم پر مہربان ہے۔ (قرآن کریم)
- قرآن میں کچھ "شک" نہیں، بے شک یہ ڈرنے والوں کی رہنما ہے (قرآن کریم)
- جہاں "شبہ" کی گنجائش ہو وہاں قبل اس کے کہ کوئی منہ کھولے خود اپنی بریت کا اظہار کر دینا چاہیئے۔ (قرآن کریم)
- جو لوگ کفر کرتے ہیں وہی حق کی طرف سے برابر "شک و شبہ" میں گھرے رہتے ہیں۔ (قرآن کریم)
- دوستوں پر "شک" کرنا بُروں کی خصلت ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "شبہ" کے ساتھ کمانا مانگنے سے بہتر ہے۔ (حضرت عمرؓ)
- عقیدوں میں "شک" رکھنا شرک کے برابر ہے (حضرت علیؑ)
- صدق یقین کے ساتھ سو رہنا اس نماز سے کہیں اچھا ہے جو "شک" کے ساتھ ادا کی جائے۔ (حضرت علیؑ)
- جو اپنے دین و مذہب کو قیاس کی ترازو میں تولتا ہے وہ ہمیشہ "شکوک و شبہات" کا شکار رہتا ہے۔ (امام حسینؑ)
- دوستی میں "شبہ" زہر ہے۔ (فیثا غورثؒ)
- اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور و خوض نہ کر کہ نفاق اور "شک" سے بچے گا۔ (عبداللہ بن مبارکؒ)
- اگر کسی عالم کو بلا ضرورت حکام یا امراء کے پاس جاتے دیکھو تو اس کے مذہب کو "مشتبہ" سمجھو۔ (سفیان ثوریؒ)

- اللہ تعالیٰ سے اتنا ہی ڈرنا کافی ہے کہ "شک وشبہ" سے بچتے رہیں (سفیان ثوریؒ)
- جس شخص کو "شبہ" ہے اس کا کہیں ٹھکانا نہیں۔ (مہاتما گاندھی)
- "شبہ" سے شبہ بڑھتا ہے اور اعتقاد سے اعتماد۔ (ونوبا جی)
- کوئی "شک" نہیں کہ میرے کپڑے پھٹے ہیں، لیکن یہ میرے اپنے ہیں۔ (مارشل)
- خاموش رہنا اور بے وقوف شمار ہونا، بول کر تمام "شبہات" دور کر دینے سے بہتر ہے۔ (برنارڈ شا)
- ہمارے "شبہات" اعتماد شکن ہیں۔ اور ہمیں ان اچھائیوں سے محروم رکھتے ہیں جنھیں ہم کوشش کر کے حاصل کر لیتے ہیں۔ (شکسپیر)
- عقلمند ہمیشہ "شک وشبہ" میں گھرے رہتے ہیں (برٹرنیڈ رسل)
- "شک وشبہ" زندگی میں زہر کا کام کرتے ہیں۔ (ڈاکٹر مارڈن)
- انسانی علم "شبہ" کا منبع ہے۔ (گریوائل)
- اپنی عورتوں پر "شک" نہ کرو۔ اور اپنے دشمنوں پر اعتماد نہ رکھو۔ (سفے جین)

شہرت

- "شہرت" بہادری کے کارناموں کی مہک ہے۔ (سقراط)
- آبائی "شہرت" کی وراثت معیبت سے کم نہیں۔ (ٹیگور)
- مبارک ہیں وہ لوگ جن کی "شہرت" ان کی صداقت سے زیادہ منوّر نہیں ہوتی۔ (ٹیگور)
- "شہرت" وہ پیاس ہے جو کبھی نہیں بجھتی۔ (پریم چند)
- "شہرت" قربانی سے ملتی ہے دھوکے سے نہیں۔ (پریم چند)
- خون کی ندیاں بہانے کی بجائے ایک آنسو پونچھنے کی "شہرت" زیادہ ممتاز ہے۔ (بائرن)
- یہ "شہرت" ہی کی سزا ہے کہ آدمی کو ہمیشہ ترقی پذیر رہنا پڑتا ہے (چیپین)
- "شہرت" کی بزرقانی فہرست میں ایسے نام بھی شامل ہیں جن کی وجہ سے شہرت شرمندہ و نادم ہے۔ (ہزلٹ)
- "شہرت" کا راستہ جنت کے راستے کی طرح نہایت دشوار گزار ہے۔ (سٹرن)
- دشمن کی طرف سے کی گئی تعریف اعلیٰ ترین "شہرت" ہے۔ (طامس مور)
- جب "شہرت" اور دولت کی ہوس ہم میں سے ختم ہو جائے گی اس وقت ہم بہتر انسان بن جائیں گے۔ (ڈی ایچ لارنس)
- سب سے زیادہ "شہرت" ڈاکوؤں کے حصہ میں آئی ہے۔ (رفے عین)
- "شہرت" پیدا کرنے کے لئے دولت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ (ڈیکر)
- زندوں کے مقابلہ میں مُردوں کی "شہرت" زیادہ ہے۔ (لنکن)
- "شہرت" تیز رفتار مگر بے پر کا پرندہ ہے۔ (لانگ فیلو)

شعر و شاعری

- بے شک! بعض "اشعار" میں دانائی کی بات ہوتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- ہمارے اندرونی جذبات کو بیدار کرنے کی جس میں اہلیت ہے وہ "شاعر" ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- تاریخ کی نسبت "شاعری" حقیقت کے زیادہ قریب ہے۔ (افلاطون)
- "شاعر" وہ سپیرا ہے جس کی پٹاری میں سانپوں کے بجائے دل بند ہوتے ہیں۔ (پریم چند)
- "شاعر" دکھوں سے سیکھتے ہیں اور گیتوں سے سکھاتے ہیں۔ (شیلے)
- "شاعر" لکھنے کے لئے اس وقت تک اپنا قلم نہیں اٹھاتا جب تک اس کی سیاہی محبت کی آہوں سے شرابور نہیں ہو جاتی۔ (شکسپیر)
- "شاعر" اور عاشق دیوانگی ان کے تخیلات ایک جیسے ہوتے ہیں۔ (شکسپیر)
- "شاعر" کا عظیم پیغام مقصد ہے لوگوں کی فکروں کو دور کرنا اوران کے خیالات کو وسعت دینا۔ (کیٹس)
- ہمارے ہاں بھونڈے "شاعروں" کی بڑی تعداد کی وجہ یہ ہے کہ وہ سب الہامی شاعر ہیں۔ (چرٹن)
- دوستی روح کی "شاعری" ہے (فارسی ادب)

شرط

- "شرط" فرمانبرداری یہ ہے کہ خدا پر بھروسہ رکھو۔ (قرآن کریم)

- تم جہاں چاہو زمین کھود لو، خزانہ تمہیں ضرور ملے گا، "شرط" یہ ہے کہ زمین کامیابی کے یقین کے ساتھ کھودو۔ (خلیل جبران)
- زندگی میں کامیابی کے واسطے پہلی ضروری "شرط" یہ ہے کہ ہم حیوانات کی طرح حلیم، صابر اور محنت کش ہوں۔ (ہربرٹ سپنسر)
- نہ "شرط" لگاؤ اور نہ ہارو۔ (نفی عین)

شفقت

- جو چھوٹوں پر "شفقت" نہیں کرے گا وہ میری امت میں سے نہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- جس کی خلق پر "شفقت" نہیں اس شخص کے دل میں خدا کی دوستی نہیں ہوتی۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- مجھے بطور "شفقت" بہت سے نصیحت دینے والوں نے نصیحت دی لیکن میرے بڑھاپے جیسا دعظ کسی نے نہیں دیا۔ (بزرجمہر)
- میں لوگوں سے ملتا رہا ہوں، جس کے نتیجہ میں مجھ پر رحم اور "شفقت" کا عنصر کم ہوگیا ہے۔ (سینکا)
- قدرت رحم اور "شفقت" سے عاری ہے۔ ہم جتنی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں وہ سب ہماری محنت و مشقت ہیں۔ (جی، سمتھ)
- جس رشتہ کی بنیاد، محبت اور "شفقت" پر نہیں وہ ناپائدار ہے۔ (رانا ریحانہ جی)
- جو دوسروں پر "شفقت" نہیں کرتا اسے مانگنے پر بھی رحم نہیں ملتا۔ (رانا ریحانہ جی)

- جب گواہ ادائے "شہادت" کے لئے بلائے جائیں تو حاضر ہونے سے انکار نہ کریں۔ (قرآن کریم)
- کتمانِ "شہادت" سے اجتناب کرو۔ اور سچی شہادت بے روک ٹوک دو۔ خواہ تمھیں اپنے باپ اور بھائی کے خلاف دینی پڑے۔ (قرآن کریم)
- دعوے کی "شہادت" پیش کرنا مدعی کے ذمہ ہے اور اس کے انکار کی صورت میں قسم کھانا مدعا علیہ کے ذمہ ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- میں عالموں کی "شہادت" عوام کی نسبت قبول کرسکتا ہوں۔ لیکن ایک عالم کی شہادت دوسرے عالم پر قبول نہیں کرسکتا۔ کیوں کہ یہ عموماً تمام کے تمام حاسد ہوتے ہیں۔ (مالک بن دینار)
- جھوٹی "شہادت" سے بچو، یہ قتل کرنے سے بھی زیادہ بدترین جرم ہے (شیخ عین)

- اگر کوئی "مشرکوں" میں سے پناہ مانگے تو ان کو پناہ دے دو۔ کیوں کہ یہ بے علم قوم ہے۔ (قرآن کریم)
- "شرک" کے بعد بدترین گناہ ایذا رسانی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- ایمان والوں کے لئے اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ وہ "مشرکین" کے واسطے مغفرت مانگیں، خواہ وہ مشرکین ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ (حضرت محمدؐ)
- "شرک" کے بعد سب سے بڑا جرم والدین سے سرکشی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
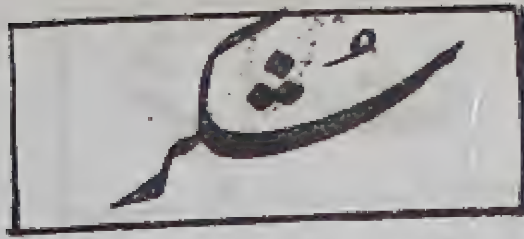
- جس نے میری نعمتوں پر "شکر" کیا اسے میں اپنے پاس صدیق لکھتا ہوں۔ (قرآن کریم)
- "ناشکری" عذاب کی خوش خبری ہے۔ لہٰذا ہر حال میں شکر ادا کرتے رہو (قرآن کریم)
- نعمت کا ملنا آزمائش ہے کہ تم "شکر" کرتے ہو یا ناشکری۔ (قرآن کریم)
- جس نے میری نعمتوں پر "شکر" نہ کیا اسے چاہیے کہ وہ اپنے لئے میرے سوا کوئی اور رب تلاش کرے۔ (قرآن کریم)
- اگر تم اللہ کی بندگی کا دم بھرتے ہو تو اس کا "شکر" بھی ادا کرتے رہو۔ (قرآن کریم)
- جو راہِ خدا میں نہ خرچ کر کے نعمت کی "ناشکری" کرتے ہیں وہ ظالم ہیں۔ (قرآن کریم)
- مومن خوش حالی میں "شکر" گزار ہوتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو بندوں کا "شکر" گزار نہیں وہ خدا کا بھی ناشکرا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- ایمان دو نصف ہیں، نصف صبر اور نصف "شکر"۔ (حضرت محمدؐ)
- ایماندار وہ ہے جسے جب خوشی حاصل ہوتی ہے تو وہ "شکر" ادا کرتا ہے۔ اور مصیبت کے وقت صبر۔ (حضرت محمدؐ)
- جو دنیاوی حیثیت میں تجھ سے زیادہ ہے اس کو مت دیکھ کہ "ناشکری" پیدا ہو گی۔ (حضرت محمدؐ)
- "شکر" کے ساتھ مال کی زیادتی ہوتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو خوش دل ہے ہمیشہ "شکر" گزار رہتا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- نعمت کا بے مناسب جگہ خرچ کیا جانا "ناشکری" ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- "شکر" نعمت حصولِ نعمت کا باعث ہے۔ اور ناشکری حصولِ زحمت کا موجب۔ (حضرت علیؓ)

- جس شخص کی بُرائی کرنے پر اس کی "شکر گزاری" کی جائے وہ شکر گزاری نہیں بلکہ تمسخر ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جو شخص کسی کے احسان کا "شکر گزار نہیں ہے وہ آئندہ مزد راس سے محروم رہ جاتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- خلقِ خدا سے نیکی کرنے سے جس قدر حقیقی "شکر گزاری" ہوتی ہے وہ کسی اور صورت میں نہیں ہو سکتی۔ (حضرت علیؓ)
- وہ مصیبت جس میں ثواب کی امید ہو اس نعمت سے اچھی ہے جس کا "شکر" ادا نہ ہو۔ (حضرت علیؓ)
- نعمتوں کی حفاظت "شکر" سے کرو۔ (حضرت علیؓ)
- سب سے اچھا اور عملی "شکر" یہ ہے کہ خداداد نعمتوں میں سے دوسروں کو بھی دے۔ (حضرت علیؓ)
- جس شخص نے بندوں کو شکریہ ادا نہیں کیا وہ خدا تعالےٰ کے "شکر" سے بھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ (حضرت علیؓ)
- احسان کرو خواہ "ناشکرے" پر ہی کیوں نہ ہو۔ وزن میں شکر گزار کے بڑھ کر ہوگا۔ (حضرت علیؓ)
- وہ رزق کی فراخی جس پر "شکر" نہ ہو فتنہ بن جاتی ہے۔ (غوث پاکؒ)
- جس نے "ناشکر گزار" پر احسان کیا اس نے اپنی نیکی ضائع کی۔ (حضرت فضیلؒ)
- زکوٰۃ نعمتِ مال کا "شکر" ہے۔ اور نماز و روزہ و حج بدن کی نعمتوں کا شکر (امام غزالیؒ)
- اہلِ اللہ مال پا کر متواضع ہوتا ہے۔ اور اہلِ دنیا مغرور وہ "شکر گزار" ہوتے ہیں۔ (حامد بن لفافؒ)
- تیرا "شکر" کرنا یہ ہے کہ تو انعاماتِ خداوندی کے ذریعہ سے خدا کی نافرمانی نہ کرے۔ (سہل بن تستریؒ)
- اتنی دولت جمع نہ کر کہ اس کا "شکر" ادا نہ ہو۔ (سلمان فارسیؓ)

- جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے وہ "شہید" ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو اپنی جان کی حفاظت میں مارا جائے وہ "شہید" ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو اپنے دین کی حفاظت میں مارا جائے وہ "شہید" ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اپنے مال کی خاطر لڑ یہاں تک کہ آخرت میں تو "شہیدوں" میں شامل ہو جائے یا جیت کر اپنا مال بچا لے۔ (حضرت علیؓ)
- ایماندار تاجر قیامت کے دن نیکوں اور "شہیدوں" کے ساتھ ہوگا (حضرت محمدؐ)
- علماء کی سیاہی کا پلہ "شہیدوں" کے خون سے زیادہ بھاری ہے (مجدد الف ثانی)
- موت کسی کو شہادت کا درجہ نہیں دیتی تاوقتیکہ وہ کسی اصول یا سبب دین کی خاطر اپنی جان قربان نہ کردے۔ (پچھبیلداس)

شرم

- "شرم" عورت کا سب سے قیمتی زیور ہے۔ (کولٹن)
- "شرم" کی کشش حُسن سے زیادہ ہوتی ہے۔ (شکسپیر)
- یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ بناوٹی "شرم" حقیقی شرم کو مار ڈالتی ہے۔ (ٹیگور)
- "شرم" کی شرم رکھنا چاہیے۔ (مہابھارت)
- "شرم" مانگنے سے ہونی چاہیے دینے سے نہیں۔ (گیتا)
- "شرم" انسان کے حُسن کو چار چاند لگاتی ہے۔ (رفے مین)

شرکت

- اس کے وبال میں وہ بھی "شریک" ہو گا جو بُری بات کی سفارش کرے۔ (قرآن کریم)
- دوستوں کے مال میں تمام دوست "شریک" ہیں۔ (فیثا غورث)
- جو لوگ فائدے میں کسی کو "شریک" نہیں کرتے، نقصان میں بھی ان کا کوئی شریک نہیں ہو سکتا۔ (بیکن)
- ایسے دولت مند کو جو اپنی دولت میں مستحق لوگوں کو "شریک" نہ کرے اس کی کمر میں پتھر باندھ کر اسے دریا میں پھینک دینا چاہیے۔ (یحییٰ برمکیؒ)
- سب سے قریبی دشمن میرے جسم میں موجود ہے، جب تک اس کو مغلوب نہ کروں دوسری جنگ میں کس طرح "شریک" ہو سکتا ہوں۔ (دیوجانس کلبی)
- جو شخص تمہاری خوشیوں میں "شریک" ہوتا ہے لیکن تکلیفوں میں ساتھ نہیں دیتا وہ جنت کی سات کنجیوں میں سے ایک کنجی کھو دیتا ہے۔ (سوامی سارشبدا نندجی)

شیخی

- اللہ کسی اِترانے والے "شیخی خور" کو پسند نہیں کرتا۔ (قرآن کریم)
- زمین پر "شیخی" سے اکڑ کر نہ چلو، کیوں کہ اکڑ کر چلنے سے تو زمین کو پھاڑ نہیں دے گا اور نہ تن کر چلنے سے پہاڑوں کی بلندیوں ہی کو پہونچ سکے گا۔ (قرآن کریم)
- "شیخی خور" کی بات کسی مسلمان کے حق میں مت سُن با۔ (حضرت محمدؐ)
- فضول خرچی اور "شیخی" نہ کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- ہم دوسروں کی "شیخی" کو اس لیے ناپسند کرتے ہیں کہ وہ ہماری شیخی کو مجروح کرتی ہے۔ (فیثا غورث)

- اللہ کے نزدیک "شریف" وہی ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ (قرآن کریم)
- "شرافت" انسانیت کا سب سے حسین زیور ہے (حضرت محمدؐ)
- "شریف" جب علم پڑھتا ہے تو متواضع ہو جاتا ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- جلدی سے معاف کرنا انتہائی "شرافت" ہے۔ (حضرت علیؓ)
- "شریف" کی پہچان یہ ہے کہ جب کوئی سختی کرے تو سختی سے پیش آئے اور جب کوئی اس سے نرمی برتے تو نرم ہو جائے۔ (حضرت علیؓ)
- "شرافت" عقل و ادب سے ہے نہ کہ مال و نسب سے۔ (حضرت علیؓ)
- "شرافت" افعال کی عمدگی سے ظاہر ہوتی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- "شریفوں" کے واسطے یہ بہت بڑی مصیبت ہے کہ ان کو شریروں کی خاطر مدارات کی ضرورت پیش آئے۔ (حضرت علیؓ)
- انعام میں دیر کرنا "شریفوں" کی عادت نہیں۔ (حضرت علیؓ)
- "شریف" کی سختی یا غلطی دیکھ کر اس سے متنفر نہ ہو جاؤ۔ (حضرت علیؓ)
- وہ "شریف" جس پر کمینہ حاکم ہو قابلِ رحم ہوتا ہے (حضرت علیؓ)
- جو شخص اوّل ہی اوّل امراء اور "شرفاء" میں سرفراز کئے جاتے ہیں، عام طور پر نہایت ہی نیک اور صالح ہوتے ہیں۔ (بکین)
- فاضل "شریف" کے نفس کو حسنِ قبول حق سے شناخت کرنا چاہئے۔ (سقراط)
- صرف تعلیم سے "شرافت" کا حاصل کرنا ایسا ہی مہمل خیال ہے کہ جیسا علم کیمیا سے تانبے کا سونا بنانا۔ (ارسطو)
- جب تمہیں وراثت میں مفلسی اور تنگ دستی ملیں تو "شرافت" کو اپنا سرمایہ بنا لو۔ (لقراط)

- علماء کا جمال "شرافتِ نفس" ہے۔ (امام شافعیؒ)
- کتنا "شریف" ہے غم کا مارا وہ دل جس کا غم اسے خوشی کے گیت گانے سے نہ روک سکے۔ (خلیل جبران)
- "شرافت" انسان کو حلیم بناتی ہے۔ (بھاگوت)
- وہ "شریف" نہیں جو دوسروں کو رذیل سمجھے۔ (سوامی سارشبدا نند جی)
- "شرافت" لباس سے نہیں اعمال سے پہچانی جاتی ہے (گورو گوبند سنگھ جی)
- راہِ "شرافت" کی دشواریوں میں یہ بھی ہے کہ آپ اپنے حقوق کے استعمال میں نرمی اور رواداری کا دامن نہیں چھوڑ سکتے۔ (سٹیلر)
- دولت انسان کو "شریف" نہیں بنا سکتی۔ (ڈارون)
- قدرت نے بعض انسانوں میں "شرافت" کوٹ کوٹ کر بھر دی ہے (شکسپیر)

- "شراب" پینا اور جوا کھیلنا سخت گناہ ہیں۔ (قرآن کریم)
- جو شخص "شراب" کو خوشنودیٔ خدا کے علاوہ کسی اور بناء پر ترک کریگا خدا اسے مہر بند شراب پلائے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- "شرابی" مثل بت پرست کے ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- کوئی شخص اپنے نفس کو بچانے کے ہی لئے "ترک" کرے گا تو خداوند عالم اس پر اس کا شکریہ ادا کرے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- "شرابی" کی نماز کو چالیس دن تک خداوند عالم قبول نہیں کرے گا۔ اور اگر چالیس دن کے اندر مر جائے تو کافر مرے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- "شراب" اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے جس چیز کا زیادہ حصہ نشہ کرتا ہے

اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے (حضرت محمدؐ)

- خداوند عالم نے تمام گناہوں کو ایک گھر میں بند کر دیا ہے اور اس کی کنجی "شراب" خواری ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "شراب" کی قیمت نا جائز ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "شرابی" پر ایک گھڑی ایسی آتی ہے جس میں وہ اپنے پالنے والے کو نہیں پہچانتا۔ (حضرت محمدؐ)
- "شراب" کی عادت انسان کو کفر تک لے جاتی ہے۔ (حضرت عمرؓ)
- صبر اور امن سے زیادہ "شراب" اور عمدہ غذا لذیذ نہیں۔ (بزرجمہر)
- "شراب" جائز نہیں مگر حدوث مرض میں۔ (جالینوس)
- رات کو جب لوگ مصروفِ "مے نوشی" ہوتے تھے میں روغنِ زیتون کے ساتھ اپنا خون جلاتا تھا اور علم حاصل کرتا تھا۔ (افلاطون)
- "شراب" نوشی اور دیگر منشیات کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی متاثر ہوتی ہے۔ (بقراط)
- عورت اور "شراب" سب کو احمق بنا لیتے ہیں۔ (سٹیلر)
- دنیا کی ساری فوجیں بھی انسانوں اور جائدادوں کو تباہ نہیں کر سکتیں جتنی کہ "شراب" (ملٹن)

شکایت (شکوہ)

- مصیبت کے اوقات میں خدا کی "شکایت" نہ کرو۔ سب سے بزرگ تر ہو جاؤ گے (حضرت محمدؐ)
- "شکوہ اور شکایت" سے زبان بند رکھو۔ راحت نصیب ہو گی۔ (حضرت ابو بکرؓ)
- باوجود نعمت و عافیت کے زیادہ طلبی بھی "شکوہ و شکایت" ہے۔ (حضرت عثمانؓ)

- ”شکایت“ کا ترک کرنا صبر ہے۔ (امام جعفر رضا)
- جو مصیبت میں ”شکایت“ کرتا ہے وہ ایسا شخص ہے کہ جیسے اس نے نیزہ پکڑا ہوا ہے۔ اور حق تعالیٰ سے جنگ کرتا ہے (شفیق بلخیؒ)
- ”شکایت“ کا قطعی طور پر موقوف ہونا ناممکن ہے۔ لیکن اپنی طرف سے کوشش کرو کہ کوئی تمہارا شاکی نہ ہو۔ (فیثا غورث)
- وہ لوگ اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کی ”شکایت“ نہ کریں، جو زمانہ کی سختیاں نہ اٹھائیں۔ (یحییٰ برمکیؒ)
- نعمتِ حق کھانے اور زبان ”شکایت“ کرنے میں انسانی زندگی بسر ہوتی ہے (شیخ سعدیؒ)
- مصیبت کی ”شکایت“ سے پرہیز کرو۔ کیوں کہ اس سے خدا ناراض ہوتا ہے (محمدؒ بن حنیفؒ)
- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو کب تک میری ”شکایت“ کرے گا، میں شکایت و مذمت کے قابل نہیں ہوں۔ (عبداللہ بن سلام)
- بعض لوگ ”شاکی“ ہیں کہ گلوں میں خار پنہاں ہیں، لیکن میں شاکر ہوں کہ کانٹوں کے ساتھ پھول بھی ہیں۔ (پوپ)
- ”شکایت“ خدا کے حضور میں بہترین اظہار تشکر اور خلوص میں انہماک ہے (سوفٹ)
- جو شخص کسی کی غیر مناسب تربیت کی ”شکایت“ کرتا ہے، حقیقتاً اپنی بدسلیقگی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ (آسکر وائلڈ)
- اگر قانون کی زبان ہوتی تو وہ سب سے پہلے قانون دانوں کی ”شکایت“ کرتا۔ (لارڈ ہیلی فیکس)
- جب تمہاری اپنی دہلیز غلیظ ہے تو اپنے ہمسائے کے متعلق یہ ”شکایت“ نہ کرو۔ کہ کاہلی سے اس کی چھت ابھی تک برف سے ڈھکی ہے۔ (کنفیوسیش)
- ”شکایت“ اگر جائز ہو تو شکایت نہیں ہوتی۔ (رفی ملین)

- اور وہ عورتیں بھی حرام کی گئی ہیں جو قید نکاح میں ہوں، بجز ان کے جو تمہاری ملکیت میں آجائیں، وہ تمہارے لیے حلال کردی گئی ہیں۔ اس طور پر کہ قید نکاح میں لانے والے ہو نہ کہ "شہوت" اور مستی نکالنے والے (قرآن کریم)
- آنکھ کا کاسہ دل کا دروازہ ہے کہ قلب کی تمام آفتیں اسی راستہ سے آتی ہیں اور "شہوت" و لذات پیدا ہوتی ہیں۔ آنکھ بند کرے تمام آفتوں سے محفوظ ہو جائے گا۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- اس کو خوشی ہو جس کی آنکھ "شہوات" دیکھتی ہے اور اس کا دل ان شہوات کو نہیں چاہتا۔ (امام جعفرؓ)
- امرد خوبصورت کی طرف نظر کرنا مطلقاً ناجائز ہے خواہ بہ "شہوت" ہو یا بلاشہوت۔ (امام غزالیؒ)
- "شہوت" شیطان کا ہتھیار ہے۔ (امام غزالیؒ)
- وہ شیرینی جس کا آخر تلخ ہو وہ "شہوت" ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- جب تک کہ تمہاری رائے غصہ سے مغلوب اور تم متابعتِ "شہوات" کرتے ہو اپنے آپ کو انسان نہ سمجھو۔ (بطلیموس)
- "شہوت" ایسی شیرینی ہے جو چکھنے والے کو ہلاک کر دیتی ہے (اقلیدس)
- "شہوتِ" طبعی انسان و حیوان کو مساوی ہوتی ہے۔ لیکن وصفی فقط انسان کو جو بے تربیتی اور بدصحبت سے نشو ونما پاتی ہے۔ (بوعلی سینا)
- جب تمام شکم سیر ہو جاتا ہے تو دوسرے سب اعضاء "شہوت" کے بھوکے ہوتے ہیں۔ اور جب شکم بھوکا ہوتا ہے تو اعضا، شہوت سے سیر ہوتے ہیں۔ (ابوسلیمان دارانیؒ)

- جو خواہشاتِ نفسانی پر غالب آئے وہ فرشتوں سے بھی اچھا ہے۔ کیوں کہ فرشتہ محض عقل ہے اس کو "شہوت" نہیں ہے۔ اور جس پر شہوت غالب آئے وہ جانور ہی جانور ہے۔ (وہب بن وردؒ)
- جس کی "شہوات" زیادہ ہوں گے، اس کے گناہ زیادہ ہوں گے۔ اور دل بھی سخت ہو گا۔ (یحییٰ بن معاذؒ)
- سب سے زیادہ کمزور شخص وہ ہے جو اپنی "شہوت" کے ضبط پر قدرت نہ رکھتا ہو۔ اور سب سے زیادہ طاقت ور وہ ہے جو ضبط پر قدرت رکھتا ہو۔ (شیخ داؤد طائیؒ)
- جو شخص بوالہوسی اور لذاتِ "شہوات" میں مبتلا نہیں وہ افلاس کو مصیبت نہیں سمجھ سکتا۔ (سینیکا)
- بوالہوس کی "شہوات" عارضی ہوتی ہے۔ (رفیعین)

شیطان

- "شیطان" کے قدم بہ قدم نہ چلو۔ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ (قرآن کریم)
- فضول خرچی کرنے والے "شیطان" کے بھائی بند ہیں۔ اور شیطان اپنے پروردگار کا نہایت ناشکر گزار ہے (قرآن کریم)
- "شیطان" کا گذر بنی آدم کے خون کے گذرگاہوں تک ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- کچھ بھی کرو مگر "شیطان" کے وکیل نہ بنو (حضرت محمدؐ)
- "شیاطین" منہ کے بل سوتے ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- خطاب "شیطانی" وسوسوں کو کم کر دیتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- یہ تین چیزیں "شیطانی" وسوسے ہیں۔ مٹی کھانا۔ دانتوں سے ناخون کاٹنا۔ اور داڑھی چبانا۔ (حضرت محمدؐ)
- "شیطان" سے پوچھا گیا کہ بنی آدم میں سے کون سا گروہ تیری زیادہ مددگاری کرتا ہے۔؟ جواب دیا کہ حریص، بخیل، بزدل اور شتاب کار۔ (حضرت نوحؑ)
- تعجب ہے اس پر جو "شیطان" کو دشمن جانتا ہے۔ اور پھر اس کی اطاعت کرتا ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- ایک پرہیزگار فقیہہ "شیطان" پر ہزار عابد سے بھاری ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- خوشامد اور تعریف کی محبت "شیطان" کے نہایت مضبوط داؤں ہیں (حضرت علیؓ)
- "شیطان" سرتاپا شر ہے۔ (غوث پاکؒ)
- جب "شیطان" انسان سے چار باتوں میں سے ایک حاصل کر لیتا ہے۔ تو کہتا ہے کہ مجھے اور کی ضرورت نہیں۔ اول اس کا تکبر کرنا۔ دوم اپنے اعمال کو زیادہ سمجھنا۔ سوم اپنے گناہوں کو بھول جانا۔ چارم۔ پیٹ بھر کھانا کہ یہ سب باتوں کی جڑ ہے۔ کیونکہ باقی تینوں باتیں اسی سے پیدا ہوتی ہیں۔ (حضرت فضیل)

- اگر انسان چالیس سال کی عمر تک پہونچ کر بھی گناہ نہ چھوڑے اور اپنی سرکشی سے تائب نہ ہو تو "شیطان" اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتا ہے اور کہتا ہے نجات نہ پانے والے پر میں فدا ہوں۔ (حضرت فضیلؒ)
- موذن منادِ رحمٰن ہے۔ اور گویا منادِ "شیطان" (مجددالف ثانی)
- عفو کی اُمید پر گناہ کرنا "شیطان" کا کھلا فریب ہے (مجددالف ثانی)
- نفس کا شر "شیطان" کے شر سے زیادہ ہے (امام غزالیؒ)
- عالم دنیا طلب کا فساد "شیطان" کے فساد سے زیادہ ہے (امام غزالیؒ)
- کثرت شغل "شیطانی" فعل ہے کہ جس سے احکام و فرائض فوت ہوں (امام غزالیؒ)
- نکاح دین کا حصار ہے۔ اور شہوت "شیطان" کا ہتھیار۔ (امام غزالی)
- "شیطان" کو سب سے پیارا بخیل مسلمان اور ناپسند گنہ گار سخی ہے (معروف کرخیؒ)
- مت دوست رکھ "شیطان" کو کہ یہ مسلمانوں کا رفیق نہیں ہے (شفیق بلخی)
- ہر وہ ملکہ جو انسان حاصل کرتا ہے کسی فرشتے یا "شیطان" کی پیدائش کا سبب بنتا ہے جو بعد میں اس کا مصاحب بن جاتا ہے۔ اگر ملکہ اچھا ہے تو اچھا مصاحب ہوگا۔ اگر بُرا ہے تو بُرا۔ (فیثاغورث)
- ایک ناجائز درہم ہزار دینار کے لئے حجاب بن جاتا ہے۔ جو کوئی اس کا خیال نہ کرے۔ اس کو "شیطان" خیال کرے۔ (مامون الرشید)
- میں "شیطانوں" کے ساتھ پہاڑوں پر پھرا لیکن بُرے انسانوں کے سوا کسی سے نہیں گھبرایا۔ (بذرجمہر)
- خالی پیٹ "شیطان" کا قید خانہ اور بھرا ہوا پیٹ اس کا اکھاڑہ ہے (حسن بصری)
- جب درہم و دینار پر مہر لگائی جاتی ہے۔ تو "شیطان" اس کو بوسہ دیتا ہے اور کہتا ہے کہ جو مجھ سے محبت کرے۔ وہ میرا سچا غلام ہے (مسلم نجات)
- آدمی کا "شیطان" آدمی ہے۔ (میر امن)
- بےکار لوگوں کے دلوں میں "شیطان" فوراً کارخانہ کھول دیتا ہے (ہربرٹ اسپنسر)

- مرد پر عورت نے حکومت کی اور عورت پر "شیطان" نے۔ (گوئٹے)
- انسان کا "شیطان" بن جانا اس کی شکست ہے۔ (رادھا کرشنن)
- خالی دماغ "شیطان" کی آماجگاہ ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- جو حق بات کہنے سے باز رہتا ہے وہ گونگا "شیطان" ہے۔ (ابو علی آفاق)
- نفرت "شیطان" کا حصہ ہے۔ (بھرتری ہری)
- مال و دولت انسان کو "شیطان" بناتی ہے۔ (وکٹر ہیوگو)
- دولت کی غیر مساوی تقسیم کا سبب ذاتی ملکیت ہے۔ اور ذاتی ملکیت انسانوں کو "شیطان" اور دُنیا کو دوزخ بنا دیتی ہے۔ (مارکس)
- جہاں پیسہ ہے وہاں "شیطان" ہے۔ اور جہاں پیسہ نہیں ہے۔ وہاں اس سے بھی بڑا شیطان ہے۔ (جرمن کہاوت)

شرارت

- کسی ملک میں "شر" اور فساد نہ پھیلاؤ۔ (قرآن کریم)
- جس کے "شر" سے پڑوسی بے خوف نہ ہو وہ مسلمان نہیں۔ خواہ وہ پڑوسی کافر ہو یا مومن۔ (حضرت محمدؐ)
- لوگوں میں سے بُرا وہ ہے جس کی تعظیم اُس کے "شر" کے خوف سے کی جائے (حضرت محمدؐ)
- بگڑا ہوا عالم سب سے زیادہ "شریر" ہوتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اللہ "شر" پسند نہیں کرتا اس لئے زمین پر شر نہ پھیلاؤ۔ (حضرت محمدؐ)
- "شریر" ترین انسان وہ جو آخرت کو دُنیا کے عوض بیچ ڈالے۔ اور اس سے بھی زیادہ شریر وہ ہے جو دوسرے کی دُنیا کے لئے اپنا دین فروخت کر دے (حضرت محمدؐ)

- "شریر" کی بدکاریاں اُسی کو پکڑ لیں گی۔ اور وہ اپنے ہی گناہوں کی رسّی میں جکڑا جائے گا۔ (حضرت سلیمانؑ)
- کوئی انسان "شر" سے پائیدار نہیں رہ سکتا۔ (حضرت سلیمانؑ)
- خداوند تعالیٰ کا خوف عمر کو دراز کرتا ہے۔ مگر "شر انگیزوں" کی زندگی گھٹائی جاتی ہے (حضرت سلیمانؑ)
- ملائم جواب غصّہ کو کھو دیتا ہے۔ مگر کرخت باتیں "شر انگیز" ہوتی ہیں (حضرت سلیمانؑ)
- "شریر" بلا میں گرفتار رہتا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- "شریر" کا مقابلہ نہ کر بلکہ جو تیرے داہنے گال پر طمانچہ مار دے تو تو دوسرا گال بھی اس کی طرف پھیر دے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- عورت اگرچہ "شر" اور خرابی ہے مگر اس سے بڑا شر یہ ہے کہ اس کے بغیر گذارہ بھی نہیں ہو سکتا۔ (حضرت علیؓ)
- "شریر" آدمی کسی کے ساتھ نیک گمان نہیں رکھتا۔ کیونکہ وہ ہر ایک کو اپنے جیسا خیال کرتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- دوسروں کے سینے سے "شر" اس وقت دور کر کہ پہلے تو اپنے سینے کی صفائی کر لے۔ (حضرت علیؓ)
- شریفوں کے واسطے یہ بہت بڑی مصیبت ہے کہ ان کو "شریروں" کی خاطر مدارات کی ضرورت پیش آئے۔ (حضرت علیؓ)
- "شریر" عورتوں سے بالکل برکنار رہو۔ اور جو بھلی مانس ہوں ان سے بھی ہوشیار رہو۔ (حضرت علیؓ)
- "شریر" کی کوئی اچھی بات دیکھ کر اس کے دھوکے میں نہ آؤ۔ (حضرت علیؓ)
- "شریر" کی صحبت بُرائی کا مرکز ہے۔ (حضرت امام حسینؓ)
- جب انسان پر "شر" غالب ہو۔ وہ شیطان ہے۔ (غوث پاکؒ)
- "شر" نفس شیطان کے شر سے زیادہ ہے (مجدد الف ثانیؒ)

- دُنیا طلب عالم کا "شر" شیطان سے بڑھ کر ہے۔ (امام غزالیؒ)
- نکاح دین کا حصار ہے اور شہوت شیطان کا ہتھیار۔ نکاح اس کے "شر" سے بچانے والا ہے۔ (امام غزالیؒ)
- جھوٹ جائز نہیں مگر "شر" کے خیال سے اگر ضرورت ہو جائز ہے (جالینوس)
- جھوٹ کے "شر" سے محفوظ رکھنے والی چیز سچائی ہے۔ (بطلیموس)
- "شریر" عورتوں سے خدا کی پناہ میں رہ۔ (لقمانؑ)
- عورتوں کی طرف میلان کا نتیجہ "شر" ہی تو ہے۔ (لقمان)
- خاموشی کو اپنا شعار بنا تاکہ زبان کے "شر" سے محفوظ رہ سکے (لقمان)
- عقل جس جگہ کامل ہوگی "شر" وہاں ناقص ہوگا۔ (افلاطون)
- تعلیم کے ذریعے سے "شریر" بھی اخیار میں سے ہو سکتا ہے (ارسطو)
- "شر" کو شر سے رفع کرنا اگرچہ اچھی بات ہے۔ مگر شر کو خیر سے رفع کرنا نسبتاً احسن ہے۔ (ارسطو)
- خلق خدا کے معاملہ کو از روئے حق و حساب فیصلہ کرتا کہ دوست زیادہ ہوں اور "شر" دشمنان سے محفوظ رہے۔ (بقراط)
- عقلمند وہ ہے کہ اگر خیر اور "شر" کی کشمکش میں مبتلا ہو تو بہتر راستہ اختیار کرے۔ (امام شافعیؒ)
- "شریر" کو حلم سے رام کرو۔ (رجاتمابدھ)
- "شر" میں خیر کا پہلو ہے۔ اور اگر کبھی دو شر سامنے آئیں تو ان میں سے کسی ایک میں ضرور دامن ملوث ہوگا۔ تو پھر اس شر پہ قانع ہو جانا چاہیئے کہ جس میں خیر کا پہلو کسی قدر نمایاں ہو۔ (دیلز)
- "شریر" آدمیوں کی تعداد میں اضافہ کرنا درحقیقت بدخواہی سے آئندہ نسلوں کے لئے دشمنوں کی بھاری جماعت پیدا کرنا ہے (ہربرٹ سپنسر)

صبر

- جس نے میری بلا پر "صبر" کیا میں اس کو اپنے پاس صدیق لکھتا ہوں۔ (قرآن کریم)
- اللہ "صبر" کرنیوالوں کے ساتھ ہے۔ (قرآن کریم)
- جس شخص نے "صبر" نہ کیا اس کو چاہیئے کہ وہ میرے سوا کوئی اور رب ڈھونڈھ لے۔ (قرآن کریم)
- "صبر" کرو اور لوگوں کو صبر دلاؤ۔ (قرآن کریم)
- "صبر" ایمان سے ایسا ملا ہوا ہے جیسے سر جسم سے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو اذیت پہونچنے پر "صبر" کرتا ہے اس سے اچھا ہے جو نہ لوگوں سے ملتا ہے اور نہ ان سے اذیت پہونچنے پر صبر کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- ایسی نعمت کسی کو بھی نہ ملی جو "صبر" سے بہتر اور بڑی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- حقیقی "صبر" مصیبت کو اوّلاً ہی برداشت کر لینا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو شخص "صبر" کرنا چاہے خدا اسے صبر کرنے کی توفیق عطا کرتا ہے (حضرت محمدؐ)
- میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ ایک رات بھوکا رہوں اور "صبر" کی حقیقت معلوم کروں (حضرت محمدؐ)
- "صبر" میری چادر ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- مصیبت میں "صبر" کرنا سخت ہے مگر صبر کے ثواب کو ضائع نہ ہونے دینا سخت تر ہے۔ (حضرت ابو بکرؓ)

- "صبر" کی دو قسمیں ہیں۔ مصیبت پر صبر۔ معصیت کے ترک پر صبر۔ (حضرت عمرؓ)
- کسی سے بدلہ نہ چاہنا "صبر" ہے۔ (حضرت عمرؓ)
- بے قراری بہ نسبت "صبر" زیادہ تکلیف دہ ہے۔ (حضرت علیؓ)
- کوئی "صبر" کرے اور کامیاب نہ ہو ؟ (حضرت علیؓ)
- حرام کاموں سے نفس کو روکنا بھی "صبر" کی دوسری قسم ہے۔ (حضرت علیؓ)
- معاش کی وہ تنگی جس پر "صبر" نہ ہو فتنہ بن جاتی ہے۔ (غوث پاکؒ)
- شکایت کا ترک کرنا بھی "صبر" ہے۔ (امام جعفرؓ)
- سعادتمند وہ ہے جو "صابر" ہو اور موجودہ پر قانع رہے۔ (امام جعفرؓ)
- اذیت پر "صبر" کرنا ولایت کی دلیل ہے۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- علامت اس مصیبت کی جو بوجہ عقوبت ہوتی ہے، عدم "صبر" ہے (ابوالحسن خرقانیؒ)
- زور سے رونا "بے صبری" کی علامت ہے۔ (امام غزالیؒ)
- عورت کی بدخلقی پر "صبر" کرنے والا حضرت ایوبؑ کے صبر کے برابر ثواب پائے گا۔ (امام غزالیؒ)
- وہ تلخی جس کا آخر شیرینی ہو "صبر" ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- اپنی موجودہ حالت پر قانع رہکر "صبر" کی زندگی اختیار کرو۔ (بطلیموس)
- "صبر" زندگی کے مقصد کا دروازہ کھولتا ہے کیوں کہ سوائے صبر کے اس دروازے کی اور کوئی چابی نہیں۔ (شیخ سعدیؒ)
- دشمن کا لوہا پہلے ہی گرم ہو جائے لیکن ہتھوڑا تو ٹھنڈا رہ کر کام دے سکتا ہے یعنی "صبر" زندگی کے لئے ضروری ہے۔ (امام جعفرؓ)
- رنج و غم میں مالی پریشانیوں کے وقت یا جان کا خطرہ پیدا ہو جانے پر "صبر" اور تحمل سے کام لینا ہی زندگی کی کامیابی ہے۔ (ایبکی)
- جتنی جلدی کروگے اتنی دیر لگے گی یعنی "صبر" سے کام لیا کرو۔ (چرچل)
- "صبر" مایوسی کی وہ قسم ہے جسے خوبی کا نام دیا گیا ہے (پیرس)

- بُری "صحبت" اچھے اچھوں کو بھی اپنے رنگ میں رنگ لیتی ہے۔ (ہری شام)
- بُری "صحبت" سے بچو، جس طرح کسی زہریلے بچھو سے بچتے ہو۔ (گرو نانک دیوجی)
- گرم لوہے پر پانی کی بوند پڑتی ہے تو اس کا نشان بھی باقی نہیں رہتا۔ اعلیٰ صفات "صحبت" ہی سے میسر آتی ہیں۔ (بھرتری ہری)
- ہر ایک سے "صحبت" مت کرو۔ ورنہ ایک دن پچھتاؤ گے۔ (لنکن)
- اچھی "صحبت" اچھا بناتی ہے۔ اور بری صحبت سے آدمی بڑا بن جاتا ہے۔ (فیضی)

- "صحت مند" رہنے کے لئے ان تین چیزوں کو ٹھیک رکھنا چاہیے۔ غذا، نیند اور تجربہ۔ (مہارشی چرک)
- اچھی "صحت" انسان کی اوّلین عظیم دولت ہے۔ (ایمرسن)
- "صحت" محنت میں ہے۔ محنت کے علاوہ کسی دوسری چیز سے صحت حاصل نہیں کی جا سکتی۔ (گولڈ سمتھ)
- اپنی "صحت" اور تندرستی کے لئے شام کو فٹ بال، ٹینس اور پولو کھیلنے والو، تم دیہاتوں میں جا کر ان غریب کسانوں کا ہاتھ کیوں نہیں بٹاتے، جن کے جسم محنت کی زیادتی سے چُور چُور ہو جاتے ہیں۔
(برنارڈ شا)

صدقہ

- کوئی "صدقہ" زبانی صدقہ سے بہتر نہیں۔ زبانی یہ ہے کہ تو کسی کی سفارش کر دے یا اذیت ہٹا دے یا جان بچائے۔ (حضرت محمدؐ)
- دو شخصوں کے درمیان صلح کرا دینا "صدقہ" ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- بہتر "صدقہ" وہ ہے کہ جو صاحبِ توفیق دے اور اپنے عیال سے شروع کرے۔ (حضرت محمدؐ)
- افضل ترین "صدقہ" وہ ہے جو مقدرت کے موافق ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- غریبوں پر کوئی "صدقہ" واجب نہیں جبکہ قرابت دار محتاج ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- مسکین کو "صدقہ" دینا ایک صدقہ ہے۔ اور قرابتی کو صدقہ دینا دو صدقے ہیں۔ ایک تو اصل صدقہ کا ثواب اور دوسرا صلۂ رحمی کا۔ (حضرت محمدؐ)
- سو درہم میں سے اڑھائی درہم بخیلوں اور دنیا داروں کی زکوٰۃ ہے اور صدیقوں کی زکوٰۃ تمام مال کا "صدقہ" کر دینا ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- "صدقہ" فقیر کے سامنے عاجزی سے باادب پیش کرو۔ کیوں کہ خوش دلی سے صدقہ دینا قبولیت کی نشانی ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- "صدقہ" روزہ کو پورا کر دیتا ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- فقیر کا ایک درہم "صدقہ" بہتر ہے غنی کے لاکھ درہم سے۔ (حضرت عثمانؓ)
- ترغیب دلانے کی نیت سے اعلانیہ "صدقہ" دینا خفیہ سے بہتر ہے (حضرت عثمانؓ)
- متکبروں کے ساتھ تکبر کرنا "صدقہ" ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- زکوٰۃ کا ایک پیسہ نفلی طور پر سونے کا پہاڑ "صدقہ" کرنے سے بہتر ہے (مجدد الف ثانیؒ)
- جو شخص "صدقہ" کے ثواب کا فقیر کی حاجت کی نسبت اپنے آپ کو زیادہ محتاج نہ جانے اس کا صدقہ قبول نہیں ہوتا۔ (امام غزالیؒ)
- فقیر کو "صدقہ" دے کر احسان نہ جتلاؤ بلکہ اس کے قبول کرنے کے خود احسان مند ہو۔ (امام غزالیؒ)

- ہمیشہ پاک اور "طاہر" رہا کرو۔ رزق میں برکت ہوگی۔ (حضرت محمدؐ)
- اللہ پاک و طاہر ہے وہ "طہارت" اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے (حضرت محمدؐ)
- جو شخص گناہوں سے پاک اور "طاہر" ہو، وہ نہایت دلیر ہوتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- بعض لوگ جائے "طہارت" میں سے پاک ہو کر آتے ہیں اور بعض لوگ خانۂ کعبہ میں سے باہر آتے ہیں تو پلید ہو کر آتے ہیں۔ (حضرت فضیلؒ)
- "طاہر" نفس اوقاتِ خلوت میں دوسروں کی نسبت اپنے آپ سے زیادہ شرم ظاہر کرتا ہے۔ (فیثا غورث)

طلاق

- حلال چیزوں میں کوئی چیز خدا کے نزدیک ایسی بری نہیں جتنی کہ "طلاق" (حضرت محمدؐ)
- حرام کاری کے سوا کسی اور سبب سے اپنی بیویوں کو حتی المقدور ہرگز "طلاق" مت دو۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- جس بیوی سے تیرے والدین ناراض ہوں ان کو "طلاق" دینا خدمتِ والدین میں داخل ہے۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- کبھی غصے کے وقت "طلاق" کا لفظ زبان پر نہ لاؤ کہ اللہ کو یہ امر سخت ناپسند اور عورت کی دل شکنی کا موجب ہے۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- بہترین و فائدہ رساں "طلاق" سے ناموافق ترین صلح بدرجہا بہتر ہے۔ (آسکر وائلڈ)

طور طریقہ!

- اللہ چاہتا ہے کہ انبیاء اور صلحا، جو تم سے پہلے گزرے ہیں۔ ان کے "طریقے" کھول کھول کر تم سے بیان کرے۔ اور تم کو ان ہی طریقوں پر چلائے (قرآن کریم)
- گوشہ نشینی ایک عبادت ہے اور تم سے پہلے نیکوکاروں کا "طریقہ" ہے (حضرت محمدؐ)
- ہمارا "طریق" صحبت ہے کیونکہ خلوت میں شہرت ہے اور شہرت میں آفت (مجدد الف ثانی)
- سفلہ کے ساتھ "طریقِ" تسلیم داخل حکمت ہے۔ (امام غزالیؒ)
- اذان اور قرآن کا الحان سے زیادہ پڑھنا اور راگ کے "طور" پر پڑھانا منع ہے۔ (امام غزالی)
- وقت کو بہتر "طریقے" سے صرف کرو، تجربہ کار ہو جاؤ گے۔ (فیثا غورث)
- ناجائز "طریقہ" سے حاصل کیا گیا دینار حجاب بن جاتا ہے۔ (مامون الرشید)
- جو شخص انتقام کے "طریقوں" پر غور کرتا رہتا ہے۔ اُس کے زخم ہمیشہ تازہ رہیں گے۔ (بو علی سینا)
- روزی اور دولت حلال "طریقہ" سے حاصل کرو۔ اور بر محل خرچ کرو (یحییٰ بن معاذ)
- خود نیکی کرو۔ اور دوسروں کو نیکی کرنے کا "طریقہ" سکھلاؤ۔ (لقمان)
- اگر کوئی دوست دشمن ہو جائے۔ تو آزار پہنچانے کے لئے اسے ہزار "طریقہ" معلوم ہوتے ہیں۔ (قاضی ابن المعروف)
- جاہل کا "طریقہ" ہے کہ جب کوئی دلیل مقابل کے آگے نہ چل سکے تو لڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ (شیخ سعدی)
- خوش رہنے کا ایک "طریقہ" یہ بھی ہے کہ اپنی ضرورتیں کم کر دو (مہاتما گاندھی)

- دُنیا میں عزت سے جینے کا سب سے آسان "طریقہ" یہ ہے کہ ہم جو کچھ ظاہرہ طور پر نظر آنا چاہتے ہیں۔ ویسے ہی باطنی طور پر بھی ہوں۔ (سقراط)
- جو بات اصولاً غلط ہے۔ وہ عملی "طور" پر کبھی صحیح نہیں ہو سکتی (راجندر پرشاد)
- انسان کو اس کے "طور طریقہ" گناہگار نہیں بنا سکتے۔ جب تک کہ اس کا دل گنہ گار نہ ہو۔ (لائمکس)
- روپیہ پیسہ کھاد کی مثال ہے۔ جب تک اس کو عام "طور" پر پھیلایا نہ جائے۔ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ (بیکن)
- اس گائے کی طرف دیکھئے اور سوچئے کہ دنیا کے بڑے بڑے سائنسدان گھاس کو دودھ میں تبدیل کرنے کا "طریقہ" دریافت نہیں کر سکے۔ (ٹیلر)
- جنگ ایک ایسا دھندہ ہے۔ جس میں آدمی "باعزت" طریقے" سے نہیں رہ سکتا۔ (میکیاولی)
- بعض لوگ پیدائشی "طور" پر عظیم ہوتے ہیں۔ (گیٹے)
- انسان جب ساوی "طریقہ" پر پیدا ہوتا ہے اور ساوی طور پر مرتا ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ درمیانی وقفہ یعنی زندگی کے دن بھی ساویانہ طریقہ پر کیوں نہ گزارے۔ (وکٹر ہیوگو)
- انسانی معاملات کا ہموار "طریقہ" سے چلنا اسی وقت ممکن ہے۔ جب نجی ملکیت ختم ہو جائے۔ (تھامس)
- نیک کام خفیہ "طور" پر کرنے سے کارگر ہوتے ہیں۔ (کارلائل)
- ہر شخص کو اپنے ڈھنگ اور "طریقہ" کے مطابق جنت حاصل کرنے کی اجازت ہونی چاہیئے۔ (فریڈرک)
- دشمن کو معاف کر دینا۔ انتقام لینے کا سب سے بہتر "طریقہ" ہے۔ (عربی کہاوت)

طاقت

- ہم کسی شخص کی "طاقت" سے زیادہ اس پر بوجھ نہیں ڈالتے۔ (قرآن کریم)
- نہیں "طاقت" بدی کو چھوڑنے کی اور نہ قوت نیکی کرنے کی، مگر اللہ بلند و بزرگ کی مدد سے۔ (قرآن کریم)
- جب خدا کسی کی مدد کرتا ہے تو دنیا کی کوئی "طاقت" اسے نقصان نہیں پہونچا سکتی۔ (قرآن کریم)
- خدا نے کسی کو اس کے مقدور اور "طاقت" سے زیادہ کوئی حکم نہیں دیا۔ (قرآن کریم)
- سچا ایمان اگر ایک لمحے کا بھی ہو ایسی روحانی "طاقت" پیدا کر دیتا ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اسے مرعوب نہیں کر سکتی۔ (قرآن کریم)
- اس بلا میں ہاتھ نہ ڈالو جس کے مقابلہ کی حقیقی "طاقت" نہ ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- عمل بقدرِ "طاقت" کرو۔ خدا کی قسم خدا ملول نہیں ہوتا۔ (حضرت محمدؐ)
- نہار منہ پانی پینے سے "طاقت" میں کمی آجاتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- خدا کے ساتھ اپنی ساری "طاقت" اور ساری عقل سے محبت رکھ (حضرت عیسیٰؑ)
- جسے رحم کی "طاقت" نہ ہو، وہ رحم نے والے پر رحم ہی کرے (حضرت ابوبکرؓ)
- جو ضعیف ہے میری نظروں میں "طاقت ور" ہے اور جو طاقت ور ہے وہ ضعیف ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- "طاقت" فی العمل یہ ہے کہ آج کے کام کل پر نہ اُٹھا رکھے جائیں (حضرت عمرؓ)
- انصاف وہیں حاصل ہو سکتا ہے جہاں طالبِ انصاف اپنے بازوؤں میں وصولِ انصاف کی "طاقت" رکھے۔ (حضرت عثمانؓ)
- آدمی عاجز اور نیک کام کرتا رہے تو اس سے اچھا ہے "طاقت" رکھے

اور بُرے کام نہ چھوڑے۔ (حضرت علیؓ)
- بڑھے کی رائے جوان کی "طاقت" اور زر سے زیادہ اچھی ہے (حضرت علیؓ)
- تواضع کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ کوئی شخص اپنی "طاقت" اور دولت ناروا استعمال نہ کرے۔ (حضرت امام شافعیؒ)
- مومن جس قدر بڑھا ہوتا ہے اس کا ایمان اسی قدر "طاقتور" ہوتا ہے۔ (غوث پاکؒ)
- دشمن کے ساتھ صلح اختیار کرنے میں بہتری ہے۔ ہر چند تجھ کو اپنی "طاقت" پر یقین واثق ہو۔ (جالینوس)
- وہ شخص تعریف کا مستحق ہے جو حلم کی "طاقت" کے ساتھ شدتِ غضب کو زائل کر سکے۔ (جالینوس)
- اشیائے نفیس میں سب سے زیادہ نافع اور سود مند شے جلیل القدر سخن ہے اگر اس کی "طاقت" نہ ہو تو کہنے والوں سے سننا چاہیئے۔ (فیثا غورث)
- حکمت عملی بازوئے "طاقت" سے زیادہ کام کرتی ہے۔ (لبطلیموس)
- تقدیم اور تاخیر کی کسی کو "طاقت" نہیں۔ (کے خسرو)
- فاقہ کشی اور حاجت مندی "طاقت" کو توڑ دیتی ہے۔ (بزرجمہر)
- امید کا دوسرا نام غریبوں کی "طاقت" ہے۔ (بیکن)
- خرد مند ہر چند کہ اپنی "طاقت" اور توانائی پر بھروسہ رکھے لیکن اپنی قوت پر اعتماد کر کے دشمن سے معترض نہ ہونا چاہیئے۔ (سقراط)
- یاد رکھو فتح "طاقت" کی نہیں صداقت کی ہوتی ہے۔ (سقراط)
- "طاقتور" وہ ہے جو غصہ کے وقت پرسکون رہے۔ (افلاطون)
- حرص کو اپنے دل میں جگہ نہ دو کہ تمہاری "طاقت" دوسروں سے زیادہ نہیں۔ (ارسطو)
- داناؤں کی زبان میں خدا کی "طاقت" ہوتی ہے۔ (لقمان)

- جو کمزور پر رحم نہیں کرتا اسے "طاقتور" کے مظالم برداشت کرنا پڑتے ہیں۔ (شیخ سعدیؒ)
- "طاقت" کسی زمانہ میں کبھی حق کا معیار نہیں تھی۔ (فراغلول)
- اگر کسی قوم کی "طاقت" کا اندازہ کرنا مطلوب ہو تو اس کی توپوں اور بندوقوں کا معائنہ نہ کرو۔ بلکہ اس کے کارخانوں میں جاؤ۔ اور دیکھو کہ وہ کہاں تک غیر قوموں کی محتاج ہے۔ (علامہ اقبالؒ)
- اے خدا مجھے "طاقت" دے کہ میں بھلے کام کر سکوں۔ (گورو گوبند سنگھ جی)
- "طاقت" روح کے اندر سے آتی ہے، باہر سے نہیں۔ (سدرشن)
- شرمندگی سے عمل کی "طاقت" سلب ہو جاتی ہے۔ (چھنوپدیش)
- تمام حفاظتی "طاقتوں" سے اپنی حفاظت کرو۔ (وید بانی)
- میں یہ مانتا ہوں کہ "طاقتور" ہمیشہ کمزور کو لوٹیں گے۔ اور کمزوری ایک گناہ ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- سیاسی "طاقت" کے معنی یہ ہیں کہ قومی نمائندگی کے ذریعہ قومی زندگی کو منظم کرنا۔ (مہاتما گاندھی)
- جمہوریت یہ ہے کہ کمزور سے کمزور کو وہی مواقع حاصل ہوں جو "طاقتور" سے طاقتور کو حاصل ہیں۔ (مہاتما گاندھی)
- برداشت کی "طاقت" سے بدکلامی کا مقابلہ کرو۔ (مہاتما گاندھی)
- سب روحوں کی "طاقت" ایک جیسی ہے، کچھ کی طاقت ظاہر ہو گئی، باقیماندہ کی ظاہر ہونے والی ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- کردار کے بغیر علم بُرائی کی "طاقت" بن جاتا ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- اگر انسان کا دل پاک ہے تو مصیبتوں کی آمد کے ساتھ ساتھ ان کی مزاحمت کی "طاقت" بھی اس میں پیدا ہو جاتی ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- کتابوں میں اتنی "طاقت" ہوتی ہے کہ جہاں یہ ہونگی، وہاں اپنے آپ جنت

بن جائے گی۔ (لوکمانیہ تلک)

- خدا کی عظیم "طاقت" تیز و تند طوفان میں نہیں ہلکی نسیم میں ہے۔ (ٹیگور)
- حوصلہ سے بڑی کوئی "طاقت" نہیں۔ (والمیکی)
- جب ہم کوئی کام کرنا چاہتے ہیں تو "طاقت" خود ہی آجاتی ہے۔ (پریم چند)
- خدا کے قانون سے بڑھ کر کوئی "طاقت" نہیں۔ (سوامی رام تیرتھ)
- انسانی "طاقتوں" کا نشوونما و تربیت اگر اعتدال اور موازنہ معقول سے ہو تو حقیقی انسان پیدا ہوتے ہیں۔ (ہربرٹ سپنسر)
- بدعات کی "طاقت" کا اس وقت اندازہ ہوتا ہے جب ان کے خلاف کوشش کی جاتی ہے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- صرف خیالی "طاقت" کی بدولت انسان اپنی زندگی خوشی سے بسر کر سکتا ہے (ہربرٹ سپنسر)
- دیو کی سی "طاقت" اپنے آپ میں رکھنا اچھا ہے۔ مگر دیو کی طرح استعمال کرنا بُرا ہے۔ (سمائلز)
- عادت کو فطرت ثانیہ کہتے ہیں، حالانکہ اس کی قوت فطرت کی "طاقت" سے دس گنا زائد ہے۔ (ڈیوک ویلنگٹن)
- "طاقت" ہمیشہ حقوق پر غالب آتی ہے۔ (السپ)
- کام کرنے کے لئے زیادہ "طاقت" کی ضرورت نہیں۔ البتہ اس امر کا فیصلہ قوتِ طلب ہے کہ کیا کرنا چاہیے۔ (رابرٹ بنبار)
- موجودہ نسل ایٹمی "طاقت" سے فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ لیکن بچوں کی تربیت اور پرورش سے عاری ہے۔ (جیو برٹ)
- وہ جو عورت کی خواہش کے رُخ کو "طاقت" سے بدلنا چاہتا ہے، بے وقوف ہے۔ (سیموئیل ٹوک)
- جب کوئی "طاقت ور" قوم ہم پر حملہ آور ہوتی ہے تو ہم اسے وحشی کہتے ہیں۔ (پال رچرڈ)

- دماغ کی "طاقت" مشق ہے آرام نہیں۔ (پوپ)
- انسانیت کا نشو ونما مذہب سے ہوا اور اسی سے طاقت پائے گا (ببسٹر)
- لوگ نہیں سمجھتے کہ جھگڑے، رنج وفکر اور سخت کلامی سے کس قدر "طاقت" ضائع ہو جاتی ہے، اور قوتِ حیات کی کمی دنیا کے مصائب اور ناکامیوں کا سبب ہے۔ (ڈاکٹر ہارڈن)
- ہماری "طاقت" اصل میں ہماری کمزوری سے پیدا ہوتی ہے۔ (ایمرسن)
- "طاقت" اور ذوق وشوق رکھنے والا تمام مشکلات پر حاوی ہو سکتا ہے۔ (برٹرنڈرسل)
- لوگوں میں "طاقت" کی اتنی کمی نہیں جتنی کہ مستقل ارادے کی کمی ہے۔ (وکٹر ہیوگو)
- ہمارے قوانین کی بہ نسبت عورتوں کی نگاہوں میں زیادہ "طاقت" اور اثر ہے۔ (شکسپیئر)
- جو بھی چاہئے اسے مسکراہٹ کی "طاقت" سے حاصل کرو نہ کہ تلوار سے۔ (شکسپیئر)
- دشمن کی "طاقت" کا تصور اس کی اصل سے زیادہ اور انقلابی طاقتوں کا تصور ان کی اصلی حالت سے کم کرنا ایک زبردست غلطی ہوگی۔ (ماؤزےتنگ)
- "طاقت" سے دشمن پر فتح پانا ادھوری فتح ہے۔ (ملٹن)
- دوسروں کی بدبختیاں جھیلنے کے لئے کبھی ہم سب میں مناسب برداشت کی "طاقت" موجود ہے۔ (لاروشے فوکو)
- ارادے کی "طاقت" پر دنیا کی ہر چیز کا انحصار ہے۔ (ڈزرائیلی)
- اعتماد ہی زندگی کی متحرک "طاقت" ہے۔ (ٹالسٹائی)
- انقلاب کا مطلب ہے "طاقت" کی تبدیلی۔ (ولور لٹن)
- صبر وقناعت ہی اصل "طاقت" ہے۔ (لے ہنٹ)

- ہم سب کے دل و دماغ میں بہت سی "طاقتیں" سوئی ہوئی ہیں۔ جن کو حوصلہ کا ایک لفظ جگا سکتا ہے۔ (ولیم جیمس)
- جو لوگ "طاقتور" انسانوں سے محبت کرتے ہیں وہ عورت کی طرح ہوتے ہیں (مسولینی)
- "طاقتوں" کا ایک اصول ہے۔ جس کی وجہ سے چیزیں سمندر میں ڈوبنے کے بعد ایک خاص گہرائی سے نیچے نہیں جا سکتیں۔ (لاڈیل)
- اپنے نصب العین کے لئے پوری روحانی "طاقت" صرف کردو۔ (کارلائل)
- خاموشی میں الفاظ کی نسبت "طاقتِ گویائی" زیادہ ہوتی ہے۔ (کارلائل)
- زیادہ آبادی ہونے سے یا دوسرے ملکوں کو ہڑپ کرنے سے کوئی بھی ملک "طاقتور" نہیں ہو سکتا۔ (ہوسکن)
- سچائی دنیا کی سب سے زیادہ "طاقتور" شے ہے۔ (کوڑے)
- اپنی تمام "طاقتوں" کو جمع کر کے ایک مرکز پر لے آؤ۔ (عربی ادب)
- ہمت والے خدا کی بخشی ہوئی "طاقتوں" سے کام لیتے ہیں۔ (جرمن کہاوت)
- جب تک قدرت اور "طاقت" ہو احسان کر کیوں کہ انسان کی طاقت ہمیشہ باقی نہیں رہتی۔ (عام کہاوت)

طلب

- خدا تمہارے مال سے کچھ "طلب" نہیں کرتا۔ اگر تم پرہیزگاری کرتے رہو گے (قرآن کریم)
- حکومت "طلب" مت کرو۔ کیوں کہ وہ اگر تجھے مانگنے سے پہلے ملی تو اس کا سب بوجھ تجھ پر پڑ جائے گا۔ اور اگر بن مانگے ملی تو تیری ہر طرح سے امداد ہو گی۔ (حضرت محمدؐ)
- اللہ سے اس کا فضل "طلب" کیا کرو۔ کیوں کہ اللہ کو یہ پسند ہے کہ

اس سے طلب کیا جائے۔ (حضرت محمدؐ)

- تم میں سے ہر ایک کو اپنی ساری حاجتیں اپنے رب سے "طلب" کرنی چاہئیں، یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو بھی اسی سے طلب کرو (حضرت محمدؐ)
- غیر مقسوم کا "طلب" کرنا سب سے بڑا عذاب ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "طلب" کرو تو ضرور ملے گا۔ (بائبل مقدس)
- دنیا میں زیادہ "طلب" مت کرو، کیوں کہ پیٹ سے زیادہ نہیں کھایا جاسکتا۔ (حضرت سلیمانؑ)
- زیادہ "طلب" کرنے والے کے لئے مشقت زیادہ ہے۔ اور خصوصیت حاصل نہیں ہوتی۔ (حضرت سلیمانؑ)
- علم مُردہ ہے، اس کی زندگی "طلب" کرنے سے ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- کوئی مشورہ "طلب" کرے تو مخلصانہ مشورہ دو۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- دنیا کے "طالب" کو بڑھانا ڈاکو کے ہاتھ میں تلوار دینے کے برابر ہے (حضرت عمرؓ)
- باوجود نعمت و عافیت موجود ہونے کے زیادہ "طلب" کرنا بھی شکوہ ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- کبھی اچانک سب کام درست ہو جاتے ہیں اور کبھی "طلب گار" ناکام رہتے ہیں۔ (حضرت علیؓ)
- لوگوں کو علم کی "طلب" میں اس وجہ سے بے رغبتی ہو گئی ہے کہ بہت سے عالم اپنے علم پر کم عمل کرتے نظر آتے ہیں۔ (حضرت علیؓ)
- زیادہ تر دشوار یہ ہے کہ جو چیز کمینوں کے ہاتھ میں ہو، انسان اس کا "طلب گار" بنے۔ (حضرت علیؓ)
- کسی چیز سے ناامید ہو جانا اس کی "طلب" میں ذلت اٹھانے سے بہتر ہے (حضرت علیؓ)
- انسان تو وہ ہیں جو صاحب علم یا بہ ہمہ "طالب" علم ہیں۔ (حضرت علیؓ)
- جس نے مخلوق سے کچھ "طلب" کیا وہ خالق کے دروازے سے اندھا ہے (غوث پاکؒ)

- "طالب" صادق نہیں، جب تک اپنی خوراک میں ہمسایہ کو اپنے نفس پر ترجیح نہ دے۔ (غوث پاکؓ)
- معصوم کی "طلب" بے فائدہ تکلیف ہے اور غیر معصوم کا طلب کرنا غضب الٰہی اور ذلت ہے۔ (غوث پاکؒ)
- جس نے کسی سے "طلب" کیا اس نے ذلت اٹھائی۔ (حضرت فضیلؒ)
- احسان یہ ہے کہ تو دوست کا احسان مند ہو، اگر اس نے تجھ سے کچھ "طلب" کیا ہے؟ (حضرت فضیلؒ)
- اگر مجھے خبر دیں کہ تیری ایک دُعا قبول ہوگی، جو کچھ تو چاہتا ہے "طلب" کر تو میں دُعا بادشاہ کے حق میں دوں گا۔ کیونکہ بادشاہ کی اصلاح تمام خلقِ خدا کی اصلاح ہو گی۔ (حضرت فضیلؒ)
- بہشت کو بغیر عمل کے "طلب" کرنا بجائے خود ایک گناہ ہے (بایزید بسطامیؒ)
- عارف اور پیشوا بھی عمل بجالانے میں "طالبوں" کے ساتھ ہیں (مجدد الف ثانیؒ)
- ضروری حاجتیں دنیا "طلبی" میں داخل ہیں۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- کچھ "طلب" نہ کرنا بھی ایک خواہش ہے (ابوالحسن خرقانیؒ)
- دنیا کا "طلب" کرنے والا سمندر کا پانی پینے والے کی مثل ہے کہ جس قدر پیتا ہے پیاس لگتی ہے۔ (امام غزالیؒ)
- دنیا کو دنیا کے کاموں سے "طلب" کر اور خدا کا نام خدا ہی کے واسطے لے۔ (امام غزالیؒ)
- عالم دنیا "طلب" کا فساد شیطان کے فساد سے زیادہ ہے (امام غزالیؒ)
- جو کسبِ مقدار ضرورت سے زیادہ "طلبی" کے لئے ہو وہ کسب سے گناہوں کا سردار ہے۔ (امام غزالیؒ)
- درویشی یہ ہے کہ جب کوئی بے "طلب" لائے اسے منع نہ کرے۔ (معروف کرخیؒ)
- عورت "طالبِ" حق کا مرشد اس کا شوہر ہے اگرچہ شوہر طالب حق نہ ہی ہو۔ (معروف کرخیؒ)

- عاقبت اندیشی کو "طلب" مال پر مقدم رکھو۔ (مامون الرشید)
- جو نفس کے لئے راحت "طلب" کرتا ہے وہ عاقبت سے اندھا ہے (بزرجمہر)
- اس بڑے کلام سے زیادہ موثر کوئی کلام نہیں جو حق بات کو "طلب" کرنے والے کے منہ سے نکلتا ہے۔ (بزرجمہر)
- کمینہ شخص سے حاجت "طلب" کرنا بیابان میں مچھلی طلب کرنے کے برابر ہے (بزرجمہر)
- جہاں تک ہو سکے محال "طلب" نہ بن۔ (بو علی سینا)
- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمام حاجتیں مجھ ہی سے "طلب" کرو۔ (سہل بن عبداللہ تستری)
- اہل مروّت کے لئے آرام "طلب" کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ (امام شافعیؒ)
- اگر میں اپنے بعد ہزار دینار چھوڑ کر مروں تو اس سے اچھا ہے کہ میں کسی کے دروازے پر دستِ "طلب" دراز کروں۔ (سفیان ثوریؒ)
- عاقل کی دنیا "طلبی" جاہل کے ترکِ دنیا سے بہتر ہے۔ (یحییٰ بن معاذؒ)
- صاحبِ استقامت ہونا "طالب" کرامت ہونے سے بہتر ہے (ابو علی جرجانیؒ)
- جو شخص قمار بازی میں یقینی جیتنے کا "طالب" ہے شاید ہی صاحبِ ثروت اور حشمت ہو سکے۔ (بیکن)
- جو لوگ دولتِ دنیا کے "طالب" ہیں اگر وہ زمانہ کی سختیاں نہ اٹھائیں تو پھر اپنے مقصد میں ناکامیاب ہونے کی شکایت نہ کریں۔ (یحییٰ برمکیؒ)
- بہشت اطاعت کرنے والوں کی ہے مگر وہ اسی کی "طلب" نہیں کرتے۔ (حضرت ادہمؒ)
- جو امیروں کی صحبت کا "طالب" ہے، دوزخ اس کی رگِ گردن سے قریب ہے۔ (اویس قرنیؒ)
- کمینوں کے مقابلہ میں خاموشی سے مدد و معاونت "طلب" کر۔ (لقمان)
- علم کو "طلب" میں شام مناسب نہیں۔ (افلاطون)
- خدا سے ایسی چیزیں مت "طلب" کرو جن کا فائدہ دیرپا نہیں (افلاطون)

- بدترین حاجت وہ ہے کہ ایک کریم شخص لئیم الطبع سے "طلب" کرے اور پھر بھی پوری نہ ہو۔ (افلاطون)
- اگر کوئی مشکل درپیش ہو تو داناؤں کی رائے سے امداد "طلب" کر۔ (ارسطو)
- اگر کوئی چیز واپس لے لی جائے تو پھر "طلب" نہ کر۔ (بقراط)
- دعا کے ذریعہ کوئی چیز "طلب" کرتا ہے تو ایسی کوئی چیز طلب مت کر جو فانی ہے۔ (سوامی وویکانندجی)
- انسان کے سامنے کیوں گڑگڑاتا ہے، مانگنا ہی ہے تو خدا سے "طلب" کر۔ (گورونانک دیوجی)
- جو لوگ نصیحت کے زیادہ "طالب" ہوتے ہیں۔ انہی پر نصیحت گراں گذرتی ہے۔ (چیسٹر فیلڈ)
- اس چیز کے لئے "طلب" دعا بے سود ہے جس کے حصول کے لئے تم خود دل و جان سے مساعی نہ ہو۔ (عربی قول)

ظلم

- "ظلم" کرنے والوں کو کبھی فلاح نہیں ہوتی۔ (قرآن کریم)
- اللہ تعالیٰ لوگوں پر "ظلم" نہیں کرتا۔ لوگ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں (قرآن کریم)
- "ظالموں" پر خدا کی لعنت، جو اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے اور ان میں کجی پیدا کرتے ہیں۔ (قرآن کریم)
- خدا "ظلم" کرنے والوں کے اعمال سے غافل نہیں ہے۔ اور جو یہ فوراً ان پر عتاب نازل نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ بس یہ ہے کہ خدا ان کو اسی حد تک مہلت دے رہا ہے، جس دن کہ مارے خوف کے ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ (قرآن کریم)
- جو بری حرکات سے باز نہ آئیں وہی خدا کے نزدیک "ظالم" ہیں۔ (قرآن کریم)
- اور جنھوں نے لوگوں پر "ظلم" کئے ہیں ان کو مرنے پر عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ کس جگہ ان کو لوٹ کر جانا ہے۔ (قرآن کریم)
- جو کوئی زور "ظلم" سے کسی کا مال خرد برد کرے گا تو ہم اس کو قیامت کے دن دوزخ کی آگ میں جھونک دیں گے۔ (قرآن کریم)
- خدا "مظلوم" کی ضرور مدد کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- بہترین جہاد اس شخص کا ہے جو اس طرح جنگ کرے کہ کسی پر "ظلم" کا مقصد نہ رکھتا ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر "ظلم" نہیں کرو گے تو قیامت میں نور کے ساتھ اٹھو گے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو دانستہ "ظالم" کا ساتھ دے وہ پورا مسلمان نہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- تم اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ "ظالم" ہو یا مظلوم۔ مظلوم کی مدد ظالم کو اس سے چھڑانا اور ظالم کی مدد اس کو ظلم سے باز رکھنا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جس کسی نے "ظالم" کی مدد کی اس نے گویا غضب الٰہی خود اپنے سر لے لیا (حضرت محمدؐ)

- "مظلوم" کی بددعا سے ڈرو۔ کیوں کہ اس کے اور خدا کے نزدیک کوئی پردہ نہیں ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- لوگ جب ظالم کو دیکھیں اور اسے "ظلم" کرنے سے باز نہ رکھ سکیں تو خدا ان پر جلد ہی عذاب نازل کرے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- بہت بڑا جہاد یہ ہے کہ انصاف کی بات "ظالم" حاکم کے روبرو کہہ دی جائے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو شخص اپنے "ظالم" پر بددعا کرتا ہے، وہ اپنا بدلہ لے لیتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جس کسی نے امیر کے سامنے اس کی امارت کی وجہ سے فروتنی کی، اگرچہ وہ "ظالم" نہ بھی ہو تب بھی اس کے دین کا ایک حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- ظالموں کو معاف کرنا مظلوم پر "ظلم" ہے۔ (حضرت عمرؓ)
- "ظالموں" اور ان کے متعلقین سے کسی قسم کا بھی ہو معاملہ مت کرو۔ (حضرت عثمانؓ)
- بعض وقت مجرم کو معاف کر دینا اسے "ظلم" پر دلیر بنا دیتا ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- جس کو خدا مقبول کرتا ہے اس پر "ظالم" کو مسلط کرتا ہے جو اس کو رنج دیتا ہے۔ (بایزید بسطامیؒ)
- بادشاہ کے کارندوں کے "ظلم" کی بازپرس بھی بادشاہ سے ہوگی۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- "ظالم" کے مرنے سے ملول ہونا "ظلم" میں شامل ہوتا ہے۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- ماں باپ کا بیٹے کے مال پر جبراً "تصرف کرنا" "ظلم" نہیں ہے۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- قرض ادا کرنے کی مقدور رہوتے ہوئے بھی ایک ساعت دیر کرنا "ظلم" میں داخل ہے۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- اہل و عیال کے خرچ میں قصور کر کے اور قرض ادا کئے بغیر جو حج کو نکلا وہ "ظالم" اور مغضوب خدا ہے۔ (غوث پاکؒ)
- "ظالم" مظلوم کی دنیا بگاڑتا ہے اور اپنی آخرت کا۔ (غوث پاکؒ)
- اگر اہل کو علم نہ سکھایا جائے تو "ظلم" ہے۔ (امام شافعیؒ)

• "ظالموں" کے ساتھ رہنا بھی ایک جرم ہے۔ (حضرت امام حسینؓ)
• جس نے کسی ایسے شخص پر "ظلم" کیا ہے جس کا خدا کے سوا کوئی مددگار نہیں تو اسے چاہئے کہ وہ چوکنا رہے اور اپنے ظلم کی سزا فوراً نہ ملنے پر کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔ (اسمٰعیل ابن ابوبکرؓ)
• "ظالموں" اور فاسقوں کے ظلم اور فسق کی وجہ سے ان کو دشمن نہ رکھنا ضعفِ ایمان کی نشانی ہے۔ (شقیق بلخیؒ)
• جس نے لوگوں سے جتنا زیادہ میل ملاپ رکھا اتنا ہی ان سے رنج دیکھے گا۔ کیوں کہ ان کی طبیعت میں بغاوت اور "ظلم" بھرا پڑا ہے۔ (ہشام بن عبدالملکؒ)
• "ظالموں" اور ستم گاروں کے ساتھ تعلقات مت رکھو۔ بروزِ جزا ان کی بازپرس تم پر عائد ہوگی۔ (ارسطو)
• "ظالم" سے بڑھ کر بدقسمت کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔ کیوں کہ مصیبت کے وقت اس کا کوئی مددگار نہیں ہوتا۔ (شیخ سعدیؒ)
• جو کمزوروں پر رحم نہیں کرتا، اسے طاقتوروں کے "مظالم" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (شیخ سعدیؒ)
• "ظالم" کی عمر کم ہوتی ہے۔ (تلسی داس)
• اے خدا! میں "ظالموں" کو ختم کرنے میں کبھی پیچھے نہ ہٹوں۔ (گرو گوبند سنگھ جی)
• غلاموں کی نسبت ان پر "ظلم" کرنے والوں کی حالت زیادہ خراب ہوتی ہے۔ (مہاتما گاندھی)
• "ظلم" کرنے والا اتنا قصوروار نہیں جتنا کہ اسے برداشت کرنے والا (لوکمانیہ تلک)
• جب دنیا میں چاروں طرف "ظلم" کا بول بالا ہو تو یہ سمجھ لو کہ ہمارا ذاتی فرض پورا ہو گیا۔ خدا کی عبادت میں مصروف ہو جانے سے انسانیت منہ دیکھتی رہ جاتی ہے۔ (ناتھ جی)
• مرد کے "ظلم" کا یہ بہت ہی کمزور بہانہ ہے کہ عورت کی خوبی اس کی حکم برداری میں نہاں ہے۔ (رادھا کرشنن)

- ارباب "ظلم" اور ستم ابھی تک ایسی بیڑیاں ایجاد نہیں کر سکے جو انسانی دماغ کو جکڑ سکیں۔ (کالٹن)
- بھوکا ننگا مزدور جب "ظلم" اور جبر کے خلاف اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو بڑے بڑے کج کلاہوں کے تاج اس کی ٹھوکروں کی زد میں ہوتے ہیں۔ (برٹرینڈ رسل)
- "ظالم" کے لئے سزا ہی انصاف ہے۔ (آگسٹائن)
- عورت مرد سے زیادہ "ظالم" ہوتی ہے۔ (نطشے)
- "ظالم" سے بغاوت کرنا خدا کی اطاعت کے برابر ہے (جیفرسن)
- "ظلم" کرنا گناہ اور ظلم سہنا کبیرہ گناہ ہے۔ (جارج ہیرن)
- میں "مظلوم" طبقہ کے ہمراہ دوزخ میں جانا زیادہ پسند کروں گا بہ نسبت اس بہشت کے کہ جس میں سرمایہ دار ظالم اور امراء بے فیض شامل ہوں (جارج ہیرن)
- پہل کرنے والا "ظالم" تر ہے۔ (عربی ادب)
- "ظلم" اور خوف دونوں بزدلی کی علامتیں ہیں۔ (جرمنی کہاوت)

"عالم"

- "عالم" وہ لوگ ہیں جو اپنے علم کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- میری کمر دو آدمیوں نے توڑ دی ایک جاہل عابد و زاہد نے دوسرے دین کی شک کرنے والے "عالم" نے۔ (حضرت محمدؐ)
- جاہل کو ایک دفعہ عذاب دیا جائے گا اور "عالم" کو سات دفعہ (حضرت محمدؐ)
- خدا سے ڈرتے رہو۔ سب سے بڑے "عالم" بن جاؤ گے (حضرت محمدؐ)
- ایک "عالم" شیطان پر ہزار عابد سے سخت تر ہے اور عالم کو عابد پر ایسی فضیلت ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کو تمام تاروں پر۔ (حضرت محمدؐ)
- دنیا کے "عالم" انبیاء کے وارث ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر تم دانا "عالم" ہو تو اپنے کانوں کو چھلنیاں نہ بنالو کہ بھوسی رکھ لیتی ہے اور آٹا گرا دیتی ہے۔ عالم بے عمل کی مثال ایسی ہے کہ اندھے نے چراغ اٹھایا ہو (حضرت علیؓ)
- "عالم" کم سخن ہوتا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- وہ "عالم" اللہ کے دشمن ہیں جو امیروں کے پاس جاتے ہیں اور وہ امیر حق تعالیٰ کے دوست ہیں جو عالموں کے پاس جاتے ہیں۔ (حضرت ابو بکرؓ)
- مشغول ہونا ساتھ دنیا کے جاہل سے بد ہے لیکن "عالم" کا بدتر ہے (حضرت ابو بکرؓ)
- سعادت میں سستی عام لوگوں سے بد ہے لیکن "عالموں" سے بدتر ہے (حضرت ابو بکرؓ)
- جب تم کسی "عالم" کو دنیا کی طرف مائل دیکھو تو سمجھ لو دین کے بارے میں وہ قابل الزام ہے۔
- جب "عالم" کو لغزش ہوتی ہے تو اس سے دنیا لغزش میں پڑتی ہے (حضرت عمرؓ)
- ظالم ہے وہ "عالم" جس سے علم کی بات نہ پوچھیں۔ (حضرت عثمانؓ)

- "عالم" اس لئے غریب و بے کس ہیں کہ جاہل زیادہ ہیں جو ان کی قدر نہیں کرتے (حضرت علیؓ)
- "عالم" اگرچہ حقیر حالت میں ہو اسے ذلیل نہ سمجھو۔ (حضرت علیؓ)
- شریف "عالم" تواضع اختیار کرتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- بہت سے "عالم" ایسے ہیں جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتے (حضرت علیؓ)
- خاموشی "عالم" کیلئے باعث زینت ہے (حضرت علیؓ)
- صاحب مال کبھی بخیل بھی کہلاتا ہے مگر "عالم" کریم ہی کہلاتا ہے (حضرت علیؓ)
- "عالم" وہی ہے جس کا اپنے علم پر عمل ہو (حضرت علیؓ)
- "عالموں" کا فقر اختیاری ہوتا اور جہلاء کا اضطراری (امام جعفرؓ)
- اے "عالم"! اپنے علم کو دنیا داروں کے پاس اٹھنے بیٹھنے سے میلا نہ کر، (غوث پاکؒ)
- تم اپنے عالموں کی کس طرح تعریف کرتے ہو حالانکہ ان کی گردنیں موٹی اور ان کے جسم فربہ انکے لباس باریک اور ان کی خوراک میدہ و مرغن غذائیں ہیں (حضرت فضیلؒ)
- "عالم" بدخو کی صحبت سے فاسق خوش خو کی صحبت بدرجہا بہتر ہے (حضرت فضیلؒ)
- مجھے رونا آتا ہے جب میں "عالم" کے ساتھ دنیا کو کھیلتے دیکھتا ہوں (حضرت فضیلؒ)
- ایسا "عالم" جس کا علم میزان عمل میں پورا ہو ڈھونڈو گے بھی تو نہ پاؤ گے اور بلا علم کے رہو گے۔ (حضرت فضیلؒ)
- بے عمل "عالم" پارس کی طرح ہیں جو اوروں کو تو سونا بنا تا ہے اور خود پتھر ہی رہتا ہے (بایزید بسطامیؒ)
- "عالموں" کی سیاہی کا پلہ شہیدوں کے خون سے زیادہ بھاری ہے (بایزید بسطامیؒ)
- سب سے زیادہ عذاب "عالم" بے عمل پر ہو گا۔ (بایزید بسطامیؒ)
- بڑے "عالم" وہ ہیں جو دنیا کے نزدیک عزت کے خواہاں ہیں۔ (بایزید بسطامیؒ)
- "عالم" کو بردبار حلیم الطبع اور صاحب وقار ہونا چاہیئے۔ (امام غزالیؒ)

- دنیا کا طالب "علم" کا فساد شیطان کے فساد سے زیادہ ہے (امام غزالیؒ)
- اس زمانے کے "عالم" دنیا کے عالم ہیں دین کے ہرگز نہیں (امام غزالیؒ)
- وعظ گوئی سے پرہیز کرو جب تک تم خود پورے "عالم" بن عامل (امام غزالیؒ)
- جس کا ظاہر و باطن ایک ہے وہی "عالم" ہے۔ (شفیق بلخیؒ)
- جس "عالم" کو علم سے حق تعالیٰ ہی مقصود ہو اس سے سب ڈرتے ہیں اور جس کا مقصود دنیا ہو تو وہ دنیا سے ڈرتا ہے (شفیق بلخیؒ)
- "عالم" سے ایک گھنٹہ کی گفتگو دس برس کے مطالعے سے زیادہ مفید ہے (بطلیوس)
- بگڑا ہوا "عالم" سب سے برا ہوتا ہے (مالک بن مغولؒ)
- "عالم" بے عمل اور عابد بے معرفت چکی کی مانند ہیں جو روز و شب چکر میں سرگرداں ہے لیکن نہیں جانتی کہ کس حال میں ہے (اقلیدس)
- آخر زمانہ میں "عالم" امیروں کی قربت پر لڑیں گے۔ (حضرت کعب احبارؒ)
- جب تم کسی "عالم" کو بادشاہ کے پاس جاتا دیکھو تو جان لو کہ وہ چور ہے (سعید بن مسیبؒ)
- جب تم کسی "عالم" کو بلا ضرورت حکام یا امراء کے پاس جاتے دیکھو تو اسے بھلا خیال نہ کرو نہ اسے سلام کرو اور اس کے مذہب کو مشتبہ سمجھو۔ (سفیان ثوریؒ)
- میں "عالموں" کی شہادت عوام کی نسبت قبول کر سکتا ہوں لیکن ایک عالم کی شہادت دوسرے عالم پر قبول نہیں کر سکتا۔ کیوں کہ عموماً یہ تمام کے تمام حاسد ہوتے ہیں۔ (مالک بن دینارؒ)
- دانشمند "عالم" وہی ہے جو حوادث روزگار سے ایسے ہی بے پروا ہو جیسے دریا میں کنکر پتھر پھینکے جانے سے ہوتا ہے (یحییٰ برمکیؒ)
- قیامت میں سب سے بڑھ کر بدبخت وہ "عالم" ہے جس کے علم پر لوگ تو عمل کریں مگر خود عامل نہ ہو (حاتم اصمؒ)
- "عالموں" کی صحبت کو غنیمت جان۔ کیونکہ علم دل کو اس طرح سے زندہ رکھتا ہے

جیسے کہ بارش خشک زمین کو (لقمان)

- عالم" دین کا طبیب ہے اور مال دین کا مرض۔ جب طبیب خود ہی مرض میں مبتلا ہو جائے تو وہ دوسروں کا علاج کیوں کر کر سکتا ہے (سقراط)
- جاہل کا تجربہ ذاتی صرف اس قدر ہوتا ہے کہ جو اس کے پیش نظر رہتا ہے مگر عالم کو علم کتب کی ورق گردانی سے ہزاروں سال گذشتہ و آئندہ کا حال گھر بیٹھے معلوم ہو جاتا ہے۔ (فرینکلن)
- جب تک دنیا میں جہالت کی تاریکی ہے "عالموں" کیلئے ذلت ہے (فرینکلن)
- "عالم" میں خوبیاں ہی خوبیاں ہوتی ہیں۔ اور احمق میں خامیاں ہی خامیاں، اس لئے ایک عالم ہزار احمقوں سے بہتر ہے۔ (چانکیہ)
- عالموں کو انتظام سیاست اور ریاست سے بالکل مناسبت نہیں ہوتی (کرامویل)
- جو خود کو جانتا ہے وہی "عالم" ہے (لاؤ تسے)
- احمق لوگ "عالم" سے جتنا سیکھتے ہیں اس سے کہیں زیادہ عالم لوگ احمقوں سے سیکھتے ہیں (عربی کہاوت)

علم

- جو آثار قدرت کا "علم" رکھتے ہیں وہی بندے خدا سے ڈرتے ہیں۔ (قرآن کریم)
- ایسی چیز سے جو تمہارے لئے مضر ہو۔ اللہ کو اس کا "علم" ہے۔ اور تم نہیں جانتے (قرآن کریم)
- جن کو "علم" دیا گیا ہے۔ اُن کے سینوں میں ہی ہماری آیات محفوظ ہیں۔ (قرآن کریم)
- جو بے "علم" قوم ہیں اگر وہ مشرک بھی ہو تو اُسے پناہ مانگنے پر پناہ دے دو (قرآن کریم)
- ہر چیز کا اللہ ہی کو "علم" ہے۔ (قرآن کریم)
- جو شخص تلاشِ "علم" میں نکلا۔ وہ اپنی واپسی تک گویا اللہ کی راہ میں چلتا رہا (حضرت محمدؐ)
- جہاں "علم" اور حلم جمع ہو جائیں ان سے بہتر کوئی دو چیزیں یکجا نہیں ہوں گی۔ (حضرت محمدؐ)
- جس نے جنگل میں سکونت اختیار کی۔ وہ "علم" اور عقل سے خالی رہا۔ (حضرت محمدؐ)
- خدا کا خوف اور اس کے احکام پر عمل کرنے سے انسان پر "علم" کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- "علم" حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے پر سبقت کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- ایسے "علم" سے جس سے نفع نہ ہو۔ اللہ کی پناہ مانگو۔ (حضرت محمدؐ)
- کسی کو جائز نہیں کہ وہ کوئی ایسی چیز بیچے۔ جس میں کسی نقص کے ہونے کا اس کو "علم" ہو (حضرت محمدؐ)
- میں "علم" کا شہر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- "علم" بغیر عمل وبال ہے۔ اور عمل بغیر علم گمراہی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "علم" عمل کو آواز دیتا ہے۔ پس اگر وہ جواب دے تو ٹھہرتا ہے ورنہ کوچ کر جاتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- دنیا پر وہ عداوت کرتا ہے جس کے پاس "علم" نہ ہو (حضرت محمدؐ)
- اے لوگو! مجھ سے "علم" سیکھو۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر میں اُن چیزوں کا "علم" رکھتا جو انسان کی پہنچ سے بالاتر ہیں تو اپنے لئے بہت کچھ حاصل

کر لیتا۔ اور مجھ کو کوئی تکلیف نہ پہونچتی۔ (حضرت محمدؐ)

- "علم" میرا ہتھیار ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- انبیاء کی میراث نہ درہم تھا نہ دینار بلکہ ان کی میراث "علم" تھی پس جس نے علم حاصل کیا اس نے بہت کچھ پالیا۔ (حضرت محمدؐ)
- "علم" والا سرد مزاج اور کم سخن و خرد مند ہوتا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- "علم" پیغمبروں کی میراث ہے۔ اور مال کفّاروں کی۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- "علم" کی قوت جب حد سے بڑھ جاتی ہے تو مکاری اور بیداردانی پیدا کرتی ہے اور جب ناقص ہو تو حماقت اور ابلہی پیدا کرتی ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- "علم" میں دُنیا کا طالب زیادتی کرتا ہے اور طالب دین عمل میں۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- "علم" شریفوں کو متواضع بناتا ہے اور رذیلوں کو متکبر۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- خوف الٰہی بقدر "علم" ہوتا ہے اور بے خوفی بقدر جہالت (حضرت ابوبکرؓ)
- "علم" کے سبب کسی نے خدائی کا دعویٰ نہیں کیا۔ برخلاف مال کے (حضرت ابوبکرؓ)
- دل مُردہ ہے اور اس کی زندگی "علم" ہے۔ علم بھی مُردہ ہے اور اس کی زندگی طلب کرنے سے ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- مومن کا اتنا "علم" کافی ہے کہ اللہ عزوجل سے ڈرتا رہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- "علم" بغیر عمل کے عقیم و بے کار ہے۔ اور عمل بغیر علم کے سقیم و بیمار ہے (حضرت ابوبکرؓ)
- قبل اس کے کہ بزرگ بنو "علم" حاصل کرو۔ (حضرت عمرؓ)
- لوگوں کا حُسنِ سوال نصف "علم" ہے۔ (حضرت عمرؓ)
- "علم" بغیر عمل کے نفع دیتا ہے۔ اور عمل بغیر علم کے فائدہ نہیں بخشتا۔ (حضرت عثمانؓ)
- دین خزانہ ہے۔ اور "علم" اس کا راستہ۔ (حضرت علیؓ)
- ادھورا "علم" اکثر موجب فساد ہوتا ہے۔ صحت علم کا مدار عمل پر ہے (حضرت علیؓ)
- جو عابد "علم" سے محروم ہے اس میں خیر کی بھی کمی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- "علم" بے عمل ایک آزار ہے۔ (حضرت علیؓ)

- "علم" مال سے بہتر ہے کہ وہ تمہاری حفاظت کرتا ہے اور تم مال کی حفاظت کرتے ہو۔ (حضرت علیؓ)
- جو شخص "علم" کو غنی اور بے پروا نہیں کرتا وہ مال سے کبھی مستغنی نہیں ہو سکتا۔ (حضرت علیؓ)
- "علم" کی خوبی اس کے عمل کرنے میں ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جس شخص کا "علم" اس کی عقل سے زیادہ ہوتا ہے وہ اس کیلئے وبال بن جاتا ہے (حضرت علیؓ)
- جس بات کا "علم" نہ ہو اُسے بُرا نہ سمجھو۔ (حضرت علیؓ)
- اگر کسی سوال کا جواب معلوم نہ ہو تو اس سے لاعلمی کا اظہار نصف "علم" ہے۔ (حضرت علیؓ)
- نفسانی خواہشات کو "علم" کے ذریعے مار دے۔ (حضرت علیؓ)
- خرچ کرنے سے "علم" ترقی کرتا ہے اور مال کم ہوتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- دیر تک رہنے سے مال فرسودہ ہو جاتا ہے۔ مگر "علم" کو کچھ نقصان نہیں پہنچتا۔ (حضرت علیؓ)
- مال کو ہر وقت چوری کا خطرہ ہوتا ہے مگر "علم" کو نہیں۔ (حضرت علیؓ)
- "علم" سے دل کو روشنی ملتی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- "علم" سے ہر دلعزیزی حاصل ہوتی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- یوم قیامت "علم" پر کوئی حساب نہیں ہوگا۔ (حضرت علیؓ)
- اسے کبھی موت نہیں آتی جو "علم" کو زندگی بخشتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- وہ آدمی فقیر نہیں کہلا سکتا جسے "علم" کی دولت حاصل ہے۔ (حضرت علیؓ)
- تمام خوبیوں کا مجموعہ "علم" سیکھنا اور دوسروں کو سکھانا اور اس پر عمل کرنا ہے۔ (غوث پاکؒ)
- جب تک اترانا اور غصہ کرنا باقی ہے۔ اپنے آپ کو اہلِ "علم" میں شمار مت کرو (غوث پاکؒ)
- اوّل جہل ہوتا ہے۔ پھر "علم" پھر اس پر عمل۔ پھر عمل میں اخلاص (غوث پاکؒ)
- "علم" سے مراد عمل ہے۔ اگر تم اپنے علم پر عمل کرتے تو دُنیا سے بھاگتے۔ کیونکہ علم میں کوئی شئے ایسی نہیں ہے۔ جو محبتِ دُنیا پر دلالت کرے۔ (غوث پاکؒ)
- عقل کی اصل "علم" اور علم کی اصل صبر ہے۔ (حضرت فضیلؒ)
- جس نے بے عمل سے "علم" سیکھا اس نے جہالت کو ترقی دی۔ (حضرت فضیلؒ)
- جس نے بیوقوف کو "علم" سکھایا اس نے بے فائدہ عمر ضائع کی (حضرت فضیلؒ)

- "علم" الہام کہا جاتا ہے۔ نیکوں کو اور بدبخت اس سے محروم رکھے جاتے ہیں (بایزید بسطامیؒ)
- "علم" سے جہالت دور کرنا بہت اچھی بات ہے۔ (امام غزالیؒ)
- گھر پر آ کر پڑھانے سے "علم" کی تحقیر ہوتی ہے۔ اس کے لئے مدرسہ بہتر جگہ ہے (امام غزالیؒ)
- دنیا کا "علم" وہ ہے جو خدا کا خوف زیادہ کرے۔ (امام غزالیؒ)
- "لاعلمی" کا عذر قبول نہیں ہے۔ البتہ نادر الوقوع امور میں عذر قبول ہے۔ (امام غزالیؒ)
- "علم" کا مطالعہ کیا کرو۔ کیونکہ علم اپنے دل کے حالات جاننے کا نام ہے۔ (امام غزالیؒ)
- "علم" ثمر ہے۔ اور عمل مادہ۔ دین دنیا کے کام ان کے طلاپ سے ہیں۔ (معروف کرخیؒ)
- "علم" کا فائدہ ان باتوں پر عمل کرنے میں ہے۔ نہ رکھے محبت دنیا سے۔ نہ دوست رکھے شیطان کو۔ اور نہ تکلیف دے کسی کو (شفیق بلخیؒ)
- جہاں تک ہو "علم" حاصل کرو تاکہ مراد کو پہونچ سکو (جالینوس)
- بڑھاپے میں "علم" سیکھنے سے شرم کیوں آتی ہے کہ آخری عمر میں تو اوّل عمر سے عالم تر ہوگا۔ (فیثاغورث)
- جو شخص کہ "علم" رکھے اور عمل نہ کرے وہ ایک بیمار ہے۔ جس کے پاس دوا تو ہے مگر علاج نہیں کرتا۔ (اقلیدس)
- اتنا "علم" حاصل کرو جتنا جذب کر سکو۔ (بوعلی سینا)
- جو کتابی "علم" میں مشغول رہا وہ جھگڑوں میں پڑا۔ (سفیان ثوریؒ)
- "علم" بکثرت حکایت کرنے کا نام نہیں۔ بلکہ علم وہ ہے جو عالم کو مفید ہو۔ اور وہ اس پر عامل ہو۔ (امام مالکؒ)
- "علم" ایک نور ہے جو اللہ تعالٰی دل میں رکھ دیتا ہے۔ (امام مالکؒ)
- عمل کو آٹا بنا۔ اور "علم" کو نمک۔ طلب "علم" صلواۃ نوافل سے افضل ہے (امام شافعیؒ)
- ادائے فرض کے بعد قرب الٰہی کے حصول کا سب سے افضل طریقہ "علم" ہے۔ (امام شافعیؒ)
- جس کا "علم" زیادہ ہوتا ہے اسے اکثر تکلیفوں کا سامنا بھی زیادہ کرنا پڑتا ہے (ابو درداء انصاریؒ)
- عمل کے بغیر "علم" ایسا ہے جیسے روح کے بغیر جسم۔ (امام ابو حنیفہؒ)

- "علم" وہی حاصل کرو جو نفع بخشے۔ (عبداللہ بن مبارکؒ)
- حکمراں جب "بے علم" ہوں تو ملک میں خرابیاں پیدا ہوں گی۔ (سید علی ہجویریؒ)
- "علم" ایسا بادل ہے جس سے رحمت ہی رحمت برستی ہے۔ (بابا فریدالدینؒ)
- جس شخص میں "علم" اور فیاضی تکبّر کے ساتھ ہو۔ اس سے یہ کہیں زیادہ بہتر ہے کہ اس میں جہل اور بخل علم کے ساتھ ہو۔ (یحییٰ برمکیؒ)
- "علم" پڑھنا اور پڑھانا بے فیض ہے جب تک کہ اطاعت و خوف بھی ساتھ نہ رہیں۔ (میمون بن مہران)
- جس چیز کا علم نہیں اُسے مت کہو۔ (سقراط)
- نیکی "علم" ہے اور بدی جہالت اور انسان ہر عمر میں علم حاصل کر سکتا ہے (سقراط)
- عورت خود ایک فتنہ ہے۔ اور اس کا "علم" سے آراستہ ہونا سخت ترین فتنہ ہے (سقراط)
- کسی بات کا فیصلہ کرنے کے لئے "علم" احساس اور عمل کا ہونا ضروری ہے (سقراط)
- "علم" کی طلب میں شرم مناسب نہیں کیونکہ جہالت شرم سے بدتر ہے (افلاطون)
- اہل "علم" کا امتحان اس کی کثرتِ علم سے نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ فتنہ انگیز باتوں سے کیسے بچتا ہے۔ (افلاطون)
- کسی شخص کی رائے جو "علم" اور معرفت میں تیرے مساوی ہو تیرے حق میں اچھی ہوگی (افلاطون)
- صحیح نشانہ کے لئے "علم" ضروری ہے۔ غلط نشانہ کسی تعلیم کا محتاج نہیں (افلاطون)
- میں نے اتنا "علم" رات کو جب لوگ مصروف مے نوشی ہوتے تھے۔ زیتون کے ساتھ اپنا خون جلا کر حاصل کیا ہے۔ (افلاطون)
- صرف "علم" سیکھ لینے سے انسانی شرافت کا حاصل کرنا ایسا ہی مہمل خیال ہے جیسا کہ "علم" کیمیا کے ذریعے تانبہ کا سونا بنانا۔ (ارسطو)
- "علم" کے ذریعے شریر بھی اخیار میں سے ہو سکتا ہے۔ (ارسطو)
- جو شخص تحصیل "علم" کی مشکلات کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اسے جہل کی سختیاں عمر بھر برداشت کرنا

بڑھتی ہیں۔ (ارسطو)

- کوئی "علم" شعور اور محنت کے بغیر نہیں حاصل ہوتا (بقراط)
- "علم" کی قیمت ہے وہ یہ کہ اسے ایسے شخص کو دیا جائے جو خوبی کے ساتھ اس کا بار اٹھا سکے۔ (جنید بغدادیؒ)
- "علم" کی باتیں سُن کر جو ان پر عمل کرتا ہے اُسی کے دِل میں علم کا نور ظاہر ہوتا ہے (ابو عثمانؒ)
- جب "علم" اتنا مغرور بن جائے کہ رو نہ سکے، اتنا سنجیدہ ہو جائے کہ ہنس نہ سکے اور اتنا خود غرض بن جائے کہ اپنے سوا کسی اور کی فکر نہ کرے تو وہ جہل سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ (خلیل جبران)
- "علم" ایسا چشمہ ہے جس کے سوتے کبھی خشک نہیں ہوتے۔ (بھرتری ہری)
- جن لوگوں نے "علم" حاصل نہ کیا وہ نام کے انسان ہیں۔ اور ان کا وجود زمین کے لئے بوجھ ہے۔ (بھرتری ہری)
- اپنی ذات کے بارے میں جان لینا، اپنے آپ کو پہچان لینا ہی سب سے بڑا علم ہے (بھرتری ہری)
- لگن سے "علم" حاصل ہوتا ہے اور فن کے فقدان سے علم کھو جاتا ہے (مہاتما بدھ)
- "علم" پڑھ کر عمل نہ کرنے والا اس بھڑ کی طرح ہے جو ڈنک تو مارتی ہے لیکن شہد نہیں بناتی (سوامی رام تیرتھ جی)
- کردار کے بغیر "علم" برائی کی طاقت بن جاتا ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- جہاں سچائی نہیں وہاں سچے "علم" کی تلاش فضول ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- جو "علم" صرف دماغ میں رہ جاتا ہے اور دل میں داخل نہیں ہوتا وہ زندگی کے تجربات میں بے مصرف ثابت ہوتا ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- تجربہ کے بغیر کتابی "علم" اندھا ہے۔ (وویکانند جی)
- خدمت سے "علم" حاصل ہوتا ہے۔ (شوانند جی)
- "علم" دریا کے مانند ہے جتنا چاہو خرچ کرو۔ کم نہیں ہوتا۔ (ماتا ریکانہ جی)

- "علم" سے انسان کی وحشت دور ہوتی ہے۔ (بیکن)
- جو قوم "علم" کے اسلحہ سے بے بہرہ ہو کبھی اقبال مندی کا منہ نہیں دیکھ سکتی (بیکن)
- جو زیادہ پوچھتا ہے اُس کا علم" بھی زیادہ ہوتا ہے۔ (بیکن)
- جج قانون کا ایک ایسا طالب "علم" ہے، جو اپنے امتحان کے پرچے خود مارک کرتا ہے (بیکن)
- اعلیٰ چال چلن میں عموماً قوت ارادی کی کوتاہی سے کمی واقع ہو جاتی ہے نہ کہ بے علمی" سے (ہربرٹ سپنسر)
- وہ شخص قابل تعریف ہے جس نے اولاد کو روپیہ کمانے اور بچانے کا "علم" سکھایا ہو (ہربرٹ سپنسر)
- بیرونی آنکھوں سے انسان موجودات کو دیکھ سکتا ہے۔ مگر "علم" کی روشنی کے بغیر اس کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتا۔ (ہربرٹ سپنسر)
- تجربہ انسان کو "علم" سکھاتا ہے۔ اور زندگی کی ٹھوکریں اس کا ذریعہ تعلیم ہیں۔ (ہربرٹ سپنسر)
- اگر غرور کوئی "علم" ہوتا تو اس کے سند یافتہ بہت ہوتے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- انسان کو حیوان مطلق پر سوائے اس کے اور کوئی فضیلت نہیں کہ وہ "علم" کی بدولت گذشتہ واقعات کی خبر رکھتا ہے۔ (فرینکلن)
- غیب کا "علم" تو اسی پاک ذات کو ہے جس کے اختیار میں سب کچھ ہے (فرینکلن)
- ایک "علم" وہ ہے جو ہمیں کمانا سکھاتا ہے اور ایک علم وہ ہے جو جینا سکھاتا ہے (ایڈیٹر)
- ایک مرد کو "علم" سکھا کر آپ ایک فرد کو تعلیم دیتے ہیں اور ایک عورت کو علم سکھا کر آپ ایک کنبہ کو تعلیم یافتہ بناتے ہیں۔ (میکلوڈ)
- دنیا کے تمام غریبوں اور دیہاتی جاہلوں کو اگر باقاعدہ "علم" سکھایا جاتا تو ان میں سے بہتیرے شکسپیئر اور ملٹن پیدا ہو سکتے تھے۔ (گرے)
- سفید بال انسان کو ایک مدت مدید میں بوڑھا بناتے ہیں۔ مگر تاریخ دانی بغیر کسی انتظار کے "علم" کے طالب کو تجربہ کار پختہ مغز اور پیر خرد مند بنا دیتی ہے۔ (سمائلز)
- وہ اچھا ہے جس کو "علم" کا شوق ہو۔ لیکن وہ نہیں جو فحش کتابوں کا مطالعہ کرتا ہے (میکالے)
- "علم" ایک بحر ناپیدکنار ہے جس کی تہہ بے شمار موتیوں سے بھری پڑی ہے۔ اور میں اس کے کنارے پر

ایک طفل خرد سال کی طرح گھونگھے چُن رہا ہوں۔ (نیوٹن)

- میرے چھ وفادار ملازم ہیں انھوں نے ہی مجھے میری تمام واقفیت بہم پہونچائی ہے۔ اُن کے نام ہیں ۔۔۔ کیا؟ کہاں؟ کب؟ کس طرح؟ کیوں؟ اور کون؟ (کپلنگ)
- "علم" کے دو کام ہیں۔ پہلا جو سچ نہیں ہے اس کو جاننا اور دوسرا جو سچ ہے اس کو پہچاننا۔ (لیک ٹیننیس)
- "علم" سیکھنے سے حاصل نہیں ہوتا وہ تو خدائی عطیہ ہے۔ (پال ٹلینگ)
- اگر مقصد نیک نہ ہو تو "علم" گناہ ہو جاتا ہے۔ (پوپ)
- اگر "علم" حاصل کرنا چاہتا ہے تو انکساری سے کام لے اور جب علم حاصل کر لے تو اور بھی منکسر ہو جا۔ (دی وائس آف سائی لیس)
- بھلائی میں ہر قسم کے "علوم" مضمر ہیں۔ (لوولا پیڈنیر)
- اگر کوئی "علم النفس" کا ماہر یہ کہتا ہے کہ دکھ کوئی چیز نہیں ہے تو جو لوگ ہمیں دکھ دیتے ہیں وہ کیا ہے؟ (سیموئل جانسن)
- اِس "لاعلمی" کا نام صبر ہے کہ کیا کرنا چاہیے۔ (پیٹر سن)
- شاید "علم النفس" کے ان ماہروں نے جو یہ کہتے ہیں کہ روئے زمین پر کامل انسان کوئی نہیں ہے مقابلہ کی تقریریں نہیں سُنی ہیں۔ (سٹرن)
- "علم" قابلِ قدر ہے لیکن اس سے کوئی ٹھوس نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔ یہ انسان کو بولنا سکھاتا ہے لیکن سبق نہیں دیتا کہ کب اور کتنی دیر بولنا چاہیے۔ (براخیاؤ)
- "علم" دماغ کو روشن کرتا ہے اور دل کو مطمئن۔ (ابراہیم لنکن)
- "علم" کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر وہ پاس ہے تو اس کا استعمال کرنا چاہیے۔ اور پاس نہیں ہے تو اپنی نادانی مان لینی چاہیئے۔ (کنفیوشش)
- ہمیں زندہ رہتے ہوئے حصولِ "علم" کے لئے کوشاں رہنا چاہیئے لیکن جس وقت ہم تحصیلِ علم سے فارغ ہوتے ہیں آفتابِ زندگی ڈوب رہا ہوتا ہے۔ (ولسن)
- انسان "علم" کا بہت زیادہ بوجھ اٹھانے کے باوجود خود کو پھول کی طرح ہلکا محسوس کرتا ہے۔ (ٹینی سن)

عورت

- "عورتیں" تمہارے لئے زینت ہیں اور تم ان کے لئے زینت ہو۔ (قرآن کریم)
- "عورتوں" سے کہہ دو کہ اپنی نظر نیچی رکھا کریں۔ اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں۔ اور اپنی زینت کے مقامات کو ظاہر نہ ہونے دیں۔ (قرآن کریم)
- "عورتوں" کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا کرو (قرآن کریم)
- "عورتوں" سے کہہ دو کہ وہ زمانہ جاہلیت کی طرح اتراتی اور زمین پر زور سے پاؤں رتی نہ پھرا کریں۔ (قرآن کریم)
- "عورت" اس لئے پیدا کی گئی ہے کہ مرد اس سے تسکین حاصل کریں۔ (قرآن کریم)
- تم کو روا نہیں کہ "عورتوں" کو میراث میت سمجھ کر ان پر قبضہ کر لو۔ اور نہ اس لئے کہ انھیں قید میں رکھو کہ وہ دوسرا نکاح نہ کرنے پائیں۔ (قرآن کریم)
- اخلاق اور معاشرتی حیثیت سے "عورت" مرد کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ (قرآن کریم)
- ایمان کے بعد دُنیا کی بہترین متاع نیک بخت "عورت" ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "عورتوں" کی پاسداری تم پر لازم ہے کیونکہ اُن کے دل بلور کی صراحی کی مانند ہیں (حضرت محمدؐ)
- میں نے اپنے بعد "عورتوں" سے بڑا فتنہ نہیں چھوڑا ہے جو مردوں کیلئے مضر ہو (حضرت محمدؐ)
- یہ "عورتیں" آبگینے ہیں انھیں ٹھیس نہ لگاؤ۔ (حضرت محمدؐ)
- وہ "عورتیں" اچھی ہوتی ہیں جو خوبصورت ہوں اور ان کا مہر تھوڑا ہو (حضرت محمدؐ)
- "عورتوں" کی دینداری کے مقابلہ میں اُن کی خوبصورتی کو ترجیح نہ دو (حضرت محمدؐ)
- اپنی اولاد کے لئے بہترین "عورتوں" کا انتخاب کرو۔ کیونکہ اولاد اکثر عورتوں کی بہنوں اور بھائیوں کے موافق ہوا کرتی ہے (حضرت محمدؐ)
- سیاہ فام "عورت" جس کے اولاد ہوتی ہے اُس عورت سے بہتر ہے جو خوبصورت اور بانجھ ہو (حضرت محمدؐ)
- نیک "عورت" ایمان کی مددگار ہوتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)

- جو شوہر اپنی "عورت" کی ایذا پر صبر کرتا ہے وہ جنت میں جائے گا (حضرت محمدؐ)
- سب سے برا شوہر وہ ہے. جو اپنی "عورت" کو تنگ کرتا ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- "عورتوں" کو حقیر نہ سمجھو ان کے حقوق کا احترام کرو ان سے خوش اخلاقی سے محبت کا برتاؤ کرو۔ وہ تمہارے گھر کی زینت اور تمہاری راحت اور دل بستگی کا باعث ہیں (حضرت محمدؐ)
- جو "عورتیں" خلوت کی باتیں دوسروں کو بتاتی ہیں وہ بدترین مخلوق ہے (حضرت محمدؐ)
- "عورت" شیطان کی صورت میں آتی ہے اور شیطان کی صورت میں جاتی ہے (حضرت محمدؐ)
- غیر "عورت" پر دوسری بار نظر نہیں ڈالنا چاہیئے. کیونکہ پہلی نظر جو اچانک پڑ گئی وہ بے ارادہ تھی۔ البتہ دوسری مرتبہ کا دیکھنا قصداً ہوگا اور اس میں نفسانی خواہش کا دخل ہے (حضرت محمدؐ)
- "عورت" کے غیر فطری مقام کا استعمال کرنے والا ملعون ہے (حضرت محمدؐ)
- جو شخص ایمان رکھتا ہے۔ وہ تنہائی میں کسی پرائی "عورت" سے نہ ملے۔ (حضرت محمدؐ)
- جب کوئی شخص کسی غیر محرم "عورت" کے ساتھ خلوت میں داخل ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان بھی داخل ہوتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو شخص ایسی "عورت" کے بستر پر لیٹا جس کا خاوند موجود نہیں ہے۔ تو ایسے شخص کے لئے ایک اژدھا مقرر کیا جائے گا۔ جو اسے ڈسے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- "عورت" سے نکاح کرنے میں چار چیز دیکھی جاتی ہیں۔ مال، شرافت، حسن اور دینداری لیکن انسان کو چاہیئے کہ دیندار عورت کو ترجیح دے۔ کیونکہ وہی عورت خاوند کے حقوق سے واقف رہتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو "لڑکی" بالغ ہو جائے اس کے ماں باپ اس کی شادی نہ کردیں تو ایسی حالت میں اگر اس لڑکی سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کے ذمہ دار اس کے ماں باپ ہوں گے (حضرت محمدؐ)
- جو مرد "عورتوں" کے غلام ہوتے ہیں وہ نہایت بدبخت ہوتے ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- مرد کے لئے "عورت" ایک آزمائش اور امتحان کی چیز ہے، پس چاہیئے کہ عورت کو جائز اور حلال طریقہ سے استعمال کرو۔ (حضرت محمدؐ)

- "عورت" بلاشبہ مرد کی پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ اس لئے کہ وہ مرد کے بتائے ہوئے راستے پر کبھی سیدھی نہ چلے گی۔ اس کا ٹیڑھا پن ہی مرد کے لئے فائدہ مند ہے۔ اگر اسے سیدھا کرنے کی کوشش کی جائے تو اس کو سیدھا کرتے کرتے توڑ دو گے اور اس کا توڑنا طلاق ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "عورت" کو ڈھیل دو گے تو وہ حد سے گذر جائے گی۔ اور پھر اس کا تدارک دشوار ہوگا۔ (حضرت محمدؐ)
- بد مزاج "عورت" ناشکرا اور زبان دراز ہوتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- برے اخلاق کی "عورت" سے پیدا ہونے والی اولاد بھی اس کی طرح ہوگی۔ (حضرت محمدؐ)
- "عورت" اپنے کنبے اور رشتہ داروں میں سے نہ ہو۔ کیونکہ ایسی عورت سے نہایت کمزور اولاد پیدا ہوتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- مرد بغیر "عورت" کے مسکین اور عورت بغیر مرد کے مسکین ہے۔ خواہ وہ مالدار ہی کیوں نہ ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- ایک "عورت" دوسری "عورت" سے اس قدر گھل مل کر نہ رہے کہ وہ اس کی تعریفیں اپنے شوہر سے اس طرح بیان کرنے لگے کہ گویا وہ اسے دیکھ رہا ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- وہ "عورت" جہنمی ہے جس کی زبان سے پڑوسی ایذا اٹھاتے ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- کسی "عورت" پر ہرگز ہاتھ نہ اٹھاؤ۔ (حضرت محمدؐ)
- یہ "عورتیں" میری بدکی ہوئی اونٹنیاں ہیں۔ غیر لوگ جتنا ان کے پیچھے دوڑتے ہیں اتنا ہی یہ بھاگتی ہیں۔ مگر میری آواز پر چلی آتی ہیں۔ تم درمیان سے ہٹ جاؤ۔ میں خود انہیں درست کر لوں گا۔ (حضرت محمدؐ)
- اپنی "عورتوں" کے متعلق اللہ سے ڈرتے رہو۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر میں حکم دیتا کہ کوئی کسی کو سجدہ کرے تو "عورت" کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ (حضرت محمدؐ)
- بیوہ "عورت" کے نکاح میں جب اس کا جوڑ مل جائے تو توقف مت کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- کوئی "عورت" دوسری عورت کے مقام ستر کی طرف نہ دیکھے اور نہ اس سے بغلگیر ہو کر ایک ہی کپڑے میں سوئے۔ یاد رہے کہ ران سے کمر تک مقام ستر ہے۔ (حضرت محمدؐ)

- جس "عورت" میں حیا ہے اس کا انجام اس کی زینت ہے (حضرت محمدؐ)
- کیا میں تمہیں ایسے خزانہ سے مطلع نہ کروں جو سب سے اچھا ہے؟ سن لو کہ وہ نیک "عورت" ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر کوئی "عورت" اِس حالت میں مرجائے کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو تو وہ عورت جنتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جس "لڑکی" سے رشتہ کرنے کا خیال ہو یعنی پیغام نکاح سے پہلے لڑکی کو دیکھنا مستحب ہے (حضرت محمدؐ)
- انسان پر جس قدر گناہ مقرر ہو چکا ہے وہ اس میں مبتلا ہے۔ دونوں آنکھوں کا زنا غیر "عورت" کو دیکھنا۔ ہاتھ کا زنا اس کو پکڑنا۔ پاؤں کا زنا، اس کی طرف بڑھنا۔ دل کا زنا کہ زنا کا ارادہ رکھنا۔ باقی شرم گاہ ان سب زنا کو سچا کر دیتی ہے۔ یا جھوٹا۔ ان تمام اعضا کو زنا میں دخل ہے۔ اگر آخر میں کام پورا ہو گیا تو سب ہی مجرم، ورنہ اپنے اپنے حصّہ کا گناہ ہر عضو پر لکھا گیا۔ (حضرت محمدؐ)
- جس کسی نے بُری خواہش سے "عورت" پر نگاہ کی وہ اپنے دِل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- "عورت" اور مرد دو نہیں بلکہ ایک جسم ہیں۔ اس لئے جسے خدا نے جوڑا ہے۔ انسان اسے اپنے سے جُدا نہ کرے (حضرت عیسیٰؑ)
- شرم مردوں سے خوب ہے مگر "عورتوں" سے خوب تر ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- "عورتوں" کو سونے کی سرخی اور زعفران کی زردی نے ہلاک کر رکھا ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- ایمان کے بعد بڑی نعمت "عورت" ہے۔ (حضرت عمرؓ)
- بہترین "عورتیں" جنھوں نے اپنے شوہر کو راضی رکھا ہو۔ اور حق مہر ان پر معاف کیا ہو وہ جنتی ہیں (حضرت عمرؓ)
- حیا کے ساتھ تمام نیکیاں اور بے حیائی کے ساتھ تمام برائیاں "عورت" سے وابستہ ہیں (حضرت عثمانؓ)
- "عورت" اگرچہ شر ہے۔ اور اس سے بڑھ کر خرابی یہ ہے کہ عورت کے بغیر گذارہ بھی نہیں۔ (حضرت علیؓ)
- کفر کے بعد سب سے بُری چیز بدخلق اور زبان دراز "عورت" ہے۔ (حضرت علیؓ)

وہ کسی نامحرم کو نہ دیکھے۔ (حضرت فاطمہ)

- "عورت" کا دل سمندر کی سطح کی مانند ہے۔ بظاہر خاموش، لیکن گہرائیوں میں طوفان برپا ہے (ارسطو)
- "عورت" کی ترقی یا تنزل پر ہی قوم کی ترقی یا تنزل کا انحصار ہے (ارسطو)
- بری "عورت" سے زیادہ غالب کوئی اور شے نہیں ہو سکتی (بزرجمہر)
- نیک آدمی کے گھر میں بری "عورت" اس کیلئے دنیا میں ہی جہنم کے برابر ہے (شیخ سعدیؒ)
- "عورت" کی خصوصیت اس وقت قابل دید ہوتی ہے۔ جب وہ بچے کو گود میں لئے مسکرا رہی ہو (امام یحییٰ خراسانیؒ)
- مرد کا "عورت" سے بڑا اور کوئی دوست نہیں ہے۔ (مہابھارت)
- جس خاندان میں "عورت" کی عزت نہیں ہوتی وہ خاندان زوال اور بربادی کا نمونہ بن جاتا ہے۔ (مہابھارت)
- "عورت" وہی ہے جس سے آرام ملے۔ (بھرتری ہری)
- پیسے سے "عورت" کو بچانا چاہیئے۔ اور عورت سے اپنے آپ کو (ودُھر)
- "اے عورت"! تو نے اپنے اتھاہ آنسوؤں سے دنیا کے دل کو اس طرح گھیر رکھا ہے جس طرح سمندر زمین کو گھیرے ہوئے ہے۔ (ٹیگور)
- "عورت" کو کمزور کہنا اس کی توہین کرنا ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- "عورت" مرد کی غلام نہیں اس کی بہترین رفیق اور ہمدرد اور ساتھی ہے (مہاتما گاندھی)
- "عورت" میں انسانی خدمت کا جذبہ مرد سے زیادہ ہوتا ہے (مہاتما گاندھی)
- تمام لوگ "عورت" کے سینے کی اُبھار تو دیکھ سکتے ہیں۔ مگر اس کے اندر ٹھاٹھیں مارتا ہوا ممتا کا ساگر نہیں دیکھ پاتے۔ (کرشن چندر)
- مرد کے ظلم کا یہ بہت ہی کمزور بہانہ ہے کہ "عورت" کی خوبی اس کی حکم برداری میں نہاں ہے (رادھا کرشنن)
- "عورت" کی زبان اس کی تلوار ہے۔ اور وہ کبھی اسے زنگ آلود نہیں ہونے دیتی۔ (فرینکلن)

- "عورت" کا نامحرم مرد کے ساتھ ملائم گفتگو کرنا بھی داخل بدکاری ہے اور اس کا باریک کپڑے پہننا ننگے ہونے کے حکم میں ہے۔ (مجدد الف ثانی)
- اصلاح بچوں کی مکتب میں ہے اور "عورت" کی گھر میں۔ (امام غزالیؒ)
- "عورت" کی بد اخلاقی پر صبر کرنا اس کی ضروریات مہیا کرنا اور راہ شرع پر اس کو قائم رکھنا بہتر عبادت ہے۔ (امام غزالیؒ)
- "عورتوں" میں ایک قسم کا ضعف ہے اور تحمل اس کا علاج۔ (امام غزالیؒ)
- "عورت" کے ساتھ نیک خو رہنا چاہیئے اس کو رنج نہ دے بلکہ اس کا رنج سہے (امام غزالیؒ)
- "عورت" کی بد خلقی پر صبر کرنے والا حضرت ایوبؑ کے برابر ثواب پائے گا۔ (امام غزالیؒ)
- "عورت" اگر محافظ عصمت ہے تو اس کی معمولی فروگذاشتوں کو درگذر کرو (امام غزالیؒ)
- "عورت" طالب حق کا مرشد اس کا شوہر ہے اگرچہ اس کا شوہر خود طالب حسن نہ ہی ہو (معروف کرخیؒ)
-
- مرد کا امتحان "عورت" سے، عورت کا روپے پیسے سے، اور روپے کا امتحان آگ سے ہوتا ہے۔ (فیثا غورثؒ)
- اگر "عورت" نبی نہیں تو کسی عورت نے خدائی کا دعویٰ بھی نہیں کیا۔ پیر اولیاء انبیاء صدیق، شہید، عورت کی گود میں ہی پرورش پاکر بڑے ہوئے ہیں۔ (دراالطبریؒ)
- عمر کے کسی بھی حصہ میں "عورت" کو اپنی مرضی پر نہ چھوڑنا چاہیئے۔ (یحییٰ برمکیؒ)
- بُری اور شریر "عورتوں" سے خدا تعالیٰ کی پناہ میں رہ۔ اور نیک عورتوں سے بھی پرہیز رکھ۔ کہ ان کی طرف میلان کا نتیجہ شر ہی شر ہے۔ (حضرت لقمانؒ)
- "عورت" خود ہی فتنہ ہے۔ اور اس کا تعلیم یافتہ ہونا سخت ترین فتنہ ہے۔ (سقراط)
- "عورتوں" کے کہنے پر کبھی عمل نہ کر تمام آفات زمانہ سے محفوظ رہے گا۔ (بقراط)
- جو "عورت" کی تکلیف دہی پر صبر نہیں کرتا وہ اس سے افضل ہونے کا کیونکر مدعی ہے (ابو طیب عجلیؒ)
- "عورت" کی خوبی دو باتوں میں ہے۔ ایک یہ کہ اس کو کوئی نامحرم نہ دیکھے اور دوسری یہ کہ

- صرف دولتمند بیوہ "عورتیں" ہی ایسی استعمال شدہ چیزیں ہیں جو اعلیٰ قیمت پر بکتی ہیں۔
(فرینکلن)
- جھوٹ شادی شدہ "عورت" کی فطرت ثانیہ ہے (بورروف)
- قدرت نے "عورت" کو خوش رکھنے کے لئے خندہ مسرت اور محو کرنے کے لئے لطف بہار دیا ہے۔
(آپارنیل)
- "عورت" کبھی محبت نہیں کرتی اور جب کرتی ہے تو اپنا سب کچھ فنا کر دیتی ہے۔ (صیفو)
- کوئی "آئینہ" ایسا نہیں جس نے "عورت" سے کہا ہو کہ وہ بدصورت ہے۔ (کوپر)
- خدا نے "عورت" کو مرد کی پیشانی سے نہیں بنایا کہ وہ مرد پر حکومت کرے، نہ اس کے پاؤں سے پیدا کیا کہ وہ اس کی غلامی کرے۔ بلکہ اُس کی پسلیوں سے پیدا کیا کہ وہ اس کے دل کے قریب ہو۔
(کوپر)
- "عورت" کا دل اُس کے دماغ پر حکومت کرتا ہے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- ایک مرد کو تعلیم دے کر آپ صرف ایک فرد کو تعلیم دیتے ہیں ایک "عورت" کو تعلیم دے کر آپ ایک کنبہ کو تعلیم یافتہ بناتے ہیں۔
(میکلور)
- "عورت" آدمی سے بنائی گئی ہے، اور آدمی مٹی سے۔ (رنڈالف)
- "عورت" مصیبت اور رنج و غم کو کم کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ (بارولڈ)
- "عورت" کا بناؤ سنگھار اس کے دل کی حالت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ (رگرے)
- خوبصورت "عورت" دیکھنے سے آنکھ، لیکن نیک دل عورت دیکھنے سے دل خوش ہوتا ہے (سیموئیل جانسن)
- دُنیا میں سب سے بڑی آبی قوت "عورت" کے آنسو ہیں۔ (سموئیل جانسن)
- "عورت" اور شراب سب کو احمق بنا لیتے ہیں۔ (ہٹلر)
- "عورت" سے بے نیاز رہ کر زندگی بسر کرنے کا عزم ایک شدید ترین جرم ہے۔ (ہٹلر)
- ایک حسین اور باعصمت "عورت" خدائے قدوس کی صنعت کاملہ کا نمونہ، فرشتوں کی حقیقی شان و شوکت، زمین کا نادر معجزہ اور دنیا کی عجیب ترین شے ہے۔ (کھیلز)
- اگر کسی "عورت" سے تمہیں دُکھ پہونچا ہے تو تم اُسے ہرگز قتل نہ کرو۔ بلکہ اس کے کان

میاں اوقات یہ بھنگ ڈالتے رہو کر تو بوڑھی ہو رہی ہے۔ اس صورت سے تم اس سے انتقام لے سکتے ہو۔ (بیرستن)

- ایک "عورت" صرف ایک راز مخفی رکھ سکتی ہے۔ اور وہ ہے اس کی عمر کا راز (مارکوئس)
- کسی "عورت" کے پاس اس قدر کپڑے نہیں ہونے چاہئیں کہ پہننے کے وقت اسے سوچنا پڑے کہ کون سا لباس پہنوں۔ (تھامس ہیرالڈ)
- "عورت" اور مرد صرف اس وقت شادی کریں جب وہ ایک دوسرے کے اسیر محبت ہو جائیں تو بہت سے لوگ کنوارے ہی مریں گے۔ (لانگ فیلو)
- بعض "عورتیں" ایسی بھی ہوتی ہیں کہ اگر عورتیں نہ ہوتیں تو نا قابل برداشت ہوتیں (لانگ فیلو)
- اگر "عورت" اچھی نہ ملی تو آپ فلاسفر بن جائیں گے۔ (سڈنی سمتھ)
- میٹھی سی میٹھی "عورت" میں بھی ترشی ہوتی ہے۔ (آسکر وائلڈ)
- اگر فیشن کی سرپرستی "عورت" نہ کرتی تو ہزاروں درزی بھوکے مرتے۔ (آسکر وائلڈ)
- "عورت" کا دل ہمیشہ چاند کی طرح بدلتا رہتا ہے۔ (آسکر وائلڈ)
- "عورت" کے ساتھ زندگی بسر کرنا مشکل ہے مگر عورت کے بغیر بھی بسر کرنا اس سے بھی زیادہ مشکل۔ (آسکر وائلڈ)
- مرد ساری عمر "عورتوں" ہی میں گھرا رہتا ہے عورت کبھی ماں، کبھی بیوی، کبھی بہن اور کبھی بیٹیا کے روپ میں اس کے ساتھ رہتی ہے۔ (آسکر وائلڈ)
- "عورت" سب سے اچھا اور سب سے آخری آسمانی تحفہ ہے۔ (ملٹن)
- میں "عورت" کے بارے میں اپنی رائے اس وقت دوں گا جب میرا ایک پاؤں قبر میں ہو گا (ٹالسٹائی)
- جب سے مرد نے "عورت" کا روپ دھارا ہے۔ وہ اس کے پیچھے لگی ہوئی ہے (گوئٹے)
- "عورت" کی خوبصورتی جوہی کے پھول کی طرح بہت جلد ختم ہو جاتی ہے (گوئٹے)
- "عورت" نے سب سے پہلے آدم کو احمق بنایا تھا۔ (گوئٹے)
- "عورت" مرد پر حکومت کرتی ہے اور شیطان عورت پر (گوئٹے)

- "عورت" کی ہاں یا نہیں میں اتنا قرب ہوتا ہے کہ ان کے درمیان سوئی بھی نہیں سما سکتی
(گوئٹے)
- "عورت" مرد سے زیادہ عقلمند ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ جانتی کم ہے اور سمجھتی زیادہ ہے۔
(جیمس اسٹیفن)
- زیادہ تر "عورت" میں مرد لوگ وہ چیز تلاش کرتے ہیں۔ جس کا خود ان کے کردار میں فقدان ہوتا ہے۔
(فی لنڈمگ)
- جو "عورت" حسن کے سوا اور کوئی جوہر نہیں رکھتی وہ اس روغنی روٹی کی طرح ہے جو جب تک گرم رہتی ہے ذائقہ دیتی ہے لیکن سرد ہوتے ہی اپنا ذائقہ اور مزہ کھو دیتی ہے (ہجویر)
- اگر "عورت" کو مذہبی تعلیم دی جائے تو اس میں یقین، مستقل مزاجی، جرأت اور عبادت کا جذبہ بیدار ہو جاتا ہے۔
(لوتو)
- "عورت" کوئی عہد نہیں کرتی مگر مرد کے لئے سب کچھ قربان کر دیتی ہے۔ مرد بہت سے عہد کرتا ہے۔ مگر آخر میں صاف مکر جاتا ہے۔
(رانا طول)
- دنیا میں سب سے زیادہ خوش نصیب وہ ہے جس کی عورت عصمت مآب ہو۔ (لوتھر کنگ)
- اگرچہ میں مفلسی کے عالم میں ہوں۔ لیکن اگر کوئی مجھے تمام دنیا کے خزانے دے دے تو بھی میں اپنی "عورت" سے اس کا تبادلہ نہیں کروں گا۔
(لوتھر کنگ)
- کسی شخص کی زندگی "عورت" کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔ (برنارڈ شا)
- "عورت" دنیا کی اور گھر کی زینت، ملکوں کی آبادی، اور قوموں کی عزت ہے (حالی ایڈیر)
- "عورت" سے جو بھی غلطی سرزد ہوتی ہے اس کا ذمہ دار مرد ہوتا ہے۔ (مائیکلے)
- "عورت" کا دل محبت کے پانی سے سیراب کیا گیا ہے۔ ہمارے قوانین کی بہ نسبت عورت کی نگاہوں میں زیادہ طاقت اور اثر ہے۔
(شیکسپیئر)
- "عورت" تاریک دلوں کو مشعلِ ہدایت بنا دیتی ہے۔ (تھامس مور)
- دنیا میں لعل و گہر اتنے قیمتی نہیں ہوتے جتنی ایک باکباز عصمت مآب عورت، بالخصوص جب کہ وہ حسین بھی ہو۔
(رینالڈ)

- جس مکان میں "عورت" نہ ہو اس میں مسرت شادمانی اور شگفتگی کا بھی گذر نہیں۔ (ڈاکٹر ٹامس جیلیڈ)
- کانٹوں سے بھری شاخ کو ایک پھول خوبصورت بنا دیتا ہے۔ اور غریب سے غریب گھر کو "عورت" جنت بنا دیتی ہے۔ (گولڈ سمتھ)
- یہ خیال کہ میں "عورت" ہوں اور مجھے کسی عورت سے شادی نہیں کرنا پڑے گی میرے لئے بے حد اطمینان بخش ہے۔ (میری مانٹیگو)
- ڈاکو کو یا تو آپ کی زندگی کی ضرورت ہوگی۔ یا دولت کی مگر "عورت" کو دونوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ (میری مانٹیگو)
- قدیم دور کے شرفاء یہ کہا کرتے تھے کہ "عورت" کے نام کی اشاعت صرف دو مرتبہ ہونی چاہیئے۔ ایک تو اس وقت جب وہ کسی کے عقد میں آئے۔ اور دوسرے اس موقعہ پر جب وہ دُنیا کو خیرباد کہے۔ (آرتھر مور)
- وہ جو "عورت" کی خواہش کے رُخ کو قوت سے بدلنا چاہتا ہے بے وقوف ہے (سموئل ٹیوک)
- "عورت" ایک خدائی تحفہ ہے جو جنت کے کھو جانے کی کمی پوری کرنے کے لئے اُسے دیا گیا ہے۔ (گیٹے)
- انتقام لینے میں اور محبت کرنے میں "عورت" مرد سے زیادہ ظالم ہوتی ہے۔ (نطشے)
- ستارے آسمان کی نظمیں ہیں۔ "عورتیں" زمین کی۔ (ہا ئیگو)
- جو لوگ طاقت ور انسانوں سے محبت کرتے ہیں وہ "عورت" کی طرح ہیں۔ (مسولینی)
- شرم "عورت" کا سب سے قیمتی زیور ہے۔ (کولٹن)
- زندگی کے دشوار گذار راستے "عورت" کی رفاقت کے بغیر طے نہیں ہو سکتے (گورکی)
- جذبات بچوں اور عورتوں کی چیز ہے۔ (نیپولین)
- مرد اصول بنایا کرتے ہیں اور "عورتیں" برتاؤ۔ (ڈی سیگر)
- "عورت" کا خاوند مرد ہے اور مرد کا خاوند قرض خواہ ہے۔ (عربی کہاوت)

عقل

- خدا نے تم پر "عقل" کی باتیں اتاری ہیں تاکہ نجات پا سکو۔ (قرآن کریم)
- بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو تمہاری بات بظاہر سنتے ہیں، کیا تم بہروں کو سنا سکتے ہو۔ اگرچہ ان میں کچھ "عقل" نہ ہو۔ (قرآن کریم)
- جس نے اپنی "عقل" اور فہم کو کافی خیال کیا اس نے غلطی کی۔ اور گمراہ ہوا۔ (حضرت محمدؐ)
- حکمت اور "عقل" کو جہاں پاؤ قبول کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- ناقص "عقلمندی" بے وقوفی سے زیادہ نزدیک ہے (حضرت محمدؐ)
- وہ جسے "عقل" بخشی گئی اور وہ جو اس کے تقاضوں پر عمل پیرا ہے۔ اور دوسروں کو بھی ترغیب دیتا ہے، قابلِ رشک ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- تدبیر جیسی کوئی "عقلمندی" نہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- جو "عقل" سے محروم ہے وہ گویا دین سے بھی محروم ہے (حضرت محمدؐ)
- جس نے جنگل میں سکونت اختیار کی وہ علم اور "عقل" سے خالی رہا (حضرت محمدؐ)
- "عقل" میرے دین کی اصل ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- وہ بوڑھا جس کی "عقل" عمر کی زیادتی کی وجہ سے زائل ہو گئی ہو، مرفوع القلم ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جس کو "عقل" نہ ہو وہ مال جمع کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- بے شک بعض اشعار میں "عقلمندی" کی بات اور بعض میں جادو کا اثر ہوتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اپنی نگاہ میں خود کو "عقلمند" مت جان (حضرت سلیمانؑ)
- "عقلمند" وہ ہے جو اپنی زبان کو زیادہ چلنے سے روکے۔ (حضرت سلیمانؑ)

- "عقلمند" آدمی کا ہاتھ حکمراں ہوگا، اور بے وقوف کا خراج گزار (حضرت سلیمانؑ)
- بے وقوف آدمی جب تک خاموش رہتا ہے "عقلمند" شمار ہوتا ہے (حضرت سلیمانؑ)
- "عقلمند" بیوی نعمتِ خداوندی ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- "عقلمند" آدمی بلا کو پیش بینی سے دیکھتا ہے۔ اور بے وقوف اس کے پاس سے گزر جاتا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- "عقلمند" آخر وقت تک اپنے دل کی بات کو چھپائے رکھتا ہے (حضرت سلیمانؑ)
- اگر تم "عقل" رکھتے ہو تو اپنے کانوں کو چھلنیاں نہ بنا لو کہ بھوسی ارکھ لیتی ہے اور آٹا گرا دیتی ہے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- جب "عقل" کامل ہو جاتی ہے تو گویائی کم ہو جاتی ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- لوگوں کے ساتھ نیک خلق آدھی "عقل" ہے۔ (حضرت عمرؓ)
- آدمی کے نماز و روزہ کو نہیں بلکہ اس کی "عقلمندی" اور راست بازی کو دیکھنا چاہیے۔ (حضرت عمرؓ)
- "عقل" دو قسم کی ہوتی ہے طبعی اور سماعی، عقل سماعی سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا اگر طبعی عقل نہ ہو۔ جیسے تا وقتیکہ بصارت نہ ہو سورج کی روشنی بے کار ہے۔ (حضرت علیؓ)
- تجربے کبھی ختم نہیں ہوتے "عقلمند" ان میں ترقی ہی کرتا رہتا ہے (حضرت علیؓ)
- جب "عقل" کامل ہوتی ہے تو کلام گھٹ جاتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- اگر اہلِ دنیا کو پوری "عقل" حاصل ہوتی تو دنیا کے کاروبار اور اس کی موجودہ حالت میں ضرور خلل آجاتا۔ (حضرت علیؓ)
- جو شخص اپنے ہر ایک کام کو پسند کرتا ہے اس کی "عقل" میں فتور آجاتا ہے (حضرت علیؓ)
- آدمی کی "عقل" اس کے کلام کی خوبی سے ظاہر ہوتی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- اپنی "عقل" کو ناقص سمجھے رہو کہ عقل پہ بھروسہ کرنے سے ضرور غلطی سرزد ہو جاتی ہے۔ (حضرت علیؓ)

- بے شک دلوں میں بُرے بُرے خیالات گذرتے ہیں مگر سلیم "عقلیں" ان سے باز رکھتی ہیں۔ (حضرت علیؓ)
- "عقلمند" اپنے آپ کو پست کر کے بلندی حاصل کرتا ہے اور بے وقوف اپنے کو بڑھا کر ذلت اٹھاتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- اگر خدائے پاک حرام و ناجائز کاموں سے منع نہ فرماتا تو بھی "عقلمند" کے لئے ضروری تھا کہ ان سے پرہیز کرتا۔ (حضرت علیؓ)
- "عقلمند" اگر خاموش رہے تو قدرتِ الٰہی میں فکر کرتا ہے اور جب نگاہ اُٹھا کر دیکھے تو عبرت حاصل کرتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- "عقلمند" ہمیشہ غم و فکر میں رہتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- "عقلمندی" اس کا نام ہے کہ انسان اپنے تجربہ کو محفوظ رکھے اور اس کے مطابق کام کرے۔ (حضرت علیؓ)
- شرافت "عقل" اور ادب سے ہے نہ کہ مال و نسب سے (حضرت علیؓ)
- بے وقوف کی "عقل" اس کی زبان کے پیچھے اور عقلمند کی زبان اس کی عقل کے پیچھے ہوتی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جس شخص کا علم اس کی "عقل" سے زیادہ ہوتا ہے وہ اس کے لئے وبال بن جاتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- ہر ایک چیز کی زکوٰۃ ہے اور "عقل" کی زکوٰۃ نادانوں کی باتوں پر تحمل کرنا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- تجھے جس نے ذلیل سمجھا ہے اگر تجھے "عقل" ہے تو بے شک اس نے تجھے فائدہ پہونچایا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- تنگدستی اور مفلسی "عقل" دور کرنے والی شے ہے۔ (حضرت علیؓ)
- ہر ایک شخص سے اس کی "عقل" کے مطابق کلام کر۔ (حضرت علیؓ)
- "عقلمند" وہ ہے کہ دو خیر اور دو شر کے درمیان امتیاز کرے۔ (حضرت امام حسینؓ)

- انسان کی یہ بھی خوش قسمتی ہی ہے کہ اس کا دشمن "عقلمند" ہو (حضرت امام حسینؓ)
- خدا کے دشمنوں کو راضی رکھنا "عقل" اور دانش سے دور ہے (غوث پاکؒ)
- "عقلمند" پہلے دل سے پوچھتا ہے پھر منہ سے بولتا ہے۔ (غوث پاکؒ)
- "عقلمند" کسی چیز میں خوشی نہیں پاتا۔ کیوں کہ اس کا حلال حساب ہے اور حرام عذاب ہے۔ (غوث پاکؒ)
- جھوٹ بات میں نہ تو شریعت غرا ہی موافقت کرتی ہے اور نہ ہی "عقل سلیم" اس سے مطابقت رکھتی ہے۔ (غوث پاکؒ)
- دین کی اصل "عقل" اور عقل کی اصل علم ہے۔ (حضرت فضیلؒ)
- "عقلمندوں" کے ساتھ جنگ کرنا بے وقوفوں کے ساتھ حلوا کھانے سے زیادہ آسان ہے۔ (حضرت فضیلؒ)
- "عقل" کی زکواۃ طوالت غم ہے۔ (حضرت فضیلؒ)
- دنیا میں آرام کا خواہاں بے وقوف اور "عقل" سے دور ہے (مجدد الف ثانیؒ)
- ریا، حسد اور عجب سے "عقلمند" کو بچنا چاہیے۔ جو شخص ان سے محفوظ رہے گا وہ دوسری مصیبتوں سے محفوظ رہے گا۔ (امام غزالیؒ)
- "عقلمند" وہ ہے کہ جب اس پر کوئی مصیبت نازل ہو تو اوّل روز وہی کرے جو کہ وہ تیسرے روز کرے گا۔ (معروف کرخیؒ)
- "عقلمند" وہ ہے کہ دنیا سے دستبردار ہو جائے۔ اس سے پہلے کہ دنیا اس سے پہلے دست بردار ہو جائے۔ (شفیق بلخیؒ)
- جب تک کسی بات کو "عقل" کی ترازو میں تول نہ لو، جواب ہرگز نہ دو۔ (شفیق بلخیؒ)
- "عقلمند" وہ ہے کہ خدا کی خوشنودی حاصل کرے اس سے پہلے کہ خدا کے روبرو بلایا جائے۔ (شفیق بلخیؒ)
- "عقلمند" وہ ہے جسے دنیا دھوکہ نہ دے سکے۔ (شفیق بلخیؒ)

- "عقلمند" کا نشان یہ ہے کہ دوسرے کو اپنے اوپر یقین کرے کہ جس وقت اس سے خطا سرزد ہو تنبیہ کرے تاکہ آئندہ پھر خطا نہ ہو۔ (جالینوس)
- آدمی کو اس قدر "عقل" کافی ہے کہ راہِ راست روی اور گمراہی اور سعادت و شقاوت میں تمیز کر سکے۔ (جالینوس)
- "عقل" کے باب میں ہر شخص یہ گمان رکھتا ہے کہ وہ اپنے زمانے میں سب سے زیادہ عقلمند ہے۔ حالانکہ اس کا یہی گمان اس کی خفتِ عقل کی دلیل ہے۔ (جالینوس)
- "عقلمند" وہ شخص ہے جو کہ اپنی زبان کو دوسروں کی مذمت سے بچائے رکھے (جالینوس)
- وہ خوبصورت لڑکا جو "عقل" نہ رکھتا ہو ایک ایسا خوشنما گھر ہے جس میں صاحب خانہ موجود نہ ہو۔ (جالینوس)
- آدمی کے "عقل" کی دلیل اس کا قول ہے (جالینوس)
- "عقلمند" کی پہچان یہ ہے کہ وہ اپنے ارد گرد ایسے لوگوں کو جمع کر لیتا ہے جو خوشامدی نہ ہوں۔ اور اسے اس کی غلطیوں پر ٹوکتے رہیں۔ (جالینوس)
- بہترین لباس بے وقوف کو "عقلمند" ظاہر نہیں کر سکتا۔ (فیثاغورث)
- اگر تمہارے دوست ایسے ہیں جو تمہاری غلط تعریف کرنے کے بجائے تمہیں تمہاری غلطیوں سے آگاہ کرتے ہیں تو تم "عقلمند" ہو کہ تم نے اچھے دوستوں کا انتخاب کیا۔ (فیثاغورث)
- زندگی بغیر "عقل" کے حیوانیت ہے۔ (بطلیموس)
- "عقلمند" کو نسبی فضیلت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (بطلیموس)
- کوئی شخص ملکاتِ "عقل" کو اپنے اختیار سے فراموش نہیں کر سکتا۔ (اقلیدس)
- "عقلمند" وہ ہے جس کا دل گردشِ ایام سے تنگ نہ ہو۔ (اقلیدس)
- انسانی سرشت میں "عقلمندی" کی نسبت حماقت زیادہ بھری ہے (اقلیدس)
- "عقلمند" وہ ہے جو کم بولے اور زیادہ سنے۔ (اقلیدس)

- "عقلمند" وہ ہے جو آزمائش کے وقت اپنے دل کو جگہ سے نہ ہلنے دے۔ (کے، خسرو)
- مشکل لمحات میں "عقل" سے زیادہ کوئی دستگیر نہیں۔ (کے، خسرو)
- شرف و فضل "عقل" سے ہے نہ کہ عمر سے۔ (کے، خسرو)
- "عقل" کے درخت کا میوہ نیکوکاری ہے۔ (کے، خسرو)
- "عقل" سے بہتر ہمارا کوئی رفیق نہیں۔ (کے، خسرو)
- میری "عقل" جیسی نصیحت مجھے کسی نے نہیں کی۔ (بزرجمہر)
- ناقص "عقل" گناہ کے وقت محافظت نہیں کر سکتی۔ (بوعلی سینا)
- "عقل" کی صیقل مباحثہ ہے اور جاہلوں کے لیے تخم عداوت۔ (بوعلی سینا)
- کسی کی قلتِ "عقل" کا اس کی کثرتِ کلام سے اندازہ لگا۔ (بوعلی سینا)
- انسان کی "عقل" اس وقت تک مکمل نہیں جب تک کہ اپنے دوست سے نہ ڈرے۔ نیز عقلمند وہ ہے جو کام سے پہلے ہی پیش بینی سے اس کا اہتمام کرے۔ (محمد بن زیادؒ)
- جو عبادت میں لگے انہیں "عقل" مل گئی اور جو کتابی علم میں مشغول رہتے ہیں وہ جھگڑوں میں پڑتے ہیں۔ (سفیان ثوریؒ)
- "عقلمند" کی دنیا طلبی جاہلوں کے ترکِ دنیا سے بہتر ہے۔ (یحییٰ بن معاذؒ)
- دنیا اس قابل نہیں کہ کوئی "عقلمند" اسے حاصل کرنے کے لیے اپنی انگلی بھی ہلائے۔ (بوعلی جرجانیؒ)
- "عقلمند" وہ ہے جو خیر و شر کی کشمکش میں مبتلا ہو تو بہتر راستہ اختیار کرے۔ (امام شافعیؒ)
- "عقلمند" عطار کی ڈبیہ کی طرح خاموش مگر باہنر ہوتا ہے۔ (شیخ سعدیؒ)
- اگر روزی کا انحصار "عقلمندی" پر ہوتا تو بے وقوفوں سے زیادہ کوئی مفلس نہ ہوتا۔ (شیخ سعدیؒ)
- "عقلمند" وہی ہے جو حوادثِ روزگار سے ایسا بے پروا ہو جیسے دریا

اپنے میں کنکر پھینکے جانے سے ہوتا ہے۔ (یحییٰ برمکی رح)

- خدا کے نزدیک "عقل" سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ (لقمان)
- "عقلمند" کے لئے وہ وقت سخت مشکل کا ہے جب کسی بات کا اظہار و اخفا دونوں میں خرابی پیدا ہونے کا خوف ہو۔ (لقمان)
- "عقل" ادب کے ساتھ ایسی ہے جیسا کہ پھل دار درخت۔ اور عقل بغیر ادب کے ایسی ہے جیسے درخت بے برگ و بار۔ (لقمان)
- محتاجی "عقل" کو ضعیف کرتی ہے۔ (لقمان)
- "عقلمندوں" کی زبان میں خدا کی طاقت ہوتی ہے۔ (لقمان)
- "عقل" ہر جگہ اور ہر وقت سونے سے زیادہ قیمتی ہے۔ (سقراط)
- تمام امور کا "انحصار" "عقل" پر ہے۔ (سقراط)
- "عقل" جس جگہ کامل ہوگی حرص و شر ناقص ہوگا۔ (افلاطون)
- "عقلمند" عمر کو ضروری کاموں میں صرف کرتا ہے۔ (افلاطون)
- وہ "عقلمند" نہیں جو دنیا کی لذتوں سے خوش اور مصیبتوں سے مضطرب ہو۔ (افلاطون)
- "عقل" روزگار کو تیرا بندہ بناتی ہے اور ہوائے نفس تجھ کو بندۂ روزگار (افلاطون)
- "عقلمند" اپنی زبان کو دوسروں کی ملامت سے محفوظ رکھتا ہے اور اپنا راز چھپانے پر قادر ہوتا ہے۔ (افلاطون)
- جو چیز ہماری عادت سے دور ہے وہ "عقل" سے بھی دور ہے۔ (ارسطو)
- "عقل" آنکھ بصیرت کہلاتی ہے۔ (بقراط)
- انسان کی احتیاج اس کی "عقل" سے بہت زیادہ ہے (دیوجانس کلبی)
- "عقلمند" وہ ہے جو خدا کے لئے نیکی کرے۔ (حکیم ترمذی)
- میں نے عاقل سے سنا کہ دنیا میں "عقل" بہت ہے، لیکن ایک ہی شخص کے پاس نہیں تھوڑی تھوڑی ہر شخص کے پاس ہے۔ (فردوسی)

- "عقلمندوں" کو قتل کر دیا جائے تو احمق ان کا بدل نہیں بن سکتے۔ (مولانا رومؒ)
- یہ زیادہ "عقلمندی" کی بات ہے کہ ہم اس خدا کی باتیں کم کریں جسے ہم سمجھ نہیں سکتے بلکہ ان انسانوں کی باتیں کریں جنہیں ہم سمجھ سکتے ہیں۔ (خلیل جبران)
- "عقلمند" دل کے چین کی خاطر دولت لٹا دیتے ہیں۔ (گرو گرنتھ صاحب)
- "عقلمند" انسان وہی ہے جو نیک انسان کی تھوڑی سی ہی صحبت سے بہت کچھ حاصل کر لیتا ہے۔ (مہاتما بدھ)
- جسم پانے کی سزا سب کو ملتی ہے "عقلمند" اسے عالمانہ انداز سے برداشت کرتے ہیں اور بے قصور رو کر۔ (کبیر داس)
- خدا کے وجود کو "عقل" ثابت نہیں کر سکتی، کیونکہ خدا عقل سے دور ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- زبان انسان کی "عقل" کے سہارے چلتی ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- "عقل" دل کی بات تک نہیں پہونچ سکتی۔ (مہاتما گاندھی)
- کم پڑھنا زیادہ سوچنا، کم بولنا اور زیادہ سننا یہی "عقلمندی" ہے۔ (ٹیگور)
- اس "عقل" سے کیا حاصل جو نہ کلام سے ٹپکے اور نہ اعمال سے ظاہر ہو۔ (باتاریچانہ جی)
- "عقلمند" ہر بات کی امید اپنے آپ سے رکھتا ہے۔ (جین پال)
- "عقلمند" کے لئے وہی لباس کافی ہوتا ہے جو موسم کے لحاظ سے اس کی ضرورت رفع کرے۔ (بکین)
- یہ ضروری نہیں کہ ہر شخص "عقلمند" ہو۔ گناہ اور "عقل" کا آپس میں کوئی تعلق نہیں۔ (بکین)
- "عقلمند" ہمیشہ اپنی معتدل چال چلتا ہے۔ (بکین)
- "عقلمند" کہتے کم ہیں اور سنتے زیادہ ہیں۔ (بکین)
- اپنی "عقل" سے مخالف کاموں میں اصلاح نہ کرنا بہ نسبت غصہ کرنے اور اس میں مبتلا رہنے کے بہت بہتر ہے۔ (فرینکلن)

- "عقلمند" بے وقوفوں کی دعوت اڑاتے ہیں۔ (فرینکلن)
- ہمارے دماغوں اور "عقلوں" میں اتنا ہی فرق ہے جیسے ہمارے چہروں میں۔ (فرینکلن)
- تمہاری "عقل" ہی تمہاری استاد ہے۔ (شیکسپیر)
- "عقلمندی" کا تقاضہ یہی ہے کہ تفصیل پر اختصار کو ترجیح دی جائے (شیکسپیر)
- "عقل" ہمیشہ بے وقوفوں سے ملتی ہے۔ (برنارڈشا)
- اگر کوئی صرف تجربوں سے ہی "عقلمند" بن جاتا تو لندن کے عجائب گھر کے پتھر اتنی مدت کے بعد دنیا کے بڑے سے بڑے عقلمندوں سے بھی زیادہ دانش مند ہوتے۔ (برنارڈشا)
- جہاں پر جہالت باعث آسودگی ہے، وہاں پر "عقلمندی" باعث بے ہودگی ہے۔ (پوپ)
- بے وقوف کے ساتھ جنت میں بیٹھنے سے "عقلمند" کے ساتھ قیدخانہ میں بیٹھنا بہتر ہے۔ (اسپین)
- "عقل مند" ترین شخص وہ ہے جس کو دنیا سے کوئی نفرت نہ ہو اگر تمام دنیا اس سے دشمنی اور خصومت رکھے۔ (جارج واشنگٹن)
- احتیاط "عقلمندی" کی سب سے بڑی بیٹی ہے۔ (وکٹر ہیوگو)
- خالی پیٹ کوئی بھی شخص "عقلمند" نہیں بن سکتا۔ (ایلیٹ)
- اڑنے کے بجائے جب ہم جھکتے ہیں، تب "عقل" کے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ (ورڈزورتھ)
- علوم طبعیات کا مقصد صرف یہی نہیں کہ ہماری "عقل" کی پیاس بجھائے،
- بلکہ اس کا بڑا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنی عقل کی نظر خالق کائنات کی طرف اٹھائیں۔ اور اسی کے جلال و عظمت پر فریفتہ ہو جائیں۔ (قونیل)
- دوسروں کی بدبختی سے "عقل مند" لوگ یہ سبق لیتے ہیں کہ انھیں

کس چیز سے بچنا چاہیے۔ (سائرس)

- "عقل" استقلال اور تحمل کا نام ہے۔ (لبعن)
- "عقلمند" اور بے وقوف میں کچھ نہ کچھ عیب ہوتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ عقلمند اپنے عیوب کو دیکھتا ہے اور دنیا نہیں دیکھتی اور بے وقوف اپنے عیبوں کو خود نہیں دیکھتا، بلکہ اسے دنیا دیکھتی ہے۔ (ڈاکٹر چارلز)
- "عقل مند" دوسروں کی اور بے وقوف اپنی غلطیوں سے سبق سیکھتے ہیں (اسکر وائلڈ)
- جو شخص صرف "عقلمند" ہی ہے، قابلِ رحم حالت میں زندگی بسر کرتا ہے (والیٹر)
- سب سے بڑا خطرہ اس وقت ہوتا ہے جب نصف "عقلمند" ایک طرف ہوں اور نصف احمق دوسری طرف۔ (گوئٹے)
- "عقل" کے ذریعے سیدھے ہوئے حوصلے کا نام ہی لگن ہے (پاسکل)
- حسن ایک جال ہے جس سے قدرت "عقلوں" کا شکار کرتی ہے۔ (لگیس)
- سچی سے سچی اور اچھی سے اچھی "عقلمندی" ارادہ ہے۔ (نپولین)
- "عقلمند" شعور سے سیکھتے ہیں، اور عام لوگ تجربے سے (سسرو)
- "عقلمند" آدمی اپنے سارے انڈے کبھی ایک ٹوکری میں نہیں رکھے گا (سروننٹس)
- برداشت "عقلمند" آدمی کا وہ وصف ہے جس کا مظاہرہ وہ جاہل کی باتیں سنتے وقت کرتا ہے۔ (بیراچناڈ)
- اگر آپ "عقلمند" ہیں تو خوب ہنسا کیجیے۔ (ڈاکٹر مارشل)
- "عقل" کی حد ہو سکتی ہے لیکن بے عقلی کی کوئی حد نہیں۔ (ایمرسن)
- اگر آپ "عقل" کی حفاظت میں ہیں تو آپ کو کسی اور کی حفاظت کی ضرورت نہیں۔ (ایمرسن)
- "عقل مند" وہ ہے جو دوسروں کے خوف کے بغیر محض بے خوفِ خدا گناہ سے شرم رکھے۔ (کیلاوس)
- غلطی ہماری "عقل" نہیں ہمارا فیصلہ کرتا ہے۔ جو جھوٹ کی خاطر اپنی

منظوری دے دیتا ہے۔
(سوکتی)

- "عقلی" گمراہیاں جن کو لوگوں نے علم المحسوسات کا لقب دیا ہے، علم حقیقی نے ان کو باطل کر دیا ہے۔
(ملین ایڈورڈ)
- نقل کے لئے بھی "عقل" چاہئے۔
(فارسی کہاوت)
- جب شراب انسان کے اندر داخل ہوتی ہے تو "عقل" کو باہر نکال دیتی ہے۔
(جرمن کہاوت)
- "عقل" عقیدت کو ختم کر دیتی ہے۔ کیوں کہ عقیدت کا تعلق دل سے ہوتا ہے۔
(ڈچ کہاوت)
- پیسہ "عقلمند" کی خدمت کرتا ہے اور بیوقوفوں پر حکومت۔ (عام کہاوت)
- وہ "عقلمند" ہے جو جنگ وجدل کو امن و امان میں بدل دے۔
(پشتو ادب)
- "عقل" دل کے قابو میں ہے اور دل خواہشوں کے بس میں۔
(ہندی ادب)

عمل

- تم اپنی جگہ "عمل" کئے جاؤ اور میں اپنی جگہ عمل کر رہا ہوں، پھر آگے چل کر تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کس پر کیسی آفت آتی ہے۔ (قرآن کریم)
- میرے لئے میرے "عمل" تمھارے لئے تمہارے عمل، تم بری ہو اس سے جو میں کرتا ہوں۔ اور میں بری ہوں اس سے جو تم کرتے ہو۔ (قرآن کریم)
- جو نیک "عمل" کرے گا تو ہم اس دنیا میں بھی اچھی زندگی بسر کرائیں گے اور آخرت میں بھی، بشرطیکہ وہ ایمان بھی رکھتا ہو۔ (قرآن کریم)
- ہر شخص اپنے "عمل" کے بدلے میں گروی ہے (قرآن کریم)
- علم بغیر "عمل" وبال ہے اور عمل بغیر علم گمراہی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "عمل" بقدر طاقت کرو۔ خدا کی قسم تم ملول ہو جاؤ گے۔ خدا ملول نہ ہو گا۔ (حضرت محمدؐ)
- علم "عمل" کو آواز دیتا ہے، پس اگر وہ جواب دے تو ٹھہرتا ہے ورنہ کوچ کر جاتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جسے "عمل" نے پیچھے کی طرف دھکیل دیا، نسب اسے اگلی صف میں نہیں لا سکتا (حضرت محمدؐ)
- گنہگار کا دل "برے عمل" کی کثرت سے اس کا عادی ہو جاتا ہے، اسے اس کا احساس بہت کم ہوتا ہے اس لئے بلا روک ٹوک برے عمل کئے جاتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "بے عمل" عالم کی مثال ایسی ہے، جیسے اندھے کے ہاتھ میں مشعل، لوگ تو اس سے روشنی حاصل کرتے ہیں اور وہ خود روشنی سے محروم ہے (حضرت عیسیٰؑ)
- اچھا "عمل" وہ ہے جسے لوگوں کی ستائش کی امید نہ ہو۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- مانگو تو تمہیں دیا جائے گا، ڈھونڈو گے تو پاؤ گے، دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے

لیے دروازہ کھولا جائے گا "عمل" میں وہ طاقت ہے۔ (حضرت عیسیٰؑ)

- زیادہ مبارک ہیں وہ جو خدا کا کلام سنتے اور اس پر "عمل" کرتے ہیں۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- ہر کوئی موت کی تمنا نہیں کرے گا، سوائے اس کے جس کو اپنے "عمل" پر وثوق ہو گا۔ (حضرت ابو بکرؓ)
- "عمل" بغیر علم کے سقیم و بیمار ہے اور علم بغیر عمل کے عقیم و بے کار ہے۔ (حضرت ابو بکرؓ)
- ہر "عمل" کے ثواب کا اندازہ ہے، صبر کے ثواب کا اندازہ نہیں۔ (حضرت ابو بکرؓ)
- پرہیز کرو، پرہیز نفع دیتا ہے، "عمل" کرو، عمل قبول کیا جاتا ہے (حضرت ابو بکرؓ)
- ضائع ہے وہ علم جس پر "عمل" نہ کیا جائے۔ (حضرت عثمانؓ)
- علم بغیر "عمل" کے نفع دیتا ہے اور عمل بغیر علم کے فائدہ نہیں بخشتا۔ (حضرت عثمانؓ)
- جو اپنے علم پر "عمل" نہ کرے اس عالم سے ہر کوئی بے رغبت ہو جاتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- علم کی خوبی اس پر "عمل" کرنے میں ہے۔ (حضرت علیؓ)
- کوئی "عمل" تقویٰ اور اخلاص کے بغیر مقبول نہیں۔ (حضرت علیؓ)
- نیک "عمل" کا ثواب اس کی مشقت کے اندازے سے ملتا ہے (حضرت علیؓ)
- طول امل اور خلوص "عمل" کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔ (حضرت علیؓ)
- سردار بننا چاہتے ہو تو حرکت اور "عمل" کو اپنا معمول بناؤ۔ (حضرت امام حسینؓ)
- جس "عمل" میں تمہیں حلاوت نہ آئے، سمجھو کہ وہ عمل ہی تم نے نہیں کیا۔ (غوث پاکؒ)
- اول جہل ہوتا ہے پھر علم اس کے بعد "عمل" اور پھر عمل میں اخلاص۔ (غوث پاکؒ)
- تمہارا "عمل" تمہارے عقائد کی دلیل ہے۔ (غوث پاکؒ)
- اے "عمل" کرنے والے، اخلاص پیدا کر، ورنہ فضول مشقت ہے (غوث پاکؒ)

- قول بے "عمل" اور عمل بے اخلاص نا قابلِ قبول ہے۔ (غوث پاکؒ)
- بہترین "عمل" دوسروں کو دینا ہے نہ کہ دوسروں سے لینا۔ (غوث پاکؒ)
- علم سیکھ کر اس پر "عمل" کرنا، اور پھر اوروں کو سکھانا تمام خوبیوں کا مجموعہ ہے۔ (غوث پاکؒ)
- علم سے مراد "عمل" ہے۔ اگر تم اپنے علم پر عمل کرتے تو دنیا سے بھاگ جاتے (غوث پاکؒ)
- جنھیں طریقت میں دخل ہو گا وہ شریعت کے خلاف "عمل" نہیں کرتے (بایزید بسطامیؒ)
- "عمل" کے بغیر جنت طلب کرنا خود ایک گناہ ہے۔ (بایزید بسطامیؒ)
- بے "عمل" عالم پارس کی مثال ہے جو اوروں کو سونا بناتا ہے اور خود پتھر کا پتھر ہی رہتا ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- ہر "عمل" جو موافق شریعت ہے ذکر میں داخل ہے اگرچہ خرید و فروخت ہو۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- عارف و پیشوا بھی "عمل" بجالانے میں طالب علموں کے ساتھ برابر ہیں (مجدد الف ثانیؒ)
- علم کی باتیں سن کر جو ان پر "عمل" کرتا ہے، اسی کے دل میں علم کا نور ظاہر ہوتا ہے۔ (ابو عثمانؒ)
- "عمل" کے بطن میں اس کے نتائج پوشیدہ ہوتے ہیں۔ (قاضی عبد الغفار)
- "عمل" کے بغیر دوسروں پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ (امام غزالیؒ)
- بغیر "عمل" کیے ہوئے بہشت کی آرزو کرنا گناہ اور بغیر ادائے سنت کے امید و شفاعت محض غرور اور دھوکہ ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- حسنِ "عمل" کا دروازہ اس پر کھل جاتا ہے جو کسی بندے کی بھلائی چاہے (معروف کرخیؒ)
- جو شخص "عملِ خیر" حصول ثواب کے خیال سے کرتا ہے وہ تاجر ہے۔ جو دوزخ کے خوف سے کرتا ہے وہ غلام ہے۔ اور جو شخص صرف خدا کے واسطے کرتا ہے وہ احرار ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- علم نر ہے اور "عمل" مادہ۔ ان کے ملنے سے دین و دنیا ملتی ہے (معروف کرخیؒ)

- جب بھی حدیث سنو "عمل" کرنے کی نیت سے یاد رکھو، نہ کہ روایت کرنے کی نیت سے۔ (شفیق بلخیؒ)
- "عمل" خضرِ راہ ہے۔ (فیثا غورثؔ)
- احساسِ "عمل" گویا دعوتِ عمل ہے اور عمل انسان کو منزل تک لے آتا ہے (فیثا غورث)
- جو نیک "عمل" ظاہر ہو جائے اسے عمل شمار نہ کر۔ (سفیان ثوریؒ)
- جب تک اپنے "عمل" کو ادب سے مزین نہ کرلے انسان باعظمت نہیں ہو سکتا۔ (امام ابن المبارکؒ)
- جو شخص لوگوں کو اچھا "عمل" کرنے کی ہدایت کرے اور خود اس پر عمل نہ کرے اس کی عاقبت اچھی نہیں ہوتی۔ (افلاطون)
- مجلس میں ہمارا "عمل" ایسا ہو کہ جس سے حاضرین کی عزت جھلکتی ہو۔ (لقمانؑ)
- سارے ملک کا بگاڑ ان تین گروہوں کے بگڑنے پر موقوف ہے۔ حکمراں جب بے علم ہوں۔ عالم جب "بے عمل" ہوں اور فقرا جب بے توکل ہوں۔ (سید علی ہجویریؒ)
- ہمارے زمانے کے علماء باتوں پر ہی راضی ہو گئے ہیں اور "عمل" چھوڑ دیے ہیں۔ سلف ایسے تھے کہ "عمل" کرتے مگر لوگوں سے نہ کہتے، پھر بعد کے لوگ ایسے ہوئے جو کرتے تھے اور کہتے تھے۔ پھر ان کے بعد ایسے ہوئے کہ وہ کہتے ہیں مگر کرتے نہیں۔ عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نہ کہیں گے اور نہ کریں گے۔ (ابو حازمؒ)
- ثمر کی خواہش کئے بغیر "عمل" کر۔ (مہا بھارت)
- میرے دائیں ہاتھ میں "عمل" ہے بائیں ہاتھ میں فتح۔ (اتھروید)
- شرمندگی سے "عمل" کی قوت سلب ہوتی ہے۔ (ہتوپدیش)
- "بے عملی" بے عزتی کا باعث ہے۔ (ہتوپدیش)
- اصل چیز "عمل" ہے۔ جیسا بوؤ گے ویسا ہی کاٹو گے۔ (گورو نانک دیو جی)

- شاستر پڑھ کر بھی لوگ بے وقوف ہوتے ہیں، لیکن جوان کی ہدایت کے مطابق "عمل" کرتا ہے۔ (ہتواپدیشو)
- جو بات اصولاً غلط ہے وہ "عملی" طور پر کبھی صحیح نہیں ہو سکتی۔ (راجندر پرشاد)
- تہذیب اس "عمل" کا نام ہے جس کے لئے انسان اپنا فرض ادا کرتا ہے (مہاتما گاندھی)
- "عمل" سب سے بہترین تقریر اور سب سے عمدہ پروپیگنڈہ ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- جس خیال کو "عملی" جامہ نہ پہنایا جائے وہ اسقاطِ حمل کے مانند ہے (جواہر لال نہرو)
- "عمل" کے بغیر اصول دماغی عیاشی ہے۔ اور بغیر اصول کے عمل اندھے کی ٹوٹل ہے۔ (جواہر لال نہرو)
- "عمل" وہ آئینہ ہے جو ہماری صورت ہمیں دکھاتا ہے۔ اس لئے ہمیں عمل کا احسان مند ہونا چاہیئے۔ (ونوبا جی)
- "عمل" کبھی بیکار نہیں جاتا۔ راستے میں سات سمندر بھی آجائیں تو بھی آگے آکر ملتا ہے۔ (کبیر داس)
- انسان جس وقت حیوان کا سا "عمل" کرتا ہے، اس وقت وہ حیوان سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ (ٹیگور)
- ہماری پُر لطف بدکاریاں ہی ہمارے لئے چابک بن جاتی ہیں۔ (شکسپیئر)
- میری خوبیاں میرے "عمل" کی پیداوار ہیں۔ (نپولین)
- مقصود تو یہ ہے کہ ہم ہمیشہ سرگرم "عمل" رہیں تاکہ ہمارا مستقبل روز بروز بہتر ہوتا جائے۔ (لانگ فیلو)
- کسی جماعت میں داخل ہونے یا کسی فیشن پر "عمل" پیرا ہونے میں نہ سب سے آگے چلئے نہ سب سے پیچھے۔ (چیسٹر فیلڈ)
- امید "باعمل" انسان کی کنیز ہے۔ (گوئٹے)
- عظیم خیالات جب "عمل" کے سانچے میں ڈھل جاتے ہیں تو عظیم تخلیقات کا درجہ حاصل کر لیتے ہیں۔ (ہیزلٹ)

- غصہ میں کیا گیا "عمل" بعد ازاں اُلٹا ثابت ہوتا ہے۔ (نینڈلر)
- مناسب کیا ہے یہ جان لینا اور اس پر "عمل" نہ کرنا ہمت کے فقدان کی علامت ہے۔ (کنفیوشیس)
- جب مصیبت آنے والی ہوتی ہے تو انسان خیشوں کی رائے پر "عمل" کرنے لگتا ہے۔ (جرمن کہاوت)
- زیادہ نہیں ان باتوں پر "عمل" کرو، ماتحت کو ایذا نہ دو۔ اور مافوق پر حسد نہ کرو۔ (کہاوت)
- جاہل کے خیال اور "عمل" میں بہت کم وقفہ ہوتا ہے۔ (عربی کہاوت)

عبادت

- اے نبی! کہہ دو کہ میں خالص اللہ کی "عبادت" کرتا ہوں۔ پس تم عبادت کرو جس کی تم چاہو۔ (قرآن کریم)
- کیا اس وجہ سے تم لوگ حدِ عبودیت سے باہر ہو گئے ہو کہ ہم تمہاری اصلاح سے بے تعلق ہو کر نصیحت کرنا چھوڑ دیں گے۔ (قرآن کریم)
- اللہ کے نزدیک تم میں شریف وہی ہے جو پرہیز گار اور "عبادت" گذار ہے۔ (قرآن کریم)
- بے دلی سے "عبادت" کرنا دنیا اور آخرت دونوں کھونا ہے۔ (قرآن کریم)
- اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ کوئی "عبادت" نہیں کہ تو کسی کا دل خوش کر دے۔ (حضرت محمدؐ)
- قبروں کو "عبادت" نہ بناؤ کہ یہ گمراہ قوم کی عادت ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- روزہ رکھو مگر کھاؤ بھی، نماز پڑھو مگر سوؤ بھی، یہ سب "عبادت" میں شمار ہے (حضرت محمدؐ)

- گوشہ نشینی بھی عبادت ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- خدا کی "عبادت" اس طرح کرو کہ گویا تم اس کو دیکھتے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو وہ تمہیں دیکھتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جس نے جہالت سے اللہ تعالیٰ کی "عبادت" کی اس کا فساد اصلاح سے زیادہ ہوتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "عبادت" کے دس جزو ہیں ان میں سے نو طلب حلال ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- میں اور میری امت کے پرہیزگار اور "عبادت گزار" تکلف سے بری ہیں (حضرت محمدؐ)
- سخی گنہگار خدا کے نزدیک بخیل "عابد" سے اچھا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- غرورِ "عبادت" سے انفعالِ گناہ بدرجہا بہتر ہے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- "عبادت" ایک پیشہ ہے۔ دکان اس کی خلوت ہے، راس المال اس کا تقویٰ ہے اور نفع اس کی جنت ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- اللہ کی "عبادت" میں سستی عام لوگوں سے بد ہے لیکن عالم اور طالب علموں سے بدتر ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- کم سونا "عبادت" ہے۔ (حضرت عمرؓ)
- میں نے اپنی جان پر ظلم کئے، مگر اتنا ہے کہ مسلمان ہوں اور "عبادت" کرتا ہوں۔ (حضرت عمرؓ)
- ایک پرہیزگار "عابد" شیطان پر ہزار عابد سے بھاری ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- اگر تم معبودِ حقیقی کی پرستش اور "عبادت" کرنا نہیں چاہتے تو اس کی بنائی ہوئی چیزوں کو بھی استعمال نہ کرو۔ (حضرت عثمانؓ)
- کارخانۂ قدرت میں فکر کرنا بھی "عبادت" ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جرأت افضل ترین "عبادت" سے ہے۔ (حضرت علیؓ)
- صدق یقین کے ساتھ سو رہنا اس "عبادت" سے اچھا ہے جو شک کے ساتھ کی جائے۔ (حضرت علیؓ)

- اپنے تئیں آپ کو اللہ تعالیٰ کے محارم سے بچاؤ تاکہ "عبادت" گذار ہو اور جو کچھ قسمت میں ہو گیا اس پر راضی رہو۔ (حضرت امام جعفرؓ)
- "عبادت" بلا توبہ درست نہیں ہوتی۔ کیوں کہ اللہ نے توبہ کو عبادت پر مقدم کیا ہے۔ (حضرت امام جعفرؓ)
- متکبر "عابد" عاصی ہے اور عاصی عذر کے سبب اطاعت اور عبادت کرنے والا ہے۔ (حضرت امام جعفرؓ)
- "عبادت" عادت ترک کرنے کا نام ہے نہ کہ عبادت کو عادت بنا لینے کا (غوث پاکؒ)
- "عبادت" قلب سے ہوتی ہے نہ کہ قالب سے۔ (غوث پاکؒ)
- جب رات ہوتی ہے تو میں خوش ہوتا ہوں کہ خلوت نصیب ہوگی۔ صبح ہوتی ہے تو میں غمگین ہوتا ہوں کہ اب لوگ آئیں گے اور "عبادت" میں مخل ہو کر مجھے تشویش میں مبتلا کریں گے۔ (حضرت فضیلؒ)
- جمعیتِ خاطر سے حق تعالیٰ کی "عبادت" میں مشغول رہو۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- اظہارِ عجز "عبادت" ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- فقیر کا تنفس کسی خواہش کے لئے جس پر اس کو قدرت نہیں ہے غنی کی ہزار سالہ "عبادت" سے بہتر ہے۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- علمِ دین وہ ہے جو "عبادت" کا شوق دل میں پیدا کرے۔ (امام غزالیؒ)
- خاموشی "عبادت" ہے بغیر محنت کے۔ (امام غزالیؒ)
- جو کام سنت کے خلاف ہو اگرچہ بشکل "عبادت" تو بھی گناہ ہے۔ (امام غزالیؒ)
- "عبادت" میں تشدد سے بچو۔ (امام غزالیؒ)
- خوراک بھوک سے کم کھاؤ تاکہ قوتِ "عبادت" میسر آئے۔ (امام غزالیؒ)
- زیادہ کھاؤ گے تو "عبادت" سے غافل ہو جاؤ گے۔ اور نفس کی یہی خواہش ہے۔ (امام غزالیؒ)
- عابد کو کھانا کھلانا "عبادت" میں مدد کرنا ہے۔ (امام غزالیؒ)

- جو شخص مال کافی رکھتا ہو، اس کے لئے کسب کرنے سے "عبادت بہتر ہے (امام غزالیؒ)
- جب تک مال حرام سے پرہیز نہ کروگے "عبادت" فضول ہے۔ (امام غزالیؒ)
- اعتقاد سالم نہ ہو تو "عبادت" بھی بیکار ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- اگر مونس چاہتا ہے تو قرآن کافی ہے اور کام چاہتا ہے تو "عبادت" کافی ہے۔ (حضرت شقیق بلخیؒ)
- "عبادت" جو مخلوق کے لئے کی جاتی ہے زمین میں دفن کی جاتی ہے۔ اور جو خالق کے لئے کی جاتی ہے وہ آسمان پر چڑھائی جاتی ہے (شقیق بلخیؒ)
- "عبادت" اتنی کرو کہ جتنی تمہیں اس سے حاجت ہو۔ (مامون الرشید)
- بہترین فعل "عبادت" اور بہترین قول ذکر ہے۔ (بو علی سینا)
- ایسے مفلس کو کمر میں پتھر باندھ کر دریا میں پھینک دینا چاہئے جو افلاس کے باوجود خدا کی "عبادت" نہ کرے۔ (یحییٰ برمکی)
- کم کھاؤ "عبادت" کی توفیق ہوگی۔ (عبداللہ بن مبارکؒ)
- "عبادت" اگر پرندہ ہوتی تو نماز اور روزہ اس کے پر ہوتے۔ (یحییٰ بن معاذؒ)
- جو "عبادت" میں لگا اس کو دانائی مل گئی۔ (سفیان ثوریؒ)
- تم اپنی "عبادت" پر ثواب کی آرزو سے بچتے رہو، کیوں کہ اس کا مردود ہونا مقبول ہونے کی نسبت اقرب ہے۔ (وہب بن وردؒ)
- مجھے ثواب کی امید اس وقت ہوتی ہے جب میں اپنے نیک اعمال اور "عبادات" کو کم خیال کرتی ہوں۔ (حضرت رابعہؒ)
- کیا تم ایک رات کی "عبادت" کے بدلے جنت خریدنا چاہتے ہو۔ ایسی عبادت کے ساتھ جو چند پیسوں کے برابر بھی نہیں۔ اور اس پر احسان بھی رکھتے ہو۔ (یزید بن ہارونؒ)
- افسوس تمہارے اعمال اور "عبادات" میں باوجود نقص کے تکبر گھس آیا ہے بخدا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا تم کھیل کرتے ہو (حضرت محمد بن واسع)

- اگرچہ عاجزی اور انکساری کا نام ہی "عبادت" ہے تو ذلّت پر قانع گدھے سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہیں۔ (منقری)
- جب دنیا میں چاروں طرف ظلم، بے انصافی اور خودغرضی کا بول بالا ہو تو یہ سمجھو کہ ہمارا ذاتی قرض پورا ہو گیا۔ خدا کی "عبادت" میں مصروف ہو جانے سے انسانیت منہ دیکھتی رہ جاتی ہے۔ (ناتھ جی)
- جنگ کے دنوں میں "عبادت گاہیں" بھی رنگروٹ بھرتی کرنے کے دفتر بن جاتے ہیں۔ (چھبیل داس)
- ہم جس کی "عبادت" کرتے ہیں۔ اس کے برابر ہو جاتے ہیں۔ (مہاتما گاندھی)
- انسان ہی خدا کی مجسم "عبادت گاہ" ہے۔ اس لئے اسی کی عبادت کرو۔ (سوامی وویکانند جی)

عدم تشدّد

- اپنے دشمن سے محبت کرو۔ جو تمہیں ستائے اس کے لئے دُعا کرو۔ (حضرت عیسیٰ)
- اس زندگی کو ختم کرنے کا ہمیں کوئی حق نہیں ہے۔ جس کی ہم تخلیق نہیں کر سکتے۔ (مہاتما گاندھی)
- میں بگلے کو تیر کا نشانہ بنانے کی بجائے اسے اُڑتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں۔ (رسکن)
- "تشدد" کے مقابلہ میں اہنسا کا جذبہ بزدلی نہیں۔ (مہاتما گاندھی)
- جو "تشدّد" سے باز نہیں آتے، آخر وقت انہیں خود مٹا دیتا ہے۔ (نے غنی)

- شیر بھوکا مر جانا پسند کرتا ہے، کتّے کا جھوٹا کھانا کبھی نہیں کھاتا۔ (شیخ سعدیؒ)
- دنیا میں "عزت" سے جینے کا سب سے آسان اور شرطیہ طریقہ یہ ہے کہ ہم جو کچھ ظاہرہ طور پر نظر آنا چاہتے ہیں، ویسے ہی باطنی طور پر بھی ہوں۔ (سقراط)
- زندگی ہر شخص کو عزیز ہے، لیکن بہادر انسان کے لئے "عزت" زندگی سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ (شیکسپیر)
- یہ کہیں بہتر ہے کہ تم "عزت" اور احترام کے قابل بنو۔ (کہاوت)

عشق

- میں تمہیں ایک نیا حکم دیتا ہوں کہ تم ایک دوسرے سے "عشق" کرو۔ (بائبل)
- "عشق" کے علاوہ تو کسی خدا کو نہ مان۔ (حضرت موسیٰ علیہ السلام)
- "عشق" کے لمس سے ہر شخص شاعر بن جاتا ہے۔ (افلاطون)
- "عشق" فرشتوں کا حصّہ ہے۔ (بھرتری ہری)
- "عشق اور محبت" انسانیت کا دوسرا نام ہے۔ (مہاتما بدھ)
- "محبت اور عشق" کبھی مطالبہ نہیں کرتے۔ (مہاتما گاندھی)
- سچا "عشق" وصال میں بھی ہجر کے لطیف درد کا احساس کرتا ہے۔ (پریم چند)
- "عشق" کے معاملے میں ہم سب یکساں طور پر بے وقوف ہیں۔ (گیٹے)
- علم کی ٹھنڈی روشنی میں "عشق" کا پودا کبھی نہیں اُگ سکتا۔ (کانٹ)
- "عشق" اور دھواں چھپائے نہیں چھپتا۔ (کہاوت)

عصمت

- اپنی "عصمت اور ناموس" کی حفاظت عورت کا سب سے اوّلین اور سب سے پاکیزہ فرض ہے۔ (مولانا روم)
- "عصمت" آب عورت سب سے حسین تحفہ ہے۔ (مولانا ہادیؒ)
- "عصمت" وہ دولت ہے جو محبت کی کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ (ٹیگور)
- "عصمت" گھر کی چار دیواری میں پیدا نہیں ہوتی۔ یہ زبردستی لادی نہیں جاسکتی۔ (مہاتما گاندھی)

- خدا کی نظر میں "عظیم" وہ ہے جس کا اخلاق بلند ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- انسان ٹھیک اس حد تک "عظیم" بنتا ہے۔ جس حد تک وہ انسان کی بہبودی کے لئے محنت کرتا ہے۔ (سقراط)
- حقیقی "عظمت" دل کی پاکیزگی میں ہے۔ اس میں نہیں کہ کوئی تمہارے بارے میں کیا کہتا ہے۔ (رام داس)
- آج تک ایسا کوئی "عظیم" انسان نہیں گزرا جو اعلیٰ چال اور چلن کا مالک نہ ہو۔ (فرینکلن)
- بعض لوگ پیدائشی طور پر "عظیم" ہوتے ہیں۔ بعض عظمت حاصل کرتے ہیں۔ اور بعض پر عظمت لادی جاتی ہے۔ (گیٹے)

- "عقیدت" کا مطلب ہے، خود اعتمادی اور خود اعتمادی کا مطلب ہے خدا پر بھروسہ۔ (مہاتما گاندھی)
- جو کام "عقیدت" سے نہ کیا جائے وہ نہ اس دنیا میں کام آتا ہے نہ دوسری دنیا میں۔ (گیتا)
- "عقیدت" کا سیدھا تعلق دل سے ہوتا ہے، عقل سے نہیں۔ (برنارڈ شا)
- عقل "عقیدت" کو ختم کر دیتی ہے۔ (گیٹے)

علاج

- دلی مسرت سے تمام ذہنی اور جسمانی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں، اور سدا دور رہتی ہیں۔ (رام داس)
- ضبط انسان کے اعلیٰ ترین "معالجوں" میں سے ایک معالج ہے، محنت سے بھوک تیز ہوتی ہے اور ضبط زیادہ کھانے سے روکتا ہے۔ (روسو)
- وقت سب سے بڑا "معالج" ہے۔
- ہر بیماری کا "علاج" مگر جہالت اور بے وقوفی کا علاج کچھ نہیں سوائے اس کے کہ اسے خاموشی سے برداشت کر لیا جائے۔ (نے عین)

- راج محلوں کی چالبازیوں، دستور ساز اسمبلیوں کے سمجھوتوں اور لین دین کا زمانہ اسی دن لد جاتا ہے جب "عوام" سیاست میں حصہ لینے لگتے ہیں۔ (جواہر لال نہرو)
- جو "عوام" طاقت انسانوں سے محبت کرتے ہیں۔ وہ عورت کی طرح ہیں۔ (مسولینی)
- بھوکے "عوام" کو سیاسی آزادی کی بڑی سے بڑی مقدار بھی مطمئن نہیں کر سکتی۔ (لینن)

غصّہ

- "غصّہ" سے جہالت پیدا ہوتی ہے۔ (بھگوان کرشن)
- "غصّہ" ہمیشہ حماقت سے شروع ہوتا ہے اور ندامت پر ختم۔ (ارسطو)
- جو شخص "غصّہ" کرنے والے پر غصّہ نہیں کرتا وہ دونوں کی حفاظت کرتا ہے۔ (وید ویاس)
- "غصّہ" ملک الموت ہے۔ (چانکیہ)
- "غصّہ" ایک طرح کا وقتی پاگل پن ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- "غصّہ" دیوانگی ہے اسے قبضہ میں رکھو ورنہ یہ تم پر قبضہ کر لے گا۔ (ہوریس)

غلامی

- اے حقیر پیٹ، ایک ہی روٹی سے مطمئن ہو جا تاکہ "غلامی" میں تجھے جھکنا نہ پڑے۔ (شیخ سعدیؒ)
- جنھیں ہم "غلام" بنائے رکھتے ہیں وہ بھی رفتہ رفتہ ہمیں کمتر اور حقیر بنا دیتے ہیں۔ (ٹیگور)
- "غلام" کو زندہ کہیں تو پھر مُردہ کون ہے۔؟ (ہتوا پدیش)
- "غلاموں" کے ملک میں غلام ہی حکومت کرتے ہیں۔ (برنارڈ شا)
- "غلامی" سماج کے تمام بنیادی اصولوں کے خلاف ہے۔ (مانٹے سکیو)
- "غلامی" سب سے بڑی بیماری ہے۔ (ف عین)
- آزادی "غلامی" کا پیش خیمہ ہے۔ (ف عین)
- "غلامی" سے نجات تب ہی مل سکتی ہے جب عوام بیدار ہو جائیں۔ (ف عین)

غلطی

- اگر تم "غلطیوں" کو روکنے کے لئے دروازے بند کر دو گے تو سچ بھی باہر رہ جائے گا۔ (ٹیگور)
- جو مان گیا کہ اس سے "غلطی" ہو گئی ہے اور اسے ٹھیک نہیں کرتا، وہ ایک اور غلطی کر رہا ہے۔ (کنفیوشیس)
- بہت سی اور بڑی بڑی "غلطیاں" کئے بغیر کوئی شخص بڑا اور عظیم نہیں بن سکتا۔ (گلیڈسٹون)
- دوسروں کے خیالات کو "غلط" ٹھہرانے سے پہلے تم یہ سوچنے کی کوشش کرو کہ وہ اس غلطی یا غلط فہمی میں کیوں مبتلا ہے۔؟ (کاوٹاؤ)

غرور

- جو ہوش میں ہے وہ کبھی "غرور" نہیں کرتا۔ (شیخ سعدیؒ)
- "غرور" جہنم کی بنیاد ہے۔ (مہابھارت)
- "مغرور" شخص ہمیشہ شکی ہوتا ہے۔ (پریم چند)
- "غرور" ٹوٹنے کے لئے بنا ہے۔ (رسکن)
- تمام عظیم غلطیوں کی تہہ میں "غرور ہی غرور" ہوتا ہے۔ (رسکن)
- غصہ تھوڑی دیر کی اور "غرور" ہمیشہ کی دیوانگی ہے۔ (کوپر)
- "غرور اور تکبر" کرنے والا جلد ہی ٹھوکر کھاتا ہے۔ (رضی عین)

فائدہ

- جو شخص خدا کے سوا اور چیزوں کو حاجت روائی کے لئے بلاتا ہے ان کے "فائدہ" سے نقصان زیادہ ہے۔ (قرآن کریم)
- دنیا کی چیزیں انسان کو نہ تو "فائدہ" ہی پہونچا سکتی ہیں اور نہ نقصان۔ پرلے درجہ کی گمراہی یہی ہے۔ (قرآن کریم)
- بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ انہیں کوئی "فائدہ" پہونچ گیا تو مطمئن ہو گئے۔ اور اگر کوئی مصیبت آپڑی تو جدھر سے آئے تھے الٹے ادھر ہی کو لوٹ جاتے ہیں۔ پس یہی صریح نقصان کہلاتا ہے۔ (قرآن کریم)
- "فائدہ" ہو یا نقصان سب اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ (قرآن کریم)
- کیا تمہارا خیال ہے کہ تم "فائدہ" کے بغیر پیدا کئے گئے ہو اور ہماری طرف نہ پھروگے۔ (قرآن کریم)
- شاید کہ تم بُرا مانو کسی چیز کو حالانکہ وہ تمہارے لئے "فائدہ مند" ہو۔ تم نہیں جانتے مگر اللہ جانتا ہے۔ (قرآن کریم)
- بارش اگر ضرورت کے موافق برسے تو "فائدہ مند" ہے زیادہ برسے تو باعث بربادی ہے۔ اسی طرح مال بقدر ضرورت فائدہ مند ہے اور زائد از ضرورت باعث گرفتاری معصیت ہے۔ (قرآن کریم)
- دنیا سے "فائدہ مندی" کم ہے۔ اور آخرت اس کے لئے بہتر ہے جو تقویٰ اختیار کرے۔ (قرآن کریم)
- سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو "فائدہ" پہونچائے۔ (حضرت محمدؐ)
- پرہیز کو وہ پرہیز "فائدہ" پہونچاتا ہے۔ (حضرت ابو بکرؓ)
- عبادت ایک پیشہ ہے اور جنت اس کا "فائدہ" (حضرت ابو بکرؓ)

- علم بغیر عمل کے "فائدہ" پہونچاتا ہے مگر عمل بغیر علم کے نفع نہیں بخشتا۔ (حضرت عثمان رضؓ)
- جس نے تم کو ذلیل سمجھا ہے۔ اگر مقیس عقل ہے تو اس نے تم کو "فائدہ" پہونچایا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- اے درہم! تو میرے پاس سے جائے بغیر مجھ کو "فائدہ" نہیں دے سکتا۔ (حضرت علیؓ)
- اسلام کی بقا کی خاطر "نفع" اور نقصان سے درگذر کیا جائے (مجدد الف ثانیؒ)
- برکت کے معنی یہ ہیں کہ تھوڑے مال میں بہرہ مندی زیادہ ہو اور اس سے دوسروں کو "فائدہ" پہونچے۔ (امام غزالی)
- علم بغیر عمل کے "فائدہ مند" نہیں۔ اگرچہ کہ اسّی صندوق کتابوں کے پڑھ لے۔ (شفیق بلخیؒ)
- نیک لوگوں کو دشمنوں سے بھی "فائدہ" حاصل ہوتا ہے۔ (جالینوس)
- علم وہی حاصل کرو جو "فائدہ مند" ہو۔ (عبداللہ بن مبارکؒ)
- عالم سے ایک گھنٹہ کی گفتگو دس برس کے مطالعہ سے زیادہ "فائدہ مند" ہوتی ہے۔ (بطلیموس)
- نالائق آدمی کو نسبتی فضیلت سے کوئی "فائدہ" نہیں پہونچ سکتا۔ (بطلیموس)
- ایسی راستی سے جو کسی کو فائدہ نہ پہونچائے پرہیز کرو۔ (مامون الرشید رح)
- جہاں تک ہو سکے مال کو عزیز رکھو۔ اور مناسب موقعوں پر خرچ کر کے دین اور دنیا کا "فائدہ" حاصل کرو۔ (کے، خسرو)
- جس شخص کی دوستی سے کچھ "فائدہ" نہ پہونچے اس کی دشمنی سے بھی کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ (کے، خسرو)
- خدا سے ایسی چیزیں طلب مت کرو جن کا "فائدہ" دیرپا نہ ہو۔ (افلاطون)
- خاموشی "فائدہ مند" عادت ہے۔ (ارسطو)
- کوئی اگر مفلس کو گالی دیتا ہے اور اس کے لئے "فائدہ مند" ہے تو اسے منع نہ کرو۔ (بقراط)

- اس شخص کی خال جو نوافل بکثرت پڑھے اور فرائض پورے نہ کرے اس تاجر کی سی ہے جو راس المال کو ضائع کر کے "فائدہ" کا خواستگار ہو۔ (سلمان فارسیؓ)
- جو لوگ "فائدہ" میں کسی کو شریک نہیں کرتے۔ نقصان میں بھی ان کا کوئی شریک نہیں ہوتا۔ (بیکن)
- جو کسی دوسرے سے "فائدہ" اٹھاتے وقت اس کا شکریہ ادا کر دیتا ہے وہ گویا قرضہ کی پہلی قسط ادا کر دیتا ہے۔ (حکیم سنیکا)
- ضبطِ نفس انسان کے لئے "فائدہ مند" ہے (مہاتما گاندھی)
- جو آدمی دوسروں کے تجربے سے "فائدہ" نہیں اٹھانا چاہتا۔ اسے ذاتی ٹھوکر کھانا چاہیئے۔ (وزبابی)
- دوسروں کی امداد ہمارے لئے کوئی "فائدہ مند" نہیں۔ (ہربرٹ سپنسر)
- مشقت اکثر ترقی کے لئے سدراہ ہوتی ہے۔ لیکن بعض اوقات نہایت "فائدہ مند" ہو جاتی ہے۔ (سموئیل جانسن)
- صاف گوئی سے نقصان تھوڑا ہوتا ہے اور "فائدہ" زیادہ۔ (لارڈ میکالے)
- خوش خلقی "فائدہ مند" تجارت ہے۔ (افغانی کہاوت)
- تھوڑا "فائدہ" بہتر ہے زیادہ نقصان سے۔ (عربی کہاوت)
- زندگی میں "نفع" اور نقصان تو لگا رہتا ہے۔ (عام کہاوت)

فتح مندی

معاف کر دینا دشمن پر "فتح" حاصل کرنا ہے۔ (حضرت علیؓ)

خاموشی "فتح مندی" ہے بغیر ہتھیار کے۔ (امام غزالیؒ)

"فتح" طاقت کی نہیں بلکہ صداقت کی ہوتی ہے۔ (سقراط)

زندگی کی سب سے بڑی "فتح" نفس پر فتح پانا ہے۔ اگر نفس نے دل پر فتح پائی تو سمجھو کہ وہ دل مُردہ ہے۔ (ارسطو)

قدم پیچھے نہ ہٹانے والا ہی خوشحالی کو "فتح" کرتا ہے۔ (رگ وید)

میرے دائیں ہاتھ میں عمل ہے بائیں ہاتھ میں "فتح"۔ (اتھروید)

تم نفرت پر نفرت سے "فتح" حاصل نہیں کر سکتے۔ ناراض کو محبت سے، بُرے کو نیکی سے، جھوٹے کو صداقت سے رام کرو۔ (مہاتما بدھ)

جو دوسروں کے دل جیتتا ہے وہی ساری دنیا کو "فتح" کرتا ہے۔ (بھرتری ہری)

جس نے اپنی خواہشات پر قابو پا لیا سمجھ لو کہ اس نے دنیا کو "فتح" کر لیا۔ (گرونانک دیوجی)

- جہاد خارجہ "فتح" کے لئے نہیں ہوتا بلکہ وہ ہار کر بھی جیتنے کے لئے ہوتا ہے (ٹیگور)
- "فتح" مقصد کے حصول میں نہیں حصول کے لئے مسلسل کوشش میں ہے (مہاتما گاندھی)
- خواہشاتِ نفسانی پر "فتح" پا لینا زندگی کی سب سے بڑی کامیابی ہے (مہاتما گاندھی)
- خوشی صرف "فتح" ہی سے نہیں بلکہ فتح کے لئے جدوجہد کرنے اور مصائب برداشت کرنے میں حاصل ہوتی ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- جس عورت میں تمام لالچوں پر "فتح" پانے کی ہمّت ہو وہی اپنی عصمت کی حفاظت بخوبی کر سکتی ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- انسان کا انسان ہونا ہی اس کی اصل "فتح" ہے۔ (رادھا کرشنن)

- اپنے آپ پر "فتح" حاصل کرنا سب سے بڑی فتح ہے۔ (پلیٹو)
- طاقت سے دشمن پر "فتح" حاصل کرنا نامکمل فتح ہے۔ (ملٹن)
- امن کی "فتح" جنگی فتوحات سے کم اہم نہیں۔ (ملٹن)
- اکثر مشکلات کا ازالہ "فتح" کے ساتھ ہی آتا ہے۔ (نپولین)
- بُرے خیالات ہماری تمام "فتوحات" کے دشمن ہیں۔ (سویٹ مارڈین)
- خوف پر روح کی شاندار "فتح" کا نام بہادری ہے۔ (ایمسن)
- ذہنی یکسوئی انسانی "فتح" کی طاقت ہے۔ (کہاوت)

- اپنا "فرض" ادا کرتے رہو تو تمہارا شمار اطاعت گذاروں میں ہوتا رہے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- جو حقوق تیرے ذمہ "فرض" ہیں ان کے ادا کرنے کا تو خود اس سے تقاضہ کرنا کہ اوروں کے تقاضے سے محفوظ رہے۔ (حضرت علیؓ)
- خدا نے علم کی طلب جاہلوں پر "فرض" نہیں کہ۔ مگر بعد اس کے کہ فرض کیا علماء پر تعلیم دینا۔ (حضرت علیؓ)
- اعمال بجز "فرائض" کے ان کا ظاہر کرنا ضروری ہے۔ (غوث پاکؒ)
- جس سے احکام و "فرائض" فوت ہوں وہ شعر گوئی شیطانی فعل ہے (امام غزالیؒ)
- ہر موقع اور ہر حالت میں جو اپنا "فرض" نظر آئے اسی کو مذہب سمجھ کر پورا کرنا چاہیئے، دوسرے کسی مذہب کی طرف رجوع نہیں کرنا چاہیے۔ (گیتا)
- غلامی کو "فرض" مان لینا کتنا آسان ہے۔ (سوامی وویکانندجی)
- کچھ نہ کچھ کر گذرنا ہی "فرض" نہیں ہے۔ ایک وقت ایسا بھی ہوتا ہے جب کچھ نہ کرنا بھی فرض سمجھا جاتا ہے۔ (ٹیگور)

- انسان کی خدمت انسان کا سب سے پہلا "فرض" ہے۔ (ونوبا جی)
- تیرے ضمیر کو جو صحیح لگے وہی تیرا "فرض" ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- انسانی "فرائض" سے شروع کرو۔ تب حقوق ویسے ہی آجائیں گے، جیسے جاڑے کے بعد بہار آتی ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- ادائے "فرض" کو رائے عامہ سے بے نیاز ہونا چاہئے۔ (مہاتما گاندھی)
- ہر فرد کا "فرض" ہے کہ وہ ہر غلط کاری کے خلاف بغاوت کرے۔ (مہاتما گاندھی)
- اپنے اپنے حق پر اصرار کرنے کی بجائے ہم میں سے ہر ایک اپنا "فرض" ادا کرے تو بنی نوع انسان کے درمیان فوری طور پر امن وامان قائم ہو جائے گا۔ (مہاتما گاندھی)
- تہذیب اس عمل کا نام ہے جس کے لئے انسان اپنا "فرض" ادا کرتا ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- جب دنیا میں چاروں طرف ظلم اور بے انصافی کا بول بالا ہو تو یہ سمجھ کر کہ ہمارا ذاتی "فرض" پورا ہو گیا۔ خدا کی عبادت میں مصروف ہو جانے سے انسانیت منہ دیکھتی رہ جاتی ہے۔ (نانک جی)
- انسان پر "فرض" ہے کہ وہ فراخدل بننے سے پہلے تیاگی بنے۔ (ڈکنس)
- اس "فرض" کو ادا کرو۔ جو تمہارے قریب ترین ہیں۔ (گیٹے)
- لوگوں کو سکھا دیا جائے کہ خوش رہنا ان کا "فرض" ہے تو یہ دنیا بہتر اور تابناک بن سکتی ہے۔ (سر جان لیک)
- فارغ البالی کے لئے پہلی اور ضروری بات یہ ہے کہ وہ ہل اور رسوئی کے مناسب اور بہتر استعمال سے بخوبی واقف ہو یعنی میاں بیوی اپنے "فرائض" خوشی سے سرانجام دیں۔ (رسکن)
- دنیا کی جمع کی ہوئی دولت کو چور چرا لے جا سکتے ہیں اس لئے تم آسمان کی بادشاہت کی دولت جمع کرو مگر افسوس کہ اسلامی "فریضۂ زکواۃ" پر بھی عمل پیرا نظر نہیں آتا۔ (رسکن)

- صاحبِ اختیارات کے "فرائض" بھی اتنے ہی سخت ہیں جتنا کہ ان کو اختیار حاصل ہے۔ (والٹر فیلڈ)
- حضرت آدمؑ کو ماں باپ کی خدمت نہیں کرنی پڑی، لہذا ان کی اولاد بھی اس "فرض" سے غافل ہے۔ (ڈکنس)
- خواہ اس آنکھ کے سوا جو آسمان پر ہے میرے نیک کام کو نہ دیکھ سکے لیکن پھر بھی اے میرے دل میں یہی سمجھوں گا کہ میں نے اپنا "فرض" خوش اسلوبی سے ادا کیا۔ (آسکر وائلڈ)
- "فرض" جذبہ سے اونچا ہوتا ہے۔ (کہاوت)

- فضائلِ اخلاق میں اعلیٰ "فضیلت" یہ ہے کہ تم ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو جو تم سے بدسلوکی کرتے ہیں اور انہیں دو جو تمہیں نہیں دیتے ہیں۔ اور انہیں معاف کردو جو تمہیں ستاتے ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- عادت پر غالب آنا کمالِ "فضیلت" ہے۔ (حضرت علیؓ)
- اپنی "فضیلت" پر فخر کرنا چاہیے نہ کہ نسب و خاندان پر۔ (حضرت علیؓ)
- "فضیلت" اگرچہ جماعت میں ہے لیکن سلامتی گوشہ نشینی میں ہے (امام جعفرؓ)
- "فضیلت" خلفائے راشدینؓ ترتیب خلافت کے مطابق ہے (مجدد الف ثانی)
- تمام لوگوں کو دیکھا کہ "فضیلت" کی تمنا ضرور رکھتے ہیں مگر اس کے حاصل کرنے کے لیے کسی کو کم راغب پاتا ہوں۔ (جالینوس)
- اس بخشش کرنے والے پر جو مال کو بے موقع صرف کرتا ہو اور اس صاحبِ "فضیلت" پر جو رائے صائب نہ رکھتا ہو تاسف کرنا چاہیے کہ عنقریب

اُن کا کام تباہ ہو جائے گا۔ (اقلیدس)

- جو اپنے آپ کو دوسروں پر "فضیلت" دیتا ہے وہ متکبر ہے۔ (ثفیان ثوری)
- جاہلوں کو عالموں پر "فضیلت" نہ دو۔ (لقمان)
- ہر "فضیلت" کی ایک حد متعین ہے۔ (سقراط)
- جو اپنے قیمتی لباس سے "فضیلت" حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ جاہل ہے (افلاطون)
- میری "فضیلت" کا حاصل یہی ہے کہ میں نے اپنے جہل سے اطلاع پائی۔ (بقراط)
- لوگوں نے "فضائل" نفس کو محاسنِ چہرہ بنالیا ہے۔ (بقراط)
- حیوان ناطق کو حیوانِ مطلق پر سوائے اس کے اور کوئی "فضیلت" نہیں کہ وہ علم کی بدولت گذشتہ واقعات کی خبر رکھتا ہے اور آئندہ زمانہ پر غور و فکر کرتا ہے اگر یہ نہیں تو بھیڑ جیسی کالی ویسی سفید۔ (فرینکلن)

فلسفہ

- جب زندگی کو اپنے دل کے گیت سُنانے کے لئے گانے والا نہیں ملتا تو وہ اپنے دلی جذبات کے اظہار کے لئے "فلسفی" پیدا کر دیتی ہے (خلیل جبران)
- "فلسفہ" کا مقصد زندگی کی تشریح کرنا نہیں بلکہ اسے بدلنا ہے (رادھا کرشنن)
- تھوڑا سا "فلسفہ" انسان کو دہریت کی طرف لے جاتا ہے لیکن فلسفہ کی اتھاہ گہرائی اسے مذہب کی طرف مائل کر دیتی ہے۔ (بیکن)
- ہم ایسے "فلسفی" ہیں کہ ایک دوسرے کی بربادی ہی میں اپنی خوشحالی کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ (ٹرنس بلاک)
- کوئی "فلاسفر" ایسا نہیں گذرا جو دانت کے درد کو صبر سے برداشت کر سکے۔ (شکسپیئر)

- سیاہ خضاب لگانا "فریب" ہے اور فریب دینے والا ہم میں سے نہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- آرزوئیں "فریب" میں مبتلا رکھتی ہیں۔ (حضرت علیؓ)
- تم مجھے جھوٹ سے "فریب" دینے آئے ہو اور میں تمہیں جھوٹ سے فریب دوں۔ (حضرت فضیلؒ)
- بغیر ادائے سنت کے امید شفاعت محض "فریب" اور دھوکہ ہے (معروف کرخیؒ)
- جس کا ظاہر باطن سے افضل ہے وہ جاہل اور "فریبی" ہے۔ (شفیق بلخیؒ)
- مستقبل خواہ کتنا ہی دلفریب ہو اس پر کبھی بھروسہ نہ رکھو۔ (لانگ فیلو)
- امن دو جنگوں کے درمیانی وقفے میں ایک دوسرے کو "فریب" دینے کا نام ہے۔ (پیٹرس)
- مسرت مستقلاً اور متواتر "فریب" میں رہنے کا نام ہے۔ (سوفٹ)
- تم ایک شخص کو "فریب" دے سکتے ہو۔ تم کچھ آدمیوں کو کچھ عرصہ کے لئے فریب دے سکتے ہو۔ لیکن تمام آدمیوں کو ہمیشہ فریب میں نہیں رکھ سکتے۔ (لنکن)
- جھوٹ اور "فریب" کے خاتمہ کے بغیر یکسوئی ناممکن ہے۔ (کہاوت)

- اللہ کسی اترانے والے یا "فخر" کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ (قرآن کریم)

- "فخر" نہ کرو اور منہ نہ موڑو۔ (حضرت محمدؐ)
- "فخر" انسان کا فضیلت پر ہے نہ کہ خاندان پر۔ (حضرت علیؓ)
- جب تک تیرا "فخر" کرنا اور غصہ کرنا باقی ہے اپنے آپ کو اہلِ علم میں شمار نہ کر۔ (غوث پاکؒ)
- "فخر" کرنا چھوڑ کر تو دنیا میں قید ہے۔ (غوث پاکؒ)
- "فخر" اور غرور ہلاک بیماریاں ہیں۔ (امام غزالیؒ)
- اگر کوئی شخص اپنی دولت پر "فخر" کرے تو اس کی تعریف نہ کرو۔ (سقراط)
- انسان کا "فخر" اس میں ہے کہ فخر نہ کرے۔ (افلاطون)
- "فخر" فقر میں ہے۔ (اویس قرنیؓ)
- نیک زندگی "فخر" کے قابل ہی نہیں بلکہ نجات کی راہ بھی ہے (سوامی شبدانندجی)
- دو روزہ زندگی پر کبھی "فخر" نہ کرو۔ (تلسی داس)
- اس شخص سے بچو جو اپنی برائیاں بڑے "فخر" سے بیان کرتا ہے۔ (بیکن)
- انسان پاگل نہ ہو تو اس کے "فخر" کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ممکن ہے۔ (روسید)
- غصہ تھوڑی دیر کی اور "فخر" ہمیشہ کی دیوانگی ہے۔ (کوپر)

- وہ لوگ جو "فنا" فی المال ہیں وہ راندۂ درگاہ ایزدی تعالیٰ ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- تیرا کوئی مال نہیں سوائے اس کے کہ جو تو نے کھا کر "فنا" کر دیا۔ یا پہن کر گھسا دیا یا کارِ خیر پر صرف کر کے اسے جاری رکھا۔ (حضرت محمدؐ)
- دولت کی لذتیں "فانی" اور عارضی ہیں۔ (حضرت ادریسؑ)

- تعجب ہے اس پر جو دنیا کو "فانی" جانتا ہے اور پھر اس کی رغبت کرتا ہے۔ (حضرت عثمان رض)
- "فانی" دنیا کی لذتیں لینے سے عالم باقی کے اجر و ثواب میں کمی ہو جاتی ہے۔ (حضرت عثمان رض)
- دنیا "فانی" اور ناپائیدار ہے۔ اگر تیرے ساتھ وفا کرے اور باقی رہے تو اس کے لئے تو باقی نہ رہے گا۔ (حضرت علی رض)
- نفس کو حظ پہونچانے میں اس کی "فنا" ہے۔ (غوث پاکؒ)
- جس حالت میں کہ دنیا مٹی کی ہے اور "فانی" ہے اور آخرت سونے کی ہے اور باقی ہے تو رغبت آخرت کے ساتھ ہونی چاہئے نہ کہ دنیا کے ساتھ۔ (حضرت فضیلؒ)
- جس نعمت میں شکر ہے اس کو زوال اور "فنا" نہیں۔ (لقمان)
- وہ غنا حاصل کرنا چاہئے جو "فنا" نہ ہو۔ (ارسطو)
- اس "فانی" دنیا میں سامانِ عبرت کم نہیں، لیکن عبرت پذیری کم ہے۔ (اُپنشد)
- دن رات جسم سنوارنے والو، کبھی جسم کے "فنا" ہونے کے بعد زندہ رہنے والی روح کو بھی سنوارو۔ (سوامی سارشبدانند جی)

فریاد

- ہر مصیبت زدہ کی "فریاد" رسی کرو۔ اور بھولے ہوئے کو راستہ بتاؤ۔ (حضرت محمدؐ)
- مصیبت ایک ہے لیکن "فریاد" کرنے سے دوہری ہو جاتی ہے۔ (حضرت علی رض)
- جو شخص مصیبت میں "فریاد" کرتا ہے وہ ایسا ہے کہ جیسے اس نے نیزہ پکڑا ہوا ہے اور حق تعالیٰ سے جنگ کرتا ہے۔ (شفیق بلخیؒ)
- ایسے شخص کی "فریاد رسی" کر کر جو گرفتارِ بلا ہو۔ بشرطیکہ وہ اپنے فعلِ بد کے

بننے میں گرفتارِ بلا نہ ہوا ہو۔ (افلاطون)

- جو شخص امرار کی خدمت و قربت اختیار کرے اسے چاہیے کہ ان کی طرف سے جو ذلت و اہانت اس کو حاصل ہو اس پر "فریاد" نہ کرے (بقراط)

فضول خرچی

- "فضول خرچی" مت کرو۔ اللہ مسرفوں کو پسند نہیں کرتا۔ (قرآن کریم)
- کھاؤ خیرات کرو اور پہنو اس حد تک کہ "فضول خرچی" اور تکبر نہ کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- سخاوت اس کو کہتے ہیں کہ حاجت مندوں کو ان کی ضرورت کے موافق دیں اس سے بڑھ کر افراط کی حد تک پہونچنا سخاوت نہیں بلکہ "فضول خرچی" میں داخل ہے۔ (ارسطو)
- دولت مند بننے کا یہی ایک راز ہے کہ "فضول خرچی" سے بچو۔ (فرینکلن)

فراخدلی

- "فراخدلی" اور حسن خلق ہر ایک سے بہتر ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- ایمان "فراخدلی" اور تحمل کا نام ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- لوگوں سے "فراخدلی" اور خندہ پیشانی سے پیش آنا بڑی نیکی ہے (حضرت علیؓ)
- جو خلق کے ساتھ خلق میں "فراخدل" ہو وہ خالق سے قریب تر ہے۔ (غوث پاکؒ)
- بادشاہ کے مقابلہ میں ایک فقیر "فراخدل" ہوتا ہے۔ (شیخ سعدیؒ)
- "فراخدل" وہ ہے جو خود بھی کھائے اور دوسرے کو بھی دے۔ (افلاطون)

- کوئی علم اور "فن" ہو اسے حاصل کرنے کے لئے شعور و محنت درکار ہے (بقراط)
- جن لوگوں نے نہ علم حاصل کیا اور نہ "فن" وہ صرف نام کے انسان ہیں۔ (بھرتری ہری)
- جو "فن" روحانی آسودگی میں اضافہ نہیں کر سکتا وہ فن نہیں ہے (مہاتما گاندھی)
- "فنکار" فطرت کا عاشق ہے اس لئے وہ اس کا غلام بھی ہے اور مالک بھی۔ (ٹیگور)
- جس انسان میں کوئی علم یا "فن" نہیں اس کو زندگی کا کوئی استحقاق نہیں۔ (ہربرٹ اسپنسر)
- عالم کو چاہیے کہ وہ اپنے علوم اور "فنون" کی روشنی پھیلائیں۔ اور جہالت اور بے علمی دور کریں۔ (فرینکلن)
- "فن" انسان کی ظاہری شکل ہے (لانگ فیلو)
- "فن" کا اوّل اور آخر مقصد خوبصورتی ہے۔ (گیٹے)
- انسان کے گوناگوں جذبات کا تند دھارا جب روکے نہیں رکتا تب "فن" کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ (رسکن)
- خاموشی گفتگو کا بہت بڑا "فن" ہے۔ (ہنرلٹ)
- جھوٹ عاشق کا سب سے خوبصورت "فن" ہے۔ (لارڈ بارنم)
- "فن" قدرت کا فن پارہ ہے۔ (دانتے)
- "فن" خدا کا پر پوتا ہے۔ (دانتے)
- حکومت کا "فن" یہ ہے کہ ٹیکس زیادہ کی ایک جماعت سے دوسری جماعت کو دینے کے لئے جس قدر روپیہ لیا جا سکتا ہو لیا جائے۔ (والٹیر)
- جو شخص ایک روپیہ چرائے وہ چور ہے اور جو ایک لاکھ چرائے وہ "فنکار" ہے۔ (برنارڈشا)

- اپنے ہمسایہ پر بدی کا منصوبہ مت باندھ، جس حال میں کہ وہ بے "فکر" ہو کر تیرے پاس رہتا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- اپنی جان کی "فکر" ہرگز نہ کرو۔ کیا تمہاری جان خوراک اور بدن پوشاک سے بڑھ کر نہیں ہے؟ (حضرت عیسیٰؑ)
- کل کے دن کی "فکر" نہ کرو کیونکہ کل کا دن اپنے لئے آپ فکر کرے گا۔ آج کے لئے آج ہی کا دکھ کافی ہے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- ایک شخص میرا عاشق تو بنا، مگر رزاق نہ بن سکا اور رزق کی "فکر" نہ کی (حضرت عیسیٰؑ)
- جس نے غور اور "فکر" کی عادت ڈالی اور اپنے نفس کو نصیحت کرتا رہا، وہ سمجھ لے کہ اس پر خدا نے بہت رحم کیا۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- "فکر" کرنا بھی عبادت ہے۔ (حضرت علیؓ)
- عقلمند ہمیشہ "فکر" اور غم میں مبتلا رہتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- "فکر" کرنا عقلمندی کی دلیل ہے۔ (حضرت علیؓ)
- تنگدستی "فکر" کو بڑھاتی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جسے دنیا میں کچھ مہلت ملتی ہے اسے معاش کی "فکر" میں مبتلا ہونا پڑتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- زندگی کو ایک دن کے لئے جانو اور کل کی "فکر" نہ کرو۔ (بایزید بسطامیؒ)
- حق تعالیٰ کو حق تعالیٰ ہی سے پا سکتے ہیں "تفکر" و تخیل سے نہیں۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- ماکولات میں حد اعتدال کو نگاہ رکھنا منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے کافی ہے اس حد بایت کے ہوتے ہوئے زیادہ "فکر" کی حاجت نہیں۔ (مجدد الف ثانیؒ)

- بچے کھانے پینے کی "فکر" نہیں کرتے۔ (جالینوس)
- غور اور "فکر" مراقبہ کا مرتبہ رکھتا ہے۔ (بطلیموس)
- فقیر وہ ہے کہ اس کی خاموشی "فکر" کے ساتھ ہو۔ (بوعلی سینا)
- ہر ایک خاموشی جو "فکر" سے خالی ہو سہو ہے۔ (بوعلی سینا)
- عالم کی کوشش غور اور "فکر" میں ہے۔ (انس بن مالکؓ)
- کسی خاموشی میں بجز "فکر" روز جیسا کوئی چیز خوبی نہیں۔ (لقمان)
- حالتِ خاموشی میں "بے فکر" مت رہ۔ (لقمان)
- نفس کی اصلاح کی "فکر" میں مشغول رہ تاکہ بجائے صفاتِ بد صفاتِ نیک پیدا ہو سکیں۔ (لقمان)
- جس شخص میں غور اور "فکر" کرنے کی عادت ہے وہ اپنی روح سے مدد بد کلام کرتا ہے۔ (افلاطون)
- اگر انسان رنج و مسرت کی "فکر" سے بلند ہو جائے تو آسمان کی بلندی بھی اس کے قدموں کے نیچے آ جائے۔ (شیخ سعدیؒ)
- جسے یہ "فکر" رہتی ہے کہ مجھے غم نہ ہو وہی زیادہ مغموم رہتا ہے۔ (شیخ عثمان الجیریؒ)
- جب علم اتنا خود غرض بن جائے کہ اپنے سوا کسی اور کی "فکر" نہ کرے تو وہ جہل سے بھی زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ (خلیل جبران)
- کینے کی "فکر" سے پریشان آدمی کے جلد اور صاف کچے گھڑے میں رکھے ہوئے پانی کے مانند ہیں۔ (سنسکرت سوکتی)
- اگر "فکر" کرنا ہی ہے تو کردار کو بلند کرنے کی فکر کرو۔ (سنسکرت سوکتی)
- "فکر" ہی سے فکر دور ہوتی ہے۔ (ٹیگور)
- جو ایشور کے ذکر میں رہتا ہے ایشور اس کی "فکر" میں رہتا ہے۔ (سوامی رساشبدانندجی)
- احمق ہر وقت مکر و فریب کا دام بچھانے کی "فکر" میں لگا رہتا ہے۔ (بیکن)
- جو خوب غور اور "فکر" کرتا ہے وہ پیشین گوئی کر سکتا ہے (ہربرٹ سپنسر)

- جس خرابی کو تم تبدیل نہیں کر سکتے اس کے لئے "فکر" فضول ہے (ہربرٹ سپنسر)
- کوشش سے محال امکان میں آتا ہے۔ بشرطیکہ "غور اور فکر" شامل ہو۔
(ہربرٹ سپنسر)
- کل کی "فکر" آج کرو کہ بجز اس کے بہتری اور کامیابی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔
(فرینکلن)
- اگر انسان آئندہ زمانہ پر غور اور "فکر" نہ کرے تو پھر وہ کبھی جہانِ متعلق میں گنا جائے گا۔
(فرینکلن)
- اپنے حکم کی آپ تعمیل کرو تمام "تفکرات" سے چھوٹ جاؤ گے۔ (فرینکلن)
- دن کا کام رات پر۔ رات کا کام دن پر نہ اٹھا رکھو۔ آئندہ کی "فکر" ابھی سے کرو۔
(فرینکلن)
- "فکر" انسانی زندگی کی دشمن ہے۔
(شیکسپیئر)
- اگر "فکریں" لوگوں کی پیشانی پر رقم ہوتیں تو وہ لوگ جو دوسروں پر رشک کرتے ہیں ان پر رحم کھاتے۔
(شیکسپیئر)
- لوگ نہیں سمجھتے کہ غور و "فکر" سے کس قدر تفکرات فنا ہو جاتی ہے۔
(ڈاکٹر مارڈن)
- اخلاص کے متعلق "فکر" کرنا بے کار ہے۔ سکھ چاہتے ہو تو دکھ کا خیال چھوڑ دو۔
(ڈاکٹر مارڈن)
- شاعری کا عظیم مقصد ہے لوگوں کی "فکروں" کو دور کرنا اور ان کے خیالات کو وسعت دینا۔
(کیٹس)
- وقت کا لحاظ کرنے سے کوئی لمحہ بھر ایسا نہیں بچتا جب ہمیں کسی چیز کی "فکر" یا پچھتاوا ہو۔
(ایمرسن)
- عقل استقلال اور تحمل کا نام ہے یعنی مسائل حل کرنے کے لئے لگاتار "غور و فکر" کرنا چاہیئے۔
(بیکن)

- جو شخص زیادہ "فکر" مند ہوتا ہے وہ سب سے زیادہ صحیح کام کر سکتا ہے۔ (روز ویلٹ)
- آپ لڑکے کو کالج تک پہنچا سکتے ہیں لیکن اسے "مفکر" نہیں بنا سکتے۔ (بیرڈ)
- کسی "مفکر" کی زبان سے نکلی ہوئی بات کبھی مہمل ہوتی ہے تو کبھی مضحکہ خیز۔ (گولڈ سمتھ)
- استقلال ایسے شخص کی پناہ گاہ ہے جو "فکر مند" اور صاحب تخیل نہ ہو۔ (آسکر وائلڈ)
- تردد اور "تفکر" ہمیشہ معمولی چیزوں سے جنم لیتا ہے۔ ہم ہاتھی سے تو نپٹ سکتے ہیں، مکھی سے نہیں۔ (تھامس بلاؤن)
- "چنتا" (فکر) چتا سمان ہے۔ (ہندی کہاوت)
- "بے فکر" دل بھری تھیلی سے اچھا۔ (عربی کہاوت)

فتنہ و فساد

- ملک میں فتنہ و فساد "نہ پھیلاؤ۔ (قرآن کریم)
- جو امراء کے دروازے پر آیا وہ "فتنہ" میں پڑا۔ (حضرت محمدؐ)
- دو بھوکے بھیڑئے جو بکریوں میں چھوڑ دئے جائیں وہ اس قدر "فساد" نہیں کرتے جس قدر انسان کی دولت اور مرتبہ کی حرص اس کے دین میں فساد ڈالتے ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- جس نے جہالت سے اللہ کی عبادت کی اس کا "فساد" اصلاح سے زیادہ ہوتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)

- آخرت کا گھر اسی کے لئے ہے جو سرزمین پر سر اونچا کر کے نہ چلے اور "فساد" نہ برپا کرے۔ (حضرت محمدؐ)
- مجھے یہ ڈر نہیں رہا کہ تم مشرک بن جاؤ گے لیکن یہ ڈر ضرور ہے کہ دنیا کی محبت اور "فتنہ" سامانیوں میں گرفتار ہو کر کہیں ہلاک نہ ہو جاؤ۔ (حضرت محمدؐ)
- اللہ "فساد" کو پسند نہیں کرتا اس لئے زمین پر فساد نہ پھیلاؤ۔ (حضرت محمدؐ)
- اسلام میں پہلا "فتنہ" قتلِ عثمان اور آخری فتنہ خروجِ دجّال ہے (حضرت علیؓ)
- تھوڑا علم "فسادِ" عمل کا موجب ہے۔ (حضرت علیؓ)
- زیادہ مال و اسباب اکثر "فتنوں" کا سبب ہوتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- وہ رزق کی فراخی جس پر شکر نہ ہو اور وہ معاش کی تنگی جس پر صبر نہ ہو "فتنہ" بن جاتی ہے۔ (غوث پاکؒ)
- اہل وعیال کے ساتھ حد سے زیادہ محبت "فتنہ" پیدا کرتی ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- اگر دل صاف نہیں تو تمام جسم میں "فساد" ہوگا۔ (امام غزالیؒ)
- دنیا طلب عالم کا "فساد" شیطان کے فساد سے زیادہ ہے۔ (امام غزالیؒ)
- عالم کے دین میں "فساد" کی علامت یہ ہے کہ اس کے نزدیک گفتگو کرنا خاموشی اور سننے سے بہتر ہو۔ (یزید بن حبیبؒ)
- سب سے زیادہ بے وقوف وہ شخص ہے جو "فتنہ" کو بیدار کرے۔ (سقراط)
- عورت خود ہی "فتنہ" ہے اور اس کا لکھنا سیکھنا سخت ترین فتنہ ہے۔ (سقراط)
- عقل دل کے قابو میں ہے اور دل خواہشوں کے بس میں، یادِ خدا کیسے ہو جبکہ ایسے ایسے "فساد" برپا ہیں۔ (ہندی ادب)

- تم کیوں اپنے آپ" فیصلہ" نہیں کر لیتے کہ واجب کیا ہے۔؟ (حضرت عیسیٰؑ)
- مقدمات کا جلد" فیصلہ" کرا دینا چاہیئے۔ تاکہ دعویٰ کرنے والا دیر کے سبب سے کہیں اپنے دعویٰ سے مجبوراً دست بردار نہ ہو جائے۔ (حضرت عمرؓ)
- زبان ہی ہلاکت کا" فیصلہ" کرتی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- غلطی ہماری عقل نہیں ہمارا" فیصلہ" کرتا ہے جو جھوٹ کی خاطر اپنی منظوری دے دیتا ہے۔ (سنسکرت سوکتی)
- جو لوگ صبح کو" فیصلہ" کرتے ہیں اور شام کو بدل دیتے ہیں وہ زندگی میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ (مہاتما گاندھی)
- بے شک بہت دیر تک سوچو مگر سوچ سمجھ کر جو" فیصلہ" کرو اس کو ناطق اور مستند سمجھو۔ (فرینکلن)
- ہر کسی کی بدگوئی سن لو لیکن اپنا" فیصلہ" محفوظ رکھو۔ (شیکسپیئر)
- اگر سارے ماہرین کو ایک قطار میں لٹا دیا جائے تو وہ" فیصلہ" کی حد تک نہ پہونچیں گے۔ (برنارڈ شا)
- اگر" فیصلہ" صرف حلف پر منحصر ہے تو زمین ہماری ہے۔ (گائٹز)
- " فیصلہ" شدہ امور کی دوسروں سے تائید کروانے کا نام مشورہ ہے۔ (براؤن)
- کام کرنے کے لئے زیادہ قوت کی ضرورت نہیں۔ البتہ اس امر کا" فیصلہ" قوت طلب ہے کہ کیا کرنا چاہیئے۔ (بنبارڈ)

قدر و قیمت

- لوگوں نے خدا کی جیسی "قدر" جاننی چاہئے تھی جانی ہی نہیں۔ بیشک اللہ سب پر غالب ہے۔ (قرآن کریم)
- خدا اس شخص پر مہربان ہوتا ہے جو "قیمت" وصول کرنے کے تقاضے میں مہلت اور نرمی اختیار کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو شخص ایک کپڑا دس درم میں مول لے اور اس کی "قیمت" میں ایک درم حرام ہو تو وہ کپڑا جب تک اس کے بدن پر رہے گا اس کی نماز قبول نہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- علماء اس لئے غریب اور بے کس ہیں کہ جاہل لوگ ان کی "قدر" نہیں کرتے۔ (حضرت علیؓ)
- حرص کرنے سے آدمی کی "قدر و قیمت" گھٹ جاتی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جو شخص اپنی "قدر" آپ نہیں کرتا تو کوئی دوسرا شخص بھی اس کی قدر نہیں کرتا۔ (حضرت علیؓ)
- اگرچہ کوئی "قدر شناس" نہ ملے تو اپنی نیکی کو بند نہ کر۔ (حضرت علیؓ)
- بعض لوگوں کی "قدر" میرے دل میں ہوتی ہے۔ مگر جب میں انہیں کھانے میں اسراف کرتے دیکھتا ہوں تو وہ اپنے قلت تقویٰ کے باعث میری نظر میں حقیر ہو جاتے ہیں۔ (حضرت فضیلؒ)
- عقل ہر جگہ اور ہر وقت سونے سے زیادہ "قیمتی" ہے۔ (سقراط)
- تم دوسروں کی "قدر" کرو تاکہ تمہاری بھی قدر کی جائے۔ (شیخ فریدالدین عطارؒ)
- کسی گھر کا پڑوسی خوش خو اور شیریں کلام ہے تو اس سے اس گھر کی "قدر و قیمت" بڑھ جاتی ہے۔ (عبداللہ بن عمرؓ)
- زندگی کے پہلے بیس سال زندگی کا سب سے "قیمتی" حصہ ہیں۔ (رابرٹ ساؤدے)

- وقت کی "قدر" کرو اور باقاعدگی کو اپنا اصول بناؤ۔ (پنڈت جواہرلال نہرو)
- عصمت ضمیر کا موتی ہے اور تب ہی اس کی کچھ "قیمت" ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- دانش مند وقت کی "قدر" اس کی موجودگی میں کرتے ہیں اور نادان اسے کھو کر بیدار ہوتے ہیں۔ (ہربرٹ سپنسر)
- جو شخص وقت کی "قدر" نہیں کرتا وہ کوئی اقتدار بھی حاصل نہیں کر سکتا۔۔ (ہربرٹ سپنسر)
- صرف دولت مند ہوا ہی ایسی استعمال شدہ چیزیں ہیں جو اعلیٰ "قیمت" پر بکتی ہیں۔ (فرینکلن)
- اونچی "قیمت" پر تو امن بھی خریدا جا سکتا ہے (فرینکلن)
- وقت کی "قدر" کرو اور اسے سونے سے زیادہ قیمتی سمجھو (ڈیل کارنیگی)
- جب انسان خود اپنے نفس سے جنگ کرتا ہے تو اس کی "قدر و قیمت" بڑھتی ہے۔ (براؤننگ)
- اگر کوئی شخص اپنے دشمن کی "قیمت" پہچانتا تو اسے خالص سونے سے خرید لیتا۔ (ایمرسن)
- ساری دنیا میں کوئی ہیرا کوئی لعل اتنا بیش بہا اور "قیمتی" نہیں ہوتا، جتنی ایک پاکباز عورت جبکہ وہ حسین بھی ہو۔ (رینالڈ)
- مسرت ایسی شے ہے جس کی "قیمت" ادا کرکے کوئی بھی اسے حاصل کر سکتا ہے۔ (ڈاکٹر مارڈن)
- سچائی دنیا میں سب سے "قیمتی" شے ہے۔ ہمیں دیکھ سمجھ کر اسے خرچ کرنا چاہئے (مارک ٹوئن)
- "قیمتوں" کا خیال بھی یہی ہے کہ چوٹی پر کافی جگہ ہے۔ (جارج ایڈی)
- میں چونکہ وقت کی "قدر و قیمت" سے بخوبی واقف ہوں اس لئے اکثر اپنے حریفوں پر غالب رہا ہوں۔ (شیکسپیئر)

- دیوار کا ہر ایک پتھر خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا ہے اپنی "قیمت" رکھتا ہے۔ (لانگ فیلو)
- مناسب موقع کے فقدان میں قابلیت کی "قیمت" بہت کم رہ جاتی ہے۔ (نپولین)
- جواہرات کی "قیمت" کا اندازہ تو ان کے ذاتی جوہر کے مطابق لگایا جاتا ہے مگر انسان کی قدر وقیمت اس کے بزرگوں کی عظمت سے ناپی جاتی ہے۔ (ڈانٹے)

- اللہ کی راہ میں جو "قتل" ہو اُسے مُردہ نہ کہو۔ وہ زندہ ہیں۔ (قرآن کریم)
- جو شخص اپنے مال، اپنی جان، اپنے دین اور اپنے اہل و عیال کی حفاظت میں "قتل" ہو وہ بھی شہید ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر کوئی بندہ مشرق میں مارا جائے اور دوسرا شخص مغرب میں اس کے "قتل" پر راضی ہو تو وہ دوسرا بھی اس کے قتل میں شریک ہوگا۔ (حضرت محمدؐ)
- ایمان کی حالت میں کسی کو "قتل" نہ کیا جائے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو کوئی ہتھیار پھینک دے اسے "قتل" نہ کیا جائے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو کوئی اپنے اندر بیٹھ رہے اسے "قتل" نہ کیا جائے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو کوئی شخص خانۂ کعبہ کے اندر پہونچ جائے اسے "قتل" نہ کیا جائے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو کوئی شخص ابو سفیان کے گھر جا رہے یا حکیم بن حزام کے گھر جا رہے اسے قتل نہ کیا جائے۔ (حضرت محمدؐ)
- بھاگ جانے والے کا تعاقب نہ کیا جائے اور نہ اُسے "قتل" کیا جائے۔ (حضرت محمدؐ)
- زخمی کو "قتل" نہ کیا جائے۔ اور کسی قیدی کو قتل نہ کیا جائے۔ (حضرت محمدؐ)
- ان سے نہ ڈرو جو بدن کو "قتل" کرتے ہیں۔ اور بعد اس کے کچھ کر نہیں سکتے۔ بلکہ صرف اس سے ڈرو جو تم کو قتل کرنے کے بعد اختیار رکھے کہ جہنم میں ڈالے۔ (حضرت عیسیٰؑ)

- اگر میں مرجاؤں تو میرے "قاتل" کو مار ڈالنا اور اگر میں بچ گیا تو خود فیصلہ کروں گا۔ (حضرت علیؑ)
- دولت مندوں کی صحبت زہر "قاتل" ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- جسم کی عظمت یا لذت کے لیے آتما کے سُکھ اور اس کی عظمت کو "قتل" نہ کرو۔ (اپنشد)
- خدا کی نافرمانی سے "قاتل" بیماری آتی ہے۔ (بزرجمہر)
- سچائی کی خاطر "قتل" ہو جانا سب سے بڑھیا موت ہے۔ (گرو گوبند سنگھ جی)
- اخلاق سے درندوں اور "قتل" کرنے والوں کو بھی مطیع کر لیا جا سکتا ہے۔ (سوامی سار شبدانند جی)
- کبھی کبھار کوئی "قتل" ہو تو ہم اس کا تدارک کرتے ہیں۔ لیکن لاکھوں لوگ جنگ کے شعلوں کی نذر ہو جاتے ہیں تو ہم خاموش تماشائی بنے رہتے ہیں۔ (برین)
- مجھے وہ آدمی یاد آتا ہے جس نے اپنے ماں باپ کو "قتل" کر دیا۔ جب اسے سزا سنائی جانے لگی تو اس نے اس بنا پر رحم کی درخواست کی کہ وہ یتیم ہے۔ (لنکن)
- ایک شخص کو جان سے مار دینا قانون کی نگاہ میں "قتل" ہے۔ اور قاتل کو اپنے کیے کی سزا بھگتنی پڑتی ہے۔ لیکن ہزاروں کو "قتل" کرنے سے شہرت حاصل ہوتی ہے۔ (گوئٹے)
- یہ شرف صرف انسان ہی کو حاصل ہے کہ وہ اشرف المخلوقات ہونے کے باوجود اپنے ہی بھائی کو "قتل" کر دینے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ (جان رسکن)
- جو چیز ایک تندرست انسان کے لیے آبِ حیات ہے۔ وہی ایک مریض کے "قتل" کا سبب بنتی ہے۔ (جان رسکن)
- اگر کسی ایک انسان کی جان لینا "قتل" کہلاتا ہے۔ تو پھر لاکھوں انسانوں کو قتل کرنے والا کیوں کر فاتح اور جرنیل کہلاتا ہے۔ (پال رچرڈ)

قدرت

- اللہ ہر چیز پر "قدرت" رکھتا ہے۔ (قرآن کریم)
- خدا سے تو وہی ڈرتے ہیں جو آثارِ "قدرت" کا علم رکھتے ہیں۔ (قرآن کریم)
- وہی "قدرت" والا ہے جو ماں کے پیٹ میں جیسی چاہتا ہے تمہاری صورت بناتا ہے۔ (قرآن کریم)
- جو انتقام کی "قدرت" کے باوجود غصّہ ضبط کر جائے۔ خدا اس کے قلب کو طمانیت سے معمور کر دیتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- پہلوان وہ نہیں جو اپنے حریف کو پچھاڑ دے۔ پہلوان وہ ہے جو اپنے نفس پر "قدرت" رکھتا ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- غور کرو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ پرندوں کی نسبت تمہیں زیادہ "قدرت" حاصل ہے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- کارخانۂ "قدرت" میں فکر کرنا بھی عبادت ہے۔ (حضرت علیؓ)
- "قدرتِ الٰہی" میں فکر کرنا عقلمندوں کا کام ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جو شخص بھلائی کا فائدہ معلوم نہیں کرتا وہ اس کے کرنے پر "قدرت" نہیں رکھتا۔ (حضرت علیؓ)
- "قدرت" پا کر انتقام لینے میں ہاتھ دکھانا حلم اور بُردباری نہیں ہے۔ (حضرت علیؓ)
- زیادہ "قدرت" رکھنے والا وہ شخص ہے جسے غصّہ نہ آئے۔ (حضرت علیؓ)
- انتقام کی "قدرت" رکھتے ہوئے غصہ کو پی جانا افضل ترین جہاد ہے۔ (حضرت امام جعفرؓ)
- نیکی کے کاموں کو جب تک تمہیں "قدرت" ہے غنیمت جانو۔ (غوث پاک)
- حکیم اس کو کہتے ہیں کہ "قدرت" رکھنے کے باوجود ستم نہ کرے۔ (جالینوس)
- ہر فعل سے پہلے سبب کا ہونا "قدرت" کی حکمت ہے۔ (اقلیدس)

- جمہوریت ان انسانوں کو مساوی سطح پر لانا چاہتی ہے جنھیں "قدرت" نے بھی مساوی پیدا نہیں کیا۔ (افلاطون)
- قوی ترین وہ شخص ہے جو اپنے غصّہ کو تسکین میں تبدیل کر دینے پر "قدرت" رکھتا ہو۔ (افلاطون)
- جو اپنا راز چھپانے پر "قدرت" نہ رکھتا ہو وہ سب سے زیادہ کمزور ہے (افلاطون)
- "قدرت" نے دماغ کو دل سے اونچی جگہ دی ہے اس لئے جذبات کو ہر حالت میں تمیز کے تابع رکھنا لابد ہے۔ (بقراط)
- زیادہ معاف کرنے والا وہ ہے جو انتقام کی "قدرت" رکھتا ہو، پھر بھی معاف کر دے۔ (حضرت امام حسینؑ)
- "قدرت" کی حکم برداری کر کے ہی ہم اس کی رہنمائی کرتے ہیں۔ (بیکن)
- "قدرت" کا یہ ایک عام سا اصول ہے جو کبھی نہیں بدلےگا کہ قابل اشخاص ناقابل اشخاص پر حکومت کرتے رہیں گے۔ (ڈائنوسینٹیس)
- "قدرت" جانوروں تک کو اپنے دوست پہچاننے کی سوجھ بوجھ دے دیتی ہے۔ (کارنیل)
- "قدرت" خدا کا فن پارہ ہے۔ (دانتے)
- "قدرت" اور شعور ہمیشہ ایک ہی بات کہتے ہیں۔ (جو ینیل)
- حسن ایک جال ہے جس سے "قدرت" کم عقلوں کا شکار کرتی ہے (لنگیس)
- دنیا اپنی حالت پر قائم ہے اور رہے گی یہی "قدرت" کا قانون ہے (سڈنی فلپ)
- فطرت اسرار "قدرت" کی ایک بے مثال کتاب ہے۔ (شکسپیئر)
- "قدرت" نے کسی کسی انسان میں شرافت کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ (شکسپیئر)
- "قدرت" کے قانون کے خلاف ورزی کا نتیجہ ہمیشہ تمہارے حق میں بُرا ہی نکلے گا۔ (پیٹر بارنم)
- ایک حسین اور باعصمت عورت خدا کی "قدرت" کا ایک لاجواب

شاہ کار ہے۔
(دکنیز)

- "قدرت" کی نیک ہدایت کی پوری پابندی پر انسان دنیا کو بہشت کی مانند پائے گا۔
(پوپ)

- "قدرت" رحم اور شفقت سے عاری ہے۔
(سمتھ)

- "قدرت" خدا کی ظاہرا شکل ہے۔
(لانگ فیلو)

- جب تم ایک میعادِ مقرر تک کے لیے "قرض" کا لین دین کرو تو اس کو لکھ لیا کرو۔
(قرآن کریم)

- اگر کوئی تنگدست تمہارا مقروض ہو تو اس کو فراخی تک مہلت دو، اور اگر تم سمجھو تو یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے کہ اس کو اصل "قرضہ" ہی بخش دو۔
(قرآن کریم)

- جو خدا کو خوش دلی کے ساتھ "قرض" دے کہ خدا اس کے قرض کو اس کے لئے کئی گنا بڑھا دے۔
(قرآن کریم)

- تمہارا ہمسایہ اگر "قرض" مانگے تو قرض دو۔
(حضرت محمدؐ)

- جو مسلمان مر جائے اور اپنے ذمہ "قرض" چھوڑ جائے تو مجھے اطلاع دو میں اسے ادا کروں گا۔
(حضرت محمدؐ)

- مالدار مسکین پر حکمراں ہوتا ہے اور "قرض دار" "قرض خواہ" کا چاکر (حضرت سلیمانؑ)

- جو کوئی تم سے "قرض" چاہے اس سے منہ نہ موڑو۔ (حضرت عیسیٰؑ)

- اللہ اپنے بندوں سے "قرض" طلب کرتا ہے اور اس کے قاصد سائل ہیں۔
(غوث پاکؒ)

- "قرض" ادا کئے بغیر حج کو نکلا وہ ظالم گنہگار اور مغضوبِ خدا ہے (غوث پاکؒ)
- غریب مہمان آجائے تو "قرض" لے کر اس کی ضیافت کرو۔ (امام غزالیؒ)
- اگر کوئی شخص "قرض" لے اور دینے کی نیّت نہ ہو تو چور ہے۔ (امام غزالیؒ)
- تنگدست "قرضدار" کو بہت دینا رحمت الٰہی کو جوش میں لانا ہے (امام غزالیؒ)
- "قرض" ادا کرنے کی مقدور ہوتے ہوئے ایک ساعت دیر کرنا بھی ظلم میں داخل ہے مگر باجازت قرض خواہ۔ (امام غزالیؒ)
- "قرض" ادا کرنے کے لئے زرِ نقد کا پاس ہونا ہی ضروری نہیں۔ اگر مال رکھتا ہو تو اس کو فروخت کر کے ادا کرنا واجب ہے۔ (امام غزالیؒ)
- تنگ دست "قرض دار" کو بدخلقی سے معذور جانو۔ (دکے خسرو)
- "قرض" سے زیادہ بوجھل کوئی شے نہیں۔ (بزرجمہر)
- "قرض خواہ" سے زیادہ سخت جان نکالنے والا ملک الموت کسی کو نہ پایا (بزرجمہر)
- زندگی میں "قرض" کی ذلت بہت سخت ہے۔ (بوعلی سینا)
- جو شخص کسی سے فائدہ اٹھاتے وقت اس کا شکریہ ادا کرتا ہے وہ گویا "قرض" کی پہلی قسط ادا کر دیتا ہے۔ (حکیم سینکا)
- دنیا کے دُکھی لوگوں میں پہلا دُکھی مفلس ہے۔ اس سے زیادہ دُکھی وہ ہے جسے کسی کا "قرض" دینا ہو۔ (وِدُر نیتی)
- "قرض" وہ مہمان ہے جو ایک بار آنے کے بعد جانے کا نام نہیں لیتا۔ (پریم چند)
- کوشش کرو کہ "قرضہ" نہ لینا پڑے، اگر مجبوراً قرضہ لینا پڑے تو ایمانداری کے ساتھ ایک ایک پیسہ چکا دو۔ (گرو گوبند سنگھ جی)
- جس شخص کو کسی سے "قرض" لینے اور خوشامد کرنے کی ضرورت نہیں وہ سب سے بڑا مالدار ہے۔ (بیکن)
- نہ "قرض خواہ" بنو اور نہ قرض دار۔ کیونکہ وہ اکثر خود بھی ضائع ہو جاتا ہے اور دوستوں میں بھی جدائی ڈال دیتا ہے۔ (شکسپیر)

- "قرض" لینے سے کفایت شعاری میں خلل پڑتا ہے۔ (شیکسپیئر)
- دنیا میں کسی قوم کے لوگوں کا حافظہ ایسا تیز نہیں ہوتا جیسا "قرض خواہوں" کا۔ (لورڈن)
- جو شخص وعدے کے دن "قرض" ادا کرتا ہے۔ وہ دوسرے کی تھیلی کا مالک ہوتا ہے۔ (پیٹر بارنم)
- جو شخص کسی کے "قرض" کی رقم ادا کرنے میں عجلت کرتا ہے اس کے بارے میں اگر ہم یہ کہیں کہ اس نے دوہری رقم ادا کی ہے تو یہ بات کچھ غلط نہیں۔ (سروانٹس)
- "قرض" کے دریا میں اُترنے سے پہلے اپنی اُجرت میں اضافہ کیجئے۔ (چیسٹرٹن)
- "قرض" مانگنا بھیک مانگنے سے بہتر نہیں ہے۔ (کہاوت)

- اللہ کسی "قوم" کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں۔ (قرآن کریم)
- ہر "قوم" کے معزز آدمی کی تعظیم کر۔ (حضرت محمدؐ)
- تم سے پہلی "قوموں" نے اپنے پیغمبروں اور بزرگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا، دیکھو تم ایسا نہ کرنا میں تم کو منع کرتا ہوں۔ (حضرت محمدؐ)
- جو کسی "قوم" سے مشابہت پیدا کرتا ہے وہ اسی میں سے ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "قوم" کا سردار وہ ہے جو قوم کا خادم ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر تم فقط اپنے بھائیوں ہی سے سلام کرو تو کیا زیادہ کرتے ہو کیا غیر "قوموں"

کے لوگ بھی ایسا ہی کہنی کرتے۔ بس چاہیے کہ تم کامل خلیق بنو۔ (حضرت عیسیٰؑ)

- جو "قوم" بدکاری میں مبتلا ہوتی ہے خدائے قدوس اس پر نزول مصائب کرتا ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- "قوم" کا سردار دراصل قوم کا سچا خدمت گذار ہوتا ہے۔ (حضرت عمرؓ)
- "قوم" کی خیانت سب سے بڑی خیانت ہے۔ (حضرت علیؑ)
- بدترین عمل وہ ہے خراب کرے تو اپنی "قوم" کو۔ (حضرت علیؑ)
- اگر کسی "قوم" کی طاقت کا اندازہ کرنا مطلوب ہو تو اُس کی تریوں اور بندوقوں کا معائنہ نہ کرو۔ بلکہ اس کے کارخانوں میں جاؤ اور دیکھو کہ وہ قوم کہاں تک غیر قوموں کی محتاج ہے اور کہاں تک اپنی ضروریات اپنی محنت سے پوری کرتی ہے۔ (علامہ اقبالؒ)
- سیاسی طاقت کے معنی ہیں "قومی" زندگی کے ذریعہ قومی زندگی کو منظم کرنا۔ (مہاتما گاندھی)
- ہر "قوم" کا یہ حق ہے کہ ناقابل برداشت غلط کاری کے خلاف بغاوت کرے۔ (مہاتما گاندھی)
- "قومیں" انسانیت کی شہری ہیں اسی طرح جس طرح افراد کسی قوم کے شہری ہوتے ہیں۔ (مازینی)
- کوئی "قوم" جو علم اسلحہ سے بے بہرہ ہے کبھی اقبال مندی کا منہ نہیں دیکھ سکتی۔ (بیکن)
- افراد کی طرح "قومیں" بھی زندہ رہتی اور پھر مرجاتی ہیں۔ (مینرلی)
- "قومیت" وہ جاہل مُرغ ہے جو صرف اپنے ہی گھورے پر اذان دیتا ہے۔ (رچرڈ آلڈ نگٹن)
- "قومیت" بچوں کا ایک مرض ہے۔ انسانی نسل کے لئے چیچک (آئنسٹائن)
- "تاریخ اس بات کی تائید کرتی ہے کہ "قوم" اور ملک کے لیڈر ہمیشہ متوسط

درجہ کے لوگوں ہی سے نکلتے رہے ہیں۔ (ملٹن)

- ہر "قوم" اور ملک کے لئے آسودگی کا راز یہی ہے کہ اپنے فرائض سے جی نہ چرائیں۔ (جان رسکن)
- کسی "قوم" کے نصب العین اور زاویۂ نگاہ کا اندازہ اس کے اشتہارات کی نوعیت سے ہوتا ہے۔ (فارفن ڈوگلس)
- جس شخص کی زندگی کا نصب العین ملک اور "قوم" کی خدمت ہوتا ہے اسے اپنے شرفِ آبار کی چنداں احتیاج نہیں۔ (والٹیر)
- ہم انفرادی طور پر نہیں بلکہ "قومی" طور پر بھی پاگل ہیں۔ (گوئٹے)
- "قوم" افراد کا مجموعہ ہے۔ افراد خوش حال ہیں تو قوم بھی خوش حال ہے۔ (لوئیس بلاک)
- اس "قوم" میں ہرگز سچی ہمدردی و حقیقی انسانیت نہیں آتی جس میں امیر اور غریب سے یا غریب امیر سے جھجک کر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ (برنارڈ شا)
- جب ہم کسی کمزور "قوم" پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تو ہم اسے وحشی کے نام سے پکارتے ہیں اور جب کوئی طاقت ور قوم ہم پر حملہ آور ہوتی ہے تو ہم اسے بھی وحشی کہتے ہیں۔ (بالی رچرڈ)
- عورت "قوموں" کی عزّت ہے۔ (جانی ایلیڈر)
- اگر دشمن مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دے تو بھی میں "قومی" وقار کو ٹھیس نہ لگنے دوں گا۔ (پشتو ادب)
- "قومیت" انسان کو انسان سے دور رہنا سکھاتی ہے۔ (ہندی ادب)

قانون

- حسن ایک مخصوص قدرتی "قانون" ہے جو انسان کے فائدہ کے لئے ہے۔ (افلاطون)
- سنہرا "قانون" یہ ہے کہ جس کا جو یقین ہے اس پر بے خوفی سے عمل کرے (مہاتما گاندھی)
- باہمی رواداری ہی زندگی کا سب سے افضل "قانون" ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- ضبط ہمارے وجود کا "قانون" ہے اعلیٰ درجہ کا کمال اعلیٰ درجہ کے ضبط کے بغیر ناممکن الحصول ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- پرماتما سے بڑی کوئی صداقت نہیں اس کے "قانون" سے بڑھ کر کوئی طاقت نہیں۔ خدا اور اس کے قانون کے آگے یہ دنیا ہیچ ہے۔ (سوامی رام تیرتھ)
- توہین کا خوف "قانون" کے خوف سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ (پریم چند)
- بادشاہ کا پہلا قانون" اپنی حفاظت ہوتا ہے۔ (بیکن)
- جج "قانون" کا ایک طالب علم ہے جو اپنے امتحان کے پرچے خود مارک کرتا ہے۔ (بیکن)
- صحت کے "قوانین" کی خلاف ورزی جسمانی گناہ ہے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- مخلوقات میں سب سے زیادہ جس نے قدرت کے "قوانین" کی خلاف ورزی کی ہے وہ حضرتِ انسان ہی ہے۔ (فرینکلن)
- حضرتِ آدمؑ کے عہدِ مبارک سے لے کر آج تک جو "قانون" بنائے گئے ہیں، ان قوانین کا کام چھلکوں کی حفاظت کرنا اور دانوں کو دور پھینک دینا ہے۔ (آسکر وائلڈ)
- اگر میں دنیا کا ڈکٹیٹر بن جاؤں تو میں ایسا "قانون" بنا دوں کہ تمام شخص کو کہ جن کی روزانہ آمدنی ایک پونڈ سے کم ہو انھیں موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ (برنارڈ شا)

- لوگ پہلے تو آزادی کے لئے جنگ کرتے ہیں پھر "قانون" کو آواز دیتے ہیں اور آزادی اس کی نذر کر دیتے ہیں۔ (ڈیکن)
- "قوانین" املاک کی حفاظت کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔ نہ کہ انسان کی حفاظت کے لئے۔ (لارڈ ہالنس فیلڈ)
- ہمارے "قوانین" کی بہ نسبت محبت کی نگاہوں میں زیادہ طاقت اور اثر ہے۔ (شکسپیر)
- قدرت کا "قانون" کسی جانور کو ہمیشہ قید نہیں رکھتا۔ (سڈنی فلپ)
- "قانونِ" قدرت کی خلاف ورزی کے نتیجۂ بد سے کوئی محفوظ نہیں رہ سکتا۔ (پیٹر بارنم)
- "قانون" داں ایک ایسا تعلیم یافتہ انسان ہے جو آپ کی جائداد آپ کے دشمنوں سے بچا کر خود رکھ لیتا ہے۔ (پیٹر بارنم)
- صرف "قانون" داں ہی ایسے لوگ ہیں جو اپنے الفاظ اور اپنا غصہ کرائے پر دیتے ہیں۔ (مارشل)
- اگر "قانون" کی زبان ہوتی تو وہ سب سے پہلے قانون دانوں کی شکایت کرتا۔ (ہیلی فیکس)
- دو "قانون" دانوں کے بیچ پڑا ہوا دیہاتی دو بلیوں کے درمیان پڑے ہوئے چوہے کے مانند ہے۔ (فرینکلن)
- عقلمند "قانون داں" خود کبھی قانون کا دروازہ نہیں کھٹکھٹاتا (ڈیکارٹ)
- اگر قانون میں کوئی شگاف ہو تو "قانون داں" کا کام اس شگاف کو وسیع کر کے مال غنیمت حاصل کرنا ہے۔ (برگنزا)
- دوہری چال نہ چلنے والا "قانون داں" نہیں ہو سکتا۔ (چیسٹر فیلڈ)
- بے وقوف اور ضدی اشخاص بہترین "قانون داں" بنتے ہیں۔ (لانگ فیلو)
- آخری نتیجہ یہ ہے کہ آپ "قانون دانوں" کے بغیر نہ تو زندہ رہ سکتے ہیں اور نہ ہی

مر سکتے ہیں۔ (جونز)

- آپ بولتے وقت یہ نہ سمجھئے کہ ہر مسئلہ کی عمارت چرب زبانی کی بنیاد پر پہنچیا بلکہ "قانون" پر کھڑی ہوتی ہے۔ (راس ویلیز)
- خواہ کچھ بھی ہو جائے "قانون" کو آدمزند دیکھئے۔ ورنہ صحت اور دولت دونوں آپ کے ساتھ تباہ ہو جائیں گی۔ (سنے مین)
- لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جتنے زیادہ "قوانین" پاس ہوتے جائیں گے اتنے ہی کم جرائم سرزد ہوں گے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ قوانین کی تعداد میں اضافہ ہونے کے ساتھ ساتھ جرائم کی تعداد میں بھی خوب اضافہ ہوتا ہے۔ بلکہ اکثر قوانین پر ہی مجرموں کے پیدا ہونے کی ذمہ داری ہے۔ (کروپاٹکن)

- "قبروں" کی زیارت کے لئے جاؤ، خود عبرت حاصل کرو اور مسلمین کی مغفرت کی دعا کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- "قبروں" کو عبادت گاہ نہ بناؤ، خواہ پیغمبروں کی ہوں یا بزرگوں کی۔ (حضرت محمدؐ)
- "قبر" تک کے ساتھی گھر والے ہوتے ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- سب سے بلیغ اور موثر وعظ یہ ہے کہ انسان "قبرستان" کو دیکھ کر عبرت حاصل کرے۔ (حضرت علیؓ)
- تکلیفوں و مصیبتوں میں صبر و تحمل سے کام لینا عیبوں کی "قبر" ہے یعنی جس طرح قبر مردہ کے تعلق کو چھپاتی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- شکستہ "قبروں" پر غور کر کہ کیسے کیسے حسینوں کی مٹی خراب ہو رہی ہے (غوث پاکؒ)
- کیا عجب کہ کل کا دن ایسی حالت میں آئے کہ تو سطح زمین سے گم اور "قبر"

کے اندر موجود ہو یا اگلی ساعت ہی میں ایسا ہو جائے۔ (غوث پاکؒ)

- جو شخص "قبر" کے عذاب سے محفوظ رہنا چاہتا ہے وہ دنیا سے صرف اتنا تعلق رکھے جتنا کہ بیت الخلاء سے رفع حاجت کے وقت رکھتا ہے۔ (امام غزالیؒ)
- توشہ لے دنیا سے بقدر "قبر" میں ٹھہرنے کے۔ (شفیق بلخیؒ)
- ہر انسانی زندگی کا ایک خاص مقصد ہے اس زندگی کی آخری جائے پناہ "قبر" یا اس کا اصلی مقصد قبرستان پہونچنا ہی نہیں ہے۔ (لانگ فیلو)
- بوڑھے خاوند کو جوان بیوی "قبر" تک پہونچانے میں گھوڑے کی ڈاک ہے۔ (جان رسکن)
- میں عورت کے بارے میں اس وقت سچی رائے دوں گا جب میرا ایک پاؤں "قبر" میں ہو گا۔ (ٹالسٹائیؒ)
- پیٹو اپنے دانتوں سے اپنی "قبر" کھودتا ہے۔ (فرانسیسی کہاوت)

قول

- اچھا "قول" بھی صدقہ ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو شخص اپنے "اقوال" میں حیا کا ساتھ رکھتا ہے وہ اپنے افعال میں بھی اس سے دور نہیں ہوتا۔ (حضرت علیؓ)
- بہترین "قول" وہ ہے جس کی تصدیق فعل کرے۔ (حضرت علیؓ)
- مرد کا "قول" اور فعل ایک ہونا چاہیے۔ (حضرت علیؓ)
- بے عمل "قول" نا قابلِ قبول ہے۔ (غوث پاکؒ)
- "قول" صورت ہے اور عمل اس کی روح۔ (غوث پاکؒ)
- انبیاء کے "قول" کے مقابلہ میں حکماء کا قول رد ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)

- آدمی کے عقل کی دلیل اس کا "قول" ہے اور اصل کی دلیل اس کا فعل ہے۔ (جالینوس)
- بہترین "قول" ذکر ہے (بوعلی سینا)
- حکیم وہ شخص ہے کہ جس کے قول اور فعل دونوں یکساں ہوں۔ (افلاطون)
- حق تعالیٰ کے نزدیک حکماء کے اعمال معتبر ہیں نہ کہ "اقوال" (فیثا غورث)
- اگر تیرا دل بُرا ہے تو تیرا "قول" بھی برا ہے۔ (ابن یمین خراسانی رضا)
- انسان کو چاہیے کہ اپنے "قول" میں سچا ہو اور عمل میں نیک۔ (مہاتما بدھ)

قسم

- "قسم" سے خرید فروخت میں زیادتی ہو سکتی ہے مگر کمائی گھٹ جاتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- دعویٰ کی شہادت پیش کرنا مدعی کے ذمہ ہے اور اس کے انکار کی صورت میں "قسم" کھانا مدعا علیہ کے ذمہ ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جھوٹی "قسم" ملک کو برباد کر دیتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جھوٹے کو "قسم" نہ دو۔ ورنہ اسی کے برابر تم بھی گنہ گار ہو گے۔ (حضرت ادریسؑ)
- "قسم" بالکل نہ کھاؤ۔ تمہارا کلام ہاں ہاں یا نہیں نہیں ہو۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- "قسم" کھانا قابلِ نفرت اور بے سود فریب دہ رسم ہے۔ (واشنگٹن)
- وعدہ "قسم" سے بڑھ کر ہے۔ (نپولین)
- اگر فیصلہ صرف "قسم" یا حلف پر منحصر ہے تو زمین ہماری ہے۔ (گائز)
- کستوری کو اپنی موجودگی "قسم" کھا کر ثابت نہیں کرنی پڑتی۔ (کہاوت)

قربانی

- جو لوگ موجود نہیں ہیں اُن کے لئے بھی "قربانی" میں سے حصہ رکھو۔ (حضرت محمدؐ)
- راستی اور انصاف "قربانی" سے بہتر ہیں۔ (حضرت سلیمانؑ)
- اگر تو "قربان گاہ" پر اپنی نذر گذار رہا ہو اور وہاں تجھے یاد آئے کہ میرے بھائی کو مجھ سے شکایت ہے تو وہیں قربان گاہ کے آگے اپنی نذر چھوڑ دے اور جا کر پہلے اپنے بھائی سے ملاپ کر پھر آ کر قربانی دے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- منزل تک پہونچنا بڑی ہمت اور "قربانی" کی بات ہے۔ (سقراط)
- انصاف نہیں بلکہ "قربانی" اور صرف قربانی ہی دوستی کا اصول ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- شہرت "قربانی" سے ملتی ہے فریب و جعلسازی سے نہیں۔ (پریم چند)
- "قربانی" کا آدرش بڑا ہے۔ اور وہی شخص دنیا میں کچھ کر سکتا ہے جس میں قربانی کا جذبہ زیادہ ہو۔ (کولنس)
- خوبیاں "قربانیوں" سے پیدا ہوتی ہیں۔ (ایمرسن)
- سکھ کا راز "قربانی" میں پنہاں ہے۔ (کارنیگی)
- اگر محبت نہ ہوتی تو دنیا میں "قربانی" کی راہ مسدود ہو جاتی۔ (ٹینی سن)
- محبت قربانی "چاہتی ہے اور شہرت جسم۔ (نفی بین)
- "قربانی" ہی میں انسانیت کی بقا ہے۔ (عربی کہاوت)
- جو "قربان" ہو جاتے ہیں۔ وہ زندگی پاتے ہیں۔ (فرانسیسی کہاوت)
- امیر بر "قربان" جو دوسروں کے لئے جان دے دیتے ہیں (فارسی کہاوت)
- "قربانی" نجات کا راستہ دکھاتی ہے۔ (جاپانی ادب)
- "قربانی" رشوت کا گلا گھونٹ دیتی ہے۔ (ہندی ادب)

قناعت

- جس نے "قناعت" کو چھوڑا وہ کبھی غنی نہیں ہوا۔ (حضرت ادریسؑ)
- خلیفہ بننے کے بعد میں نے زیادہ "قناعت" کی زندگی بسر کی ہے (حضرت ابوبکرؓ)
- نہیں حاصل ہوتی فقیری بغیر "قناعت" کے۔ (حضرت عمرؓ)
- لوگ دو قسم کے ہیں طالب جو نہ پائے اور رکھنے والا جو اس پر "قناعت" نہ کرے۔ (حضرت علیؓ)
- "قناعت" ہی سب سے بڑی دولت ہے۔ (حضرت علیؓ)
- "قناعت" سے روح کو راحت ملتی ہے۔ (امام جعفرؓ)
- سعید وہ ہے جو موجودہ پر "قناعت" کرے۔ (امام جعفرؓ)
- اپنی موجودہ حالت پر "قانع" رہ کر صبر و شکر کی زندگی اختیار کر۔ (بطلیموس)
- اگر تم روکھی سوکھی چیزوں پر "قناعت" کرتے تو آزاد زندگی بسر کرتے۔ (خواجہ حسن بصریؒ)
- رزقِ مقدّر پر "قناعت" کر۔ رنج نفس سے سلامت رہے گا۔ (لقمان)
- "قناعت" پسندہ وہ ہے جو روزی مقدّر پر راضی و شاکر رہے۔ (افلاطون)
- بزرگی "قناعت" ہی ہی ہے۔ (اویس قرنیؓ)
- جب تک سیپ "قناعت" نہ کی موتیوں سے مالامال نہ ہوگی۔ (مولانا رومیؒ)
- انسان کی خوشی در حقیقت "قناعت" میں پوشیدہ ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- لوگ اپنی موجودہ حالت پر "قناعت" کر لیتے اگر دوسرے کے دکھ درد جان لیتے۔ (آرتھر مور)
- انسان دنیا کی وسعتوں کو تنگ محسوس کرتا ہے اور ہفت اقلیم حاصل ہونے پر بھی "قناعت" نہیں کرتا۔ (سینیکا)

کام

- اگر کوئی شخص "کام" نہیں کرتا تو اسے کھانا بھی نہیں چاہیئے۔ (بائبل)
- وہی "کام" کرنا چاہیئے جسے کر کے پچھتانا نہ پڑے۔ (مہاتما بدھ)
- ادھورا "کام" اور غیر مفتوح دشمن دونوں آگ کے مترادف ہیں۔ (ترو ولور)
- کسی بھی "کام" کو خوش اسلوبی سے کرنے کے لئے آدمی کو اسے خود کرنا چاہیئے۔ (نپولین)
- کرنے کا ارادہ کرو "کام" خود بخود ہو جائے گا۔ (اطالوی کہاوت)

کاہلی

- "کاہلی" مفلسی کا پیش خیمہ ہے۔ (بجر وید)
- خدا اسی کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد خود کرتا ہے "کاہل" شخص کو مرنے دینا زیادہ پسند کرے گا۔ (مہاتما گاندھی)
- دس میں سے نو حصے برائیاں صرف "کاہلی" سے پیدا ہوتی ہیں۔ (دبیکن)
- "کاہل" شخص کے پاس وقت نہیں ہوتا۔ (اطالوی کہاوت)
- "کاہلی" زندہ انسان کو دفنا دیتی ہے۔ (کہاوت)

- "کامیابی" کی اوّلین شرط ہے خود اعتمادی۔ (ایمرسن)
- ہمت "کامیابی" کے لئے سب سے ضروری چیز ہے۔ (براؤن)
- اپنے نصب العین کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھو۔ "کامیابی" کا یہی راز ہے۔ (ڈزرائیلی)
- ناکامی کے جذبے سے "کامیابی" کا پیدا ہونا اتنا ہی ناممکن ہے۔ جتنا کہ ببول کے پیڑ سے گلاب کے پھول کا نکلنا۔ (بائرن)
- صرف "کامیابی" اس دنیا میں صحیح اور غلط کی کسوٹی ہے۔ (ہٹلر)

- "کتابوں" کی قیمت جواہرات سے بھی زیادہ ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- میں جہنم میں بھی اعلیٰ "کتابوں" کا خیر مقدم کروں گا۔ کیوں کہ ان میں یہ طاقت ہے کہ جہاں یہ ہونگی وہاں اپنے آپ جنت بن جائے گی۔ (لوکمانیہ تلک)
- جو صفحات گن کر "کتابوں" کی قیمت دیتے ہیں ان کا ذہن کتاب کے نیچے ہی دب کر قبر میں پہونچ جاتا ہے۔ (ٹیگور)
- خیالات کی جنگ میں "کتابیں" ہی ہتھیار ہیں۔ (برنارڈ شا)
- بغیر "کتابوں" کے خدا خاموش ہے۔ (بارتھ لن)
- "کتاب" جیب میں رکھا ہوا گلستان ہے۔ (عربی کہاوت)
- "کتابیں" جیتے جاگتے دیوتا ہیں۔ (ہندی کہاوت)

کردار

- "کردار" انسان کے اندر رہتا ہے، نیک نامی اس کے باہر۔ (رسکن)
- کمزور "کردار" کا انسان اس سرکنڈے جیسا ہے جو ہوا کے جھونکے پر جھک جاتا ہے۔ (واگھ)
- "کردار" کے بغیر علم برائی کی طاقت بن جاتا ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- سماج کے مروجہ اصولوں کی خلاف ورزی کا دکھ صرف "کردار" کی مضبوطی کے بوتے پر ہی برداشت کیا جاسکتا ہے۔ (شرت چندر)

- فطری "کمینگی" برسوں میں بھی معلوم نہیں ہوتی۔ (شیخ سعدیؒ)
- "کمینے" شخص سے محبت یا دوستی کچھ بھی نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ کوئلہ اگر جلتا ہوا ہے تو چھونے سے ہاتھ جلا دیتا ہے۔ اور اگر ٹھنڈا ہے تو ہاتھ کالا کر دیتا ہے۔ (ہتو اپدیش)
- جو مہربانی کرنے والے کو کمینہ سمجھتا ہے اس سے زیادہ کمینہ کوئی دوسرا نہیں ہوتا۔ (ونوباجی)
- قوتوں کا ایک اصول ہے، جس کی وجہ سے چیزیں سمندر میں ڈوبنے کے بعد ایک خاص گہرائی سے نیچے نہیں جا سکتیں۔ لیکن "کمینگی" کے سمندر میں جتنا گہرا ہم چاہیں ڈوبنا اتنا ہی آسان ہے۔ (لاویلی)
- "کمینے" کو دیکھنے اور اس کی باتیں سنتے ہی سے ہماری کمینگی کا آغاز ہو جاتا ہے۔ (کنفیوشیس)

- اے کنجوسی! میں تجھے جانتا ہوں تو تباہ کرنے والی اور غم دینے والی ہے۔ (اتھر وید)
- اگر خدا "کنجوس" آدمی کی خواہشات پوری کرنے لگے اگر قسمت اس کی غلام ہو جائے، اگر اس کے ہاتھ قارون کا خزانہ لگ جائے اور ساری دنیا اس کے قبضے میں آجائے تو بھی کنجوس آدمی اس قابل نہیں ہے کہ تو اس کا نام لے۔ (شیخ سعدیؒ)
- ہمارے کفن میں جیبیں نہیں لگائی جاتیں۔ (اطالوی کہاوت)

- مانگ، اور وہ تجھے ضرور دے گا۔ کھوج اور تو ضرور پائے گا۔ (بائبل)
- عظیم مقصد کے حصول کی "کوشش" میں ہی حقیقی مسرت پنہاں ہے۔ (جواہر لال نہرو)
- کیا تم نے کبھی ایسے آدمی کا نام سُنا ہے۔ جس نے زندگی بھر پوری تندہی سے کسی چیز کے حصول کی "کوشش" کی اور اسے کسی حد تک بھی وہ چیز نہ ملی ہو۔ (تھورو)
- ناکامیوں سے گھبرانے کے بجائے مسلسل "کوشش" کرنے والے لوگوں کی گود میں کامیابی خود بخود آ بیٹھتی ہے۔ (بجاروی)

گُناہ

- بہت بڑا "گناہ" یہ ہے کہ تم وہ بات کہو جو تم خود نہیں کر سکتے۔ (قرآن کریم)
- اُن لوگوں کی توبہ قبول نہیں جو عمر بھر تو "گناہ" کرتے رہے یہاں تک کہ ان میں سے جب کسی کے سامنے موت آ کھڑی ہوئی تو کہنے لگے کہ اب میری توبہ! (قرآن کریم)
- اللہ تو توبہ قبول کرتا ہے مگر انہیں لوگوں کی جو نادانی سے "گناہ" کر بیٹھتے ہیں اور جلدی سے توبہ کر لیتے ہیں۔ (قرآن کریم)
- کوئی متنفس کسی دوسرے متنفس کے بار "گناہ" کو اپنے اوپر نہیں لے گا اور جب تک ہم رسول بھیج کر اتمام حجت نہیں کر لیتے کسی کو اس کے گناہ کی سزا نہیں دیا کرتے۔ (قرآن کریم)
- بہ تقاضائے بشریت جب مومنین سے "گناہ" سرزد ہو جاتے ہیں تو فوراً خدا کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگتے ہیں اور خدا کے سوا بندوں کے گناہوں کو معاف کرنے والا ہے بھی کون؟ (قرآن کریم)
- جن کاموں سے تم کو منع کیا جاتا ہے۔ اگر تم ان میں سے بڑے بڑے "گناہوں" سے بچے رہے تو تمہارے چھوٹے چھوٹے قصور تمہارے نامۂ اعمال سے محو کر دیں گے۔ اور تم کو مقام عزت میں لے جا کر جگہ دیں گے۔ (قرآن کریم)
- "گناہ" اور نافرمانی میں ایک دوسرے کا ساتھ نہ دو۔ (قرآن کریم)
- یہ ایک "گناہ" ہے کہ تو ہمیشہ جھگڑتا رہے۔ یہ تیرے عذاب کیلئے کافی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- شرک کے بعد بدترین "گناہ" ایذا رسانی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر کوئی شخص "گناہ" کا عمل میں آنا دیکھے تو اسے چاہیئے کہ ہاتھ سے روک دے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے اُسے برا سمجھے۔ مگر یہ صورت بہت ضعیف ایمان کی نشانی ہے۔ (حضرت محمدؐ)

"گنہگار" کا دل برے عمل کی کثرت سے اس کا عادی ہو جاتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)

- وہ "گنہ گار" جو سخی ہے بخیل عابد سے بہتر ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- سب سے بڑا "گناہ" والدین سے سرکشی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- ہماری تکالیف ہمارے "گناہوں" کا کفارہ ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو دل میں کھٹکے وہ "گناہ" ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- استغفار کثرت سے پڑھا کرو۔ "گناہ" کم ہو جائیں گے۔ (حضرت محمدؐ)
- "گناہ" سے توبہ کرنے والا بے گناہ کے مانند ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- شریر کی بدکاریاں اُس کو پکڑ لیں گی۔ اور وہ اپنے ہی "گناہ کی رسیوں میں جکڑا جائے گا۔ (حضرت سلیمانؑ)
- وہ ہاتھ جو "بے گناہ" کو آزار پہنچائیں خدا انھیں ناپسند رکھتا ہے (حضرت سلیمانؑ)
- جو اوروں کی مصیبت سے خوش ہوتا ہے۔ وہ "بے گناہ" نہ ٹھہرے گا۔ (حضرت سلیمانؑ)
- "گنہ گار" کی بابت آسمان پر زیادہ خوشی ہوگی۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- انفعال "گناہ" غرور عبادت سے بدرجہا بہتر ہے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- اگر تیرا بھائی گناہ کرے۔ تو ملائمت اور نرمی سے اسے ملامت کرو۔ اگر توبہ کرے تو اُسے معاف کردو۔ اگر وہ ایک دن میں سات مرتبہ تیرا "گناہ" کرے۔ اور ساتویں دفعہ تیرے پاس آکر کہے کہ توبہ کرتا ہوں تو اُسے معاف کر (حضرت عیسیٰؑ)
- اے خدا! ہمارے "گناہوں" کو معاف کر اور ہمیں آزمائش میں نہ ڈال (حضرت عیسیٰؑ)
- "گناہ" سے توبہ کرنا واجب ہے۔ مگر "گناہ" سے بچنا واجب تر ہے (حضرت ابوبکرؓ)
- "گناہ" جوان کا بھی اگرچہ بد ہے لیکن بوڑھے کا بدتر ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- "گناہوں" کو اپنی نئی نیکیوں سے مٹاؤ۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- بدبخت ہے وہ شخص جو خود تو مرجائے اور اس کا "گناہ" زندہ رہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- جو قوم "گناہ" اور بدکاری میں مبتلا ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ اس پر مصائب کا نزول فرماتا ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- خدایا مجھے خدمت خلق کی توفیق عطا فرما۔ اور میرے گناہوں کو بخش دے۔ (حضرت ابوبکرؓ)

- وہ جنّت کے حقدار ہوں گے جن کے والدین خوش ہوں اور جو توبہ کرتے ہیں اپنے گناہوں سے۔ (حضرت عمرؓ)
- قیامت کے دن میرے "گناہ" کون اٹھائے گا۔؟ (حضرت عمرؓ)
- تعجب ہے اس پر کہ جو دوزخ کو برحق جانتا ہے اور پھر گناہ کرتا ہے (حضرت عثمانؓ)
- مت ڈر کسی سے مگر اپنے "گناہ" سے۔! (حضرت عثمانؓ)
- اگر تو "گناہ" پر آمادہ ہے تو کوئی ایسا مقام تلاش کر جہاں خدا نہ ہو۔ (حضرت عثمانؓ)
- بہتر ہے کہ دنیا تجھ کو "گنہ گار" جانے۔ بہ نسبت اس کے کہ تو خدا کے نزدیک ریاکار ہو۔ (حضرت عثمانؓ)
- لوگوں میں بُرا "گنہ گار" وہ ہے جس کو لوگوں کی برائیوں کا ذکر کرنے کی فراغت ملی ہو۔ (حضرت عثمانؓ)
- "گناہ" کسی نہ کسی صورت سے دل کو بیقرار رکھتا ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- "گناہوں" پر نادم ہونا ان کو مٹا دیتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- تنگدستی اس امیری سے اچھی ہے جس سے انسان "گناہوں" میں مبتلا ہو کر ذلیل و رسوا ہو (حضرت علیؓ)
- جو شخص کسی بُرے کام یعنی "گناہ" کی بنیاد ڈالتا ہے وہ اس بنیاد کو اپنی جان پر قائم کرتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جو شخص گناہوں سے پاک اور بری ہو۔ وہ نہایت دلیر ہوتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- سب سے سخت "گناہ" وہ ہے جو کرنے والے کی نظر میں چھوٹا ہو۔ (حضرت علیؓ)
- بے شک! خدا تعالےٰ کی یہ بہت بڑی نعمت ہے کہ انسانوں پر "گناہوں" کا کرنا دشوار ہو (حضرت علیؓ)
- سوائے "گناہ" کے دیگر تمام امور میں لوگوں سے اتفاق کرنے کا نام حسن خلق ہے۔ (حضرت علیؓ)
- ثواب حاصل کرنے کی بہ نسبت "گناہ" سے پرہیز کرنا زیادہ اچھا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- لوگ بیماری کے خوف سے غذا چھوڑ دیتے ہیں لیکن عذاب الٰہی کے خوف سے "گناہ" نہیں چھوڑتے (حضرت علیؓ)

- مطیع مغرور "گناہگار" اور گناہگار نادم مطیع ہوتا ہے۔ (حضرت امام جعفرؓ)
- ایک "گناہ" بہت ہے اور ہزار طاعت قلیل۔ (حضرت امام جعفرؓ)
- توبہ کرنا آسان لیکن "گناہ" چھوڑنا مشکل۔ (حضرت امام جعفرؓ)
- کم عمر والے کے "گناہ" اپنے سے کم جان کر اس کی عزت کر۔ (حضرت امام جعفرؓ)
- "گناہ" ناسور ہے۔ اگر ترک نہ کروگے تو برابر بڑھتا رہے گا۔ (حضرت امام جعفرؓ)
- تو تنہا ہے تو محفوظ ہے اور ہر "گناہ" کی تکمیل دو سے ہوتی ہے۔ (غوث پاکؒ)
- تم "گناہ" کرتے ہو اور پھر بھی بے خوف رہتے ہو، یہی تو صریح دھوکہ ہے۔ (غوث پاکؒ)
- افلاس "گناہوں" سے بچاتا ہے۔ اور تونگری معصیت کا جال ہے۔ (غوث پاکؒ)
- دُنیا کی محبت کے سوا کوئی اور "گناہ" ہم سے سرزد نہ ہوا ہو، تب بھی ہم دوزخ کے مستحق ہیں۔ (غوث پاکؒ)
- جب کوئی بندہ "گناہ" کرنے کے وقت اپنے دروازوں کو بند کر لیتا ہے اور مخلوق سے چھپ کر "گناہ" کرتا ہے تو وہ خلوت میں خالق کی نافرمانی کرتا ہے۔ (غوث پاکؒ)
- اگر انسان چالیس سال کی عمر تک پہنچ کر بھی "گناہ" نہ چھوڑے اور اپنی سرکشی سے تائب نہ ہو، شیطان اُس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتا ہے اور کہتا ہے نجات نہ پانے والے چہرے پہ میں فدا ہوں۔ (حضرت فضیلؒ)
- زبانی استغفار کرنا بغیر اس کے "گناہوں" سے طبیعت اکھڑ جائے جھوٹوں کی توبہ ہے۔ (حضرت فضیلؒ)
- جو ہم میں سے خدا کا زیادہ "گناہگار" اس پر لعنت۔ (حضرت فضیلؒ)
- جس "گناہ" کے بعد فوراً اللہ کا خوف اور توبہ میسر آجائے اس کو گناہ نہ گن۔ (بایزید بسطامیؒ)
-
- بہشت کو عمل کے بغیر طلب کرنا جائے خود ایک "گناہ" ہے۔ (بایزید بسطامیؒ)
- "گناہ" کے بعد ندامت بھی توبہ کی ایک شاخ ہے۔

- خدا کے کرم پر مغرور رہنا اور عفو کی امید پہ "گناہ" کرنا شیطان کا کھلا فریب ہے (مجدد الف ثانیؒ)
- جو ضرورت "گناہ" پر مجبور کرے شرعاً مردود ہے (مجدد الف ثانیؒ)
- اگر گناہ اس قسم کے ہیں جو بندوں پر مظالم اور ان کے حقوق کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ تو ان سے توبہ کا طریق یہ ہے کہ ان بندوں کے حقوق اور مظالم مناسب طریقے پر ادا کئے جائیں۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- بس "گناہ" کے بعد ندامت نہ ہو اندیشہ ہے کہ اسلام سے باہر کر دے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- علانیہ "گناہ" پوشیدہ کی نسبت زیادہ سخت اور اظہار گناہ دو گناہ ہیں (ابوالحسن خرقانیؒ)
- "گناہ" سے بچنے کے لئے دل کی صفائی ضروری ہے۔ (امام غزالیؒ)
- جو کام نبیؐ کے حکم کے خلاف ہو وہ بھی "گناہ" ہے اگرچہ عبادت ہو۔ (امام غزالیؒ)
- سلام کرنے سے ترک کلام کے "گناہ" سے بچ جاتا ہے۔ (امام غزالیؒ)
- وہ شخص بڑا "گنہ گار" ہے جو حاضر کو روبرو لانا حقیر سمجھے یا جس کے روبرو لائیں وہ حقیر جانے۔ (امام غزالیؒ)
- کسب حرام ایسا "گناہ" ہے کہ کوئی نیکی اس کا تدارک نہیں کر سکتی۔ (امام غزالیؒ)
- جو کسب مقدار ضرورت سے زیادہ طلبی کے لئے ہو وہ کسب سے "گناہوں" کا سر دار ہے۔ (امام غزالیؒ)
- جو شخص حرام کھاتا ہے۔ اس کے تمام اعضاء "گناہ" میں پڑ جاتے ہیں (امام غزالیؒ)
- بغیر عمل کئے ہوئے بہشت کی آرزو کرنا "گناہ" اور بغیر ادائے سنت کے امید شفاعت محض غرور اور دھوکہ ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- شیطان کو سب سے پیارا بخیل سلطان اور ناپسندیدہ "گناہ گار" سخی ہے (معروف کرخیؒ)
- کسی بزرگ سے کسی "گناہ" کا سرزد ہو جانا اس کو مباح نہیں کرتا۔ (معروف کرخیؒ)
- "گناہ" کرنے والے سے میل جول کرنا "گناہ" پر راضی ہونا ہے اور گناہ سے راضی ہونا گناہ کرنے کے برابر ہے۔ (معروف کرخیؒ)

- بد ترین شخص وہ ہے جو توبہ کی امید پر "گناہ" کرے۔ اور زندگی کی امید پر توبہ (شفیق بلخی)
- جو دنیا کے لئے مال جمع کرتے ہیں۔ وہ آخرت کے لئے اپنے گناہ" جمع کرتے ہیں۔
- کوئی "گناہ" کسی کی رضامندی سے حلال نہیں ہوتا۔ (شفیق بلخی)
- زبردست "گناہوں" کا کفارہ زیردستوں کی امداد اور درماندگان کی دستگیری ہے (شفیق بلخی)
- عقلمندی کا نشان یہ ہے کہ دوسرے کو اپنے اوپر متعین کرے کہ جس وقت اس سے کوئی "گناہ" سرزد ہو تنبیہ کرے تاکہ پھر اس سے گناہ سرزد نہ ہو (جالینوس)
- "گناہ" اس قدر کم کر کہ ان کی عقوبت کی تاب لا سکے۔ (ہارون الرشید)
- ناقص عقل "گناہ" کے وقت محافظت نہیں کر سکتی۔ (بوعلی سینا)
- "گناہ" میں اگر لذت حاصل ہو تو لذت تو نہ رہے گی۔ گناہ البتہ باقی رہ جائے گا (افلاطون)
- جھوٹ تمام "گناہوں" کی ماں ہے۔ (بقراط)
- خلق تعالیٰ کے سامنے حق تعالیٰ کے "گناہ" کے ساتھ جانا زیادہ آسان ہے بہ نسبت اس کے کہ ایسے گناہ کے ساتھ جاؤ جس کا تعلق بندوں کے ساتھ ہو (سفیان ثوری)
- دعا درحقیقت ترک "گناہ" کا نام ہے۔ (سفیان ثوری)
- خائف وہ نہیں جو رو کر اپنی آنکھوں کو پونچھ ڈالے۔ حالانکہ پھر "گناہ" کا مرتکب ہو۔ بلکہ حقیقی خائف وہ ہے جو خوف الٰہی سے گناہ ترک کر دے۔ (ابن حبان الطوسی)
- انسان باوجود موت کے "گناہ" کا مرتکب ہوتا ہے۔ (خواجہ حسن بصری)
- حسد سے بچو۔ کیونکہ آسمانوں میں سب سے پہلے اسی "گناہ" سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوئی ہے۔ (وہب بن ورد)
- اولاد کے لئے کچھ مت چھوڑ۔ اگر وہ صالح ہوگی۔ خدا خود ان کا کفیل ہوگا۔ اور اگر بد ہوگی تو تم ان کے "گناہوں" کی امداد کے مجرم نہ ہوں گے۔ (عمر بن عبدالعزیز)
- گوشہ نشینی سے آنکھ محفوظ رہتی ہے جس کی وجہ سے انسان تمام "گناہوں" سے محفوظ رہتا ہے۔ (ابوبکر وراق)

- عاقل کی عقلمندی یہ ہے کہ کسی کو "گناہ" کا طعنہ نہ دے۔ (یحییٰ بن معاذ)
- توبہ کے بعد ایک صغیرہ "گناہ" قبل از توبہ ستر کبیرہ گناہوں سے بھی بڑا ہے (یحییٰ بن معاذ)
- وہ "گناہ" جس میں اللہ سے معافی کی ضرورت پڑے۔ اس نیکی سے اچھا ہے جس سے تو لوگوں پر فخر کرے۔ (یحییٰ بن معاذ)
- تائبوں کی طرح ہی "گناہوں" سے ہوتی ہے جو اپنے کو آگ سے بچانا چاہتے ہیں گناہ چھوڑ دینے ضروری ہیں۔ (یحییٰ بن معاذ)
- "گناہ" کا آغاز مکڑی کے تار کی مانند ہے لیکن انجام جہاز کے رسے کی مانند مضبوط اور ناقابل شکست ہوتا ہے۔ (عقبہ بن یوسف)
- جو خواہش کے مطابق کھائے اور پھر بدکاری اور "گناہ" سے حفاظت چاہے۔ وہ محال کا خواہاں ہے۔ (احنف بن قیس)
- انسان جس مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے۔ وہ اسی کے "گناہ" کی شامت ہے (امام ابو حنیفہ)
- جس شخص نے "گناہ" کیے ہوں اس کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ عذاب کے آنے کو خلاف قاعدہ سمجھے۔ (امام ابو حنیفہ)
- ہر شے کا غم کھانا مومن کے لئے باعث فضیلت ہے۔ بشرطیکہ کسی "گناہ" کے سبب نہ ہو۔ (محمد وقی نصاری)
- روح کی راحت "گناہ" کا کم کرنا ہے۔ (ابن قرہ)
- اس مسجد میں سب سے بڑے "گنہ گار" کو باہر نکلنے کے لئے کہا جائے۔ تو میں ہی سب سے پہلے نکلوں گا۔ (مالک دینار)
- ریاکار کو اس سے زیادہ عذاب ہوگا۔ جو علانیہ "گناہ" کا مرتکب ہو (عبداللہ بن مبارک)
- "گناہ" کرنے کے ساتھ ساتھ خدا کی رحمت کی امید رکھنا بدبختی کی علامت ہے (ابو عثمان)
- جو انسان مرنے سے پہلے توبہ کر لے اس کے "گناہ" معاف کر دیے جاتے ہیں (بھاگوت گیتا)

- کوئی شخص "گناہ" کر کے پیسے لاتا ہے۔ اس کا استعمال کنبے کے سارے افراد کرتے ہیں لیکن اس گناہ کا ذمہ دار وہ اکیلا ہی ہے۔ (مہابھارت)
- انسان کی خواہشات ہی "گناہ" کا سبب بن جاتی ہیں۔ (مہابھارت)
- "گناہ" سے نفرت کرو کیونکہ تم بھی بے گناہ نہیں ہو۔ (نہادیب)
- دوسروں کے عیب اور "گناہ" کیوں گنتا ہے؟ کبھی اپنے عیبوں اور گناہوں پر بھی دھیان دے۔ (اپنشد)
- اگر انسان سے "گناہ" ہو بھی جائے تو وہ اسے دہرائے نہیں نہ اسے چھپائے اور نہ اس میں مگن ہو۔ گناہ کا اندوختہ ہی سارے دکھوں کی بنیاد ہے (مہاتما بدھ)
- قتل، چوری، اور زنا یہ تینوں جسمانی "گناہ" ہیں۔ جھوٹ، بدگوئی اور بکواس یہ زبان کا گناہ ہیں۔ لیکن دولت کی خواہش دوسروں کی برائی کی خواہش یہ ذہنی گناہ ہیں۔ (مہاتما بدھ)
- انسان کو گنہ گار کہنا بذات خود ایک "گناہ" ہے۔ (سوامی وویکانند)
- دل کی کمزوری سے زیادہ خوفناک اور کوئی "گناہ" نہیں۔ (سوامی وویکانند)
- دنیا کے تمام گناہوں "کے لئے ہر ذی روح ذمہ دار ہے۔ (سوامی وویکانند)
- "گنہ گار" ہو۔ یا پرہیزگار، یا کوئی گردن زدنی مجرم، ان سب پر رحم کرنا چاہئے کیونکہ اس دنیا میں ایسا کوئی بھی نہیں جس نے کوئی نہ کوئی جرم نہ کیا ہو۔ (رامائن)
- مہمان جس کا اناج کھاتا ہے اس کے سارے گناہ دھل جاتے ہیں (اتھروید)
- ایک "گناہ" کو دو بار کر لو پھر وہ جرم نہیں معلوم ہوگا۔ (تالمد)
- "گناہ" سے ڈرو۔ گنہگار سے نہیں۔ (مہاتما گاندھی)
- "گناہ" نہ کرنا دنیا کی بھلائی کرنا ہے۔ (دیا سا[illegible])
- ایثار سے "گناہ" کی اصل رقم ادا ہوتی ہے۔ اور دان سے گناہ کا سود (ونوباجی)
- اگر کوئی تمہاری برائی کرے تو دل ہی دل میں خوش ہو کہ برائی کر کے وہ تمہارا "گناہ" اپنے سر لے لیتا ہے۔ (برہمانند سرسوتی)

- مرتے وقت تک دل میں جو کھٹکتا ہے۔ وہ پوشیدہ "گناہ" ہے (شنکراچاریہ)
- اگر جھوٹ بولنے سے کسی کی جان بچتی ہو۔ تو جھوٹ "گناہ" نہیں ثواب ہے (پریم چند)
- پیدائشی طور پر نہ کوئی "گناہگار" نہ قصوروار۔ حالات ہی آدمی کو ان میں سے ایک بنا دیتے ہیں۔ (پریم چند)
- دُنیا میں کمزور اور غریب ہونا "گناہ" ہے۔ (پریم چند)
- "گناہ" اس لئے تکلیف دہ نہیں ہے کہ وہ ممنوع ہے۔ بلکہ اسی لیے ممنوع ہے کہ وہ تکلیف دہ ہے۔ (فرینکلن)
- "گناہ" اور عقل کا آپس میں کوئی تعلق نہیں۔ (بیکن)
- دُنیا کا سب سے بڑا اور بدترین "گناہ" افلاس ہے۔ زناکاری، قتل، غبن، ڈاکہ زنی، رشوت خوری، شراب خوری اور جوا — یہ تمام گناہ افلاس کے مقابلہ میں مجسم نیکیاں ہیں۔ (برنارڈ شا)
- اگر بہ نظر بہ غور سے دیکھا جائے تو دُنیا میں تمام "گناہوں" کا سرچشمہ عدم مساوات ہے۔ (وکٹر ہیوگو)
- اطمینان رکھ! تیرا "گناہ" خود تجھے ڈھونڈھ نکالے گا (موزینو)
- "گناہ" کے ساتھ ہی سزا کے بیج بو دئے جاتے ہیں۔ (ہیسیوڈ)
- "گناہ" پہلے پرلطف معلوم ہوتا ہے۔ پھر وہ آسان ہو جاتا ہے۔ (لیتن)
- جس طرح آگ آگ کو ختم نہیں کر سکتی۔ اسی طرح "گناہ" کا ازالہ "گناہ" نہیں کر سکتا۔ (ٹالسٹائی)
- "گناہ" نہ ہوتا۔ تو ثواب نہ ہوتا۔ (یوری پڈیز)
- ہم سب "گنہ گار" ہیں۔ (حکیم سینا)
- "گناہ" کے آغاز میں اتنی لذت نہیں جتنی کہ اس کے اختتام میں تلخی ہے (ملا باقی کہانی)

لوگ

- جو "لوگ" ہماری ناراضگی دوسروں کی رضامندی کے مقابلہ میں خریدتے ہیں ہم ان کو انہیں کے حوالے کر دیتے ہیں۔ (قرآن کریم)
- "لوگ" خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ (قرآن کریم)
- جو "لوگ" نیک عمل کریں گے (مرد ہوں یا عورت) تو ہم اس دنیا میں بھی ان کی زندگی اچھی طرح بسر کرائیں گے اور آخرت میں بھی ان بہترین اعمال کا صلہ ضرور عطا فرمائیں گے۔ (قرآن کریم)
- "لوگوں" میں بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو عبادت تو کرتے ہیں مگر دکھاوے کی۔ پس انھوں نے دنیا بھی کھوئی اور آخرت بھی۔ (قرآن کریم)
- جو "لوگ" صاحب دل ہیں یا کان لگا کر بات کو حضورِ قلب سے سنتے ہیں، ان کے لئے تو قرآن میں کافی نصیحت ہے۔ (قرآن کریم)
- جن "لوگوں" نے دوسروں پر ظلم کئے ہیں ان کو مرنے پر عنقریب معلوم ہو جائیگا کہ کس جگہ ان کو لوٹ کر جانا ہے (قرآن کریم)
- جو "لوگوں" کا ممنونِ احسان نہیں ہوتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا (حضرت محمدؐ)
- ان "لوگوں" سے نہ ڈرو جو بدن کو قتل کرتے ہیں اور بعد اس کے کچھ نہیں کر سکتے، بلکہ صرف اس سے ڈرو جس کو قتل کرنے کے بعد اختیار ہے کہ جہنم میں ڈالے۔ (حضرت عیسیٰ)
- بُرے "لوگوں" کی ہم نشینی سے تنہائی بدرجہا بہتر ہے۔ اور تنہائی سے عقل کی صحبت بدرجہا بہتر ہے۔

- "لوگوں" میں بڑا خطا وار وہ ہے جس کو لوگوں کی برائیوں کا ذکر کرنے کی فراغت ملی ہو۔ (حضرت عثمانؓ)
- جو "لوگ" حق کے خلاف کرتے ہیں اللہ تعالیٰ خود ان کا مقابلہ کرتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جو "لوگ" تمہارے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتے ہیں دراصل وہ تمہارے حق میں برا کرتے ہیں۔ (حضرت علیؓ)
- معرفت الٰہی ان "لوگوں" پر حرام ہے جن کے باطن میں دنیا کی محبت رائی کے دانے جتنی بھی ہو۔ (حضرت مجدد الف ثانیؒ)
- میں شیطانوں کے ساتھ پہاڑوں میں پھرا، لیکن برے "لوگوں" کے سوا کسی سے نہیں گھبرایا۔ (حکیم بزرجمہر)
- یہ چھ "لوگ"، محسنوں کے احسان کی وقعت اور پروا نہیں کرتے (۱) فارغ التحصیل شاگرد اپنے استاد کی (۲) اہل و عیال والی اولاد اپنی ماں کی (۳) خواہش نفسانی سے سیر آدمی عورت کی (۴) اہل غرض ایسے شخص کی جس سے غرض حاصل کر لی گئی ہو۔ (۵) طوفان سے بچا ہوا آدمی کشتی کی (۶) صحت کے بعد مریض طبیب کی (حکیم بزرجمہر)
- جو "لوگ" احسان کرتے ہیں انھیں چپ رہنا چاہیئے لیکن جن پر احسان کیا گیا ہے انھیں بولنا چاہیئے۔ (معروف کرخیؒ)
- فضیلت کا خواہاں ہر شخص ہے لیکن اس کے حصول کی جد و جہد بہت کم "لوگ" کرتے ہیں۔ (حکیم جالینوس)
- "لوگوں" کا حال دریافت کرنا سخت مشکل ہے۔ جب تک کہ بارہا آزمائش نہ کی جائے۔ (حکیم سقراط)
- جو "لوگ" تحصیل علم کی مشکلات کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ انھیں جہل کی سختیاں عمر بھر برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ (ارسطا طالیس)
- "لوگوں" کو ادب سکھانا حیوانوں کو ادب سکھانے سے زیادہ دشوار ہے (حضرت امام شافعیؒ)
- یہ زیادہ عقلمندی کی بات ہے کہ ہم اس خدا کی باتیں کم کریں جسے ہم سمجھ نہیں

سکتے بلکہ اُن "لوگوں" کی باتیں زیادہ کریں جنھیں ہم سمجھ سکتے ہیں (خلیل جبران)

- غربت میں جو "لوگ" ثابت قدم رہتے ہیں۔ وہی زندگی کے مقصد کو پا لیتے ہیں۔ (نکسن)
- خود فراموش "لوگوں" سے بچو۔ بے حوصلہ لوگوں کے پاس بیٹھنا چھوڑ دو۔ (ڈاکٹر ماڈن)
- مشکلات اور مصیبتیں "لوگوں" کی اصول پرستی اور استقلال کا امتحان ہیں۔ (پشتو ادب)

لالچ

- جس شخص پر پیسے کا "لالچ" چھا گیا۔ اس نے اپنی زندگی کے کھلیان کو ہوا میں اڑا دیا۔ (شیخ سعدیؒ)
- "لالچ" کی تکمیل کبھی نہیں ہوتی۔ اس لئے لالچ کے ساتھ ہمیشہ افسوس منسلک رہتا ہے۔ (رام داس)
- انسان بوڑھا ہو جاتا ہے۔ لیکن "لالچ" کبھی بوڑھا نہیں ہوتا (سدرشن)
- "لالچ" بھی چھوت کی بیماری ہے۔ (شرت چندر)

- "لگن" سے علم حاصل ہوتا ہے۔ لگن کے فقدان سے علم کھو جاتا ہے۔ (مہاتما بدھ)
- سچی "لگن" کو کانٹوں کی پرواہ نہیں ہوتی۔ (پریم چند)
- عقل کے ذریعے سدھے ہوئے حوصلہ کا نام ہی "لگن" ہے۔ (پاسکل)
- جس میں "لگن" ہے وہ ذرائع حاصل کر لیتا ہے۔ اگر نہیں کر پاتا تو انہیں خود بنا لیتا ہے۔ (چیننگ)

محبت

- شاید کہ تم "محبت" کرو کسی ایسی چیز سے جو تمہارے لئے مضر ہو۔ اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جان سکتے۔ (قرآن کریم)
- اگر تم خدا سے محبت کرنا چاہتے ہو تو اپنے رسول کی پیروی کرو۔ خدا تم کو اپنا دوست بنا لے گا۔ (قرآن کریم)
- تمہارا کسی چیز سے "محبت" کرنا تمہیں اندھا اور بہرہ کر دیتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- دنیا کی "محبت" سب گناہوں کی جڑ ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- آدمی اس شخص کے ساتھ ہے جس سے وہ "محبت" کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "محبت" میری زندگی کی بنیاد ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- دل ان سے "محبت" کرتے ہیں جو ان سے نیکی کرے۔ اور جو اس سے برائی کرے وہ ان کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- جب کوئی اپنے بھائی سے "محبت" رکھے تو اسے بتا دے کہ میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔ (حضرت محمدؐ)
- دوست کے ساتھ "محبت" اعتدال سے رکھو۔ (حضرت محمدؐ)
- سلام کرنے سے "محبت" بڑھتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- حد سے زیادہ "محبت" باعثِ ہلاکت ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو مجھ سے "محبت" رکھتا ہے وہ فقر کے لئے چادر بنائے اور جو اللہ سے محبت رکھتا ہے وہ بلا کے لئے چادر بنائے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو شخص مجھ سے "محبت" رکھے گا، اس کی طرف مفلسی سیل رواں سے بھی زیادہ دوڑے گی۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ میں خدا سے "محبت" کرتا ہوں اور اپنے بھائی

سے نفرت تو وہ جھوٹا اور مکار ہے۔ (حضرت عیسیٰؑ)

- اپنے دشمنوں سے بھی "محبت" رکھو۔ کیوں کہ خداوند کریم اپنے سورج کو نیک و بد دونوں پر چمکاتا ہے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- اگر تم اپنے "محبت" رکھنے والے سے محبت رکھو تو تمہارے لئے کیا اجر ہے (حضرت عیسیٰؑ)
- خدا کے ساتھ اپنے سارے دل، ساری جان، ساری طاقت اور ساری عقل کے ساتھ "محبت" رکھ اور انسانوں سے اپنے برابر۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- خدا جس سے "محبت" کرتا ہے اسے رگڑ رگڑ کر صاف کرتا ہے۔ (انجیل مقدس)
- موت سے "محبت" کرو تو زندگی عطا کی جائے گی۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- تین چیزیں "محبت" بڑھانے کا ذریعہ ہیں۔ سلام کرنا۔ دوسروں کے لئے مجلس میں خالی جگہ کرنا اور مخاطب کو بہترین نام سے پکارنا۔ (حضرت عمرؓ)
- تعجب ہے اس پر جو دنیا کو فانی جانتا ہے اور پھر اس سے "محبت" رکھتا ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- اللہ سے "محبت" رکھنے والے کو تنہائی محبوب ہوتی ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- دنیاداروں کی دوستی اور "محبت" ایک معمولی اور ادنیٰ بات سے دور ہو جاتی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے "محبت" کرتا ہے تو اسے یہ توفیق بخشتا ہے کہ وہ زمانہ کے عبرت انگیز واقعات سے عبرت حاصل کرے۔ (حضرت علیؓ)
- جب تو کمزوروں کو کچھ دے نہیں سکتا تو ان کے ساتھ "محبت" اور مہربانی سے پیش آ۔ (حضرت علیؓ)
- خوشامد اور تعریف کی "محبت" شیطان کے نہایت مضبوط داؤں ہیں (حضرت علیؓ)
- جو کوئی خدا تعالیٰ سے "محبت" رکھتا ہے اس کو خلق سے وحشت ہو جاتی ہے۔ (امام جعفرؓ)
- جو شخص ہر آدمی کے ساتھ "محبت" رکھتا ہے وہ سلامت نہیں رہتا۔ (امام جعفرؓ)

- دنیا کی "محبت" خاصانِ خدا کو پہچاننے والی آنکھ اندھی رہتی ہے (غوث پاکؒ)
- مخلوق کی "محبت" ان کی خیر خواہی کرنا ہے۔ (غوث پاکؒ)
- اگر دنیا کی "محبت" کے سوا ہمارا کوئی اور گناہ نہ ہو تب بھی ہم دوزخ کے مستحق ہیں۔ (غوث پاکؒ)
- علم میں کوئی ایسی شے نہیں جو دنیا کی "محبت" پر دلالت کر سکے۔ (غوث پاکؒ)
- "محبت" آخرت کے ساتھ ہونی چاہیے نہ کہ دنیا کے ساتھ۔ (حضرت فضیلؒ)
- جس شخص کو تنہائی سے وحشت اور مخلوق سے "محبت" ہے۔ وہ سلامتی سے بعید ہے۔ (حضرت فضیلؒ)
- اللہ تعالیٰ کی "محبت" یہ ہے کہ دنیا و آخرت ہر دو کو دوست نہ رکھے۔ (بایزید بسطامیؒ)
- اہل دنیا کے ساتھ حد سے زیادہ "محبت" مت کر کہ ضروری کام میں فتور آئے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- جس شخص میں "محبت" غالب ہو گی اس میں درد و حزن زیادہ تر ہو گا۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- دنیا کی "محبت" آخرت کی رغبت سے دور رہتی ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- معرفت الٰہی ان پر حرام ہے جن کے باطن میں دنیا کی "محبت" رائی کے دانے کی جتنی بھی ہو۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- اللہ تعالیٰ کی دوستی اس کے دل میں نہیں ہوتی جس کو خلق سے "محبت" نہ ہو۔ (ابو الحسن خرقانیؒ)
- تکلف کی زیادتی "محبت" کی کمی کا باعث بن جاتی ہے۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- "محبت" ایک ایسی چیز ہے جو سیکھنے اور کسی کے بتانے کی نہیں ہے۔ (حضرت معروف کرخیؒ)
- دنیا کی "محبت" ترک کرو۔ کیونکہ اگر دنیا کی ذرا سی چیز بھی تمہارے دل میں ہو گی تو سجدہ کرنے میں بھی تم اس کو فراموش نہ کر سکو گے۔ (حضرت معروف کرخیؒ)
- فقر اور مصیبت میں ثابت قدم رہنا خدا اور رسول کی سچی "محبت" کی

علامت ہے۔ (حضرت معروف کرخیؒ)

- انسان اپنے نفس کے ساتھ افراطِ "محبت" کی وجہ سے خود یہ گمان رکھتا ہے کہ جو صفاتِ جمیلہ ان میں نہیں ان صفات سے ان کا نفس آراستہ ہے۔ (جالینوس)
- شیریں کلام اور خوش خلق کے ساتھ "محبت" واجب ہو جاتی ہے (مامون الرشیدؒ)
- اپنے کاموں کی بنیاد "محبت" اور آشتی پر رکھ نہ کہ قہر و غضب پر (مامون الرشیدؒ)
- "محبت" کے لحاظ سے ہر ایک باپ یعقوبؑ اور ہر ایک بیٹا یوسفؑ ہے۔ (بو علی سینا)
- نیک خو ہونے سے دوسروں کے دل میں "محبت" پیدا ہوتی ہے۔ (سقراط)
- انسان جس سے خوف کھاتا ہے اس سے "محبت" نہیں کرتا۔ (ارسطو)
- حکومت اور عورت کی "محبت" کا چھوڑنا صبر سے زیادہ کڑوا ہے۔ (سفیان ثوریؒ)
- لوگوں سے بے رُخ رہنا عداوت پیدا کرتا ہے اور زیادہ "محبت" سے ملنا بُرے ہم نشیں پیدا کرتا ہے۔ (اکثم بن صیفیؒ)
- جب کوئی دوست تیری "محبت" کا اظہار کرے تو اپنی ضرورت کا اظہار کر کے فی الفور اس کی تصدیق نہ کر۔ (حاتم لقمانؒ)
- جب تمہارے دوست کو حکومت مل جائے تو جس قدر "محبت" اس کو تمہارے ساتھ پہلے تھی اس کے دسویں حصہ پر راضی ہو جا۔ (حضرت امام شافعیؒ)
- جب درہم و دینار کی مُہر لگائی جاتی ہے تو شیطان اس کو بوسہ دیتا اور کہتا ہے کہ جو تجھ سے محبت کرے وہ میرا اچھا غلام ہے (مسلم نخاشؒ)
- اپنے دوست کی "محبت" کا اندازہ اس سے نہ پوچھ کیوں کہ جو تمہارے دل میں ہوگا، ویسا ہی اس کے دل میں ہوگا۔ (عبداللہ بن مسعودؓ)
- جو شخص اپنے دل میں موت کی "محبت" رکھتا ہے اس کی باقی چیزوں کا دوست اور فانی چیزوں کا دشمن بنا دیا جاتا ہے۔ (ابو حمزہ خراسانیؒ)
- انسانوں سے "محبت" کرنا ہی دراصل خدا سے محبت کرنا ہے۔ اور انسانوں کی خدمت دراصل خدا کی خدمت ہے۔ (حضرت ابوذر غفاریؓ)

- والدین کے چہروں پر "محبت" سے نظر کرنا بھی خدا کی خوشنودی کا موجب ہے۔ (خواجہ اجمیریؒ)
- ماں کی "محبت" میں کبھی فتور نہیں ہو سکتا۔ (اورنگ)
- لوگوں کے ساتھ کثرت سے ملنا "محبت" کو نفرت میں بدلتا ہے۔ (حکیم سنیکا)
- "محبت" نرمی اور میٹھے بول دوسروں کو دل و جان سے جیتنے کے لئے موثر ترین ہتھیار ہیں۔ (بھرتری ہری)
- اے آپس میں لڑنے والو تم میں ایک دوسرے کے خلاف جو نفرت ہے اسے "محبت" سے دور کرو۔ (وید)
- انسان "محبت" سے حسد سے یا خوف سے جب کسی میں پوری طرح اپنے دل کو لگا لیتا ہے وہ ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ (بھگوان کرشن)
- کمینے شخص سے دوستی اور "محبت" نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ کوئلہ اگر جلتا ہوا ہے تو چھونے سے ہاتھ جلا دیتا ہے اور اگر ٹھنڈا ہے تو ہاتھ کالا کر دیتا ہے۔ (ہتوا پدیش)
- نفرت نفرت سے نہیں "محبت" سے ختم ہوتی ہے۔ (مہاتما بدھ)
- حقیقی "محبت" کا اظہار تعریف سے نہیں خدمت سے کیا جاتا ہے (مہاتما گاندھی)
- علم صرف چاہنے والوں کے لئے ہوتی ہے۔ اس لئے سچی چاہ اور سچی "محبت" پیدا کرو۔ (سوامی ستیہ انند جی)
- جس رشتہ کی بنیاد "محبت" اور الفت، ہمدردی اور خلوص پر نہیں وہ ناپائیدار ہے۔ (ماتا ریحانہ جی)
- پاکیزگی وہ دولت ہے جو "محبت" کی افراط سے حاصل ہوتی ہے۔ (ٹیگور)
- جس کے دل میں "محبت" ہے اس کے لئے دروازے کھلے ہیں۔ (ٹیگور)
- عصمت وہ دولت ہے جو "محبت" کی کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ (ٹیگور)
- اعتماد "محبت" کی پہلی سیڑھی ہے۔ (پریم چند)

- عورت کا دل "محبت" کے پانی سے سیراب کیا گیا ہے۔ (شکسپیر)
- شاعر لکھنے کے لیے اس وقت تک اپنا قلم نہیں اٹھاتا جب تک اس کی سیاہی "محبت" کی آہوں سے شرابور نہیں ہو جاتی۔ (شکسپیر)
- اشتراکیت کا ہی دوسرا نام "محبت" ہے۔ محبت کے بغیر زندگی ہیچ ہے۔ اور اسی کے فقدان کو موت کہتے ہیں۔ (ولیم موریس)
- ہم "محبت" امید اور تعریف کے سہارے جیتے ہیں۔ (ورڈز ورتھ)
- جدائی "محبت" کو شیریں بنا دیتی ہے۔ (بادیل)
- اگر واقعی جنت کہیں ہے تو "محبت" ہی وہاں تک کی راہ ہے۔ (ٹالسٹائی)
- سچی "محبت" نایاب ہے۔ (لافونٹین)
- زندگی ایک پھول ہے اور "محبت" اس کا شہد۔ (وکٹر ہیوگو)
- "محبت" کرنے اور انتقام لینے میں عورت مرد سے زیادہ ظالم ہوتی ہے (نطشے)
- "محبت" کے بعد ہمدردی انسانی دل کا مقدس ترین مظہر ہے۔ (برک)
- مسکراہٹ "محبت" کی زبان ہے۔ (ہیر)
- "محبت" کا ایک گھنٹہ سو برس کی بے محبت زندگی سے بہتر ہے۔ (شیلے)
- "محبت" کا ماتم اور محبت کی خوشیاں دونوں آنسوؤں ہی سے کی جاتی ہیں (کرامویل)
- سربلندی و عظمت کے شہ نشین پر چڑھتے ہوئے لوگوں کے ساتھ "محبت" اور خوش اخلاقی سے پیش آیئے۔ (ونسن نظر نہ)
- اگر دنیا میں ایک بھی "محبت" کرنے والا دل باقی نہ رہے تو آفتاب اپنی حرارت کھو بیٹھے۔ (تھیلر)
- "محبت" ایسی پیاری چیز ہے جو انسان کو مشکل ترین کاموں کے لئے مجبور کرتی ہے اگر یہ نہ ہوتی تو دنیا میں بالعموم قربانی کی راہ مسدود ہو جاتی۔ (ٹینی سن)
- "محبت" کے نشے میں مرد اور عورت ایک دوسرے کے کردار کا صحیح جائزہ نہیں لے سکتے۔ (گلبرٹ)

محنت

- مرتے دم تک تم اپنے خون پسینے کی روٹی کھانا۔ (بائبل)
- جو جسمانی محنت نہیں کرتا۔ اسے کھانے کا حق کیسے ہو سکتا ہے؟ (مہاتما گاندھی)
- "محنت" کرنے سے ہی کام پورے ہوتے ہیں صرف خواہش کرنے سے نہیں۔ جانور سوتے ہوئے شیر کے منہ میں داخل نہیں ہوتے۔ (ہتوا پدیش)
- انسانی مسرت زندگی میں ہے اور زندگی "محنت" میں۔ (رسکن)
- اپنے بیش قیمت وقت کا لمحہ لمحہ "محنت" میں گذارنا چاہئے۔ (ایمرسن)

مخالفت

- "مخالفت" باہمت لوگوں کو ہمیشہ مشتعل کرتی ہے، بدلتی نہیں۔ (شلر)
- بری بات کی "مخالفت" باہمت آدمی کا ہی کام ہے۔ (رابرٹ جیمز)
- ایک سچائی دوسری سچائی کی "مخالفت" نہیں کرتی۔ (ہوکر)
- شدید "مخالفت" کے فقدان میں کوئی بھی حکومت زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتی۔ (ڈزرائیلی)
- "مخالفت" ہمیشہ اپنوں ہی کی ہوا کرتی ہے۔ (نامعلوم)
- "مخالفت" کرنے والا اکثر ذہنی توازن کھو دیتا ہے۔ (رابنسن)
- "مخالفت" بحث کو طولانی بنا دیتی ہے۔ (ٹیگور)
- "مخالفت" سے دشمنی پیدا ہوتی ہے۔ اور دشمنی سے جہالت۔ (کرامویل)

مادّیت

- "مادہ" پسندی کے معنی یہ ہیں کہ ہم یہ تسلیم کریں کہ خارجی صداقت وہی ہے جسے ہم اپنے حواس کے ذریعے معلوم کر سکیں۔ عقل انسانی اس قابل ہے کہ یہ ہمیں صداقت مطلق کا علم دے دے۔ چنانچہ اس نے یہ علم دیا ہے۔ (لینن)
- تاریخ کے "مادی" نظریے کی رو سے حقیقی زندگی میں فیصلہ کن عنصر پیداوار اور اس کی تکرار ہے۔ (اینگلز)

ماضی و مستقبل

- "ماضی" کے تجربوں سے سمجھدار لوگ مستقبل کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔ (سوفوکلز)
- سب کچھ لُٹ جانے پر "مستقبل" باقی رہتا ہے۔ (بوذگا)
- "مستقبل" کتنا ہی پُر مسرت نظر آئے۔ اس پر یقین نہ کرو۔ اور "ماضی" کی باتوں کو بھول جاؤ۔ (لانگ فیلو)
- سنہرا زمانہ ہمارے سامنے ہے نہ کہ ہمارے پیچھے۔ (رسکن)
- "مستقبل" کی لگام ہمارے ہاتھ میں ہے۔ لیکن ہماری لگام مستقبل کے ہاتھ میں نہیں۔ (مارکس)
- جو "ماضی" کی یادوں میں اُلجھا رہا اس کا "مستقبل" تاریک ہو جاتا ہے۔ (سنے جین)

مذہب

- "مذہب" صرف لوگوں کی خدمت میں ہے۔ عبادت میں نہیں۔ (شیخ سعدیؒ)
- ہر موقع اور ہر حالت میں جو اپنا فرض نظر آئے اس کو "مذہب" سمجھ کر پورا کرنا چاہیئے۔ دوسرے کسی مذہب کی طرف رجوع نہیں کرنا چاہیئے۔ (گیتا)
- دو دھرموں کا آپس میں کبھی جھگڑا نہیں ہوتا۔ سب دھرموں کا ادھرم سے جھگڑا ہے (ونوبا جی)
- "مذہب" ایک توہمانہ سورج ہے۔ (کارل مارکس)

مزاج

- اچھے "مزاج" کی بہترین علامت ہے بُرے مزاج کو برداشت کر لینا۔ (ایمرسن)
- دوسروں کا "مزاج" چاہے تمہیں پسند نہ ہو۔ لیکن تمہیں اپنی نیک مزاجی نہیں چھوڑنی چاہیئے۔ (شیخ سعدیؒ)
- "مزاج" ملنے پر ہی دل ملتا ہے۔ (ایپی کیٹیٹس)
- "مزاج" کی تبدیلی وقتی ہوتی ہے لیکن فطرت کبھی نہیں بدلتی۔ (رسکن)
- "مزاج" کی خرابی سے آدمی کا دل خراب ہو جاتا ہے۔ اور جب دل خراب ہوتا ہے تو روح گھائل ہو جاتی ہے۔ (شیکسپیئر)
- "مزاج" کے آپس میں ملنے کا ہی نام محبت ہے۔ (ف عین)

مقصد

- ہمارا "مقصد" سچائی ہونا چاہئے نہ کہ سکہ۔ (سقراط)
- "مقصد" جتنا عظیم ہوتا ہے اس کا راستہ اتنا ہی طویل ہوتا ہے (سانے گرو)
- اپنے "مقصد" کو مت بھولو۔ ورنہ جو کچھ ملے گا اسی سے مطمئن ہو جاؤ گے۔ (برنارڈ شا)
- اپنی زندگی کا ایک "مقصد" مقرر کرو۔ (کارلائل)
- صرف "مقصد" ہی کافی نہیں ہے۔ اسے حاصل کرنا چاہئے۔ (کہاوت)
- اگر حالات سازگار ہوں تو سیدھے اپنے "مقصد" کی طرف بڑھو۔ (ترو ولور)

منطق

- اگر تمہیں بے مقصد "منطق" بازی لطف آتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ دروغ گو لوگوں سے بحث کرنے کے قابل ہو۔ (سقراط)
- "منطق" صرف دماغ کا موضوع ہے۔ دل کی بات عقل تک نہیں پہونچ سکتی۔ (گاندھی)
- "منطق" سچائی کا نچوڑ ہے۔ (کوزے)
- "منطق" پیش کرتے ہوئے حلم سے کام لیجئے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- جو "منطق" کی بات سنے نہیں وہ کٹر ہے۔ جو منطق کی بات کر نہ سکے وہ احمق ہے۔ اور جو منطق کی بات کرنے کی جرأت نہ رکھتا ہو وہ غلام ہے۔ (ڈرمنڈ)

مساوات

- اگر یہ نظریہ غور سے دیکھا جائے تو دنیا میں تمام گناہوں، تمام برائیوں اور تمام جرائم کا سرچشمہ عدم "مساوات" ہے۔ (وکٹر ہیوگو)
- "مساوات" اور انصاف کے ساتھ دولت کی تقسیم انسانی معاملات کا ہموار طریقے سے چلنا اسی وقت ممکن ہے جب نجی ملکیت ختم ہو جائے۔ (تھامس صدر)

مشکلات

- اس دنیا میں اگر "مشکلات" نہ ہوتیں تو عظیم شخصیتوں کے کردار کو جو آج ہیرے کی طرح چمک رہے ہیں، کون چمکتا۔ (راس اینجلز)
- "مشکلات" کا زمانہ ہی انسانی روح کی کسوٹی ہے۔ (تھامس پین)
- اکثر "مشکلات" کا زمانہ فتح کے ساتھ ہی آتا ہے۔ (نپولین)
- "مشکل" ایک ایسا غدر ہے جسے تاریخ کبھی قبول نہیں کر سکتی۔ (سموئیل جانسن)
- جو "مشکلات" سے گھبراتے ہیں وہ کبھی زندگی میں ترقی نہیں کر سکتے۔ (نفے عین)
- "مشکل" مراحل ہی منزل تک پہونچانے میں معاون و مددگار رہتے ہیں۔ (نفے عین)
- "مشکلیں" جس قدر ہوں گی اتنا ہی کام آسان ہو گا۔ (کہاوت)

- "موت" کی بے ہوشی تو ضرور آ کر رہے گی، اور ہم اس وقت آدمی کو جتا دیں گے کہ یہی وہ حالت ہے جس سے تو بھاگتا تھا (قرآن کریم)
- ایسے لوگوں کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا، جو "موت" کے وقت اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔ کیوں کہ ان کی موت کفر کی حالت میں ہوتی ہے۔ (قرآن کریم)
- جب تم میں سے کسی کو "موت" آ جائے تو اس وقت یہ کہنا کہ کاش مجھے تھوڑی سی مہلت ملتی تو میں اور خیرات کرتا۔ فضول ہے۔ (قرآن کریم)
- تم کہیں بھی رہو "موت" تو تم کو آ کر رہے گی۔ اگرچہ مضبوط قلعوں میں ہی کیوں نہ رہو۔ (قرآن کریم)
- اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا اس کی راہ میں اپنی "موت" سے مر جاؤ تو خدا کی بخشش اور مہربانی جو تم پر ہوگی وہ اس مال و دولت سے جو لوگ چند روز جی کر جمع کر لیتے ہیں بہتر ہے۔ اور تم اپنی موت سے مر یا مارے جاؤ آخر تو اللہ ہی کی طرف بلائے جاؤ گے۔ (قرآن کریم)
- اللہ کی راہ میں جو "مرا" اسے مُردہ نہ کہو، وہ زندہ ہے۔ (قرآن کریم)
- جن لوگوں نے اوروں پر ظلم کئے ہیں ان کو "مرنے" پر عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ کس جگہ ان کو لوٹ کر جانا ہے۔ (قرآن کریم)
- اے محمدؐ ان لوگوں کو بے ہودہ باتیں بنانے اور کھیل کود کرنے دو یہاں تک کہ آخرکار وہ دن یعنی "موت" کا دن جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے، ان کے سامنے آ موجود ہو۔ (قرآن کریم)
- نافرمانوں کو "موت" تک مہلت دیئے ہوئے ہے۔ پھر جب ان کا وقت آ پہنچتا ہے تو اس سے نہ ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ (قرآن کریم)

- موت کو ہم نے اس لئے مقرر کر رکھا ہے کہ تم میں سے تمہارے جیسے آدمیوں کو بدل دیا یعنی تم کو مار ڈالیں اور دوسروں کو پیدا کریں (قرآن کریم)
- موت تک اگر تم حاکم، منشی یا کاردارانہ ہوئے تو سمجھو کہ خوب رہے اور مواخذہ سے بچ گئے۔ (حضرت محمدؐ)
- جب جنازہ کے ہمراہ جاؤ تو مردے کے غم سے زیادہ اپنا غم یاد کرو اور خیال کرو کہ وہ ملک الموت کا منہ دیکھ چکا اور مجھے ابھی دیکھنا ہے۔ وہ موت کی تلخی کا مزہ چکھ چکا ہے اور مجھے ابھی چکھنا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اپنے مال، اپنی جان، اپنے دین اور اپنے اہل و عیال کی حفاظت میں جو مارا جائے وہ شہید ہے (حضرت محمدؐ)
- آخرت کیلئے کام کرتے وقت یہ خیال کرو کہ کل ہی تمہیں "موت" آئے گی (حضرت محمدؐ)
- "موت" اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ لوگوں کے اعمال بد کی وجہ سے ان پر حجت قائم نہ ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- جو شخص اپنی "موت" کے وقت غلام کو آزاد کرے وہ گویا پیٹ بھر کر کسی کے ہاں کھانا بطور تحفہ بھیجنے کے مانند ہے جس میں کوئی مروت نہیں (حضرت محمدؐ)
- پڑوسی کو اگر "موت" آگھیرے تو اس کے جنازے کے ہمراہ جاؤ (حضرت محمدؐ)
- خدا کو جب کسی کی "موت" منظور ہوتی ہے تو سب سے پہلے خود رائی اس کو برباد کرتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- میں نے تم میں دو واعظ چھوڑے ہیں، ایک خاموش دوسرا بولنے والا خاموش "موت" ہے اور بولنے والا قرآن مجید ہے (حضرت محمدؐ)
- اے اللہ "موت" کی سختی پر میری مدد فرما۔ (حضرت محمدؐ)
- وہ شخص "ہلاک" نہ ہوگا جس نے اپنی قدر پہچانی (حضرت محمدؐ)
- حد درجہ کی محبت اور حد درجہ کی نفرت "موت" کا باعث ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- رزق بندہ کو اس طرح تلاش کرتا ہے جس طرح "موت" انسان کو ڈھونڈتی ہے (حضرت محمدؐ)

- خداوندی کی سیدگار لوگوں کیلئے توانائی اور بدکرداروں کیلئے ہلاکت ہو (حضرت سلیمان)
- مرتے دم تک تم اپنے خون پسینے کی روٹی کھاؤ (حضرت عیسیٰ)
- جو امر پیش آتا ہے وہ نزدیک ہے لیکن "موت" اسی سے بھی زیادہ نزدیک ہے (حضرت ابوبکرؓ)
- جو شخص ابتدائے اسلام میں فوت ہو گیا وہ بہت خوش نصیب تھا (حضرت ابوبکرؓ)
- ہرگز کوئی شخص "موت" کی تمنا نہیں کرے گا۔ سوائے اس کے جس کو اپنے عمل پر وثوق ہوگا (حضرت ابوبکرؓ)
- موت پر دلیر رہو۔ تاکہ تم کو ابدی زندگی بخشی جائے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- میری نصیحت قبول کرنے والا دل "موت" سے زیادہ کسی کو محبوب نہ رکھے (حضرت ابوبکرؓ)
- موت سے محبت کرو تو زندگی عطا کی جائے گی (حضرت ابوبکرؓ)
- اگر مجھے "موت" آجائے ایسی حالت میں کہ اپنی محنت و کوشش سے اپنی روزی تلاش کرتا ہوں تو مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ خدا کی راہ میں غازی ہو کر مروں۔ (حضرت عمرؓ)
- جو ہنستا ہے وہ اپنی "موت" سے غافل ہے۔ (حضرت عمرؓ)
- موت سے پہلے بڑھاپا غنیمت جان۔ (حضرت عمرؓ)
- نصیحت کیلئے "موت" ہی کافی ہے (حضرت عمرؓ)
- تعجب ہے اس پر "موت" کو حق جانتا ہے پھر ہنستا ہے (حضرت عثمانؓ)
- "موت" پر راضی ہونا دنیا کی حفاظت ہے (حضرت عثمانؓ)
- "موت" ایک بے خبر ساتھی ہے (حضرت علیؓ)
- جھوٹ میں گو اطمینان ہے مگر "موت" کا باعث ہے (حضرت علیؓ)
- اس شخص کی نسبت تعجب ہے جو اپنی موت کا مالک نہیں پھر بھی اپنی امیدیں بڑھاتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جو دنیا کے حیلوں اور مکروں سے ناواقف ہے وہ جیتے جی مر چکا۔ (حضرت علیؓ)

- جس کی زبان حکمران ہو اس شخص کی ہلاکت اور "موت" کا فیصلہ خود ہی کرتی ہے۔ (حضرت علی)
- جو شخص کل کو اپنی "موت" کا دن سمجھتا ہے موت کے آنے سے اسے کوئی محسوس نہیں ہوتی۔ حضرت علی
- اسے کبھی "موت" نہیں آتی جو علم کو زندگی بخشتا ہے حضرت علی
- "موت" سے بڑھ کر کوئی حقیقی چیز نہیں۔ حضرت علی
- تمہارے دلوں سے اگر "موت" کا یقین دور نہ ہوتا تو فضول امیدوں کا غرور اور فریب تم پر کبھی غالب نہ آتا۔ (حضرت علی)
- جب تم امیدیں باندھتے باندھتے دور جا پہنچو تو "موت" کی ناگہانی آمد کو یاد کر لو۔ (حضرت علی)
- جہاں سے "موت" آتی ہے وہیں سے رزق بھی آتا ہے۔ (حضرت علی)
- جس کیلئے انجام "موت" ہے اس کیلئے کون سی خوشی ہے۔ (غوث پاک)
- موت کو یاد رکھنا نفس کی تمام بیماریوں کی دوا ہے (غوث پاک)
- "موت" سے پہلے یاد خدا میں عزت ہے (غوث پاک)
- جو شخص اپنے باپ کی "موت" کے بعد بھی وعظ کا محتاج ہو اس کو کوئی نصیحت کارگر نہیں ہو سکتی۔ (حضرت فضیل)
- موت سے پہلے راہ راست پر آ جانا دیر نہیں (شفیق بلخی رح)
- جب سو جاؤ تو "موت" کو زیر بالیں رکھو اور جب اٹھو تو پیش نظر رکھو کہ تمہارا باپ مر گیا اور "موت" تمہیں بھی درپیش ہے (شفیق بلخی رح)
- جو اپنے نفس کو مباح چیزوں سے نہیں روکتا "موت" اس پر دشوار ہو جاتی ہے (شفیق بلخی رح)
- بسا اوقات انسان کی موت اس بات میں ہوتی ہے کہ جس کی وہ خواہش ظاہر کرتا ہے (بزرجمہر)
- دنیا کی مصیبتوں کو آسان خیال کرو اور "موت" کو ہر وقت یاد رکھو۔ (لقمان)

- "موت" سے زیادہ سخت زندگی ہے۔ (سقراط)
- دنیا کی مصیبتوں، رنج و آزار سے نجات دلانے والی شے "موت" ہے (سقراط)
- "موت" کا باعث زندگی ہی ہے۔ (افلاطون)
- موت کے وقت توبہ کرنا ایسا ہی ہے جیسے عین جنگ کے وقت تلوار سنبھالنا (افلاطون)
- حسد حاسد کو مرنے سے پہلے مار دیتا ہے۔ (بقراط)
- سب سے بڑا بزدل وہ ہے جو "موت" سے ڈرتا۔ (ارسطو)
- مومن جب مرتا ہے تو کوئی میراث نہیں چھوڑتا۔ (خواجہ حسن بصریؒ)
- اگر انسان کے سر پر "موت"، افلاس اور مرض نہ ہوتے تو شدت کبر کے ساتھ یہ کبھی سر تسلیم نہ کرتا۔ (خواجہ حسن بصریؒ)
- اس کی "موت" پر آنسو نہ بہانا چاہیئے جس نے زندگی میں کوئی نیکی نہ کی ہو (امام شافعی رح)
- بے حسی نصف "موت" ہوتی ہے۔ (خلیل جبرانؒ)
- جو شخص اپنے دل میں "موت" کی رغبت رکھتا ہے اس کو دائمی چیزوں کا دوست اور فانی چیزوں کا دشمن بنا دیا جاتا ہے۔ (ابو حمزہ خراسانی رح)
- ہم نے ایسے مشائخ دیکھے ہیں "موت" کی تمنا کرتے تھے اور اب میں ان لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ جو موت کے خواستگار ہیں۔ (سفیان ثوریؒ)
- وہ شخص "موت" کے لئے تیار نہیں ہوتا جسے یہ خیال ہو کہ کل زندہ رہے گا (سفیان ثوری رح)
- نیکیاں "موت" کی یاد کی قربت میں اور گناہ نسیان موت سے۔ (سفیان ثوریؒ)
- مومن آواز سے اس وقت ہنستا ہے جب موت سے غافل ہو۔ (وہب بن وردؒ)
- مجھے موت کی خبر سے بڑھ کر کوئی عمدہ خبر نہیں ملی۔ (ابو درداؓ)
- تعجب ہے اس شخص پر جس کے گھر میں کوئی موت ہو جائے پھر بھی وہ اس سے عبرت حاصل نہ کرے (حاتم اصمؒ)

- میں اس بات کو زیادہ پسند کرتا ہوں کہ ابھی "موت" آجائے (سہیل بن تستری)
- "موت" صرف نیند اور فراموشی ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- بدنامی ہی "موت" ہے۔ (شنکراچاریہ)
- "موت" تک جو چیز کھٹکتی ہے وہ پوشیدہ گناہ ہے۔ (شنکراچاریہ)
- حاسد کو "موت" ایسا دکھ بھوگنا پڑتا ہے کہ (وید ویاس)
- بے اعتمادی ہی "موت" ہے۔ (رام کرشن پرم ہنس)
- خوف سے ہی "موت" ہوتی ہے۔ (سوامی وویکانند جی)
- "موت" کسی کو شہادت کا درجہ نہیں دیتی تاوقتیکہ وہ کسی اصول کی خاطر نہ ہو (چیپل اس)
- "موت" نکالنا ہے۔ (ٹیگور)
- "موت" بے دلی سے واقع ہوتی ہے۔ (ٹیگور)
- "موت" سے نئی زندگی ملتی ہے، جو قوم مرنا نہیں جانتی وہ جینا بھی نہیں جانتی۔ (پنڈت جواہر لال نہرو)
- "موت" وہ سونے کی چابی ہے جو جاودانی محل کا دروازہ کھول دیتی ہے۔ (ملٹن)
- تمام انسان مساوی حالت میں پیدا ہوتے ہیں اور مساوی طریقے پر مرتے ہیں۔ (ڈاکٹر ہیوگی)

مصیبت

- کسی کی پریشانی اور "مصیبت" پر ہنسنا انسانیت کے منافی ہے۔ (قرآن کریم)
- ان لوگوں کو جب "مصیبت" پہنچتی ہے کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے واسطے ہیں اور ہم اس کی پھر جانے والے ہیں (قرآن کریم)

- "مصیبت" زکواۃ کی دیوار کبھی نہیں پھاندتی۔ (حضرت محمدؐ)
- بغیر "مصیبت" اٹھائے کوئی حلیم نہیں ہو سکتا۔ (حضرت محمدؐ)
- رسول خدا کی وفات کو یاد کرو تو تم کو اپنی "مصیبت" بہت کم معلوم ہو گی۔ (حضرت ابو بکرؓ)
- انسان کی گفتگو "مصیبت" کی بنیاد ہے۔ (حضرت ابو بکرؓ)
- ایام "مصیبت" زیادہ تکلیف دہ چیز شماتت اعداء ہیں۔ (حضرت ایوب)
- "مصیبتوں" کا مقابلہ صبر سے کرو۔ (حضرت علیؓ)
- سب سے زیادہ "مصیبت" اس شخص پر ہے جس کی ہمت بلند، مروت زیادہ اور مقدرت کم ہے۔ (حضرت علیؓ)
- بلا میں آرام کی تلاش "مصیبت" کو ترقی دیتی ہے۔ (امام جعفرؒ)
- جو "مصیبت" تم پر آئے اس کا علاج مساکین کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔ (حضرت غوث الاعظمؒ)
- "مصیبتوں" کو چھپا۔ قرب حق نصیب ہو گا۔ (حضرت غوث الاعظمؒ)
- دنیا کی "مصیبتیں" بظاہر زخم ہیں مگر درحقیقت ترقیوں کا موجب ہیں۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- جو کوئی "مصیبت" تم کو پیش آئے اس کا شکوہ کا راس کے پوشیدہ رکھنے میں ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- علامت اس "مصیبت" جو بوجہ عقوبت ہوتی ہے عدم صبر ہے (ابو الحسن خرقانیؒ)
- خلق سے دور اور خلق سے نزدیک رہنا "مصیبتوں" کی دوا ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- دنیا کی "مصیبتوں" کا ⅔ حصہ زبان کا پیدا کردہ ہے۔ اور اس کے ماخذ طعام اور کلام ہیں۔ (بزرجمہر)
- اپنی جان کو "مصیبت" اور مشقت کا عادی بنا۔ (لقمانؑ)
- کسی دوست کو یہ خیال نہ دو کہ وقت "مصیبت" میں تیرے کام آئے غصہ میں لا کر آزما۔ (لقمانؑ)

- زندگی کا وقفہ نہایت قلیل ہے اگر "مصیبت" ہو تو یہ کافی طویل ہے (سقراط)
- ظالم کا "مصیبت" کے وقت کوئی مددگار نہیں ہوتا۔ (شیخ سعدیؒ)
- وہ شخص عقلمند نہیں جو دنیاوی لذتوں سے خوش اور "مصیبتوں" سے مضطرب ہو۔ (افلاطون)
- رحمدل انسان جب "مصیبت" زدگان کی مصیبت کو دور نہیں کر سکتا تو اس کا حال مصیبت زدوں سے بدتر ہو جاتا ہے۔ (بقراط)
- دنیا کی "مصیبتوں" سے نہ گھبرا، کیونکہ احمق شخص ہی حوادثِ زمانہ پر بے صبری کرتا ہے۔ (عربی حکیم)
- "مصیبت" کی شکایت سے پرہیز کرو، کیونکہ اس سے خدا ناراض، دوست غمگین اور دشمن خوش ہوتا ہے۔ (محمد بن حنیفہؒ)
- اگر لوگ چھوٹی "مصیبت" کا مقابلہ بڑی مصیبت سے کریں تو بعض مصیبتوں کو بھی عافیت سمجھیں۔ (حضرت شعبیؒ)
- اہل مروت کے لئے دنیا میں آرام کرنا ٹھیک نہیں، کیونکہ ایسے لوگ تمام زمانہ "مصیبت" میں گھرے رہتے ہیں۔ (حضرت امام شافعیؒ)
- دنیا کی "مصیبتیں" چکر لگاتی رہتی ہیں۔ اس لئے کسی کی مصیبت پر خوش نہ ہو کہ کیا عجب وہ کل کو تمہیں گھیر لیں۔ (عربی دانشور)
- کسی کی مدد کر کے ظاہر نہ کرو، یقین رکھو کہ تمہاری "مصیبت" میں غیبی ہاتھ خود بخود مدد کرنے کو پہنچ جائیں گے۔ (سوامی سار تندانندجی)
- جو "مصیبت" کے مارے پناہ گزین کی حفاظت نہ کرے، الٹا اسے دشمن کے حوالے کر دیتا ہے، اس کی حکومت میں بارش نہیں ہوتی اور وقت پہ بویا ہوا بیج نہیں اُگے گا۔ (مہابھارت)
- زندگی کی "مصیبتیں" اگر کم کرنا چاہتے ہو تو گناہ کرنا چھوڑ دو (ٹھاکر سری جی)
- اگر کسی انسان کا دل پاک ہے تو مصیبتوں کی آمد کے ساتھ ان کی

مزاحمت کی طاقت بھی اس میں پیدا ہو جاتی ہے (مہاتما گاندھی)

- کامیابی صرف ایک بار دروازہ کھٹکھٹاتی ہے مگر "مصیبت" دن رات کئی مرتبہ تم پر حملہ کرتی ہے۔ (بیکن)
- غیب کا علم تو اسی ذات پاک کو ہے جس کے اختیار میں ہماری "مصیبت" کے دن ہمیں برکت بھی دینا ہے۔ (فرینکلن)
- افلاس ہی تمام "مصیبتوں" کی جڑ ہے (ہتوپدیش)
- "مصیبت" آنے پر آدمی کو اپنی حفاظت کے لئے پڑوسی دشمن سے بھی ملاپ کر لینا چاہیئے۔ (ویدیاس)
- نڈر ہو کر بڑی سی بڑی "مصیبت" کا سامنا کرنے کے لئے خود کو تیار رکھنا بہادری ہے۔ (ہری بھاؤ)
- آبائی شہرت کی وراثت "مصیبت" سے کم نہیں۔ (ٹیگور)
- "مصیبت" کے لئے پیسہ بچانا چاہیئے۔ ورنہ بعد کو پچھتانا پڑیگا۔ (چانکیہ)
- جو شخص "مصیبت" کا بوجھ بخوشی اٹھا سکتا ہے وہی سب سے بہتر کام کر سکتا ہے۔ (ملٹن)
- دوسروں کے ساتھ زیادہ سلوک وہی کر سکتا ہے جو خود زیادہ "مصیبتوں" میں مبتلا رہ چکا ہو۔ (ابیو رسمتھ)
- بہ نسبت "مصیبت" کے خوشحالی زیادہ سخت امتحان کا وقت ہے (بارنم)
- خواہ کچھ بھی ہو "مصیبت" کے دن گذر ہی جاتے ہیں، اگر نہیں گذرتے تو آخر انسان ہی گذر جاتا ہے۔ (شیکسپیئر)
- "مصیبت" اس حالت کا نام ہے جس میں انسان اپنے مداحوں سے نجات پاکر خود کو پہچانتا ہے۔ (سموئل جانسن)
- تمام برائیاں اور "مصیبتیں" تنہائی سے نفرت کی پیداوار ہیں۔ (سموئل جانسن)
- ہمارے دوستوں کی "مصیبتیں" ہمارے جذبات میں تلاطم پیدا کرتی ہیں۔

لیکن یہ تلاطم ناخوشگوار نہیں ہوتا۔ (والٹس)

- "مصیبتوں" کی دو قسمیں ہیں، جن میں سے ایک یہ ہے کہ ہم خود اپنے لئے مصیبت مول لیں اور دوسروں کا بھلا چاہیں۔ (ڈیرس)
- موت سے تمام "مصیبتوں" کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اور شادی سے تمام مسرتوں کا۔ (بائرن)
- دنیا میں سب سے بڑی "مصیبت" یہ ہے کہ بے وقوف پُر یقین اور عقلمند شک و شبہ میں گھرے رہتے ہیں۔ (برٹرینڈرسل)
- جہالت ہی تمام "مصیبتوں" کی جڑ ہے۔ (پلیٹو)
- "مصیبت" کے دنوں میں انواع و اقسام کے لوگوں کے ساتھ ہماری ملاقات ہو جاتی ہے جو بصورتِ دیگر ممکن نہیں۔ (شیکسپیئر)
- "مصیبت" انسان بناتی ہے اور مال و دولت انسان کو شیطان۔ (وکٹر ہیوگو)
- خدا "مصیبتوں" کو قائم رکھے کیونکہ انہیں کی بنا پر ہم اپنے دوست دشمن کو پہچان لیتے ہیں۔ (شیکسپیئر)
- "مصیبت" سے بڑھ کر تجربہ سکھانے والا کوئی اسکول آج تک نہیں کھلا (پریم چند)
- خدا ہمیں ایسی کسی "مصیبت" میں نہیں ڈالتا جو ہم سے برداشت نہ ہو سکے (کہاوت)

نرمی

- اے محمدؐ! یہ خدا کی عنایت ہے کہ تم لوگوں سے "نرمی" کے ساتھ پیش آتے ہو۔ اگر تم سخت دل ہوتے تو یہ لوگ تمہارے آس پاس سے ہٹ جاتے۔
(قرآن کریم)
- سائل کو "نرمی" سے جواب دینا اس خیرات سے بہت بہتر ہے جس کے دیے کے پیچھے سائل کو کسی طرح کی اذیت ہو۔ (قرآن کریم)
- جو "نرمی" سے محروم ہوا وہ نیکی سے بھی محروم ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- خدا اس شخص پہ مہربانی کرتا ہے جو خرید و فروخت اور قیمت وصول کرنے میں سہولت اور "نرمی" اختیار کرے۔ (حضرت محمدؐ)
- ہر بات میں "نرمی" اختیار کرو۔ تاکہ بھلائی پاسکو۔ (حضرت محمدؐ)
- "نرمی" غصہ کو زائل کر دیتی ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- شریف کی پہچان یہ ہے کہ جب کوئی سختی کرے تو سختی سے پیش آتا ہے اور جب کوئی "نرمی" کرے تو نرم ہو جاتا ہے۔ برخلاف اس کے کمینے سے جب کوئی نرمی سے پیش آتا ہے تو وہ سختی کرتا ہے اور جب کوئی سختی کرے تو نرم پڑ جاتا ہے۔ (حضرت علیؑ)
- جو شخص تمہارے ساتھ "نرمی" کا برتاؤ کرتا ہے وہ درحقیقت تمہارے حق میں بُرا کرتا ہے۔ (حضرت علیؑ)
- شریف عروج پاکر "نرمی" اختیار کرتا ہے اور رذیل اس کے برعکس ہوتا ہے۔
(حضرت علیؑ)
- کلام میں "نرمی" اختیار کریں کہ الفاظ کی نسبت لہجے کا زیادہ اثر پڑتا ہے۔ (امام غزالیؒ)

- بردباری اور "نرمی" انسان کی سیرت کو آہستہ کرتے ہیں۔ (امام حنبلؒ)
- موت کو زیادہ یاد کرو، دل میں "نرمی" آجائے گی۔ (حضرت عائشہؓ)
- اتنی "نرمی" نہ اختیار کرو کہ نچوڑ لیا جائے اور نہ اتنا خشک بن کہ توڑ لیا جائے۔ (عربی حکیم)
- محبت اور "نرمی" اور مدھر بول دوسروں کو دل وجان سے جیتنے کے لیے موثر ترین ہتھیار ہیں۔ (بھرتری ہری)
- سختی اور "نرمی" باہم ملی ہوئی بہتر ہے۔ جراح کی طرح زخم کرنے والا اور مرہم لگانے والا بن۔ (امیر خسروؒ)
- جو جھوٹ ہو اسے "نرمی" سے بھی نہ کہہ۔ یہی سناتن دھرم ہے۔ (منوسمرتی)
- "نرمی" اور انکساری ایسی چیزیں ہیں جن کے ذریعے ہم اپنے آپ کو صحیح پوزیشن میں خدا کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔ (فریک ولسن)
- "نرمی" بہت سی مشکلیں آسان کر دیتی ہے۔ (وکٹر ہیوگو)
- راہِ شرافت کی دشواریوں میں یہ بھی ہے کہ اپنے حقوق کے استعمال میں "نرمی" اور رواداری آپ نہیں چھوڑ سکتے۔ (مِٹل)
- "نرمی" اور انکساری کا سہارا لے کر چلو ورنہ ٹھوکر کھاؤ گے۔ (سوڈی)

نقصان

- جو گمراہ ہو گیا وہ "نقصان" اٹھا کر رہے گا۔ (قرآن کریم)
- مومنین سے جب کوئی برا کام یا بے جا بات کر کے اپنی دینی "نقصان" ہو جاتا ہے تو فوراً خدا کو یاد کر کے گناہوں کی معافی مانگ لیتے ہیں۔ (قرآن کریم)
- نعمت کی ناشکری کرنے والے اپنا "نقصان" آپ کرتے ہیں۔ (قرآن کریم)
- اگر خدائے کریم تمہاری مدد پر آمادہ ہو جائے تو دنیا کی کوئی طاقت "نقصان" نہیں پہونچا سکتی۔ (قرآن کریم)
- اگر دنیا کے لوازمات عبادت خداوندی کی راہ میں مانع آئیں اور جو بھی ایسا کرے گا وہ "نقصان" پانے والوں میں سے ہوگا۔ (قرآن کریم)
- ماں باپ اور رشتہ داروں کا "نقصان" ہی کیوں نہ ہو تم خواہش نفس کے پیچھے انصاف کو نہ چھوڑو۔ (قرآن کریم)
- گناہ سے اگرچہ لوگوں کو فائدے ہیں مگر ان کے فائدے سے "نقصانات" بڑھ کر ہیں۔ (قرآن کریم)
- نہ "نقصان" اٹھانا چاہئے اور نہ نقصان پہونچانا۔ (حضرت محمدؐ)
- جس شخص کے دونوں دن یعنی آج اور کل گذشتہ برابر ہو جائیں وہ "نقصان" زدہ ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- نہار منہ پانی مت پیا کرو اس سے قوت کو "نقصان" پہونچتا ہے (حضرت محمدؐ)
- کلام کی کثرت میں کچھ نہ کچھ "نقصان" ضرور ہوگا۔ (حضرت سلیمانؑ)
- جس کا سرمایہ دنیا ہے اس کے دین کا "نقصان" بیان کرنے سے زبانیں عاجز ہیں۔ (حضرت ابو بکرؓ)
- کبھی خوش کلامی "نقصان" ہوتا ہے اور کبھی ملامت کرنے سے اثر ہو جاتا ہے (حضرت علیؓ)

- جو شخص بُرائی کا "نقصان" نہیں جانتا وہ اس کے واقع ہونے سے نہیں بچ سکتا۔ (حضرت علیؓ)
- دین کی دوستی دنیا کے "نقصان" کرنے سے حاصل ہوتی ہے (حضرت علیؓ)
- ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ جلد باز شخص "نقصان" نہ اُٹھائے (حضرت علیؓ)
- جس نے تمہاری تعریف کی اس نے تمہیں "نقصان" پہونچایا۔ گو کہ تم اس تعریف کے لائق ہو۔ (حضرت علیؓ)
- ایمان کی علامت یہ ہے کہ جہاں سچ بولنے سے "نقصان" کا اندیشہ ہو وہاں بھی سچ بولے۔ (حضرت علیؓ)
- خلق کے ساتھ ضرورت سے زیادہ اختلاط مت رکھ، کیوں کہ زیادہ اختلاط زیادہ "نقصان" کا سبب ہوتا ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- امیروں کی صحبت کے "نقصانات" احاطۂ تحریر سے باہر ہیں (معروف کرخیؒ)
- جھوٹ کا "نقصان" یہ ہے کہ سچ کا بھی اعتبار چلا جاتا ہے۔ (بطلیموس)
- ایسے فائدہ سے درگذر کرو جو دوسروں کے لئے "نقصان" کا باعث ہوں۔ (ہارون الرشیدؒ)
- جو ہاتھ سے گیا وہ آ نہیں سکتا، لیکن اس کا "نقصان" تیری جان کو بھی تباہ کر دے گا۔ (کے، خسرو)
- دنیا کے کاروبار تقدیر سے وابستہ ہیں، نفع ہو یا "نقصان"۔ (کے، خسرو)
- جو شخص خطرۂ راہ سے واقف ہے اور پھر اسی میں قدم رکھتا ہے وہ آخرکار "نقصانِ" جان و مال اُٹھاتا ہے۔ (کے، خسرو)
- ہمیشہ اپنے ہم جنس ہی سے "نقصان" پہونچتا ہے۔ (لقمان)
- غوطہ زن کی ذلت سے گوہر کی قیمت کو کچھ "نقصان" نہیں پہونچتا۔ (سقراط)
- بہت سے "نقصانات" انسان کو اسی وجہ سے پہونچتے ہیں کہ وہ لوگوں سے مشورہ نہیں لیتا۔ (افلاطون)

- تیرا کیا "نقصان" ہے کہ اگر تیری تعریف نہ کی جائے، جبکہ تو اللہ کے نزدیک محمود ہے۔
(ابو حازم رح)
- لوگوں سے واقفیت کم کرو، کیوں کہ ان کی واقفیت سے سوائے "نقصان" کے نہیں کچھ حاصل نہ ہو گا۔
(سفیان ثوریؒ)
- قسمت آزمائی کی پورے اعتقاد کے ساتھ حفاظت کرو۔ جس سے "نقصان" کا روزِ بد دیکھنا نہ پڑے۔
(بیکن)
- "نقصان" کیا ہے وقت پر چوک جانا۔
(بجز نزکی ہری)
- دوست کو اپنے حال سے اتنا ہی واقف کراؤ کہ اگر دشمن بھی ہو جائے تو "نقصان" نہ پہونچا سکے۔
(ہربرٹ اسپنسر)
- ایک فرد یا ایک شخص اقتدار کی شہ نشین پر سنبھلنے سے بڑھ کر کوئی چیز "نقصان" دہ نہیں۔
(کلاڈین)
- عقلمند اپنے "نقصان" پر کبھی افسوس نہیں کرتا۔
(شکسپیر)
- اعتدال سے پانی پینا کسی کو "نقصان" نہیں پہونچاتا۔
(مارک ٹوئین)

نعمت

- "نعمت" کا ملنا آزمائش ہے کہ تم شکر کرتے ہو یا ناشکری۔ (قرآن کریم)
- جس نے میری "نعمتوں" پر شکر ادا کیا میں اس کو اپنے پاس صدیق لکھتا ہوں (قرآن کریم)
- جب ہم انسان کو کوئی "نعمت" عطا کرتے ہیں تو وہ الٹا ہم سے منہ پھیرتا اور پہلو تہی کرتا ہے اور جب اس کو تکلیف پہونچتی ہے تو اس توڑ بیٹھتا ہے (قرآن کریم)
- ہم نے جو "نعمت" تمہیں دے رکھی ہے اس میں سے راہِ خدا میں بھی خرچ کرتے رہا کرو۔ (قرآن کریم)
- "نعمتوں" سے ناشکری عذاب کی خوش خبری ہے۔ (قرآن کریم)
- خدا نے تمہیں محبت کی "نعمت" بخشی اور اس کے الطاف سے تم بھائی بھائی بن گئے۔ (قرآن کریم)
- جس نے میری بلا پر صبر نہ کیا اور میری "نعمتوں" پر شکر ادا نہ کیا اس کو چاہیے کہ وہ میرے سوا کوئی اور رب ڈھونڈ لے۔ (قرآن کریم)
- اپنے اوپر اللہ کی "نعمت" یاد کرو جبکہ تم پہ بہت سے لشکر چڑھ آئے تھے تو ہم نے ان پر آندھی اور ایسی فوجیں بھیجیں جو کہ دکھائی نہ دیتی تھیں۔ (قرآن کریم)
- دنیا کی تمام "نعمتیں" کام میں لاؤ، لیکن بے اعتدالی سے بچو۔ (قرآن کریم)
- دو "نعمتیں" ہیں کہ ان میں اکثر لوگ نقصان اٹھاتے ہیں۔ ایک تندرستی اور دوسرے کاروبار سے فراغت۔ (حضرت محمدؐ)
- جب کسی بندے پر خدا کی "نعمتیں" زیادہ ہوتی ہیں تو اس کی طرف لوگوں کی حاجتیں بھی زیادہ ہوتی ہیں، اگر وہ ان سے سستی برتتا ہے تو اس نعمت کے کھونے کے درپے ہے۔ (حضرت محمدؐ)

- ایسی "نعمت" کسی کو بھی نہیں ملی جو صبر سے بہتر اور بڑی ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- باوجود "نعمت" اور عافیت موجود ہونے کے زیادہ طلبی بھی شکوہ ہے (حضرت عثمان رضؓ)
- "نعمت" کا بے مناسب جگہ خرچ کیا جانا ناشکری ہے (حضرت عثمان رضؓ)
- شکرِ "نعمت" حصولِ نعمت کا باعث ہے (حضرت علیؓ)
- وہ مصیبت جس میں ثواب کی امید ہو اس "نعمت" سے اچھی جس کا شکر ادا نہ ہو۔ (حضرت علیؓ)
- "نعمتوں" کی حفاظت شکر سے کرو۔ (حضرت علیؓ)
- سب سے اچھا اور عملی شکر یہ ہے کہ خدا داد "نعمتوں" میں سے دوسروں کو بھی دو۔ (حضرت علیؓ)
- انسان ایک "نعمت" کے زائل ہو جانے پر تمام بے شمار نعمتوں کی ناشکری کرنے لگتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- بے شک! خدا تعالےٰ کی یہ بہت بڑی "نعمت" ہے کہ انسانوں پر گناہوں کا کرنا دشوار ہو۔ (حضرت علیؓ)
- کفرانِ "نعمت" اور خودستائی قربِ حق کی ضد ہیں۔ (غوث پاکؒ)
- "نعمت" تجھے اپنا پابند نہ بنا لے کہ منعم سے غافل کر دے (غوث پاکؒ)
- منعم کے لئے عمل کر، نہ کہ "نعمت" کے لئے۔ (غوث پاکؒ)
- زکوٰۃ "نعمتِ" مال کا شکر ہے۔ (امام غزالیؒ)
- انسان "نعمت" کی حالت میں خدا کو محبوب سمجھتا ہے، لیکن جب بلا آتی ہے تو بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- ایک دوستِ صادق کا حصول نعمتہائے الٰہی میں سے بہترین "نعمت" ہے (اقلیدس)
- حاسد زوالِ "نعمت" سے خوش ہوتے ہیں (اقلیدس)
- کوئی چیز تمہارے نزدیک "حصولِ نعمتِ آخرت" سے زیادہ محبوب تر نہ ہو۔ (لقمانؑ)

- استغنا سے بہتر کوئی "نعمت" نہیں ہے۔ (لقمانؑ)
- جس "نعمت" میں کہ کفران ہے اس کو بقا نہیں ہے۔ جس میں کہ شکر اس کو زوال نہیں ہے۔ (لقمانؑ)
- زندگی "نعمت" حق کھانے میں اور زبان سے شکایت کرنے میں گذرتی ہے۔ (شیخ سعدیؒ)
- اگر دنیا کی "نعمت" بلا آمیزش تکلیف ہوتی تو دنیا ہی جنّت ہوتی۔ (عمر بن عبدالعزیزؒ)
- کھانے اور پینے کا آسانی سے گلے میں اُتر جانا اور خارج ہونا ان ظاہری "نعمتوں" سے بہتر ہے جو گم ہوگئی ہیں۔ (وہب بن منبہؒ)
- آخرت کی "نعمت" کا کمال دنیاوی نعمتوں کے زوال کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔ (حفص بن حمیدؒ)
- جو بے مانگے تجھے اتنی "نعمتیں" دے رہا ہے۔ وہ تجھے روزی سے مایوس نہ رکھے گا۔ (بھرتری ہری)
- انسان خدا کی "نعمتیں" نہیں گن سکتا۔ اگرچہ ساری دنیا کے درختوں کے قلم بن جائیں اور سمندر سیاہی۔ (گورو گرنتھ صاحب)
- بے داغ دل بہت بڑی "نعمت" ہے۔ (ماتا ریحانہ جی)
- قدرت رحم و شفقت سے عاری ہے، ہم جتنی "نعمتوں" سے لطف اندوز ہوتے ہیں وہ سب ہماری محنت و مشقت ہیں۔ (جی اسمتھ)

نماز

- "نماز" مصیبتوں کی برداشت کے لئے سہارا ہے۔ (قرآن کریم)
- "نماز" شاق ہے مگر ان پر نہیں جو خاکسار ہیں۔ (قرآن کریم)

- "نماز" پڑھنا ہمت کا کام ہے۔ (قرآن کریم)
- لو اپنی زینت "نماز" کے وقت۔ (قرآن کریم)
- "نماز" میں جب اس کا وقت ہو جائے توقف مت کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- "نماز" پڑھو، اگرسو ڈ بھی۔ (حضرت محمدؐ)
- اونچی آواز سے "نماز" میں تکبیر نہ پڑھو۔ کیونکہ تم کسی بہرے یا غیر حاضر کو نہیں پکار رہے ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- ہر قدم جو "نماز" کے لئے اُٹھایا جائے وہ بھی صدقہ ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- تم میں سے جب کوئی "نماز" کی جماعت کا امام ہو تو اسے تھوڑا پڑھنا چاہیے اور جب اکیلے پڑھو تو جتنا جی چاہے پڑھو۔ (حضرت محمدؐ)
- جو شخص ایک کپڑا دس درم میں مول لے اور اس کی قیمت میں ایک درم حرام ہو تو وہ کپڑا جب تک اس کے بدن پر رہے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کی "نماز" قبول نہیں کرے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- "نماز" اس طرح پڑھو کہ گویا تم نماز میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو۔ اگر یہ کیفیت نہ ہو تو اس طرح پڑھو کہ کم از کم حق تعالیٰ تم کو دیکھ رہا ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- دو بھائیوں میں صلح کرا دینا "نماز" سے بہتر ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اللہ "نمازوں" کے ذریعے گناہوں کو مٹاتا ہے (حضرت محمدؐ)
- "نماز" سے انسان کے دل میں شکر کی وہ کیفیت پیدا ہوتی جس کے نتیجے میں وہ خدا کی اطاعت کی راہ میں برابر بڑھتا چلا جاتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جس کا دل اللہ تعالےٰ کے سامنے "نمازوں" میں جھکا رہا تو اس کی مغفرت اللہ تعالےٰ کے ذمہ ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو شخص اپنی "نمازوں" کی ٹھیک طور سے دیکھ بھال کرے گا تو وہ اس کے لئے قیامت کے دن روشنی اور دلیل بنیں گی۔ اور باعث نجات ہوں گی۔ (حضرت محمدؐ)

- منافق اللہ کو اپنی "نماز" میں ذرا بھی یاد نہیں کرتا۔ (حضرت محمدؐ)
- سارے کاموں میں سب سے زیادہ اہمیت میرے نزدیک "نماز" کی ہے (حضرت محمدؐ)
- جو دکھاوے کی "نماز" پڑھتا ہے وہ مشرکین میں سے ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اکیلے پڑھنے والے کی "نماز" کے مقابلہ میں جماعت کی نماز ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- پورا کرتا ہے "نماز" کو سجدۂ سہو۔ (حضرت ابو بکرؓ)
- آدمی کے "نماز" اور روزہ کو نہیں بلکہ اس کی دانائی اور راست بازی کو دیکھنا چاہیئے۔ (حضرت عمرؓ)
- میں نے اپنی جان پر ظلم کئے مگر اتنا ہے کہ مسلمان ہوں "نماز پڑھتا ہوں" (حضرت عمرؓ)
- ضائع ہے وہ مسجد جس میں "نماز" نہ پڑھی جائے۔ بے کار ہے وہ "نماز" جو مسجد میں نہ پڑھی جائے۔ (حضرت عثمانؓ)
- صدق یقین کے ساتھ سو رہنا اس "نماز" سے کہیں اچھا ہے جو شک کے ساتھ ادا کی جائے۔ (حضرت علیؓ)
- جو شخص روزی دینے والے کو نہ جانے اس کے پیچھے "نماز" جائز نہیں (بایزید بسطامیؒ)
- "نماز" اور روزہ اچھی چیز ہے، لیکن غرور و حسد دل سے دور کرنا ان کو زیادہ اچھا بنا دیتا تھا۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- "نماز" میں حضورِ قلب کی تدبیر یہ ہے کہ الفاظ کے معنی پر خیال رکھے۔ (امام غزالیؒ)
- "نماز" روزہ اور حج بدن کی نعمتوں کی زکوٰۃ ہے۔ اور ایمان کی علامت نماز ہے۔ (امام غزالیؒ)
- اگر کوئی کسی کی جاء نماز پر "نماز" پڑھے تو اس کو منع کرنا بدخلقی ہے (امام غزالیؒ)
- اگر تم اس قدر "نماز" پڑھو کہ پشت خم ہو جائے اور اس قدر روزے رکھے کہ بدن ہلال بن جائے۔ ہرگز فائدہ نہ پاؤ گے تا وقتیکہ مال حرام سے پرہیز نہ کرے۔ (امام غزالیؒ)

- جب تک آدمی کا دل اللہ کی یاد میں ہے وہ "نماز" کی حالت میں ہے (شفیق بلخیؒ)
- "نماز" میں قلب کی حفاظت کرو۔ (لقمانؑ)
- اگر عبادت پرندہ ہوتی تو "نماز" اور روزہ اس کے پر ہوتے (یحییٰ بن معاذؒ)
- مجھے خوف ہے کہ میں "نماز" پڑھتا مر جاؤں اور لوگوں کی نماز پریشان ہو، یہ خیال دیوانگی سے کم نہیں۔ (معروف کرخیؒ)
- جس کے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ وہ دوسری "نماز" تک زندہ رہے گا سب سے احمق آدمی ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- اگر "نماز" باجماعت پڑھنے کا حکم نہ ہوتا تو میں مرنے تک اپنے دروازے سے کبھی باہر نہ نکلتا۔ (مسلم عابدؒ)
- "نماز" مومنین کی معراج ہے۔ (عربی کہاوت)
- "نماز" بہتر ہے نیند سے۔ (عربی ادب)
- اگر تم کسی کی تکلیف کو دور کر دو تو اس سے بہتر ہے کہ ہر پڑاؤ پر ایک ایک ہزار رکعت "نماز" پڑھتے جاؤ۔ (شیخ سعدیؒ)

- تم پر کتاب اور عقل کی باتیں اتاری ہیں اور منظور یہ ہے کہ تمہیں ان حکموں کے یا کتاب کے ذریعہ سے "نصیحت" کرے۔ (قرآن کریم)
- کیا اس وجہ سے تم لوگ حدِ عبودیت سے باہر ہو گئے ہو کہ ہم تمہاری اصلاح سے بے تعلق ہو کر "نصیحت" کرنا چھوڑ دیں گے۔ (قرآن کریم)
- قرآن سے "نصیحت" تو وہی لوگ پکڑتے ہیں، جن کے دل میں خدا کا خوف ہوتا ہے۔ (قرآن کریم)

- لوگوں کو اچھے کاموں کی "نصیحت" کیا کر اور بُرے کاموں سے منع کیا کرے۔ اسی میں مقبولیت ہے۔ (قرآن کریم)
- ہم نے قرآن کو لوگوں کی "نصیحت" پکڑنے کے لئے آسان کر دیا ہے۔ کوئی ہے کہ نصیحت کرے۔ (قرآن کریم)
- جو بات کو حضورِ قلب سے سنتا ہے اس کے لئے قرآن کافی "نصیحت" ہے (قرآن کریم)
- اللہ تمہیں اچھی "نصیحت" کرتا ہے کہ بے شک اللہ دیکھتا اور سنتا ہے (قرآن کریم)
- ناغہ کر کے "نصیحت" دیا کرو تاکہ لوگ اُکتا نہ جائیں۔ (حضرت محمدؐ)
- نیک بخت وہ ہے جو دوسروں کو دیکھ کر "نصیحت" پکڑے۔ (حضرت محمدؐ)
- میری "نصیحت" قبول کرنے والا دل موت سے زیادہ کسی کو محبوب نہ رکھے (حضرت ابوبکرؓ)
- جس پر "نصیحت" اثر نہ کرے تو وہ جانے کی اس کا دل ایمان سے خالی ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- جو اپنے نفس کو "نصیحت" کرتا رہا وہ سمجھ لے کہ خدا نے اس پر بہت رحم کیا۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- لوگوں کے سامنے "نصیحت" کرنا ایک طرح کی ملامت ہے۔ (حضرت علیؓ)
- اہلِ بصیرت کے لئے ہر ایک نگاہ میں عبرت اور ہر ایک تجربہ میں "نصیحت" ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جو شخص اپنے باپ کی موت کے بعد بھی "نصیحت" کا محتاج ہو اس پر "نصیحت" اثر نہیں کرتی۔ (حضرت فضیلؒ)
- اعلیٰ "نصیحت" یہ ہے کہ سنت کی پیروی اختیار کرو۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- نیک "نصیحت" کے ملنے کی طرف طبیعت کا مائل نہ ہونا اور اپنی باتوں کی تردید سے رنجیدہ ہونا کبر ہے (امام غزالیؒ)
- جو شخص کہ دوسروں کے واقعات سے "نصیحت" حاصل نہیں کرتا، دوسرے اس کے واقعات سے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ (بطلیموس)

- وہ بُری باتیں جس کے تم شکار ہو جب تک تم اسے نہ چھوڑو، دوسرے کو اسے چھوڑنے کی "نصیحت" نہ کرو۔ (سقراط)
- افراطِ "نصیحت" بھی موجبِ تہمت ہے۔ (افلاطون)
- بے وقوف کسی کی "نصیحت" نہیں سُنتا۔ (بقراط)
- جب تمہیں "نصیحت" کا تسلیم کرنا معلوم نہ ہو۔ اس وقت تک نصیحت نہ کرو۔ (حضرت حامد لفاف)
- خود کو "نصیحت" کیا کرو۔ اور کسی دوست کے سمجھانے کا انتظار نہ کرو۔ (ربیع بن خثیمؒ)
- امراء کے پاس جانے سے بچو۔ اگرچہ تمہارا جانا "نصیحت" کے لئے ہو۔ کیوں کہ نصیحت تم سے پوری نہ ہوگی۔ (سفیان ثوریؒ)
- جب یہ بات بخوبی سمجھ میں آجائے کہ دنیا کی ہر چیز فنا ہے۔ تم "نصیحت" پا جاؤ گے۔ (حاتم اصمؒ)
- جو "نصیحت" نہیں سُنتا اسے لعنت ملامت سُننے کا شوق ہے۔ (شیخ سعدیؒ)
- جس نے دوست سے کوئی "نصیحت" نہیں لی، اُسے بغیر چرواہے کے اونٹوں کے ساتھ چرنا چاہیئے۔ (صلاح الدین صفدیؒ)
- مُبارک ہیں وہ لوگ جن کے پاس "نصیحت" کے لئے الفاظ نہیں اعمال ہوتے ہیں۔ (ٹھاکرسری چند جی)
- "نصیحت" کرنا آسان ہے، حل بتانا مشکل۔ (ٹیگور)
- جس نے خود کو سمجھ لیا ہے وہ دوسروں کو "نصیحت" کرنے نہیں جائے گا۔ (وحید)
- "نصیحت" سچی خیر خواہی ہے، جسے ہم نہیں سُنتے۔ (شکسپیر)
- معذور کو کوئی "نصیحت" نہیں کرسکتا۔ (ہربرٹ سپنسر)
- نیک "نصیحت" برسوں کی تعلیم سے بھی اثر نہیں کرتی۔ مگر بدعادت مثلِ بارود کے فی الفور اُڑ جاتی ہے۔ (فرینکلن)
- "نصیحت" شاذونادر ہی مانی جاتی ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ جو لوگ نصیحت

کے زیادہ طالب ہوتے ہیں اپنی پر نصیحت گراں گذرتی ہے (چیسٹر فیلڈ)

- جب ہم کسی سے مشورہ یا "نصیحت" طلب کرتے ہیں تو ہمارے تحت الشعور میں یہ بات چھپی ہوتی ہے کہ یہ مشورہ یا نصیحت ہماری مرضی کے خلاف ہرگز نہ ہو۔ (سی، کولٹن)
- "نصیحت" سو برائیوں کی ایک برائی ہوتی ہے۔ (میری وڈسیلی)
- "نصیحت" کی بات ایک سے دوسرے تک منتقل ہوتی رہتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کسی شخص کے لئے نصیحت مفید نہ ہو۔ (آسکر وائلڈ)
- "نصیحت" ایک احمقانہ فعل ہے، بلکہ لبا اوقات مہلک بھی۔ (آسکر وائلڈ)
- "نصیحت" کا بہترین مصرف یہ ہے کہ اسے سنو اور سُن کر آگے بڑھا دو (آسکر وائلڈ)
- پیٹ بھرا ہونے پر فاقے کی "نصیحت" کرنا آسان ہے۔ (اطالوی کہاوت)
- بنا مانگے کسی کو "نصیحت" نہ دو۔ (جرمن کہاوت)

- جو چیزیں خدا اور اس کے رسول کو نا پسند ہیں ان سے "نفرت" کرو گے تو خدا اور اس کے رسول کے دوست بن جاؤ گے۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ میں خدا سے محبت کرتا ہوں اور اپنے بھائی سے "نفرت" کرتا ہے، تو وہ جھوٹا اور مکار ہے۔ اصل میں مخلوق کی محبت ہی خالق کی محبت ہے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- جو لوگ خدا سے صدق اور خلوص کے ساتھ معاملہ کرتے ہیں، وہ اس کے ماسوا سے ہر حالت میں "نفرت" کرتے ہیں۔ (حضرت عثمان رضؓ)
- شریعت سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس سے "نفرت" نہ کرو۔ اور شریر کی کوئی

اچھی بات دیکھو تو اس سے دھوکہ نہ کھاؤ۔ (حضرت علیؓ)

- برائیوں سے "نفرت" کرو تاکہ تمہارے اچھے عمل برباد نہ ہوں (حضرت سعید رضا)
- وہ جو تجھ سے "نفرت" کرتا ہے میرا دوست ہے، کیوں کر وہ مجھے احتیاط سکھاتا ہے۔ (بطلیموس)
- انسان کی تمام خوشیوں میں وہ خوشیاں سب سے بدتر اور قابلِ "نفرت" ہیں جو اوروں کی لیپذیر موقوف ہوں۔ (بقراط)
- اس سے کیا کہ اگر تجھ سے "نفرت" کی جاتی ہے جبکہ تم اللہ کے نزدیک محبوب ہے۔ (حضرت ابو حازمؒ)
- "نفرت" نفرت سے نہیں مٹتی ہے۔ محبت سے ختم ہوتی ہے۔ (مہاتما بدھ)
- ارے آپس میں لڑنے والو! تم میں ایک دوسرے کے خلاف جو "نفرت" ہے اسے محبت سے دور کر دو۔ (وید)
- "نفرت" جُرم سے کرو مُجرم سے نہیں۔ (مہاتما گاندھی)
- خاموشی اظہارِ "نفرت" کا سب سے بہترین طریقہ ہے۔ (برنارڈ شا)
- انسان کو لازم ہے کہ بے سبب عزیزوں سے "نفرت" وتعصب نہ کرے (بیکن)
- جس سے مجھے "نفرت" ہے اس سے میں کبھی نہیں ملتا۔ (راجرس)
- غفلت، تساہل اور "تاخیر" "نفرت" کے لائق ہیں۔ (ہربرٹ سپنسر)
- مجھے تصنع اور بناوٹ سے بالطبع "نفرت" ہے خواہ وہ مرد میں پائی جائے یا عورت میں۔ (ہربرٹ سپنسر)
- بے فائدہ زندگی سے "نفرت" کرو۔ یہ خاردار جھاڑی کی مانند ہے۔ (فرینکلن)
- اگر انسان کی چال چلن میں ذرا بھی عیب نہ ہو تو لوگ اس سے "نفرت" کرنے لگیں گے۔ (فرینکلن)
- حد درجہ کی شیریں محبت جب اپنی خاصیت بدلتی ہے تو نہایت تلخ "نفرت" کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ (شکسپیئر)

- جو اعتی پر ہے وہ کسی سے "نفرت" نہیں کرتا۔ (ڈاکٹر نپولین ہل)
- "نفرت" ایسا جذبہ ہے جو انسان کی تمام تعمیری صلاحیتوں کو ختم کر دیتا ہے (ڈاکٹر نپولین ہل)
- ہم ایسے شخص سے سخت "نفرت" کرتے ہیں جو کسی محفل میں ہم سے گفتگو کے دوران میں اِدھر اُدھر اس خیال سے دیکھے کہ گویا وہ گفتگو کے لئے کسی بڑے شخص کا متلاشی ہو۔ (آسکر وائلڈ)
- قسم کھانا قابلِ "نفرت" اور بے سود وفریب دہ رسم ہے۔ (جارج واشنگٹن)
- تمام بُرائیاں اور مصیبتیں تنہائی سے "نفرت" کی پیداوار ہیں۔ (سموئیل جانسن)
- اقلیت اکثریت میں تبدیل ہو جاتی ہے، اقتدار چھینتی ہے اور پھر اقلیت سے "نفرت" کرنے لگتی ہے۔ (رابن سنز)
- دوسرے سے "نفرت" کرنا چوہے سے چھٹکارا پانے کے لئے اپنا گھر جلا دینے کی طرح ہے۔ (ہیری ایمرسن)
- بدصورتوں سے "نفرت" کرنا انسانیت سے بعید ہے۔ (عربی کہاوت)
- بخل قابل "نفرت" ہے۔ (عربی ادب)
- "نفرت" اور محبت دونوں اندھی ہوتی ہیں۔ (مشرقی کہاوت)
- عقلمند ترین شخص وہ ہے جس کو دنیا سے کوئی "نفرت" نہ ہو۔ (جرمنی کہاوت)
- جس سے تم کو "نفرت" ہو اس سے ڈرتے رہو۔ (عربی مفکر)
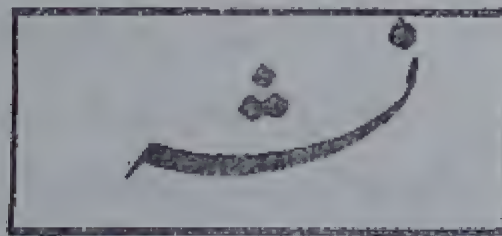
- خواہ کوئی "نشہ" ہو حرام ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- دولت کے "نشہ" سے خدا کی پناہ، اسے موت کے سوا کوئی نہیں اُتار سکتا۔ (حضرت علیؓ)

- جو آدمی "نشہ" میں مدہوش ہے اس کی صورت اس کی ماں کو بھی بُری لگتی ہے (ترو دلور)
- "نشہ" کی حالت وقتی خود کشی ہے جو سکھ دیتی ہے۔ وہ منفی ہے، دُکھ کی لمحاتی فراموشی۔ (برٹرینڈ رسل)
- دنیا کی تمام فوجیں مل کر بھی انسانوں اور جائدادوں کو اتنا تباہ نہیں کر سکتیں جتنی کہ شراب پینے کی عادت اور اس کا "نشہ" (ملٹن)
- "نشہ" کرنے والے بہ نسبت نشہ نہ کرنے والوں کے زیادہ ہلاک ہوتے ہیں اور عمر بھی کم پاتے ہیں۔ (ڈاکٹر گاریگی)
- "نشہ" اُترنے کے بعد جو تکلیف اور سستی پیدا ہوتی ہے وہ شراب سے حاصل کی ہوئی عارضی قوت کو زائل کر دیتی ہے۔ (ڈاکٹر مارٹون)
- "نشہ" کی قوت اور خمار کی سستی کا موازنہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم خسارے میں رہتے ہیں۔ (ڈاکٹر میور)
- "نشہ" کرنے والوں کے دل پر چربی چڑھ جاتی ہے، اور رفتہ رفتہ اس چربی کے خول کا حجم بڑھتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ دل انقباض کی وجہ سے اپنا کام چھوڑ دیتا ہے جس سے ہلاکت یقینی ہو جاتی ہے۔ (والٹر ٹیل)
- نصف سے زیادہ گناہ "نشہ" کی بدولت ہوتے ہیں۔ (چیسٹر فیلڈ)
- وہ محتاج فقیر جس کو نانِ شام بھی میسر نہ ہو اس سلطانِ شام سے بدرجہا بہتر ہے جو "نشہ" کی عادتِ بد میں مبتلا ہو۔ (سموئیل جانسن)
- "نشہ" ایک خوراک نہیں بلکہ زہر ہے۔ (واٹر فیلڈ)
- "نشہ" نفس کو بے قابو اور قوتِ مردمی کو کم کرتا ہے (آرتھر مور)
- شریفوں کی دوستی اور "نشہ" کی عادت ہمیشہ بڑھتی ہے گھٹتی نہیں ہے۔ (آرتھر مور)
- "نشہ" تبغض پیدا کرتا ہے۔ (بقیلہ)
- اگر شراب کا "نشہ" آدمی کو نہ بہکاتا تو دنیا کے نصف گناہ اور بیماریاں نہیں معلوم تک نہ ہوتیں۔ (ڈاکٹر پارسن اٹلی)

- بہت سے مریض جنہوں نے "نشہ" کرنا چھوڑ دیا خود بخود اچھے ہو گئے (مسٹر جیکسن)
- "نشہ" کرنے والا مال اور عقل کھو دینے کے لئے شراب پیتا ہے، خواہ گرفتار بھی ہو جائے۔ (سولن)
- خداوند کریم نے اپنی قدرتِ کاملہ سے انسان کو عقل بخشی لیکن "نشہ" اس عطیہ کو سلب کر لیتا ہے۔ (سکاٹ)
- شراب کا "نشہ" ایک ایسا زہر ہے جس سے پہلے اخلاقی اور پھر جلد ہی جسمانی موت واقع ہو جاتی ہے۔ (آسکر وائلڈ)
- چلّو میں اُلّو بنانا شراب کے "نشہ" کا کرشمۂ ادلیں ہے۔ (ٹینی سن)
- صرف وہی شخص اپنی مرضی کے مطابق اپنی خواہش کے لئے تمام خاندان کی تباہی کا موجب ہوتا ہے جو "نشہ" باز ہو۔ (رسکن)
- "نشہ باز" تمام عیبوں کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ (پولاک)
- جب شراب انسان کے اندر "نشہ" داخل کرتی ہے تو عقل کو باہر نکال دیتی ہے۔ (کیقباد)

ناداں

- اللہ ایسے لوگوں کی توبہ قبول کر لیتا ہے جو "نادانی" سے کوئی بُری حرکت کر بیٹھتے ہیں۔ (قرآن کریم)
- ہم تم کو سمجھائے دیتے ہیں کہ "نادانوں" کی سی باتیں نہ کرو۔ (قرآن کریم)
- "ناداں" اپنے آپ کو بڑھا کر ذلت اُٹھاتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جو "ناداں" ہیں ان کو اپنا علم سکھاؤ۔ (حضرت علیؓ)
- کہاوتیں اور مثالیں عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے ہیں، "نادانوں" کو

ان سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ (حضرت علیؑ)

- امن کا راستہ مل جانے پر خوف کی حالت میں مقیم رہنا "نادانوں" کا کام ہے (حضرت علیؑ)
- عقل کی زکوٰۃ یہ ہے کہ "نادانوں" کی باتوں پر تحمل کرے۔ (حضرت علیؑ)
- وہ شخص سب سے زیادہ "نادان" ہے جو دوسروں کی رذیل صفات کو تو بُرا سمجھے اور خود اس پر جا رہے۔ (حضرت علیؑ)
- "نادان" خورد ہے اگرچہ پیر ہووے۔ (امیر خسرو)
- جس بات میں "نادانی" نہ ہو "نادان" اس بات کو پسند نہیں کرتا۔ (افلاطون)
- "نادانوں" کی کوشش روایت پر تمام ہے۔ (حضرت انس بن مالکؓ)
- "نادان" ہر حال میں مکر و فریب کا جال پھیلاتا ہے۔ (بیکن)
- دانش مند وقت کی قدر اس کی موجودگی میں کرتے ہیں اور "نادان" اس کو کھو کر بیدار ہوتے ہیں۔ (ہربرٹ سپنسر)
- کتابوں کی سیر میں ہم داناؤں سے ہمکلام ہوتے ہیں اور کاروباری زندگی میں "نادانوں" سے کام پڑتا ہے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- "نادان" دعوتیں دیتے اور دانش مند کھاتے ہیں۔ (فرینکلن)
- دانا اور "نادان" میں دونوں میں کچھ نہ کچھ عیب ہوتا ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ دانا اپنے عیوب خود دیکھتا ہے اور دنیا نہیں دیکھتی۔ نادان اپنے عیب آپ نہیں دیکھتا دنیا دیکھتی ہے۔ (ڈاکٹر چارلز)
- "نادان" گزشتہ زمانہ کی یاد میں محو رہتا ہے۔ اور کاہل آئندہ زمانہ کی موہومی اُمید کے گیت گاتا ہے۔ (کارنیگی)
- دانا دوسروں کی اور "نادان" اپنی غلطیوں سے سبق سیکھتے ہیں۔ (آسکر وائلڈ)
- علم اگر پاس نہیں ہے تو اپنی "نادانی" مان لینی چاہیے۔ (کنفیوشیس)
- اے "نادان!" اس بات کا اندازہ لگا کہ تجھ میں کیا نادانیاں ہیں (لُطف بدیر)
- "نادان" لوگ دولت کے لئے دل کا چین کھو دیتے ہیں۔ (گورو گرنتھ صاحب)

- تم اُن "ناموں" کے لئے مجھ سے جھگڑتے ہو جو تم اور تمہارے بڑوں نے گھڑ لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں کوئی سند نازل نہیں کی جو زمین پر خدا بنائے گئے ہیں۔ (قرآن کریم)
- دین نصیحت اور خیر خواہی کا "نام" ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- خداوند تعالیٰ کا "نام" ایک محکم برج ہے۔ جس میں صادق دوڑتا اور امن سے رہتا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- دوست کو اچھے "نام" سے پکارنا دوستی کو مستحکم کرنا ہے (حضرت عمرؓ)
- ہوشیاری اس کا "نام" ہے کہ انسان اپنے تجربہ کو محفوظ رکھے۔ (حضرت علیؑ)
- سوائے گناہ کے دیگر تمام امور میں لوگوں سے اتفاق کرنے کا "نام" حُسنِ خلق ہے۔ (حضرت علیؑ)
- گمنامی کو پسند کر کہ اس میں "نام وری" کی نسبت بڑا اطمینان ہے (غوث پاکؒ)
- عبادت عادت ترک کرنے کا "نام" ہے۔ نہ کہ عبادت کو عادت بنانے کا (غوث پاکؒ)
- دنیا کی تمام آفات اور مصائب کے مجموعہ کا "نام" ہے۔ (غوث پاکؒ)
- ذکرِ خدا کثرتِ عدد سے نہیں حضورِ بے غفلت کا "نام" ہے (بایزید بسطامیؒ)
- جب سے خدا کا "نام" دل میں آگیا ہے مجھے اس کے سوا کچھ یاد نہیں۔ (بایزید بسطامیؒ)
- گوشہ نشینی بے فائدہ اشغال سے منہ موڑنے کا "نام" ہے (مجدد الف ثانیؒ)
- حق تعالیٰ کے تمام "نام" بزرگ ہیں۔ لیکن بندے کا سب سے بزرگ نام نیستی ہے۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- دنیا کو دنیا کے کاموں سے طلب کر اور خدا کا "نام" خدا ہی کے واسطے لے۔ (امام غزالیؒ)

- جو کوئی ہم کو اللہ کے "نام" سے دھوکہ دیگا ہم اس کا دھوکہ کھالیں گے (حضرت کرخیؒ)
- تصوّف ایک حقیقت ہے بے "نام" اور آج نام ہے بے حقیقت۔ (شیخ گنج بخش لاہوریؒ)
- دعا در حقیقت ترکِ گناہ کا "نام" ہے۔ (سفیان ثوری)
- اس میں نیکی کا "نام" نہیں جس سے اس کے دوست خائف ہوں (شفیق بلخیؒ)
- فحش کلامی خدا کے "نام" پر خطوط بھیجنا ہے۔ (حضرت زہریؒ)
- "گم نامی" ہی میں عافیت مرکوز دستور ہے۔ (ابی حبیب بدریؒ)
- علم بکثرت حکایت کرنے کا "نام" نہیں بلکہ اس پر عامل ہونا ہے (امام مالکؒ)
- اپنا "نام" قائم رکھنے کے لئے انسان مرنے کے لئے بھی تیار ہو جاتا ہے۔ (سقراط)
- آزادی اس کا "نام" نہیں کہ اخلاق یا مذہب کی پابندی نہ کی جائے۔ (پوپ)
- مدد کرنے اور حفاظت کرنے کا "نام" رحم اور دیا ہے۔ (منو سمرتی)
- آدمیت جسم کی ساخت کا "نام" نہیں مزاج کی خوبیوں کا نام ہے ——— (سوامی سار شبدانند جی)
- خدا ایک ہے "نام" ہے بے شمار۔ (گورو گوبند سنگھ جی)
- "بدنامی" ہی موت ہے۔ (شنکر آچاریہ)
- اُمید کا دوسرا "نام" غریبوں کی قوت ہے۔ (بیکن)
- عقل استقلال اور تحمل کا "نام" ہے۔ (کوبرٹ)
- نیک "نامی" انسانیت کا زیور اور روح میں بسی ہوئی خوشبو ہے (شکسپیئر)
- "نام" میں کیا دھرا ہے؟ گلاب کو کسی نام سے پکار لیں اس کی رنگت اور خوشبو میں کوئی فرق نہ آئے گا۔ (شکسپیئر)
- عوام میں نیک "نامی" حاصل کرنے کے لئے انسانیت درکار ہے (کوپر)
- خاموشی اسٹور میں جمع شدہ عقلمندی کا "نام" ہے (جونسن)
- ضمیر ہمارے اندر اس آواز کا "نام" ہے جو ہمیں تنبیہہ کرتی رہتی ہے۔ (میکلن)

- صبر مایوسی کی وہ قسم ہے جسے خوبی کا "نام" دے دیا گیا ہے (بیئرسن)
- امن دو جنگوں کے درمیانی وقفہ میں ایک دوسرے کو فریب دینے کا "نام" ہے۔ (بیئرس)
- تسکین ایک ذہنی حالت کا "نام" ہے۔ (آرتھر مور)
- مسرت متواتر دھوکہ کھانے کا "نام" ہے۔ (سوفٹ)
- عورت کے "نام" کی صرف دو مرتبہ اشاعت ہونی چاہیے۔ ایک تو اس وقت جبکہ وہ کسی کے عقد میں آئے اور دوسرے اس موقع پر جب وہ دنیا سے سدھارے۔ (آرتھر)
- شہرت اور "نام وری" کی خواہش معمولی ذہن رکھنے والوں کی ایک کھلی ہوئی کمزوری ہے۔ اور بڑے ذہن رکھنے والوں کی پوشیدہ۔ (برنارڈ شا)
- اخلاق اور روحانیت صلاحیت کا "نام" ہے (دہنرہ کلے)

نیند

- مومن کو "نیند" کرنا زیبا نہیں، جب تک اپنا وصیت نامہ اپنے سرہانے نہ رکھ لے۔ (غوث پاکؒ)
- "نیند" بے داری کی کیفیت کا آئینہ ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- "نیند" اور فراموشی کا دوسرا نام موت ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- "نیند" ایک بحرِ بے کراں ہے جس میں ہم سب اپنے دکھوں کو ڈبو دیتے ہیں (پریم چند)
- خاموشی "نیند" کے مانند ہے کیوں کہ یہ علم کو تازہ کر دیتی ہے۔ (بیکن)
- قلم کا زخم بے حد گہرا ہوتا ہے۔ یہ زندوں کو موت کی "نیند" سُلا سکتا ہے۔ (جان ٹیلر)
- "نیند" مریض کی ماں، بھوگی کی محبوبہ اور کاہل کی بیٹی ہے۔ (مشرقی کہاوت)
- "نیند" موت کی بہن ہے۔ (فارسی ادب)
- "نیند" سے بہتر نماز ہے۔ (عربی کہاوت)
- موت سے خوف نہ کھا بلکہ گہری "نیند" سے بے دار رہ۔ (کہاوت)

- کسی کو اپنی شخصیت چھوڑ کر دوسرے کی شخصیت نہیں اپنانی چاہیے۔ یعنی دوسروں کی "نقل"۔ (چینگ)
- انسان "نقل" کرنے والا جاندار ہے۔ اور جو سب سے آگے ہوتا ہے وہی رہنمائی کرتا ہے (شِلر)

- نصیحت کے بجائے ہم "نقل" کے ذریعے ہی زیادہ سیکھتے ہیں۔ (برک)
- جہاں "نقل" ہے وہاں صرف دکھاوٹ ہوگی۔ جہاں صرف دکھاوٹ ہے وہاں حماقت ہوگی۔ (جانسن)
- "نقل" پر اصل کا دھوکہ ہوتا ہے۔ (فے عین)
- "نقل" کے لئے بھی عقل چاہئے۔ (فارسی کہاوت)

نافرمانی

- اللہ کی "نافرمانی" سے ڈرتے رہو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (قرآن کریم)
- دوزخ کے عذاب سے ڈرتے رہو جو "نافرمانوں" اور منکروں کے لئے تیار ہے۔ (قرآن کریم)
- اللہ کی باتوں سے وہی لوگ انکار کرتے ہیں جو "نافرمان" ہیں۔ (قرآن کریم)
- بڑے دن کے عذاب سے ڈرو اگر اپنے رب کی "نافرمانی" کرو۔ (قرآن کریم)
- اگر خدا بندوں کو ان کی "نافرمانیوں" کی سزا میں پکڑتا تو روئے زمین پر کسی ایک آدمی کو باقی نہ چھوڑتا۔ (قرآن کریم)
- گناہ اور "نافرمانی" کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھی نہ بنو۔ (قرآن کریم)
- اگر کسی شخص کی دعوت کی جائے اور وہ قبول نہ کرے تو اس نے اللہ اور رسول کی "نافرمانی" کی۔ (حضرت محمدؐ)
- انسان ضعیف ہے تعجب ہے کہ وہ کیوں کر خدائے قوی کی "نافرمانی" کرتا ہے۔ (حضرت ابو بکرؓ)
- تمام اعضائے جسمانی میں سب سے زیادہ زبان "نافرمان" ہے (فیثا غورث)
- خدا کی "نافرمانی" سے قاتل بیماری آتی ہے۔ (بزرجمہر)

- جب تک خدا کی راہ میں خرچ نہیں کروگے ہرگز "نیکی" کے درجہ کو نہ پہونچوگے۔ (قرآن کریم)
- احسان جتا کر "نیکی" کو ضائع نہ کرو۔ (قرآن کریم)
- کیا "نیکی" کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ اور بھی ہو سکتا ہے؟ (قرآن کریم)
- جو شخص نیک کام کرے قیامت کے دن اس "نیکی" کے اجر میں سے اس کو حصّہ ملے گا۔ (قرآن کریم)
- نہیں طاقت بدی کو چھوڑنے کی اور نہ قوّت "نیکی" کی مگر اللہ بلند و بزرگ کی مدد سے۔ (قرآن کریم)
- "نیکی" اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔ (قرآن کریم)
- ہر ایک کے ساتھ "نیکی" کرو۔ (قرآن کریم)
- اگر تم "نیکی" اختیار کروگے تو اس میں تمہاری بھلائی ہے۔ (قرآن کریم)
- "نیکی" کی توفیق خدا ہی کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔ (قرآن کریم)
- لوگو! "نیکی" کیا کرو اور بُرے کاموں سے خود کو بچائے رکھو۔ (حضرت محمدؐ)
- یگانوں سے "نیکی" کرنا عمر دراز اور رزق فراخ کرتا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- افضل ترین "نیکی" خلق کو آرام پہونچانا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- سلام میں سبقت کرنے والے کو تیس اور جواب دینے والے کو دس "نیکیاں" ملتی ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- ہر نیک و بد کے ساتھ "نیکی" کرو۔ اگر وہ نیکی کرنے کے قابل نہیں تو تو اس لائق ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- بدوں سے "نیکی" کرنا نیکوں کا کام ہے اور نیکوں سے بدی کرنا بدوں کا کام۔ (حضرت محمدؐ)

- حتی المقدور ہر ایک سے "نیکی" کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- جو نرمی سے محروم وہ "نیکی" سے بھی محروم رہا۔ (حضرت محمدؐ)
- تم میں سے بہتر وہ ہے جس سے نہ "نیکی" کی توقع ہو اور بدی کی نسبت اطمینان ہو کر وہ نہیں کرے گا۔ اور بدتر وہ ہے جس سے نہ نیکی کی توقع ہو اور نہ بدی کی طرف سے اطمینان۔ (حضرت محمدؐ)
- "نیکی" کو حسد اس طرح نگل جاتا ہے، جس طرح آگ لکڑی کو۔ (حضرت محمدؐ)
- ہر قدم جو "نیکی" کے واسطے اٹھایا جائے وہ بھی صدقہ ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- "نیکی" کا بتانے والا مثل اس کے کرنے والے کے ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- گوشہ نشینی عبادت ہے۔ اور تم سے پہلے "نیکی" کرنے والوں کا طریقہ رہا ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- دلوں کو اس بنا پر پیدا کیا گیا ہے کہ جو ان سے "نیکی" کرے اس سے محبت کرتے ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- "نیکی" سے عمر بڑھتی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- ایماندار تاجر قیامت کے دن "نیکی" کرنے والوں اور شہیدوں کے ساتھ ہو گا۔ (حضرت محمدؐ)
- اچھے برے کے ساتھ "نیکی" کیا کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- اس دن پر رو جو تیری عمر کا نکل گیا اور اس میں تو نے "نیکی" نہیں کی۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- پرانے گناہوں کو "نیکیوں" سے مٹاؤ۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- اگر کوئی "نیکی" کی وجہ سے رہ جائے تو اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اور اس کو پا لو تو آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- "نیکی" کے عوض نیکی حق ادائیگی ہے اور بدی کے عوض نیکی احسان ہے۔ (حضرت عمرؓ)
- موت سے پہلے "نیکی" کے لئے زندگی غنیمت جان۔ (حضرت عمرؓ)
- حیا کے ساتھ تمام "نیکیاں" اور بے حیائی کے ساتھ تمام برائیاں وابستہ ہیں۔ (حضرت عثمانؓ)

- خندہ روئی سے پیش آنا سب سے پہلی "نیکی" ہے۔ (حضرت علیؓ)
- "نیکیوں" پر مغرور ہونا ان کو برباد کر دیتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- خلق خدا سے "نیکی" کرنے سے جس قدر حقیقی شکر گذاری ہوتی ہے وہ اور کسی صورت میں نہیں ہو سکتی۔ (حضرت علیؓ)
- اگرچہ کوئی قدر شناس نہ ملے، مگر تو اپنی "نیکی" کو بند نہ کر۔ (حضرت علیؓ)
- "نیکی" میں کسی کے پیچھے ہونا بہتر ہے کہ برائی میں اوروں کا پیشوا ہو (حضرت علیؓ)
- شکریہ میں کمی کرنے سے محسن لوگ "نیکی" کرنے میں بے رغبت ہو جاتے ہیں۔ (حضرت علیؓ)
- وہ "نیکی" کرنے والا جس پر بدکار مسلط ہو رحمت کا مستحق ہے۔ (حضرت علیؓ)
- بہت سی "نیکیاں" ایسی ہیں کہ جس سے بندہ اللہ تعالےٰ سے دور ہو جاتا ہے کیوں کہ مطیع مغرور گناہ گار کہلاتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- "نیکی" کا ارادہ بدی کی خواہش کو دباتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- "نیکی" کے کاموں کو جب تک قدرت ہے غنیمت جانو۔ (غوث پاکؒ)
- جس نے ناشکر گذار پر احسان کیا اس نے اپنی "نیکی" ضائع کی۔ (حضرت فضیلؒ)
- جو "نیکی" فی الفور کسی نور یا علم کا پھل نہ دے اس کو نیکی نہ گن۔ (بایزید بسطامیؒ)
- نیک بخت وہ ہے کہ "نیکی" کرے اور ڈرے۔ (بایزید بسطامیؒ)
- بھائی کا حق اس جگہ معاف کرا لے، ورنہ وہاں "نیکیاں" دینی پڑیں گی۔ (بایزید بسطامی)
- لوگوں کی "نیکیوں" کو ظاہر کرنا چاہئے اور برائیوں سے چشم پوشی لازم ہے۔ (امام غزالیؒ)
- کسب حرام ایسا گناہ ہے کہ کوئی "نیکی" اس کا تدارک نہیں کر سکتی۔ (امام غزالیؒ)
- عورت کے ساتھ "نیکی" کر، اس کو رنج نہ دے بلکہ اس کا رنج برداشت کرے۔ (امام غزالیؒ)

- کسی کے ساتھ "نیکی" کرنے میں تاخیر نہ کر۔ (شفیق بلخیؒ)
- فیاضی یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے "نیکی" کی جائے جن سے کوئی امید اور آسرا نہ ہو۔ (حضرت امام حسینؑ)
- اس کی ہمت پر قربان جو خلوص کے ساتھ "نیکی" کرتا ہے۔ (شیخ سعدیؒ)
- بُروں کے ساتھ "نیکی" کرنا اتنا ہی بُرا ہے جتنا نیکوں کے ساتھ بدی کرنا۔ (شیخ سعدیؒ)
- جتنے دن زندہ ہو، اسے غنیمت سمجھو اور اس سے پہلے کہ لوگ تمھیں مُردہ کہیں "نیکی" کر جاؤ۔ (شیخ سعدیؒ)
- کوئی تم سے بدی کرے تم اس سے "نیکی" کرو۔ اور دونوں کو بھول جاؤ (ارسطو)
- دانش کے درخت کا میوہ "نیکی" ہے۔ (کے، خرد)
- "نیکی" کرنے والوں کے ساتھ تیری موافقت کیا خوبی رکھتی ہے جبکہ تو بدوں کے ساتھ بھی ساز گار نہ ہو۔ (بوعلی سینا)
- راستی سے "نیکی" کی حفاظت ہوتی ہے۔ (یحییٰ برمکیؒ)
- "نیکی" کر اور لوگوں کو طریقۂ نیکی سکھلا۔ (لقمان)
- شریف وہ ہے اگر اس کے ساتھ تھوڑی "نیکی" کی جائے تو زیادہ جانے اور اپنی زیادہ نیکی کو کچھ بھی نہ سمجھے۔ (لقمان)
- یہ غلط ہے کہ بُرائی کا ازالہ بُرائی ہی سے ہوتا ہے۔ "نیکی" سے بھی ہوتا ہے۔ جیسے آگ پانی سے ٹھنڈی پڑتی ہے۔ (لقمان)
- "نیکی" کرنے والے کو زندگی میں یا موت کے بعد کوئی ضرر نہیں ہو سکتا۔ (سقراط)
- "نیکی" اور خوبی دولت سے نہیں بلکہ دولت اور خوبی نیکی سے آتی ہے (سقراط)
- "نیکی" علم ہے اور بدی جہالت۔ (سقراط)
- جب انسان کسی کے ساتھ "نیکی" نہ کر سکے تو اس کی بُرائیوں ہی سے اسے مطلع کرتا رہے۔ (سقراط)

- جب حد سے زیادہ تجاوز کر جائے تو "نیکی" برائی بن جاتی ہے۔ (سقراط)
- برا وہ ہے جو لوگوں کی بدی ظاہر کرے اور "نیکی" چھپانے کی کوشش کرے۔ (افلاطون)
- "نیکی" میں اگر تجھے رنج پہونچے تو رنج تو نہ رہے گا فعلِ نیک رہ جائے گا۔ (افلاطون)
- زندگی جب تک "نیکی" کا ذریعہ نہ ہو شائستہ نہیں کہلاتی۔ (افلاطون)
- جو "نیکیوں" کو تو طلب کرتا ہے ان میں سستی کر چھوڑ دے۔ کیوں کہ سست شخص نیکیوں میں کامیاب نہیں ہوا کرتا۔ (بقراط)
- جس نے زندگی میں تیرے ساتھ کوئی "نیکی" نہ کی ہو اس کی موت پر آنسو نہ بہانا چاہیے۔ (امام شافعیؒ)
- لوگوں کو کوئی "نیکی" بتائے یا برائی سے روکے تو اس پر اتہام لگایا جاتا ہے (اویس قرنیؒ)
- لوگوں کی صحبت میں اگر کچھ "نیکی" بھی ہو تو اس کی حفاظت و عافیت گوشہ نشینی ہی میں ہے۔ (حضرت مکحولؒ)
- مجھے ثواب کی امید اُس وقت ہوتی ہے جب میں اپنی "نیکیوں" کو کم خیال کرتی ہوں۔ (حضرت رابعہؒ)
- "نیکیاں" موت کی یاد کی فرع ہیں اور گناہ نسیان موت کی شاخ۔ (سُفیان ثوریؒ)
- جب "نیکی" ظاہر ہو جائے تو اسے نیکی شمار مت کر۔ (سُفیان ثوریؒ)
- مجھے خود "نیکی" لے کر ممنیں تخیف میں چھوڑ جانا اس سے زیادہ پسند ہے کہ خود بدی لے جاؤں۔ (سالم بن ابی الجعدؒ)
- مخلص وہ ہے جو اپنی "نیکیوں" کو بُرائی کی طرح مخفی رکھے۔ (ابراہیم تیمیؒ)
- آدمی کے بُرا ہونے کو یہی کافی ہے کہ وہ خود "نیکی" نہ کرے اور نیک لوگوں کو بُرا کہے۔ (مالک بن دینارؒ)

- جو شخص کسی کی غیبت کرتا ہے وہ اپنی "نیکیاں" اس کے دفترِ اعمال میں جمع کرا دیتا ہے۔ (خواجہ حسن بصریؒ)
- آزمائش کے وقت "نیکی" کرنے والے کی بہ نسبت چالاک آدمی زیادہ مفید ثابت ہوتے ہیں۔ (بیکن)
- "نیکی" کا آغاز مشکل اور انجام بخیر ہوتا ہے۔ (فرینکلن)
- دولتِ دنیادی باعثِ حصولِ "نیکی" ہے۔ (فرینکلن)
- دنیا میں سب سے اچھا سوال یہ ہے کہ میں اس میں کیا "نیکی" کر سکتا ہوں (فرینکلن)
- صداقت "نیکی" کرنے والوں کی ماں ہے۔ (مہاتما بدھ)
- برائی کو "نیکیوں" سے دور کرو۔ (تلسی داس)
- بدی کا بیج بو کر "نیکی" کا پھل چاہتے ہو تو اس سے بڑھ کر حماقت کیا ہو گی؟ (سوامی سار شبدا نند جی)
- ہر "نیکی" اور خوبی اپنانے کے قابل ہے۔ چاہے وہ تمہارے دشمن میں ہو (ماتا ریانہ جی)
- انسان کے لئے اتنا ہی جاننا کافی ہے کہ اس دنیا میں "نیکی" سے راحت ملتی ہے۔ (پوپ)
- دوسروں کے ساتھ وہی "نیکی" کر سکتا ہے جو خود مصیبتوں میں مبتلا رہ چکا ہو۔ (آلیور سمتھ)
- "نیکی" انسانیت کے لئے عمدہ ملکیت ہے۔ جس شخص کے پاس یہ عمدہ جائداد ہو اس کا سب ادب کرتے ہیں۔ (سموئیل جانسن)
- افلاس کے مقابلہ میں تمام گناہ مجسم "نیکیاں" ہیں۔ (برنارڈ شا)
- "نیکی" میں دنیا کا سب سے دلکش حسن پوشیدہ ہے۔ (شکسپیئر)
- "نیکی" انسانیت کا سب سے بڑا زیور ہے۔ اور روح میں بسی ہوئی خوشبو۔ (شکسپیئر)
- "نیکی" جو بھی کر سکتے ہو، کرو۔ جن ذرائع سے بھی کر سکتے ہو کرو۔ جس طرح بھی

کرسکتے ہو کرو۔ جہاں بھی کرسکتے ہو کرو۔ جب بھی کرسکتے ہو کرو۔ جس کے ساتھ بھی کرسکتے ہو کرو۔ اور جب تک کرسکتے ہو کرو۔ (ڈاکٹر ہمفری)

- خدا کا تصور ہماری زندگی میں ہر طرح کی "نیکی" و ذہنی قلبی کے سہارے کا موجب ہے۔ (پروفیسر ہیٹر)
- اچھی "نیکیاں" بہت سی مشکلیں آسان کر دیتی ہیں۔ (وکٹر ہیوگو)
- "نیکی" کرنا میری عبادت ہے۔ (والٹیر)
- بُرائی کے موقعے دن میں سو بار ملتے ہیں۔ لیکن "نیکی" کا موقع سال میں صرف ایک بار آتا ہے۔ (والٹیر)
- آپ دوسروں کو اپنا ہم خیال بنانا چاہتے ہیں تو "نیکی" سے ان کے جذبات کو متاثر کیجیے۔ (ڈاکٹر کارنیگی)
- ہر "نیکی" خود اپنی جگہ بنا لیتی ہے۔ (ایمرسن)
- "نیکی" کا صلہ صرف نیکی ہے۔ (ایمرسن)
- "نیکی" انسان کی سب سے بڑی خیر خواہ ہے۔ (برک)
- صرف نیک ہی نہ بنیے۔ بلکہ کسی کے ساتھ "نیکی" بھی کیجیے۔ (تھورو)
- "نیک" کام خفیہ طور پر کرنے سے کارگر ہوتے ہیں۔ (کارلائل)
- بدذات آدمی کا دوسروں کو "نیکی" کی تلقین کرنا ایسا ہے۔ جیسے کچھوا اپنے بچے کو خوبصورتی سے چلنا سکھاتا ہے۔ (ملائی ادب)

- جو ہدایت پا گیا اس کا فائدہ اس کے "نفس" ہی کو پہونچے گا۔ (قرآن کریم)
- خدا نے مومنین سے ان کے "نفس" اور مال جنّت کے بدلے میں خرید لیے ہیں۔ (قرآن کریم)
- اللہ کی پناہ مانگو ایسے "نفس" سے جو کبھی سیر نہ ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- تمہارے "نفس" کا بھی تم پر حق ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- بہادر وہ ہے جو "نفس" پر قادر ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- تم اپنے "نفس" پر رحم کرو۔ خدا تعالےٰ تم پر رحم کرے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- جس نے اپنے "نفس" کو نصیحت کی وہ سمجھ لے کہ اس پر خدا نے بہت رحم کیا۔ (حضرت محمدؐ)
- اپنے "نفس" کے ساتھ جہاد سب سے بڑا جہاد ہے۔ کیوں کہ تیرا سب سے بڑا دشمن تیرا نفس ہے جو تیرے دو پہلوؤں کے درمیان ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جب تو صبح کرے تو اپنے "نفس" سے شام کا ذکر نہ کر۔ اور جب تو شام کرے تو اپنے نفس سے صبح کا ذکر نہ کر۔ (حضرت محمدؐ)
- تم بیک وقت خدا اور "نفس" کو راضی نہیں کر سکتے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- جہادِ کفّار جہادِ اصغر ہے۔ اور جہادِ "نفس" جہادِ اکبر ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- پاک "نفس" آدمی عورتوں سے بھی زیادہ شرمیلا ہوتا ہے (حضرت ابوبکرؓ)
- میری تعریف کر کے تم مجھے اور اس کے ساتھ اپنے "نفس" کو ہلاک کرتے ہو۔ (حضرت عمرؓ)
- حرام کاموں سے "نفس" کو روکنا بھی صبر کی دوسری قسم ہے (حضرت علیؓ)
- جو شخص خود اپنے "نفس" کی اصلاح نہیں کرتا وہ دوسروں کے حق میں

کبھی مصلح نہیں بن سکتا۔ (حضرت علیؑ)

- تیرا "نفس" تجھ سے وہی کام کرائے جس کے ساتھ تو نے اسے مانوس بنایا ہے۔ (حضرت علیؑ)
- مشورہ لینے والے کی رائے ہوائے "نفس" سے مخلوط ہوتی ہے (حضرت علیؑ)
- خواہشِ "نفس" کو علم کے ذریعہ مار۔ (حضرت علیؑ)
- بے شک تنگ دستی "نفس" کے لیے ذلت کا باعث ہے۔ (حضرت علیؑ)
- جو حقوق تیرے "نفس" کے ذمہ فرض ہیں ان کے ادا کرنے کا تو خود اس سے تقاضہ کر۔ (حضرت علیؑ)
- جو چاہتا ہے اپنے "نفس" اور لوگوں کے درمیان انصاف کرے اسے دوسروں کے لئے وہی بات پسند کرنی چاہیے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (حضرت علیؑ)
- "نفس" اللہ تعالیٰ کا مخالف ہے اور نفس کی مخالفت اللہ تعالیٰ کی دوستی ہے۔ (امام جعفرؒ)
- اوروں پر ہر دم نیک گمان رکھ اور اپنے "نفس" سے بدظن رہ۔ (غوث پاکؒ)
- "نفس" کو حق پہچانتے ہیں اس کی بقا اور حظ پہونچانے میں اس کی فنا ہے۔ (غوث پاکؒ)
- تو "نفس" کی تمنا پوری کرنے میں مصروف ہے اور وہ تجھ کو برباد کرنے میں۔ (غوث پاکؒ)
- "نفس" کی تمام بیماریوں کی دوا موت کو یاد رکھنا ہے۔ (غوث پاکؒ)
- جس "نفس" کو درست کرنا چاہے وہ اس کو سکوت اور حسنِ ادب کی لگام دے۔ (غوث پاکؒ)
- طالب صادق نہیں، جب تک تو اپنی خوراک میں اپنے ہمسایہ کو اپنے "نفس" پر ترجیح نہ دینے لگے۔ (غوث پاکؒ)
- جو اپنے "نفس" کا کبھی طرح سے معلم نہیں ہو سکتا، وہ دوسروں کا کس طرح ہوگا۔ (غوث پاکؒ)

- جیسا تیرا "نفس" حق تعالیٰ کے حکم پر راضی ہونے سے منکر ہے ایسا ہی تو اپنے نفس کا منکر نہ بن۔ (غوث پاکؒ)
- تواضع اختیار کرو اپنے "نفسوں" سے۔ (غوث پاکؒ)
- اپنے "نفس" کو دیکھو شاید کچھ تغیر آگیا ہو۔ (حضرت فضیلؒ)
- "نفس" ایک ایسی چیز ہے جو ہمیشہ باطل کی طرف رُخ کرتی ہے (بایزید بسطامیؒ)
- جو "نفس" کو خواہشات سے باز رکھتا ہے اس کو رحمت کے کفن میں لپیٹو اور سلامتی کی زمین میں دفن کرو۔ (بایزید بسطامیؒ)
- "نفس امارہ" کا مقصود بہتر ہمسروں پر بلندی چاہنا ہے (مجدد الف ثانیؒ)
- "نفس" پر شریعت کی پابندی سے زیادہ کوئی چیز دشوار نہیں ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- "نفس" کا کمال مخالفت اتباعِ شریعت میں ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- شر "نفس" شیطان کے شر سے زیادہ ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- علامت اس بلا کی جو واسطے بلندی درجات کے ہوتی ہے، رضا و موافقت اور طمانیتِ "نفس" ہے۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- سکونِ "نفس" قبول مدح پر اشد تر ہے ذلتِ معصیت سے (ابوالحسن خرقانیؒ)
- اگر کوئی ایک آرزو "نفس" کی پوری کرے، اس کو سینکڑوں خرخشے اللہ کی راہ میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- ستر سال گذرے کہ میں اللہ تعالیٰ کا ہو رہا ہوں اور اس مدت میں ایک دفعہ بھی "نفس" کی مُراد پوری نہیں کی۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- تاوقتیکہ "نفس" و خواہش مجاہدات قویہ سے تابع شریعت نہ بن جائیں دل انوارِ معرفت سے زندہ نہیں ہو سکتا۔ (امام غزالیؒ)
- خوراک بھوک سے کم کھاؤ تاکہ حرکتِ عبادت اور صحت میسر آئے، زیادہ کھاؤ گے تو خواہشِ "نفس" کے لئے ہو جائے گا۔ اور پھر عبادت سے غافل ہو جاؤ گے اور یہی نفس کا تقاضہ ہے۔ (امام غزالیؒ)

- جب تک آدمی اپنے "نفس" سے بر نہ آئے، دوسرے نفس کا ذمہ نہ اٹھائے۔ (امام غزالیؒ)
- "نفس" کو مباح چیزوں کی خواہش سے روکو، ورنہ دنیا اس کی بہشت بن جائے گی۔ (شفیق بلخیؒ)
- انسان اپنے "نفس" کے ساتھ افراطِ محبت کی وجہ سے خود یہ گمان رکھتا ہے کہ جو صفاتِ جمیلہ اس میں نہیں ان صفات سے اس کا نفس آراستہ ہے۔ (جالینوس)
- "نفس" ظاہر اور خانۂ خلوت میں دوسروں کی بہ نسبت اپنے آپ سے زیادہ شرم ظاہر کرتا ہے۔ (فیثاغورث)
- "نفس" سے بڑھ کر کوئی جاہل نہیں۔ (بزرجمہر)
- میں نے بذاتِ خود اپنے "نفس" کو بلحاظ اس پر خوف کھانے اور اس پر مہربانی کرنے کے تمام خلقت سے اپنی پناہ میں لے رکھا ہے۔ (بزرجمہر)
- اپنے "نفس" کے لئے راحت طلب کی تو میں نے اس کے بے فائدہ چیز کو چھوڑ دینے کے سوا کسی چیز کو اس کے لئے زیادہ راحت دینے والا نہ پایا۔ (بزرجمہر)
- خواہشِ "نفس" تجھے طائر النفس بناتی ہے۔ (بو علی سینا)
- "نفسانی" خواہشات کو ترقی دینے والا ہرگز کسی دوسری ترقی کا بوجھ اپنے اپنے کندھوں پر نہیں اٹھا سکتا۔ (یحییٰ برمکیؒ)
- "خواہشِ نفسانی" سے سیر آدمی عورت کی پروا نہیں کرتا۔ (یحییٰ برمکیؒ)
- دوسروں کی روزی پر آنکھ مت ڈال تاکہ رنج "نفس" سے سلامت رہے۔ (لقمان)
- جہاں تک ہو سکے لوگوں سے دور رہنے کی کوشش کرو تاکہ "نفس" پاکیزہ رہے۔ (لقمان)
- اصلاحِ "نفس" کی فکر میں مشغول رہو تاکہ بجائے صفاتِ بد کے نیک صفات پیدا ہو سکیں۔ (لقمان)
- شریف کے "نفس" کو حسنِ قبولِ حق سے اور خسیسِ ناقص کے نفس کو میلانِ باطل

سے شناخت کرنا چاہیے۔ (سقراط)

- بد نفس" وہ ہے جو لوگوں کی بدی ظاہر کرے اور نیکی چھپائے۔ (افلاطون)
- تین باتوں سے میرے "نفس" کو تکلیف پہونچتی ہے۔ وہ دولت مند جو کہ محتاج ہو جائے۔ وہ عزیز کہ جو ذلت و خواری میں گرفتار ہو، وہ عالم کہ جس پر جاہل افسوس کریں۔ (افلاطون)
- کسی شخص کی رائے جو علم و معرفت میں تیرے مساوی ہو تیرے حق میں تیری رائے سے اچھی ہو گی کیوں کہ وہ تیری ہوائے "نفس" سے خالی ہو گی۔ (افلاطون)
- "ہوائے نفس" پر عقل کو اس وجہ سے شرف حاصل ہے کہ عقل روزگار کو تیرا بندہ بناتی ہے اور ہوائے نفس تجھ کو بندۂ روزگار بناتی ہے۔ (افلاطون)
- ایسے شخص کی صحبت کے لیے رغبت ظاہر کرنا جو کہ تم سے پہلوتہی کرے "ذلتِ نفس" کا موجب ہے۔ (ارسطو)
- جس کے "نفس" نے دل پہ فتح پائی تو سمجھ کہ وہ دل مُردہ ہے۔ (ارسطو)
- جو کوئی شخص حسد کو دوست رکھتا ہے اس کا "نفس" قائم نہیں رہتا۔ اور اس کو مرنے سے پہلے مار دیتا ہے۔ (بقراط)
- تو نے فضائل "نفس" کو محاسنِ چہرہ بنا لیا ہے۔ (دیوجانس کلبی)
- دوست کیا ہے؟ ایک "نفس"! اجسامِ متفرقہ میں (دیوجانس کلبی)
- اپنے "نفس" کو ہلاک کر تاکہ تو زندہ ہو جائے۔ (احمد خضرویہ رح)
- "نفس" میں جتنا لالچ بڑھتا ہے اتنا ہی وہ ذلیل ہوتا جاتا ہے۔ (امام شافعیؒ)
- میں اپنے "نفس" کا امتحان لیتا ہوں کہ یہ کسی کام کو کسرِ شان تو نہیں سمجھتا۔ (ابن اسلامؒ)
- ایک لغو کلمہ کو چھوڑنا "نفس" کے لیے ایک دن کے روزے سے زیادہ مشکل ہے۔ (یونس بن عبیدؒ)
- تواضع یہ ہے کہ حقیر لوگوں کے پاس بیٹھیں مگر حظِ "نفسانی" کی خاطر نہیں۔ (عبداللہ بن عمرؓ)

- تیرا اپنے "نفس" پر سلطنت ہونا خونِ ناحق سے بھی بڑا ہے۔ (عبداللہ بن مبارکؒ)
- جو خواہشِ "نفس" پر غالب آئے وہ فرشتوں سے بڑھ کر ہے۔ (وہب بن وردؒ)
- تنہائی کی جو نزادار ہے کہ تجھے اپنے "نفس" سے تنہائی حاصل ہو۔ (حمدون قصارؒ)
- صاحبِ استقامت ہونا طالبِ کرامت ہونے سے بہتر ہے، کیونکہ کرامت کو تمہارا "نفس" چاہتا ہے اور استقامت کو خدا۔ (ابو علی جرجانیؒ)
- خواہشِ "نفس" کو ترک کرنا بھی حصول مراد ہے۔ (ابو الحسین النوریؒ)
- مومن "نفس" کی خواہش کا بندہ نہیں ہوتا۔ (شمس تبریزیؒ)
- "اے نفس! تجھے اپنے سے زیادہ نیک لوگوں کی صحبت پسند نہیں، جب اس کو اپنے آپ سے اچھا دیکھا تو اس کے پاس بیٹھنا تجھے مشکل ہو گیا۔ (ابو سلیمان دارانیؒ)
- خواہشاتِ "نفس" کی متابعت کرنے والا دنیا و آخرت دونوں میں گرفتارِ عذاب رہتا ہے۔ (یحییٰ بن معاذؒ)
- بے شعور اور شریر انسان کا "نفس" بے خبر کوچوان کے گھوڑے کی طرح بے قابو ہو جاتا ہے۔ (کٹھوپنشد)
- "نفسانی" خواہشات بناوٹی سونے کی طرح چمکتی تو بہت ہے۔ لیکن امتحان کی آگ میں پڑنے سے وہ چمک دمک کافور ہو جاتی ہے۔ (سدرشن)
- اپنے "نفس" کے ساتھ ہر سر پرخاش رہ۔ (مہاتما بدھ)
- "نفسانی" خواہشات کا جنون تھوڑی دیر رہتا ہے۔ لیکن اس کا پچھتاوا بہت دیر تک۔ (شیلر)
- غرور کے برابر کوئی "نفسانیت" نہیں، جس کی اصلاح دشوار ہو۔ (فرینکلن)
- جو شخص بوالہوسی اور لذاتِ "نفس" میں مبتلا نہیں وہ افلاس کو مصیبت نہیں سمجھتا۔ (سنیکا)

نجات

- خدا سے ڈرو تاکہ تم نجات پا سکو۔ (قرآن کریم)
- انسان کو جب سختی سے "نجات" مل جاتی ہے تو وہ اسے بھلا دیتا ہے (قرآن کریم)
- ناقص دانائی سے بے وقوفی "نجات" سے زیادہ نزدیک ہے (حضرت محمدؐ)
- جس نے سلامتی پائی اس نے "نجات" پائی۔ (حضرت محمدؐ)
- جس نے لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کی اس نے "نجات" پائی دنیا و آخرت سے۔ (زبور)
- تنہائی میں اگرچہ خوف ہے مگر باعثِ "نجات" ہے۔ (حضرت علیؓ)
- شیطان "نجات" نہ پانے والے چہرہ پر خط ہوتا ہے۔ (حضرت فضیلؒ)
- اگر "نجات" چاہتے ہو تو ضعیف العمر کو اپنا باپ، جوانوں کو اپنا بھائی چھوٹوں کو اپنی اولاد اور عورتوں کو اپنی ماں بہن سمجھو۔ (حضرت فضیلؒ)
- بڑھی ہوئی آرزوئیں ترک کرو تاکہ غموں سے "نجات" مل سکے۔ (منصور عمار بصریؒ)
- دوستی حق کو سرمایہ "نجات" خیال کرو کہ بغیر سرمایہ کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا۔ (لقمان)
- موت زندگی کی تمام مصیبتوں سے "نجات" دلاتی ہے۔ (سقراط)
- جملہ امور میں آہستگی پسندیدہ ہے، سوائے ان کاموں کے جو غم سے "نجات" بخشیں۔ (ارسطو)
- نیک زندگی قابلِ فخر ہی نہیں راہِ "نجات" بھی ہے۔ (سوامی سار شدانند جی)
- خاموشی سے یہی کیا کم فائدہ ہے کہ بحث کی تکالیف سے "نجات" ہوتی ہے۔ (بکینن)
- جب تک آپ نسلِ انسانی کو حب الوطنی کے جھوٹے جذبہ سے "نجات" نہیں دلائیں گے امن کا خواب خواب ہی رہے گا۔ (برنارڈ شا)

- مصیبت اس حالت کا نام ہے جس میں انسان اپنے مداحوں سے "نجات" پا کر خود کو پہچانتا ہے۔ (سموئیل جانسن)
- عقل کشتیٔ "نجات" ہے۔ (عربی ادب)
- جسمانی تکالیف سہنے سے "نجات" ملتی ہے۔ (مشرقی ادب)

ناراضگی

- جو ہماری "ناراضگی" لوگوں کی رضامندی کے مقابلہ میں خریدتا ہے ہم اس کو اسی کے حوالے کر دیتے ہیں۔ (قرآن کریم)
- ایماندار آدمی اپنی بیوی سے "ناراض" نہ رہا کرے۔ (سرور کائنات)
- کسی پر بے جا غصہ نہ کرو گے تو خدا کے غضب اور "ناراضگی" سے بچتے رہو گے۔ (سرور کائنات)
- تو خلقت کو راضی کرنے میں خالق کی "ناراضگی" کی پروا نہیں کرتا۔ جلد ہی تو پکڑا جائے گا اور تجھے وہ پکڑے گا جس کی گرفت حد درجہ دردناک ہے (غوث الاعظمؒ)
- "ناراضگی" کے خیال سے حق بات دوست کو نہ بتلانا حق دوستی نہیں (مجدد الف ثانیؒ)
- خوش گمانی خدا کی "ناراضگی" کو دور کرتی ہے۔ (سفیان ثوری)
- مصیبت کی شکایت سے پرہیز کرو۔ کیوں کہ یہ بات خدا کی "ناراضگی" کا پیش خیمہ ہے۔ (حسن بصریؒ)
- کسی دوست کی "ناراضگی" اپنی جان کے لئے عذاب سے کم نہیں۔ (وہیب بن ورد)

نکاح

- تم کو روا نہیں کہ عورتوں کو میراث سمجھ کر ان پر قبضہ کر لو اور نہ اس لئے انھیں قید میں رکھو کہ وہ دوسرا "نکاح" نہ کرنے پائیں۔ (قرآن کریم)
- اور وہ عورتیں بھی حرام کی گئی ہیں جو قید "نکاح" میں ہوں بجز ان کے جو تمھاری ملکیت میں آجائیں۔ (قرآن کریم)
- بیوہ کے "نکاح" میں توقف مت کرو جب کہ اس کا جوڑ مل جائے۔ (حضرت محمدؐ)
- اکثر تاخیر "نکاح" بھی سبب زنا بن جاتا ہے اور وبال والدین پر آتا ہے (امام غزالیؒ)
- "نکاح" دین کا حصار ہے اور شہوت شیطان کا ہتھیار۔ (امام غزالی)
- شر سے بچانے والا "نکاح" ہے۔ (امام غزالیؒ)
- جو کسب حلال نہ کر سکے اس کا "نکاح" نہ کرنا بہتر ہے۔ (امام غزالیؒ)
- "نکاح" کرنے والا گو شرمگاہ کو بچائے مگر نظر اور دل کو بچانا اس کو محال ہے۔ (امام غزالیؒ)
- جس شخص نے دنیا کی طرف "نکاح" کا پیغام بھیجا تو وہ اپنے مہر میں اس کا پورا دین مانگے گی۔ (وہب بن منبہؒ)
- تجربہ پر امید کا غلبہ عاجلانہ "نکاح" ثانی ہے۔ (سموئل جانسن)
- "نکاح" اتباع سنّت اور امّت محمدیہ کا بڑھنا ہے۔ (عربی کہاوت)

وقت

- موت کے "وقت" ہم جتا دیں گے کہ یہی وہ حالت ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔ (قرآن کریم)
- زانی کو سزا دیتے "وقت" مسلمانوں کی ایک جماعت فضیحت کے لئے موجود ہے۔
(قرآن کریم)
- خدا نافرمانوں کو "وقتِ مقرر" یعنی موت تک مہلت دئے ہوئے ہے۔ پھر جب ان کا وقت آپہونچتا ہے تو اس سے نہ ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔
(قرآن کریم)
- اے اولادِ آدم! تو اپنی زینت ہر نماز کے "وقت" (قرآن کریم)
- خدا ہر "وقت" تمہارے ساتھ ہے (حضرت محمدؐ)
- کارہائے آخرت کے "وقت" یہ خیال کرو کہ کل ہی موت کا سامنا ہے (حضرت محمدؐ)
- نماز میں جب اس کا "وقت" ہو جائے تو توقف مت کرو۔ (حضرت محمدؐ)
- جب دو شخص ایک ہی "وقت" میں دعوت دیں تو ان میں سے نزدیک تر دروازے والے کی دعوت قبول کرو۔ اور اگر ان میں سے کوئی پہل کرے تو اس کی دعوت قبول کرو۔
(حضرت محمدؐ)
- "وقت" سے پہلے خبردار ہو جاؤ، ورنہ اس وقت تمہارا رونا چلانا کچھ نہ سنا جائے گا۔
(حضرت عیسیٰؑ)
- جو شخص جس چیز کا خواہاں ہے اسی کی دُھن میں ہر "وقت" لگا رہتا ہے (حضرت عمرؓ)
- غصّہ کے "وقت" جب تک آزمانہ لے اس وقت تک کسی کے خلق پر اعتبار نہ کر۔
(حضرت عمرؓ)
- طمع کے "وقت" جب تک آزمانہ لے اس وقت تک کسی کی دینداری پہ بھروسہ نہ کر۔
(حضرت عمرؓ)

- "وقت" پر چوکنے سے بہت بڑا نقصان اٹھانا پڑتا ہے (ڈبلیو بری)
- پوشیدہ گناہ مرتے "وقت" تک کھٹکتا رہتا ہے۔ (شنکر آچاریہ)
- عبادت میں اس "وقت" تک لطف نہیں آسکتا جب تک حلال کی کمائی نہیں کھائی جاتی۔ (گرونانک دیوجی)
- جس "وقت" انسان مسکراتا ہے اس کی زندگی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ (شرن)
- غصہ ایک "وقتی" پاگل پن ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- مشکل "وقت" کے لئے پیسہ بچا کر رکھو۔ (ودُھر)
- انسان جب حیوان بن جاتا ہے تو اس "وقت" وہ حیوان سے بھی بدتر ہو جاتا ہے (ٹیگور)
- "وقت" تبدیلی کا سرمایہ ہے۔ (ٹیگور)
- ایک "وقت" ایسا بھی ہوتا ہے جب کچھ نہ کرنا ہی فرض سمجھا جاتا ہے۔ (ٹیگور)
- "وقت" کا ایک لمحہ سونے کے کروڑ سکے دینے پر بھی نہیں ملتا۔ (چانکیہ)
- "وقت" بدل جانے پر لوگوں کی نظریں بھی بدل جاتی ہیں۔ (جے شنکر پرساد)
- "وقت" کی قدر کرو۔ اور باقاعدگی کو اپنا اصول بناؤ۔ اس طرح تمہیں کام کرنے کے لئے زیادہ وقت ملے گا۔ (پنڈت جواہر لال نہرو)
- دانش مند "وقت" کی قدر اس کی موجودگی میں کرتے ہیں اور نادان اسے کھو کر بیدار ہوتے ہیں۔ (ہربرٹ سپنسر)
- جو شخص "وقت" کی قدر نہیں کرتا۔ وہ کوئی اقتدار بھی حاصل نہیں کر سکتا۔ (ہربرٹ سپنسر)
- وہ "وقت" ہرگز انسانی زندگی میں محسوب نہیں ہو سکتا جو لہو و لعب میں صرف کیا جاتا ہو۔ (ہربرٹ سپنسر)
- دنیا میں اگر کوئی حاصل کرنے کی چیز ہے تو وہ پابندی "وقت" ہے۔ (ہربرٹ سپنسر)
- زندگی کیا ہے؟ صرف "وقت"! پس اگر ہم اس کو ضائع کرتے ہیں تو گویا زندگی

برباد کرتے ہیں۔ (ہربرٹ اسپنسر)

- ہر چیز اپنے "وقت" کے لحاظ سے خوبصورت اور بدصورت کہلاتی ہے۔ (فرینکلن)
- "وقت" کا آگے کی طرف سے روکنا لازم ہے نہ کہ اس کے پیچھے کی طرف دوڑنا۔ (فرینکلن)
- جوانی کے "وقت" روپیہ بچاؤ اور بڑھاپے میں بے دریغ خرچ کرو۔ (فرینکلن)
- ہر کام کے واسطے "وقت" مقرر ہونا چاہیئے۔ (فرینکلن)
- دن کا کام رات پر اور رات کا کام دن پر نہ اٹھا رکھو۔ "وقت" کی مصلحت ہی یہی ہے۔ (فرینکلن)
- جو اچھا سامع اور کم گو ہو اس کا ہر "وقت" اور ہر جگہ استعمال ہوتا ہے۔ (کوپراج)
- زندگی میں میری کامیابی کا راز یہ ہے کہ میں ہمیشہ "پندرہ منٹ" پہلے کام پر موجود ہوتا ہوں۔ (شکسپیئر)
- بن بلائے مہمان کا خیر مقدم اس "وقت" ہوتا ہے جب وہ جا چکے ہوتے ہیں۔ (شکسپیئر)
- میں نے "وقت" کو برباد کیا اب وقت مجھے برباد کر رہا ہے۔ (شکسپیئر)
- مستحکم ارادہ ضرورت کے "وقت" پوری مدد کرتا ہے۔ (شکسپیئر)
- شاعر لکھنے کے لیے اس "وقت" تک اپنا قلم نہیں اٹھاتا جب تک کہ اس کی سیاہی محبت کی آہوں سے شرابور نہیں ہو جاتی۔ (شکسپیئر)
- گفتگو ختم کرنے کا "وقت" وہ ہوتا ہے، جب دوسرا کچھ کہے بغیر اثبات میں سر ہلا رہا ہو۔ (ہاسکنز)
- انسان صبح کے "وقت" اپنے آپ کو آہستہ آہستہ مرتا دیکھنے کے لئے کتنا خوش خوش اٹھتا ہے۔ (ہاسکنز)
- بالاقساط ادائیگی کے وعدے پر کوئی چیز خریدنے میں بظاہر کوئی قباحت نہیں، لیکن اصل دِقت تو "بروقت" ادائیگی ہی ہے۔ (ہاسکنز)
- برداشت عقلمند آدمی کا وہ صبر ہے جس کا مظاہرہ وہ جاہل کی باتیں سننے کے "وقت" کرتا ہے۔ (ہاسکنز)

- بہ نسبت مصیبت کے خوشحالی زیادہ سخت امتحان کا "وقت" ہے۔ (بار نم)
- میں اپنے حریفوں پر اکثر اس لئے غالب آتا ہوں کہ وہ دو چار منٹ کو کچھ حقیقت نہیں سمجھتے۔ لیکن میں اس تھوڑے سے "وقت" کی قدر و قیمت اور اہمیت سے واقف ہوں۔ (ڈالبس)
- بعض "وقت" میں زندگی پر موت کو ترجیح دیتا ہوں۔ (برنارڈ شا)
- کسی خاتون کے پاس اس قدر کپڑے نہیں ہونے چاہئیں کہ پہننے کے "وقت" اسے یہ سوچنا پڑے کہ کون سا لباس پہنوں۔ (ڈان ہیرالڈ)
- حقیقی دوست آپ کی طرف اس "وقت" آتا ہے جب ساری دنیا آپ کو چھوڑ چکی ہوتی ہے۔ (دنچیل)
- آپ بولتے "وقت" یہ نہ سمجھئے کہ ہر مسئلہ کی عمارت چرب زبانی کی بنیاد پر نہیں بلکہ قانون پر کھڑی ہوتی ہے۔ (جوزف)
- سب سے بڑا خطرہ اس "وقت" ہوتا ہے جب نصف عاقل ایک طرف ہوں اور نصف احمق دوسری طرف۔ (گوئٹے)
- مجھے ایک برجستہ تقریر کرنے کے لئے تین ہفتہ سے زیادہ "وقت" لگ جاتا ہے۔ (مارک ٹوئن)
- کامیابی صرف ایک بار دروازہ کھٹکھٹاتی ہے۔ مگر آفات و مصائب کسی "وقت" بھی یورش کر سکتے ہیں۔ (سموئل جانسن)
- جو خاوند اپنی بیوی کو خبریں سناتا ہے اس کی شادی ہوئے تھوڑا ہی "وقت" گذرا ہوتا ہے۔ (ہوور)
- دانش مندی یہ ہے کہ "وقت" کے ساتھ چلا جائے۔ (ہوور)
- احمق ہر وقت "مکر کا دام بچھانے کی فکر میں لگا رہتا ہے۔ (بیکن)
- روزگار "وقت" کا آلہ ہے۔ (نپولین)
- "وقت" قیمتی ہے لیکن صداقت اس سے بھی زیادہ قیمتی ہے (ڈزرائیلی)

- اپنے بیش قیمت " وقت" کا لمحہ ہمیں محنت و مصروفیت میں گزارنا چاہئے۔ اسی میں سچا لطف ہے۔ (ایمرسن)
- مصروف انسان کے پاس آنسو بہانے کا "وقت" نہیں ہوتا۔ (بائرن)
- ہر "وقت" مسکراتے رہنے کی عادت ڈالو۔ (ڈاکٹر مارڈن)
- ہر "وقت" اپنے دل و دماغ کو اچھے کاموں میں مشغول رکھو۔ (ڈاکٹر مارڈن)
- ہم حسن کی حقیقت سے اس "وقت" واقف ہو سکتے ہیں جب ہم اپنے اندر خدا کے ہر کام میں حسن جمال کا احساس کرنے لگیں۔ (رسکن)
- "وقت" بے شمار مسئلوں کو حل کر دیتا ہے۔ (ڈیل کارنیگی)
- "وقت" کو سونے سے زیادہ قیمتی سمجھو۔ ایک لمحہ بے کار ضائع نہ کرو۔ (ڈیل کارنیگی)
- اس "وقت" تک کامیابی کی قطعی امید نہ رکھو جب تک کہ تم ہاتھ باندھے بیٹھے ہو۔ (سمسن)
- دنیا کا کوئی معرکہ اس "وقت" تک سر نہ ہوا۔ جب تک اس میں ٹھوس عمل کا دخل نہ ہو۔ (ڈوگلس لیرٹن)
- انسان اس "وقت" تک بوڑھا نہیں ہوتا۔ جب تک کہ اس کی زندگی میں مٹھاس اور امنگ ہے۔ (سویٹ مارڈین)
- جب خاموشی کا "وقت" ہو ہرگز نہ بولو۔ (جارج واشنگٹن)
- دنیا کی آدھی تکلیف اسی "وقت" رفع ہو جاتی ہے جب ہم یہ سوچ لیتے ہیں کہ ہم اس پر غالب آ سکتے ہیں۔ (جارج واشنگٹن)
- "وقت" کا ہر لمحہ سونے کے ذرّے کی طرح قیمتی ہے۔ (میسن)
- جو لوگ "وقت" کا غلط استعمال کرتے ہیں وہی وقت کی کمی کی شکایت کرتے ہیں۔ (بروئر)
- انصاف کی بات کہنے کے لئے کوئی "وقت" کبھی نامناسب نہیں۔ (سوفوکلس)
- کسی کی خوبیوں کی تعریف کرنے میں اپنا "وقت" برباد مت کرو۔ (کارل مارکس)

- بعض "وقت" جُرم معاف کرنا مُجرم کو زیادہ خطرناک بناتا ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- جو شخص مصیبت کے "وقت" اوّل اپنی تدبیروں اور پھر خلق خدا کی امداد سے عاجز ہو کر خدا کی جانب رجوع کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ بھی اس کی طرف سے مُنہ پھیر لیتا ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- دوسروں کے سینے سے شر اس "وقت" دور کر کہ پہلے تو اپنے سینے کی صفائی کر لے۔ (حضرت علیؓ)
- اوّل عمر میں جو "وقت" ضائع کیا ہے آخر عمر میں اس کا تدارک کر تاکہ انجام بخیر ہو۔ (حضرت علیؓ)
- "وقت" کی قدر کرو۔ اور اس کو فضول ضائع مت کرو۔ (حضرت علیؓ)
- بشریت انکار کرتی ہے رجوع الی اللہ ہونے سے مگر مصیبت کے "وقت" (ابوالحسن حقانیؒ)
- جو آڑے "وقت" کام نہ آئے اس دوست سے بچو کیونکہ وہ سب سے بڑا دُشمن ہے۔ (حضرت امام غزالیؒ)
- جس "وقت" تم سے خطا سرزد ہو اسی وقت تنبیہ کر لو تاکہ آئندہ پھر یہ خطا سرزد نہ ہو۔ (جالینوس)
- انسان برسوں میں جوان ہوتا ہے، لیکن اگر وہ اپنے "وقت" کو بہترین طریقہ پر صرف کرے تو گھنٹوں میں بوڑھا یعنی تجربہ کار ہو جاتا ہے۔ (فیثا غورث)
- جو پیش از "وقت" مانگتے ہیں اور پیش از وقت چاہتے ہیں انھیں ہمیشہ رنج پہونچتا ہے۔ (اقلیدس)
- جو مصیبت کے "وقت" تمہارے ساتھ ہو وہی صادق دوست ہے (مامون الرشیدؒ)
- راست گو کسی "وقت" جھوٹ بھی بولے تو سچ سمجھا جاتا ہے۔ (مامون الرشیدؒ)
- عقلمند وہ ہے جو مصیبت کے "وقت" اپنے دل کو جگہ سے نہ ہلنے دے۔ (کے، خسرو)
- بعض "وقت" انسان کی موت اس بات میں ہوتی ہے جس کی وہ خواہش کرتا ہے۔ (بزرجمہر)

- نظر اس "وقت" تک پاک ہے جب تک اُٹھائی نہ جائے۔ (بوعلی سینا)
- برتنوں کے ٹوٹ جانے کا بھی "وقت" مقرر ہے۔ (محمد بن کعبؒ)
- عقل اس "وقت" تک مکمل نہیں ہوتی جب تک کہ اپنے دوست سے نہ ڈرے۔ (محمد بن نیادؒ)
- جب تمہیں ذلت کا معاملہ درپیش آجائے اس "وقت" تمہارے واقف کم ہوں گے۔ (بشیر بن منصورؒ)
- "وقت" کبھی واپس نہیں آتا۔ اور نہ عمر دوبارہ مل سکتی ہے۔ (حارث بن سعیدؒ)
- ہر "وقت" اپنی موت کو پیشِ نظر رکھو۔ (لقمان)
- عقل مند کے لئے وہ "وقت" سخت مشکل کا ہے جب کسی بات کا اظہار و اخفا دونوں میں خرابی پیدا ہونے کا خوف ہو۔ (لقمان)
- لوہا صرف لڑائی کے "وقت" سونا سمجھا جاتا ہے۔ مگر عقل ہر جگہ اور ہر وقت سونے سے زیادہ قیمتی ہے۔ (سقراط)
- ہر "وقت" وہ بات کہنی چاہیے کہ جس کے سننے سے شرمندگی ہو۔ (بقراط)
- بزدلی نازک "وقت" ہلاکت میں چھوڑ دیتا ہے۔ (امام جعفرؒ)
- مصیبت کے "وقت" ظالم کا کوئی مددگار نہیں ہوتا۔ (شیخ سعدیؒ)
- عورت کی معصومیت اس "وقت" قابلِ دید ہوتی ہے جب وہ بچہ کو لئے مسکرا رہی ہو۔ (ابن یمین خراسانیؒ)
- جس نے "وقت" سے کوئی نصیحت نہیں لی، اسے بغیر چرواہے کی اونٹ کے ساتھ چرنا چاہیئے۔ (صلاح الدین صفدیؒ)
- جن کو اسباب مہیا ہوں انھیں جس "وقت" بھوک لگے کھالیں اور جن لوگوں کو یہ حاصل نہیں انھیں جس وقت مل جائے کھالیں۔ (دیوجانس کلبی)
- فائدہ اٹھاتے "وقت" ہی شکریہ ادا کرو۔ (حکیم بسینکا)
- جو بیناہ گزین کی حفاظت نہیں کرتا اس کی حکومت میں "وقت" پر بویا ہوا بیج بھی نہیں اُگے گا۔ (مہابھارت)

وہم وگمان

- جو شخص خدا سے خوف کھاتا ہے تو خدا اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جو اس کے "وہم وگمان" میں نہیں آسکتی۔ (قرآن کریم)
- آپس میں "بدگمانی" سے پرہیز کرتے رہا کرو۔ (قرآن کریم)
- کسی کو اپنی نسبت "بدگمانی" میں نہ ڈال۔ (حضرت محمدؐ)
- اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے "گمان" کے ساتھ ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اہلِ ایمان کے "گمان" نیک ہوتے ہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- بُرا آدمی کسی کے ساتھ "نیک گمان" نہیں رہ سکتا۔ وہ ہر ایک کو اپنے جیسا خیال کرتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- اوروں پر ہر دم "نیک گمان" رکھ اور اپنے نفس پر بدظن رہ۔ (غوث پاکؒ)
- "وہم" اور بدگمانی تمام فائدوں کو بند کر دیتی ہے۔ (غوث پاکؒ)
- اللہ تعالیٰ سے اتنا ہی ڈرنا کافی ہے کہ "وہم" اور مشتبہات سے بچتے رہو۔ (سفیان ثوریؒ)
- "وہم اور بدگمانی" کو اپنے اوپر غالب مت کر کہ تجھ کو دنیا میں کوئی دوست ہمدرد نہ مل سکے گا۔ (لقمان)
- "وہم" ایک کانٹا ہے۔ (رام تیرتھ)
- ان سے زیادہ قابلِ رحم غلام کوئی نہیں جو اس "وہم" میں مبتلا رہتے ہیں کہ وہ آزاد ہیں۔ (گیٹے)
- اپنے ظلم کی سزا فوراً نہ ملنے پر کسی "وہم" میں مبتلا نہ ہو۔ (اسمٰعیل ابن ابوبکر)
- "بدگمانی" باطن کے ناپاک ہونے کا نشان ہے۔ (عربی کہاوت)
- ایمان کی کمزوری "وہم" میں مبتلا کر دیتی ہے۔ (فارسی ادب)

وعدہ

- قیامت ایک "وعدہ" ہے جس کا پیدا کرنا ہم نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے (قرآن کریم)
- جس بات کا "وعدہ" کرو اس کو پورا کرو، جو لوگ عہد پورا کرتے ہیں، وہی صادق کہلاتے ہیں۔ (قرآن کریم)
- کفار نے کہا کہ اے نوحؑ! تم ہم سے جھگڑے اور بہت جھگڑ چکے، اب تم جس چیز کا "وعدہ" کرتے ہو، اُسے لے آؤ۔ اگر تم سچے ہو۔؟ (قرآن کریم)
- "وعدہ" پورا کرو۔ اقرار کی باز پرس ہوگی۔ (قرآن کریم)
- اپنے "وعدہ" کا لحاظ رکھو۔ (قرآن کریم)
- مومن کا "وعدہ" ایسا ہے جیسا ہاتھ میں پکڑ لینا۔ (حضرت محمدؐ)
- جس سے "وعدہ" کرو۔ اسے ضرور پورا کرو۔ خواہ کافر ہی سے کیوں نہ کیا ہو؟ (حضرت محمدؐ)
- اس بات کا "وعدہ" نہ کرو۔ جسے پورا نہیں کر سکتے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو "وعدہ" کا پابند نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔ (حضرت محمدؐ)
- مرد کا کمال استقلال ہے کہ باوجود غصہ اور رنج کے "وعدہ" کو پورا کرے (حضرت علیؓ)
- اگر تم کسی مرد خدا کو پہچاننا چاہتے ہو تو دیکھو کہ وہ حق تعالیٰ کے "وعدہ" پر زیادہ بے خوف ہے یا مخلوق کے وعدوں پر زیادہ بھروسہ رکھتا ہے۔ (شفیق بلخیؒ)
- اللہ تعالیٰ نے مجرموں کو دنیا و آخرت میں ذلیل کرنے کا "وعدہ" کر لیا ہے۔ (خواجہ حسن بصریؒ)
- ضرورت میں انسان جو "وعدہ" کرتا ہے وہ بہت کم پورا کرتا ہے۔ (بیکن)
- بالاقساط ادائیگی کے "وعدہ" پر کوئی چیز خریدنے میں بظاہر کوئی قباحت نہیں۔ لیکن اصل دقت تو بروقت ادائیگی ہی ہے (ہاسکنز)

ہاتھ

- قرآن سے پہلے تو اے پیغمبر! نہ تو آپ کسی کتاب میں سے پڑھ کر سنا سکتے تھے اور نہ اپنے "ہاتھ" سے کچھ لکھ ہی سکتے تھے اگر ایسا ہوتا تو باطل پرست شک کرتے۔ (قرآن کریم)
- جو کوئی چوری کرے مرد ہو یا عورت، اس کا "ہاتھ" کاٹ ڈالو۔ یہ سزا خدا کی طرف سے ہے۔ (قرآن کریم)
- تمہیں جو مصیبت پہونچتی ہے وہ وہی ہوتی ہے جسے تمہارے "ہاتھوں" نے کمایا۔ (قرآن کریم)
- خدا کے "ہاتھ" میں محمدؐ کی جان ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- کوئی مسلمان تمہارے "ہاتھ" سے ایذا نہ پائے۔ (حضرت محمدؐ)
- اس بلا میں "ہاتھ" مت ڈالو۔ جس کا مقابلہ کرنے کی طاقت تم میں نہ ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر کوئی شخص ممنوع کام کا عمل میں آنا دیکھے تو اسے چاہیے کہ "ہاتھ" کے اشارے سے منع کر دے۔ (حضرت محمدؐ)
- سخی کا "ہاتھ" سائل کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- اگر تم میرے "ہاتھوں" پہ چاند اور سورج بھی لاکر رکھ دو تو بھی میں صداقت کا راستہ نہیں چھوڑوں گا۔ (حضرت محمدؐ)
- خدا ان "ہاتھوں" کو پسند نہیں کرتا جو بے گناہوں کو آزار پہونچائیں۔ (حضرت سلیمانؑ)
- ہوشیار آدمی کا "ہاتھ" حکمراں ہو گا اور سست آدمی کا خراج گذار۔ (حضرت سلیمانؑ)
- جو کہ ایک بیوقوف کے "ہاتھ" پیغام بھیجتا ہے وہ پاؤں آپ کاٹتا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- جب تم خیرات کرو تو جو تمہارا دایاں "ہاتھ" دے اسے تمہارا بایاں ہاتھ نہ جانے۔ (حضرت عیسیٰؑ)
- طالب دنیا کو بڑھانا ڈاکو کے "ہاتھ" میں تلوار دینا ہے۔ (حضرت عمرؓ)

- حقیر سے حقیر پیشہ اختیار کرنا "ہاتھ" پھیلانے سے بدرجہا بہتر ہے۔ (حضرت عثمان رضؓ)
- جو انتقام لینے میں "ہاتھ" دکھلائے وہ حلیم اور بردبار نہیں۔ (حضرت علیؓ)
- جو چھوٹے "ہاتھ" سے دیتا ہے وہ لمبے ہاتھ سے پاتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- جب کبھی احسان کا بدلہ ادا کرنے میں تیرے "ہاتھ" قاصر ہوں تو زبان سے اس کا شکریہ ادا کرو۔ (حضرت علیؓ)
- غصہ کو رد کو غصہ آئے تو "ہاتھ" اور زبان پر قابو رکھو۔ (حضرت سلمان فارسیؓ)
- آبرو جا کر پھر "ہاتھ" نہیں آتی۔ (حسان بن ثابتؓ)
- تدبیر کو "ہاتھ" سے نہ چھوڑنا چاہیے۔ (دکے خسرو)
- غصہ اور غضب کے وقت اپنے "ہاتھ" کی حفاظت کرو۔ (لقمان)
- تحریر ایک خاموش آواز ہے اور قلم "ہاتھ" کی زبان۔ (سقراط)
- سخی کی ہتھیلی کشادہ ہوتی ہے، اس کے "ہاتھ" بھی کشادہ ہوتے ہیں۔ لیکن بخیل کی ہتھیلی اور ہاتھ بندھے ہوتے ہیں اور بہشت کے دروازے بھی اس پر بند ہوتے ہیں۔ (ابی اسحٰق ابراہیمؒ)
- جب کام زیادہ ہوں تو سب سے پہلے اس کام کو "ہاتھ" میں لو جو سب سے زیادہ اہم ہو۔ (امام شافعیؒ)
- جب کسی کے "ہاتھ" سے دولت چلی جاتی ہے تو کوئی اس کا سلام بھی نہیں لیتا۔ (نظام الملک طوسیؒ)
- ان باتوں کو جو خلقت کے "ہاتھ" میں ہیں چھوڑ دو۔ (معروف کرخیؒ)
- سیکڑوں "ہاتھوں" سے جمع کرو۔ اور ہزاروں ہاتھوں سے بانٹو۔ (اتھروید)
- میرے دائیں "ہاتھ" میں عمل ہے اور بائیں ہاتھ میں فتح۔ (اتھروید)
- تم سے پہلے جو اس دنیا سے خالی "ہاتھ" جا چکے ہیں، ان کی بے بسی سے عبرت لو۔ (اپنشد)
- آدمی کے سامنے "ہاتھ" کیوں پھیلاتا ہے، مانگنا ہے تو خدا سے مانگ۔ (گرو نانک دیوجی)
- تو "ہاتھ" دنیا کے سامنے پھیلاتا ہے، گلہ خدا سے کرتا ہے۔ (سوامی سار شبدانند جی)

- میرے لئے زندگی موم بتّی نہیں ایک بہت بڑی قندیل ہے جو ایک لمحہ کے لئے میرے "ہاتھ" لگ گئی ہے۔ (برنارڈشا)
- کوئلہ اگر جلتا ہوتا ہے تو "ہاتھ" جلا دیتا ہے۔ اگر ٹھنڈا ہے تو ہاتھ کالا کر دیتا ہے۔ (چانکیہ)
- جب تک تم "ہاتھ" باندھ کر بیٹھے رہو، اس وقت تک کامیابی کی قطعی امید نہ رکھو۔ (سمنس)
- نوجوانوں کی تباہی اکثر دولت کی افراط کے "ہاتھوں" ہوتی ہے۔ (بیکن)
- کسی پر کیچڑ مت اُچھالو اس سے دوسروں کے کپڑے خراب ہوں یا نہ ہوں مگر تمہارے "ہاتھ" ضرور خراب ہو جائیں گے۔ (تھامس فلر)
- مستقبل کو سنوارنے کے لئے طاقت ور "ہاتھ" چاہئیں۔ (ایلیٹ)
- "ہاتھوں" سے پہلے دماغوں کو مسلح کرنا ضروری ہے (میکسیم گورکی)
- مستقبل کی لگام ہمارے "ہاتھ" میں ہے، لیکن ہماری لگام مستقبل کے ہاتھ میں نہیں۔ (کارل مارکس)
- اعلیٰ دماغ کے سو "ہاتھ" ہوتے ہیں۔ (روسی کہاوت)

ہنسی

- احکام خدا کو "ہنسی" کھیل نہ سمجھو۔ (قرآن کریم)
- کسی کی مصیبت پر "ہنسنا" انسانیت کے خلاف ہے۔ (قرآن کریم)
- اے لوگو! جو میں جانتا ہوں اگر وہ تم جانتے ہو تو "ہنستے کم اور روتے زیادہ۔ (حضرت محمدؐ)
- جو "ہنسی" مذاق میں بھی جھوٹ سے بچا، اس کے جنتی ہونے کا ضامن ہوں۔ (حضرت محمدؐ)

- وہ جو مسکین پر "ہنستا" ہے گویا وہ اس کے بنانے والے کی حقارت کرتا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- "ہنسنے" سے عمر کم ہوتی ہے، رعب و داب جاتا رہتا ہے اور موت سے غفلت کا نشان ہے۔ (حضرت عمرؓ)
- تعجب ہے اس پر جو موت کو حق جانتا ہے پھر "ہنستا" ہے (حضرت عثمانؓ)
- دنیا کے اندر "ہنسنا" عجیب تر ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- زیادہ "ہنسنا" وقار کو کم کر دیتا ہے۔ (حضرت علیؑ)
- مشائخ وہ ہیں جو "ہنسی" کے وقت کبھی اپنے دانتوں کی سفیدی بھی نہ دکھائیں۔ (غوث پاکؒ)
- "ہنسنے" والوں کے ساتھ ہنسا مت کر بلکہ رونے والوں کے ساتھ رویا کر (غوث پاکؒ)
- ہمارے نبی کریمؐ ہمیشہ غمگین رہتے۔ خوش کم ہوتے اور "ہنستے" کبھی نہیں تھے۔ (غوث پاکؒ)
- بہت روؤ اور مت "ہنسو" (ابوالحسن خرقانیؒ)
- بلند آواز سے رونا بے صبری اور قہقہہ مار کر "ہنسنا" سفا کی ہے۔ (امام غزالیؒ)
- بُرائی "ہنستی" ہوئی آتی ہے اور نیکی روتی ہوئی جاتی ہے۔ (مالک بن دینارؒ)
- "ہنسنا" جس میں اسراف نہیں وہ ہے جس میں دانت نظر آئے اور آواز نہ ہو۔ (وہیب بن وردؒ)
- مومن آواز سے اس وقت "ہنستا" ہے جب موت سے غافل ہو۔ (وہیب بن وردؒ)
- اپنے دل کا غم اپنے دل میں رکھو۔ لوگ سنیں گے تو "ہنسی" اڑائیں گے (عبدالرحیم خانخاناں)
- جب مسلم اتنا مغرور بن جائے کہ رو نہ سکے، اتنا سنجیدہ ہو جائے کہ "ہنس" نہ سکے تو وہ جہل سے بھی زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ (خلیل جبران)
- "ہنسی" دل کی گانٹھیں کھول دیتی ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- اگر تم "ہنستے" ہو تو دنیا تمہارے ساتھ ہنسے گی۔ لیکن اگر تم روؤ گے تو اکیلے ہی روؤ گے۔ (بیکن)

- جب میں خود پر "ہنستا" ہوں تو میرے دل کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔ (ڈیٹگورڈ)
- اگر آپ عقل مند ہیں تو خوب "ہنسا" کیجئے۔ (ڈاکٹر ماریشل)
- جب تم سے ہو سکے "ہنسو" صحت مند رہنے کے لئے یہ بہت سستی دوا ہے۔ (ایمرسن)
- دنیا بہتر اور تابناک بن سکتی ہے۔ اگر لوگوں کو یہ سکھا دیا جائے کہ خوش رہنا اور "ہنسنا" ان کا فرض ہے۔ (سرجان لیک)
- "ہنستے" رہنے سے دوسروں کی خوشی میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ (سرجان لیگ)
- کامیاب و کامران ہونا چاہتے ہو تو ہر وقت "ہنستے" رہنے کی عادت ڈالو۔ (ڈاکٹر مارڈن)
- دن بھر موقع ملنے پر مسکرایا کرو تم خواب میں "ہنسا" کرو گے۔ (ڈاکٹر مارڈن)
- جس وقت انسان "ہنستا" ہے۔ اس کی زندگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ (سٹرن)
- "ہنسی" محبت کی زبان ہے۔ (ہومر)
- عالم کو سب سے زیادہ حیرت میں ڈالنے والی اگر کوئی چیز ہے تو وہ ہے احمق کی "ہنسی"۔ (بائرن)
- جو ہمیشہ "ہنس" سکتا ہے وہ مفلس نہیں۔ (ریمنڈ ہچکاک)
- اگر تم "ہنسنا" چاہتے ہو تو ہنسو۔ نہیں چاہتے تو خود کو ہنسنے پر مجبور کرو۔ (عربی کہاوت)

ہمدردی

- عورت مرد کی "ہمدرد" ساتھی ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- جس رشتہ کی بنیاد "ہمدردی" اور خلوص پر نہیں وہ ناپائدار ہے (ماتا ریحانہ جی)
- "ہمدرد" دوسروں کے درد کو بانٹ لیتا ہے۔ (مہاتما بدھ)
- دوست نہیں تو نہ سہی، پھر بھی کوئی ایسا تو ہونا چاہیئے کہ جو ہم سے کچھ ہمدردی کر سکے۔ (بیکن)
- انسان کو لازم ہے کہ اپنی "ہمدردی" کے حلقہ کو تنگ نہ رکھے (بیکن)
- دوستوں کی محرومیوں اور ناکامیوں سے ہر کوئی "ہمدردی" کر سکتا ہے۔ لیکن ان کی کامیابیوں سے ہمدردی کرنے کے لئے بے حد بلند فطرتی کی ضرورت ہے۔ (جارج واشنگٹن)
- "ہمدردی" وہ عالمگیر زبان ہے جسے جانور بھی سمجھ لیتے ہیں۔ (جیمس ایلن)
- محبت کے بعد "ہمدردی" انسانی دل کا مقدس ترین منظر ہے۔ (برک)
- "ہمدردی" کے ذریعہ ہماری خوشیاں بڑھتی ہیں اور دکھ کم ہو جاتے ہیں۔ (چیری کریٹس)
- "ہمدردی" کامیابی کا زینہ ہے۔ (ولیم جیمس)
- "ہمدردی" کے بول وہ قرض ہے جسے چکایا نہیں جا سکتا۔ (رابرٹ)
- ہم سب کے دل و دماغ میں بہت سی طاقتیں سوئی ہوئی ہیں جن کو "ہمدردی" کا ایک لفظ جگا سکتا ہے (ولیم راجرس)
- جسے خود درد کا مزہ معلوم نہ ہو وہ دوسروں کا "ہمدرد" نہیں ہو سکتا۔ (فے یعن)
- "ہمدردی" یقین پیدا کرتی ہے۔ (عربی ادب)
- "ہمدردی" کے جذبات حیوانوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ (مشرقی ادب)
- "ہمدردی" موت کو بھی آسان بنا دیتی ہے (روسی ادب)

- موت کی "بے ہوشی" تو ضرور آکر رہے گی۔ (قرآن کریم)
- دولت مندی ایک ایسی لمبی مستی ہے کہ اس سے بہت دیر میں "ہوش" آتا ہے۔ (حضرت علیؓ)
- اپنے معاملات میں "ہوشیار" رہو۔ (امام غزالیؒ)
- دنیا کے حادثے "ہوش" کے لئے امتحان کی چیزیں ہیں۔ ہوش مند وہ ہے جو ایسے وقت میں اپنے دل و دماغ پر قابو رکھے۔ (کے، خسرو)
- جو "ہوش" میں ہے وہ کبھی "تکبر" نہیں کرتا۔ (شیخ سعدیؒ)
- سب سے بڑی "ہوشیاری" اپنے عیب جاننا ہے (سوامی سار شبدانند جی)
- جو آدمی نشہ میں "مدہوش" ہے اس کی صورت اس کی ماں کو بھی بری لگتی ہے۔ (ترو ولور)
- جوش اور "ہوش" بہت کم یکجا ہوتے ہیں۔ (ایمرسن)
- سب سے بڑی "ہوشیاری" یہ ہے کہ کوئی چالاکی نہ کی جائے۔ (فرانسیسی کہاوت)
- انسان ہر وقت "ہوش" میں نہیں رہتا۔ (جاپانی کہاوت)
- جو ہمیشہ "ہوش" میں رہتا ہے وہ اپنی موت سے غافل نہیں (عربی کہاوت)
- "ذی ہوش" انسان بے موت نہیں مرتا۔ (روسی کہاوت)

- جو شخص راہِ "ہدایت" پر چلے گا، اس کے لئے نہ دنیا میں کوئی ڈر ہے اور

نہ وہ آخرت میں غمگین ہو گا۔ (قرآن کریم)

- "ہدایت" اور نصیحت وہی لوگ پکڑتے ہیں جن کے دل میں خدا کا خوف ہے۔ (قرآن کریم)
- پس جو "ہدایت" پا گیا اس کا فائدہ اس کے نفس کو ہی پہونچے گا۔ (قرآن کریم)
- خدا وہ ہے جس نے اپنے پیغمبر کو "ہدایت" اور دینِ حق دے کر بھیجا، تاکہ تمام ادیانِ سابق پر اس کو غالب کریں۔ (قرآن کریم)
- یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے "ہدایت" کے بدلے گمراہی خریدی پس جہنم کی آگ پر کتنے زیادہ صبر دار ہیں۔؟ (قرآن کریم)
- میرا رب مجھے "ہدایت" نہ کرتا رہے تو میں گمراہ ہو جاؤں۔ (حضرت ابراہیمؑ)
- پیر وہ ہے جو اپنے مُرید کے مال میں اپنی خواہش نہ پائے، کیونکہ یہ مُرید کی "ہدایت" کی مانع ہے۔ (مجدد الف ثانی)
- جو شخص لوگوں کو عمل صالح کی "ہدایت" کرے اور خود اس پر عمل نہ کرے وہ گمراہ ہے۔ (افلاطون)
- جو شاستروں کی "ہدایت" کے مطابق عمل کرتا ہے وہی دانشمند ہے (ہتوپدیش)
- عورت تاریک دلوں کو مشعلِ "ہدایت" دیتی ہے۔ (ٹامس مور)
- میری "ہدایت" ہے کہ تم ایک دوسرے سے محبت کرو۔ (کنفیوشس)
- بڑوں کی "ہدایت" چھوٹوں کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ (گوئٹے)
- "ہدایت" پر چلنے والے سنگلاخ راہوں پر چلنے سے نہیں گھبراتے۔ (جرمنی کہاوت)

- اپنے آپ کو "ہلاک" نہ کرو۔ (قرآن کریم)
- ہمیشہ جھگڑتے رہنا "ہلاکت" کے لئے کافی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- خداوندی سیدھی راہ بدکرداروں کے لئے "ہلاکت" ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- تمہارے دل انجام کار "ہلاکت" کا باعث ہوں گے۔ (حضرت سلیمانؑ)
- عورتوں کو سونے کی سرخی اور زعفران کی زردی نے "ہلاک" کر رکھا ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- جب کوئی قوم جہادِ فی سبیل اللہ کو ترک کر دیتی ہے تو وہ "ہلاک" ہو جاتی ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)
- خواہش پرستی باعثِ "ہلاکت" ہے۔ (حضرت علیؑ)
- جھوٹ میں گو اطمینان ہے مگر موجبِ ہلاکت ہے۔ (حضرت علیؑ)
- جب زبان حکمراں ہو تو "ہلاکت" کا فیصلہ کرتی ہے۔ (حضرت علیؑ)
- بہت سی لذتیں "ہلاک" کرنے والی ہیں۔ (حضرت علیؑ)
- حرص اور زیادہ خواہش بُری ہی نہیں بلکہ "ہلاکت" خیز بھی ہے (امام حسینؑ)
- نزولِ بلا "ہلاکت" کے لئے نہیں بلکہ امتحان کے لئے ہوتا ہے (امام جعفرؓ)
- بزدل انسان نازک ترین وقت میں "ہلاکت" میں چھوڑ کر بھاگ نکلتا ہے (امام جعفرؓ)
- عجب اور کبر اور غرور نہایت "ہلاکت" خیز بیماریاں ہیں۔ (امام غزالیؒ)
- شہرت ایک ایسی شیرینی ہے جو چکھنے والے کو "ہلاک" کر دیتی ہے (اقلیدس)
- بد پرہیزی اشیاء کے ضرر سے واقف ہے اور پھر انہی کو کھاتا ہے، انجام کار "ہلاک" ہوتا ہے۔ (کے، خسرو)

- اگر بنی آدم کے تمام اعمال نیک ہوتے تو اس بات کا تکبر انھیں "ہلاک" کر دیتا۔ (خواجہ حسن بصریؒ)
- درہم و دینار بچھو اور سانپ ہیں، جو ان کا منتر اچھی طرح نہ پڑھے گا، اس کو ان کا زہر "ہلاک" کر ڈالے گا۔ (یحییٰ بن معاذؒ)
- اپنے نفس کو "ہلاک" کرنا کہ تو زندہ رہ سکے۔ (احمد حضرویہؒ)
- جو جھوٹ بولتا ہے وہ اپنی روح کو "ہلاک" کرتا ہے۔ (مامون الرشیدؒ)
- بے اعتدالی سے کام کرنا خود کو "ہلاکت" میں ڈالنا ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- امید کی کڑی ٹوٹتے ہی انسان "ہلاک" ہو جاتا ہے۔ (رابندر ناتھ ٹیگور)
- نصیحت ایک احمقانہ فعل ہے اور بسا اوقات "ہلاکت" خیز بھی (آسکر وائلڈ)
- بے خوف اور نڈر انسان اچانک "ہلاکت" سے دوچار ہو سکتا ہے، لیکن بسا اوقات وہ مشکلات اور خطرات سے صاف بچ نکلتا ہے۔ (برٹرینڈ رسل)
- جب ایمان اور عزت رخصت ہو جائیں تو آدمی "ہلاک" ہو جاتا ہے (ڈ ہیٹر)

- آفت جھیلنا "ہمّت" کا کام ہے۔ (قرآن کریم)
- اپنی جان پر حد سے زیادہ سختی بھی نہ کر اور ایسا بھی نہ ہو کہ "ہمّت" ہار کر بیٹھ جائے۔ (حضرت علیؓ)
- سب سے زیادہ مصیبت اس شخص پر ہے جس کی "ہمّت" بلند مروّت زیادہ اور مقدرت کم ہو۔ (حضرت علیؓ)
- اس کی "ہمّت" کے قربان جو نیک کام اخلاص سے کرتا ہے۔ (شیخ سعدیؒ)
- "ہمّت" والے مسلسل کوشش اور جدوجہد سے منزل پا لیتے ہیں (سوامی ساشبدانندجی)

- زندگی کی حفاظت کے لیے "ہمت" اور حوصلہ کی اسی طرح ضرورت ہے، جس طرح کھیت کی حفاظت کے لیے کانٹوں بھری باڑھ کی۔ (اکشیاد)
- "ہمت" کے فقدان میں علم اس موم بتی کے پتلے کی مانند ہے جو دیکھنے میں تو خوبصورت لگتا ہے لیکن کسی گرم چیز کا لمس پاتے ہی پگھل جاتا ہے۔ (مہاتما گاندھی)
- انسان وہی ہے جس میں لالچ پر فتح پانے کی "ہمت" ہو (مہاتما گاندھی)
- "ہمت" سے زندگی بنتی ہے اور کم ہمتی سے موت۔ (ٹیگور)
- یادیں پروں کی مانند ہیں جو ہمیں اڑنے کی "ہمت" عطا کرتی ہیں (لاکھن لال چترویدی)
- کوشش سے محال امکان میں آتا ہے بشرطیکہ "ہمت" ہو۔ (ہربرٹ سپنسر)
- گناہ انسان کو اتنا "باہمت" نہیں بناتا جتنا کہ رحم۔ (شکسپیر)
- "ہمت" کے سوا کامیابی حاصل کرنے کا کوئی اور ذریعہ نہیں۔ (ڈاکٹر مارڈن)
- کم "ہمت" لوگوں کے سائے سے بچو۔ (ڈاکٹر مارڈن)
- خدا کا تصور عالی "ہمتی" اور قلبی سہارے کا موجب ہے۔ (پروفیسر بیٹر)
- مصیبت میں "ہمت" سے کام لینا آدمی کا کامیابی حاصل کرنا ہے (پلاؤ ٹکس)
- کامیابی "ہمت" کا نتیجہ ہوتی ہے۔ (ڈبلیو وینڈی)
- بلند "ہمتی" اور عزم سے الجھنیں سلجھ جاتی ہیں۔ (بیکن)
- انسان کی تمام تر خوبیوں میں "ہمت" سب سے بڑی خوبی ہے (چرچل)
- بغیر مایوس ہوئے شکست برداشت کر لینا دنیا میں "ہمت" کی سب سے بڑی آزمائش ہے۔ (انگرسول)
- مناسب کیا ہے یہ جان لینا لیکن اس پر عمل نہ کرنا "ہمت" کے فقدان کی علامت ہے۔ (کنفیوشیس)
- "ہمت" ہی ہمیں کامیابی و کامرانی کا منہ دکھاتی ہے۔ (براؤن)
- مخالفت "باہمت" لوگوں کو ہمیشہ مشتعل کرتی ہے، بدلتی نہیں۔ (شلر)
- "ہمت" اور استقلال کامیابی کے بہترین ذرائع ہیں۔ (جے۔ ایچ سٹینلے)

- جو لوگ "یتیموں" کا مال کھا جاتے ہیں۔ وہ اپنے شکم میں آگ بھرتے ہیں اور وہ ضرور آگ ہی میں جلائے جائیں گے۔ (قرآن کریم)
- "یتیموں" کے ساتھ محبت سے پیش آؤ۔ اللہ محسنوں کو دوست رکھتا ہے۔ (قرآن کریم)
- بہترین گھر وہ ہے جس میں کسی "یتیم" کی پرورش اور خبرگیری کی جاتی ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- بدترین گھر وہ ہے جس میں کسی "یتیم" سے بُرا سلوک کیا جاتا ہو۔ (حضرت محمدؐ)
- "یتیم" کا مال کھانے والا دوزخی ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو شخص اپنے مال سے "یتیم" کی اتنی مدد کرے کہ وہ مستغنی اور مال دار ہو جائے تو اس کے لئے یقیناً جنّت واجب ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- جو "یتیم" پر رحم کھا کر اس کے سر پر ہاتھ پھیرے تو جتنے بال اس کے ہاتھوں سے گذرے ہیں۔ ہر بال کے عوض پروردگار اسے قیامت کے دن نور عطا کرے گا۔ (حضرت محمدؐ)

یکسوئی

- جب تک امیدیں لگی ہوئی ہیں تب تک "یکسوئی" نہیں ہو سکتی۔ (رام تیرتھ)
- جھوٹ، فریب، چوری یا بدفعلی کے رجحانات کے خاتمے کے بغیر "یکسوئی" ناممکن ہے۔ (منو سمرتی)

یاسیت

- گمراہوں کے سوا ایسا کون ہے؟ جو اپنے پروردگار کی طرف سے "یاس انگیز" ہو۔ (قرآن کریم)
- "یاسیت" عذاب کی خوش خبری ہے۔ (قرآن کریم)
- اللہ کی رحمت سے "مایوس" نہ ہو۔ (قرآن کریم)
- کسی چیز سے بالکل "مایوس" ہو جانا اس کی طلب میں ذلّت اٹھانے سے بہتر ہے۔ (حضرت علیؓ)
- "مایوس" نہ ہو کر اس کا نتیجہ کم عمری ہے۔ (ارسطو)
- "مایوسی" انسان کی سب سے بڑی دشمن اور خدا کا عذاب ہے۔ (بقراط)
- راحت کی تمنّا کی تو "یاس" میں ملی۔ (سہیل اصفہانیؒ)
- جو بے مانگے تجھے اتنی نعمتیں دے رہا ہے۔ وہ تجھے روزی سے "مایوس" نہ رکھے گا۔ (بھرتری ہری)
- "یاس" اور نا امیدی کمزوری کی علامت ہے۔ (رام تیرتھ)
- "یاس" میں انتظار اندھے کی لاٹھی ہے۔ (پریم چند)
- صبر "مایوسی" کی وہ قسم ہے جسے خوبی کا نام دے دیا گیا ہے (پیرسن)
- جہاں جاؤ "یاس" کی بجائے روشنی اور امید بکھیرتے جاؤ۔ (ڈاکٹر مارڈن)
- "یاس" انسان کی سب سے بڑی دشمن ہے۔ (ڈاکٹر مارڈن)
- خوف یا شک "یاس انگیز" خیالات زندگی میں زہر کا کام کرتے ہیں (ڈاکٹر مارڈن)
- "یاس" اور نا امیدی سے چھٹکارا پانے کے لئے اپنے آپ سے بڑھ کر کوئی اور مددگار نہیں ہے۔ (ڈاکٹر مارڈن)
- "یاسیت" جنّت کی سیلنا ہے۔ جیسے مسرت جنّت کا امن۔ (ڈامنے)

یاد

- لوگو! خدا کی "یاد" میں لگے رہو۔ تاکہ تمہارا بھی اس کے پاس ذکرِ خیر ہوتا رہے۔ (قرآن کریم)
- مصیبت کے وقت خدا "یاد" آتا ہے۔ (قرآن کریم)
- جو نیک دل ہوتے ہیں تو فوراً خدا کو "یاد" کر کے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لیتے ہیں۔ (قرآن کریم)
- "یاد" رکھو! خدا اس قوم کی حالت کبھی نہیں بدلتا جس میں خود اپنی حالت تبدیل کر لینے کی صلاحیت نہ ہو۔ (قرآن کریم)
- میں جس بات کو تم سے کہہ رہا ہوں، تم عنقریب اسے "یاد" کرو گے (قرآن کریم)
- خدا کی "یاد" عظیم ترین شے ہے۔ (قرآن کریم)
- اللہ کی "یاد" سے غافل نہ ہو۔ (قرآن کریم)
- اہلِ ایمان کے دل اللہ کی "یاد" سے سکون پاتے ہیں۔ (قرآن کریم)
- اللہ کے احسانات اور اس کی نعمتیں "یاد" کرو جبکہ تم پر بہت سے لشکر چڑھ آئے تھے تو ہم نے ان پر آندھی اور ایسی فوجیں بھیجیں جو دکھائی نہ دیتی تھیں۔ (قرآن کریم)
- تم خدا کو فراغت اور عیش میں "یاد" رکھو، خدا تمہیں تمہاری مصیبت اور سختی میں یاد رکھے گا۔ (حضرت محمدؐ)
- موت کو بہت "یاد" کرو۔ اس سے دل نرم ہو جاتا ہے۔ (عائشہ صدیقہؓ)
- موت سے پہلے "یادِ خدا" میں عزت ہے۔ (غوث پاکؒ)
- جب سے میرے دل میں خدا کا نام آ گیا ہے، مجھے کچھ اور "یاد" نہیں۔ (بایزید بسطامیؒ)
- میں نے خدا کو "یاد" نہیں کیا مگر غفلت سے۔ (بایزید بسطامیؒ)

- بُرائی سے "یاد" نہ کرو مُردوں کو کہ وہ اپنے کیفرِ کردار تک پہونچ چکے ہیں۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)
- جب تک آدمی کا دل اللہ کی "یاد" میں ہے وہ نماز میں ہے۔ اگرچہ بازار میں ہو۔ (شفیق بلخیؒ)
- دوستی کی شیرینی کو ایک دفعہ کی رنجش کی "یاد" ہمیشہ زہر آلود کرتی رہتی ہے۔ (سقراط)
- کسی کام کا قصد کرو یا کوئی فیصلہ کرنے بیٹھو تو پہلے خدا کو "یاد" کرلو۔ (سلمان فارسیؓ)
- میرے دوست کسی چیز کو بدصورت نہ کہو، سوا اس خوف کے جس کی ماری ہوئی روح خود اپنی "یادوں" سے ڈرنے لگے۔ (خلیل جبران)
- کسی راجہ نے ایک پرہیزگار سے پوچھا، کیا میں تمہیں کبھی "یاد" آتا ہوں؟ جواب ملا۔ ہاں۔ جب میں خدا کو بھول جاتا ہوں۔ (شیخ سعدیؒ)
- احسان کو "یاد" کرو اور دوسروں کا قصور معاف کردو۔ (مہابھارت)
- تم دولت مند بننے کے لئے نیک و بد کو نہیں دیکھتے تو پہلے ان کروڑپتی لوگوں کو "یاد" کرو جو اس دنیا سے خالی ہاتھ جا چکے ہیں۔ (اُپنشد)
- جو کوئی مجھے "یاد" کرتا ہے وہ مجھ سے دور نہیں۔ (گیتا)
- ایشور کی "یاد" میں جب دل نہ جاگے تو آنکھوں کے جاگنے سے کچھ نہیں ملتا۔ (بھاگوت)
- خدا کی "یاد" دل سے کرو۔ (رام چرتر مانس رامائن)
- جو ایشور کی "یاد" میں رہتا ہے۔ ایشور اس کی فکر میں رہتا ہے (سوامی سارشبدانندجی)
- تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہیں بھلائی سے "یاد" کریں تو دوسروں کو بُرا نہ کہو۔ (بھگت کبیر داس)
- ماضی کی "یاد" میں یا مستقبل کے خوابوں میں کھوئے رہنے سے کہیں

اچھا ہے، اپنا سال تعمیر کرو۔ (سوامی دویکا نند جی)

- "یاد" رکھو، زندگی کے پہلے بیس سال زندگی کا سب سے قیمتی حصہ ہیں۔ (سوامی دویکا نند جی)
- سب کا ایک ہی خالق ہے۔ اسی کو "یاد" کرو۔ اسے ہرگز نہ بھولنا چاہیئے۔ (گرونانک دیوجی)
- درویش کی صحبت میں خدا "یاد" آتا ہے۔ یہی لمحے کام کے ہیں باقی سب بے کار۔ (گرونانک دیوجی)
- "یادیں" پروں کی مانند ہیں۔ جو ہمیں اُڑنے کی ہمّت عطا کرتی ہیں۔ (ماکھن لال چترویدی)
- حسن "یاد" میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ (کرشن چندر)
- جو انسان انتقام اور کینہ کی "یاد" دل میں رکھتا ہے۔ وہ گویا اپنے زخموں کو ہرا رکھتا ہے۔ (بیکن)
- جھوٹ بولنا سچی بات کہنے سے زیادہ مشکل ہے، سچ کہیئے تو "یاد" رکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ آپ نے کیا کہا تھا۔ (مارٹن)
- یہ بات ہمیشہ "یاد" رکھو کہ پنّہ پونڈ سے نہیں بلکہ اکھنی بنس پونڈ بناتے ہیں۔ (چارلس کنسبٹن)
- "یاد" ہی ایک ایسی جنّت ہے جہاں سے ہمیں بھگایا نہیں جاتا (رچر)
- دُکھ کی "یاد" موجودہ مسرت کو شیریں بنا دیتی ہے (پولاک)
- ماضی کی باتوں کو "یاد" نہ کر۔ خواہ کتنی ہی حسین ہوں۔ (لانگ فیلو)

یقین

- جو خدا پر "یقین" رکھے خدا اس کے لئے کافی ہے۔ (قرآن کریم)
- جب عزم کر چکو تو خدا پر ہی "یقین" رکھو۔ (قرآن کریم)
- روزِ آخرت کا اگر "یقین" رکھتے ہو تو اللہ کے حکم کی تعمیل کرو۔ (قرآن کریم)
- شرطِ فرمانبرداری یہی ہے کہ اللہ پر "یقین" رکھو۔ (قرآن کریم)
- ملعون ہے وہ جس کا "یقین" اپنے جیسی مخلوق پر ہے (حضرت محمدؐ)
- جس کو "یقین" نہیں وہ دنیا کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے (حضرت محمدؐ)
- "یقین" میری طاقت ہے۔ (حضرت محمدؐ)
- ہم "یقین" کے سہارے چلتے ہیں بینائی کے سہارے نہیں۔ (بائبل مقدس)
- جس شخص کے دل میں جتنی زیادہ حرص ہوتی ہے اس کو اللہ پر اتنا ہی کم "یقین" ہوتا ہے۔ (حضرت علیؑ)
- صدقِ "یقین" کے ساتھ سو رہنا اس نماز سے کہیں اچھا ہے جو شک کے ساتھ ادا کی جائے۔ (حضرت علیؑ)
- تمہارے دلوں سے اگر موت کا "یقین" دور نہ ہوتا تو فضول امیدوں کا غرور، فریب تم پر غالب نہ آتا۔ (حضرت علیؑ)
- ساری حاجتیں حق تعالیٰ کے حوالے کر اور اسی پر "یقین" رکھ۔ (غوث پاکؒ)
- مخلوط پر "یقین" رکھنا شرکِ باطن ہے۔ (معروف کرخیؒ)
- ہر چند اپنی طاقت و غلبہ پر "یقین" ہو دشمن سے صلح کر لینے میں بہتری ہے (جالینوس)
- "یقین" جان کہ جو درہم ناجائز طریقہ سے حاصل کیا جاتا ہے وہ ہزار دینار کے لئے حجاب بن جاتا ہے۔ (مامون الرشیدؒ)
- میرا "یقین" محض اللہ کے فضل پر ہے نہ کہ اپنے اعمال پر۔ (حضرت رابعہؒ)

- اگر گناہ پرانا ہو جائے تو استغفار سے غافل نہ ہو۔ کیوں کہ گناہ کا تو مجھے "یقین" ہے لیکن مغفرت کا نہیں۔ (یزید حمیری رح)
- تقدیر پر "یقین" رکھو اور تدبیر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑو (کے، خسرو)
- اس بات کا "یقین" کر کہ متقی و پرہیز گار مرنے کے بعد بھی زندہ رہتا ہے۔ (فیثاغورث)
- "یقین" اور توکل یہ ہے کہ اپنی روٹی کھاؤ اور دل چھوٹا و تنگ نہ کرو (فیثاغورث)
- تم جہاں چاہو زمین کھود لو خزانہ تمہیں ضرور ملے گا۔ شرط صرف یہ ہے کہ زمین کامیابی کے "یقین" کے ساتھ کھود دو۔ (خلیل جبران)
- جب سے مجھے پتہ چلا ہے کہ مخمل کے گدے پر سونے والوں کے خواب ننگی زمین پر سونے والوں سے مختلف نہیں ہوتے تب سے خدائی انصاف پر مجھے پورا "یقین" ہو گیا ہے۔ (خلیل جبران)
- صداقت نیک انسانوں کی ماں ہے، علم باپ، "یقین" بھائی اور شانتی بہن۔ (مہاتما بدھ)
- کسی کی مدد کر کے ظاہر نہ کرو۔ "یقین" رکھو تمہاری مصیبت میں غیبی ہاتھ خود بخود تمہاری مدد کو پہونچ جائیں گے۔ (سوامی سارشبدانندجی)
- دوست وہی جس پر "یقین" کیا جا سکے۔ (بھرتری ہری)
- اپنے تجربات و مشاہدات سے مجھے "یقین" ہو گیا ہے کہ جس وقت انسان مسکراتا ہے اس کی زندگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ (سٹرن)
- کیا تمہیں اس بات کا "یقین" ہے کہ تم لوگوں سے محبت کرو گے تو لوگ تم سے دشمنی کریں گے۔ (سوامی رام تیرتھ)
- "یقین" زندگی ہے اور بے یقینی موت۔ (رام کرشن پرم ہنس)
- جسے خود پر "یقین" نہیں اسے خدا پر بھی یقین نہیں ہو سکتا۔ (سوامی ویکانند جی)
- "یقین" سے یقین بڑھتا ہے۔ (ونوبا جی)

- بے "یقینی" سے کام کرنا اندھے کنوئیں میں گرنا ہے (مہاتما گاندھی)
- عقیدت کا مطلب ہے "یقین" اور یقین کا مطلب ہے خدا پر بھروسہ (مہاتما گاندھی)
- میرا "یقین" ہے کہ فکر انسان کی دشمن ہے۔ (شکسپیر)
- جھوٹ کی سزا یہ نہیں ہے کہ اس کا "یقین" نہیں کیا جاتا بلکہ وہ کسی پر یقین نہیں کر سکتا۔ (شکسپیر)
- جس شے کا وجود نہیں ہم اسے "یقین" سے پیدا نہیں کر سکتے۔ (ٹینی سن)
- "یقین" ہی زندگی کی متحرک قوت ہے۔ (ٹالسٹائی)
- کسی مسئلہ کو زیرِ بحث لاتے وقت مجرد تعریفوں کی بجائے امورِ واقعی پر "یقین" کرنا چاہیے۔ (ماؤزے تنگ)
- میرا "یقین" ہے کہ صحیح قسم کے عظیم انسان کی پہلی پہچان اس کا حلم ہے (رسکن)
- دُعا "یقین" کی آواز ہے۔ (ہڈرن)
- مستقبل پر "یقین" مت کرو خواہ کتنا ہی حسین ہو (لانگ فیلو)
- خود مسرت کا احساس کرنے کے بجائے ہم دوسروں کو اس بات کا "یقین" دلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم مسرور ہیں۔ (کنفیوشیش)
- خدا پر "یقین" رکھنا کامیابی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ (راک فیلر)
- آپ خود کو دیانت دار بنانے کے بعد یقین کر لیں کہ دنیا میں ایک بے ایمان کی کمی ہوگئی ہے۔ (کارلائل)
- صرف خدا ہی پر "یقین" اور بھروسہ نہ رکھو بلکہ بارود کو بھی خشک رکھو۔ (کرامویل)
- اگر آپ کو لازماً کسی بات پر "یقین" کرنا ہے تو اس پر کیجئے کہ آپ بڑی حد تک دوسرے لوگوں جیسے ہی ہیں۔ (لوول)
- اگر آپ کو اپنے اعتماد پر "یقین" ہے تو دوسروں کے اعتماد پر بھی یقین کیجئے۔ (ونچل)
- دنیا میں سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ بے وقوفوں پر "یقین" اور عقلمندوں پر شبہ کیا جاتا ہے (برٹرینڈرسل)

"تمام شد"

مقدماتِ عبدالحق	عبادت بریلوی	۱۰۰/-
مومن اور مطالعہ مومن	"	۴۵/-
اقبال اور جمالیات	نصیر احمد ناصر	۴۰/-
مطالعات و مکاتیب "علامہ اقبال"	ملک حسن اختر	۳۰/-
اطرافِ اقبال	"	۲۵/-
اقبال اور پیروی شبلی	افتخار حسین	۱۶/-
اقبال اور عشقِ رسول	سید عبدالرشید	۱۵/-
اقبال اور عبدالحق	ممتاز حسن	۱۰/-
شبلی بحیثیت مورخ	"	۲۵/-
اقبال کی شاعری اور اُس کا پیغام	شیخ اکبر علی	۳۰/-
بابائے اُردو، احوال و افکار	ڈاکٹر معین الدین	۳۰/-
جاوید نامہ (مع شرح) بدو جلد کامل	پروفیسر یوسف سلیم چشتی	۱۰۰/-
پیامِ مشرق (مع شرح)	"	۶۰/-
مثنوی پس چہ باید کرد (مع شرح)	"	۶۰/-
بانگِ درا (مع شرح)	"	۲۰/-
شرح بالِ جبریل	"	۱۴/-
شرح ضربِ کلیم	"	۱۴/-
ارمغانِ حجاز (مع شرح)	"	۹/-

غنیتہ الطالبین "شیخ عبدالقادر جیلانی • ترجمہ ارمان اللہ خاں ارمان سرحدی"

عکسی مجلد ۴۰/-

اعتقاد پبلشنگ ہاؤس ۱۴۹۱ گلی کوتانہ ۔ سوئیوالان ۔ دہلی ۱۱۰۰۰۲